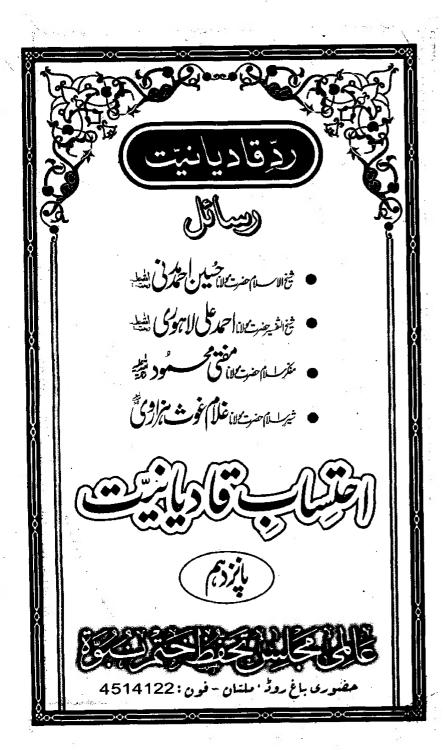


# عَالِمُ فَيُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّا الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّا الللَّهُ الللَّهُ ال

حضوری باغ رودٌ ، ملتان - فون : 4514122



يسم الثا الرحس الرحيم! احتساب قاديا نيت جلد بإنزدهم هيخ الاسلام حضرت مولا ناسيد حسين احرمه ني " فيخ إلغير حضرت مولا نااحم على لا موري مفكر إسلام حضرت مولا نامفتي محمود شيراسلام حفزت مولا ناغلام غوث بزاروي متى٢٠٠٧ء اصغر پرنشنگ پریس لا ہور . ۲۰۰۱رویے عالمي مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان وفاتر عالمي مجلس تحفظ ختم نبوت مكتبيلدهمانوى نزدجامه علوم اسلاميكراجي أداره اسلاميات اناركلي لاجور مكتبه سيداحمة شهيداً ردو بإزارلا مور مكتبة علم وعرفان اردوبا زارلا هور مكتبه مدنية اردوبا زارلامور

#### عرض مرتب!

الحمدالله و كفي وسلام على عباده الذين اصطفى امابعد!
احساب قاديانيت كى چودهوي جلد دىمبر٢٠٠٣ء ميں شائع بوئى۔ اب مئى ٢٠٠٦ء ميں سائع بوئى۔ اب مئى ٢٠٠٦ء ميں شائع بوئى۔ اب مئى ٢٠٠٦ء ميں شائع بيدا ہوا۔ الله رب العزت معاف فرمائيں۔ آج بيسطور لكھنے بيشا تو اندازه ہوا كسوا سال تك بيكام ركار ہا۔ ليكن ميں اسے زياده جهاه كانقطل بجھتا تھا۔ ليكن وقت گزرتے بيت بيں جلا۔ آج اس فروگذاشت بلكه بحر مانه فعل پراحساس ندامت سے ول پر چوٹ كى گى۔ تا ہم الله تعالى كاكرم ہے كه اس سوا سال كے عرصه ميں فناوئ ختم نبوت كى تين جلدين فراق ياران ' بھى شائع ہوگئيں۔ غرض وقت ضائع مسين ہوا۔ فلحمدالله!

لیکن احتساب قادیا نیت کے کام میں تعطل ضرور ہوا۔ اس طویل غیر حاضری تعطل کی درخواست معانی کے ساتھ قارئین کی خدمت میں احتساب قادیا نیت کی پندرھویں جلد پیش خدمت ہے:

ا ...... شیخ الاسلام حضرت مولا ناسید حسین احمد مدنی شرم: ۱۹۵۷،)

۲ ...... شیخ النفیر حضرت مولا نااحم علی لا بوری شرم: ۱۹۲۲،)

۳ ...... مفکر اسلام حضرت مولا نامفتی محمود شرار دی شرما سلام حضرت مولا ناملام غوث بزار دی شرما ۱۹۸۱،)

کا ..... شیر اسلام حضرت مولا ناملام غوث بزار دی شرم: ۱۹۸۱،)

کے ردقادیا نیت کے سلسلہ میں رشحات قلم کوشامل اشاعت کیا گیا ہے۔ ان حضرات

ین وفات کوسا منے رکھ کر کتاب کی ترتیب قائم کی ہے۔ اللّٰہ رب العزت جامعہ خیرالمدارس کے استاذ النفیبر حفزت مولا نا محمد عابد صاحب منظل کوجزا سرخہ دیس کی انہوں نے ان اکار سرک وقاد ان میں ساکل کواک جاریس کیا کہ نے

الدرب المرت المراف جامعہ براندارل عاصاد المير صفرت ولا ما مرعابر صاحب مظلم وجزائے خيردي كولا ما مرعابر صاحب مظلم وجزائے خيردي كوانيك جلديس كجاكرنے كا صائب مشوره ديا۔ وينے بھی جمعیت علائے ہنداور جمعیت علائے اسلام ياكستان كی چوثی كی

قیادت کے اس عنوان پررسائل کے ہے۔ان حضرات کے ردقادیا نید کے شروع میں لگادیا گیا ہے۔قار دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہاں ان کا : توضیحات کاذکر کئے بغیر چارہیں۔

السفه دی فسی الاحسادیت الد کرنے کی ضرورت اس لئے پیش' دعاوی کئے وہاں اس ملعون نے مہر گئی ہیں۔ان کی روشنی میں مرزا قاد کسسسسسر رسالہ" لمر

ا..... شيخ الاسلام

مفکر اسلام قائد جمعیت علائے اسلا کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔ صفحہ ۲۲۷ تک ہے۔اس کے بعد کا

سسس حفرت قبلہ القادیانی "عوبی میں ہے۔ یہ کآ

پرآپ نے عرب ممالک کے باشند اللہ سے باشند اللہ ایڈیٹن شائع :
اسکندر صاحب مدظام مہتم جامعتہ اللہ ایڈیٹن بھی مجلس نے شائع کیا لیکن اصل تیم کے حفرت مولانا مفتی محود اللہ معتی محدد اللہ معتی محدد اللہ معتی محدد اللہ معتی محدد اللہ معتی معتی معتبہ معتبہ

N

بسم الله الرحمن الرحيم! •

عرض مرتب!

سلام علیٰ عباده الذین اصطفی ۱۰ اما بعد! کی چودھویں جلد دیمبر ۲۰۰۴ء میں شائع بوئی۔ اب مئی ۲۰۰۹ء باب قادیا میت کے کام میں اقطل پیدا ہوا۔ اللّہ رب العزت معاف اتو اندازہ ہوا کہ سواسال تک سے کام رکار ہا۔ لیکن میں اسے زیادہ لیکن وقت گزرتے پیے نہیں چاتا۔ آئ اس فروگذاشت بلَا مجر مانہ لیکن وقت گئی ۔ تاہم اللّٰہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس سواسال کے فین جلدیں''فراق یاران'' بھی شائع ہوگئیں۔ غرض وقت ضائع

یانت کے کام میں تنظل ضر در ہوا۔اس طویل غیر حاضری' تغطل کی ہارئمین کی خدمت میں احتساب قادیانیت کی بپندر صویں جلد پیش

> اسلام حضرت مولاناسيد حسين احمد مدنی ترم: ۱۹۵۰) نفير حضرت مولانا احمد علی لا جورگ (م: ۱۹۲۲)

إسلام حضرت مولا نامغتي محود (م. ١٩٨٠)

سلام حضرت مولا ناغلام غوث بنراروی (م.۱۹۸۱) کے سلسلہ میں رشحات قلم کوشامل اشاعت کیا گیا ہے۔ان حضرات

تماب کی ترتیب قائم کی ہے۔ نہ جامعہ خیرالمدارس کے استاذ النفیر حضرت مولانا محمد عابد صاحب ہوں نے ان اکابر کے ردقادیا نیت پر سائل کوایک جلد میں کیجا کرنے چھی جمعیت علائے ہنداور جمعیت علائے اسلام پاکستان کی چوٹی کی

قیادت کے اس عنوان پررسائل یکجا ہو گئے جو ہمارے لئے نیک فال وسعادت کبری اور نعت عظمیٰ ہے۔ ان حضرات کے ردقادیا نیت پرتمام رسائل شامل اشاعت ہیں۔ ہر کتاب کا تعارف کتاب کے شروع میں لگادیا گیا ہے۔قارئین وہاں ملاحظہ فرما ئیں گے۔رسائل کے اساء فہرست صفح ہما پر دکھیے جاسکتے ہیں۔ یہال ان کا تذکرہ لا حاصل بحرار ہوگا۔البتہ اس جلد کی اشاعت میں چند توضیحات کا ذکر کئے بغیر جارہ نہیں۔

ا است شخ الاسلام حضرت مولا ناسید حسین احمد نی کارساله السخسلیفة السخسلیفة المهدی فی الاحسادیث الصحیحه "فین حدیث سے تعلق رکھتا ہے۔ یہاں اسٹال کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کی مرزا قادیانی ملعون نے جہاں اور لا یعنی و مجنونا نہ کفریہ دعاوی کئے وہاں اس ملعون نے مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔اس رسالہ میں احادیث سیحہ جمع کی گئی ہیں۔ان کی دوشنی میں مرزا قادیانی ملعون کو جانجا جا سکتا ہے۔

اسس رسالہ دہلت اسلامیہ کا موقف 'اس کتاب کو قو می آسبلی میں حرفا حرفا مفکر اسلام قائد جمعیت علمائے اسلام حضرت مولا نامفتی محمود ؒ نے پڑھا تھا۔اس مناسبت ہے آ پ کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔ (یہ کتاب جو حضرت مفتی صاحب ؒ نے آسبلی میں پڑھی وہ صفحہ ۲۶ تک ہے۔اس کے بعد کا تمام مواد بعد میں موضوع کی مناسبت سے شامل کیا گیا۔)

سوست حضرت قبلہ مفتی صاحب مرحوم کی روقا دیا نیت پرتصنیف لطیف 'المتندین القادیانی ''عربی میں ہے۔ یہ کتاب مجاہد ملت حضرت مولا نامحہ علی جالندھریؒ کی خواہش وفر مان پرتا پ نے عرب مما لک کے باشندگان کوقا دیا نی فتند کی عینی سے باخبر کرنے کے لئے تحریر فر مائی۔ لیھو کتابت پر اول ایڈیشن شائع ہوا۔ بعد میں ہمارے مخدوم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق استندرصاحب مدخلہ مہتم جامعت العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کی نظر خانی سے کمپیوٹر ایڈیشن بھی مجلس نے شائع کیا ہے۔ تا کہ املی تبرک حضرت مولانا مفتی محمود کامخفوظ ہوجائے۔ لیھو کتابت کا عس شائع کیا ہے۔ تا کہ اصل تبرک حضرت مولانا مفتی محمود کامخفوظ ہوجائے۔ لیھو کتابت پلیٹ میکنگ کے وقت ضائع ہوجاتی ہوجاتی ہے۔ اس لئے اشاعت اول کے عس پرگزارہ کئے بغیر چارہ نہ تھا۔ عس بھی مہم ہے۔ تاہم

حفاظت تبرک کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے قارئین اسے نظر انداز کر کے منون فر مائیں گے۔اس طرح اس کتا بچہ میں خزائن کے حوالہ جات کی تخ تئے نہیں کی۔ یہ اضافہ بھی اصل کتا بچہ میں ہم پر ثقیل گزرا۔اس امر کوبھی قارئین نظر انداز فر ماکرمنون فر مائیں گے۔

الله رب العزت كاكرم ہے كه اس جلد ميں فقير كه دل و د ماغ پر حكم انى كرنے وائے اكابر كے تبركات محفوظ ہو گئے ہيں۔ ان حضرات سے بي نسبت الله كرے آخرت ميں ان كى مصاحبت وخوش چينى كاباعث ہو۔و ماذالك على الله بعزيز!

مناسب ہوگا کہ قار کین ہے ہم اس امر کا وعدہ کریں یا خوشخری سنا کیں کہ احتساب قادیا نیت کی جلد نمبر ۱ امکمل کمپوز ہوگئ ہے۔ اس میں کن کن حضرات کے رسائل ہیں۔ اس کے لئے انظار کی زحمت فرما کیں۔ جلد نمبر ۱۷ کی کمپوزنگ شردع ہے۔ انشاء اللہ العزیز! سابقہ تعطل وتا خیر کی تلافی ہے آپ خوش ہوجا کیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھیں۔ سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کا نفرنس چنا بگر جوامسال تمبر ۲۰۰۱ء میں منعقد ہوگی۔ اس وقت تک امید ہے کہ گئی اور جلدیں آجا تمیں گی۔قادر کریم ، مختار طلق ایسا فرمادیں۔ اس کے اختیار کس فید کون! کے سامنے کیامشکل ہے۔

خاكبائ!

شیخ الاسلام حضرت مولا ناسید حسین احمد مدنی " شیخ النفیر حضرت مولا نااحم علی لا موری مفکر اسلام حضرت مولا نامفتی محمود دُ شیراسلام حضرت مولا ناغلام غوث بزاروی گ

فقیر....اللهٔ دسایا ۱۳۲۷/۲/۱۳ ۱۱/۹۷۸ ه ایدرانشا ، دفتر مرکز ایرات ن

الأحا

البراجين الم

الأحاديث المنافية ال

ر رکرتے ہوئے قارئین اسے نظر انداز کر کے منون فر مائیں گے۔اس کے حوالہ جات کی تخریخ بہتیں کی۔ یہ اضافہ بھی اصل کتا بچہ میں ہم پر کمین نظر انداز فر ماکر منون فر مائیں گے۔ کا کرم ہے کہ اس جلد میں فقیر کے دل ود ماغ پر حکمر انی کرنے والے گئے ہیں۔ ان حضرات سے بینسبت اللہ کرے آخرت میں ان کی فی ہو۔ و ماذ اللہ علی اللہ بعزیز!

بقار نمین سے ہم اس امر کا وعدہ کریں یا خوشخری سنائیں کہ احساب کی کہوز ہوگئی ہے۔ اس میں کن کن حضرات کے رسائل ہیں۔ اس کے رسائل ہیں۔ اس کے رسائل ہیں۔ اس کے رسائل ہیں۔ اس کے وقت ہوئی ہوجا نمیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھیں۔ سالانہ کل ناب گرجوامسال متبر ۲۰۰۱ء میں منعقد ہوگی۔ اس وقت تک امید ہے تا در کریم بختار مطلق ایسافر مادیں۔ اس کے اختیار کن فیہ کون!

ت مولا ناسید حسین احمد مدنی " رت مولا نااحم علی لا ہوریؒ حضرت مولا نامفتی محمودؒ ت مولا ناغلام غوث ہزارویؒ

فقیر.....الله وسایا ۱۲۲۷/۲۲۱۲ه ۱۱/۵/۲۱ بعدالعشاء دفتر مرکز بیماتیان

#### كلمة الفقيرا

بسم الله الرحمٰن الرحيم •

نحمده ونصلي على رسوله خاتم النبيين • امابعد!

شخ الاسلام حضرت مولاناسيد حسين احد مدني كر بي تصنيف "السخسليفة السمهدى في الاحاديث الصحيه "كالكمل تعارف اوراس كحصول كالكمل تعارف اوراس كحصول كالكمل تفصيل آپ آگ ملاحظه فرمائيس كـ سب سے پہلے بيد وار العلوم ويوبند سے شائع ہوئی۔

امیر الهند حضرت مولانا سید اسعد مدنی" دفتر مرکزید عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان تشریف لائے تو ہماری درخواست پر دیو بند جاکراس کا ایک نسخد ارسال فر مایا۔ جامعہ مدنیہ لا ہور نے اسے بالا قساط شائع کیا۔ پاکستان میں کتابی شکل میں اسے شائع کرنے کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوسعادت نصیب ہوئی۔ بیروے سائز پرتھی۔ اب اسے" احتساب قادیا نیت' میں لانے کے لئے 4×2 کے سائز پر دوبارہ کمپوز کرایا گیا ہے۔

فضیلۃ اشیخ مولانا محمد ابراہیم جنہوں نے مجلس کی کتاب''آ سکینہ قادیا نیت''کا مجمد کی ہے۔ اس کتاب الخلیفۃ المہدی کی تھیج ومراجعت کے لئے ان سے فون پر درخواسنت کی۔موصوف ہے کسی ایک آ دھ دینی جلسہ میں فقیر کی ملاقات ہوئی ہے۔ تفصیلی ان سے نہ جان نہ پہچان کیکن وہ خیر کی توفیق سے ایسے مرفراز کئے گئے ہیں کہ ہماری استدعا پر انہوں نے جدید کمپوزنگ کرا کر ارسال کیا جس پران کے خائبانہ شکر گزار ہیں۔

حق تعالی کی عنایت واحسان سے اس کتاب کواحتساب کی پندرھویں جلد میں شائع کرنے کی مجلس تحفظ ختم نبوت کوسعادت نصیب ہورہی ہے۔اس خدمت سے شخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مد نی سے جوتعلق نصیب ہورہا ہے اس پر رہ بیں۔

فقير:الله وسايا... • ارجم ريم ١٨٢٧ هـ.. ٩ ر٥ ر٢ • ٢٠٠

ٱلْحَمُدُلِلُهِرَ السَّبِيُّدُ سَنَّ وَعَ

قیامت ایک امرفی ناطق ہے: ﴿إِنَّ ایک دوس مورق ﴿یَسْفَلُونَکَ

مُنتَهَهَا) آ سےکیاکاماس۔

رسول

علم الله كرسول المسّاعَةِ ؟ قَدا

ص ۱ ۱،ج ۱) وقوع کی خبردیج

فرمايا\_استكے باد

جانتامطلب أيد

.. فرمایاہے۔ان

### المتلكك

ٱلْحَدَّمُ لُلِلَّهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَالصَّلُوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ- السَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ- السَّلِيَّةِ وَاصْحَدالِهِ الْجُدَمَ عِيْدُنُ الْسَا بَسَعُدا!

قیامت ایک امر غیبی ہے جس کا حقیقی علم بجز خدائے عالم الغیب کے سی کوئیس ہے قرآن مجید ناطق ہے: ﴿إِنَّ اللهُ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَة ﴾ الله تعالی بی کوقیامت کاعلم ہے۔ ایک دوسرے موقع پرارشادالہی ہے:

﴿ يَسُسَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ آيَانَ مُوسَهَا . فِيْمَ أَنْتَ مِنُ فِكُواهَا إلَىٰ وَبِّكَ مُسْتَهَهَا ﴾ آپ اس عَلَمُ اللهَ عَلَىٰ وَبِحَتْ بِينُ وه كَبِآكُ كُلَ آپ اس عَلَمُ كَانْتُى وَ آپ كرب كيا كام اس عَلَم كامْنَتُى وَ آپ كرب كياس ہے۔

رسول خدا علی کی حدیث سے بھی بی تابت ہوتا ہے کہ قیامت کے وقوع کا علم اللہ کے دسول علی کی حدیث سے بھی بی ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے وقوع کا اللہ اعتبار کی اللہ علم اللہ کے دسول علی کہ کا مسئو ول عنها بِاعْدَمَ مِنَ السّائِل کی (مشکوة – ص ۱۱، ج ۱) حضرت جرئیل علیہ السّلام نے چوتھا سوال کیا احجما جھے قیامت کے وقت وقوع کی خبر دیجی آنخضرت قال نے اس کے جواب میں اپنی لاعلی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ اسکے بارے میں مسئول (پوچھا جانے والا) سائل (پوچھے والے) سے زیادہ نہیں جانا مطلب ہے کہ قیامت کے وقت وقوع کے نہ جائے میں ہم ددنوں برابر ہیں۔

الببتداس کی بچے علامتیں ہیں جنعیں بطور پیشین کوئی کے آنخضرت اللہ نے بیان فرمایا ہے۔ان میں بعض مغری علامتیں یعنی جھوٹی علامتیں کہلاتی ہیں جومعمول وعادات کے

#### كلمة الفقير!

بسم الله الرحين الرحيم •

على على رسوله خاتم النبيين • امابعد!

لا تاسيد حسين احمد في كر في تصنيف السخطيفة في السخطيفة في المصحية "كالممل تعادف اوراس ي حصول كي ممل في من المرابع في من من المرابع في من المرابع في من المرابع في ال

ابراہیم جنہوں نے مجلس کی کتاب '' آئینہ قادیا نیت'' کا مراہیم جنہوں نے مجلس کی کتاب '' آئینہ قادیا نیت'' کا مراس کتاب الحلیقة المہدی کی تھیج ومراجعت کے لئے آئی موصوف ہے کہی ایک آ دھ دینی جلسہ میں نقیر کی ان نیر کی استدعا پر انہوں نے جدید کمپوز نگ کرا کر ارسال کیا اور میں ان میں ان

واحمان سے اس کتاب کواخساب کی پندرهویں جلد میں من نبوت کوسعادت نصیب ہورہی ہے۔ اس خدمت سے سید حسین احمد مر نبی سے جو تعلق نصیب ہور ہا ہے اس پر بہیں۔ ربیں۔

فقير:الله وسايا.. • ارم ريام اه... ٩ ر ٧ ٢٠٠ ء

ان سے ملاو بالعوم قیامت کے قریر ہول گران علامتول حذیفہ بن آبید الجفار کا حفرت حذیفہ بیان کر حفرت خدیفہ بیان کر السناعة قبال البی غا وال ڈ بھال ، وال ڈا ویا بھوخ و مَساجہ و خسف بسیخریو ف مسخف بسیز جرف مسخف رجے م مطابق ظہور پذیر ہوتی رہیں گی۔ان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔مثلاً حدیث جرائیل ہی میں پانچویں سوال کے جواب میں آنخضرت علیہ نے قیامت کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے وہ علامتِ صغراً ہی کے قبیل سے ہیں۔حدیث یاک کے الفاظ بہر ہیں:

﴿ قَالَ فَأَخْبِرْنِىٰ مِنْ أَمَا رَاتِهَا ﴾ اس كى پَحَمَالُ شِي بَنَاسِيَ ﴿ قَالَ اَنْ تَلِدَ الْآمَةُ وَبَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِى الْبُنْيَانِ ﴾ وَبَنَهَا وَانْ تَرَىٰ الْبُنْيَانِ ﴾ العُواةَ الْعَالَةَ دِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِى الْبُنْيَانِ ﴾ العثريان إلى ما كل يون البُنْيَانِ بُ اور نظر بير، نظر العثريان إلى ما كل يون المُعَلِيمِ وَعَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَى اللهُ عَ

ای طرح رسول پاک عَلَیْ کے ورج ذیل فرمان میں جن علامتوں کا ذکر ہے ان کا تعلق بھی علامت مِعزی ہے۔ ﴿عَنْ أَنْسِ قَالَ لَا حَدِّفَ نَّكُمْ حَدِیْشاً لا ان کا تعلق بھی علامت مِعزی سَمِعْتُ رَسُولَ الله عَلَیْ الله عَلی الله عَلی الله عَلی الله عَلی الله عَلی الله علی الله الله علی علی الله علی الل

حضرت قادة مستعفرت الس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہیں میں سے ایک ایک حدیث بیان کرے گا۔ میں تم سے ایک ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعدتم سے کوئی نہیں بیان کرے گا۔ میں نے رسول علاقے کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہا کم ہو جائے گا۔ زنا مکثرت ہوگا۔ عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مردکم ہو جائے گا۔ زنا مکثرت ہوگا۔ عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مردکم ہو جائیں گے۔ حتی کہ بچاس عورتوں کا تکران صرف ایک مردہوگا۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكِ " قَالَ قَالَ: رَسُولُ مَنْ إِنَّ مِنْ الْمَوْلُ مَنْ إِنَّ مِنْ الْمُواطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَ يَغْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا

(بخاری کتاب العلم ص۱۸، ج۱)

ان ذکورہ علامتوں کا بیمطلب نہیں ہے کہ ان کے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آ جا کیگی۔ بلکہ بیمطلب ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آ نا ضروری ہے اس لیے بہت سے واقعات وحوادث کے بارے میں آپ علیہ کا ارشاد ہے کہ قیامت اس وقت تک ہر پانہیں ہوگی جب تک بیواقعات ظہور پذیر نہ ہوجا کیں ۔خودرحمت عالم علیہ کی بعث کو چودہ سو کی بعث بھی علامتِ قیامت میں شار کی جاتی ہے۔ حالانکہ آپ آلیہ کی بعث کو چودہ سو سال ہو بھی جیں اور خدا جانے ابھی کتی مدّت کے بعد قیامت قائم ہوگی۔

ان کے علاوہ بعض علامتیں وہ ہیں جنھیں علامتِ گیری کہا جاتا ہے۔ یہ علامتیں بالعموم قیامت کے علاوہ بعض علامتیں بالعموم قیامت کے قریب ترزمانہ میں پے بہ پے ظاہر ہوں گی اور عادت وعمول کے خلاف ہوں گی۔ ان علامتوں کا ذکر بھی بہت ہی حدیثوں میں متفرق طور پرموجود ہے۔ اور حضرت حذیفہ بن آسید المخفاری کی ایک روایت میں اکھی دس علامتوں کا بیان ہے۔

حضرت مذيفة بيان كرت إلى:

﴿ الطّلَعَ النّبِي عَلَيْكَ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ نَعَذَا كُرُ فَقَالَ مَا تَذَا كُرُونَ؟ قَالُوا نَذْكُرُ

السّناعَة قَالَ إِنّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَاياتٍ فَذَكَرَ اللّهُ حَانَ وَاللّه جَالَ، وَاللّذَابّة وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيْسلى ابْنَ مَرْيَمَ وَاللّه جُالَ، وَاللّذَابّة وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيْسلى ابْنَ مَرْيَمَ وَاللّه جُالَ، وَاللّذَابّة وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيْسلى ابْنَ مَرْيَمَ وَاللّه جُالَ، وَاللّه الله عَلْمُ اللّه اللّه اللّه الله الله وَمَا الجُومَ وَقَلَاللّه تُحسُونِ عَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ حَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَاخَرُ ذَالِكَ نَارَ تَنْخُوجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطُرُدُ النَّاسَ الله مَنْ اللّه مَن الْيَمَنِ تَطُرُدُ النَّاسَ الله مَنْ واشراط الساعة ص ١٩٣٠ م ٢)

حفرت حذیفہ دوایت کرتے ہیں کہ نی کریم اللہ بالا خانہ ہے ہماری طرف نمودار ہوئے اور ہم آپس میں باتیس کررہے تھے۔ آنخضرت ماللہ نے دریافت کیا۔ تم لوگ دان کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ مثلاً حدیث جرائیل ہی اس تخضرت اللہ کے اس کی جن علامتوں کا ذکر کیا ہے میں۔ عربی اس حدیث یاک کے الفاظ یہ بیں:

سِ نِنِ مَالِكِ مَّ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ مَّلَظِيْهُ إِنَّ مِنْ مِلْمُ وَ يَفْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الرِّنَا کس چیز کا تذکرہ کررہے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ ایک نے فرمایا۔ قیامت برپانہیں ہوگی تا دفترہ تم اس سے پہلے وس علامتیں ندد کیدلو، پھرآپ ایک نے ان دسوں کو بیان کیا جو یہ ہیں۔(۱) دھواں (۲) دخبال (۳) دابۃ الارض (۴) پچھم (مغرب) سے سورج کا لکٹنا (۵) حضرت عیسی این مریم علیہ السمام کا آسان سے اتر تا (۲) یا جوج ماجوج کا لکٹنا (۵،۸۰۰) زمین میں تین مقامات میں لوگوں کا دفتر جانا، ایک مشرق میں دوسر نے مغرب میں اور تیسر سے عرب میں (۱۰) اور ان سب کے آخر میں آگ کیمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھر کران کو مشرمیں پہنچاد گئی۔

قیامت کی علامت کرل ہی میں سے مہدی آخرائز مان کا ظہوران کی خلافت اور حضرت عیسیٰ علیہ استال م کا ان کی افتد اُ میں ایک نماز یعنی فحر کا پڑھنا وغیرہ بھی ہے۔ او پر بحوالہ حدیث جن دس انشانیوں کا ذکر ہے ان سے پہلے حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ چنانچا مام السفار بی کھتے ہیں:

واى من العلامات العظمى وهى اولها ان يظهو الامام المقتدى المعاتم للاسمة ..... مسحد السمهدى (لواتسح الانواد البهية ج٢،ص٧٧) قيامت كى برى لين قريب تر اوراولين نشانول على خاتم الاتمريخد مهدى كاظهور ....

بخاری میں ہے کہ نی کریم اللہ نے دون بن مالک رضی اللہ عند کوغزوہ توک کے موقع پر قیامت کی چوہ نشانیاں بتا کیں جن میں نی الاصفر یعنی عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان صلح ہوجانے کا بھی تذکرہ فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ عیسائی بدعہدی کر کے تممارے مقابلے میں آئیں گے۔اس وقت ان کے اس مجمئڈے ہوں گے اور ہر جمنڈے کے حت بارہ ہزار سپانی ہوں گے لین ان کی مجموعی تعدادنو لا کھ ہوگی۔

کی حکومت صرف مدیند منور تلاش شروع کردیں گے۔ سے نیچنے کی غرض سے مکہ مرکم کے باجودان سے بیعتِ خا سے ایک لشکر آپ کے مقابلہ میں جو مکہ مدینہ کے درمیان بعد آپ سے جنگ کے ۔ بعد آپ سے جنگ کے ۔

حضرت مہدیؓ کی فوج جنگ

احادیث میںاو

کز مائد خلافت میں عدل ہے۔غرضیکدامام مہدیؓ ک اعتبار سے وہ حدِ تواتر کو کُنَّ الحافظ التونی ۳۲۳ھا پی ک هوقد تو اتسوت الاخ فی المهدی واله من ا وان عیسلی علیه اله یؤم هذه الامة وعیسلی

(تهذیب التهذیب ص۲'

ی نے عرض کیا قیامت کا۔ آپ اللہ نے نے فر مایا۔ قیامت بلے وس علاقت نے ان دسوں کو بلے وس علاقت نے ان دسوں کو بلے وس علاقت اللہ (۳) ولیۃ الارض (۴) پچھم (مغرب) سے مام کیا ہوئ ماہوئ مام کا آسان سے اتر نا (۲) یا جوج ماجوج فالمت بیں اوگوں کا دش جانا ، ایک مشرق میں دوسرے فالمت بیں اوگوں کا دش جانا ، ایک مشرق میں دوسرے فالم کی جو الکا وران سب کے آخر میں آگ یمن سے لیک کی جو

ا میں سے مبدی آخرالر مان کاظہوران کی خلافت اور اللہ است مبدی آخرالر مان کاظہوران کی خلافت اور کا اللہ ماری ہی ہے۔ او پر در کا میدی کا ظہور ہوگا۔ وکر ہے ان سے پہلے معرت امام مبدی کا ظہور ہوگا۔

روهي اولها أن يظهر الامام المقتدى المحاتم المحاتم المحاتم المحالم (لموالمح الانوار البهية ج١،ص١٢)

سن وقت ان کے ای ۸ جمنڈے ہوں گار می اللہ عنہ کوغ وہ تبوک ما کی رضی اللہ عنہ کوغ وہ تبوک ما کی جن جن میں گئی الا مغربیا کی میسائی بدع مدی کرکے کی وقت ان کے ای ۸ جمنڈے ہوں گے اور ہر کے لیکن ان کی مجموعی تعداد تو لا کھ ہوگی۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان ہر طرف سے گھر جا کیں گے اور ان کی حکومت صرف مدینہ منورہ سے خیبر تک رہ جائے گی تو مسلمان مایوں ہوکرا مام مہدی گی تو مسلمان مایوں ہوکرا مام مہدی گی تاثن شروع کر دیں گے۔ وہ اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور امامت کے بار گراں سے بیجنے کی غرض سے مکہ کرمہ چلے جا کیں گے۔ مکہ کے لوگ انہیں پیچان لیس گے اور انکار کے باجود ان سے بیعتِ خلافت کرلیں گے۔ خلافت کی خبر جب مشہور ہوگی تو ملک شام سے ایک فکر آپ کے مقابلہ کے لیے نظے گا، گرا پی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء سے ایک فکر آپ کے مقابلہ کے لیے نظے گا، گرا پی منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی مقام بیداء میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے ذمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس واقعہ کی اطلاع پاکرشام میں جو مکہ مدینہ کے درمیان ہے ذمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے ابدال اور عراق کے متی لوگ حضرت مہدی گی خدمت میں پہنچ جا کیں گے۔ اس کے بعد آپ سے جنگ کے لیے ایک قریش النسل بنو کلب پر مشمنل ایک فکر جمیعے گا جس سے دھنرت مہدی گی فوج جنگ کرے گی اور فتیاب ہوگی۔

احادیث میں امام مہدی کا نام، ولدیت، حلیہ وغیرہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ نیز ان کے زمانۂ خلافت میں عدل وانصاف کی ہمہ گیری اور مال و دولت کی فراوانی کا تذکرہ بھی ہے۔ غرضیکہ امام مہدی کے متعلق اس کثرت سے احادیث مروی ہیں کہ اصولِ محد ثین کے اعتبار سے وہ حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ چنانچہ امام ابوالحسین محمد بن الحسین الآہری السنج می الحافظ التوفی میں کھتے ہیں:

وقد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن المصطفى مَنْكُمْ فى المهدى وانه من اهل بيته وانه يملك سبع سنين ويملاء الارض عدلاً وان عيسلى عليه الصلوة والسلام يخرج فيساعده على قتل الدجال وانه يؤم هذه الامة وعيسلى خلفه فى طول من قصته وامره والمدى المؤذن)

عليه السلام الـمعنوى وشا الانوار البهيه حضرت مہدی ہے الستلام ہی مہدی ج عليدالسّلام سے ا ظہورمہدی ہے متا سنت کے درمیان كے عقائد میں شار حضرت جابر، حذب کے ذکرا ورنشا ندہج ﴿ وقدروىء بروايات متع فالايمان بخرو عقائد اهل الس اوېر مذکور حضرات تابعين سے اتنی رو أيمان لأنا واجب

والجماعت كےعقا

يبى بات شيخ الحن

''امام مہدیؒ ہے متعلق مروی روایتیں اپنے راویوں کی کشرت کی بنا پر تو اتر اور شہرت عام کے درجہ میں پہنے گئی ہیں کہ وہ بیب رسول ہے ہوں گے۔ سات سال تک دنیا ہیں حکومت کریں گے۔ آپنے عدل وانصاف سے دنیا کومعمور کردیں گے اور عیبیٰ علیہ السّلام آسان سے نازل ہو کر قل د قبال ہیں ان کی مساعدت اور نصرت کریں گے اور اس امت ہیں مہدیؒ بی کی امامت ہیں علیہ السّلام (ایک) نماز اداکریں گے وغیرہ ، طویل واقعات ان کے سلسلے میں احادیث میں بیان ہوئے ہیں''۔

حافظ آبری کے اس قول کو حافظ این القیم نے المنار المنیف میں اور بیخ محمد بن احمد سفاری تی نے اپنی مشہور کتاب لوائح الانوار البہتیہ میں علامہ مرکی بن پوسف الکری کی کتاب فوائد الفکر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں امام القرطبی صاحب الجامع لاحکام القرآن نے بھی التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرہ میں ان فقل کیا ہے۔

في محد البرزني المدفى التوفى سنا هالاشاعة لاشراط الساعة ص١١٢ بركعة بن:

﴿وقد عـلـمـت ان احـاديـث المهدى وخروجه اخرالزمان وانه من عترة رسـول اللهُ مَلْنَظِيْهُ مـن ولـد فاطمة رضى الله عنها بلغت حد التواتر المعنوى فلا معنى لانكارها﴾

' محقق طور پرمعلوم ہے کہ مہدی سے متعلق احادیث کر آخری زمانہ میں ان کاظہور ہوگا اوروہ آنخضرت علیہ کی نسل اور فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہاکی اولاد میں ہوں محے تو الزمعنوی کی حدکو پنجی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کے انکار کی کوئی وجہا ور بنیاد نہیں ہے''

امام سفاری کابیان ہے:

﴿قد كثرت الاقوال في المهدى حتى قيل لامهدى الاعيسلى والصواب الذي عليه اهل الحق ان المهدى غير عيسلى وانه يخرج قبل نزول عيسلى

-"012

یتی اپنے راویوں کی کثرت کی بنا پر تواتر اور شہرت عام رسول سے ہوں گے۔سات سال تک دنیا میں حکومت یہ سے دنیا کومعمور کرویں گے اور عیسیٰ علیہ السّلام آسان مساعدت اور تھرت کریں گے اور اس امت میں مہدیؓ (ایک) نماز اوا کریں گے وغیرہ، طویل واقعات ان کے

القيم في المنارالمديف من اور فيخ محد بن احمد سفاري المحمد عن المحمد عن المحمد عن المحمد عن المحمد عن المحمد عن المحمد ال

إحالاتاء لاثراط الماء ما الركعة ين

ت المهدى وخروجه اخرالزمان وانه من عترة طمة رضى الله عنها بلغت حد التواتر المعنوى

ے متعلق احادیث کرآخری زبانہ میں ان کاظہور ہوگا اوروہ اکتر بر ورمنی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں کے تو اتر معنوی کی کارکی کوئی وجداور بنیاد نہیں ہے''

بدى حتى قيل لامهدى الاعيسنى والصواب بهدى غير عيسنى وانه يخوج قبل نزول عيسنى

عليه السلام وقد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حد التواتر المعنوى وشاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم " (لواثح الانوار البهيه) (ص 24- ٠ ٨، ج٢)

حفرت مہدیؓ کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں حتی کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ علیہ السلام ہی مہدیؓ جنسی بات جس پراہل حق ہیں ہیہ کے دمبدیؓ کی شخصیت حضرت عیلی علیہ السلام ہی مہدیؓ جنسی اور حضرت عیلی علیہ السلام سے الگ ہے۔ ان کا ظہور حضرت عیلی علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہوگا۔ ظہور مہدی ہے متعلق روایات اتنی زیادہ ہیں کہ توا تر معنوی کی حدکو پہنے گئی ہیں اور علاء اہل سنت کے درمیان اس درجہ عام اور شائع ہوگئی ہیں کہ ظہور مہدی کو ماننا اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شار ہوتا ہے۔

حضرت جابر، حذیف، ابو ہریرہ ، ابوسعید خدری اور حضرت علی رضی الله عنهم سے منقول روایتوں کے ذکر اور نشاند ہی کے بعد لکھتے ہیں:

﴿ وقد روى عمن ذكرمن الصحابة وغير ما ذكر منهم رضى الله عنهم بروايات متعددة وعن التابعين من بعدهم ما يفيد مجموعه العلم القطعى فالايمان بخروج المهدى واجب كما هو مقرر عند اهل العلم ومدون فى عقائد اهل السنة والجماعة ﴾ (ايضا ص ٨٠٠ ج٢)

اوپر فدکور حفرات صحابہ اوران کے علاوہ دیگر اصحاب رسول عظامی ہے اوران کے بعد تابعین سے اتنی روایتی مروی ہیں کدان سے علم قطعی حاصل ہوجا تا ہے ۔ البذاظہور مبدی پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ بیرامر اہل علم کے نزدیک ٹابت شدہ ہے اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں مدون ومرتب ہے۔

يمى بات شخ الحسن بن على البربهاري أحسنال التونى ويوس ها معلى السياعقيده من لكسى ب

عقیدة البربهاری کوابن ابی یعلیٰ نے طبقات الحنا بله میں شیخ البربهاری کے ترجمہ میں مکمل نقل کردیا ہے۔

نواب صدیق حسن خان تنوجی بھو پائی التوفی ۱۳۰۸ هائی تالیف الاذاعة لـمــاکن و یکون بین یدی الساعة میں صراحت کرتے ہیں:

﴿ والاحاديث الواردة في المهدى على اختلاف رواياتها كثيرة جدا تبلغ حد التواتر وهي في السنن وغيرها من دواوين الاسلام من المعاجم والمسانيد ﴾ (ص۵۲ مطبوعه ۱۲۹۴ هـ مطبع الصديقي بهويال)

امام مبدیؓ سے متعلق احادیث مختلف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو حد تواتر کو پنچی ہوئی ہیں میرحدیثیں سنن کے علاوہ معاجم، مسانید وغیرہ اسلامی دفتر وں میں موجود ہیں۔اسی کتاب کے صفحہ کے پر لکھتے ہیں۔

﴿اقول لاشك ان المهدى يخرج في اخرالزمان من غير تعيين لشهر وعام لما تواتر من الاخبار في الباب واتفق عليه جمهور الامة خلفا عن سلف الا من لا يعتد بخلافه﴾

میں کہتا ہوں اس بات میں ادنی شک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ وسال کی تعیین کے بغیر امام مہدی کا ظہور ہوگا کیوں کہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کے اختلاف کا الم علم کے نزدیک کوئی اعتبار نہیں ہے۔

علامه محمد بن جعفرالكتافي التوفي هسراها بي مشهورتصنيف نظم المتناثر من الحديث التواتريس رقم طرازين:

وتتبع ابن خلدون في مقدمته طرق احاديث خروجه مستوعباعلي

حسب وسعه ف فيه على اختلا والترملك و اب الموصلى والب والمسانيد واسنا

ینبغی (ص۵۰ مشہورفیا کےمطابق جملہ طرف

نزد یک کوئی صدیث خیال کورد کردیاہے

ہونے کے باوجود، ابوداؤد، امام ابن،

اللہ تعالی نے دواو۔ کو صحابہؓ کی ایک

گارکسی طرح مناس امام مبدی سے متعل

محاب<u>در ضوان الله</u>

خلیفهٔ راشد حضرت بن عوف، عبدالله

الموننين امسلمه، ا

العلى في طبقات الحتابله مين شخ البربهاري كر جمه مين عمل

لَ بِعُويِا لِي التوفى ١٠٠ إها في تالف الاذاعة لسما كان و مين مراحت كرت بين:

في المهدى على اختلاف رواياتها كثيرة جدا تبلغ حد وغيرها من دواوين الاسلام من المعاجم والمسانيد ﴾ بوعه ٢٩٢٢ هـ مطبع الصديقي بهوپال)

ف عملف روایتوں کے ساتھ بہت زیادہ ہیں جو صد تواتر کو پینی ملادہ معاجم،مسانیدوغیرہ اسلامی دفتر وں میں موجود ہیں۔اس

هدى بىخىرج فى اخرالزمان من غير تعيين لشهر لاخبار فى الباب واتفق عليه جمهور الامة خلفا عن مديم

اً مُلک نہیں ہے کہ آخری زمانہ میں ماہ وسال کی تعیین کے بغیر لہ اس باب میں احادیث متواتر ہیں اور سلف سے خلف تک ہے۔ البتہ بعض ایسے لوگول نے اس میں اختلاف کیا ہے جن کوئی اعتبار نہیں ہے۔

المسلط ها بي مشهور تصنيف نقم المتناثر من الحديث المتواتريس

لدمته طرق احاديث خروجه مستوعباعلي

حسب وسعه فلم تسلم له من علة لكن ردوا عليه بان الاحاديث الواردة فيه على اختلاف رواتها كثير قجدا تبلغ حدالتواتر وهي عند احمد والترمذي و ابني داؤد وابن ماجه والمحاكم والطبراني وابي يعلى الموصلي والبزار و غيرهم من دواوين الاسلام من السنن والمعاجم والمسانيد واسند وها الى جماعة من الصحابة فانكارها مع ذالك مما لا ينبغي ( ص١٣٥)

مشہور فیلسوف مورخ علامہ ابن خلدون نے اپنے مقدمہ میں اپنی وسعتِ علمی کے مطابق جملہ طرقِ احادیث کی تخری کے استیعاب کی کوشش کی ہے اور نیتجاً ان کے نزدیک کوئی حدیث علت سے خالی ہیں ہے۔ لیکن محدثین نے علامہ ابنِ خلدون کے اس خیال کورد کردیا ہے کیونکہ امام مہدی کے بارے میں وارد احادیث اپنے راویوں کے قتلف جونے کے باد جود بہت زیادہ ہیں جوحة تو اتر کو پہنچ گئی ہیں۔ جنمیں امام احمد بن عنبل، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام حاکم، امام طبرانی، امام ابویعلی موسلی، امام برارو غیر ہر محمم اللہ تعالی نے دواوینِ اسلام یعنی سنن، معاجم، مسانید میں روایت کی ہیں اور ان احادیث کو صحابہ کی ایک جماعت کی جانب منسوب کیا ہے۔ لہذا ان امور کے ہوتے ہوئے ان کا کو کارکی طرح مناسب ودرست نہیں ہے۔

امام مبدیؓ سے متعلق جن حضرات ِ صحابہ ہے حدیثیں منقول ہیں ان میں حب ذیل اکابر صحابہ رضوان الله علیهم شامل ہیں:۔

خليفه راشد حفرت عثمان غنى، خليفه راشد حفرت على مرتضى، طلحه بن عبيدالله، عبدالرطن بن عوف، عبدالله بن مسعود، عبدالله بن عمر، عبدالله بن عمرو، عبدالله بن عباس، ام المونين امسلم، ام المونين ام حبيب، الوجريه، الوسعيد خدرى، جابر بن عبدالله، انس بن ما لک، عران بن حیین، حذیقه بن یمان، عمار بن یام، جابر بن ماجد صدفی، ثوبان مولی رسول الله علیه الله عوف بن ما لک رضی الله عنین و با بن ما لک رضی الله عنین و با بن خلاون اگر چفن تاریخ اورعلم الاجماع بین بلندم تام و مرتبه کے ما لک بین لیکن محدث نیس مخصر نیس مخصر الله بین ال کی بات علما کے حدیث اور ارباب جرح و تعدیل کے مقابلہ میں لاکن قبول نیس ہے۔ چناچ علام محمد بن جعفر الله فی مزید لکھتے ہیں :

﴿ ولو لا منحافة السطويل لا وردت ها خاما قفت عليه من احاديثه لانی رایت الکثیر من الناس فی هذا الوقت يتشککون فی امره ويقولون ما تری هل احادیثه قطعية ام لا و کثیر منهم یقف مع کلام ابن خلدون و یعتمده . مع الله احدیث الرجوع فی کل فن لاربابه الله الله الله المتواتر ص ۲۳۱)

''اگر کتاب کے دراز ہوجانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہیں اس موقع پرامام مہدی ہے متعلق ان احادیث کو درج کرتا جن کی مجھے واقفیت ہے۔ کیوں کہ اس وقت بہت سارے لوگوں کو دکھے رہا ہوں کہ انہیں امام مہدیؓ کے امر میں تر دد ہے اور اس سلسلے میں وہ یقینی معلومات کے متلاثی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ این خلدون کے قول پر قائم اور اس پراعتا د معلومات کے متلاثی ہیں اور دیگر بہت سے لوگ این خلدون کے قول پر قائم اور اس پراعتا د کرتے ہیں جب کہ ابن خلدون اس میدان کے آدی نہیں تھے۔ اور جی تو ہے کہ ہرفن میں اس فن کے ماہرین کی جانب رجوع کیا جائے۔''

ان ساری تفعیلات سے بیہ بات روزِ روشن کی طرح آشکارا ہوگئ کہ امام مہدی سے متعلق احادیث نصرف سیح و ثابت ہیں بلکہ متواتر اورا پنے مدلول پر قطمی الدلالت ہیں جن پر ایمان لا نا بحسب تصریح علامہ سفار نی واجب اور ضروری ہے۔ اس بنا پر ظہور مہدی کا مسئلہ المل سنت والجماعت کے عقائمہ میں شار ہوتا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ بیاسلام

کے ہم ترین اور بنیادی عقائد میر

حمد ثین واکا برعلاء نے مسئلہ م جن میں سے بہت کی کتابوں کی نشا اس طرح علاء حدیث اور ماہرین تردیدی ہے اور اصول محدثین کی حقیقت اور علاء امت کی ان مساعتی جمیلہ کے خلدون کے بیان کردہ اشکلات میں جتلار ہا ہے۔ اس لیے علائے ور یوراس مسئلہ کی وضاحت کر۔ ور یوراس مسئلہ کی وضاحت کر۔ ور یوراس مسئلہ کی وضاحت کر۔ ور یوراس مسئلہ کی وضاحت کر۔

نظررساله مرتب كياتفا چنانچا 🚅

﴿ إِنَّهُ قَدُ جَرَىٰ بِبَعُضِ ٱ

الْفُضَلاءِ الْكَامِلِيُنَ مِ

الْآحَادِيْث َ الصَّحِيُحَةَ فِي

انْتِفَاع النَّاسِ وَ تَبُلِيُغَ

النَّاسُ بِكَلَام بَعُضِ الْـا

خَـلُـدُوُن(١) وَغَيُرِه فَالنَّهُ

اعْتِدَادَ لَهُمْ فِيُ عِلْمِ الْحدِي

<sup>د د بعض مجالس علميه</sup>

ان، حذیفه بن بمان، عمار بن یامر، جابر بن ماجد صدفی، فو، عوف بن مالک رضی الدعنهم اجمعین \_

دراز ہوجانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اس موقع پر امام مہدی سے
کرتاجن کی جھے واقفیت ہے۔ کیول کہ اس وقت بہت سارے
میں امام مہدیؒ کے امر میں تردد ہے اور اس سلسلے میں وہ بقتی
دوگر بہت سے لوگ این خلدون کے قول پر قائم اور اس پر اعتاد
رون اس میدان کے آدی نہیں تھے۔ اور تی تو یہ ہے کہ ہرن میں
درجوع کیا جائے۔''

ت سے یہ بات روز روش کی طرح آشکارا ہوگئ کہ امام مہدی کی وہ است بیں بلکہ متواتر اورائے مدلول برقطعی الدلالت ہیں کے علامہ سفار نی واجب اور ضروری ہے۔ اسی بنا پر ظہور مہدی کا کے عقائد میں شار ہوتا ہے البنداتی بات ضرور ہے کہ بیاسلام

کے اہم ترین اور بنیادی عقائد میں داخل نہیں ہے۔ مسئلہ کی ای اہمیت کے پیش نظر ہر دور کے محد ثین واکا برعاناء نے مسئلہ مہدی پیض نظر مرح وسط کے ساتھ مدلل کلام کیا ہے۔ جن میں سے بہت ی تنابوں کی نشا ندہی خودعالا مدا بن غلدون نے بھی مقدمہ میں کی ہے۔ ای طرح علاء حدیث اور ماہرین نے اس مسئلہ سے متعلق ابن غلدون کے نظر مید کی پرُ زور تردید کی ہے اور اصول محد ثین کی روثنی میں علامہ ابن خلدون کے ظاہر کر ذہ اشکالات کو دور کر کے ظہور مہدی کی حقیقت اور سے ائی کو پورے طور پرواضح کر دیا ہے۔

علاءامت کی ان مساعتی جیلہ کے باوجود ہردور میں ایک ایساطبقہ موجود رہاہے جوعلامہ ابن خلدون کے بیان کردہ اشکلات سے متاثر ہو کرظہورِ مہدیؓ کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلار ہاہے۔اس لیے علائے دین بھی اپنے اپنے عہد میں حسب ضرورت تحریر وتقریر کے ذریعہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتے رہے۔

حفرت شخ الاسلام مولانا سيد حسين احمد مدنى قُدِّسُ بِسرُّ هُ نے بھی ای مقصد کے تحت بیدز برِ نظررساله مرتب کیا تھا چنانچ اپنے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

﴿ إِنَّه قَدْ جَرىٰ بِسِعُضِ آنُدِيةِ الْعِلْمِ ذِكُرُ الْمَهُدِيِّ الْمَوْعُودِ فَانَكَرَ بَعُصُ الْفُضَلَاءِ الْسَكَامِ لِيُن صِحَّة الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ فَاحْبَبُتُ اَنُ اَجْمَعَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْهِ فَاحْبَبُتُ اَنُ اَجْمَعَ الْاَحَادِيْثُ الْحَسانَ وَالصِّعَافَ رَجَاءَ الْاَحَادِيْثُ الْحَسانَ وَالصِّعَافَ رَجَاءَ الْعَامِ السَّاسِ وَ تَبُلِيْعَ مَا اَتَى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاَنُ لَا يَغْتَرُ النِيقَاعِ السَّلَامُ وَاَنُ لَا يَغْتَرُ النَّي السَّلَامُ وَالنَّالِ الْمَعْتَمَدِيْنَ فِى السَّلَامُ وَالْهُ لَا يَعْتَرُ اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اللَّهُ وَالسَّلَامُ وَانُ لَا يَعْتَرُ اللَّذِيْنَ لَا إِلْمَامَ لَهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْتُ كَابُنِ النَّاسُ بِكَلامِ بَعُصِ الْمُصَيِّفِيْنَ الَّذِيْنَ لَا الْمَامَ لَهُمْ بِعِلْمِ الْحَدِيْتُ كَابُنِ النَّالِ الْعَلَى التَّارِيْخِ وَامْنَالِهِ فَلاَ خَصَلَادُ لَلْهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثُ اللهِ فَلاَ الْمُعْتَمَدِيْنَ فِى التَّارِيْخِ وَامُثَالِهِ فَلاَ الْعَلَادَ لَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثُ اللهِ صَل اللهُ عَلَيْهِ الْمُعْتَمَدِيْنَ فِى التَّارِيْخِ وَامْثَالِهِ فَلاَ الْمَامَ لَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثُ اللهِ صَل اللهِ عَلَى اللَّهُ الْمَعْتَمَدِيْنَ فِى التَّارِيْخِ وَامُثَالِهِ فَلاَ

ودبعض عالى علىدين مهدى موعودگاذكرة ياتو كهمابرين علم في مهدى موعود

سے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے یہ بات اچھی گلی کہ اس موضوع سے متعلق مردی حسن وضعیف روایتوں سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تا کہ لوگ اس سے نفع اٹھا ٹیس اور رسول اللہ علی کے کرمان کی تبلیغ بھی ہوجائے۔ نیزان حدیثوں کے جمع و تدوین سے ایک غرض میر بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جا کیس جنعیں علم حدیث سے لگا کو نہیں ہے جسے علا مہ ابن خلدون وغیرہ میر حضرات اگر چین تاریخ میں معتمد و میر تند ہیں لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔''

آج ہے دس گیارہ سال

شاره مدنی وا قبال نمبرد

مكاتيب كاايك مخضرسا

بھی شریکِ اشاعت ۔

کردیاہے) اس مجموعہ

صفر ۱۳۵۳ هه کولکها گیا

الاسلام" تحرير فرمات

'' حضرت امام مهدی <sup>"</sup>

فتنة بإجوج وماجوج ودَ

گے۔قیامت میں تو تما

کی زندگی اوراس کی تقا

ظلم وستم ہے بھرگئی ہوگ

۔ان کا اور ان کے باب

کے مطابق ہوگا۔صور

<u> مے یعنی حضرت فاطم</u>

تنين سوتيره آ دي مول ـ

. انقلاب پيدا ہوگا۔ حجاز حضرت شیخ الاسلام نے اپنے اس رسالہ میں ابطور خاص اس بات کا التزام فرمایا ہے کہ جن سیحے احادیث پر علامہ ابن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کی تھی جرح و تعدیل سے متعلق ائمہ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشنی میں ان کی صحت و جیت کو مدلل ومبر بهن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے بیر رسالہ ایک جیتی وستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ اور اس موضوع پر کھی گی تھنچنم کتابوں سے بھی زیاہ مفید ہے۔



مديث مين ان كے قول كا عنبار نبين ہے۔"

ملائم نے اپنے اس رسالہ میں بطور خاص اس بات کا التزام فر مایا لامدائن خلدون نے کلام کر کے ان کی صحت مشکوک ٹابت کرنے میل سے متعلق ائمہ ٔ حدیث کے مقرر کردہ اصول کی روشن میں ان بر بمن کر دیا ہے۔ اس اعتبار سے بیدرسالہ ایک فیمتی دستاویز کی ماموضوع پرکھی گئی ضخیم کتابوں سے بھی زیاہ مفید ہے۔

## سیچھ باتیں کتاب کے متعلق

آئے ہے دس گیارہ سال پہلے کی بات ہے کہ ایک دن بیٹھا ماہنا مہ الرشید ساہیوال کا خصوصی شارہ مدنی واقبال نمبر دیکے رہا تھا۔ اس میں حضرت شخ الاسلام قُدِسَ بررُ ہُ کے غیر مطبوعہ مکا تیب کا ایک مختصر سا مجموعہ مرتبہ جناب محتمد دین شوق صاحب بعنوان '' مکتوبات مدنی'' محص شریکِ اشاعت ہے۔ (جے بعد میں الگ سے پاکستان کے ایک مکتبہ نے شاکع کردیاہے) اس مجموعہ کا تیسرا مکتوب جو ڈربن افریقہ کے کسی صاحب کے جواب میں ۲۲ مفرسے سے مفرسے اللہ مہدی ؓ آخر الزمان کے بارے میں حضرت شخ مفرسے سے السلام " تحریفرماتے ہیں۔

"دعفرت امام مہدی قیامت سے پہلے بلکہ نزول عیسیٰ علیہ السّلام اور خروج دجال اور فترین امام مہدی قیامت سے پہلے فلاہر ہوں فتنهٔ یاجوج وماجوج و دَائِۃ الارض وطلوع شمس من المغر ب وغیرہ سے پہلے فلاہر ہوں گے۔قیامت ہیں تو تمام انبیاء اور اولیاء کا اجتماع ہوگا۔حضرت مہدی دنیا ہیں نہ ہب اسلام کی زندگی اور اس کی تقویت کے باعث ہوں گے۔وہ اس وقت ظہور فرما کیں گے جبکہ دنیا ظلم وستم سے بھرگئی ہوگا۔ اُن کی وجہ سے دنیا عدل وانصاف، دین وایمان سے بھرجائے گی ۔ ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللّماليّة کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام ۔ ان کا اور ان کے باپ کا نام جناب رسول اللّماليّة کے نام اور آپ کے والد ماجد کے نام کے مطابق ہوگا۔ صورت بھی آپ کی صورت کے مشابہ ہوگی آپ بی کی اولا دسے ہوں کے ۔ یعنی حضرت فاطمہ رضی اللّه عنہا کی نسل میں ہے۔''

مکہ مرمہ میں ظاہر ہوں گے اول جو جماعت ان کے ہاتھ پر بیعت کرے گی وہ تین سو تیرہ آ دمی ہوں گے۔ حسب عد دِ اصحابِ بدر واصحابِ طالوت ۔ لوگوں میں یکبارگی انقلاب پیدا ہوگا۔ ججازی اصلاح کے بعد سیریہ اور فلسطین وغیرہ کی اصلاح کریں گے۔

دارالسلطنت بیت المقدس ہوگا۔ان کی حکومت پانچ یا سات یا نوبرس ہوگی۔اس بارہ میں صحیح روایتیں تقریباً چالیس میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔ ترذی شریف، متدرک حاکم، ابو داؤد، مسلم شریف وغیرہ میں بیر دوایات موجود ہیں۔آخضرت کی فیٹ فرماتے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باتی رہ جائے گا جب بھی اللہ تعالی مہدی کو ضرور ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔لہذا اس میں بجر شلیم کے کوئی چار ہیں۔ بہت سے جھوٹوں نے آب تک مہدی ہونے کا دعوی کی اگر کسی میں یائی گئیں جومہدی موعود کے متعلق ذکری گئی ہیں۔

میں نے مالنا جانے سے پہلے مدینہ منورہ کے کتب خانہ میں تلاش کر کے صحیح صحیح سے روایتیں جمع کی تھیں، گرافسوں کہ وہ رسالہ روی انقلاب میں جاتار ہا۔ اب میرے پاس وہ نہیں رہااور جن لوگوں نے اس کوفل کیا تھاوہ بھی وفات پا گئے اور رسالہ پھر نیل سکا۔''

اس مکتوب سے پہلے نہ کی سے سنا تھا اور نہ ہی کئی تحریمیں دیکھا تھا کہ حضرت شخ الاسلام قُدِس بِرِرُ ہُ کی اس موضوع پر کوئی تالیف ہے۔ اس لیے فطری طور پر اس نئے انکشاف پر بے صدمسر ت ہوئی اور ساتھ ہی دل میں بیخواہش بھی مجلنے گئی کہ اے کاش کی طرح یہ قیمتی رسالہ دستیاب ہوجا تا تو اسے شائع کر دیا جا تا ہیکن حضرت کے اس آخری جملے طرح یہ تیتی رسالہ دستیاب ہوجا تا تو اسے شائع کر دیا جا تا ہیکن حضرت کے اس آخری جملے ہوجاتی ای ہیم ور جا اور امیدی و نا اُمیدی کی لمی جلی کیفیت کے ساتھ اس دُرِ مَلُنُون کی طلب ہوجاتی ای ہیم ور جا اور امیدی و نا اُمیدی کی لمی جلی کیفیت کے ساتھ اس دُرِ مَلُنُون کی طلب و خصیل کی تدبیر یں سوچنے لگا۔ ایک دن اچا تک دل میں سے بات آئی کہ اس انقلاب میں حضرت کا سارا ا نا شر حکومت نے ضبط کر لیا تھا۔ اس لیے ممکن ہے کہ اس ضبطی کے بعد آپ کی کتابیں اور دیگر کا غذات کس سرکاری کتاب خانے میں جمع کر دیے گئے ہوں۔ س موہوم خیال نے دھیرے دھیرے دھیرے جڑ پکڑ لیا اور نا امیدی پر امید کا غلبہ ہوگیا۔ بالآخر اس

خیال کا اظہار اینے لائق صداحتر ام

حضرت شیخ الاسلام قدِّ آ سے متعلق صحیح جالیس احادیث پر م دستیاب مخطوط میں کل ۳۷ احادی بعض جگه سبقت قلمی بھی ہے اس ۔ داللہ اعلم بالضواب۔ مہدی موعود سے متعلق

مهدن وورت سن اور شخیم بھی ہیں۔لیکن میختفررسالہ

ہوگا۔ان کی حکومت پانچ یا سات یا نوبرس ہوگی۔اس بارہ میں میری نظر سے گزری ہیں اور حسن وضعیف بہت زیادہ ہیں۔

بوحاکم ، ابوداؤد، مسلم شریف وغیرہ میں بیردایات موجود نے ہیں کہ اگر قیامت آنے میں صرف ایک دن باتی رہ جائے گا فیروز ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔لہذااس میں میروز ظاہر کرے گا اور قیامت ان کے بعد لائے گا۔لہذااس میں نے مہدی ہونے کا دعوی کیا مگر کسی جومہدی موعود کے متعلق ذکری گئی ہیں۔

خیال کا اظہارا پے لائق صداحر ام اور مشفق و مہربان رفیق بلکہ بزرگ صاجزادہ محرم مولا ناسیدار شدمد نی اعلی اللہ مراج ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ حربین شریفین کے سفر ہیں اہم سرکاری کتب خانوں میں پہ تھا گئا کیں ۔ عین ممکن ہے کہ کہیں یہ گشدہ رسالہ مل جائے ۔ چونکہ مولا نا موصوف کو حضرت شخ قلاس سرّ ہ کے بعض تلا فدہ کے ذریعہ یہ بات پہنی تھی کہ دوران درس حضرت نے اس رسالہ کا تذکرہ فر مایا تھا اس لیے اس تر ایفیا می جس کے وہ سے حقدار ہیں ان میں خود طلب وجبتو کی فکرتھی ، چنا نچہ حب معمول عمرہ و زیارت کے لیے شعبان میں حرمین شریفین حاضر ہوئے تو اہل علم و خبر سے اس سلیلے میں معلومات کی مگر کہیں کوئی سراغ نمل سکا ۔ دوسر سے سال جب پھر جانا ہوا تو مزید معلومات حاصل کیس ۔ وہاں مقیم بعض لوگوں نے نشاندی کی کداگر بیرسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرم مقیم بعض لوگوں نے نشاندی کی کداگر بیرسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرم مقیم بعض لوگوں نے نشاندی کی کداگر بیرسالہ ضائع نہیں ہوا ہے تو اندازہ ہے کہ مکتبہ الحرم بھی کے اور خدا کی قدرت مخطوطات کی مدست میں بیل گیا اور خود شخ الاسلام قدس سرت ف کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ چنا نچاس کا فوٹو لے اس طرح تقریبا پون صدی کی گم نامی کے بعد بینا دروقیتی علمی سرمایہ دوبارہ معرض وجود لیا۔ اس طرح تقریبا پون صدی کی گم نامی کے بعد بینا دروقیتی علمی سرمایہ دوبارہ معرض وجود میں آگیا۔

حضرت شخ الاسلام قدِّسَ بِمرَّ وَ كَمْتُوب سے پنة چلنا ہے كہ بيد ساله امام مهدى اللہ على اللہ

مہدی موجود ہے متعلق بہت ی کتابیں کسی گئی ہیں جن میں بعض نہایت مفصل اور خیم بھی ہیں لیکن میخ تصرر سالہ اس اعتبار سے خاص اہمیت وافادیت کا حامل ہے کہ اس

میں صرف محیح احادیث کوجمع کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں ہے۔ علاوہ ازیں امام ابن خلدون نے اینے مقدمہ میں مہدی موعود سے متعلق وارد احادیث پرجونا قدانہ کام کیا ہے جس سے متاثر ہوکر بہت سے ال علم بھی مہدی موجود کے ظہور کے بارے میں محکریا مترود ہیں۔حضرت مجھے نے علامہ ابن خلدون محکریا مترود ہیں۔حضرت مجھے ہوئے سارے اعتراضات کا اسائے رجال اوراصول محد ثین کی روثنی میں جائزہ لے کر مرل طور پر ثابت کردیا ہے کہان کے بیاعتر اضات درست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں منقول احادیث محیح وکجت ہیں۔اس لیے بیرسالہ بقامت کہتر وبقیمت بہتر کا محیح مصداق ہے احقرنے اپنی بضاعت و ہمت کے مطابق اس نادر و بیشتر بہاعلمی تحفہ کو مفید سے مفید تر بنانے کی پوری کوشش کی ہے۔حضرت شخ الاسلام فرس برا و نے جن کتب حدیث سے احادیث نقل کی ہیں۔ان کی جلندوصفحہ کا حوالہ دید دیا ہے۔اسی طرح رجال سند برحضرت ا نے جہاں جہاں کلام کیا ہے۔اس کا حوالفقل کردیا ہے اور حسب ضرورت بعض رجال پر حفرت کے مخضر کلام کی تفصیل کردی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کردی ہے کہ کن کن ائمہ حدیث نے ان کی تخریخ کی ہے۔ غریب ومشکل الفاظ کی کتب لغت ہے تشريح بھي نقل كردى ہے۔اسى كے ساتھ رسالہ كوكمل تربنانے كى غرض سے بطور تكملة خرييں چندا حادیث صحیحه کا اضافه بھی کیا گیاہے۔ پھراس فیمتی علمی سر مایہ کومفید عام بنانے کی غرض ے تمام مدیثوں کا ترجم بھی کردیا ہے۔ والحمدالله الذی بنعمته تتم الصالحات و صلّى الله على النبي الكريم وعلى جميع اصحابه وبارك وسلّم.

> حبيب الرحمٰن قاسمي خادمُ الندريس دار لعلوم ديوبند

وَالْحَمُدُ لِلَّهِ نَحُمَدُهُ لِللهِ نَحُمَدُهُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ اَنَفُسِ يُسْرُورِ اَنَفُسِ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَمُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَمُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَمُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَمُ اللهِ يَعِيدُ اللهُ الحِيْهِ مَسَيِّدِهُ السَّرِيقِةِ اللهُ الحِيْهُ وَ مَشَايِحِهِ وَلِوَ اللهُ يَعِ وَ مَشَايِحِهِ الْمَوْعُودِ فَا الْمَعْمَوعُودِ فَا الْمَعْمِودِ فَا الْمَعْمَوعُودِ فَا الْمَعْمَوعُودِ فَا الْمَعْمَوعُودِ فَا الْمَعْمَوعُودِ فَا الْمَعْمَوعُودِ فَا المَعْمِعِينَ اللهُ وَالْمُؤْمِودُ وَالمَعْمِعُودُ وَالمَعْمِعُودُ وَالمَعْمِعِينَ وَالمَعْمِعُودُ وَالمَعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمُودُ وَالمُعْمُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالمُعْمُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعِينَا وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمِعُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعْمُودُ وَالْمُعُمُودُ وَالْمُعُمُودُ وَالْمُعُمُودُ وَالْمُعُمُودُ وَالْمُعُمُودُ وَالْمُعُمُودُ وَالْمُعُمُودُ وَالْمُع

(۱)قاضى القضلة عب المتوفى ٨٠٨هـ ولدً فى و الفلسفة والفقه والتان فانتد به ابن الأحمر صا الازهر وتولى قضاء المالك فجاـةفى القاهرة كان العبالية "العبالية" العبالية العبالية العبالية العبالية "العبالية" العبالية ا

#### بسم الله الوحمن الرحيم

﴿ٱلْحَمَٰدُ لِلَّهِ نَحْمَلُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ وَ نَسْتَغْفِرُهُ وَ نُؤْمِنُ بِهِ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهُ وَ نَعُوْذُ بِ اللهِ مِنُ شُرُورٍ اتَّفُسِنَا وَمِنْ سَيَّاتِ اعْـمَـالِنَا مَنُ يَّهُدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلُّ لَه وَمَنُ يُّصْلِلُهُ فَلاَ هَادِيَ لَه وَ نَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبُدُه وَرَسُولُه صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى الِه وَصَحْبِه وَسَلَّمَ، أَمَّا بَعْدُ، فَيَقُولُ أَحْقَرُ طَلَبَةِ الْعُلُومِ الدِّيْنِيَّةِ بِبَلْدَةِ سَيِّدِ الْآنَامِ وَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَى الِهِ ٱلْفُ ٱلْفِ صَلاةٍ وَ تَحِيَّةٍ، اَلرَّاجِيُ عَفُو رَبِّه الصَّمَدِ عَبُدُه الْمَدْعُوُّ بِحُسَيْن اَحْمَدْ غَفَرَلَه وَلِوَالِدَيْهِ وَ مَشَايِخِهِ الرَّءُ وُفُ الْآحَدُ ، إِنَّه قَدْ جَرِىٰ بِبَعُض ٱنْدِيَةِ الْعِلْم ذِكُرُ الْمَهُدِيِّ الْمَوْعُودِ فَانْكُرَ بَعْضُ الْفُضَلاءِ الْكَامِلِيْنَ صِحَّةَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِيْسِهِ فَسَاحُبَبُتُ أَنُ ٱجْمَعَ الْآحَادِيْتُ الصَّحِيْحَةَ فِي هَذَا الْبَابِ وَٱتُرُكَ الْمِحسَانَ وَالضِّعَافَ رَجَاءَ ابْتِفَاعِ النَّاسِ وَ تَبْلِيْغَ مَا اَتَى بِهِ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلامُ وَأَنُ لَّا يَغْتَرُّ النَّاسُ بِكَلام بَعْضِ الْمُصَيِّفِينَ الَّذِيْنَ لَا اِلْمَامَ لَهُمُ بِعِلْم الْحَدِيْثِ كَابُنِ حَلْمُؤُنَ (١) وَغَيْرِه فَإِنَّهُمْ وَإِنْ كَانُوا مِنَ الْمُعْتَمَدِيْنَ

کیا گیا ہے۔ جب کہ دوسری کتابوں میں اس کا التزام نہیں خلدون نے اینے مقدمہ میں مہدی موعودے متعلق وارد ہے جس سے متاثر ہوکر بہت سے اہل علم بھی مبدئ موعود کے متردد میں۔حضرت میں نے علامدابن خلدون کے اٹھائے كااسائے رجال اور اصول محد ثین كى روشى ميں جائزہ لے كر مان کے بیاعتر اضات درست نہیں ہیں اور بلاریب رسالہ میں ں۔اس لیے بیدرسالہ بقامت کہتر وبقیمت بہتر کاصحیح مصداق مت کے مطابق اس نادر و بیشتر بهاعلی تخذ کومفیدے مفیدتر ب\_ حضرت شيخ الاسلام فرس برر ف في جن كتب حديث س علدوصفحه كاحواله دب دياب اى طرح رجال سند يرحضرت ً ہے۔اس کا حوال نقل کر دیا ہے اور حسب ضرورت بعض رجال پر بل کردی ہے۔ بعض احادیث کے بارے میں نشاندہی کردی نےان کی تخریج کی ہے۔ غریب ومشکل الفاظ کی کتب لغت سے سى كے ساتھ درسالد كو كمل تربنانے كى غرض سے بطور تكملية خريس ن کیا گیاہے۔ پھراس فیتی علمی سر مایہ کومفید عام بنانے کی غرض اكروياب والحمدالة الذي بنعمته تتم الصالحات و ريم وعلى جميع اصحابه وبارك وسلّم.

حبيب الرحمن قاسمي

خادم التدريس دار لعلوم ويوبند

<sup>(</sup>١)قاضي القضلة عبدالرحمن بن محمد بن خلدون الاشبيلي الحضرمي المالكي . المتوقى ٨٠٨هـ ولد في تونس سنة ٣٢٤هـ مؤرخ وفيلسوف ورجل سياسي درس المنطق و الفلمسفة والفقه والتاريخ فعينه أبو عنان سلطان تونس والى الكتابة ثم سافر إلى الاندلس فانتـد بـه ابن الأحمر صاحب غرناطة سفيراً إلى ملك قشتاله ثم رحل إلى مصر و درس في الازهر وتولى قضاء المالكية ولم يتزى بزي القضاة محطظا بزي بلاده وعزل و اعيد وتوفي فجلقفي القاهرة كان فصيح المنطق جميل الصورة عاقلا صادق اللهجة طامحا للمراتب العالية اشتهر بكتابه " العبر و ديوان المبتدا والحبر في تاريخ العرب والعجم والبربر" في

فِي التَّارِيُخِ وَامْشَالِه فَلاَ اعْتِدَادَ لَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيْثُ وَقَدُ كُنْتُ اَسْمَعُ قَبُلَ الْحَدُثِ الْمُنْكَارَ مِنْ بَعْضِ الْعُوَامِ اَيْضًا لَكِن لَمْ يَحْمِلْنِي اِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَلَمَّا رَايُتُ فَضَلاءَ الْاَوَانِ وَاتِحَةَ الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُونَ فِيهِ شَمَّرُتُ ذَيْلِي لِهِلَا وَلَحْمَانِ يَتَرَدَّدُونَ فِيهِ شَمَّرُتُ ذَيْلِي لِهِلَا الْمَنِيفِ وَلَمَّ الْاَوَانِ وَاتِحَةً الزَّمَانِ يَتَرَدَّدُونَ فِيهِ شَمَّرُتُ ذَيْلِي لِهِلَا الْمُنِيفِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهُ

سبعة مجلدات اولها المقدمة وهى تعد من اصول علم الاجتماع ومن كتبه" شرح البردة وكتاب في المحساب ورسالة في المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل" ـ وقد طعن ابن خلدون في أحاديث المهدى في مقدمته في الفصل الثاني والحمسين ولكن لا اعتداد بقو له في تصحيح حديث و تضعيفه عند أهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال الشيخ رصمه الله وقال ايضا الشيخ احمد شاكر في تخريجه الأحاديث لمسند الإمام أحمد ج 0 - 1 أما ابن خلدون فقد قضا ماليس به علم واقتحم قحما لم يكن من رجالها (الأعلام للزركلي ج 0 - 1 والمنجد في الأعلام ص 0 - 1)

(۱) ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبى النيسابورى الممعروف بابن البيع على وزن قيم صاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الإكليل وكتاب الممدخل إليه وتاريخ نيسابور و فضائل الشافعي والمستدركي على كتاب الصحيحين وغير ذلك توفي عام ٥٠٣هـ وهو متساهل في الصحيح واتفق الحفاظ على أن تأنيذه البيهقي أشد تحرياً منه، (الرسالة المستطرفة ص ١٩)

اعُتَسَمَّدُتُّ عَلَى اَ فَمَا جَرَحَ فِي حِسا لِعَدَمِ الْإطِّلاَعِ عَ وَاعْتَسَمَّدُتُّ فِي التَّهُذِيْبِ ، هٰذَا وَ

(1) الحافظ شمس اللهبي نسبة الى المستدرك للح إن العلماء لا يعتدو

(٢) الشيخ علاء ا

الشاذلي القادرة ومولده في بره غجرات وسكن الحديث وغير ومختصر كنز العما الجمع بين الحك كبير و صغير وأ

تِذَادَ لَهُمْ فِي عِلْمِ الْحَدِيثُ وَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ قَبُلَ وَالْمَادُ اللّهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَالْمَا الْحِنْ لَمُ يَحْمِلْنِيُ اِنْكَارُهُمْ عَلَى الْجَمْعِ وَالْمِشَةَ الزَّمَانِ يَتَرَدُّدُونَ فِيهِ شَمَّرُتُ ذَيْلِي لِهِذَا كُونُ ذَرِيعَةٌ لِإِزَالَةِ الْاِشْتِبَاهِ عَنْ هَذَا الدِّيْنِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ الْمُنِينِ اللّهَ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ

وهي تعدمن اصول علم الاجتماع ومن كتبه" شرح البردة ألى المنطق وشفاء السائل لتهذيب المسائل" ـ وقد طعن ابن مقدمته في الفصل الثاني والخمسين ولكن لا اعتداد بقوله يفه عند أهل الحديث لأنه ليس من رجال الحديث كما قال يخ احمد شاكر في تخريجه الأحاديث لمسند الإمام أحمد فقد قضا ماليس به علم واقتحم قحما لم يكن من رجالها والمنجد في الأعلام ص 121)

مدالله بن محمد بن حمدوية الحاكم الضبى النيسابورى مصاحب التصانيف التي لم يسبق إلى مثلها كتاب الإكليل خ نيسابور و فضائل الشافعي والمستدرك على كتاب م ٥٠ ٣هـ وهو متساهل في الصحيح واتفق الحفاظ على أن الرسالة المستطرفة ص ٩١)

اعُتَ مَدُتُ عَلَى تَلْخِيُصِ صِحَاحِ الْمُشْتَدُرَكِ لِللَّهْبِيُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى (١) فَمَا جَرَحَ فِي صِحَّتِه تَرَكُتُه وَمَا قَبِلَه اتَيْتُ بِه وَتَرَكُثُ كَثِيرًا مِّنَ الْاَحَادِيْثِ لِعَدَمِ الْإِطِّلاَ عِ عَلْى اَسَانِيهُ لِهَا مِمَّا ذَكْرَهُ صَاحِبُ كُنُزِ الْعُمَّالِ وَغَيْرُه (٢) لِعَدَمِ الْإِطِّلاَ عِ عَلْى اَسَانِيهُ لِهَا مِمَّا ذَكْرَهُ صَاحِبُ كُنُزِ الْعُمَّالِ وَغَيْرُه (٢) وَاعْتَمَدُتُ فِي تَعْدِيلِ الرُّواةِ وَتَوْثِينَةِ هِمْ عَلَى تَهْذِيبِ التَّهْذِيبِ وَخُلاصَةِ التَّهُذِيبِ ، هذَا وَعَلَى اللهِ الْإعْتِمَادُ وَهُوَ حَسبى وَنِعُمَ الْوَكِيلُ ﴾

(۱) المحافظ شمس الدين أبو عبدالله محمد بن أحمد بن عثمان التركماني الفاروقي الأصل المذهبي نسبة الى المذهب كما في التبصير توفي بدمشق سنة ٢٨٨هـ قد لخص الذهبي المستدرك لمحاكم وتعقب كثيراً منه بالضعف والنكارة أو الوضع وقال في بعض كلامه :إن العلماء لا يعتدون بتصحيح الترمذي ولا الحاكم (ايضا ص٢٠).

(۲) الشيخ علاء الدين على الشهير بالمتقى بن حسام الدين عبدالملك بن قاضى خان الشاذلى القادرى الهندى ثم المدنى فالمكى فقيه من علماء الحديث أصله من جو نفور ومولده فى برهانفور من ببلاد الدكن بالهند علت مكانته عند السلطان محمود ملك غجرات وسكن فى المدينة ثم اقام بمكة مدة طويلة و توفى بها سنة 20 هد له مصنفات المحديث وغيره منها كنزالعمال فى سنن الأقوال والأفعال فى ثمانية أجزاء ومختصر كنزالعمال ومنهج العمال فى سنن الأقوال (مخطوطة)

البجمع بين الحكم القرآنية والحديثية (مخطوطة) قال العبدروسي :مؤلفاته نحو مأة ما بين كبير و صغير وقد أفرد عبد القادر بن أحمد الفاكهي مناقبه في تأليف سماه" القول النقي في مناقب المتقى". (الرمالة المستطوفة ص: ٣٩ ا ،الأعلام للزركلي ج٣، ص ٩٠٩.

#### زجمه:

حدوصلوة کے بعد ..... تمام خلوق کے سرداراور تمام خلوق میں سب سے بہتر ستی (ان پراللہ کی کروڑوں رحمتیں ہوں) کے شہر (مدینہ طبید ) کے دین طلباء میں سے سب سے حقیر بندہ جو اینے بے نیاز پروردگاری رحت کا امیدوار نے جے حسین احد کم اجا تا ہے۔ خدائے مشفق ومبریان وحدہ کاشریک اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔عرض رسال ہے کہ بعض مجالس علمید میں مہدئ موعود گا ذکر آیا تو کیچھ ماہرین علم نے مہدی موعود مے متعلق وارد حدیثوں کی صحت سے انکار کیا تو مجھے میہ بات اچھی گئی کہ اس موضوع سے متعلق مر دی حسن وضعیف روانیول سے قطع نظر صحیح حدیثوں کو جمع کردوں تا کہ لوگ اس سے نفع اٹھا ئیں اور رسول اللہ علیہ کے فرمان کی تبلیغ بھی ہوجائے ، نیزان صدیثوں کی جمع وتدوین سے ایک غرض بی بھی ہے کہ بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جا کیں جنصیں علم حدیث ہے لگاؤنہیں ہے جیسے علامہ ابن خَلْدُ وْنُ وغیرہ بید حضرات اگر چیون تاریخ میں معتد ومتند ہیں، لیکن علم حدیث میں ان کے قول کا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے تھی بعض عوام سے مہدی موعود کے بارے میں مروی احادیث کا انکارین رہاتھا، کین عوام کے انکار سے مجھے ان احادیث کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، کیکن جب فضلاء وقت اورعلاء زمانہ کو میں نے اس بارے میں مترود دیکھا تو اللہ تعالی بر بحروسہ کرتے ہوئے اس بلندمقصد کے لیے میں تیار ہو گیا تا کہ رید مین مُنیف سے فیہات کے دور کرنے کا ذرایعہ بن جائے اور چونکہ کچھا حادیث تو ایس بیں جن کی ائمہ حدیث میں سے کسی نہ کسی امام لے ذمددارى لى بادر كھالىنىس بى،لېدا اگر جھكوئى الى مديث لىجىكى صحت كىكى نە کسی معتبرا مام حدیث نے ذمہ داری لی ہے تو میں اسے اس کے رجال ہے تعرض کیے بغیر ذکر

کروں گا اور جوء گا.....هجراگر

اور جورجال صحيميز

تعدیل نے ذکر کیے تساہل کا الزام ہے

کی متدرک برجو

جرح کی ہے میں۔

نے بھی ذکر کیا نے

يں۔جن کوصاحب

تبذيب التهذيب

وی مجھے کا فی ہیر

کے مرداراور تمام کلوق میں سب سے بہتر ہستی (ان پراللہ ر(مدینہ طبیتہ ) کے دینی طلباء میں سے سب سے تقیر بندہ جو اامید وارہے جسے حسین احد کماجا تا ہے۔

ریکاس کی اوراس کے والدین کی مغفرت فرمائے۔ عرض
مہدی موقود گاذکر آیا تو پھے ماہرین علم نے مہدی موقود
سے انکارکیا تو بھے یہ بات انچی گئی کہ اس موضوع سے
تقول سے قطع نظر محج حدیثوں کو جمع کردوں تا کہ لوگ اس
گئی سے فطع نظر محج حدیثوں کو جمع کردوں تا کہ لوگ اس
کے بعض ان مصنفین کے کلام سے لوگ دھوکا نہ کھا جا کیں
ہے جسے علامہ ابن خُلدُ وَن وغیرہ یہ حضرات اگر چنون تاریخ
ہے جسے علامہ ابن خُلدُ وَن وغیرہ یہ حضرات اگر چنون تاریخ
ہے جسے علامہ ابن خُلدُ وَن وغیرہ یہ حضرات اگر چنون تاریخ
ہے جسے علامہ ابن خُلدُ وَن وغیرہ یہ حضرات اگر چنون تاریخ
ہے جسے علامہ ابن کو لکا اعتبار نہیں ہے۔ میں اس سے پہلے
کے جمع کرنے کی رغبت نہیں ہوئی تھی، لیکن جب فضلاء
بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے
بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے
بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے
بارے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے
بار کے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے
بار کے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے
بار کے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے
بار کے میں متردد دیکھا تو اللہ تعالیٰ بر بھروسہ کی تو کی انہ مدیث میں سے کئی نہ کی مام نے
بار کے میں جو کئی ایسی صدیث میں سے کئی نہ کی امام نے
بیں، لہذا اگر جھے کوئی ایسی صدیث میں سے تعرض کے بغیر ذکر

 قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ آبُو عِيسنى مُحَمَّدُ بُنُ عِيْسنى بُنِ سَوْرَةَ التِّرُمَذِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِي جَامِعِه (١)

امام حافظ ابوعیسی محمد بن عینی بن سورت تر مذی رحمه الله اپنی کتاب "جامع تر مذی" میں فرماتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

(١) ..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بُنُ اَسْبَاطِ بُنِ مُحَمَّدِ نِ الْقَرْشِى نَا آبِى نَاسُفْيَانُ النَّوْرِيُّ عَنُ عَلَيْهِ اللهِ وَشِى اللهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ وَسُولُ اللهِ عَنُ عَاصِمِ بُنِ بَهُدَلَةَ عَنُ زِرِ (٢) عَنُ عَبُدِ اللهِ وَضِى اللهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ وَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَذَهَبُ اللهُ نَيَا حَتّى يَمُلِكَ الْعَرَبَ رَجُلَّ مِنْ اَهُلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ اللهُ عَنُهُ مَ اللهُ عَنْهُ مَ اللهُ عَنُهُ مَ اللهُ وَابِي سَعِيْدٍ وَأُمَّ سَلَمَةَ وَآبِي شَعِيْدٍ وَأُمَّ سَلَمَةً وَآبِي هُورَيُورَةً رُضِى اللهُ تَعَالَى عَنُهُمُ اللهَ عَنُ عَلِي وَابِي صَعِيْدٍ وَأُمَّ سَلَمَةً وَآبِي هُمَ هُلَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ (٣) سَلَمَةً وَآبِي هُم اللهُ تَعَالَى عَنُهُمُ اللهُ اللهُ عَنْهُمُ اللهُ اللهُ

عَنْ ذِرِّ عَنْ عَبْدِاللهِ

بَيْتِی يُواطِی اسهٔ

رَضِی اللهُ تَعَالٰی عَنهُ

يَلِی الخ ، هذا حَدِیْداً

یلی الخ ، هذا حَدِیْداً

(۲) .....حضرت عبدالله

فرمایا میر المال بیت

حضرت ابوهریه رضی

حضرت ابوهریه رضی

دن باتی ره جائے گاتو

دن باتی ره جائے گاتو

مهدی ) خلیفه بوجائے

ان دونوں حدیثوں کا ،

ہوناضروری ہے۔اس کہ

(٢)....خَدُّلُنَا عُبُ

<sup>(</sup>۱) محمد بن عيسى بن سورة بن موسى السلمى البوغى الترمذى أبو عيسى توفى سنة 4 سحد من أسمة علماء المحديث وحفاظه من أهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على البخارى وشاركه فى بعض شيوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمى فى آخر عمره وكان يضرب به المثل فى المحقظ مات بـ " ترمذ" و من تصانيفه " الجامع الكبير" السمعروف باسم الترمذى فى المحديث مجلدان والشمائل النبوية والتاريخ والعلل فى المحديث المحديث (الاعلام ج۲، ص۳۲۲)

<sup>(</sup>٢) زر في المغنى زر يكسر زاء وشدة راء.

<sup>(</sup>۳) يواطى أى يوافق ويماثل.

<sup>(</sup>۳) الترمذي ج۲ ص ۳۷.

 <sup>(1)</sup> أيضاً وأخرجه الإ.
 ما جاء في خروج المه
 عند ابن ماجة و الحاك

(٢)....خَدَّثَنَا عَبُدُالُجَبَّارِ بُنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ نَاسُفُيَانُ بُنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ

عَنُ زِرِّ عَنُ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلِي رَجُلٌ مِنُ اَهُل

بَيْتِي يُوَاطِئُ اسمُه اِسْمِي قَالَ عَاصِمٌ وَ حَدَّثَنَا ٱبُو صَالِحٍ عَنُ ٱبِي هُرَيُرةً

رَضِيَ ا للهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوُ لَمُ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوُّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى

(٢) ....حضرت عبدالله بن مسعود رضى الله تعالى عند سے روایت ہے کہ نبی کریم علی الله تعالى عند سے روایت ہے کہ نبی

فر مایا رمیرے اہل بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔

حضرت ابوهرمیه رضی الله تعالی عندے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی

ون باتی رہ جا ہے گا تو اللہ تعالی ای دن کو دراز کر دیں گے یہاں تک کہ وہ حض (لعنی

ان دونوں حدیثوں کا حاصل میہ ہے کہ اس مردالل بیت کا قیامت کے آنے سے پہلے خلیفہ

ہوناضروری ہے۔اس کی خلافت کے بعد ہی قیامت آئے گی۔

يَلِيَ. الخ، هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيتٌ (1)

مهدئ خليفه موجائے۔

يُسلى مُحَمَّدُ بُنُ عِيْسلى بُنِ سَوُرَةَ التِّرُمَذِيُّ رَحِمَهُ

ن مورت تر خدی رحمه الله اپنی کتاب "جامع تر خدی" میں

سُبَاطِ بُنِ مُحَمَّدِ نِ الْقَرُشِيُّ نَا آبِي نَاسُفْيَانُ النَّوْرِيُّ وَرِبُّ اللَّهِ رَبِّ اللَّهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ اللَّهِ مَنْ عَبُدِ اللهِ رَضِي اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ اللَّهِ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهِ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللَّهُ اللللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللللْمُ اللللْمُ اللللْمُ الللللِّهُ اللللللللِّهُ اللللللِلْمُ اللللْمُ الللللَّهُ الللللِللللِمُ اللللْمُ الل

سورة بن موسى السلمى البوغى الترمذى أبو عيسى توفى سنة محديث وحفاظه من أهل ترمذ (على نهر جيحون) تلمذ على يوخه وقام برحلات إلى خراسان والعراق والحجاز وعمى فى مثل فى الحفظ مات بـ" ترمذ" و من تصانيفه " الجامع الكبير" فى الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتاريخ والعلل فى الحديث مجلدان والشمائل النبوية والتاريخ والعلل فى عوشدة راء.

<sup>(</sup>١) أيضاً وأخرجه الإمام أبو داؤد في سننه وسكت عنه و الحافظ أبو بكر البيهقي في باب ما جاء في خروج المهدى و له شاهد صحيح عن على عند أبى داؤد وعن أبى سعيد الخدرى عند ابن ماجة و الحاكم و أحمد.

وَ قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بُنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى.

(٣)..... حَدَّ اللهِ مُحَمَّدُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ المَالِكِ العَامِرِي عَن يُوسُفَ اللهِ اللهُ عَمُو اذَا وَلَهُ اللهِ اللهُ عَمُو اللهِ الْمَلِكِ العَامِرِي عَن يُوسُفَ اللهِ اللهُ عَمُو اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَلَى عَبُدُ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُودُ لِهِ اللهُ اللهِ عَنى الْكُفَية عَنى اللهُ عَنْهَ اللهِ عَدَّةَ وَ لا عِدَّةً يُبُعَثُ اللهِ اللهِ عَيْسَى اللهُ عَنى اللهُ عَنَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيعُودُ لِهِ اللهِ اللهِ عَنى اللهُ اللهِ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَنَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهِ اللهُ ال

رسول خدا علی نے ا شوکت وحشمت اوراف کے لئے ایک لشکر (مکا درمیان)ایک چیٹیل مب حضرت عا

(۳).....عفرت ام ا

عذاب ہے محفوظ نہ

قیامت کے دن سب

<sup>(</sup>۱) قال الدار قطنی هی عائشة (شرح صحیح مسلم للامام للنووی ج ۲ ،ص ۳۸۸)

 <sup>(</sup>۲) منعة بفتح النون وكسرها اى ليس لهم من يحمدهم و يمنعهم
 (۳) البيداء كل أرض لمعاء لا شتى بها

<sup>(</sup>٣) عبث قيل معناه اضطرب بجسمه وقيل حرك اطرافه كمن ياخذ شيئا أو ينفعه

<sup>(</sup>٥) المستبصر فهو المستبين لذالك القاصد له عمداً.

<sup>(</sup>٢) مسلم ج٢، ص٣٨٨ و قد ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أمّ سلمة.

لُ الْحُجَّةُ اَبُو الْحُسَيْنِ مُسُلِمُ بُنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ

بْنُ حَاتَمِ بْنِ مَيْمُوْ نِ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ صَا لِحِ نَا عُبَيْدُ اللهِ أُنْيُسَةَ عَنُ عَبُدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنُ يُوسُفَ ابُن ، عَبْدُ اللهِ بُنُ صَفُوَانَ عَنُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ (١) رَضِيَ اللهُ ىَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَعُونُذُ بِهِلْذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ وَلَا عَدَدٌ وَ لَا عِدَّةٌ يُبُعَثُ إِلَيْهِمُ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا ا ، خُسِفَ بِهِـمُ. قَـالَ يُوسُفُ وَ اَهُلُ الشَّـامِ يَـوُمَئِذِ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفُوَانَ اَمُ واللهِ مَا هُوَ بِهِلْذَا الْجَيُشُ وَ فِي الشَّهَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتُ عَبَتَ (٣) رَسُولُ مَ فِي مَنَامِه فَقُلُنَا يَارَسُولَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ا مِكَ لَمُ تَكُنُ تَفْعَلُه فَقَالَ ٱلْعَجَبُ إِنَّ نَاساً مِنُ أُمَّتِي قَدُ لَجَأُ بِالْبَيْتِ حَتّى إِذَا كَانُوا بِا لْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمُ لِّرِيْقَ قَدُ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمُ فِيُهِمُ الْمُسْتَبُصِرُ (۵) يُل يَهُلِكُونَ مَهُلَكًا وَاحِدًا وَ يَصُدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى الخ (۲)

د ذكر مسلم الحديث قبل هذه الرواية من رواية أمّ سلمة.

سة (شرح صحيح مسلم للامام للنووي ج ٢ ،ص ٣٨٨) اى ليس لهم من يحمدهم و يمنعهم

جسمه وقيل حرك اطرافه كمن ياخذ شينا أو ينقعه لذالك القاصد له عمداً.

(٣).....حضرت ام المؤمنين (يعني عائشه صديقه رضي الله تعالى عنها )روايت كرتي بي كه رسول خدا عَلِيْكَ نے فرمایا۔ زمانة قریب میں مکم عظمہ کے اندرایک قوم پناه گزیں ہوگی جو شوکت وحشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی ۔اس سے جنگ کے لئے ایک شکر (ملک شام سے ) چلے گا۔ یہاں تک کہ پیشکر جب ( مکہ و مدینہ کے درمیان )ایک چیش میدان میں پنجے گاتوای جگدز مین میں دھنسادیا جائے گا۔

حضرت عاکشه صدیقه رضی الله عنها سے ایک دوسری روایت میں یول مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ عظی کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حركت بوكى توجم نے عرض كيا يارسول الله علي ا آج نينديس آپ علي ا سے ایما کام ہوا ہے جے آپ علی نے (اس سے پہلے ) بھی نہیں کیا ؟اس سوال کے جواب میں آپ علیہ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ تعبة الله میں بناہ گزیں ایک قریثی (لین مہدیؓ) سے جنگ کے ارادے سے میری امت کے پچھلوگ آئیں گے اور جب مقام بیداء (لینی کمہ و مدینہ کے درمیان واقع چیٹیل بیابان ) میں پینچیں گے تو زمین میں دهنسادیے جائیں گے۔ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ عظیمہ ان میں توبہت ہے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جواتفا قاراستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو اُٹھیں کس جرم میں وصنایاجائے گا) آپ علی نے نفر مایال ان میں کھے باراد و جنگ آنے والے ہوں کے ، کچھ مجبور ہوں گے (لینی زبردی انھیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھراہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اسم خصے دھنسادیے جائیں گے۔البتہ قیامت میں ان کا حشران کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔مطلب بیہ ہے کہ نزول عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب ہے محفوظ نہیں ہوں گے، بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے،البتہ قیامت کےدنسب کےساتھ معاملہ ان کی نیت عمل کےمطابق ہوگا۔

(٣) ..... حَدَّلَنَا زُهَيُرُ بُنُ حَرُ بٍ وَ عَلِى بُنُ حُبُو وَ اللَّفُظُ لِزُهَيْرِ قَالَا نَا السَّمَاعِيُلُ بُنُ إِبُرَاهِيْمَ عَنِ الْجَوِيْرِيِّ عَنْ اَبِى نَصُوةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بُنِ عَبُدِ اللهِ رَضِى اللهُ عَنْهُ مَا فَقَالَ يُوضِكُ اَهُلُ الشَّامِ اَنْ لاَ يُجَبَى النَّهِمُ عَبُدِ اللهِ رَضِى اللهُ عَنْهُ مَا فَقَالَ يُوضِكُ اَهُلُ الشَّامِ اَنْ لاَ يُجَبَى النَّهِمُ وَيُسَارٌ وَلا مُدى (1) قُلْنَا مِنْ اَيُنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هَنِيَّةً فِي اللهُ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِى احْرِ أُمَّتِى خَلِيفَةً ثُمَم قَالَ وَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِى احْرِ أُمَّتِى خَلِيفَةً تُمَم قَالَ وَاللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِى احْرِ أُمِّتِى خَلِيفَةً تَحَلَّم وَلا يَعُدُه عَدًا قَالَ قُلْتُ لِابِي نَصُرَةً وَابِى الْعَلاَءِ أَتَى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَمْدُ بُنُ عَبُدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَا لَا الخ (٣)

(٣) .....ابونظر ہتا بھی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں سے کہ انھوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہل شام کے پاس ندوینارلائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عضد نے فرمایا رومیوں کی طرف سے ۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا! رسول اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔ میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مُہدی) جو مال پ جر بھر دے گا وراسے شار نہیں کرے گا۔

اس مدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپ شخ ) ابونفر ہ اور ابوالعلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حفرات عمر بن عدیث پاک میں فدکور خلیفہ حفرت عمر بن عبدالعزیر ہیں؟ تو ان دونوں حفرات نے فرمایانہیں بی خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیر ؒ کے علاوہ ہوں گے۔

قُلْتُ وَلا أَ ذِكُو الْمَهُدِيِّ اَنَّ الْا ذَالِكَ الرَّجُلَ الْعَ يَحُفِى الْمَالَ حَثْيًا يَحُفَى عَلَى مَنُ لَه نَوُ يَحُفى عَلَى مَنُ لَه نَوُ مديثوں ميں صاف طود عرضا ديا جائے گا اك

مجرکے مال عطا کرنے و

خليفة مهدئ كي طرف وا

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ

رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي

( 1 ) الحافظ الحجة ما إمام أهـل الـحـديـث فـ مـنة 2 2 4 هـ ، له السنن فـ

الفرو يين بخط اندلسي

الاعلام ج٣، ص ١٢٢

٠ (١) مدى مكيال في الشام رمصر يسع ٩ ١ صاعاً.

<sup>(</sup>٢) يحثى حثيا وحثوا هو الحفن باليدين.

<sup>(</sup>٣) مسلم ج ٢، ص ٣٩٥ و قال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي سعيد الخلري نحوه.

قُلُتُ وَلَا يُقُلِقُكَ أَنَّكَ لَا تَجِدُ فِي شَيْتِي مِّنُ هَالِهِ الرِّوَايَاتِ

ذِكُرَ الْمَهُ لِيِّ أَنَّ الْاَحَادِيْتَ الصَّحِيْحَةَ الَّتِي سَيَاتِي ذِكْرُهَا تُصَرِّحُ أَنَّ

ذَالِكَ الرَّجُلَ الْعَائِذَ بِالْبَيْتِ إِنَّمَا هُوَ الْمَهُدِئُ وَكَذَالِكَ الْخَلِيْفَةُ الَّذِي

يَحُثِى الْمَالَ حَثْيًا هُوَ الْمَهْدِئُ وَ أَنَّ الْاَحَادِيْتُ يُفَسِّرُ بَعُضُهَا بَعُضًا كَمَالًا

﴿ ﴿ عبيه ﴾ او پر خدکوران احاديث ميں اگر چه صراحنا خليفه مهدي کا ذکرنہيں ہے ليکن ديگر مجيح

صديون مين صاف طور ير فركور ب كركعية الله مين بناه لينے والے خليف مهدي جي مول

محجن سے جنگ کے لئے سفیانی کالشکرشام سے چلے گا اور جب مقام بیداء میں پنچے گا

تودهنسادیاجائ گا ای طرح سیح احادیث میں بی تصریح موجود ہے کہ بغیر شار کے لپ بھر

بمرك مال عطاكرنے والے خليفة مهدي بي اس لئے بلاريب ان ندكورہ حديثوں ميں

وَقَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ آبُودُاوُدَ سُلَيْمَانُ (١) بُنُ الْاَشْعَثِ السَّجِسُتَانِي

ظیفهٔ مهدی کی طرف واضح اشاره ہے اور بیرحدیثیں انہی معلق ہیں۔

رَحِمَةُ اللهُ تَعَالَى فِي سُنَنِه.

يَخُفَى عَلَى مَنُ لَه نَوُعُ الْمَامِ بِالْحَدِيْثِ وَاللهُ ٱعْلَمُ .

بُنُ حَرُ بِ وَ عَلِى بُنُ حُجُو وَ اللَّفُظُ لِزُهَيْ قَالَا نَا الْمَخُو لِوَ اللَّفُظُ لِزُهَيْ قَالَا نَا الْمَجَوِ اللَّفُظُ لِزُهَيْ قَالَا نَا الْمَجَوِ اللَّهُ الْمَثَامِ الْكَاعِنَدَ جَابِو بُنِ الْمُجَمَّا فَقَالَ يُونِيكُ اهْلُ الشَّامِ اَنُ لَا يُجَبَى اللَّهِمُ اللَّهُ مِنْ أَيْنَ إِلَيْهِمُ اللَّهُ مَنَا اللَّهُ مَنَّكَ هَنِيَةً اللَّهُ مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومُ ثُمَّ سَكَتَ هَنِيَةً اللَّهُ مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومُ ثُمَّ سَكَتَ هَنِيَةً اللَّهُ مَالِكُ مَنْ الْحِو الْمَتِي خَلِيْفَةً لِلْهُ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي الْحِو الْمَتِي خَلِيْفَةً لِيَا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًا قَالَ قُلْتُ لِلَابِي نَصْرَةً وَابِي الْعَلاَءِ أَلَى الْعَلاَءِ أَلَى الْعَلاَءِ أَلَى اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ (٣)

کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں ہے ہے وہ وہ قت جب اہل شام کے پاس نددینارلائے جاسکیں گے بہندش کن لوگوں کی جانب ہے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ است کی تھوڑی دیر خاموش رہ کر فر مایا! رسول اللہ علیہ کا مت میں ایک خلیفہ ہوگا ( بعنی خلیفہ مُہدی) جو مال لپ جر بھر مربع

ی کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شخ ) ابونظر ہ اور ابوالعلاء سے ت کی رائے میں حدیث پاک میں ندکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیر اللہ کے حضرات نے فرمایانہیں بہ خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیر اللہ کے

(۱) الحافظ الحجة سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير الأزدى السجستاني أبو داؤد إصام أهل الحديث في زمانه ،أصله من سجستان رحل رحلة كبيرة وتوفى بالبصرة منة ٢٤٥ه م ١٠٠٠ه م ديثاً انتخبها من منة ٢٤٥ه م له السنن في جزئين وهو أحد الكتب الستة جمع فيه ٥٠٠٠ حديثاً انتخبها من ٥٠٠٠ مديثا وله المراسيل الصغيرة في الحديث وكتاب الزهد. مخطوطة في خزانة الفرو يين بخط اندلسي والبعث والنشور مخطوطة رسالة و تسمية الاخوة مخطوطة رسالة: الاعلام ج٣٠ ص ١٢٢ ا

صريسع ١٩ صاعاً.

فن باليدين. قال مسلم بعد هذه الرواية عن أبي معيد الخدرى نحوه.

(٥)..... حَـدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَنَّ عُمَرَ بُنَ عُبِيلٍ حَدَّثَهُمْ حَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ الْعَلاءِ نَا ٱبُوُ بَكُمْ يَعُنى ابْنَ عِيَاشَ حَ وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيِيٰ عَنُ سُفْيَانَ حَ وَ ثَنَا آحُـمَـدُ بُنُ ابُـوَاهِيْـمَ قَالَ نَا عُبَيْـدُ اللهُ بُنُ مُـوُسِى آنَا زَائِدَةُ حَ ثَنَا آحُمَدُ بُنُ ابْرَاهِيمَ ثَنى عُبَيْدُ الله بْنُ مُوسى عَنُ فِطْرِالْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنُ عَاصِمٍ عَنُ زِرِّ عَنُ عَبُدِ اللهِ رَضِى اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوُ لَمُ يَبْق مِنَ اللَّهُنِّيا إِلَّا يَوُمَّ قَالَ زَائِدَةُ لَطَوَّلَ اللهُ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ حَتَّىٰ يَبُعَثَ رَجُلاً مِنِيّ اَوُمِنُ اَهُ لِ اَيُتِى يُوَاطِى اسْمُه اِسْمِى وَاسْمُ اَبِيْهِ بِاسْمِ اَبِى زَادَ فِى حَدِيْثِ فِطُرٍ يَسمُلًا الْاَرُضَ قِسُطًا وَ عَدُلاً كَمَا مُلِثَتُ ظُلُمًا وَ جَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيْثِ سُفُيَانَ لاَ تَذُهَبُ أَوْلَا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمُلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنُ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِى اسْمُه اِسْمِى قَالَ اَبُوْ دَاؤَدَ لَفُظُ عَمْرِو وَابِي بَكْرِ بِمَعْنَىٰ سُفْيَانَ (١) (۵).....حفرت عبدالله بن مسعودرض الله تعالى عنه بروايت ب كه بي كريم علي في في فرمایا اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی بچے گاتو الله تعالی ای دن کو دراز فرما دیں گے تا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا فرمائیں جس کا نام اور ولدیت میرے نام اور ولدیت کےمطابق ہوگی۔وہ زمین کوعدل وانصاف ہے بھردے گا۔ (یعنی پوری دنیا میں عدل و انصاف ہی کی حکمرانی ہوگی )جس طرح وہ (اس سے پہلے )ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی۔ قُلُتُ مَدَارُ هَلَاهِ الرِّوَايَةِ عَلَى عَاصِمِ (٢) بُنِ بَهْدَلَةَ الْمَعُرُوفِ بِابْنِ أَبِي

مَقُرُونًا وَالْاَرْبَعَةُ وَ وَاصَّاذِرٌ فَهُوابُنُ حُبَيُ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَ الْحَدِيْث صَحِيْحُ وَ مَانَصُهُ وَالْحَدِيْثُ الْمُفَ عَبْدِ اللهِ كُلّهَا صَحِيُ الْكِتَابِ بِالْاحْتِجَاجِ الْكُشلِمِيُنَ (١) الْمُسْلِمِيُنَ (١)

الْقَاسِمِ بُنِ اَبِيُ بَزَّةَ عَ

اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ لُوُ

يَمُلَّا هَا عَذُلًا كَمَا مُلِثَ

السَّجُودِ اَحَدِ الْقُرّاءِ

(۱) المستدرك كتاب الفاعنه المستدرك كتاب الفاعنه ابو داؤد و المنذرى وابر الترمندى كسما مرّ وابين المشواهده والله أعلم . (۲) سنن أبى داؤد ج۲، ص

<sup>(</sup>١) سنن ابي داؤد اول كتاب المهدى ج٢، ص٥٨٨.

 <sup>(</sup>۲) عاصم بن بهدله راجع تهذیب التهذیب ج۵ ،ص۳۵ وخلاصة التذهیب ص ۱ ۸ ۱ وزربن حبیش تهذیب التهذیب ج ۳، ص ۲۷۷.

أَنَّ عُمَرَ بُنَ عُبِيْدٍ حَدَّثَهُمْ حَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بُنُ الْعَلاءِ لِمَنَ عَيَاشَ حَ وَثَنَا مُسَدَّدٌ نَا يَحْيَىٰ عَنُ سُفُيَانَ حَ وَ ثَنَا قَىالَ نَا عُبَيْدُ اللهِ بُنُ مُوسَى آنَا زَائِدَةُ حَ ثَنَا ٱحْمَدُ بُنُ أَنُ مُؤسلى عَنُ فِطُرِالْمَعْنَى كُلُّهُمْ عَنُ عَاصِمٍ عَنُ زِرٍّ عَنُ عَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوُ لَمْ يَبْقَ لَ زَائِدَةً لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّىٰ يَبُعَثَ رَجُلاً مِنِيّ طِي اسْسَهُه اِسْمِي وَاسْمُ اَبِيُهِ بِاسْمِ اَبِي زَادَ فِي حَدِيْثِ طًا وَ عَدُلاً كُمَا مُلِئَتُ ظُلُمًا وَ جَوْرًا وَقَالَ فِي حَدِيْثِ تُنْقَضِى الدُّنْيَا حَتَّى يَمُلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌّ مِّنُ اَهُلِ بَيُتِيُ لَ أَبُو ' دَاوُدَ لَفُظُ عَمُرِو وَ آبِي بَكُر بِمَعْني سُفْيَانَ (١) ن مسعود رضی الله تعالی عند بروایت ب که نبی کریم علی الله نے ون باقى يج كاتو الله تعالى اى دن كودراز فرماديس كتاكه فض كوپيدا فرمائيس جس كانام اورولديت ميرے نام اورولديت ن كوعدل وانساف سے بحردے گا۔ (يعني بوري دينا ميں عدل و ) جس طرح وہ (اس سے پہلے )ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی۔ وْايَةِ عَلَى عَاصِمِ (٢) بُنِ بَهُدَلَةَ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ ابِي

ب المهدى ج٢ ، ص٥٨٨ .

نهذيب التهديب ج٥ ،ص٣٥ وخلاصة التذهيب ص ١٨١

یب ج ۳، ص۲۷۷.

النَّجُودِ آحَدِ الْقُرّاءِ السّبُعَةِ آخُرَجَ لَهُ الْبُخَادِى وَمُسْلِمٌ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالَى مَقُرُونًا وَالْاَرْبَعَةُ، وَقَقَه آحُمَدُ وَالْعِجُلِى وَ يَعْقُوبُ بُنُ سُفْيَانَ وَابُوزُرُعَةَ وَامَّاذِرِّ فَهُ وابُنُ حُبَيْشِ الْاَسَدِى الْكُوفِي آخُرَجَ لَه السِّتَّةُ وَامَّا عَبُدُ الله بُنُ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْ السّصَحَابِى الْمُقْقِيةُ الْمَعْرُوفُ فَعُلِمَ مِمَّا ذُكِرَ انَّ مَسْعُودٍ رَضِى اللهُ عَنْ السَّحَابِى الْمُقَيِّةُ الْمَعْرُوفُ فَعُلِمَ مِمَّا ذُكِرَ انَّ الْمَحْدِيث صَحِيع عَلَى شَرْطِهِمَا قَالَ ابُو عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمُ فِى مُسْتَدُرَكِهِ اللهِ الْحَلِيث صَحِيع عَلَى شَرْطِهِمَا قَالَ ابُو عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمُ فِى مُسْتَدُرَكِهِ مَانَصُهُ وَالْحَدِيثُ اللهَفَسَرُ بِلْإِلَى الطَّوِيْقِ وَ طُرُقِ حَدِيثِ عَاصِم عَنْ ذِرِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْحَدِيث عَاصِم عَنْ ذِرٍ عَنُ عَبْدِ اللهِ كُلَها صَحِيع حَدِيث عَلَى مَا اَصَّلَتُه فِى هَلَا عَبْدِ اللهِ الْحَدِيث عَاصِم عَنْ ذِرٍ عَنُ عَلَى الشَّهُ وَالْحَدِيث اللهُ الْحَدِيث عَاصِم عَنْ ذِرٍ عَنُ عَلَى مَا اَصَّلَتُه فِى هَلَا اللهُ كُلَها صَحِيد حَدِي إِلَيْ اللهِ اللهِ الْحَدِيث عَاصِم عَنْ ذِرٍ عَنُ اللهُ اللهِ حَدِيث عَاصِم عَنْ ذِرٍ عَنُ اللهُ الْحَدِيث عَاصِم عَنْ ذِرٍ عَنُ اللهُ الْحَدِيث اللهُ الْحَدِيث اللهُ اللهِ عَلَى مَا اَصَّلَتُه فِى هَلَا اللهُ الْحَدِيث عَالَى مَا اَصَّلَتُه فِى اللهُ الْمُعَلِي اللهُ الْحَدِيث اللهُ الْحَدِيث عَلَى مَا اَصَلَام مِنْ اللهُ الْمُعَلِي اللهُ الْحَدِيث اللهُ الْحَدِيث عَلَى مَا اللهُ الْحَدِيث اللهِ اللهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْحَدِيث عَلَى مَا اَصَلَام اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ الْمُعَلِي اللهُ الْحَدِيثِ عَلَى اللهُ الْحَدِيث اللهِ اللهُ الْمُقَالِم اللهُ اللهُ اللهُ الْحَدِيثُ اللهُ اللهُ اللهُ الْصَلْمُ اللهُ الْمُعْرِقُ الْمَالِم اللهُ ال

(٢) --- حَدَّفَ عَا عُشَمَا عُشَمَا نُهُ بُنُ آبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَصْلُ بُنُ دُكَيْنٍ حَدَّفَ نَا فِطُرِّ عَنِ اللَّهَ عَنْ اللَّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ وَجَلاً مِنْ اللَّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ وَجَلاً مِنْ اللَّهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ وَجَلاً مِنْ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ وَحَدَّا اللهُ وَمَا اللهُ عَلَى اللهُ وَحَدًا اللهُ وَمَا اللهُ وَمَا اللهُ وَحَدًا اللهُ وَمَا عَلَى لَا عَلَى اللهُ وَمَا اللهُ وَمَا اللهُ وَمَا اللهُ وَمَا عَلَى اللهُ وَمَا مَلِقَتُ جَوْرًا اللهِ وَمَا إِلَيْ اللهُ وَاللَّهُ وَاللَّا لَهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّا اللهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّلَهُ وَاللَّهُ وَاللَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَالْمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللّهُ وَاللَّهُ وَاللَّالِمُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللَّهُ الللّهُ اللّهُ وَاللَّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ ال

<sup>(</sup>۱) المستدرك كتاب الفتن والملاحم ج۲ ، ص۵۵ و وقال صاحب عون المعبود سكت عنه ابو داؤد و المنذرى وابن القيم وله مشاهد صحيح من حديث على عند أبى داؤد و رواه التسرمنذي كنما مر وابن ماجة وأحمد من حديث أبى سعيد الحدرى الحديث صحيح بشواهده والله أعلم.

<sup>(</sup>۲)سنن أبي داؤد ج۲،ص۵۸۸.

(۲) ..... حضرت على رضى الله عنه نبى كريم الله كارشاد قال كرتے بيں كدا كرز مانه سے ايك بي حالي الله عنه نبى كريم الله كارشاد قال مير سے اللہ بيت بيس سے ايك شخص كو بي كاجو زمين كو عدل وانصاف سے معمور كرد سے كاجس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بحرى ہوگا۔ ايضا

اَقُولُ اَمَّا عُلْمَانُ بُنُ اَبِى شَيْبَةَ فَهُوَ عُلْمَانُ بُنُ مُحَمَّدِ بُنِ اَبِى شَيْبَةَ اِبْرَاهِيمُ بُنُ عُلْمَانَ الْعَبَسِى اَبُولُوهُ الْعَلَامِ الْحُرَجَ لَه الشَّيْحَا نِ عُلْمَانَ الْعَبَسِى اَبُولُولُ وَابُنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ فِقَةٌ اَمِيْنٌ (1) وَامَّا الْفَصُلُ بُنُ وَابُنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ فِقَةٌ اَمِيْنٌ (1) وَامَّا الْفَصُلُ بُنُ وَكَيْنِ فَهُوَ عَمُولُ بِنُ حَمَّادِ بِنِ الزَّهِيْرِ التَّيْمِى مَولُلَى الِ طَلْحَةَ ابُونُعَيْمِ وَكَيْنِ فَهُو عَمُولُ بِنُ حَمَّادِ بِنِ الزَّهِيْرِ التَّيْمِى مَولُلَى الِ طَلْحَةَ ابُونُعَيْمِ النَّيْمِى مَولُلَى الْ طَلْحَةَ الْمُعْرَوقِ مَى الْمُحَولُ الْحَمَافِطُ الْعَالِمُ قَالَ احْمَدُ ثِقَةً يَقُطُانٌ عَارِ فَ الْمُحُولُ الْحَدِينِ فَعَلَى اللهُ الْعَيْمِ كَانَ عَايَةً فِى الْمَحْدِينِ وَقَالَ الْفَسُولِ مُ الْمُحَادِئَا عَلَى اَنَّ اللهَ لَعَيْمِ كَانَ عَايَةً فِى الْمُدَودُ وَمِى الْمُعْرَوقِ مَنْ الْمُ الْمُولُولُ الْمُعْرَالُ اللّهُ الْمُعَلِينَ الْمُعْرَالُ اللّهُ الْمُعَالِمُ اللّهُ الْمُعَلِي الْمُعْرِقِ الْمُعَلِمُ اللّهُ الْمُعْرَالُ اللّهُ الْمُعْرِقُ وَالْمُ اللّهُ الْقُولُ اللّهُ اللّهُ الْمُعَلِمُ الْمُعْرَالُ وَلَا الْمُعْرِقُ وَالْمُولُولُ الْمُعْلِمُ الْمُعْرَالُ وَلَا الْمُولُولُ الْمُعْرِقُ الْمُولُ الْمُعْرِقُ الْمُعْلِى الْمُعْلِمُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرَالُ وَلَالُهُ وَلَا الْمُعْرِقُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرِقُ الْمُعْلِمُ الْمُعْمُولُ الْمُعْرِقُ الْمُعْلِى الْمُعْلِمُ الْمُعْرُولُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرُولُ الْمُعْمِلُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرِقُ الْمُعْرِقُ الْمُعْلِمُ الْمُعْرُولُ الْمُعْلِمُ الْمُعْرُولُ الْمُعْلِمُ الْمُعْرِقُ الْمُعْلَمُ الْمُعْلِمُ الْمُعِلَى الْمُعْلُولُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْلِمُ الْمُعْل

وَكَّفَه اَحْمَدُ وَالْهُ اَبُو الطُّفَيُٰلِ فَهُ وَفَاتُناعَلَى الْإِهُ عَلَى شَرُطِ الْبُخَا

(2) ..... حَدِّقُنَااً \* الْحَسَنُ بُنُ عُمَرَ عَنُ أُمَّ سَلَمَةً رَه

وَسَـكُمَ يَقُولُ الْمَهُ وَسَـمِـعُـتُ ابَسَا الْ

فارس اسلم على يد ال التفسير من مجاهد أ-القاسم وذكر البخارى ۲۷۸ وخلاصة تذهيب

(١) القاستهين أبي بز

(٢) وفي مشكوة المص

(<sup>44</sup>) عترتي قال الخطام العددة

(۳) سنن أبي داؤد أول

<sup>(</sup>۱) عشمان بن أبى شيبة روى عنه الجماعة سوى الترمذى و سوى النسائى ، فروى فى " اليوم والمليلة "عن زكريا بن يحى السجزى عنه و مسند على عن ابى بكر المروزى عنه ـ تهذيب التهذيب ج ٤٠ ص ١٣٥ هـ ومات سنة ١١٨ هـ روى عنه المتخارى فاكثر راجع تهذيب التهذيب ج ٨، ص ٢٣٣ و خلاصة تذهيب ص ٢٠٨ - فطر بن خليفة القرشى المنخزومى مولاهم ابو بكر الخياط الكوفى قال العجلى كوفى ثقة حسن خليفة القرشى المنخزومى مولاهم ابو بكر الخياط الكوفى قال العجلى كوفى ثقة حسن المحديث وكان فيه تشيع قليل و قال النسائى بأس به وقال فى موضع آخر ثقة، حافظ، كيس مات سنة ١٥٣ هـ روى له المبخارى مقرونا وقال ابن سعدكان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وكان لا يدع أحداً يكتب عنه وكان أحمد بن حنبل يقول هو خشبى مفرط رأى من المخشبية فرقة من المجهمية) قال الساجى وكان يقدم علياً على عثمان وقال السعدى زائغ غير ثقة وقال الدارقطنى فطر زائغ ولم يحتج به المخارى وقال عدى له احاديث صالحة عند الكوفيين وهو متماسك وارجو انه لاباس به تهذيب التهذيب ج ٨، ص ٢٠٠٠ وخلاصة تذهيب ص ١ ٣٠٠.

الله عنه نی کریم الله کاار شافقل کرتے ہیں که اگرزماند سے ایک جب کی الله تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو جیسے گاجو سے معمور کردے گا جس طرح وہ (اس سے قبل) ظلم سے بحری

آبِي شَيْبَةَ فَهُوَ عُثْمَانُ بُنُ مُحَمَّدِ بُنِ آبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بُنُ كَسَنِ الْكُوفِيُ اَلْحَافِظُ اَحَدُ الْاعْلامِ اَخُرَجَ لَه الشَّيْخَانِ وَالْمُنُ مَاجَةَ قَالَ ابْنُ مَعِيْنِ ثِقَةً آمِيْنَ (١) وَامَّا الْفَصْلُ بُنُ بُنُ حَمَّادِ بُنِ الزَّهَيْرِ التَّيْمِيُّ مَوْلَى الْ طَلْحَةَ اَبُونُعَيْمِ بُنُ حَمَّد ثِقَةٌ يَقُظَانٌ عَارِ قَ الْاَحْمَدُ ثِقَةٌ يَقُظَانٌ عَارِ قَ الْمُسَوِّى اَجْمَعَ اصْحَابُنَا عَلَى اَنَّ اَبَا نُعَيْمٍ كَانَ غَايَةً فِى الْسَتَّةُ، وَامَّا فِطُرُ فَهُو ابْنُ خَلِيْفَةَ الْقَرَشِيُّ الْمَخْزُومِيُّ ابُولُ السَّتَّةُ، وَامَّا فِطُرُ فَهُو ابْنُ خَلِيْفَةَ الْقَرَشِيُّ الْمَخْزُومِيُّ ابُولُ السَّتَّةُ، وَامَّا فِطُرُ فَهُو ابْنُ خَلِيْفَةَ الْقَرَشِيُّ الْمَخْزُومِيُّ ابُولُ الْمَحْزُومِيُّ الْمُنْ الْمَحْزُومِيُّ الْمُ

روى عنه الجماعة سوى الترمذى و سوى النساتى ، فروى فى "اليوم يحى السجزى عنه و مسند على عن ابى بكر المروزى عنه ـ تهذيب ١١ ـ الفضل بن دكين ولد سنة ١١ هـ ومات سنة ١٨ هـ روى عنه بليب التهذيب ج٨، ص٣٣ و وخلاصة تذهيب ص ٢٠٨ ـ فطر بن يخزومى مولاهم ابو بكر الخياط الكوفى قال العجلى كوفى ثقة حسن يع قليل و قال النسائى بأس به وقال فى موضع آخر ثقة، حافظ، كيس يله البخارى مقرونا وقال ابن سعدكان ثقة ان شاء الله ومن الناس من أحداً يكتب عنه وكان أحمد بن حنبل يقول هو خشبى مفوط (أى من أجداً يكتب عنه وكان أحمد بن حنبل يقول هو خشبى مفوط (أى من فطر زائغ ولم يحتج به البخارى وقال على عثمان وقال السعدى زائغ في فطر زائغ ولم يحتج به البخارى وقال على عثمان وقال السعدى زائغ من فطر وارجو انه لاباس به تهذيب التهذيب ج٨، ص ٢٠٠٠ وخلاصة

وَثَّقَه اَحْمَدُ وَابُنُ مَعِيْنٍ وَالْعِجُلِى وَابُنُ سَعُدٍ. اَمَّا الْقَاسِمُ بُنُ اَبِى بَزَّةَ (١) فَهُو اَبُو السَّطُفَيُ لِ فَهُوَ عَامِرُ بُنُ وَالِلَةَ الْكَتَّائِيُّ اَلْكَيْتُيُ اَحَدُ الصَّحَابَةِ وَاخِرُهُمُ وَفَاتَّاعَلَى الْإِطُلاَقِ وَاخْرَجَ لَه السِّتَّةُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْحَدِيثَ صَحِيْحٌ (٢) عَلَى شَرُطِ الْبُخَارِى رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

(۵) ---- حَدَّثَنَااَ حُمَدُ بُنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنِى عَبُدُ اللهِ بُنُ جَعْفَرِ الرَّقِیُ ثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ الْسَحَسَنُ بُنُ عُمَرَ عَنْ زِيَادِ بُنِ بَيَانٍ عَنْ عَلَى بُنِ نَفَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بُنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِى اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهَا قَالَتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللهِ مَنْ عِتُرَتِى (٣). مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ وقَالَ عَبُدُ اللهِ بُنُ جَعْفَرٍ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِي مِنْ عِتُرَتِى (٣). مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ وقَالَ عَبُدُ اللهِ بُنُ جَعْفَرٍ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَمْلِيحِ قَنِي عَلِيلًى بُنُ نُفَيْلٍ وَيُذَكِّرُ مِنْهُ صَلَاحًا (٣)

<sup>(</sup>۱) القاسته بن أبى بزة (بزة بفتح الموحدة وتشديد الزاء) المخزومي مولاهم وجده من فارس اسلم على يد السائب بن صيفى وكان ثقة قليل الحديث وقال ابن حبان لم يسمع التفسير من مجاهد أحد غير القاسم وكل من يروى عن مجاهد التفسير فانما أخذه من كتاب القاسم وذكر البخارى في الاوسط بسنده مات سنة ١١٥ هـ تهذيب التهذيب ج٨، ص ٢٤٨ وخلاصة تذهيب ص ١٣١١

 <sup>(</sup>۲) وفي مشكوة المصابيح ج ۳، ص ۳۷۰ من عترتي من اولاد فاطمة.
 (۳) عترتي قال الخطابي العترة ولد الرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء ويتي العدمة

 $<sup>(^{\</sup>prime\prime})$  سنن أبى داؤد أول كتاب المهدى ج  $^{\prime\prime}$  ، م  $^{\prime\prime}$  ،

(۷) .....حضرت ام المؤمنين ام سلمه رضى الله عنها كهتى بين، مين نے رسول الله الله و كار ماتے ہوئا۔ فرماتے ہوئے سنا كەمهدى ميرى نسل اور فاطمه رضى الله عنهاكى اولا دسے ہوگا۔

قَىالَ الْبُنِحَادِ

فَضُلَه وَقَا

شيئحاضالِ

مُحَمَّدِ الْ

الرَّقِىً ثَنِيُ عَ

ابُسُ حِبَّانَ فِي

الُمَهُ دِيّ وَا

وَامَّا سَعِيْدُ

وَاَصًّا قَلُولُ الْ

الُحَدِيُثِ إِذْ َ

الْآحَادِيْتَ ال

(۸)....خد

نَضُرَحةً عَنُ

صَـلَى اللهُ ءَ

الْارُضَ قِسُ

( ا ) على بن نفو

والتقريب ص7

(٢) اجلى الجبه

(33) اقنى الأنف

(۳) سنن ابی دا

البعث والنشور

اَقُولُ اَمَّا اَحْمَدُ بُنُ (۱) اِبُراهِيْمَ فَهُو اَبُوعَلِيّ اَحْمَدُ بُنُ اِبُراهِيْمَ فَهُو اَبُوعَلِيّ اَحْمَدُ بُنُ حَنْبُلٍ وَيَحْيَى بُنُ مَعِيْنِ حَقَالَ لاَ بَاسَ بِهِ وَقَالَ صَاحِبُ تَا رِيْخِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلاَحِ وَالْفَضُلِ وَقَالَ لاَ بَاسَ بِهِ وَقَالَ صَاحِبُ تَا رِيْخِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلاَحِ وَالْفَضُلِ وَقَالَ لاَ بَاسَ بِهِ وَقَالَ صَاحِبُ تَا رِيْخِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلاَحِ وَالْفَضُلِ وَذَكَرَهُ اللهُ بَنُ الْجُنِيْدِ عَنِ ابْنِ مَعِيْنِ ثِقَةٌ وَذَكَرَهُ اللهِ إِنْ مَعِيْنٍ ثِقَةٌ مَصَدُوقَ آخُوجَ لَهُ ابُو مَا عَبُدُ اللهِ بُنُ جَعْفَرِ بُنِ عَيْلانَ اللهِ (٢) بُنُ جَعْفَرِ اللهِ عَلَى اللهِ وَامَّا عَبُدُ اللهِ (٢) بَنُ جَعْفَرِ اللهِ عَلَى اللهِ عَلَى اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ ال

<sup>(</sup>١) أحمد بن إبرهيم بن خالد الموصلي (تهذيب التهذيب ج١، ص ٨)

 <sup>(</sup>۲) عبدالله بن جعفر بن غیلان أبو عبدالرحمن القرشی مولاهم قال ابن أبی خیثمة عن ابن معین ثقة وقال النسائی لیس به باس قبل أن یتغیر وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة
 (۲) وتغیر سنة (۱۸) هـ ومات سنة ۲۰۰هـ وقال ابن حبان فی الثقات لم یکن اختلاطه فاحشا ربما خالف ووثقه العجلی تهذیب التهذیب ج۵، ص ۱۵۱.

 <sup>(</sup>٣) أبو المليح الحسن بن عمر الغزارى مولاهم أخرج له النسائي في اليوم و الليلة تهذيب التهذيب ج ٢، ص ٢٦٠ و خلاصة التذهيب ص ٨٠.

<sup>(</sup>٣) زياد بن بيان الرقى صدوق عابد من السادسة من رواة أبى داؤد وابن ماجة تقريب التهذيب ص ٨٣ و خلاصة التذهيب ص ١٣ وقال البخارى في اسناده (اى زيادبن بيان) نظيروقال ابن عدى والبخارى انما انكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف به والظاهران زياد بن بيان وَهَمَ في رفعه لكن هذا الحديث اسناده جيد لان زياد بن بيان صدوق عابد وعلى بن نفيل لا بأس به فليس للوهم وجود علما بان هناك احاديث اخرى تشهد له.

مَدُ بُنُ (١) إِبُرَاهِيْمَ فَهُوَ اَبُوعِلِيَّ اَحْمَدُ بُنُ إِبْرَاهِيْمَ بُنِ اَبُواهِيْمَ بُنِ مَعِينٍ وَيَكُ بِنَ الْمَدَّ اللهِ الْمَعْدَلُ اللهِ الصَّلاَحِ وَالْفَصَٰلِ صَاحِبُ تَا رِيْحِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلاَحِ وَالْفَصَٰلِ صَاحِبُ تَا رِيْحِ الْمَوْصِلِ كَانَ ظَاهِرَ الصَّلاَحِ وَالْفَصَٰلِ فَى الْمِيْفَ اللهِ اللهُ اللهِ اللهِ اللهُ ا

عالد الموصلي (تهذيب التهذيب ج ١ ، ص ٨)

يلان أبو عبدالرحمن القرشى مولاهم قال ابن أبى خيثمة عن ابن من به باس قبل أن يتغير وقال هلال بن العلاء ذهب بصره سنة ومات سنة ٢٠ ٣هـ وقال ابن حبان فى الثقات لم يكن اختلاطه لمجلى تهذيب التهذيب ج ٥، ص ١٥١.

عمر الغزاري مولاهم اخرج له النسالي في اليوم و الليلة ـ ٢٧٧ و خلاصة التذهيب ص ٨٠.

نوق عابد من السادسة من رواة أبى داؤد وابن ماجة تقريب له التذهيب ص ١٦ وقال البخارى في اسناده (اى زيادبن بيان) رى انما انكر من حديث زياد بن بيان هذا الحديث وهو معروف وَهَمَ في رفعه لكن هذا الحديث اسناده جيد لان زياد بن بيان لا أس بد فليس للوهم وجود علما بان هناك احاديث احرى تشهد له.

قَالَ الْبُخَارِى قَالَ عَبُدُ الْعَقَارِ ثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ اللّه مَسْعِعَ ذِيَادَ بُنَ بَهَا فِي وَقَالَ كان فَصُلُه وَقَالَ النَّسَائِيُ لَيْسَ بِه بَأْسٌ وَذَكْرَهُ ابْنُ حَبَّانَ فِي الْمِقَاتِ وَقَالَ كان شَيْدُ خَاصَالِحًا. وَامَّا عَلِيُّ (ا) بُنُ نُفَيْلٍ فَهُوَ ابْنُ نُفَيْلٍ بْنِ ذِرَاعِ النَّهِدِي ابْعُ لَمُ مَصَمَّدِ الْمَجَزُرِيُ الْحَرِّانِيُ قَالَ عَبُدُ اللهِ بُنُ جَعْفَرِ الرَّقِي سَمِعَتُ ابَاالْمَلِيْحِ مُسَدِّقًا فِي الْمَعْدُ اللهِ بَنُ جَعْفَرِ الرَّقِي سَمِعَتُ ابَاالْمَلِيْحِ الرَّقِي سَمِعَتُ ابَاالْمَلِيْحِ الرَّقِي فَي سَمِعَتُ ابَاالْمَلِيْحِ الرَّقِي فَي الْمَعْدُ اللهُ عَلَى عَلَى عَلِي عَلَى عَلَي عَلَى عَلَيْ عَلَى عَلَيْهُ فِي كَتَابِهِ وَقَالَ ابْوُ حَاتَم لَا بَالْمُ عَلَى حَلِيْعِه فِي النِيقاتِ وَذَكَرَهُ الْعُقَيْلِيُّ فِي كِتَابِه وَقَالَ الْايَعَابَعُ عَلَى حَلِيْعِه فِي الْمَهْدِي وَلا يُعْوَلُ اللهُ عَلَى حَلِيْعِه فِي الْمَهْدِي وَلا يُعْمَلُ اللهُ عَلَى عَلِي الْمَعْدِي وَلا يُعْمَلُ اللهُ عَلَى الْمَهُدِي حَلِيْتُ فِي الْمَعْدِي وَلا يُعْمَلُ اللهُ عَلَى عَلَى عَلِي عَلَى عَلِي عَلَى عَلِي عَلَى عَلِي عَلَى عَلِي عَلَي عَلَى عَلَيْ عَلَى عَلَيْ عَلَى عَلَيْ عَلَى عَلَيْ عَلَى عَلَيْ اللهُ عَلَى عَلِي عَلَيْ عَلَى عَلَى عَلَيْ عَلَى عَلِي عَلَى عَلَى عَلِي عَلَى عَلَى عَلَيْ عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلَى عَلِي عَلَى عَل

(٨) --- حَدُّثَنَا سَهُلُ بُنُ تَمَام بُنِ بَزِيْعٍ نَاعِمُ رَانُ الْقَطَّانُ عَنُ قَتَادَةً عَنُ آبِي نَصْسَرَدةَ عَنُ آبِى سَعِيُدِنِ الْخُدُرِيِّ رَضِى اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَدَّى اللهُ عَنَيْهِ رَسَلَمَ الْمَهُدِى مِنِي آجُلَى (٢) الْجَبْهَةِ آقَنَى (٣) الْآنُفِ يَمُلَّا الْاَرُضَ قِسُطًا وَعَذَلًا كَمَا مُلِثَتُ ظُلُمًا وَجَوُرًا وَيَمُلِكُ سَبْعَ مِنِيْنَ الخ (٣)

 <sup>(</sup>۱) على بن نفيل - خلاصة التذهيب ص ٢٥٨ و تهذيب التهذيب ج ٢ ص ٣٣٢، والتقريب ص ١٨٦.

<sup>(</sup>٢)اجلى الجبهة: الذي انحسر الشعر عن جبتهه.

<sup>(</sup>٣) اقنى الأنف : الذي طول في انفه ورقة في أرتبه مع حدب في ومنطه.

<sup>(</sup>٢/) سنن ابي داؤد اول كتاب المهدى ج ٢،ص ٥٨٨ واخرجه الحافظ ابويكر البيهقى في البعثُ والنشور.

(۸) .....حضرت الوسعيد خدرى رضى الله عنه سد روايت ب كدرسول الله والله في نفر مايا مهدى محمد الله والله والله

(مطلب سیے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم وزیادتی کی تھم رانی ہوگی اورعدل و افساف کانام ونشان تک نہوگا) ایسا

أَقُولُ أمَّا سَهُلُ( 1 )

بُنُ تَمَام بُنِ بَزِيْعٍ فَهُوَ الطَّفَاوِيُّ السَّعُدِيُّ اَبُو عَمُرِو النَّصْرِيُّ قَالَ اَبُوزُرُعَة لَمُ يَكُنُ بِكَدُّابٍ رُبَمَا وَهِمَ فِي الشَّى وَقَالَ اَبُو حَاتَم شَيْحٌ وَذَكْرَهُ ابْنُ حِبَانَ فِي الشَّى وَقَالَ ابُو حَاتَم شَيْحٌ وَذَكْرَهُ ابْنُ حِبَانَ فِي الشَّي الشَّقَاتِ وَقَالَ يُخْطِئي اَخُرَجَ لَه اَبُودَاوُدَ وَامَّا عِمْرَانُ (٢) الْفَطَّانُ فَهُو عِمْرَانُ بِنُ سَعِيد الشِّقَاتِ وَقَالَ يُخُطِئي اَبُو الْعَوَّامِ الْبَصْرِيُّ اَحَدُ الْعُلَمَاءِ وَاثْنَى عَلَيْهِ يَحْيى بْنُ سَعِيد الْفَطَّانُ وَوَتَقَه عَقَانُ بَنُ مُسُلِم وَقَالَ اَحْمَدُ ارْجُو اَنْ يَكُونَ صَالَحَ الْحَدِيثِ اللَّهَ طَّانُ وَوَتَقَه عَقَانُ بَنُ مُسُلِم وَقَالَ اَحْمَدُ ارْجُو اَنْ يَكُونَ صَالَحَ الْحَدِيثِ اللَّهُ لِيلِ اللَّهُ اللَّهُ وَقَالَ الْا جَوِى تَهُذِيبِ التَّهُ لِيلِ اللَّهُ لِيلِ اللَّهُ اللَّهُ وَقَالَ الْا جَوِى تَهُذِيبِ التَّهُ لِيلِ اللَّهُ اللَّهُ وَقَالَ الْا جَوى كَانَ يَحْيى لَا يُعَدِّلُ عَنْهُ وَقَالَ الْا جَوى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَقَالَ الْا الْمُ عَلِي كَانَ ابْنُ نَهُدِى يُعَلِي اللَّهُ وَقَالَ الْا بُوعَ وَكَانَ يَحْيَى لَا يُعَلِي كَانَ ابْنُ نَهُدِى يُحَدِّلُ عَنْهُ وَقَالَ الْا جَوى كَانَ يَحْيَى لَا يَعْدِي هُو مِمَّنُ يَكُونَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَقَالَ اللَّهُ عَلَى الْمَالِحِي الْمَعْمَ وَاللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُ اللَّهُ اللْمُوالِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ ا

وَقَالَ الْعُقَيْلِيُّ وَقَالَ التِّرْمِلْاءُ مِنُ اَخَصِّ النَّ الخ.

الدُّوْرِئُ عَنِ ابُ بُنُ سَعِيْدٍ وَهلاً عَلَى التَّعُدِيُلِ.

عَنُهُ حُسَنُ الثَّ إِبُرَاهِيُمَ بُنِ عَبُ اَبُوُدَاوُدَ اَبَا هِا

وَهٰٰذَا اَيُضًا جَمْ مَا سَهِعْتُ عَلَمْ

حَرُوريًّا كَانَ ا

رَحِمَهُ اللهُ حَيُّ

يَعُلَى فِي مُسُنَ عَنُهُ وَلَفُظُه قَالَ

- ر-- ، يَطُلُبُ الْخِلالَا

وَكَانَ اِبْرَاهِيًا

الْمَنْصُورَ كَازَ

<sup>(</sup>۱) سهل بن تمام بن بزيع الطفاوى: تهذيب التهذيب ج ٢١٧ . ص ٢١٧.

<sup>(</sup>۲) عمران القطان بن داؤد العمى البصرى أبو العوام تهذيب التهذيب ج ۸، ص

<sup>1 17:1</sup> أمَّا ا وتقريب التهذيب ص 10 ا وخلاصة التذهيب ص 20 ٢

ی رضی الله عندے روایت ہے کدرسول الله والله نے فرمایا ن نسل سے موگا) اس کا چمرہ خوب نورانی، چک دار اور ناک ل وانساف سے مجردے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم وجور سے

اوی: تهلیب التهلیب ج ۲ ،ص ۲۱۷.

ی البصری آیو العوام تهذیب التهذیب ج ۸، ص هلیب ص ۱۹۷ و خلاصة التذهیب ص ۲۹۵

وَقَالَ الْعُقَيْلِي مِنُ طَرِيْقِ ابْنِ مَعِيْنٍ كَانَ يَرَى رَأَى الْمُوارِجِ وَلَمُ يَكُنُ دَاعِيَةً وَقَالَ الْتِرْمِذِي قَالَ الْبُحَارِي صَدُوق يَهِمُ وَقَالَ ابْنُ شَاهِيْنٍ فِى النِّقَاتِ كَانَ مِنْ اَحَصِّ النَّاسِ بِقَتَادَةَ وَقَالَ الْعِجُلِيُّ بَصُرِى لِقَةٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَدُوقٌ الخ.

فَهَالِهِ ٱقُوالُ الْاَتِمَّةِ فِي تَعْدِيْلِهِ وَقَدْ جَرَحَه قَوْمٌ بِجَرُحٍ مُّبُهَمٍ فَقَالَ الدُّوْرِيُّ عَنِ ابُنِ مَعِيْنِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ مَرَّةً لَيْسَ بِشَيًّ لَمُ يَرُوعَنْهُ يَحْيى بُنُ مَعِيْدٍ وَهَلَا الْقَوْلُ مِنِ ابْنِ مَعِيْنِ لَا يَضُرُّه فَإِنَّ الْجَرْحَ الْمُبْهَمَ لَا يُتَرَجَّحُ عَلَى التَّعُدِيُلِ. وَعَدَمُ رِوَايَةِ يَحْيَى بُنِ سَعِيْدٍ لَا يَذُلُّ عَلَى مَجْرُو حِيَّتِه وَقَدُ نُقِلَ عَنْهُ حُسُنُ النَّنَاءِ عَلَيْهِ كُمَا تَقَدَّمَ وَقَالَ ٱبُودَاوُدَ مَرَّةً صَعِيْفٌ ٱفْتَى فِي أَيَّامٍ إِبْرَاهِيُمَ بُنِ عَبْدِ اللهِ بُنِ حَسَنٍ بِفَتُولَى شَدِيْدَةٍ فِيْهَا سَفُكُ الدِّمَاءِ قَالَ وَ قَدَّمَ اَبُودَاوُدَ اَبَا هِلَالَ الرَّاسِي عَلَيْهِ تَقْدِيْمًا شَدِيْدًا وَقَالَ النَّسَاتِي ضَعِيفٌ الخ وَهَٰذَا اَيُضًا جَرُحًا مُّبُهَمًا لَا يُتَقَدَّمُ عَلَى تَعُدِيُلِهِ وَقَدُ نَقَلُنَا عَنُ اَبِي دَاوُدَ اَنَّهُ قَالَ مَا سَبِهِعْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَامًّا مَا قَالَه اَبُو الْمِنْهَالِ عَنْ يَزِيْدَ بُنِ زُرَيْعِ كَانَ حَرُورِيًّا كَانَ يَرَى السَّيْفَ عَلَى اَهُلِ الْقِبْلَةِ فَقَدِ انْتَقَدَهُ الْحَافِظُ الْعَسْقَلانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ حَيْثُ قَالَ قُلْتُ فِي قَوُلِه حَرُورِيًّا نَظَرٌ وَلَعَلَّه شِبُهُه يَهِمُ قَدُ ذَكَرَ اَبُو يَعُلَىٰ فِيُ مُسْنَدِه الْقِصَّةَ عَنُ اَبِي الْمِنْهَالِ فِي تَرْجَمَةِ قَتَادَةَ عَنُ اَنْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلَفُظُه قَالَ يَزِيْدُ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ بُنِ حَسَنٍ لَمَّا خَوَجَ يَطُلُبُ الْخِلَافَةَ اِسْتِفْتَاءً عَنُ شَيِي فَاقْتَاهُ بِفُتْيَاه قُتِلَ بِهَا رِجَالٌ مَعَ اِبُرَاهِيْمَ الخ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ وَ مُحَمَّدٌ خَرَجَا عَلَى الْمَنْصُوْدِ فِي طَلَبِ الْخِلافَةِ لِآنً الْمَنْصُورَ كَانَ فِي زَمَنِ أَمَيَّةَ بَايَعَ مُحَمِّدًا بِالْخِلاَءَ ۚ فِلَمَّا زَالَتُ دَوْلَةُ بَنِي أُمَيَّةً

رَوُلِنَى الْمَنْصُورُ الْخِكَافَةَ يَطُلُبُ محمدًا فَفَرٌ فَالَحٌ فِي طَلَبِه فَظَهَرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَبَايَعَهُ قَوْمٌ وَاَرْسَلَ اَخَاهُ اِبْرَاهِيْم إلَى الْبَصْرَةِ فَمَلَكَهَا وَبَايَعَهُ قَوْمٌ فَقَدَراآنَهُمَا قَتَلاَ وَقَسَلَ مَعَهُمَا جَمَاعَةٌ كَثِيرَةٌ وَلَيْسَ هُولاءَ مِنَ الْحَرُورِيَّةِ فِي شَبِي الْخ كَلامُ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى.

وَخُلاصَةُ الْكَلامَ انَّ الْمُعَدِّلِيْنَ فِى شَا نِ عِمْرَانَ اَكُفَرُ، ثَنَاءُ هُمُ اَقُولى وَامَّا الْمَجَارِحُونَ فَاقَلُ، وَجَرْحُهُمْ غَيْرُ مُعْتَدِّ بِه وَمِنْ هَهُنَا تَرَى الْحَافِظَ ابْنَ حَجَرِ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِى تَقْرِيبِه لَمْ يَلُهَبُ إلى جَرُحِه بَلِ الْحُتَارَ تَعْدِيلُه وَ تَوْثِيقَه رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِى تَقْرِيبِه لَمْ يَلُهَبُ إلى جَرُحِه بَلِ الْحُتَارَ تَعْدِيلُه وَ تَوْثِيقَه حَيْثُ قَالَ صَدُوقٌ يَهِمُ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ رِوَايَاتِه وَإِنَّما اَطُنبُنَا الْكَلامَ فِيهِ كَيْتُ قَالَ صَدُوقٌ يَهِمُ وَقَدْ صَحَّحَ الْحَاكِمُ رِوَايَاتِه وَإِنَّما اَطُنبُنَا الْكَلامَ فِيهِ لِانَّ اللَّهُ وَاللهُ اللَّهُ اللَّلَى اللَّهُ الْمُعُولُ الْمُعَرِّ وَالْحَالَ الْمَالِيَةُ وَاللْمُ اللللْمُ اللْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُعَلِّ الْمُ الْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعِلَى الْمُعَلِي الْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعِلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعُلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعَلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِى الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلِي الْمُعْلُولُ الْمُ

فَهُوَ الْمُنْذِرُ بُنُ قِطُعَ وَالْاَرُبَعَةُ وَقَّقَهُ ابْنُ مَعِيْم اَنَّ الْحَدِیْتُ صَحِیْحٌ لاَغُ (۹)....حَدَّثَنَا مُحَمًّا صَالِحٍ آبِی الْحَلِیُل عَزُ صَالِحٍ آبِی الْحَلِیُل عَزُ صَلَّی اللهُ عَلیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَهُ لِ الْمَدِیْنَةِ هَارِبًا الِی

فَيُسَايِعُونَه بَيْنَ الرُّكُ

بِ الْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْ

(1) الأبدال: قوم من الصالح

مكانه بآخر والواحد بدل: مع أبو غدة فى تعليقه على "المنا المتاخرة كثيراً من العلماء فا فى المقاصد الحسنة قد اطار الأبدال"، وكذلك معاصره قال وقد جمعت طرق هذا الا الخبر الدال على وجود القط الحاوى للفتاوى، وساق ابن عد احاديث الأبدال كلها من باطل وليس كلها ولا سيما و

<sup>(</sup>۱) فتادة بن دعامة: تهذيب التهذيب ج ٨، ص ١٥ الوتقريب التهذيب ص ٢٠٨ وفي خلاصة التذهيب ص ٢٠٨ احد الالمة الأعلام حافظ مدلس وقد احتج به أرباب الصحاح. (۲) أبو نضرة المنذر بن م ك بن قطعة بضم قاف وفتح المهملة العبدى العوقى بفتح المهملة والواو ثم قاف البصرى ثقة من الثالثة مات سنة ثمان أو تسع مأة تقريب التهذيب ص ٢٥٨ وفي تهذيب التهذيب التهذيب ح ١٠ ص ٢٥٨ وفي تهذيب التهذيب الن أبى حاتم ستل أبى عن أبى نضرة و عطية فقال :أبو نضرة أحب إلى وقال ابن سعد: ثق الن الحديث وليس كل أحد يحتج به وأورده العقيلي في الضعفاء ولم يذكر فيه قدحاً لأحد تهذيب التهذيب التهذيب ج١٠ م ص ٢٦٨ .

ْ فَكَ يَطُلُبُ مَحْمَدًا فَفَرٌ فَٱلَحٌ فِيُ طَلَبِهِ فَطَهَرَ بِالْمَدِيُنَةِ اِبْرَاهِيْمَ إِلَى الْبَصْرَةِ فَمَلَكَهَا وَبَايَعَهُ قَوْمٌ فَقَدَرَانَّهُمَا اعَةٌ كَثِيْرَةٌ وَلَيْسَ هُوْلاَءِ مِنَ الْحَرُّورِيَّةِ فِي شَيْي الْحَ

عَلِيْنَ فِي هَا نِ عِمْرَانَ اكْفَرُ، ثَنَاءُ هُمُ اَفُوى وَامَّا عُهُمْ عَيْدُ مُعْتَلِا بِه وَمِنْ هَهُنَا تَرَى الْحَافِظَ ابْنَ حَجَدِ يُهِ لَمْ يَلُهُ بَا الْى جَرُّحِه بَلِ اخْتَارَ تَعْدِيْلَه وَ تَوْثِيْقَه يَبُه لَمْ يَلُه بَلْ الْحَتَارَ تَعْدِيْلَه وَ تَوْثِيْقَه يَبُه لَمْ يَلُه بَلْمَ يَلُه بَلْمَ يَلَه الْكَلامَ فِيْهِ وَايَاتِه وَإِنَّما اَطْنَبْنَا الْكَلامَ فِيْهِ فَيْهَا لَكَ لَمْ يُسَلِّمُ تَصْحِيْحَ الْحَاكِمِ لِوَايَاتِ وَقَعَ فِيهُا يَتَنَادَ اللَّهُ مَنْ الْكَلامَ فِيْهَا لَمَ مُنَا الْكَلامَ فِيهُ اللَّهُ عَيْدُ وَايَاتٍ وَقَعَ فِيهُا لَمَ مُنْ اللَّهُ وَاللَّهُ وَلَيْ اللَّهُ عَلْمُ اللَّهُ وَلَيْهُ وَلَيْهُ وَلَيْ اللَّهُ وَلَا مُولِيَّة وَقَدَاخُوجَ لَهُ الرَّامِ فَهُ وَاللَّهُ مَنْ جَرُّحِه اللَّهُ وَاللَّهُ وَاللْمُ وَلَهُ وَاللَّهُ وَ

سهليب ج ٨، ص ١٥ ٣ و تقريب التهليب ص ٢٠٨ و في بد الاتمة الأعلام حافظ مدلس وقد احتج به أرباب الصحاح. بن قطعة بعثم قاف وفتح المهملة العبدى العوقى بفتح في ثقة من الثائفة مات منة ثمان أو تسع مأة ـ تقريب التهليب العوقة بطن من عبدالقيس حاشية تهليب التهليب من ٣٨٠ قطعة بكسر القاف و سكون المهملة. قال فضرة و عطية فقال :أبو نضرة أحب إلى وقال ابن سعد: ثقد محتج به وأورده العقيلي في الضعفاء ولم يذكر فيه قدحاً صحتج به وأورده العقيلي في الضعفاء ولم يذكر فيه قدحاً

فَهُوَ الْـمُنُـذِرُ بُنُ قِطْعَةَ الْعَبْدِيُّ الْعُوْقِيُّ اَخُرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيُقًا وَ مُسُلِمٌ وَالْاَرْبَعَةُ وَثَقَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ وَالنَّسَائِيُّ وَابُوزُرْعَةَ وَابْنُ سَعْدٍ، وَ حَاصِلُ الْكَلاَمِ اَنَّ الْحَدِيْتُ صَحِيْحٌ لاَ غُبَارَ عَلَيْهِ.

(٩) .... حَدَّقَ اللهُ عَلَى المُحَدَّةُ اللهُ الْمُثَنَّى ثَنَا مَعَادُ اللهُ عِشَامِ ثَنِى آبِى عَنُ قَتَادَةَ عَنُ مَ صَالِحٍ آبِى اللهُ عَنُهَا زَوْجِ النَّبِي صَالِحٍ آبِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ الْحَتِلاَتُ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخُوجُ رَجُلٌّ مِّنُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ الْحَتِلاَتُ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخُوجُونَهُ وَهُو كَارِةً اللهُ عَلَيْهِ مَا لِللهُ عَلَيْهِ مَا لِللهُ مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِّنُ اَهُلِ مَكَّةَ فَيُخُوجُونَهُ وَهُو كَارِةً فَيُسلُ اللهُ عَوْنَهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ

(۱) الأبدال: قوم من الصالحين لا تخلو الدنيا منهم، إذا مات واحد منهم أبدل الله تعالى مكانه بآخر والواحد بدل: مجمع البحارج ۱، ص ۱ ۸ وقال الشيخ المحقق عبد الفتاح أبو غدة في تعليقه على "المنار المنيف" ص ١٣٠ وقد شغلت مسألة الأبدال في العصور المتاخرة كثيراً من العلماء فاطالوا الكلام فيها وافر دها بعضهم بالتاليف كما ترى السخاوى في المقاصد الحسنة قد اطال فيها ص ١٠٠١ وأفر دها بجزء سماه "نظام الأل على الأبدال"، وكذلك معاصره السيوطي أطال فيها في اللالي المصنوعة ٢٣٠١-٣٣٢ ثم قال وقد جمعت طرق هذا الحديث كلها في تاليف مستقل فاغني عن سوقها هنا وتاليفه هو الخير الدال على وجود القطب والأوتاد والنجباء والأبدال وهو مطبوع في ضمن كتابه الحاوى للفتارى، وساق ابن القيم هذا الخبر ص ١٣٣٠ وصححه بينما هو في ص ١٣٦ قد عد احاديث الأبدال كلها من الأحاديث الباطلة وهذا التعميم خطاء والصواب ان معظمها باطل وليس كلها ولا سيما وقد صحح هو حديث منها (حاشية عقد الدروص ١٣٩).

ان کے پاس آئیں گے

ورمیان ان سے بیعت

ملک شام سے ایک لشکراا

مکہ و مدینہ کے درمیان :

عبرت خیز ہلاکت کے ب

خلافت کریں گے۔ بعدا

میں ہوگی خلیفهٔ مہدیؓ اور

اس حمله آور لشكر برغالب

جوکلب سے حاصل شدہ

«خوب دا دو دہش کریں <u>۔</u>

طور پر زمین میں متحکم ہو

بحالت خلافت،مهدیٌّ د

فوت ہوجا ئیں گےاورمس

﴿ ضروری وضاحت ﴾:"

كابدل الله تعالى بيدا كرتارية

دوسرااس کی جگه آجا تاہے۔

بارے میں امام سخاویؓ نے''·

میں مبسوط بحث کی ہے۔علاو

میں شامل ہے۔ابدال سے متع

ص<u>حح بھی ہیں چناچہ پیش نظرر</u>

<u>لوگوں نے اس سلسلہ کی روا</u>

وَعَصَائِبُ (١) اَهُلِ الْعِرَاقِ قَيْنَا يِعُونَه ثُمَّ يَنْشُو رَجُلٌ مِّنَ قُرَيْشِ اَخُوالُه كَلُبٌ فَيَبُ عَنْ فَرَيْشِ الْحَيْبَةُ لِمَنْ لَمْ يَشُهَدُ فَيَبُعَثُ اللهِ عَنْ مِسْنَةٍ نَبِيّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَمَالَمَ عَنْ مِسْنَةٍ نَبِيّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِسْنَةٍ نَبِيّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِسْنَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلِّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلِّى عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَةٍ نَبِيّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلِّى عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَةٍ نَبِيهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُعْمَلُ فِي اللهُ عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ عَلَيْهِ وَيَعْمَلُ عَنْ مِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُم عَنْ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُم عَنْ هِمَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُم عَنْ هِمَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُم عَنْ هِمَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُم

(١٠) ..... أَمُم قَالَ حَدُّلُنَا هَارُونُ بُنُ عَبْدِ اللهِ آنَا عَبُدُ الصَّمَدِ عَنُ هَمَّامِ عَنُ قَتَادَةً بِهِلَذَا الْعَدِيْثِ قَالَ تِسْعَ سِنِيْنَ قَالَ غَيْرُ مَعَاذِ عَنُ هِشَامٍ تِسْعَ سِنِيْنَ. (١١) ..... حَدُّلُنَا ابُنُ الْمُثَنَّى قَالَ ثَنَا عَمْرُوبُنُ عَاصِمٍ قَالَ ابُوالْعَوَامِ نَاقَتَادَةُ عَنُ اَبِى الْمُحَدِيْثِ وَاللهَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بَنِ الْمُحَادِثِ عَنْ أَمَّ سَلُمَةِ رَضِى اللهُ عَنُهَا عَنِ عَبْدِ اللهِ بَنِ الْمُحَادِثِ عَنْ أَمَّ سَلُمَةِ رَضِى اللهُ عَنُهَا عَنِ عَنْ اَبِى الْمَحَدِيْثِ وَحَدِيثُ مَعَاذِ اَتَمُ العَرْ) النَّيقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِلَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذِ اَتَمُ العَرْ) النَّيقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِلَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذِ اَتَمُ العَرْ) اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِلَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذٍ اللهُ العَرْ) اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِلَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذٍ اللهُ العَرْ) اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِلَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذٍ اللهُ العَرْانِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِلَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعَاذٍ اللهُ العَرْانِ اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ بِهِلَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ مَعْدِيثُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللَّهُ اللهُ الْعَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ وَاللّهُ اللهُ عَلَيْهُ مَهُ وَقَاتِ كَوفَتَ (عَنْ اللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ

<sup>(</sup>۱) العصائب جمع عصابة وهم الجماعة من الناس من العشرة إلى الأربعين لا واحد لها من لفظها وقيل أريد جماعة من الزهاد سماهم العصائب (النهاية) جران: باطن العنق ومعناه قوقراره و استقام كما أن البعير إذا برك و استراح مدّ عنقه على الأرض.
(۲) سنن أبي داؤد كتاب المهدى ج٢، ص ٥٨٩.

نَ فَيُنَايِعُونَه ثُمُّ يَنْشَوُّ رَجُلِّ مِّنُ قُرَيْشِ اَخُوالُه كَلُبُّ رُونَ عَلَيْهِمُ وَذَلِكَ كَلُبٌ وَالْحَيْبَةُ لِمَنْ لَمُ يَشْهَدُ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةٍ نَبِيّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ وَاللّهُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولِي اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُولِ اللهُ ا

ا هَارُونُ بُنُ عَبُدِ اللهِ آنَا عَبُدُ الصَّمَدِ عَنُ هَمَّامِ عَنُ اللهُ عَنْ اللهُ عَنُ اللهُ عَنْ اللهُ اللهُ عَلَيْدِ اللهُ اللهُ عَلَيْدِ اللهُ اللهُ عَنْ اللهُ الل

م الجماعة من الناس من العشرة إلى الأربعين لا واحد لها من هاد سماهم العصائب (النهاية) جران: باطن العنق ومعناه إذا بركب و استراح مدّعنقه على الأرض.

ى ج٢، ص ٥٨٩.

ان کے پاس آئیں گادرانھیں (مکان) سے باہرنکال کرتم اسود و مقام اہر تیم کے درمیان ان سے بیعت (ظافت) کرلیں گے (جب ان کی ظافت کی خبر عام ہوگی) و ملک شام سے ایک لشکران سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جوآب بھک چہنچ سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چینیل میدان) بین زبین کے اعرد حنسادیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آکر آپ سے بیعت ظافت کریں گے۔ بعدازاں ایک قریش انسان فی (مین سفیانی) جس کی بنجال قبلہ کلب فلافت کریں گے۔ بعدازاں ایک قریش انسان فی انسان کی خلاب کے ایک لئکر بھیج گا۔ یہ لوگ میں ہوگی خلیف مہدی اور اس نے والی کا مرانی کے واسط جو کلب سے حاصل شدہ غیمت میں شریک نہ ہو (اس نے وکا مرانی کے بعد) خلیف مہدی طور پر زمین میں مو جائے گا (لیمن و نیا میں پورے طور پر اسلام کا روان وظل ہوگی) جو اس خوب ان خوب دادود ہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نیا میں پورے طور پر اسلام کا روان وظل ہوگی) کو سات ہو اس خوب انسان می نمازہ جنازہ اداکریں گے۔

﴿ ضروری وضاحت ﴾ نزابرال برلی تی ہے۔ ابدال اولیائے کرام کی اس جامت کو کہتے ہیں جن کابدل اللہ تعالیٰ پیدا کرتارہتا ہے۔ دنیاان کے وجود ہے بھی خالی ہیں ہوتی ایک کی وقات ہوتی ہے اور دورااس کی جگد آجا تا ہے۔ تبادلہ کے ای غیر منقطع سلسلہ کی بناء پر انہیں ایدال کیا جاتا ہے۔ ایدال کے بارے میں امام تفاویؒ نے ''مقاصد حد'' مع بطویں کلام کیا ہے۔ ای طرح امام سیولی نے المقال المعموم میں مبسوط بحث کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک منتقل رسالہ بھی اس موضوع پر تکھا ہے جھان کے قالی تا الحادی میں شامل ہے۔ ابدال سے متعلق اگر چواکٹر روایتی غیر معتبر اور بے اصل ہیں، لیمن با جب بعض روایت میں صیح بھی ہیں چنا چہ بیش نظر روایت صیح ہے اور اس میں بھر احت ابدال کا ذکر موجود ہے۔ اس لیے جن لوگوں نے اس سلسلہ کی روایتوں کو مرے سے باطل قرار دیا ہے۔ ان کا قول محت سے جمید ہے۔ ومرت ہے کہ میں حضر

درميان كوكى ني نيس مو

نى نېيىن، حالانكەلقظا

نے چمیایا۔ پھرآ پیٹا

رقع ہواہےاوروہ زندہ صعود کی۔ ملاحظہ ہو(ا'

تا ويلات كي دهجياں بكم

الفاظ ''ويقاتل النام مقاتله نه بمى كيا نداس

مرزامحودقا

عن عبداا

''حفرت عبا

ال روايت كوه

دوسري خيانت

حديث تمبرس

عیسی ابن مریم ال یسموت فیند فن مع

يكر وعمر. (رواه اين ج

عيسى عليهالسلام زبين يرا

من ۴۵ سال ره کروفات

كمرزاغلام احمدقادياني

ے اپنافنائی الرسول ہونا ٹا

"لم يكن

مرزائي خيانت

اَقُولُ هَذَا الْحَدِيثُ بِالطُّرُقِ الثَّلاَلَةِ فِي غَايَةٍ مِّنِ الْقُوَّةِ وَالصِّحَّةِ فَانَّ مُحَمَّدً (۱) بُنَ الْمُثَنَّى هُو الْعَنزِى أَبُو مُوسَى الزَّقِی البَصَرِی الْحَافِظُ اَحُرَجَ لَله السِّتَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بُنُ يَحْسَى حُجَّةٌ — وَامَّا مَعَاذُ بُنُ هِ شَامٍ (۲) فَهُو السَّتَّةُ قَالَ مُحَمَّدُ بُنُ هِ شَامٌ (۲) فَهُو السِّتَّةُ قَالَ الْبَصَرِى نَوْيُلُ الْيَمَنِ اَخُوجَ لَهُ السِّتَّةُ، وَامَّا اَبُوهُ فَهُوَ هِ شَامُ (۲) السَّتَّةُ وَامَّا اَبُوهُ فَهُوَ هِ شَامُ (۲) فَهُ السَّتَّةُ وَامَّا اللَّهُ الْمَثِي اللَّهُ السِّتَّةُ وَامَّا اللَّهُ وَاللَّهُ السَّتَّةُ وَامَّا اللَّهُ اللهُ اللهُ

<sup>(1)</sup> محمد بن المشى بن عبيد بن قيس العنزى بفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص 202

<sup>(</sup>٢) معاذبن هشام بن سنبر الدستوائي قال ابن معين صدوق ليس بحجة وقال ابن عدى له حليث كثير ربما يغلط وارجح انه صدوق خلاصة التذهيب ص ٣٨٠ وفي تقريب التهذيب ص ٢٣٨ صدوق ربما وهم من التاسعة مات سنة ماتين.

<sup>(</sup>٣) هشام بن أبى عبدالله بن سنبر الدستوائي أبوبكر البصرى كان يبيع الثياب التي تجلب من دستواء فتسب إليها قال على بن الجعد: سمعت شعبة يقول: كان هشام أحفظ منى وأعلم عن قتادة وقال البزار النستوائي أحفظ من أبي هلال - تهذيب التهذيب ج ١١، ص ٣٠ ـ ٢١،

<sup>(</sup>۳) صالح أبو الخليل ابن وأبي مريم الضبعي مولاهم وثقه ابن معين والنسائي، تقريب التهذيب ص: ۱۱۲ و خلاصة التذهيب ص ۱۷۱.

بن قيس العنزي بفتح العين والنون خلاصة التذهيب ص

متواثى قال ابن معين صلوق ليس بحجة وقال ابن عدى له انه صلوق خلاصة التذهيب ص ٢٨٠ وفي تقريب التهذيب والتاسعة مات سنة ماتين.

بر المعستوائي أبوبكر النصرى كان يبيع الثياب التي تجلب بن الجعد: سمعت شعبة يقول: كان هشام أحفظ منى ستوائي أحفظ من أبي هلال - تهذيب التهذيب ج ١ ١ ، ص

مويم الضبعي مولاهم وثقه ابن معين والنسائي، تقريب تلهيب ص 1 / 1 .

وصری ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ان کے اور میرے درمیان کوئی نی نہیں ہوا۔

مرزائي خيانت

"لم یکن بینی و بینکم کامعنی مرزامحود نے یہ کیا کہ اس کے اور میرے درمیان نی نہیں، حالا تکہ لفظ لم یہ کن بینی و بینکم کامعنی مرزامحود نے یہ نہیں، حالا تکہ لفظ لم یہ کئی کا بیان ہے جس کو خلیفہ محود نے چمیایا۔ پھر آ پہلے کے فرمایا کہ وہی عینی این مریم تازل ہوں گے تو معلوم ہوا کہ انھیں کا رفع ہوا ہے اوروہ زندہ آسان میں موجود میں کونکہ بقول مرزا غلام احمد قادیا فی نزول فرع ہے صعود کی۔ طاحظہ ہو (انجام آئم م ۱۲۸، فرائن ج اام ۱۲۸) اس حدیث یاک نے بھی مرزائی تاویلات کی دھیاں بکمیردی ہیں۔

دوسری خیانت

مرزائحودقا دیائی نے دوسری خیانت یہ کی کہ ابوداؤدشریف میں ندکور حدیث کے الفاظ ''ویقاتل الناس علی الاسلام''کوسرے سے کھاگئے کیونکہ مرزا غلام احمد قادیائی نے مقاتلہ نہ بھی کیا نداس کے حق میں تھے۔ دوتو صرف اگریزوں کے لیے دعا کیں کرنا جانتے ہے۔۔

## حديث تمبرس

عن عبدالله ابن عسر وابن العاص قال قال رسول الله عليه ينزل عيسى إبن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث حمسا واربعين سنة ثم يسموت فيد فن معى في قبرى فاقوم انا وعيسى ابن مريم في قبرو احد بين ابي بكر وعمو. (رواه ابن جوزى في الوقايا حال المصطفى ١٨٣٨ مكلوة ص ١٨٣٠ باب زول على)

'' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص نے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے فر مایا کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پراتریں کے یہاں شادی کریں گے۔ان کی اولا دہمی ہوگی۔اور زمین میں ۳۵ سال رہ کروفات یا نمیں گے اور میرے ساتھ گنبدخصری میں دفن ہوں گے۔

اس روایت کومرزا قادیانی نے نقل کر کے "فینسزوج ویولد" کے حصہ سے محری بیگم کے مرزاغلام احمدقادیانی کے نکاح شن آنے کی خوشخری برمحول کیا ہے اور "بید فسن فسی قبوی" سے اپنافزانی الرسول ہونا ثابت کیا ہے۔ بہر صال حدیث کومجے تشکیم کرلیا ہے۔ بیمدیث امام ابن جوزی نظر مالی ہے جومرز ایوں کے سلم محدوصدی عشم بیں ۔ کو یامحت مدیث سے اتکاری نیس ہوسکتا۔ اس سے ساتا بت ہوا کہ:

(۱) مدیث شن الی الارض 'کے لفظ سے کہ معرت عینی علیہ السلام زمین کی طرف نازل ہوں محمعوم ہوا کہ زمین کی طرف نازل ہوں محمعوم ہوا کہ زمین پر پہلے سے نہیں ہیں۔

(۲) چونکہ پہلے معرت عیلی علیہ السلام نے شادی نہ کی تھی اس لیے اب ان کی شادی کر کے کا دیا۔ کرنے کا ذکر بھی کردیا۔

(۳) ادرید تعریح مجی فرمادی کی که قیامت کے دن حضور الله ایک بی مقبرے سے ابو بکڑ وعمڑ کے درمیان بمعیسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔

مرزائي وجم

یہاں مرزائی میہ کہ دیتے ہیں کہ حضور کی قبر ہیں کیے دفن ہوں گے۔ مجر مرزاغلام احمد
قادیانی نے خود (نزدل آئے م ۲۷، غزائن ن ۱۸ م ۳۷۵) پر لکھا ہے کہ ان (لینی حضرت ابو بکڑو
حضرت عرفی کو میر مرتبہ ملا کہ آنخضرت المائی ہی د حضرت ملائی قاری نے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے۔

یکی مطلب مرقاق میں مرزائیوں کے مسلم مجد دحضرت ملائی قاری نے بیان فر مایا ہے۔

(۷) اس کے ساتھ وہ روایت بھی ملا دیجے کہ حضرت عائش نے حضور نبی کریم سے
اجازت جاتی کہ میں آپ کے پہلو میں دفن ہوجاؤں۔ آپ نے ارشاد فر مایا دہاں تو جگہ نہیں
اجازت جاتی کہ قرری جگہ ہے جہاں عیلی علیہ السلام دفن ہوں گے۔ ان کی قبر چوشی ہوگی۔ اس
روایت نے بھی مرزائیوں کی تمام تا ویلی خرافات کوختم کر کے رکھ دیا۔

حديث نمبريم

ان روح الله عيسى نازل فيكم فاذار أيتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الى الحمرة والبياض.....ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون.

(رواوالحاكم عن اني بررة في المتدرك ص ٣٩٠)

بیصدیث مرزائیوں کے امام اور مجدد صدی چہارم نے روایت کیا ہے۔ اس لیے اس کی صحت میں تو فئک ہوئی نہیں سکتا۔ اس صدیث میں حضورہ اللہ نے حضرت میسی علیہ السلام کوان کے قرآنی لقب''روح انڈ'' سے یا وفر مایا۔ تمام باتوں کا ذکر کرکے فر مایا جاتا ہے کہ اس کے بعد وہ فوت ہوں مے اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

177

مديث نمبره

عن ابی هریوا من السسماء فیکم و امام "" معرّست الاہر

خوشی کے )تمحارا کیا حال ہر امام (نماز کا) تمعیں میں۔ پڑھانے کے لیے تیار ہوں بڑھانے کا کہیں کے ووالگا منتمی ہے۔ (آپ ہی پڑھا کے

اور بعض روایات خود حضرت مهدی علیه السلام: اس کومرزائیوں کے مسلم مجددہ حدیث نمبر ۱۲

عن ابن عبا ینزل احی عیسی بن مر

(۱) اس حدیث کا منہ بند کر دیا ہے۔(۲) میرے بھائی ہیں (کوئی چ اس حدیث کوہ ۱۹۷) میں نقل کیا گر خیانت ک

حديث تمبرك عن عبدالله فيعث الله عيسىٰ ابن مو مدیث نمبر۵

عن ابي هريرة أنه قال قال رسول الله عَلَيْكُ كيف انتم أذ نزل ابن مريم من السماء فيكم و امامكم منكم.

" معرت الوہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ اللہ سے نازل ہوں گاات وقت (مارے خوثی کے ) تمحارا کیا حال ہوگا۔ جب مریم کے بیٹے تم میں آسان سے نازل ہوں گے اور تمحارا امام (نماز کا) شعیس میں سے ہوگا۔ "روایات میں آتا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام نماز پڑھانے کے لیے تیار ہوں گے کہ حضرت عینی علیہ السلام نازل ہوجا کیں گے۔وہ ان سے نماز پڑھانے کا کہیں گے وہ الکار کرتے ہوئے فرما کیں مے کہ اس نمازی اقامت آپ کے لیے کی میں ہے۔ (آپ بی پڑھا کیں گے)

اوربعض روایات میں ہے کہ اس امت کواللہ تعالی نے فضیات دی ہے۔ بہر حال وہ نماز خود حضرت مہدی حلے۔ بہر حال وہ نماز خود حضرت مہدی حلیا اللہ ما میں پڑھا کی گے۔ اس حدیث میں اسماء کا صاف الفظ موجود ہے اور اس کے مرزائیوں کے سلم مجدد صدی چہار مہام ہیں گئے نے روایت کیا ہے اس لیے اور ذیا وہ معتبر ہے۔ حدیث نمبر ۲

عن ابن عباس (في حديث طويل) قال رسول اللمنظية فعند ذالك ينزل اخي عيسي بن مريم من السماء على جبل افيق اماماً هادياً حكماً عادلاً (كزاللمال ١٩٣٣) من ١٩٧٢م

(۱) اس حدیث میں سرور عالم اللہ نے من السماء کا لفظ اضافہ کر کے مرزا قادیائی کا منہ بند کر دیا ہے۔ (۲) اس میں اخی (میرا بھائی) فرما کر عیسیٰ علیہ السلام جو پینجبر ہیں وہی میرے بھائی ہیں (کوئی چراغ بی بی کا بیٹا حضور کا معنوی بھائی ہیں ہے)

اس مدیث کو مرزا غلام احمد قادیانی نے (حمامته البشری م ۱۸ بخزائن ج عص ۱۹۷) میں نقل کیا مگر خیانت کر کے من السما و کالفظ کھا گیا۔

مديث تمبر ٢

(روادمسلم بحواله محكوة باب لاتقوم الساعة ص ا ٢٨)

ن جوزی نے نقل فرمائی ہے جومرزائیوں کے مسلم مجدد صدی عشم افکاری بیں بوسکا۔اس سے بیٹا بت ہواک الارش' کے لفظ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زیمن کی طرف ریمن پر پہلے سے بیں ہیں۔

و میلی طید السلام نے شادی ندی تنی اس لیے اب ان کی شادی

فرمادی کی کہ قیامت کے دن حضور اللہ ایک بی مقبرے سے ابو بکر " السلام کمڑے موں گے۔

بيسى نازل فيكم فاذار أيتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون.

(رواه الحام الهريرة في المستدرك م٠٠٠) ال كام اور مجد وصدى جهارم في روايت كيا ہے -اس ليے الله سكا -اس حديث ميں حضو مطاقة في حضرت عيلى عليه السلام حالت سے يا دفر مايا - تمام باتوں كا ذكركر كے فر مايا جاتا ہے كہ اور مسلمان ان كا جناز و پر حيس كے -

162

حضور سرور عالم الملك نے جیسے كەمكلۇ قاشرىف (باب بدء الحلق) میں ہے معراج كذكر ميں آسان پرحضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات كے ذكر میں فرمایا ك

فاذا اقرب من رايت به شبيها عروة بن مسعود.

(مكلوة ص٥٠٨، باب بدوالخلق)

دو صفرت عیسی کی مشابهت زیادہ ترعروۃ بن مسعود ہے گئی۔'' اب آپ خود ہی فرمائیں جس عروۃ بن مسعود کے مشابہ ستی کوآسان ہیں دیکھا۔ حدیث نمبر کے ہیں انہی کے نزول کا ذکر فرماتے اور پھر معفرت عروہ بن مسعود سے تشہید دے کر ارشاد کرتے ہیں کہ مید حبال کا پیچیا کر کے اس کو ہلاک کریں گے۔ اس مدیث ہیں آپ نے خر د ماغ انسانوں کو بھی بتا دیا کہ نازل ہونے والے وہی عیسی ابن مریم ہیں جو معفرت عروہ بن مسعود کے مشابہ ہیں۔ جن کوآسان ہیں دیکھا تھا۔

حديث تمبر۸

عن نواس بن سمعان رضى الله عنه قال قال رسول الله عنه الله عنه قال قال رسول الله عنه الله السيح بن مريم فينزل عندالمنارة البيضاء شرقى دمشق بين مهروذتين واضعاً كفيه على اجنحة ملكين اذا طأ طأ رأسه قطر واذا رفعه تحدرمنه جمان كاللؤلؤ فلا يحل كافريجدن ريح نفسه الامات ونفسه ينتهى حيث ينتهى طرف فيطلبه حتى يدركه بباب لدفيقتله.

(مسلم ج ۲ص ۱۹۰۱)

مرزان اپنی کتاب (ازالته الاوبام حداول ۲۰۱۲ ۲۰ بزائن ت ۲۰ مر کو ۲۰ ۲۰ بر بر این کتام ۱۹۹ ۲۰ ۱۳ بی مرزاغلام احمد کی نیم حرام کردگی کی بی مرزاغلام احمد کی نیم حرام کردگی کی بیتا ہے بیخواب یا کشف تھا حالا نکداس طویل حدیث کے الفاظ میں ہے "ان یسنخسس جو انسافیہ کسم فسانیا حجیجة لکم" اگروہ خروج کر لے جبکہ میں تم میل بول تو میل اس سے جھڑلوں گا کوئی بھی عقل منداس کوخواب یا کشف نہیں کہدسکا کی بھی کہتا ہے امام بخاری نے اس کوضعیف جمح کرروایت نہیں کیا۔ حالا نکدامام بخاری کا کی حدیث کوئی مدیث کوئی ندکر ناضعف کی دلیل نہیں ورنہ حدیث بجد کروایت نہیں کیا۔ حالانکہ امام بخاری میں بیس جن پرمرزان اپنی میسیت کی بنیا در کی ہے۔ اس حدیث این ملجہ اس حدیث اور حدیث این ملجہ اس حدیث اور حدیث این ملجہ اس حدیث اور حدیث ای مدیث کی بنیا در کی ہے۔ اس حدیث اور تمام احادیث نزول میں نہیں ہیں جن پرمرزانے اپنی میسیت کی بنیا در کی ہے۔ اس حدیث اور تمام احادیث نزول میں میں السماء ہے خودای حدیث اس حدیث السماء ہے خودای حدیث

الواس بن سمعان کے بارہ میں ( حدیث میں جو بیانظ موجود ہے ریک کا ہوگا۔'' (جادودہ جوسر چ حدیث نمبر ہ

حفرت الوبررة فر والسلام نفسسى به اولینتیهما . مجے اس ذات کی حم

کے لیے لیک کہیں کے یا عرب - اس صدیت میں بھی: ظاہر پر بی محمول کرنا ہوا گا حضر بہ خیس کرے گا) اور فج روحاء بہ مراد ہوگا۔

حديث تمبروا

حفرت رقع سروا اور چھڑنے گئے۔ عینی این مریم السک ذب والبہتان فحقال وہ ویشبہہ اساہ قالوا بہ عیسیٰ بیانتی علیہ السط عیسیٰ بیانتی علیہ السط عیسائی رسول کریم تھائے کی خدم عیرا کا بیٹا ہے ) آپ نے فرمایا ہوتی ہے آپ نے فرمایا پھرتمار بیتینا موت آئے گی تو انموں نے بیت آسان تھا کہ آپ الوہیت کیسے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ا الواس بن سمعان کے بارہ میں (ازالدالادبام ۱۸ بزائن جسم ۱۳۲) پر لکھا ہے۔''صحیح مسلم کی حدیث میں جو بیافقا موجود ہے کہ حضرت مسلم کی حدیث میں جو بیافقا موجود ہے کہ حضرت مسلم جب آسان سے اتریں کے تو ان کا لباس زرد رنگ کا موگا۔'' (جاددوہ جو مرچ ھر بولے)

مديث نمبره

حضرت ابو ہر ری ففر ماتے ہیں کدرسول اللہ علیہ نے فر مایا۔

واللذى نفسسى بيده ليهلن ابن مويم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً (رواه ملم في ميحن اص۸)

مجھے اس ذات کی نتم جس کے قبغہ میں میری جان ہے۔ ابن مریم فج روحاء میں جج کے لیے لیکے کہیں گے یاعمرے کے لیے یا دونوں کی نیت کر کے۔

- اس مدیث میں بھی سرور دوعالم اللہ نے فتم کھائی ہے اس لیے تمام الفاظ مدیث کو طاہر پر ہی محمول کرنا ہوا گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود جج کریں گے (کوئی اور ان کی طرف سے خبیں کرے گا) اور فج روحاء سے مرا دوہی روحاء کی گھائی ہوگی۔ نزول سے مرا دیجے اتر ناہی مرادہ وگا۔

حديث تمبر•ا

حضرت رقی سے روایت ہے۔ انموں نے کہا کہ نصار کی حضور علی کے پاس آ کے اور جھڑ نے گئے۔ یسی ابن مریم کے بارہ یس و قالو الله من ابدوہ و قالو اعلی الله السکدب و البهتان فقال لهم النبی علی الستم تعلمون اند لایکون و لد الا وهو یشبهه ابداہ قالوا بلی قال الستم تعلمون ان ربنا حی لایموت و ان عیسی یا تنہ کی علیه السناء فقالو بلی (در منور ۲۰ س) رق کی ہے ہیں کہ نجران کے عیسی یا تنہ کی علیه السناء فقالو بلی (در منور ۲۰ س) رق کی ہے ہیں کہ نجران کے عیسائی رسول کریم الله کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے معرت سینی علیہ السلام کی بارہ میں بھڑ نے گئے کہ معرت سینی علیہ السلام کی بارہ میں بھڑ نے گئے کہ معرت سینی علیہ السلام کا باپ کون ہے۔ (مطلب بیر قاکرہ فول نے کہا بات کی مشابہت ہوتی ہے یا نہیں۔ انموں نے کہا ہوتی ہے آپ نے فر مایا کہ بیٹے میں باپ کی مشابہت ہوتی ہے یا نہیں۔ انموں نے کہا بیشناموت آ کے گئ تو انموں نے کہا کول نہیں۔ اگر عینی علیہ السلام و فات یا بھی تھے تو یہاں پر بہت آ سان تھا کہ آپ الوہیت سے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ابطال الوہیت وابیت پر زیادہ صاف دلیل ہوجاتی یا ہوں تی کسے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ابطال الوہیت وابیت پر زیادہ صاف دلیل ہوجاتی یا ہوب تی کے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ابطال الوہیت وابیت پر زیادہ صاف دلیل ہوجاتی یا ہوب تی کے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہت آ سان تھا کہ آپ بات ابطال الوہیت وابیت پر زیادہ صاف دلیل ہوجاتی یا ہوب تی کے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہت ابوال الوہیت وابیت پر زیادہ صاف دلیل ہوجاتی یا ہوب تی کے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ابطال الوہیت وابیت پر زیادہ صاف دلیل ہوباتی یا ہوب تی کے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ابطال الوہیت وابیت پر زیادہ صاف دلیل ہوباتی یا ہوباتی ہوباتی یا ہوبا

ا بروافتل ) بین سیمکو قشریف (باب بروافتل ) بین ہے معراح پیملی طبیالسلام کی ملاقات کے ذکر پیمل فرمایا کہ: رایت به شبیها عووة بن مسعود.

و معکلوة ص ٥٠٨، باب بدوانظات )

ل مشابہت زیادہ ترعروۃ بن مسعود سے تھی۔'' ن فرما کیں جس عروۃ بن مسعود کے مشابہ ستی کوآسان میں دیکھا۔ زول کا ذکر فرماتے اور پھر حضرت عروہ بن مسعود سے تشہید دے کر کا کا پیچا کر کے اس کو ہلاک کریں گے۔ اس حدیث میں آپ نے خر کہ نازل ہونے والے وہی عیسیٰ ابن مریم ہیں جو حضرت عروہ بن کوآسان میں دیکھا تھا۔

(مسلم جهم اسم)

کیاب (ازالته الاویام حصداول ۲۰ ۱۲ ۲۰ بزرائن جسم ۱۹۹ تا ۲۰ ایک مشریف کی اس صدیف نے بھی مرز اغلام اجرکی نیند حرام کرر کی ۔ بھی مین حالا تکداس طویل صدیف کے الفاظ میں ہے "ان یسندسوج جیسجہ لکم" اگروہ خروج کر لے جبکہ میں تم میں ہوں تو میں اس سے مند اس کوخواب یا کشف نہیں کہ سکتا۔ بھی کہتا ہے امام بخاری نے نہیں کیا۔ حالا تکدامام بخاری کا کسی صدیف کونقل نہ کر تاضعف کی ولیل مین نیاری میں نہیں جی جن پر مرز انے اپنی سیحیت کی بنیا در کی ہے۔ ہے نزول میں نہیں جی جن پر مرز انے اپنی سیحیت کی بنیا در کی ہے۔ بھی نزول میں السماء ہے خودای صدیف فر مادیتے کہ تمحارے خیال میں تو وہ مرکھے ہیں تو پھر ضدایا خدا کے بیٹے کس طرح ہو سکتے ہیں۔
پھر بھی بہترین دلیل تھی مگر ممکن تھا کہ کوئی مرزائی چودھویں صدی میں اپنی کورچشی سے اس سے
موت مسیح ثابت کر دیتا سرور دو عالم مطابقہ نے نہایت صفائی سے تق اور صرف تق فر مایا کہ خدا
تعالی جی ہیں جو بھی نہیں مرتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پرفنا آئے گی لیمنی بجائے ماضی کے
مستقبل کا میغہ استعال فر مایا۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام وفات یا گئے ہوتے تو یقیمینا اس بحث میں بی
بہتر تھا کہ عیسسیٰ ، قدائی علیہ الفنا غیر مادیتے۔

حديث تمبراا

عن الحسن قال قال دسول الله علی المیه و ان عیسی لم یمت وانه داجع المیکم قبل یوم القیامة (درمنور ۲۳ س) پردادی حضرت سن بعری بین جومرتاج اولیاء بین اور جوتا بی بو کرفر ماتے بین کرسول الله الله نے فرمایا کویا یقیقا انحول نے حدیث کی صحابی سے حاصل فرمائی ۔ یوں بھی مرسل حدیث کو جوکی صحابی کے قوسط کے بغیر حضور کی طرف منسوب ہوگئی۔ حضرت ملاعلی قاری نے فرمایا کہ جمت ہے (شرح نخبہ) حضرت ملاعلی قاری صدی و بھر سے مسلم مجدو تھے۔ ان کا قول کون دد کرسکتا ہے۔ ببرحال اس حدیث نے تقری کردوبارہ ونیا ش آئیں گے۔ لفظلم یمت بھی ہے اور داجع بھی۔

حديث نمبراا

حضرت عبدالله بن مسعود سے ابن ماجدا ورمندا مام احمد میں روایت ہے کہ:

لما كان ليلة اسرى برسول الله عليه ابراهيم عليه السلام وموسى عليه السلام وموسى عليه السلام وعيسى عليه السلام فتذ اكر والساعة فيدوا بابراهيم فسئلوه عنها فلم يكن عنده منها علم ثم سألوا موسى فلم يكن عنده فر دعلم السحديث الى عيسى بن مريم فقال قد عهد الى فيما دون. وجبتها فاما وجبتها فلا يعلمها الا الله فذكر خروج الدجال قال فانزل فاقتله ن

(ابن ماجه باب نتنه الدجال وخروج عيلى ابن مريم ص ٢٩٩)

'' حضرت عبدالله بن مسعود صحابی فرماتے ہیں کہ معراج کی رات رسول کر پم اللہ اللہ منظم اللہ کی مسئول کر پم اللہ م نے ملاقات کی۔ حضرت ابراهیم علیہ السلام، حضرت موٹی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں انھوں نے اس کے متعلق سوال سے۔ پس انھوں نے اس کے متعلق سوال

104

کیا۔ انھوں نے لاعلمی ڈا ہر آ خرالامر حضرت عیسیٰ علیہ ال کیا تھا۔اس کا ٹھیک وقت سو اورفر مایا کہ پھریش افزوں گاا میرحدیث امام اح

ہیں۔ امام احمد صدی دوم کے جیسے کہ اصول تغییر میں لکھا جا ہے۔ یا در ہوں کے گردہ کا نا '

جوعیسی علیہ السلام آسان پر ایا سے قل کی نفی کردی جیسے کہ م اپنے مزول کا ذکر کیا تعالیکا دجال وقل کیا ہے۔

حديث تمبرسا

عن جابرٌ قال: اميـر هـم تـعـالْ صـل لــ الامة.

مرزاغلام احمدقاد ، پڑھائیں کے۔ بیامت محمد بیا معنی اگر مرزاغلام احمد قادیانی

خيىل لا كى جاتى جوييال موجود پية عر يي قواعد كوذ (

امیرقوم(لیخن مهدی علیه السلام گے کہ اللہ نے اس امت کے ہما ان کومرز اکے معنوں کی بجائے '

حضرت عبدالله بن عباس كا (فتح ال

ی پی تو وہ مرکئے ہیں تو پھر خدایا خدا کے بیٹے کس طرح ہو سکتے ہیں۔ مکن تھا کہ کوئی مرزائی چود ہویں صدی بیں اپنی کورچشی سے ای سے ور دوعالم مطالق نے نہایت صفائی سے حق اور صرف حق فریایا کہ خدا رتے اور حضرت میسیٰ علیہ السلام پر فاق کے گی لینی بجائے ماضی کے مایا۔ اگر میسیٰ علیہ السلام وفات یا گئے ہوتے تو یقیمنا اس بحث میں بہی مایا۔ اگر میسیٰ علیہ الفنا فحر مادیتے۔

لدين مسود ساين باج اورمندا م احد شراد وايت بك:
سلة اسرى بوسول الله عَلَيْكُ لقى ابر اهيم عليه السلام
لام وعيسى عليه السلام فتذ اكر والساعة فبدوا بابر اهيم
كن عنده منها علم ثم سألوا موسى فلم يكن عنده فردعلم
إين مويم فقال قد عهد الى فيما دون. وجبتها فاما وجبتها
كرخووج الدجال قال فانزل فاقتله 0

(ابن باجر باب فتندالد جال وخروج علين ابن مريم صواح الله بن مسعوده على أبن مريم صواح الله بن مسعوده على فرمات جين كدمعراج كى رات رسول كريم الله الله بن مسعوده عليه السلام ، حضرت عليه السلام اور حضرت عليه السلام سن كا ذكر چميز ااور حضرت ابراهيم عليه السلام في اس محتصل سوال

کیا۔انھوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ای طرح حضرت موئی علیہالسلام نے بھی بھی جواب دیا۔ آخرالامر حضرت عیسیٰ علیہالسلام نے جواب دیا کہ میرے ساتھو قرب قیامت کا ایک وعدہ کیا میا تھا۔اس کا ٹھیک وقت سوائے خداعز وجل کسی کومطوم نہیں ۔پس انھوں نے وجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ پھر میں اثر وں گااور دجال کوئل کروں گا۔ (آخر تک)''

بیحدیث امام احمد نے مرفوعا بیان فر مائی ہے کہ بیتمام الفاظ گویا خود حضورہ اللہ کے بیس۔ امام احمد میں بحث بی نہیں ہوسکت جیس۔ امام احمد میں بحث بی نہیں ہوسکت جیسے کہ اصول تغییر بین لکھا جا چکا ہے۔ اس حدیث سے ٹابت ہو گیا کہ وجال ایک فض کا نام جیسے کہ اصول تغییر بین لکھا جا چکا ہے۔ اس حدیث سے بھی بیٹا بت ہوگیا کہ جو میسی علیہ السلام آسان پر بین وہی انز کر وجال کولل کریں ہے۔ کمل وجال نے بھی دلیل وغیرہ سے قبل کی نئی کردی جیسے کہ مرزائی ہرزہ سرائی ہے کیا معراج کی رات میں مرزا قاویا نی نے سے نزول کا ذکر کیا تھا۔ کیا کہی مرزا قادیا نی اس آسان سے اترے ہیں۔ کیا انھوں نے بی وجال کولل کولل کولل کولل کولل کولل کیا ہے۔

## حديث تمبرسوا

عن جابر قال قال رسول الله مَنْ الله عَنْ الله عَنْ ابن مويم فيقول امير هم تعال حسل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة.

مرزاغلام احمدقادیانی "وامدامکم منکم" سات برت کرتے ہیں کہ نماز بھی بھی پڑھائیں گے۔ بیا مت محمد میں کہ نماز بھی بھی پڑھائیں گے۔ بیامت محمد میں سے بول کے۔ حالا تکدیہ قطعاً فلط ہوا مسلمہ کا معنی اگر مرزا فلام احمد قادیانی کے بیان کے مطابق لیس تو یہ عطف بیان ہوگا جس کے لیے واؤ نہیں لائی جاتی جو یہاں موجود ہے۔

یہ تو عربی قواعد کو ذرج کرنے کے متر ادف ہے۔ حدیث فدکورنے صاف کر دیا ہے کہ امیر قوم (بعنی مہدی علیہ السلام) کہیں گے آؤ آ کے ہوکر نماز پڑھاؤ دہ اٹکار کرتے ہوئے فرمائیں کے کہ اللہ نے اس امت کے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ اب مرز ائی اگر ایمان چاہجے ہیں تو ان کومرز اکے معنوں کی بجائے سر در دوعالم اللہ کے بیان کر دہ معنوں کو تعول کر لیما چاہیے۔

حفرت عبداللد بن عباس کاارشاداور حفرت حسن بعری کی قتم (فتح الباری ج۲ ص۹۹۳) می ہے کہ امام ابن جریر نے اساد سیجے کے ساتوسعید بن جیر سے حضرت ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے ای طرح حزم فر مایا ہے کہ فیدو صندن بد قبل موقد میں دونوں خمیرین حضرت عیسیٰ علیدالسلام کی طرف راجع بیں تمام اہل کتاب جعزت عیسیٰ علیدالسلام پران کی وفات سے پہلے ایمان کے آئیں کے اور ای کتاب میں اسی صفحہ پر حضرت حسن بعری سے جوادلیاء کے سرتاج بین نقل کیا ہے کہ انحوں نے بھی قبل موت عیسیٰ۔"والسلہ اندہ الآلحی ولکن اذا نول آمنوا بدہ اجمعین "کیا پھر سم کھائی اور کہا خدا کی سم کے دوعیسیٰ علیدالسلام اس وقت زعم موجود ہیں۔ جب نازل ہوں محدوم سبان پرایمان کے آئیں گے۔

یہاں تک آپ کواحادیث سے تغییر کاعلم ہواجس کا انکار ایک محالی نے بھی نہیں

کیا۔

نزول میج این مرتع کی نشانیاں مذہ عظم میں مار

تیفیبراعظم علیدالصلو و والسلام بضرورت بات نبیل فرماتے تھے، جو بات فرماتے و وقت مرم جو بات فرماتے و وقت مرم جامع اور تمام امور کوصاف کرنے والی ہوتی تعی -

حعرت عینی ابن مریم کے نزول کے سلیے میں آپ اللے نے نشانات کا اتنا اہتمام فر مایا کہ اس سے بدر کرمشکل ہے تا کہ کوئی نا دان میسجیت کا جموٹا دعویٰ کر کے امت کو گمراہ نہ کرے۔ آپ نے ارشا وفر مایا۔

(۱) آخری زمانہ میں میں تازل ہوں گے۔ (مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہزول صعود کی فرع ہے۔ جب بزول تو اتر سے ثابت ہوگیا تو صعود وعروج خود بی ثابت ہوگیا)

(۲) آپ نے بیودہ اعتراض کرنے والوں کا منہ بند کرنے کے لیے رجوع کا لفظ بھی استعال فرمایاد اجع المبحم کدوہ محمارے پاس دوبارہ آئیں گے۔

(٣) آپ نے تمام وسوسوں کو دور کرنے کے لیے سیمی فرمادیا کدوہ آسان سے نازل موں کے۔ موں کے۔

(٣) آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ زیمن کی طرف آئیں گے اورزین کی طرف آئیں گے اورزین کی طرف وی آتا ہے جو پہلے زیمن میں شہو۔

(٥) آپ نفر مایا که آند والے کانا میسی موگا۔

(۲) کمیں آپ نے سے فرمایا۔

(٤) ان كى والده كا نام مريم موكا (چراغ في في شهوكا)

ہوگی۔ (۲۴) دہ غیرمسلموں <u>۔۔</u>

مے تا کہاس کوئل کردیا جائے.

باربارمال كانام\_

وه آخری زماند میں

ومرسولاً الى بنم

اورول کی جرت آ

وه دمثق میں اتر پر

ومثق کےمشرق کی

ان پردوزردجادر

ان کے سر سے موت

فرشتول کے کندمو

اس ونت مبح کی نما

وهاس ونت يهلجه

فارغ ہوکروہ دجال

يبود بول كوفكست

الحركسي درخت بإلج

بجرباتى تمام يبود

حفرت عيىلى عليداا

مو**گا** جو بن باپ پيدا موااور قرآ

الدنيا والآخره يتحده

ہے۔ نی اسرائیل نے پھر بھی

مسلمان ہوجائیں سے۔ساری

ہوجا کیں گی جو پہلے نہ ہو کی تعمیر

ہجرت ساری زمین سے تھی۔ا

قائم فرمائیں سے۔

(11)

(17)

(IM)

(14)

**(۲1)** 

(14)

(1A)

(19)

 $(r_{\bullet})$ 

(ri)

(77)

(44)

**(**\(\dagger)\)

ابن عباس كاقول قل كياب كه معزت ابن عباس في العمرة ب قبل موقه من دونول معمر بن معرت عيسى عليدالسلام كالمرف رت میسی علیدالسلام بران کی وفات سے پہلے ایمان کے آئیں ر رحفرت حن بعری سے جواولیا و کے مرتاج بی نقل کیا ہے کہ مَنْ قِبَلَ مُوتَ عَيْنًا \_' والسله انه الآلحي ولكن اذا نزل كيا يحرهم كماتى اوركبا خدا كهم كدوة يسل عليدالسلام اس وقت زعره ع محدوسبان برائان لے آئیں مے۔ واحادیث ہے تغییر کاعلم ہوا جس کا انکار ایک محالی نے بھی نہیں

ملوة والسلام بيضرورت إت بين فرماتے تھے، جو بات فرماتے وركوماف كرف والى بوتى تقى -مريم كزول كسلط من آب الله فانتاا مها ل ہے تا كدكوئى نادان مسيحيت كاجمونا دعوى كركے امت كو كمراه نه

مسح نازل موں مے۔ (مرزا قادیانی نے کھا ہے کہزول صعود کی ے ابت ہوگیا تو صعود وعردج خود بی ابت ہوگیا)

واحتراض كرنے والوں كامند بندكرنے كے ليے رجوع كالفظ بحى م كرو جمعارے إس دوبارة أسمي مح-

وسوس کودور کرنے کے لیے بیمی فرمادیا کدوہ آسان سے نازل

روضاحت كرت موع ارشاد فرمايا كدوه زيين كى طرف آكي ا تاہے جو پہلے زمن میں نہو۔

كرآن والكانام سيلي موكار

فيمتح فرمايات نام مريم موكا (چراغ لي لي نه موكا)

IMA

باربار مال كانام لي كربتاديا كركس مرد حكيم غلام مرتضا كايينا ندموكا بلكدوي عيلى ہوگا جوبن باپ پیدا ہوااور قرآن نے ان کو مال بل کے تام سے بیارا۔

وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں کے۔ (9)

ومرسولاً الى بنى اسوائيل تے كمت الله تے روح الله تے وجميعاً في (11) المدنيا والآخره تح للخجرائل عيدابوع تعيان وزيردست معرات ديم تے۔ بنی اسرائیل نے پر بھی نہ مانا تو وہ آ کر بنی دجال کوئل کریں مے اور تمام اہل کتاب مسلمان ہوجائیں گے۔ساری دنیا میں اسلام پیل جائے گا اور ان کے شایان شان تمام باتیں ہوجا تیں کی جو پہلے نہونی تھیں۔

اوروں کی جربت ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف، معرت عیلی علیہ السلام کی ہجرت ساری زین سے می -اس لیے وہ واپس زین من آ کرساری زین من عاولاندظام قائم فرہائیں سے۔

> وودمتق میں اتریں تھے۔ (11)

دمثق کے مشرق کی طرف منارہ کے مایں۔ (14)

ان يردوزرد جا دري مول كي \_ (Ir)

ان کے سرے موتوں کی طرح یائی فیکے گا۔ (16)

فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے نازل ہوں ہے۔ **(11)** 

اس وفت من كى نماز كے كيے اقامت موكى موكى \_ (14)وہ اس وقت پہلے ہی امام کونماز پڑھنے کا کہیں گے۔ (N)

فارغ ہوکروہ د جال سے لڑیں گے۔اس کولل کردیں گے۔ (19)

> يبود يول كوككست فاش موجائے كى\_ (r•)

اکرکی درخت یا پقرکے بیٹیے کوئی یہودی چمیا ہوگا وہ بھی مسلمانوں کواطلاع دیں (11)مے تا کہاس وقتل کردیا جائے۔

چرباتی تمام يبودادرعيماني مسلمان موجائي ميدونيا بحري اسلام يميل جائے (rr)-6

حضرت عیسیٰ علیدالسلام جنگ بند کرویں مے کیونکد ساری دنیا اسلام کے تالح مومی (۲۳) ہوگی۔

وہ غیرمسلموں سے جزید (نیکس) لینا بند کردیں سے۔دووجہ سے ایک تو غیرمسلم عی (rr) (۳۵) ووسار

پېرے بون مے ال

(۴۷) سپیلیٰه

(۳۷) ان کے

آخر حعزت عيسى عليه

(۴۸) عیلی عل

(۳۹) ان کی

طرف حنور کے ی

(۵۰) ووروفن

(61)

(ar)

(ar)

(۵۵)

(ra)

(۵۷) ووصليه

(۵۸) خزیرکآ

**نغرت** دلانے کے۔

موکران کے <del>ل</del> کاانہ

(۵۹) دجال

(૧૦) યુક્ડા

السلام مسلمانوں کو۔ دی جائے گی (او کما آ

ال سےمقعدیہ

كياسرور

آپ۔

اككانز

ووحاتم

عادلاه

حفزت

انكار

ندویں گے۔دوسرے ال کی خت بہتات ہوگ۔

۲۵) مال کثرت سے لوگوں کودیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی تبول کرنے والا نہ ہوگا۔

(۲۲) اس وقت ایک مجده ساری دنیا سے زیاده بهتر موگار

(٢٤) بينازل مونے والا وي عيلى عليه السلام موگا جن سے آسان بيس قيامت كى باتيں موئى تيس اور انھوں نے كہا تھا كہ اتر كرد جال كول كروں گا۔

(۲۸) د ومنرور فوت مول مے محرا بھی تک ان پر فائیں آئی۔

(٢٩) ووج اليس مال ونياش زئده ريس ك\_

(۳۰) ووچ کریں گے۔

(٣١) روحاك كمائى سے ليك كس ك\_

(۳۲) پہلے شادی نہ ہوئی تھی اب شادی کریں گے۔

(۳۳) وه پرانے اور اپنے وقت کے رسول تھے اور اب شریعت محدید (علی صاحبها الصلو قا والسلام) بیمل کریں مے اور کرائیں مے۔

(mm) جبان کی وفات ہو گی مسلمان ان کا جناز و پڑھیں گے۔

(٣٥) ووحضور المنافقة كروضه مبارك مين وفن مول محر

(٣٧) جبوه تازل مول كے ايك حرب ( متھيار ) لے كرد جال كول كر ي مے

(٣٤) ان كزماني ين اتناعدل موكاكمشراور بحرايك كمات سے ياني ويس كے۔

(۳۸) بیدونی عینی علیدانسلام ہول مے جوحضور سے چندمدیاں پہلے تھے اور ان کے اور حضور کے درمیان کوئی پیغمرند تھا۔

(۳۹) یدوی مول مےجن کا نام روح اللہ بھی تھا۔

( ٢٠٠) ان سے پہلے مردصالح موں مے جونماز پر مائیں مے وہ مہدی موں کے۔

(M) ووالل بيت سے بول كے\_

(۳۲) ان کانام حضور کے نام کے مطابق ہوگا۔اوران کے والد کانام حضور کے والد کے نام کی طرح ہوگا۔

(۳۳س) و جس دجال کوتل کریں مے وہ کانا ہوگا۔اس کے ماتھ پرک ف راکھا ہوگا لین کافر۔

(۳۲) و مجی طرح طرح کے اِ تبات دکھائے گا۔ جس سے لوگوں کو کفرادر ایمانی پختگی کا ہے گئے۔ علاقے۔

(۳۵) وہ ساری دنیا کا چکر لگائے گا۔ گراس دن مدینہ منورہ اور مکم معظمہ پر فر معتوں کے پہرے ہون سے اس معان دوشمروں میں واغل نہ ہوسکے گا۔

(٣٦) ميلي عليه السلام وجال كاليجياكركاس كوباب لدين فل كري هـ

(27) ان كے زمانے ميں يا جوج و ماجوج خروج كريں مے لوگ بوے تك ہوں مے۔ آخر حضرت عيلى عليه السلام ان كے ليے بدد عافر مائيں مے اوراد مجر كر مرجائيں مے۔

(۴۸) عینی علیدالسلام دهن میں جہاں نازل ہوں کے ۔وہ افتی نام کاٹیلہ ہوگا۔

(٣٩) ان كي آ دمعلوم كر كے مسلمان مارے خوشى كے پھولے نہ سائيں مے جس كى

طرف صنور نے کیف انتم سے اشار و فرمایا ہے۔

(۵۰) وہ روضۂ اطہر پر حاضر ہوکر سلام پیش کریں گے۔ حضو ان کا جواب دیں گے۔ (۵۰) ہوں نہاں دین جن عسل میں مرکز بال خور ہو

(۵۱) آپ نے حلف اٹھا کر حضرت عیسیٰ ابن مریم کے نزول کی خبر دی۔ دری میں میں مات میں کر دری میں نہ مع

(۵۲) ان کا زول قیامت کی (بدی) نشانی ہوگی۔

(۵۳) ودحاكم (علم) بول مح\_

(۵۴) عادل اورمقسط مول محمد

(۵۵) حغرت عیسیٰ علیه السلام حغرت عرده بن مسعود کی طرح ہوں مے۔ ۲۵۵ ساز میں میں میں میں اور اور اس کا میں میں میں میں اس میں اور اس کے۔

(۵۲) ان کارنگ سفیدی دسرخی کی طرف ماکل ہوگا۔

(۵۷) وه ملیب کوتو ژویں مے جس کی پوجاموتی تھی یاجو پھاریوں کی نشانی تھی۔

(۵۸) خزر کوئل کریں گے۔ بینجس انعین ہے اور عیمائی اس کوشیر ما در مجھ کر کھاتے ہیں نفرت دلانے کے لیے ایما کیا جائے گا۔ آج کل بھی پیضلوں کونقصان پہنچاتے ہیں تو لوگ جمع ہوکران کے لیکا انتظام کرتے ہیں۔

(۵۹) د جال کے پاس اس وقت ستر بزار یبودی فشر ہوگا۔

(۱۰) یا جوج ماجوج کے باہمی مقاتلے اور مرنے سے بد بو ہوگ ۔ پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لئے کر پہاڑ پر چڑھیں سے ۔ پھر دعا فرمائیں سے ۔ بارش ہوگی وہ بد بودور کر دی جائے گی (اوکما قال)

کیا سرورعالم المسالئے جیسی ہتی نے کسی اور بات کے لیے بھی اتنا اہتمام فر مایا ہے۔ اس سے مقصد بیہ ہے کہ کوئی اور د جال سے ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہ کر بیٹھے۔ فت بہتات ہوگی۔ ں کودیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی تبول کرنے والا نہ ہوگا۔ ماری دنیاسے زیادہ بہتر ہوگا۔ وی عیمیٰ علیہ السلام ہوگا جن سے آسان میں قیامت کی باتیں میں میں مان فلاس میں میں

راتر کرد جال کول کرد ن گا۔ محرکر ابھی تک ان برفنانیس آئی۔

عے حرا میں میں ان پر ما دیں اور میں زعرہ رہیں گے۔

> لیک کمیں گے۔ ن اب شاوی کریں گے۔

ائیں گے۔ او کی مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

ادی سیان اس میں دوں ہے۔ خدمبارک میں دفن ہوں سے۔ میں میں است

گےایک حربہ( ہتھیار ) لے کرد جال کوٹل کریں گے۔ دحدید ارد میں شرید کو ان کمار مرید ہو افریکس کا

ا تنامدل ہوگا کہ شیر اور بکرا یک کھاٹ سے پانی تنگ کے۔ ام ہوں گے جو حضور سے چند صدیاں پہلے تنے اور ان کے اور

> کانام روح اللہ محی تھا۔ کے ہوں کے جونماز پڑھائیں کے۔وہ مہدی ہوں گے۔

ل کے۔ نام کے مطابق ہوگا۔اوران کے والد کا نام حضور کے والد کے

لریں مے دو کانا ہوگا۔اس کے ماتھے پرک نب رکھا ہوگا لینی

مے عاتبات دکھائے گا۔جس سے لوگوں کو تفراور ایمانی پھٹلی کا

The state of the s

طرح پاک ہوسکتی ہیں۔
اتمام جمت
مرزاناصرا
ہےاوراس کی وجہ بید بتا جمت کے لیے ضرور کی دنیا کے سر کروڑ مسلمال اتمام جمت نہیں ہوئی۔ کاشتہ پوداتھ بڑی اف

خودكاشته بودا

كها كه خاعران كوكها كميا

غلام احمة قادياني نيوج

غلام احمرقاد بإنى اى الم

مرزاكي فمائ

ہم کہتے ہ

مسیح موجود بن مکے (ا ساسنے دال نیس کلتی توا زیر دست اور لا جوار

سم قبم لوگر

ہم تمام ام ولی کے کلام سے میں ابہ مراد کوئی ان کامٹیل مر احمد بن چراغ بی بی ہے

اباكرايكامق کے کھیل سے مراد غلام احمد ہے ....مریم سے مراد چار فی بی ہے۔ومثل سے مراد قادیان ع ..... بابلد سمرادلد میاند ب قل سمرادم باحدین فالب آنائے .... معیل مسیح ہے۔ زدجا درول سے مرادمیری دو بیاریاں ہیں .....دجال سے مرادیا دری ہیں۔ خرد جال سے مرادر بل ہے۔جس پروہ خود بھی سوار ہوا ہے۔ مبدی سےمرادیمی غلام احرب۔ حارث سے مرادمی غلام احد ہے۔ رجل فارس سےمرادیمی غلام احمہ منارة سے مراد قادیان کا مناره ہے جو بعد ش مرا اللام احدادیال لے بنایا نزول سے مراد سفركرك كبيل الرناب - سسآسان عرادا مان بدايل بن - سيسى بن مريم عراد غلام احم قادياني عدس غلام احميلي عليه السلام سي متحد ب-سسفلام احم عين محم ب- سفلام احمر في والاكرش اوتارب سيفلام احد مفورى كى بعث ثانيب-فلأم احمد كزمانه مس وه عالم كمرفليدا سلام موا-جوحضور كزماند من ندموسكار نمازش جودعاماً كل كئ ب (غيسر المغطوب عليهم)ال مسمرزا قاديانى كودكودي والول سے علی کی دعا ہے۔ میری وحی قرآن کے برابر ہے۔ .... جھ من تمام میغیروں کے کمالات جمع ہیں۔ میں حضرت حسین سے قطعی افغال ہوں۔ وہ کیا بین میں حضرت عیلی علیہ السلام سے افغال مول ان کا بروز اور مثل مورجی ان سے آئے قال کیا مول۔ بلكه تمام انبیاء سے میرے مجزے زیادہ ہیں اور ش معرفت میں کی پیغبرے کم نہیں ہوں۔ پھر وہ اپنے بیٹے کو کیے یہ کویا خدا آسان سے از آیا یہ۔ اور وہ بیٹا کہنے گئے۔ برطن رتی کرسکا اوراس کے چیلے اکمل کے اشعار ذیل سے مطابق حضور سے اضل ب (معاذ اللہ) محد مجر الر آئے ہیں ہم میں اورآ کے سے ہیں بوھرائی ثان میں محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان علی

ره شکتے ہیں۔

پران شعروں کومرزاغلام احد قادیانی من کر حسین کریں اور جزاک اللہ کہیں۔

اب آب خود بی فیملد کریں کدی فیض اوراس کوسلمان جائے والے کیے سلمان

خودكاشته بودا

مرزائی نمائنده (امام جماعت مرزائیه) مرزانا صراحد نے خودکاشتہ پودے کے بارہ میں کہا کہ خاندان کو کہا کمیا ہے۔ کمراثار نی جزل صاحب نے ممبروں کی کعمی ہوئی فہرست بتائی جومرزا غلام احمد قادیانی اس فرقہ کوخودکاشتہ پودا کہدہ ہیں۔ غلام احمد قادیانی اس فرقہ کوخودکاشتہ پودا کہدہ ہیں۔

ہم کہتے ہیں چلومرز اغلام احمد قادیانی کا خاعدان ہی اگریز کا خود کاشتہ بودا ہوا تو مرزا غلام احمد قادیانی ای انگریزی بودے کی شاخ ہوئے۔ اگروہ بودا پلید ہے تو بودے کی شاخیس کس طرح پاک ہوسکتی ہیں۔

اتمام جحت

مرزانا صراحمہ نے عام مسلمانوں کو بداکا فرکہنے سے گریز کر کے چھوٹاکا فرقر اردیا ہے اوراس کی وجہ بیتائی ہے کہ ان پراتمام جمت نہیں ہوئی۔ کیونکہ مرزانا صراحمہ کے ہاں اتمام جمت نہیں ہوئی۔ کیونکہ مرزانا صراحمہ کے ہاں اتمام جمت کے لیے ضروری ہے کہ دوسرےکا ول بیمان جائے کہ بات تو تی ہے پھرا تکار کرے۔ تو دنیا کے سر کروڑ مسلمان تو مرزاغلام احمد قادیا فی کو کا قب مفتری تیجے ہیں۔ ان پران کے ہاں اتمام جمت نہیں ہوئی۔ اس لیے بیامت اسلامیہ سے خارج یعنی بدے کا فرنیس ہیں۔ لیکن خود کا شتہ پودا ہے بدی احتیا ماسیکھی تھی۔ پہلے لکھ دیا کہ بیل مثمل سے موجود ہوں۔

(مجموعهاشتهارات م ۲۰۷)

کم فہم لوگ جھے سے موجود خیال کر بیٹھے ہیں پھر بعد میں بڑے زور شور سے خود ہی مسیح موجود بن گئے (ازالہ اوہام ص۹۳ نزائن ج۳ ص۱۲۲)۔اور جب دیکھا کہ علماء کرام کے سامنے دال نیس گلتی تو فتا فی الرسول کی آٹر کی اور عین مجمہ ہونے کا دعو کی کرڈ اللہ

(خطبه الهامية م اسما فترائن ج١٦م الينا)

زبردست اورلا جواب يخلنج

ہم تمام امت مرزائیکو چینی کرتے ہیں کہ تیرہ سوسال کے کی مجدد محدث محالی اور ولی کے کلام سے بیٹا ہوں اسلام مربی ہیں ہے ولی کے کلام سے بیٹا بت کردو کہ تیسی علیہ السلام مربی ہیں۔ سے این مربی این سے مراد کوئی ان کامٹیل مراد ہے۔ خود حضرت میسی علیہ السلام نہیں آئیں گے۔ یا ان سے مراد غلام احمد بن چراخ بی بی ہے۔ اگرتم سے ہوتو تیرہ سوسال کے کسی محدث یا مجد دکا قول پیش کرو۔

ہے۔۔۔۔۔۔ میں سے مراد چراخ بی بی ہے۔ومثل سے مراد قادیان نہے۔ قل سے مرادم احدث میں فالب آنائے۔۔۔۔۔ کے سے مراد مراد میری دو بیاریاں ہیں۔۔۔۔د جال سے مراد یا دری ہیں۔ آبردہ خود می موار ہوا ہے۔

..... محد من آمام بيغمرول كى كمالات جمع بيں۔ ل موں۔ وہ كيا بين بيں حضرت عيلى عليه السلام سے افغال مى ان سے آگے تكل كيا ہوں۔ دزيادہ بيں اور بيں معرفت بيں كى بيغمبرے كم نبيں ہوں۔ پھر سان سے اتر آيا ہے۔ اور وہ بيٹا كہنے گئے۔ ہر ضم تر تى كرسكا حالا ہے۔

کاشعار ذیل کے مطابق حضور سے افضل ہے (معاد اللہ)
ہم میں اور آگے سے ہیں بوجہ کراپی شان میں
نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
اغلام احمد قادیانی من کر محسین کریں اور جزاک اللہ کوئیں۔
لد کریں کہ دیفض اور اس کومسلمان جانے والے کیے مسلمان

101

دوسرا فيلنج

تیرہ سوسال کے اندرکی زمانہ کے بارہ میں بیٹا بت کروکہ کی نے نیوت کا دھوئی کیا ہو۔ اور مسلمانوں نے اس کو طاقت ہوتے ہوئے برداشت کیا ہو۔ یا کسی نے کسی مرحی نیوت سے بددریافت کیا ہوکہ تما را دھوئی تشریحی نبوت کا ہے یا فیرتشریحی کا بروزی اورظلی کا یاستقل کا۔ تواس طرح آپ ڈیل کا فرہوجاتے ہیں۔

أيك اور ذعونك

مرزاغلام المحدقادیانی اور مرزائیوں نے دنیا بحری بیڈ مونگ رچایا ہے کہ نبوت بند ہوگئ یا نبی آ کے ہیں۔ حالا تکہ خودان کے ہاں ندمرزا قادیانی سے پہلے کوئی نبی آیا نہ بعدیں قیامت تک آئے گا۔ تو بیساری بحث صرف امت کو الجھانے کے لیے ہے۔ بات بیکرو کہ مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام بن سکتے ہیں یا آئے والا دہی ہے جس کو تیرہ سوسال کے تمام محدثین صحابہ کرام اور مجددین نے میں این مریم قرار دیا ہے کہ وہی آئیں گے۔

مرزاغلام احمة قادياني كى يريشاني

اسلسله میں مرزاغلام احمد قادیانی کی پریشانی کا بیعالم ہے کہ سے کہ آنے کی چیش کوئی کومشہور ومعروف اور متواتر بھی قرار دیا اور (ازالته الاوہام میں کے ہوئی جسم ۲۰۰۰) پر صاف کھے دیا ' بیاول درجہ کی چیش کوئی ہے۔ اس کوتو اتر کا اول درجہ حاصل ہے۔ '' مگر یہ کھے مارا کہ' خدانے قرآن کے متی لوگوں سے چیپا دیئے۔ '' آئینہ کمالات میں ۲۲۴ نوائن کے میں کو میں اور چیو دینا کران پردس سال تک ند کھولے اور میں کھے مارا حتی کہ مرزاغلام احمد قادیانی کو مامور و بحد دینا کران پردس سال تک ند کھولے اور میں کھے مارا کہ حیات سے کا حقیدہ شرک عظیم ہے۔ اور نہتے کے لیے پرانے اولیاء صلحاء اور صحابہ کو معذور قرادد سے دیا کہ بہلا اجماع وفات میں بر ہواتو پھر مسلم مسلم مسلم نوں سے بھی چیپارہا۔ بھی شرک عظیم کہ کرخود بھی مشرک ہے رہے۔ اور بھی اپنی مسلم مسلم مسلم نوں سے کیسے چیپارہا۔ بھی شرک عظیم کہ کرخود بھی مشرک ہے در ہے۔ اور بھی اپنی مردورت کے لیے تیرہ سوسال بعد قرآن وائی کا دھوئی کر کے خود سے این مریم بن بیشے۔ بھلا جو مشرک عظیم بنتا ہے۔ خدا ایسے قرآنی مسلم کولوگوں سے جیپا سکتا ہے۔ پھرقرآن کے خزول کا فائدہ کیا ہوا۔

كيابيه وسكما ب كه خدا تعالى قرآن كيض معانى قرون اولى سے چميا دي اور

ilar .

صدیوں کے مجددین اولیاء کم مدیوں کے مجددین اولیاء کم مجدد و مامور ہو کر بھی دی سال اللہ کم واجتہادی وجہ سے برواء حفاظ محت کریں گے ۔۔۔۔۔ کیا حفاظ محتوات کی آ محمول سے فود فی محتوات کی رہیو محتات کی رہیو

چوتما چيلنج

کیائمی ٹی نے کا خدمت کی ہے جومرزاغلام اج

يانجوال جيلنح

اگرکوئی ایسانی آ عالم النظاف نے جہاں اور خبر ہر امت کو کفر سے پچانے کے لیے رفع کا ذہ کر کرے اور مریم کے۔ آپ نے امت کے لیے سامال

كام كياب

خودمرزا کا قول ہے کرے چاہے نہ کرے۔'' دیکھیے اس عبارت!

سچاسجھ کرا تکار کرنے کی دم نیس

اس سے طاہر ہے کہ بات ہوگئ ۔ دعوت حق بھی گئی ار

مرکی زمانہ کے ہارہ میں بیٹا بت کروکہ کی نے نبوت کا دمویٰ کیا طاقت ہوتے ہوئے برداشت کیا ہو۔ یاکی نے کی مدی نبوت ادمویٰ تشریعی نبوت کا ہے یا فیرتشریعی کا بروزی اورظل کا یاستقل فرموجاتے ہیں۔

بیانی اور مرزائیوں نے دنیا مجرش بیڈ مونگ رچایا ہے کہ بوت بند اگد خودان کے ہاں نہ مرزا قادیانی سے پہلے کوئی نی آیا نہ بعد میں ری بحث صرف امت کو الجھانے کے لیے ہے۔ بات بیرکروکہ مرزا سکتے جیں یا آنے والا وہی ہے جس کو تیروسوسال کے تمام محدثین کا این مریم قرار دیا ہے کہ دہی آئیں گے۔

ن افلام احمد قادیانی کی پریشانی کا بیعالم ہے کہ تنے کے آنے کی پیش نواتر بھی قرار دیا اور ( ازالتہ الاوہام ص۵۵ فرائن جسم ۲۰۰۰) پر پیش کوئی ہے۔اس کوتو اتر کا اول درجہ حاصل ہے۔ "مگر میلکھ مارا کو مامور دھجو دینا کران پردس سال تک نہ کھولے۔ اور مید بھی لکھ مارا بھیم ہے۔ اور نیچنے کے لیے پر انے اولیا وسلحاء اور صحابہ کو معذور ہادی قلطی ہوئی۔ پھر بھی کہ کہ خود بھی مشرک ہے رہے۔ اور بھی اپنی ہارہا۔ بھی شرک عظیم کہ کرخود بھی مشرک ہے رہے۔ اور بھی اپنی ہادہا۔ بھی شرک عظیم کہ کرخود بھی مشرک ہے رہے۔ اور بھی اپنی ہادہا۔ بھی شرک عظیم کہ کرخود بھی مشرک ہے رہے۔ اور بھی اپنی ہادہا۔ بھی شرک عظیم کہ کرخود بھی مشرک ہے رہے۔ اور بھی اپنی ہادہا۔ بھی شرک عظیم کہ کرخود کی این مریم بن بیشے۔ بھلا جو ہادول کا فاکدہ کیا ہوا۔

المغدا تعالى قرآن كيعض معانى قرون اولى سے چمپادين اور

lar .

صدیوں کے مجددین اولیاء کرام اور علاء کرام مشرکا نہ معنی پر ہے رہیں۔ حتی کہ مرزا قادیاتی مجدد و مامور ہوکر بھی دس سال تک عیسی علیہ السلام کوآسان پر زعدہ مانے رہے۔ اور کیا شرک عظیم کواجتہا دکی وجہ سے برواشت کیا جاسکتا ہے۔ کیا خود قرآن پاک نے انسا نہ حدن نو لنا اللہ کو و انسا لمہ لمحافظون نہیں فر مایا کہ ہم بی نے قرآن (ذکر) اتارااور ہم بی اس کی طاقت کا یہ مطلب ہے کہ اس کے معانی کو صدیوں تک بہترین عظامت کریں گے ۔۔۔۔۔ کیا کہ قرآن پاک ذکر معزات کی آئی کھوں سے خود خدااو جمل کردے۔ حالا کہ خود مرزانے بھی کہا کہ قرآن پاک ذکر ہے اور ذاکر قیامت تک رہیں۔ اس کا مفہوم دلوں میں رہے گا۔ اس کے مقاصد ومطالب کی مخاصد ومطالب کی حفاصد ومطالب کی سے اصل کام ہے۔۔ (شہادة القرآن سی ۵۵۔ ۳۵ اس کے مقاصد ومطالب کی حداد

چوتی چیلنج

کیاکی نی نے کا فر حکومت کی اتن خوشا مد کی ہے اور اتن دھا کیں دی ہیں اور اتن خدمت کی ہے۔ خدمت کی ہے۔

بإنجوال فيلنح

اگرکوئی ایبانی آناتھا جس کا اٹکارکر کے ساری امت کافر ہو جاتی تو کیا سرور عالم ہو جاتی تو کیا سرور عالم ہوں کی اس وال منظم کے جہاں اور خبریں منتقبل کی دیں وہاں بی ضرور کی شقا کہ سر کروڑ آدمیوں کی امت کو تفریت بچانے کے فرما دیتے کیالانہی بعدی فرما کراور سے بچانے کے فرما دیتے کے فادر دوبارہ آنے کی متوانز خبریں دے کرخود آپ نے امت کے لیے سامان تفر (العیاذ باللہ) تجویز نہیں کیا۔

مرزانا صراحدنے اتمام جست کے ساتھ دل سے سی بان لینے کی دم لگا کرا بجاد بندہ کا کام کیا ہے۔

خودمرزا کا قول ہے۔''اورخدانے اپنی جمت پوری کردی ہے اب جا ہے کوئی قبول کرے۔'' (ترجیقت الوی ۱۳۷ ہزائن جام ۵۷۳ھ)

دیکھیے اس عبارت میں مرزاغلام احمد قادیانی نے بھی اتمام جحت کے ساتھ ول سے سچا بچھ کرانکار کرنے کی دم نیس لگائی۔

اس سے فاہر ہے کہ اگلامانے یا ندمانے سمجے بانہ سمجے جب اس کی سماسنے دلیل سے بات ہوگئ۔ دورت حق بیٹنی گئ اب اس پراتمام جمت ہوگیا جاہے مانے یاندمانے۔ اگراس طرح ند کیا جائے تو دنیا کے زیادہ ترکا فرجو حضوں آگائے کو نی نیس بھتے ان کے الکارے وہ کیوں بڑے کا فرہوئے۔

مرزانا مراحد نے کہا ہے کہ مرزا قادیانی کے الکارسے خدا آخرت میں سزادے گا۔ ونیا میں بیمسلمانوں کی طرح ہوگا۔
گا۔ ونیا میں بیمسلمانوں بی میں شار ہیں ادران سے کلی وسیاس سلوک سلمانوں کی طرح ہوگا۔
اس طرح دوا پی بختیر پر پردہ ڈالتے ہیں۔ محران کومعلوم ہوکددل کی ہات خدا جانتا ہے۔ یہاں قاضی اور عدالت بھی گلا ہر پر فیصلہ کریں ہے۔ اگر مرزا نی ہے تو اس کا الکار کفر ہے پھر کوئی آدی جومرزا غلام احمد قادیاتی کو خدمانے مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اورا گر نبوت ختم ہے تو مرزا غلام احمد قادیاتی اور اس کے مانے والے سب قطعی کا فریں۔

دومرى طرح سنيقرآن پاك بس بـ"وماكنا معدبين حتى نبعث رسولا" "كريم جب تك رسول نه بيج دين عذاب نيس دية ـ"

یمال صرف رسول کے بیعیج کاؤکرہے۔ اس کودل سے بچا بچھکرا تکارکاؤکرٹیل ہے اور رسول بیعیج کے بعد منکررسول کو صرف عذاب اخروی ٹیس دیا جاتا بلکہ وہ مسلمان بھی ٹیس سجھا جاتا۔ پھر قرآن نے صرف یہ بتایا ہے کہ لوگ بینہ کہ سکیس کہ "مساجاء نامن نذیر "کہ ہمارے پاس کوئی تذریحی آیا۔ اس میں بچھنے نہ بچھنے کا کوئی وکرٹیس ہے۔ یہ صرف ایجا و مرز اہے۔ ہاں بعض کافرایسے بھی ہیں جودل سے بچا بچھنے کے باوجودا نکار کرتے ہیں محرب سے دسرے بھی ہیں۔

محفركو جميان كانياذ موتك

مردا غلام احمد قادیانی اوراس کے تبعین نے عام مسلمانوں کو کافر کہالیکن اپنی اس مسلمانوں کو کافر کہالیکن اپنی اس محضر کو جمیب طریقہ سے چمپالیا۔ کہ چوتکہ دوسروں نے جمعے کافر کہا اور مسلمان کو کافر کہنے سے وہ خودی کافر ہو گئے۔ یا انہوں نے قرآن وحدیث کے بیان کردہ سے موجود کا انکار کیا۔ اس لیے وہ خودی کا فر ہو گئے۔

واہ جی مرزاواہ! آپ اگر خدا بن بیٹس تو آپ کولوگ گلے لگائیں ہے یا کا فرمطلق کہیں ہے۔ ایک فرمطلق کہیں ہے۔ آپ کہیں ہے۔ پہر آپ کہیں ہے۔ کہیں ہے۔ آپ نہیں پیغیروں کی تو بین کریں مسلمان مجورا آپ کوکا فرکہیں ہے۔ پس آپ کے لیے یہ بہانہ کا فی ہے کہ دیاوگ جھے کا فر کہنے ہے کا فر ہوگئے۔

میں ایک غلط دعووں کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کو ایک منطق کے لیا قاطرین جانے ہیں۔ ایک غلط دعووں کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کو اپنی منطق کے لیاظ سے کا فرین جانے کا سبب بننے سے .....

(۲۲) ..... وَبِ اِسْنَادِه عَنُ اَبِى سَ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ قَالَ تَ عِتُرَتِى فَيَمُلِكُ سَبُعًا اَوْتِسْعًا فَ وَ ظُلُمًا (۱)

(۲۲).....حضرت ابوسعید خدری دخی (آخری زماندیس) زمین جوروظلمت سات سال یا نوسال خلافت کرےگا و سے جروےگا جس طرح سے پہلے وہ قَالَ اَبُو عَبُدِ اللهِ هلدًا حَدِیْتً وَاَخُوجَهُ الدَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِی تَا قَالَ اَلْإِمَامُ الْحَافِظُ اَبُوالُعَبَّامِ فِی مَجْمَع الزَّوائِد (۳).

المستدرك ج<sup>۱</sup>، ص ۵۵۸.

<sup>(</sup>۲) و سكت عنه الذهبي مكتفياً بكلا قبل هذا الموضع بصفحة في ج۲، م (۳) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدير المصرى القاهرى ولد سنة ۲۵۵ه و الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الله كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب في الذيل على معجم الزوائد، لكنه ل تقريب البغية في ترتيب أحاديث الحلي ومجمع البحرين في زوائد المعجمين (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكت حبان و غاية المقصد في زوائد المعجمين في زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحد

کیاجائے تو دنیا کے زیادہ تر کا فرجو حضور مطابقہ کوئی ٹیس سیمنے ان کے گرموئے۔

نے کہا ہے کہ مرزا قادیانی کے اٹکارسے خدا آخرت میں سزادے پی شی اوران سے ملی وسیاس سلوک مسلمانوں کی طرح ہوگا۔ وقالتے ہیں گران کومعلوم ہو کہ دل کی بات خدا جانتا ہے۔ یہاں پر فیعلہ کریں گے۔ اگر مرزانی ہے تو اس کا انکار کفر ہے پھر کوئی کی خود مانے مسلمان نہیں روسکتا۔ اورا گر نبوت فتم ہے تو مرزا غلام نے والے سب قطعی کا فر ہیں۔

بقرآن پاکش ہے۔''وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا'' پر رسول نہیج دیں عذاب نیس دیتے۔''

ول کے پینج کا ذکر ہے۔ اس کو دل سے بھا بچھ کرا تکارکا ذکر نیس ہے رسول کو صرف مذاب اخروی نہیں دیا جاتا بلکدوہ مسلمان بھی نہیں سمجما پیٹایا ہے کہ لوگ پینہ کہ سکیں کہ "ماجاء نامن ندیو" کہ ہمارے پیٹل بچھنے نہ بچھے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ بیمرف ایجاد مرزا ہے۔ ہاں سے بچا بچھنے کے باوجودا تکارکرتے ہیں مگر بعض دوسرے بھی ہیں۔

ادیائی اوراس کے تبعین نے عام مسلمانوں کو کا فرکھالیکن اپنی اس پالیا۔ کہ چ تکہ دوسروں نے جھے کا فرکہااور مسلمان کو کا فر کہنے سے وہ اس نے قرآن وحدیث کے بیان کردہ سے موعود کا اٹکار کیا۔اس لیے

! آپ اگر خدا بن بیٹیس تو آپ کولوگ کے لگا کیں کے یا کا فرمطلق کے کیا کروں بیلوگ جھے کا فر کہنے کی وجہ سے خود کا فر ہو گئے۔ آپ ریم مسلمان مجورا آپ کو کا فرکہیں گے۔ پس آپ کے لیے یہ بہانہ رکہنے سے کا فر ہو گئے۔

پ ڈیل کافر ہو جاتے ہیں۔ ایک غلط دعودُ س کی وجہ سے دوسرے لاظ سے کافرین جانے کاسب بننے سے .....

(٢٦)..... وَبِالسَّنَادِهِ عَنُ اَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدُرِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنُهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ قَـالَ تَـمُلُا الْاَرْضُ جَوْرًا وَ ظُلُمًا فَيَخُرُجُ رَجُلٌ مِّنُ عِتُرَتِى فَيَمُلِكُ سَبُعًا اَوْتِسُعًا فَيَمُلُا الْاَرْضَ عَدُلًا وَ قِسُطًا كَمَا مُلِثَتُ جَوْرًا وَ ظُلُمًا (١)

(۲۲).....حضرت ابوسعید خدری رضی الله عند روایت کرتے ہیں که رسول الله والله فیلے نے فر مایا (۲۲).....حضرت ابوسعید خدری رضی الله عند روایت کرتے ہیں که رسول الله وقت میں کا زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولا و سے ایک محفل اون انساف سات سال یا نوسال خلافت کرے گا (اوراپنے زمانہ خلافت میں ) زمین کوعدل وانساف سے بھر گئی ہوگی۔ سے بھر دے گا جس طرح سے بہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔

قَالَ اَبُوْ عَبُدِاللهِ هِلْذَا حَدِيْتُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرُطِ مُسُلِمٍ وَلَـمُ يُخُوِجَاهُ وَاَخُرَجَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فِي تَلْخِيْصِه ثُمَّ سَكَتَ عَلَيْهِ (٢).

قَالَ الْإِمَامُ الْـَحَافِظُ اَبُوالْعَبَّاسِ الْعَلَّامَةُ نُورُ الدِّيْنِ الْهَيْثَمِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعالى فِي مَجْمَعِ الزَّوَائِد (٣).

(۲) و سكت عنه الذهبي مكتفياً بكلامه على الحديث الذي أخرجه الحاكم من طريق آخر قبل هذا الموضع بصفحة في ج٢، ص ٥٥٧ ونقله الشيخ أيضاً تحت رقم ٢٢ و الله أعلم (٣) هو العلامة الإمام الحافظ نور الدين على بن أبي بكر بن سليمان أبو الحسن الهيشمي المصرى القاهري ولد سنة ٢٥٥هـ و توفي س فة ٤٠٨هـ له كتب و تخاريج في الحديث منها مجمع الزوائد ومنبع الفوائد طبع في عشرة أجزاء قال الكتاني و هو من أنفع كتب الحديث بل لم يوجد مثله كتاب ولا صنف نظيره في هذا الباب وللسيوطي بغية الرائد في الذيل على معجم الزوائد، لكنه لم يتم و ترتيب الثقات لابن حبان ، (مخطوطة) و تقريب البغية في ترتيب أحاديث الحلية (مخطوطة)

ومجمع البحرين في زوائد المعجمين والمقصد العلى في زوائد أبي يعلى الموصلي (مخطوطة) وزوائد ابن ماجة على الكتب الخمسة (مخطوطة) وموارد الظمان أبي زوائد ابن حبان و غاية المقصد في زوائد احمد، والبهر الذخار في زوائد مسند البزار، والبدر المنير في زوائد المعجم الكبير، وبغية الباحث عن زوائد مسند الحارث، الأعلام للزركلي ج

<sup>(</sup>۱) المستدرك ج٩، ص ٥٥٨.

(٢٧)....عَنُ اَبِي سَعِيْدِن الْنُحُدُرِيّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ اُبَشِّرُكُمُ بِالْمَهُ دِيِّ يُبْعَثُ فِي أُمَّتِي عَلَى اخْتِلاَفِ مِّنَ النَّاسِ وَزَلُوْالِ فَيَمُلُّ الْاَرْضَ قِسُطًا وَعَدُلًا كَمَا مُلِئَتُ جَوُرًا وَظُلُمَا يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرُض يَقُسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا. قَالَ لَه رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بالسَّويَّةِ بَيْنَ النَّاسِ وَيَهُمُّلُّ اللهُ قُلُوبَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنَّى وَّ يَسَعُهُمُ عَدْلُه حَتَّىٰ يَأْمُرَ مُنَادِيًا فَيُنَادِي فَيَقُولُ : مَنْ لَّه فِي الْمَالِ حَاجَةٌ ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ فَيَقُولُ: أَنَا فَيَقُولُ لَه! إِنْتِ السَّدانَ يَعُنِي الْحَازِنَ فَقُلُ لَّه إِنَّ الْمَهْدِئَّ يَأْمُرُكَ أَنُ تُعْطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَه إِحْثِ فَيَحْثِي حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَه فِي حِجرهِ وَائْتَزَرَه نَدِمَ فَيَقُولُ كُنتُ اَجُشَعُ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفُسًا أَوْ عَجَزَ عَنِي مَا وَسِعَهُمْ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلاَ يُقْبَلُ مِنْهُ فَيُقَالُ لَه :إِنَّا لاَنَأْخُذُ شَيْئًا أَعُطَيْنَاهُ فَيَكُونُ كَذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوُ ثَمَانَ سِنِيْنَ أَوَ تِسُعَ سِنِيْنَ ثُمَّ لَا خَيْسرَ فَسِي الْسَعَيْسِسْ بَسِعُسدَهُ أَوْ قَسِالَ ثُمَّ لَا خَيْسرَ فِي الْسَحَيْساةِ بَعُدَهُ. فر مایا! میں شمھیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں جومیری امت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں جیجا جائے گا تو وہ زمین کوعدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح وہ (اس سے یملے )ظلم وجورے جری ہوگی۔ زمین اورآسان والےاس سے خوش ہوگے۔ وہ لوگوں کو مال کیسال طور پر دے گا (یعنی اینے دادو دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے دور خلافت میں) میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھردے گا۔ (اوربغیراتمیاز وترجیے کے )اس کا انصاف سب کوعام ہوگا وہ اینے منادی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کروے کہ جے مال کی حاجت ہو (وہ مبدیؓ کے یاس آ جائے اس اعلان یر)

کے گا! خازن کے پاس جاؤاوراس۔ ( میخص خازن کے پاس پینچے گا) تو خا (حسب خوابش) دامن میں بھرلے یر) ندامت ہوگی اور (اینے دل میں سب سے بڑھ کرلا کچی اور حریص میں ہے جو دوسروں کے داسطے کافی ووانی اس سے مید مال قبول نہیں کیا جائے گااو ٔ **کیتے۔مہدیٔ عدل وانصاف اور دادو** ہ وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں **غُلُثُ** رَوَاهُ التِّرُمَذِى وَغَيْرُهُ بِاخْةِ بِالْحُتِصَارِ كَثِيُرِ وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتُ( ﴿ (٢٨) .... وعَنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ حَلَيْهِ وَمَسَلَّمَ يَفُولُ يَكُونُ اخْتِلا هَاشِيمٍ فَيَسَأْتِئُ مَكَّةَ فَيَسُتَخُوجُهُ ا وَالْمَقَامِ فَيَتَجَهَّزُ إِلَيُهِ جَيُشٌ مِّ فَيَأُ تِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَابُدَالُ ال فَيُسَجَهِّ زُ اِلْيُهِ جَيُثٌ فَيَهُزِمُهُمُ اللهُ

مسلمانوں کی جماعت میں ہے بجزآ

<sup>(1)</sup> مجمع الزوائد ج ٤، ص ٣١٣.

عِيُدِنِ الْخُدُرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ اُبَشِّرُكُمُ ىُ أُمَّتِي عَلَى اخْتِلاَفِ مِّنَ النَّاسِ وَزِلْزِالِ فَيَمُلَّا الْأَرْضَ مُلِتَتُ جَوْرًا وَظُلُمًا يَرُضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ لَ صِحَاحًا. قَالَ لَه رَجُلٌ مَا صِحَاحًا؟ قَالَ بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَ لُوْبَ أُمَّةِ مُسَحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِنَّى وَّ يَسَعُهُمُ ا فَيُنَادِئُ فَيَقُولُ : مَنُ لَّه فِي الْمَالِ حَاجَةٌ ؟ فَمَا يَقُومُ مِنَ لَّ فَيَقُولُ: أَنَا فَيَقُولُ لَه! إِئْتِ السَّدانَ يَغْنِي الْحَازِنَ فَقُلُ لَ أَنْ تُعُطِيَنِي مَالًا فَيَقُولُ لَه إِحُثِ فَيَحْثِي حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَه لِمَ فَيَقُولُ كُنْتُ اَجُشَعُ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَسِعَهُمُ؟ قَالَ فَيَرُدُّهُ فَلاَ يُقُبَلُ مِنْهُ فَيُقَالُ لَه :إِنَّا لَانَأْخُذُ كَذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ أَوْ ثَمَانً سِنِيْنَ أَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ لَا نِي بَعْدَهُ أَوْ قَبِالَ ثُمَّ لَا خَيْرَ فِي الْمَحَيَداةِ بَعْدَهُ. رخدری رضی الله تعالی عند سے روایت ہے کہ رسول الله علی فی کی بشارت دیتا ہوں جومیری امت میں اختلاف واضطراب کے وہ زمین کوعدل وانصاف سے بھردے گا جس طرح وہ (اس سے ہوگی۔ زمین اور آسان والےاس سے خوش ہوگے۔ وہ لوگوں کو (بعنی اینے دادو دہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا )اللہ تعالیٰ ) میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھردے گا۔ )اس كاانساف سب كوعام جوگاوه اينے منادى كوتكم دے گا كه عام

ال کی حاجت ہو (وہ مہدیؓ کے پاس آ جائے اس اعلان یر)

مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدیؓ اس سے کہ گا! خازن کے پاس جا کا اور اس سے کہوکہ مہدیؓ نے جمعے مال دینے کا شخص تھم دیا ہے (پیخص خازن کے پاس بہنچ گا) تو خازن اس سے کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنا نچہ وہ (مسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اس (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمد یعلی صاحبہا الصلاق والسّلام میں بر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمد یعلی صاحبہا الصلاق والسّلام میں مب سے بڑھ کر لالچی اور خریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا، میر ہے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جود دسروں کے واسطے کافی ووافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چا ہے گا، گر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہد دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہد دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں وفات کے بعد زندگی میں کوئی خونی نہیں ہوگی۔

قُلْتُ رَوَاهُ التِّرُمَذِيُّ وَغَيُرُهُ بِالحُتِصَارِ كَثِيْرٍ وَزَوَاهُ اَحْمَدُ بِاَسَانِيْدِهِ وَاَبُو يَعُلَى بِالْحِيْصَارِ كَثِيْرٍ وَرِجَالُهُمَا ثِقَاتٌ (١)

(٢٨) ..... وعَنُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِى اللهُ عَنُهَا قَالَتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلاَقَ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخُرُجُ رَجُلٌ مِّنْ يَنِى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ اخْتِلاَقَ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخُرُجُ رَجُلٌ مِّنْ يَنِي عَلَيْهِ وَهُو كَارِهُ فَيُبَايِعُوهُ بَيْنَ الرُّكُنِ هَاشِيمٍ فَيَأْتِي مَكَّةَ فَيَسْتَخُوجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِه وَهُو كَارِهُ فَيُبَايِعُوهُ بَيْنَ الرُّحُنِ وَالْمَعْ وَاللهِ مِنْ الرَّمُ عَلَى إِذَا كَانُو الإِلْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمُ وَالْمَعَ مَا اللهُ اللهُ عَنَى اللهُ اللهُ عَنَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِمُ فَلَالِكَ يَوْمُ كَلُبٍ فَيُحُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمُ فَلَالِكَ يَوْمُ كَلْبٍ فَيُعْرِمُهُمُ اللهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمُ فَلَالِكَ يَوْمُ كُلُبٍ فَيُعْرِمُهُمُ اللهُ فَتَكُونُ الدَّائِرَةُ عَلَيْهِمُ فَلَالِكَ يَوْمُ كُلُبٍ

<sup>(</sup>١) مجمع الزوائد ج ٤، ص ٣١٣.

الْسَحَائِبُ مَنُ حَابَ مِنُ غَنِيمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوزَ وَيَقُسِمُ الْآمُوالَ وَيُلْقِى الْحَائِبُ الْكَنُوزَ وَيَقُسِمُ الْآمُوالَ وَيُلْقِى الْإِسْلَامُ بِجِرَانِه إِلَى الْآرُضِ فَيَعِيشُونَ بِذَالِكَ سَبُعَ سِنِيْنَ اَوُ قَالَ تِسُعَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِى الْآوُسَطِ وَرِجَالُه رِجَالُ الصَّحِيْحِ (١)

(۱) مجمع الزوائد ج2 ، 2 ، 3 ومكان ابن القيم في المنار المنيف 2 ، 3 وقال رواه الامام احمد باللفظين و رواه ابو داؤد من وجه آخر عن قتادة عن ابي الخليل عن عبدالله بن الحارث عن ام سلمة نحوه (وقد مر تحت رقم 1) و رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده من حديث قتادة عن صالح ابي الخليل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة والحديث حسن ومثله مما يجوز أن يقال فيه صحيح.

ه محول دیں گے اور خوب دادود؟ گا۔ لوگ ای عیش و راحت کے مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں (۲۹) ...... وَعَنْ اَبِسَ هُوَيُوا

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهُدِئَ أَ الْاَدُضَ قِسُـطًا كَـمَا مُلِثَ بِعُضِهِمْ بَعْضُ ضُعْفٍ ( ا )

(۲۹).....حضرا بو ہر میرہ درضی اللہ ء ہوئے فر مایا اگر انگی مدت خلافت .

زين كوعدل وانصاف سے جروير (\* ۴) ..... وعَنْ جَابِسٍ رَضِ

هُ الْحُولُ فِی اُمَّتِی حَلِیُ هَٰدَّ یَ اُلْای نَفُسِیُ بِیَدِه لَیَعُودُنَّ رَ

الله على ا

سخاوت اور دریاد لی کی بناء پر بغیر گ اس ذات پاک کی جس کی قدرت

اس ذات یا ک می سمی کا ندرت مصمحل ہوجانے کے بعدان کے

<sup>(</sup>۱) مجمع الزوائد ج2 ،ص ۲ ۱۳ (۲) مجمع الزوائد ج2 ،ص ۲ ۱۳.

بَ مِنُ غَنِيُمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوزَ وَيَقُسِمُ الْاَمُوَالَ وَيُلْقِى ، الْاَرُضِ فَيَعِيشُونَ بِذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوُ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ طِ وَرِجَالُه رِجَالُ الصَّحِيْحِ (١)

المؤسنين ام سلمه رضى الله عنها كهتى بين كه بين في رسول التعليقة كو فات براختلاف ہوگا۔ (يعنی اس کی جگه دوسرے خليفه کے فال د كيوكر) خاندان بنی ہاشم كا ايك شخص (اس خيال ہے كہيں لوگ مند دال ديں) مدينہ ہے مكہ چلا جائے گا۔ ( يجھلوگ اسے بېچان كر سے گھرے نكال كر باہر لائيں گے اور تجر اسود ومقام ابراہيم كے ہاتھ پر بيعت خلافت كی خبر من كر اس كی بيعت خلافت كی خبر من كر اس كی بيعت خلافت كی خبر من كر ايل كي بيعت خلافت كی خبر من كر ايل علي ميداء كي ايل علي ميداء كي ايل علي ميداء كي ايل علي ميداء كي ايل ايل عاضر ہوں كے اور ايك شخص شام جس كی ننهال قبيلة كلب بيس ہوگی اور اپنالشکر خليفة مهدی كي حقا بلہ جس كی ننهال قبيلة كلب بيس ہوگی اور اپنالشکر خليفة مهدی كي حقا بيل منها في حوال كي الله تعالی سفيا في كي نشك ميداء كي حقا بيل منها في حوال كي خوالد تعالی سفيا في كي نشك ميداء كي حقا بيل منها في خوالد كي غنيمت سے محروم رہا پھر خليفة مهدی خز انوں كو

ے ،ص ۳۱۵ ومكان ابن القيم في المنار المنيف ص ۳۲ ا وقال رواه و رواه ابو داؤد من وجه آخر عن قتادة عن ابي الخليل عن عبدالله بن لحوه (وقد مر تحت رقم ۱ ؛) و رواه ابو يعلى الموصلي في مسنده من لح ابي الخليل عن صاحب له وربما قال صالح عن مجاهد عن ام سلمة

ه مما يجوز أن يقال فيه صحيح.

کھول دیں گے اورخوب دا دو دہش کریں گے اور اسلام پورے طور پر دُنیا میں تمام ہوجائے گا۔ لوگ اس عیش و راحت کے ساتھ سات یا نوسال رہیں گے، ( یعنی جب تک خلیفه مہدیؓ حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین و سکون رہے گا)۔

(٢٩) ..... وَعَنُ آبِى هُرَيُرَةَ رَضِى اللهُ تَعَالَى عَنُهُ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاللهُ فَتِسْعٌ وَلَيَمْلَأَنَّ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهُدِيَّ قَالَ إِنْ قَصْرَ فَسَبُعٌ وَإِلَّا ثَمَانٌ وَإِلَّا فَتِسْعٌ وَلَيَمْلَأَنَّ اللهُ عَلَيْهُ وَلَيْمُلَأَنَّ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا تَعَلَى اللهُ عَلَيْهُ وَاللهُ فَقَاتٌ وَفِي اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى الللهُ عَلَى اللهُ عَلَى الللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ عَل

(۳۰) .....د هنرت جابر رضی الله عنه سے روایت ہے که رسول الله الله فیلی نے فرمایا! میری امت میں ایک خلیفه ہوگا۔ جولوگوں کو مال اپ بھر بھر تقسیم کرےگا، شار نہیں کرےگا۔ ( ایعنی سخاوت اور دریاد لی کی بناء پر بغیر گئے کثر ت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کرےگا) اور تتم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا ( یعنی امر اسلام مضمل ہوجانے کے بعدان کے زمانہ میں بھر سے فروغ حاصل کرلےگا)۔

<sup>(1)</sup> مجمع الزوائد ج2 ،ص ١٣١٤.

 <sup>(</sup>۲) مجمع الزوائدج ٤ ، ص ١ ١ ٣.

(٣١) .....وَعَنُ آبِى هُرَيُرةَ رَضِى اللهُ عَنُهُ عَنِ النَبِي صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِى اللهُ عَلَيْهِ أَمْتِى فِيهَا فِي أُمَّتِى الْمُهَدِى إِنْ قَصُرَ فَسَبُعٌ وَإِلاَ ثَمَانٌ وَإِلاَ فَتَسْعُ تَنْعَمُ أُمَّتِى فِيهَا فِي كُونُ فِي أُلَّا وَلا يَذَخِرُ الْآرُصُ شَيئًا فِي مَدْرَارًا وَلا يَذَخِرُ الْآرُصُ شَيئًا مِن النَّبَاتِ وَالْمَالِ كَدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِى آعُطِنِي فَيَقُولُ خُذُهُ مَن النَّبَاتِ وَالْمَالِ كَدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِى آعُطِنِي فَيَقُولُ خُذُهُ وَرَاهُ الطَّبُرَانِي فِي الْآوُسَطِ وَرِجَالُه ثِقَاتٌ (١) قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ اللهُ بَكُولُ مَن اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ تَعَالَى (١)

(۳۱) ..... حضرت ابوہر یرہ رضی اللہ عندروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ اللہ فیصلے نفر مایا میری امت میں ایک مہدی ہوگا ( اس کی مدت خلافت ) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نوسال ہوگی ۔ میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتی خوش حالی اسے بھی نہ لی ہوگی ۔ آسان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اُگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے ( اپنی حسب فراہش خواہش خزانہ میں جاکر ) خود لے لو۔

(٣٢) ..... حَدَّثَنَا الْفَهُ عَنُ اِبْرَاهِيُمَ(٣) بُنِ مُ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَ مِنَّا اَهْلِ الْبَيْتِ يُصُلِحُا

(۱) الفضل بن دكين وهو الملاتى الكر طلحة أبو نعيم الملاتى الكر تقة موضع للحجة فى الحد (تهذيب التهذيب ج ٨، ص (٢) عمر بن سعد بن عبيدا لقة، وقال ابو حاتم صدوق وقال ابن سعد كان ناسكا ز وحال .٣٩٨

(4) يامين بن شيبان ويقال. وقال الحافظ ايضا في التقرع السابعة ووهم من زعم انه ابر (4) ابراهيم بن محمد ابن اا ج ا ، ص ١٣٦.

(۵) مصنف ابن ابی شبیة ج التهذیب ج ۱ ۱، ص ۱۰۹ ـ کذلک (الفتن والملاحم ابر به منهم الحافظ ابو عبدالله محد البیهقی والامام احمد بن حنب صحیح.

<sup>(1)</sup> مجمع الزوائد ج ٤، ص ١٥٤

<sup>(</sup>۲) الإمام أبوبكر عبدالله بن محمد بن أبي شيبة العبسي مولاهم الكوفي ولد سنة 109 وتوفى سنة 200 المسند والمصنف جمع فيه الأحاديث على طريقة المحدثين بالأسانيد وفتاوى التابعين وأقوال الصحابة مرتباً على الكتب والأبواب على ترتيب الفقه وهو أكبر من مصنف عبدالرزاق بن همام رقبة (الأعلام للزركلي ج٣، ص ١١٤ ، ١١٨ والمستطرفة للكتاني ص ٣٦)

بِيُ هُرَيُرَةَ رَضِى اللهُ عَنهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَسَلَّمَ قَالَ لَمُهُدِئُ إِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَإِلاَ ثَمَانٌ وَإِلاَّ فَسَسْعٌ تَنْعُمُ أُمَّتِي فِيهَا المَّفَا يُرُسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمُ مِلْرَازًا ولا يَدَّخِرُ الْاَرْضُ شَيْئًا اللَّمَا يُوسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمُ مِلْرَازًا ولا يَدَّخِرُ الْاَرْضُ شَيْئًا اللِ كَدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِئُ اعْطِنِي فَيَقُولُ خُلُهُ، إِلَا كَدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِئُ اعْطِنِي فَيَقُولُ خُلُهُ، إِلَا مَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ لَى الْمُحَامُ اللهَ تَعَالَى الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ لِيَنْهُ وَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى (١)

یو ہریرہ رضی اللہ عندروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ فی فر مایا میری کی ہوگا (اس کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نوسال اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتی خوش حالی اسے بھی نہلی (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو گخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی کہیں گے (اپنی حسب اگر) خود لے او

ج ۷ ،ص ۲۱۷

عبدالله بن محمد بن أبي شيبة العبسى مولاهم الكوفى ولد سنة 109 حافظ الحديث له فيه كتب منها المسند والمصنف جمع فيه الأحاديث ين بالأسانيد وقتاوى التابعين وأقوال الصحابة مرتباً على الكتب ب الفقه وهو أكبر من مصنف عبدالرزاق بن همام رقبة (الأعلام للزركلي 11 والمستطرفة للكتاني ص ٣٦)

(٣٢) ..... حَدَّثَنَا الْفَصُلُ بُنُ ذُكَيُنِ (١) وَاَبُوُ دَاوُ دَ (٢) عَنْ يَاسِينَ (٣) الْعِجُلِيّ عَنُ إِبُرَاهِيُمَ (٣) بُنِ مُحَمَّدِ بُنِ الْحَنفِيّةِ عَنُ اَبِيهِ عَلِيّ رَضِى اللهُ تَعَالَى عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهُ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهُدِيُّ مِنَّا اَهْلِ الْبَيْتِ يُصُلِحُهُ اللهُ تَعَالَى فِى لَيْلَةٍ (٥)

<sup>(</sup>۱) الفصل بن دكين وهو لقب واسمه عمروبن حماد بن زهير بن درهم التيمي مولى آل طلحة أبو نعيم الملائي الكوفي الأحول روى عنه البخارى فأكثر قال أحمد أبو نعيم صدوق للقة موضع للحجة في الحديث وقال ابن سعد وكان ثقة ماموناً كثير الحديث حجة . المخ (تهذيب التهذيب ج ٨، ص ٢٣٣ ـ ٢٣٨).

<sup>(</sup>٣) ياسين بن شيبان ويقال ابن سنان العجلى الكوفى ـ تهذيب التهذيب ج ١ ١ ، ص ١٥٢ وقال الحافظ ايضا في التقريب الياسين بن شيبان وابن سنان العجلى الكوفى لا بأس به من السابعة ووهم من زعم انه ابن معاذ الزيات ـ ص ٢٧٣،

<sup>(</sup>٣) ابراهيم بن محمد ابن الحنفية قال محمد بن اسحاق العجلى ثقة الخ تهذيب التهذيب ح ١، ص ١٣٦.

<sup>(</sup>۵) مصنف ابن ابی شببة ج ۱۵ ، ص ۱۹۷ طبع الدار السلفية ، بمبئی الهند تهديب التهذيب ج ۱۱، ص ۱۰۹ س ۱۱ اله يتوب عليه ويوفقه ويلهمه ويرشده بعد ان لم يكن كذلك (الفتن والملاحم ابن كثير ج ۱، ص ۳۱) وهذا الحديث اخرجه الحفاظ في كتبهم منهم الحافظ ابو عبدالله محمد بن يزيد ابن ماجة في سننه في كتاب الفتن والحافظ ابو بكر البيهقي والامام احمد بن حنبل في مسند على بن ابي طالب وقال الشيخ احمد شاكر اسناده صحيح.

(٣٣) حَدَّثَنَا وَكِيُعٌ (١) عَنُ يَّاسِينَ عَنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنُ آبِيهِ عَنُ عَلِيٍّ رَضِى اللهُ عَنُهُ مِثْلَه، وَلَمُ يَرُفَعُهُ (٢)

(۳۳-۳۲) ..... حضرت علی سے مرفوعاً دمونو قامروی ہے کہ دسول خدامالیہ نے فر مایا مہدی ا میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالی اسے ایک ہی دات میں صالح بنادے گا (لیعن اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچادے گا جہاں وہ پہلے نہیں تھے )۔

اَلْاَئِمَةِ الْمَعُورُوفِيْنَ اَخُرَجَ لَهُمُ السِّتَّةُ إِلَّا اَبَادَاوُدَ الْحِصْرِى الْكُوفِيْ وَوَكِيْعًا مِنَ الْاَئِمَةِ الْمَعُورُ وَفِيْنَ اَخُرَجَ لَهُمُ السِّتَّةُ إِلَّا اَبَادَاوُدَ الْحِصُرِى فَلَمُ يُخُوجُ إِلَّا مُسُلِمٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَالْاَرْبَعَةُ وَامًا يَاسِينُ فَهُو ابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنانَ الْمُحُوفِيُ قَالَ اللهُ وَرِي عَنِ ابْنِ مَعِيْنِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وقَالَ السُحَاقُ بْنُ مَنصُورِ عَنِ ابْنِ مَعِيْنِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وقَالَ السُحَاقُ بْنُ مَنصُورٍ عَنِ ابْنِ مَعِيْنِ مَالِحٌ وقَالَ الْهُورِي عَنِ ابْنِ مَعِينِ صَالِحٌ وقَالَ ابُورُرُعَةَ: لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ اللهَحَارِي فِيْهِ نَظَرٌ وَلَا اللهَ عَنِي ابْنِ مَعِيْنِ صَالِحٌ وقالَ ابُورُورُعَةَ: لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ الْبُحَارِي فِيْهِ نَظَرٌ وَلَا اللهَ عَلِي مَالِحٌ وقالَ ابْنُ عَلِي مُنْ ابْنِ ابْنِ مَعِيْنِ صَالِحٌ وقالَ ابْنُ عَلِي مُنْ ابْنُ يَمَانٍ : رَأَيْتُ سُفَيَانَ النَّوْرِي يَسْأَلُ اللهَ عَلِي الْمَنْ ابْنِ ابْنِ النَّورِي يَسْأَلُ اللهُ وَقَالَ الْمُعَلِي وَهُو مَعُرُوفَ بِهِ وَوَقَعَ فِي سُنِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ النَّي الْمُولِي فَلْنَهُ بَعْضُ الْحُقَاظِ الْمُعَالَى اللهُ وَقِي الْمُنَا الْحِرِي وَهُو مَعُرُوفَ بِهِ وَوَقَعَ فِي سُنِنِ ابْنِ ابْنِ الْمُلُولِ مَنْ اللّهُ وَيُقَالًا اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَمِنْ تَهُ لِلْهُ مُنْ الْمُنْ عَلِي النَّذِنِ النَّذِنِ النَّذَالَ الْحَرِيمُ مَنْ الْمُولِي المَّلَا الْحَرْمِنُ تَهُ لِيلًا اللّهُ وَقَالَ الْحَدِيمُ عَلْمُ اللّهُ اللّهُ وَمِنْ تَهُ لِيلُولُ اللّهُ اللّهُ وَمِنْ تَهُ لِيلُولُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ وَاللّهُ اللّهُ اللللّهُ اللّهُ الللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الللّهُ

تَعَالَى فِى الظِّقَاتِ وَ فِى مُسْنَدِ عَلِي رَخِ مِسْ كَلامِ الْسَحَافِ فَ ضَعَّفَ الْحَدِيْتُ إِنَّ اَيْضًا، نَعَمُ لَوْكَانَ اأَ اَيْضًا، نَعَمُ لَوْكَانَ اأَ اَبِى شَيْبَةَ عَلَى اللَّهُ ا اَبِى شَيْبَةَ عَلَى اللَّهُ ا قَالَ قَالَ رَسُولُ ا رَجُلاً مِنْ اَهْلِ بَيْتِى رَجُلاً مِنْ اَهْلِ بَيْتِى دنيافتم نه وگ يهال؟ دنيافتم نه وگ يهال؟

التَّهُ لِذِيْبٍ) وَاَمَّا إ

اَقُولُ دِجَ كَـمُ يَـرُو عَنْهُ مُسُلِمٌ وَتَــقَـــه اَحُــمَــدُ

گا\_( تعنی اس کانام بھ

<sup>(</sup>۱) وكيع بن الجراح بن مليح الرؤاسي ابو سفيان الكوفي الحافظ قال الامام احمد بن حنيل ما رأيت ادعى للعلم من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القدسي رأيت الثوري ومعمرا ومالكا فما رأت عيناي مثل وكيع الخ تهذيب التهذيب ج 1 1، ص 9 1 1 - س 1 ١ ١ .

<sup>(</sup>٢) مصنف ابن أبي شيبة ج ١٥، ص ١٩٤ ،طبع الدار السلفية ، بمبئي.

<sup>(</sup>۱) مصنف ابن أبي شي

(١) عَنُ يَّاسِيُنَ عَنُ إِبْرَاهِيْمَ بَنِ مُحَمَّدٍ عَنُ آبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَلَمْ يَرَّفَعُهُ(٢)

ت علی سے مرفوعاً دموفو قامروی ہے کہ رسول خدلتا بھی نے فر مایا مہدی گا وگا۔اللہ تعالی اسے ایک ہی رات میں صالح بنادے گا (یعنی اپنی بنی شب میں دلایت کے اس بلندمقام پریمنچادے گا جہاں وہ پہلے

يُنَ دُكَيْنِ وَابَادَاوُدَ اَعْنِى الْحِصْرِى الْكُوفِي وَوَكِيْعًا مِّنَ الْحُوفِي وَوَكِيْعًا مِنَ الْحُوفِي وَلَكِيْعًا مِنَ الْحُوفِي فَلَمْ يُخْرِجُ إِلَّا اللهِ وَالْكَرْبَعَةُ وَامَّا يَاسِينُ فَهُوَ ابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ اللهِ وَالْارْبَعَةُ وَامَّا يَاسِينُ فَهُو ابْنُ شَيْبَانَ وَيُقَالُ ابْنُ سِنَانَ فَيُ عَنِ ابْنِ مَعِيْنٍ لَيْسَ بِه بَأْسٌ، وقالَ السُحَاقُ بُنُ مَنْصُورٍ فَي عَنِ ابْنِ مَعِينٍ لَيْسَ بِه بَأْسٌ، وقالَ السُحَاقُ بُنُ مَنْصُورٍ فَي عَنْ اللهُ وَقَالَ البُخَارِي فِيهِ نَظَرٌ وَلا حَلَمُ اللهَ عَلِي شَنْ ابْنِ حَلَيْ قَالَ ابْنُ عَلِي وَهُو مَعُرُوقٌ بِه وَوَقَعَ فِي سُننِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ وَقَعَ فِي سُننِ ابْنِ الْمَنْ عَلِي وَهُو مَعُرُوقٌ بِه وَوَقَعَ فِي سُننِ ابْنِ ابْنِ عَلِي فَلَمُ يَصَلَى الْحُقَاظِ الْمُنَاجِوِيْنَ يَاسِيْنَ بُنَ الْمُنَا الغ (مِنْ تَهُذِيْبِ الْمُنَا الغ (مِنْ تَهُذِيْبِ عَلَى الْمُنَا الغ (مِنْ تَهُذِيْبِ

مليح الرؤاسي ابو سفيان الكوفي الحافظ قال الامام احمد بن م من وكيع ولا احفظ منه وقال نوح بن حبيب القدسي رأيت ما رأت عيناي مثل وكيع المخ تهذيب التهذيب ج 1 1، ص 1 • 1 ـ

التَّهُ لِيُسِبِ) وَاَمَّا إِبْرَاهِيْمُ بُنُ مُحَمَّدِ بُنِ الْحَنَفِيَةِ فَلَاكُرَهُ ابْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فِى الْفِقَاتِ وَقَالَ الْعِجُلِيُّ ثِقَةٌ اَخُرَجَ لَهُ التِّرُمِذِيُّ زَابُنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِى الْفِقَاتِ وَقَالَ الْعِجُلِيُّ ثِقَةٌ اَخُرَجَ لَهُ التِّرُمِذِيُّ زَابُنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيُّ فِى مُسْنَدِ عَلِيٍّ رَضِى اللهُ عَنْهُ الْحِ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الرِّوَايَةَ رِجَالُهَا ثِقَاتُ وَ تَبَيَّنَ مِنْ كَلامِ اللهُ تَعَالَى اَنَّ تَصُعِيفَ مَنُ مِن كَلامِ الْحَدِيثِ النَّمَاكَانَ نَاشِئًا بِظَيِّهِ الْفَاسِدِ وَلَاجُلِ هَذَا صَرَّحَ فِى التَّقُرِيْبِ ضَعَفَ الْحَدِيثَ النَّمَاكَانَ نَاشِئًا بِظَيِّهِ الْفَاسِدِ وَلَاجُلِ هَذَا صَرَّحَ فِى التَّقُرِيْبِ ضَعَفَ الْحَدِيثَ النَّمَاكَانَ نَاشِئًا بِظَيِّهِ الْفَاسِدِ وَلاَجُلِ هَذَا صَرَّحَ فِى التَّقُرِيْبِ ضَعَفَ الْحَدِيثَ اللهُ مُواكَانَ الْمُرَادُ يَاسِينَ الزَّيَّاتَ لَكَانَتِ الرِّوَايَةُ ضَعِيْفَةً وَقَدُ نَصَّ ابْنُ ابْعُ شَيْبَةَ عَلَى اللهُ الْعِبُلِيُّ فَالْحَدِيثُ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ وَاللهُ اعْلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَامُ اللهُ الْعَلِيقِيقِ اللهُ الْعَلَمَ اللهُ اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَمُ اللهُ اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلِيقِ اللهُ الْعَلَمَ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَامُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَيْدِ وَاللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَى اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَى اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَمُ اللّهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللهُ الْعَلَمُ اللّهُ اللّهُ الْعَلَمُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ الْعَلَامُ اللهُ الْعَلَمُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّهُ اللّ

(٣٣).....حَدَّثَنَا الْفَصُٰلُ بُنُ ذُكَيْنٍ ثَنَا فِطُرٌ عَنُ زِرٍّ عَنُ عَبُدِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَذُهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبُعَثَ اللهُ رَجُلاً مِّنُ اَهُلِ بَيْتِى يُوَاطِى اسْمُه اسْمِى وَاسْمُ آبِيْهِ اسْمَ آبِى الخ (1)

(۳۳).....حضرت عبدالله بن مسعود رضی الله عند سے مروکی ہے کہ رسُول الله الله فیلی نے فرمایا! دنیاختم ندہوگی یہاں تک کہ الله تعالی میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مرادمہدی ہیں) بھیجے گاجس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہو گا۔ (لیمنی اس کا نام بھی محمد بن عبداللہ ہوگا۔)

اَقُولُ رِجَالُ هٰذَا السَّنَدِ كُلُّهُمُ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَيْرُ فِطْرٍ فَإِنَّهُ لَمُ يَرُو عَنْهُ مُسُلِمٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَاَمَّهُ اللهُ خَارِيُ وَالْارْبَعَةُ فَقَدُ اَخُرَجُوا لَه، وَلَمْ يَرُو عَنْهُ مُسُلِمٌ وَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَامَّهُ اللهُ خَارِيُ وَالْهُنُ سَعُدٍ وَ مِنَ النَّسَاسِ وَقَسَفَسِهُ اللهُ مَعِيْنِ وَالْعِبْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ سَعُدٍ وَ مِنَ النَّسَاس

ج ۱۵، ص ۱۹۵، طبع الداد السلفية ، بعشي.

<sup>(</sup>۱) مصنف ابن أبي شيبة ج ۱۵، ص ۱۹۸.

مَنُ يَسُتَضُعِفُه (١)

(٣٥) ..... حَدِّثَنَا الْفَصُّلُ بُنُ دُكَيْنِ ثَنَا فِطُرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بُنِ اَبِي بَزَّةَ عَنُ اَبِي الطُّفَيُلِ عَنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوُ لَمُ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا يَوُمْ لَبَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يَمُلُّا هَا عَذَلًا كَمَا مُلِئَتُ جَوْرُ ا(٢)

(٣٥) ....حفرت على رضى الله عند آنخضرت الله سيروايت كرتي بين كدآب فرمايا اگردینا کاصرف ایک دن باقی ره جائے گا (توالله تعالیٰ اس کوطویل اور دراز کردے گااور) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مہدیؓ) کو پیدا کر یگا۔ جود نیا کوعدل وانصاف سے بھر

اَقُولُ رِجَالُ هَلَا السَّنَدِ كُلُّهُمْ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَيْرُ فِطُو فَإِنَّه

(۲) مصنف ابن أبي شيبة ج۱ ۱، ص ۱۹۸.

(۱) مصنف ابن <mark>أبي شيبا</mark> لأنه لا يعلم من قبل الوأي

(٣١) ..... حَدُّلُنَا

الُـمَاصِرُ ثَنِي مُجَاهِأ

اَنَّ الْمَهُدِئَ لَا يَخُ

غَضِبَ عَلَيْهِمُ مَنُ

كَمَا تُزَفُّ الْعَرُوسُ

وَّ يُنخُوجُ الْأَرُضُ نَ

لَمُ تَنْعَمُهَا قَطُّ(١)

(٣٦)....امام مجابدٌ(\*

نے کہا''نفسِ زکتہ''۔

کردیے جائیں گے توز

لوگ مہدی کے پاس آ

زمين كوعدل وانصاف.

ا گادے گی اور آسان خو

ہوگی کہالیی خوش حالیا.

﴿ ضروري تنبيه ﴾

عنہم ہیں جنھوں نے خلا

<u>ت</u>ھے۔حدیثِ بالا میںمش

دے گاجس طرح وہ (اس سے پہلے )ظلم سے بھری ہوگی۔ مِنْ رُوَاةِ الْبُخَارِيِّ وَالْآرُبَعَةِ خَلاَ مُسْلِم كَمَامَرٌ.

<sup>(</sup>١) فطر بن خليفة القرشي المخزومي مولاهم أبو بكر الخياط الكوفي قال الإمام أحمد بن حنبل: ثقة صالح الحديث وقال أحمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة، قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ثقة وقال العجلي كوفي ثقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال أبو حاتم صالح الحديث وقال أبو داؤد عن أحمد بن يونس كنا نمرّ على فطر وهو مطروح لا نكتب عنه وقال النسائي لا بأس به وقال في موضع آخر ثقة، حافظ ،كيس . وقال ابن سعد كان ثقة ان شاء الله ومن الناس من يستضعفه وقال الساجي صدوق . وقال الساجي أيضاً وكان يقدّم علياً على عثمان وكان أحمد بن حنبل يقول هو خشبي (أي من الخشبية فرقة من الجهمية) وقال الدار قطني فطر زائع ولم يحتج به البخاري. الخ تهذيب التهذيب

ج ٨، ص ٢٧٠ ـ ٢٧١)

نُ \$كَيْنِ ثَنَا فِطُرٌ عَنِ الْقَاسِمِ بُنِ اَبِي بَزَّةَ عَنُ اَبِي تُحَنُّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوُ لَمُ يَبُقَ وُرُجُلًا مِنُ اَهُلِ بَيْتِي يَمُلُا هَا عَذَلًا كَمَا مُلِئَثُ

عنه آخضرت الله عند وایت کرتے بین که آپ نے فرمایا و جائے گا (تواللہ تعالی ای کوطویل اور دراز کردے گا اور) نفس (مہدیؓ) کو پیدا کریگا۔ جودنیا کوعدل وانصاف سے بھر ہے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔ السّنَدَ کُلُهُمْ رَجَالُ الصّحَاحِ السِّتَةِ غَيْرُ فِطُو فَإِنَّهِ

السَّنَةِ كُلُّهُمُ رِجَالُ الصِّحَاحِ السِّتَّةِ غَيْرُ فِطُرِ فَانَّهُ فَاللَّهُ عَلَمُ فَطُرِ فَانَّهُ فَا لَكُمْ لَكُمْ فَاللَّهُ عَمَامَرً.

خزومى مولاهم أبو بكر الخياط الكوفى قال الإمام أحمد بن أحمد كان عند يحيى بن سعيد ثقة، قال ابن أبى خيثمة عن فقة حسن الحديث وكان فيه تشيع قليل وقال أبو حاتم عن أحمد بن يونس كنا نمر على فطر وهو مطروح لا نكتب لل في موضع آخر ثقة، حافظ ،كيس . وقال ابن سعد كان ثقة نعفه وقال الساجى أيضاً وكان يقدم حبل يقول هو خشبى (أى من الخشبية فرقة من الجهمية) بحتج به البخارى الخ تهذيب التهذيب

اء ص ۱۹۸.

(٣٦) ..... حَدَّقَ مَا عَبُدُ اللهِ بُنُ نُسَيْرٍ ثَنَا مُؤْسَى الْجُهَنِيُ ثَنِى عُمَرُ بُنُ قَيْسٍ الْسَمَاصِرُ ثَنِى مُحَاهِدٌ ثَنِى قُلاَنُ رَجُلٍ مِّنُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفُسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفُسُ الزَّكِيَّةُ اللَّهُ فِي النَّاسُ الْمَهُدِيَّ فَرَقُوهُ عَضِبَ عَلَيْهِمُ مَنُ فِي السَّمَاءِ وَمَنُ فِي الْاَرْضِ فَاتَىٰ النَّاسُ الْمَهُدِيَّ فَرَقُوهُ عَضِبَ عَلَيْهِمُ مَنُ فِي السَّمَاءِ وَمَنُ فِي الْاَرْضِ فَاتَىٰ النَّاسُ الْمَهُدِيَّ فَرَقُوهُ كَمَا تُزَقُّ الْعَاسُ الْمَهُدِيَّ فَرَقُوهُ كَمَا تُوَقَّ الْعَرُوسُ اللَّى زَوْجِهَا لَيُلَةَ عِرُسِهَا وَهُوَ يَمُلَاءُ الْاَرْضَ قِسُطًا وَعَدُلاً كَمَا تُوَقُ الْاَرْضَ قِسُطًا وَعَدُلاً وَيَنْعَمُ أُمَّتِى فِي وَلايَتِهِ نِعْمَةً وَيُعْمَلُهُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِى فِي وِلايَتِهِ نِعْمَةً لَمُ اللَّهُ عَمُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللهُ وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمُ اللَّهُ مَا قَطُّرَا السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِى فِي وَلايَتِهِ نِعْمَةً لَمُ اللَّهُ مَا قَطُّرالَ اللَّيْ مُهَا قَطُّرالَ اللَّهُ الْمُ الْمُعَلِّمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ الْمُ اللَّهُ وَاللَّهُ اللَّهُ الْمَالُولُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتُنْعَمُ أُمَّتِى فِي وَلاَيَتِهِ نِعْمَةً لَهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُعَالَةُ اللَّهُ اللَّهُ الْمَالُولُ السَّمَاءُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُعَلِي اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُ اللَّهُ الْمُعَالَقِهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُولُ السَّمَاءُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُؤْمِلُولُ الْمُ الْعَلَى اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُلْعُلُولُ اللَّهُ اللَهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَيْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّه

(۳۱).....امام جاہد (مشہور تا بعی ) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا دنفس زکتے 'کی کے بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکتے تا کہ بعد ہی خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکتے تا کہ کردیے جا کیں گئو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد از ال لوگ مہدی کے پاس آ کیں گا ورانھیں دہمن کی طرح آ راستہ و پیراستہ کریں گا ورمیری نومین کوعدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیدا وار کو اگا در کے گا ورآسان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوش حال ہوگی۔ ہوگی کہ ایک خوش حالی اسے بھی نہلی ہوگی۔

شروری تنبیه که ایک نفس زئیه محد بن عبدالله بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم بین جفول نے حلاف ۱۳۵ هیں جنون کے خلاف ۱۳۵ هیں خروج کیا تھا اور شہید ہوئے تھے۔ حدیث بالا میں مشہور ' نفس زکیہ'' سے مرادینہیں بیں بلکہ ایک دوسرے بزرگ بیں

<sup>(1)</sup> مصنف ابن أبي شيبة ج 10، ص 199 هو من كلام الصاحبي ولكن له حكم المرفوع لأنه لا يعلم من قبل الرأي.

جوآ خرز ماند میں ہول گے اور ان کی شہادت کے فوراً بعد مہدی کا ظہور ہوگا۔ شخ محر بن عبد الرسول الزرجی نے اپنی مشہور تالیف ''الإشاعة لأشر اط الساعة '' میں بدبات بھراحت تحریر کی ہے۔

اَقُولُ اَمَّا عَبُدُ اللهِ (۱) بُنُ نُمَيُرٍ فَهُوالُهَمُدَا نِنَّ الْمَحَارِنِيُّ الْكُوفِيُ اَخُورَجَ لَسه السِّنَّةُ وَاَمَّا مُوسى (۲) الْبُهَدِيُّ فَهُو مُوسَى بُنُ عَبُدِ اللهِ اَوِابَنُ عَبُدِ اللهِ اَوِابَنُ عَبُدِ اللهِ اَوَابَنُ مَعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُو عَبُدِ اللهِ اَوَابَنُ مَعِينٍ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ اَبُو عَبُدِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ وَالتَّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابُنُ مَاجَةَ وَالسَّائِيُّ وَابُنُ مَاجَةَ وَالسَّاعُ مَو لَا اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ وَاللهُ وَاللْمُوالِولَ

صَحِیْح وَرِجَالُهُ (۳۷) ..... حَدُّهُا سَمِعْتُ اَبَا هُرِیُو وَسَلَّمَ قَالَ یُبَایِعُ اِ استَحَلُّوه فَلا تَسُ یُعَمَّرُ بَعُدَه اَبَدًا وَ یُعَمَّرُ بَعُدَه اَبَدًا وَ (۳۷) ...... حضرت (پین مهریٌ ) ہے جج عظمت اس کے اہل عظمت اس کے اہل عرب کی جابی کا حال پیرمبثی چڑھائی کرد کے

قَالَ قَالَ اَحْمَدُ

فَهُ وَ إِمَامٌ مَشُهُ

(1)اما مجاهد، فهو م على امامة مجاهد والا (2) مصنف ابن ابي ش

خزانہ کونکالیں گے۔

<sup>(</sup>۱) عبدالله بن نمير الهمداني الخارني أبو هشام الكوفي ثقة صاحب حديث من أهل السنة من كبار التاسعة الخ (تقريب ص ١٣٣ وخلاصة التذهيب ص ٢١٧) وقال العجلي ثقة صالح الحديث صاحب سنة وقال ابن سعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهذيب ج ٢ ،ص ٥٢ ـ ٥٣.

<sup>(</sup>٢) موسى الجهنى فهو موسى بن عبدالله ويقال ابن عبدالرحمن الجهنى ابو سلمة الكوفى ثقة عابد، لم يصح ان القطان طعن فيه (التقريب ص ٢٥٧) ووثقه القطان وقال العجلى ثقة فى عداد . الشيوخ وقال ابوزرعة صالح و ذكره ابن حبان فى الثقات وقال ابن سعد كان ثقة قليل الحديث (تهذيب المتهذيب ج ١٠ ص ٢ ١ س) .

<sup>(</sup>٣) عمر بن قيس الماصر بن ابي مسلم الكوفي ابو الصباح مولى ثقيف قال ابن معين وابوحاتم ثقة وقال الأجرى سئل ابو داؤد عن عمر بن قيس فقال من الثقات وابوه اشهر واو ثق و ذكره ابن حبان في الثقات وذكره ابن شاهين في الثقات (تهذيب التهذيب ج ٢ ص ١٣٣٠ ـ ١٣٣١).

) كى شهادت كے فوراً بعدمهدى كا ظهور بوگا فيخ محد بن تاليف "الإشساعة لأشراط الساعة " ميں يهات

و(١) بُسُ نُسَمَيْدٍ فَهُوَ الْهَمُدَا فِي الْحَادِفِي الْكُوفِي الْكُوفِي الْكُوفِي الْكُوفِي الْحَادِفِي الْحَادِفِي الْحَادِفِي الْحَادِفِي الْحَادِفِي الْحَادِفِي الْحَادِفِي اللهِ اللهُ وَقَلَى اللهُ اللهُ وَقَلَى اللهُ اللهِ وَالنّسَائِي وَالنّسَائِي وَالْنُ مَاجَةَ الْحَمَامِ لَهُ هُو النّسَائِي وَالْنُ مَاجَةَ الْمَامِدُ فَهُو الْكُوفِي وَقَقَهُ اللهُ مَعِيْنٍ وَاللّهُ حَالِيم اللهِ اللهِ اللهِ حَالِيم اللهِ اللهِ اللهُ وَاللهُ حَالِهُ اللهُ ا

نى أبو هشام الكوفى ثقة صاحب حديث من أهل السنة المهم المحلى ثقة المهم التلهيب ص ١٢٠ )وقال العجلى ثقة المهارين صعد كان ثقة كثير الحديث صدوق تهذيب التهاريب

عبدالله ويقال ابن عبدالرحمن الجهنى ابو سلمة الكوفى فيه (التقريب ص ٢٥٧) ووثقه القطان وقال العجلى لقة صالح و ذكره ابن حيان في الثقات وقال ابن سعد كان ثقة ح • ١ ، ص ١ ٢ سم.

قَالَ قَالَ اَحْمَدُ بُنُ صَالِحٍ يَعْنِى الْمِصْرِى عُمَرُ بُنُ قَيْسٍ ثِقَةٌ وَاَمَّا مُجَاهِدٌ (١) فَهُوَ اِمَامٌ مَشُهُورٌ اَخُرَجَ لَه الْأَئِسَّةُ السِّتَّةُ وَغَيْرُ هُمُ فَالْحَاصِلُ اَنَّ الرِّوَايَةَ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهَا كُلُّهُمْ مُوَتَّقُونَ وَاللهُ اَعْلَمُ.

(٣٤) ..... حَدَّثَنَا يَزِيُدُ بُنُ هَارُوُنَ نَا ابُنُ آبِى ذِئْبٍ عَنُ سَعِيْدِ بُنِ سَمُعَانَ قَالَ سَمِعُتُ آبَا هُرَيُرَةً يُخْبِرُ آبَا قَتَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيُهِ سَمِعُتُ آبَا هُرَيُرَةً يُخْبِرُ آبَا قَتَادَةً رَضِى اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبَايَعُ لِلرَّجُلِ بَيْنَ الرُّكُنِ وَالْمَقَامِ وَلَنُ يَّسُتَحِلَّ الْبَيْتَ اللَّ اَهُلُه فَإِذَا السَّتَحَلُّوه فَلاَ تَسُفَلُ عَنُ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِى الْحَبَشَةُ فَيُحَرِّبُونَ خَرَابًا لا السَّتَحُلُوه فَلاَ تَسُفَلُ عَنُ هَلَكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِى الْحَبَشَةُ فَيُحَرِّبُونَ خَرَابًا لا يُعَمَّرُ بَعُدَه آبَدًا وَهُمُ الَّذِيْنَ يَسْتَخُو جُونَ كَنْزَه (٢)

(۳۷) .....حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کر پر اللہ ایک فض (یعنی مہدی ) سے جمرا اسوداور مقام ابرہیم کے در میان بیعت کی جائے گی اور کعبہ کی حرمت و عظمت اس کے اہل ہی پامال کریں گے اور جب اس کی حرمت پامال کر دی جائے گی تو پھر عرب کی تباہی کا حال مت بوچھو ( یعنی ان پر اس قدر تباہی آئے گی جو بیان سے ہا ہر ہے ) پھر جبٹی چڑھائی کردیں گے اور مکہ معظمہ کو بالکل ویران کردیں گے اور یہی کعبہ کے ( یدفون ) خزانہ کو نکالیں گے۔

<sup>(</sup>۱) اما مجاهد، فهو مجاهد بن جبر امام مشهور من كبار التابعين قال الذهبي اجمعت الامة على امامة مجاهد والاحتحاج به (تهذيب التهذيب ج ۱ ، ص ۳۸ \_ ۳۸) (۲) مصنف ابن ابي شيبة ج ۱ ، ص ۵۳.

﴿ تشريح ﴾ مشكلوة ميں<

نے فر مایا جب تک اہل ح

دوحيموني پنڈليوں والا نكا

ر فیع الدّ بن دہلوی قُدِّ ۱

سارے ایمان دار جہال

سلطنت ساری روئے ز

جائےگا۔(ترجمہ قیامن

وَقَدِ اطَّلَعُتُ ﴿

فِيُ ذِكُرِ الْمَهُ

تِلُكَ الْاَحَادِيُدُ

وَهٰ ذَا مَ

اَلْعُكُ اللهُ ال

<sup>(1)</sup> يزيد بن هارون بن وادى ويقال زاذان بن ثابت السلمى مولاهم ابو خالد الواسطى احد الاعلام الحفاظ المشاهير قيل اصله من بخارى قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن المدينى مارأيت احفظ منه وقال ابن معين ثقة وقال العجلى ثقة بثت وقال ابو حاتم ثقة امام صدوق لا يسأل عن مثله (تهذيب التهذيب ج ١١ ،ص ٣٢١-٣٢٣)

<sup>(</sup>۲) ابن ابی ذئب فهو محمد بن عبدالرحمن بن المغیرة بن الحارث بن ابی ذئب القرشی العامری و ابو الحارث المدنی قال احمد صدوق افضل من مالک الا مالکا اشد ثقة للرجال منه وقال ابن معین ابن ابی ذئب ثقة و کل من روی عنه ابن ابی ذئب ثقة الا ابا جابر البیاضی و کل من روی عنه مالک ثقة الا عبدالکریم ابا امیة وقال ابن حبان فی الثقات کان من فقهاء اهل المدینة و عبادهم و کان اقول اهل زمانه للحق (تهذیب التهذیب ج ۹ ،ص ۲۷۰-۲۷۲) اهل المدیند بن سمعان الانصاری الزرقی مولاهم المدنی (تهذیب التهذیب ج ۳ ،ص ۴ ۳) وقال اسح فظ فی التقریب سعید بن سمان الانصاری الزرقی مولاهم المدنی ثقة لم یصب الازدی فی تصعیفه من الثالثة. ( ۲۳۸ طبع فی بیروت ۴ م ۱۳۵ هـ).

هَٰ ارُونَ فَهُ وَ السُّلَمِى اَبُوْ خَالِدِ نِ الْوَاسِطِيُّ اَحَدُ اهِيُزِرَوى عَنْهُ السِّتَّةُ قَالَ اَحْمَدُ كَانَ حَافِظًا مُتَّقِنَّا مَلُ عَنُ مِّعُلِه وَاَمَّا ابْنُ اَبِي ذِ تُبِ(٢) فَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ نِ الْحَارِثِ بُن اَبِي ذِئْبِ الْقُرَشِيُّ الْعَامِرِيُّ مِنُ أَيْمَةٍ غُوَجَ لَه السِّنَّةُ قَالَ ٱحْمَدُ يَشُبَهُ بِابْنِ الْمُسَّيَّبِ وَهُوَ الْحَقِّ مِنُ مَالِكِ وَأَمَّا سَعِيْدُ بُنُ سَمْعَانَ (٣) فَهُوَ جَ لَه أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرمِذِي وَالنَّسَائِيُّ وَالْبُحَارِيُّ فِي لِيُّ ثِقَةٌ وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الشِّقَاتِ وَقَالَ الْبُرُقَانِيُّ الْحَاكِمُ تَابِعِيٍّ مَعْرُوثٌ وَقَالَ الْاَزْدِيُّ ضَعِيْفُ الخ

يقال زاذان بن ثابت السلمي مولاهم ابو خالد الواسطى احد اصله من بخاري قال احمد كان حافظا للحديث وقال ابن ل ابن معين ثقة وقال العجلي ثقة بثت وقال ابو حاتم ثقة امام بُ التهذيب ج ١١،ص ٣٢١-٣٢٣) ن عبدالرحمن بن المغيرة بن الحارث بن ابي ذئب القرشي قال احمد صدوق افضل من مالك الا مالكا أشد ثقة للرجال

، الزرقى مولاهم المدنى (تهذيب التهذيب جه، ءص • ٩٠) لدين ميمان الانصارى الزرقى مولاهم المدنى لقة لم يصب

( ۲۳۸ طبع في بيروت ۲۰۸ اهـ).

، ثقة وكل من روى عنه ابن ابي ذئب ثقة الا ابا جابر البياضي الا عبدالكريم ابا امية وقال ابن حبان في الثقات كان من فقهاء ول اهل زمانه للحق (تهذيب التهذيب ج ٩ ،ص ٢٤٠ ـ ٢٤٢)

﴿ تشريح ﴾ مشكلوة ميس حضرت عبدالله بن عمر ورضى الله عنهما ہے مروى ہے كه رسول الله واقعة نے فرمایا جب تک اہل حبشہ تم سے جنگ ندکریں تم بھی ان سے ندلز و کیونکہ خانہ کعب کا خزانہ دوچھوٹی پندلیوں والانکالے گا۔اس مضمون کی دیگر سیح صدیثیں بھی موجود ہیں۔حضرت شاہ رفيع الدّين والوى قُدِّسُ بررُ أ اين رساله "قيامت نامه" مي لكهة بي كه جب سارے ایمان دار جہان سے اٹھ جائیں گے، تو حبشیوں کی چڑھائی ہوگی اور ان کی سلطنت ساری روئے زمین پر پھیل جائے گی۔ وہ کعبہ کوڈ ھا ڈالیں گےاور حج موقوف ہو جائے گا۔ (ترجمة قيامت نام ٢٥ از مولا نامحمد ابراہيم دانا پورگ)

وَهٰ ذَا مَا وَجَدُنَاهُ بِخَطِّ الشَّيُخِ الْمَدَنِيِّ قُلِّسَ سِرُّه وَقَدِ اطَّلَعْتُ عَلَى طَائِفَةٍ مِّنَ الْآحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ الْوَارِدَةِ فِي ذِكْرِ الْمَهُدِيُّ فَأَوْرَدُ تُهَا تَتِمَّةً وَتَعْمِيُمًا لِلْفَائِدَةِ وَإِلَيْكُمُ تِلُكَ الْاَحَادِيْت.

# النايفالشيران

(اً) .....عَنُ اَبِى هُ رَيُسَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمُ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيُكُمُ وَإِمَامُكُمُ مِنْكُمُ (1) رَوَاه الْإِمَامُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ اللهُ اللهِ اللهُ اللّهُ اللهُ اللهُ اللهُ ال

(۱) .....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنخضرت میلائی نے فرمایاتم لوگوں کا (اس وقت خوش سے) کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسیٰ ابن مریم علیہ السّلام (آسان سے) اتریں گے اور تمہاراامام تبھی میں سے ہوگا۔

(٢) ..... وَعَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِ اللهِ الْاَنْصَادِيّ رَضِىَ اللهُ عَنُهُ قَالَ سَمِعَتُ رَسُولَ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنُ أُمَّتِى يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ إلى يَوْمِ الْقِينَمَةِ قَالَ وَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُ آمِيرُهُمُ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لاَ اِنَّ بَعْضَكُمُ عَلَى بَعْضٍ الْمَرَاءُ تَكْرِ مَةَ اللهِ هَاذِهِ الْاُمَّةَ (٣)

فرماتے ہوئے سنا کہ میرک قیامت تک کرتی رہے گی۔ فرمایا آخر میں عیسی ابن مرکا سے عرض کرے گا تشریف السّلا م فرما کیں گے (اس حضرت عیسیٰ علیہ السّلام الا بناء پر جواللہ تعالیٰ نے اس ا ہناء پر جواللہ تعالیٰ نے اس ا شریع گے اور امام خود عیسیٰ ہوں گے، چنانچہ حافظ ابر بارے میں احادیث متوات میں اداکریں گے۔(ا)

(٣)..... وَعَنِ الْحَارِنِ

إِبُوَاهِيُهُ بُنُ عَقِيُلٍ عَ

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيُـ

الْمَهُدِئُ تَعَالَ صَلِّ

(١٣٤) وَعَزَاهُ لِلْحَافِظِ

(۱) فخالباری چه به ۲۹۳

(۲).....حفرت جابر بن ع

<sup>(</sup>۱)إمامكم منكم معناه يصلى (اى عيسى عليه السلام) معكم بالجماعة والإمام من هذه الأمة (عمدة القارى ج٢ ١،ص ٣٠) وقال ملا على القارى والمحاصل إن إمامكم و احد منكم دون عيسى عليه السلام (مرقاة شرح المشكوة ج٥، ص ٢٢٢) وقال الحافظ ابن حجر قال أبو الحسين الخسعمى الآبرى في مناقب الشافعي تواترت الأخبار بأن المهدى من هذه الأمة وإن عيسى عليه السلام يصلى خلفه (فتح البارى ج ٢ ،ص ٣٩٣م).

<sup>(</sup>۲) صحیح البخاری : ج۱، ص ۴۹۰.

<sup>(</sup>٣) أَخُوَجَهُ الْإِمَامُ مُسْلِمٌ فِي صَحِيْحِه ج ا ص ٨٤.

# النايفالشيراك

يُرَحةً رَضِى اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ انَزَلَ ابْسُنُ مَرُيَمَ فِيُكُمُ وَإِمَامُكُمُ مِنْكُمُ (1) رَوَاه الْإِمَامُ وَهِ فِى كِتَابِ الْانْبِيَاءِ، بَابُ نَزُولِ عِيْسَى ابْنِ مَرُيَمَ عَلَيْهِ

منی الله عنه سے روایت ہے کہ آنخضرت میلائی نے فرمایاتم لوگوں کیا حال ہوگا۔ جب تم میں عیسی ابن مریم علیه السّلام (آسان مام تنہی میں سے ہوگا۔

َ عَبُدِ اللهِ الْاَنْصَارِيَ رَضِىَ اللهُ عَنهُ قَالَ سَمِعَتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ اللهِ يَقُولُ لَا تَوَالُ طَائِفَةٌ مِّنُ أُمَّتِى يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَيُعُولُ لَا تَوَالُ طَائِفَةٌ مِّنُ أُمَّتِى يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَى عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَيَقُولُ آمِيرُهُمُ تَعَالَ صَلِّ عَلَى بَعْضِ أُمَرَاءُ تَكْرِ مَةَ اللهِ هَذِهِ الْاَمَّةَ (٣)

ن (ای عیسی علیه السلام) معکم بالجماعة و الإمام من هذه الأمة ا) وقال ملا علی القاری و الحاصل إن إمامکم و احد منکم دون سرح المشکوة ج۵، ص ۲۲۲) وقال الحافظ ابن حجر قال أبو الى مناقب الشافعی تو اترت الأخبار بأن المهدی من هذه الأمة الى خلفه (فتح الباری ج ۲ ، ص ۲۹۳).

ص + ۹۹.

. صَحِیْجِه ج ا ص۸۷.

(۲) .....حضرت جابر بن عبداللہ انساری بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ علی کو فرماتے ہوئے ساکہ میری امت میں سے ایک جماعت قیام تن کے لیے کا میاب جنگ قیامت تک کرتی رہے گی۔ حضرت جابر گہتے ہیں ان مبارک کلمات کے بعد آپ تاہی نے فرمایا آخر میں عیسی ابن مریم علیہ السلام (آسان سے) اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے عرض کرے گا تشریف لا ہے ہمیں نماز پڑھا ہے (اس کے جواب میں) عیسی علیہ السلام فرما ئیں گے (اس وقت ) امامت نہیں کروں گا۔ تمہار ابعض بحض پر امیر ہے (لیتن حضرت عیسی علیہ السلام اس وقت امامت سے انکار فرمادیں گے) اس نفسیات و برزرگی کی بناء پر جواللہ تعالیٰ نے اس امت کوعطاکی ہے۔

﴿ تشریک کی مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام نزول کے وقت جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے اور امام خود عیسیٰ علیہ السّلام نہیں ہوں گے، بلکہ امت کا ایک فردیعنی خلیفہ مہدیؓ ہوں گے، بلکہ امت کا ایک فردیعنی خلیفہ مہدیؓ ہوں گے، چنا نچہ حافظ ابن حجر بحوالہ منا قب الشافعی از امام ابوالحسین آبریؓ لکھتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ایک نماز خلیفہ مہدیؓ کی اقتداء میں اداکریں گے۔(۱)

(٣)..... وَعَنِ الْسَحَارِثِ بُنِ آبِى اُسَامَةَ حَلَّكَنَا اِسْمَاعِيُلُ بُنُ عَبُدِالْكَرِيْمِ حَلَّثَنَا اِسُمَاعِيُلُ بُنُ عَبُدِالْكَرِيْمِ حَلَّثَنَا اِسُمَاعِيُلُ بُنُ عَبُدِالْكَرِيْمِ حَلَّثَنَا اللهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ وَاللهُ عَنْهُ اللهُ عَنْهُ وَاسَلَّمَ يَنُولُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّكَامُ فَيَقُولُ آمِيْرُهُمُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنُولُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّكَامُ فَيَقُولُ آمِيْرُهُمُ اللهَ اللهَ عَالَ صَلِّ لَنَاء الْحَدِيثُ ذَكْرَهُ الطَّيْخُ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْسَمَا وِ الْمُنِينِ اللهَ عَلَى اللهُ عَلَيْهِ اللهَ اللهُ الل

<sup>(</sup>۱) فخالباری چه به ۲۹۳

اَقُولُ اَلْحَادِثُ بُنُ اَبِى اُسَامَةَ هُوَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ ابُو مُحَمَّدِنِ الْمُسْنَدِ الْحَادِثُ بُنُ مُسْحَمَّدِ اَبِى اُسَامَةَ التَّمِيْمِى الْبَغُدَادِى صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُسَوَفِّى بُرُهُ مُسْحَمَّدُ اَبِى اُسَامَةَ التَّمِيْمِى الْبَغُدَادِى صَاحِبُ الْمُسْنَدِ (الْمُسَوَفِّى بُرُهُ مُهُو اِسْمَاعِيُلُ بُنُ عَبُدِ الْكَرِيْمِ فَهُو اِسْمَاعِيُلُ بُنُ عَبُدِ الْكَرِيْمِ فَهُو اِسْمَاعِيُلُ بُنُ عَبُدِ الْكَرِيْمِ فَهُو اِسْمَاعِيلُ بُنُ عَبُدِ الْكَرِيْمِ فَهُو اِسْمَاعِيلُ بُنُ مُنَدِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ فَهُو السَمَاعِيلُ بُنِ مَعْقِلِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ فَهُو ابْنُ مَعْقِلِ بُنِ مَعْقِلِ فَى تَفْسِيرِه (٣) وَامَّا إِبُو اهِيْمُ فَهُوَ ابُنُ عَقِيلِ بُنِ مَعْقِلِ بُنِ مَعْقِلِ اللَّهَ عَلَيْلُ فَهُوَ ابْنُ مَعْقِلِ بُنِ مَعْقِلِ اللَّهَ عَلَيْلُ فَهُوَ ابُنُ مَعْقِلِ بُنِ مُنَيِّةٍ اللَّهُ اللَّهُ وَابُنُ الْحُوقَ الْحُرَجَ لَهَ ابُو دَاوُدَ (٥) وَامَّا وَهُبُ اللَّهُ عَلَيْلُ فَهُوَ ابُنُ مَعْقِلِ بُنِ مُنَيِّةٍ صَدُوقَ آخُرَجَ لَهَ ابُو دَاوُدَ (٥) وَامَّا وَهُبُ اللَّهُ مَانِيَّةً مَدُوقً آخُرَجَ لَهَ ابُو دَاوُدَ (٥) وَامَّا وَهُبُ

فَهُوَ ابْنُ مُنَبِّهِ بُنِ كَامِلُ ا

الْمُوَحَّدَةِ بَعُدَه نُوُدُ

وهُوَ ٱخُرَجَ لَه ٱيُضًا!

كَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابُنُ

الْـمَهُـدِى فَيَـكُونُ هٰذَا ا

الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فَتَنَبَّه.

(٣) ..... وَعَنُ جَابِرٍ رَهِ

يَخُورُجُ الدَّجَّالُ فِي حِفَّةٍ

مَرْيَعَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَيُ

تَسَخُّرُجُوا إِلَى هَلَاا الْكَلَّ

هُمَ بِعِيْسَىٰ ابُنِ مَرُيَمَ

فَيَقُولُ لِيَتَقَدُّمُ اِمَامُكُمْ فَلُ

فَحِيْنَ يَرَاهُ الْكَذَّابُ يَنُمَ

(رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْ

يُخُرِجَاهُ. وَقَالَ الشَّيُ

لِيَتَقَدَّمُ إِمَامُكُمُ فَلَيُصَا

فِي الْحَدِيْثِ رقم ٣٠.

<sup>(</sup>١) المنار المثيف ١٣٤ بحوالة مسند أبي أسامة.

<sup>(</sup>٢) الرسالة المستطرقة ص ٥٦.

<sup>(</sup>٣) تهليب التهليب ص ٨.

<sup>(</sup>۳) نقریب التهذیب ص ۹۲. (۵) تقریب التهذیب ص ۳۹۲

<sup>(</sup>۱)تقريب التهذيب ص ۸۵٪ (۲) المستدرك ج۲، ص ۰٪

الله عندروایت کرتے ہیں که رسول الله الله فیلی نے فرما پا کہ سیلی الله عندروایت کرتے ہیں که رسول الله فیلی نے فرما پا کہ سیلی اللہ سے الریس کے توامت کا امیر مہدی ان سے عرض کرے گا از پڑھا ہے تو عیسی علیہ السلام فرمائیں گے تہمارا بعض بعض پر عالم تعالیٰ نے اس امت کومرحمت فرمائی ہے۔ (۱) میں تصریح آگئی کہ وہ خلیفہ مہدی ہوں گے۔ ریف کی خدکورہ حدیث میں بھی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی مہدی امام اور امیر سے مراد خلیفہ مہدی اللہ مہدی اللہ عمدی اللہ مہدی اللہ

رِثُ بَنُ آبِى أُسَامَةَ هُو الْإِمَامُ الْسَحَافِظُ اَبُو مُحَمَّدِنِ لِهِ آبِى أُسَامَةَ التَّمِيسُمِى الْبَغْدَادِى صَاحِبُ الْمُسْنَدِ

(٢) وَامَّا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالْكُرِيْمِ فَهُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بَنِ مُنَيِّهِ اَبُو هِشَامِ الصَّنْعَانِى صَدُوقَ آخُرَجَ لَه اَبُودَاوُدَ فَيْ تَفْسِيرُهِ (٣) وَامَّا إِبْرَاهِيمُ فَهُوَ ابْنُ عَقِيلٍ بْنِ مَعْقِلِ بُنِ مَعْقِلِ بُنِ مَعْقِلِ بُنِ مُنَبِّهِ فَهُوَ ابْنُ مَعْقِلِ بُنِ مُنَبِّهِ فَهُوَ ابْنُ مَعْقِلِ بُنِ مُنَبِّهِ فَي ابْنُ مَعْقِلِ بُنِ مُنَبِّهِ فَي ابْنُ مَعْقِلِ بُنِ مُنَبِّهِ مَدُوقَ آخُرَجَ لَه اَبُو دَاوُدَ (۵) وَامَّا وَهُبَ

حوا**لة م**ستد أبي أسامة.

ر اله مستد ابی اد ۸۰

۲۵.

(۱)تقريب التهذيب ص ۵۸۵ (۲) المستدرك ج۳، ص ۵۳۰.

فَهُوَ ابْنُ مُنَبِّهِ بُنِ كَامِلِ الْيَمَائِيُّ اَبُوُ عَبُدِ اللهِ الْاَبْنَاوِيُّ (بِفَتْحِ الْهَمُزَةِ وَسَكُو نِ الْمُمَوَ حَسَدَةِ بَعُدَه نُونٌ) لِقَةٌ اَخُرَجَ لَسَه اَصْحَابُ السِّتَّةِ سِوَى ابُنِ مَاجَةَ وَهُوَ اَخُرَجَ لَه اَيُسْتَادُ هَذَا الْحَدِيْثِ جَيِّدٌ وَهُوَ اَخُرَجَ لَه اَيُسْتَادُ هَذَا الْحَدِيْثِ جَيِّدٌ وَهُو اَخُرَجَ لَه اَيُسْتَا فِي تَفْسِيْرِه (١) فَالْحَاصِلُ اِسْنَادُ هَذَا الْحَدِيْثِ جَيِّدٌ كَدَمَا قَالَ الشَّيْخُ ابُنُ قَيِّمٍ وَقَدْ صَرَّحَ فِيهِ وَصَفَ الْآمِيْرِ الْمَذْكُورِ بِالله الْمَهْدِئُ فَيَكُونُ هَذَا الْحَدِيْثِ الَّذِى اَوْ رَدَهُ الْبَحَارِي وَمُسْلِمٌ فَتَنَبَّد. اللّهَ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهُ اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَيْهِ اللّهُ الْحَدِيثِ اللّهِ عَلَى اللّهُ عَلَى الللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ عَلَى اللّهُ ع

(٣) ..... وَعَنُ جَابِرٍ رَضِى اللهُ عَنُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُرُجُ الدَّجَالُ فِي خِفَّةٍ مِّنَ الدِّيْنِ وَذَكَرَ الدَّجَالَ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ يَنُولُ عِيْسَى ابْنُ مَرُيَمَ عَلَيْهِ السَّكَامُ فَيُسَادِى مِنَ السَّحَرِ فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا يَمُنَعُكُمُ اَنُ تَخُرُجُوا إِلَى هَذَا الْكَذَّابِ الْحَبِيْثِ فَيَقُولُونَ هَذَا رَجُلٌ جِنِّى فَيَنُطَلِقُونَ فَإِذَا مَنْ مَعْنَهُ المَّلُومُ فَيُقُولُونَ هَلَا ارْجُلٌ جِنِي فَيَنُطَلِقُونَ فَإِذَا هُمَ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتُقَامُ الصَّلُوةُ فَيُقَالُ لَه تَقَدَّمُ يَا رُوحَ اللهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمُ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ تَقَدَّمُ يَا رُوحَ اللهِ فَيَقُولُ لِيَتَقَدَّمُ إِلَيْهِ قَالَ لَهُ مَعْنَدِهِ السَّكَرُمُ فَاذَا صَلُّوا صَلُوةَ الصَّبُحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ قَالَ فَعِيْنَ يَوَاهُ الْكَدُّابُ يَنُمَاتُ كَمَا يَنُمَاتُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

(رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدُرَكِ وَقَالَ هَلَا حَدِيْتٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمُ يُخُوجَاهُ. وَقَالَ الشَّيْخُ النَّهَبِيُّ فِى تَلْخِيْصِه هُوَ عَلَى شَرُطِ مُسُلِم)(٢) يُخُوبِ اللَّهُ النَّهُ اللَّهُ النَّهُ اللَّهُ النَّهُ اللَّهُ النَّهُ النَّهُ اللَّهُ النَّهُ اللَّهُ اللِّهُ اللَّهُ اللِّهُ اللَّهُ الْمُنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْعُ اللْمُلْكُولُ اللَّهُ الْمُنْ الْمُنْمُ اللَّذِي الْمُنْ الْمُ

(٤٠).....حضرت جابر رضي الله عندروايت كرتے بيں كدرسول الله والله عنظ في الله عندروايت كرتے ہيں كمزور ہوجانے كى حالت ميں د خبال فكلے كا اور د خبال سے متعلق تفصيلات بيان كرنے كے بعدفر مایابعدازال عیسی ابن مریم علیه السّلام (آسان سے )اتریں گے اور بوقت سحر (نینی صبح صادق سے پہلے ) آواز دیں گے کہ اے مسلمانو! تہہیں اس جھوٹے خبیث سے مقابلہ كرنے ميں كيا چيز مانع ہے؟ تو لوگ كہيں كے كه يه كوئى جنات ہے - پھرآ كے برھ كر دیکھیں گے تو انھیں عیسیٰ علیہ السّما م نظر آئیں گے۔ پھرنماز فجر کے لیےا قامت ہوگی توان کا امیر کیجگا،اےروح اللہ امامت کے واسطے آ گے تشریف لایئے۔حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فر ما ئیں گے بتہاراامام ہی تہمیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوجا ئیں گے تو (حضرت عیسیٰ علیدالسّلام کی قیادت میں) دخال سے مقابلہ کے لیے تکلیں گے۔ دخال جب حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دیکھے گا تو (مارے خوف کے) نمک کے تیملنے کی طرح تيملنے لگے گا۔

(۵).....وَعَنُ اَبِي هُـرَيُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَنْعَمُ أُمَّتِي فِرِي زَمَنِ الْمَهُدِيِّ نِعْمَةٌ لَّمْ يَنْعَمُوُا قَطُّ وَيُرُسِلُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْارُضُ شَيْتًا مِنُ نَبَاتِهَا إِلَّا اَخُرَجَتُهُ . اَوْرَدَه الْهَيُعُمِي فِي مَجْمَع الزَّوَائِد وَقَالَ اَخُرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْآوْسَطِ وَرِجَالُه ثِقَاتٌ (١).

(۵) .....حضرت الأبريه رضى الله عند سے مروى ہے كه نى كريم الله في الماء مهدى الله کے زمانہ میں میری امت اس قدرخوشحال ہوگی کہ ایسی خوشحالی اے بھی نہلی ہوگی۔آسان سے (حسب ضرورت) بارش ہوگی اورز مین اپن تمام پیدادار اُگادےگی۔

(۲).....حضرت ابوامامه رضی بیں جس میں ہے کہ ایک محاب مالله عليه اعرب اس وقت کهان مقابلے کے لیے کیوں سائے مم ہول گے اور ان میں بھی آ

(٢).....عَنُ أَبِي أُمَامَةَالُـ

اَہِی الْعَکُر یَا رَسُولَ ا

يَـوُمَـئِـدٍ قَـلِيُلٌ وَجُلُّهُمُ ب

بِهِمُ الصُّبُحَ إِذُ نَزَلَ عَ

يَحُشِى الْقَهُقَرِٰى لِيَتَفَا

بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ لَا

ٱلْحَدِيْثُ. رَوَاهُ الْحَافِظُ

فِي كِتَابِهِ التَّصُريُحِ صَ

وَاَمَّا فِي الْمَحَدِيْثِ وَإِهَ

التَّصْرِيُحُ بِه فِي الْحَدِيُثِ

امیرایک رجل صالح (مهدیٌ)

اجا تك عيسى ابن مريم عليه السّ ً **تا ك**ېيىلى علىدالسلام نماز پڑھا<sup>'</sup>

 <sup>(</sup>۱) مجمع الزوائد ج ٤، ص ١ ١٣.

منی اللہ عندروایت کرتے ہیں کدرسول اللہ اللہ اللہ اللہ عندروایت کرتے ہیں کدرسول اللہ اللہ اللہ عندات ہیان کرنے کے بین مریم علیہ استام (آسان سے) اتریں گے اور بوقت سحر ( یعنی اور دیں سے کہ الے مسلمانو! تہہیں اس جمولے خبیث سے مقابلہ اواکہ ہیں گے کہ یہ کوئی جتات ہے۔ پھر آ گے بڑھ کر کے لیے اقامت ہوگی توان کا اللہ المامت کے واسطے آ گے تشریف لائے ۔ حضرت عیسی علیہ استلام بی تمہیں نماز پڑھائے۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہوجا کیں گے تو اللہ کے لیے تطلیب کے وجا کیں گے تو اللہ کے لیے تطلیب کے وجا کیں می قیادت میں ) وجا ل سے مقابلہ کے لیے تطلیب کے وجا ل مے مقابلہ کے لیے تطلیب کے وجا ل می کی قیادت میں ) وجا ل سے مقابلہ کے لیے تطلیب کے وجا ل کے اللہ می کی قیادت میں ) وجا ل سے مقابلہ کے لیے تطلیب کے وجا ل

P12 -

(٢) ..... عَنُ آبِى اُمَامَة الْبَاهِلِيّ رَضِى اللهُ عَنهُ مَرُ فُوعًا فَقَالَتُ أُمُّ شَرِيْكِ بِنتُ اَبِى الْعَكْدِيا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَنِهِ؟ قَالَ هُمُ يَوْمَ فِي اَللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَنِهِ؟ قَالَ هُمُ يَوْمَ فِي النَّهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مُ اللهُ عَرَجَعَ ذَلِكَ الْإِمَامُ يَنكُمُ بِهِمُ السَّبُحَ الْحَبْحَ الْحَلَى الْإِمَامُ يَنكُمُ يَعْمُ اللهُ عَلَيْهِ مُ اللهُ عَلَيْهِ مُ اللهُ عَلَيْهِ مُ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهِ مَ اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْ النَّاسِ فَيَصَعُ عِيسَلَى يَدَه يَسُلَى النَّاسِ فَيَصَعُ عِيسَلَى يَدَه يَتُ مَنْ مَا عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ عَلَيْهُ اللهُ الله

(۲) .....دهرت ابوا ما مدرضی الله عندرسول الله الله العکر رضی الله عنه روایت کرتے بیل جس میں ہے کہ ایک صحابیا م شریک بنت ابی العکر رضی الله عنها نے عرض کیا یارسول الله عنها عنہ عن کی حمایت میں علیہ اس وقت کہاں ہوں گے؟ (مطلب یہ ہے کہ اہل عرب دین کی حمایت میں مقابلے کے لیے کیوں سامنے ہیں آئیں گے) تورسول الله الله نے نفر مایا! عرب اس وقت کم ہوں گے اور ان کا امام و کم ہوں گے اور ان کا امام و امیرایک رجلِ صالح (مہدیؓ) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے برد ھے گا۔ امیرایک رجلِ صالح (مہدیؓ) ہوگا۔ جس وقت ان کا امام نماز فجر کے لیے آگے برد ھے گا۔ اچا تک عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اس وقت (آسان سے) اتریں گے۔ امام پیچھے ہے گا اچا تک عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھا کیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی اور میان کے درمیان میں علیہ السلام نماز پڑھا کیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کے موند ھوں کے درمیان

<sup>(</sup>۱) سنن آبن ماجه في حديث طويل ص ۲۰۸،۳۰۷.

ہاتھ رکھ کر فر مائیں گے ، آگے بڑھوا در نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے بی لیےا قامت کمی گئی ہے توامام لوگوں کونماز پڑھائے گا۔

(2) .....وَعَنُ عُشَمَانَ بُنِ آبِي الْعَاصِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ مَرُفُوعًا وَيَنْزِلُ عِيْسلى عَلَيْهِ الشَّكَامُ عِنْدَ صَلَّو عَلَيْهِ الشَّكَامُ عِنْدَ صَلَّو اللهِ تَقَلَّمُ صَلِّ عَلَيْهِ السَّكَامُ عِنْدَ صَلَّو اللهِ تَقَلَّمُ صَلِّ فَيَعُولُ هَا أَمِيْرُهُمْ يَا رُوحَ اللهِ تَقَلَّمُ صَلِّ فَيَعُولُ هَا إِنْهُ اللهُ مَا أَمِيْرُهُمْ فَيُصَلِّى ، فَيَعُولُ هَا إِنْهُ اللهُ مَا أَمِيْرُهُمْ فَيُصَلِّى ، فَيَعُلُمُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِى الْمُسْتَدُرَكِ وَصَحَّحَه وَاَوْرَدَهُ الشَّيْخُ الْهَيُعَمِى فِى مَجْمَعِ الزَّوَائِد عَنُ اَحُمَدَ وَ الطَّبُوانِيِّ ثُمَّ قَالَ وَفِيْهِ عَلِيٌّ بُنُ زَيْدٍ وَفِيْهِ صُعُف وَقَدْ وُتَق وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِمَا رِجَالُ الصَّحِيُح (١)

(2) .....حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی الله عنه مرفوعاً روایت کرتے ہیں که رسول الله علیہ علیہ علیہ الله عنه مرفوعاً روایت کرتے ہیں که رسول الله علیہ علیہ خوا مایا! عمینی علیہ امام ان سے عرض کرے گا،اے روح الله آگے تشریف لایئے، نماز پڑھائے، توعیسی علیہ السمام فرمائیں گے۔اس امت کا بعض بعض پرامیر ہے تو مسلمانوں کا امیر آگے بڑھے گا اور نماز پڑھائے گا۔

﴿ تشریح ﴾ عیسیٰ علیہ السّلام اس دن کی نماز فجر اس وقت کے امام کی اقتداء میں اداکریں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بھی امامت کے فرائض انجام دیں مح جیسا کہ دیگر حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(٨).....وَعَنُ عَلِيّ ابُنِ

وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي

الـدُّهَبُ فِي الْمَعُدِن

الْاَبُـدَالَ يُـوُشِكُ اَنُ إِ

جَـمَاعَتُهُمُ حَتَّى لَوُ أَ

اَهُلِ بَيُتِي فِي ثَلَثِ رَايَاه

إِثْنَا عَشَرَ، اَصَارَاتُهُمُ

يَطُلُبُ الْمُلْکَ فَيَنَا

نَعِيْمَهُمُ وَقَاصِيَهُمُ وَدَانِيَ

وَهُـوَ لَيَّنَّ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ إ

الْإسْسَادِ وَلَمُ يُخُرِجَاهُ وَ

النَّاسَ ٱلْفَتَهُمُ وَلَيْسَ فِي

(۸).....حضرت على رضى الله

میں فتنے بر پاہوں گے۔ان

کان سے چھا ٹناجا تاہے۔(لی

ثابت رہیں گے )\_لہذاتم لوگ

·(1)

قَىالَ الشَّيْسُحُ ا

<sup>(</sup>۱) مجمع الزوائد جـ2 ،ص 2

آگے بڑھواور نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے ہی لیے اقامت کہی گئی ہے بڑگا۔

انَ بُنِ آبِى الْعَاصِ رَضِىَ اللهُ تَعَنَّهُ مَرُفُوعًا وَيَنُولُ عِيْسلى اللهُ عَنْهُ مَرُفُوعًا وَيَنُولُ عِيْسلى اللهُ اَمِيْرُهُمُ يَا رُوْحَ اللهِ لَقَرِّلُهُمْ صَلِّ المُعَرِّفَةُمُ اللهِ اَمِيْرُهُمْ يَا رُوْحَ اللهِ لَقَرِّلُهُمْ صَلِّ المُعَرِّفَةُمْ فَيُصَلِّى ، أَمْنَرَاءٌ بَعُضُهُم عَلَى بَعْضٍ فَيَسَقَدَّمُ أَمِيْسُرُهُمْ فَيُصَلِّى ،

اكِمُ فِي الْمُسْتَدُرَكِ وَصَحَّحَه وَاوُرَدَهُ الشَّيْخُ الْهَيْعَمِيُّ الْمُسْتَدُرَكِ وَفِيهِ الْمُسْتَدُر

کرتے ہیں کہ رسول اللہ اللہ کا اللہ کا

بخراس ونت کے امام کی اقتداء میں اوا کریں مام می امامت کے فرائض انجام دیں گے جیسا کہ

(٨) ..... وَعَنُ عَلِي ابْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِى اللهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ فِي آخِوِ الزَّمَانِ فِتُنةٌ يَحُصُلُ النَّاسُ فِيْنَاكَمَا يَحُصُلُ النَّامُ قَالَ النَّامُ فِيْنَاكَمَا يَحُصُلُ النَّامُ وَلَكِنُ سُبُّوا شِرَارَهُمْ فَإِنَّ فِيهِمُ اللَّهُ اللهَّ اللَّهُ اللهَّ اللهَّ اللهَّ اللهُ اللهِ اللهُ ا

قَالَ الشَّيْحُ الْهَيْقَمِى اَخُرَجَهُ الطَّبُرانِى فِى الْاَوُسَطِ وَفِيْهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَهُوَ لَيَسْ الْمُسْتَدُرَكِ وَقَالَ صَحِيحُ الْمُسْتَدُرَكِ وَقَالَ صَحِيحُ الْمُسْتَدُرَكِ وَقَالَ صَحِيحُ الْمُسْتَدُرَكِ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَاقَرَّهُ الذَّهَبِى وَفِيْهِ رِوَايَةٌ ثُمَّ يَظُهَرُ الْهَاشِمِى فَيَرُدُ اللهُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَاقَرَّهُ الذَّهِ إِنْ لَهِيْعَةَ وَهُوَ إِسْنَادٌ صَحِيعٌ كَمَا ذُكِرَ النَّاسَ الْفَتَهُمُ وَلَيْسَ فِى هَذَا الطَّرِيْقِ إِبْنُ لَهِيْعَةَ وَهُوَ إِسْنَادٌ صَحِيعٌ كَمَا ذُكِرَ (1).

(۸).....حضرت علی رضی الله عندروایت کرتے ہیں کدرسول الله الله الله تعلیق نے فرمایا! آخر زمانه میں فتنے برپا ہوں گے۔ ان فتنوں سے لوگ اس طرح جھنٹ جائیں گے جس طرح سونا کان سے چھانٹا جا تا ہے۔ (لیعن فتنوں کی کثرت وہد ت کی وجہ سے پختہ مومن ہی ایمان پر ثابت رہیں گئے۔ رہذاتم لوگ اہل شام کو کہ ابھلامت کہو بلکہ ان میں جو کہ لے لوگ ہیں ثابت رہیں گئے۔

<sup>(</sup>١) مجمع الزوائد ج ٤ ،ص ١٥ ٣ والمستدرك ج ٣ ،ص ٥٥٣.

ان کو یُر ا بھلا کہو،اس لیے کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔عنقریب اہل شام برآسان سے سیلاب آئے گا ( یعنی آسان سے موسلا دھار بارش ہوگی جوسیلاب کی شکل اختیار کرلے گی ) جوان کی جماعت کوغرق کردے گا۔ (اس سیلاب کی بناء بران کی حالت اس قدر کمزور ہو جائے گی کہ )اگر اُن برلومزی تملہ کردی تو وہ بھی عالب ہوجائے گی۔ای (انتہائی فتنهُ و ضعف کے زمانہ میں ) میرے اہل بیت سے ایک شخص (لینی مہدیؓ) تین جھنڈوں میں ظاہر ہوگا ( یعنی ان کالشکر تین جھنڈوں پرمشمل ہوگا ) اس کےلشکر کوزیادہ تعداد میں بتانے والے کہیں گے کہان کی تعداد بیندرہ ہزارہاور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتائیں گے۔ اس لشكر كاعلامتى كلمدامت امت موكار (يعنى جنگ كے وقت اس لشكر كے سيابى افظ امت امت کہیں گئے تا کہ ان کے ساتھی سمجھ جا کیں کہ یہ ہمارا آ دمی ہے، عام طور پرجنگوں کے موقع یراس طرح کے الفاظ باہم طے کر لیے جاتے تھے۔بطور خاص شب خون کے موقعوں براس اصطلاح کا استعال اہم سمجھا جاتا تھاتا کہ لاعلمی میں اینے آدمی کے ہاتھوں اپناہی آدمی نہ مار دیا جائے۔ ویسے امت امت کامعنی بیہ ہے کہ اے اللہ وشمنوں کوموت دے یا اے مسلمانو! دشمنوں کو مارو) مسلمانوں کا پیلشکر سات جھنڈوں پرمشمل لشکر سے مدّ مقابل ہوگا۔جس میں سے ہرجھنڈے کے تحت النے والاسربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ (یعنی پہلوگ ملک وسلطنت حاصل کرنے کی غرض ہے مسلمانوں سے جنگ کریں گے )اللہ تعالی ان سب کو (مسلمانوں کے لٹکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالی مسلمانوں کی جانب ان کی باہمی بگا تگت والفت، نعت وآ سودگی لوٹا دے گا اوران کے قریب ودورکوجمع کردےگا۔

رَوَاهُ الْحَاكِ بُنِ الْمُسَيَّبِ عَنُ أُمِّ ا النَّوَابُ صِدِّيُقْ حَسَنُ ﴿

(9).....ائمُّ المؤمنين أمِّ سا مہدیؓ کا ذکر کرتے ہوئے۔ اور ثابت ہے )اوروہ فاطمہ

قَدُ تَمَّ التَّغْلِيُقُ الْعَاجِزِحَبِيُبِ الرَّحُمْنِ ا اَوَّلاً وَاَخِيْرًا وَصَلَّى اللهُ

 <sup>(</sup>٩) .....وَعَنُ أُمِّ سَلَمَ
 رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
 فَاطِمَةَ.

<sup>-----</sup>(۱) المستدرك ج 17 ص ٤

<sup>(</sup>٢) الإذاعة لما كان ويكون

پر کہ اہل شام میں اولیاء بھی ہیں۔ عنقریب اہل شام پر آسان سے ان سے موسلا دھار بارش ہوگی جوسیلاب کی شکل اختیار کر لے گی) کر دیے گا۔ (اس سیلاب کی بناء پر ان کی حالت اس قدر کمز ور ہو ومڑی حملہ کر دیے تو وہ بھی غالب ہوجائے گی۔اس (انتہائی فتنہ و

> یرے اہل بیت ہے ایک مخص ( یعنی مہدیؓ ) تین حبنڈوں میں رتین حبنڈوں پرمشمل ہوگا ) اس کے لشکر کوزیادہ تعداد میں بتانے عداد پندرہ ہزار ہے اور کم بتانے والے اسے بارہ ہزار بتا کیں گے۔

، امت ہوگا۔ (یعنی جنگ کے وقت اس شکر کے سپاہی افظ امت کے ساتھی مجھ جا کیں کہ یہ ہمارا آ دمی ہے، عام طور پر جنگوں کے موقع

م طے کر لیے جاتے تھے۔ بطورِ خاص شب خون کے موقعوں پراس مجاجا تا تھا تا کہ لاعلمی میں اپنے آ دمی کے ہاتھوں اپنا ہی آ دمی نہ

ت امت کامعنی ہیہ کہ اے اللہ دشمنوں کوموت دے یا اے مسلمانوں کا پیشکر سات جینڈوں پر مشتل شکر سے مقر مقابل

ھنڈے کے تحت اڑنے والا سربراہ ملک وسلطنت کا طالب ہوگا۔ ت حاصل کرنے کی غرض ہے مسلمانوں سے جنگ کریں گے )اللہ `

ما اوں کے لفکر کے ہاتھوں) ہلاک کر دے گا (نیز) اللہ تعالیٰ

کی باہمی نگانگت والفت، نمت وآسودگی لوٹا دے گا اور ان کے

(٩) .....وَعَنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوُجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ: سَمِعَتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتُ: سَمِعَتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُكُرُ الْمَهُدِيَّ فَقَالَ: هُوَحَقٌ وَهُوَ مِنْ بَنِيُ فَاطِمَةَ.

رَوَاهُ الْمَحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدُرَكِ مِنُ طَرِيْقِ عَلِيّ بُنِ نُفَيْلٍ عَنُ سَعِيُدِ بُنِ الْمُسَيَّدِ عَنُ الْمَصْتَدُرَكِ مِنُ طَرِيْقِ عَلِيّ بُنِ نُفَيْلٍ عَنُ سَعِيْدِ بُنِ الْمُسَيَّبِ عَنُ أُمِّ سَلَمَةَ وَسَكَتَ ،وَ أَيُضًا عَنُهُ الْإِمَامُ الذَّهَبِيُّ (1) وَ اَوُرَدَهُ النَّوَابُ صِدِيْقٌ (٢) وَ اَوُرَدَهُ النَّوَابُ صِدِيْقٌ (٢)

(۹)......ائم المؤمنين أمّ سلمه رضى الله عنها روايت كرتى بين كه مين نے رسول الله عليہ و ما مردى كا ذكر كرتے ہوئے ان كاظهور برحق مهدى كا ذكر كرتے ہوئے سنا آپ ملی فلے نے فر ما یا مهدى حق ہے۔ ( لینی ان كاظهور برحق اور ثابت ہے ) اور وہ فاطمہ رضى الله عنهاكى اولا دے ہوگا۔

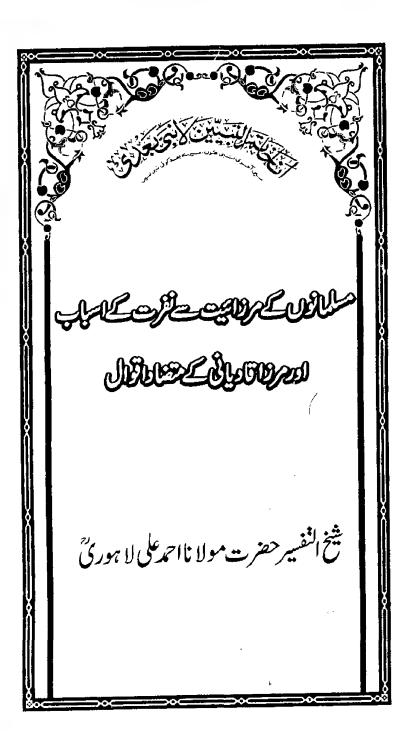
قَدُ تَمَّ التَّعَلِيْقُ وَالتَّحْقِيْقُ وَالْإِسْتِدْرَاكُ بِعَوْنِ اللهِ عَزَّ السَّمُه عَلَى يَدِ الْعَاجِزِ حَبِيُبِ الرَّحُمٰنِ الْقَاسِمِيِّ فِى ٢ ١ ، رَبِيْعِ الثَّانِيُ ٣ ١ ٣ ١ هـ وَلِلَّهِ الْحَمُدُ اَوَّلاً وَاَجِيْرًا وَصَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ سَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرُسَلِيُنَ.

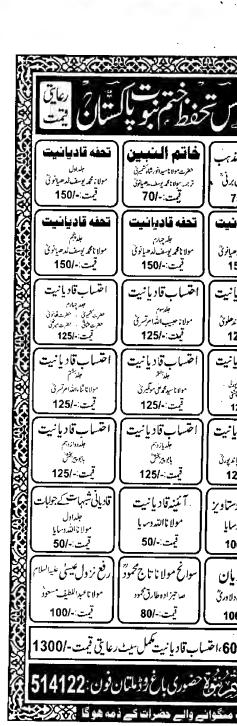
<sup>(</sup>۱) المستدرك ج م ص ۵۵۷.

<sup>(</sup>٢) الإذاعة لما كان ويكون بين يدى الساعة ص ٢٠ مطبوعة الصديقي بريس ٢٩٣ هـ.









### بم الله الرحل الرحيم

### تعارف

خاكيائ حضرت لا موريٌ فقيرالله وسايا، وادمبره ٢٠٠٠

نحمده ونصلي على رسوله الكريم.

برادران اسلام! تقتیم ملک سے پہلے مرزائیوں کے باطل فرقہ کی اشاعت کا دروازہ تقریباً بند ہو چکا تھا۔ کیوں کے مسلمانوں کے علاء کرام نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے اس باطل اور کفر پرست فرقہ کا پول اس قدر کھول دیا تھا کہ انھیں اتنی ہمت نہیں ہو بھی تھیں کہ انھیں سنت والجماعت کے مقابلہ پر آئیں۔ انھیں مناظروں ہیں اتنی شکستیں مل چکی تھیں کہ انھیں مقابلے ہیں آنے کی ہمت نہیں ہوری تھی۔ بالحضوص مجلس احرار ہند کے صدر مجابد انتھی بجسمہ شجاعت، عاش قرآن، حافظ قرآن، مقرر سحر بیان، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری شجاعت، عاش قرآن، حافظ قرآن، مقرر سحر بیان، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی نے احراری فوج کی معیت ہیں سرزائیت کے قلعہ پر اپنی تقریروں کے گولوں سے وہ بمباری کی کہر زائیت کے قلعہ کی اسلام ہونے کا خیال لگل کے مرزائیت کے قلعہ کی مسلمانوں کے دلوں سے سرزائیوں کے دلوں کے دلوں میں مقیدہ رائے ہوگیا کہ فرقہ سرزائید اسلام ہونے کا خیال لگل سلمانوں کے دلوں میں مقیدہ درائے ہوگیا کہ فرقہ سرزائید اسلام کے بھیں ہیں اسلام سے دشمی کررہا ہے۔

مسئے کہ کی مرزائی معززعہد
پوری امداد کرتے اور ہر مکم
زور لگا دیتے ہیں۔اس لِ سوائے میرے باتی سب م مدر خیس کرتے ۔اور مرزائی اورائے کامیاب کردیتے ؟ ڈاکٹر سراقبال مرحوم کی د واران ہے ہیں نے سوال کروف (الم اوران ہے ہیں نے سوال کے مولو

پرادران اسلام! ہوتا ہے۔اس وقت فرشتہ اا ہما ئید! جورزق ماں کے پیدا دنیا سے ٹیس جائے گا اور ندا ؟ تو پھر خدا تعالی سے دعا کیچے نظم کررد ڈی حاصل کرنے میں نفرت بلاسب ٹیس ہے گرادران ملت! م کیا اسباب ہیں۔ان کی مخط

ب-مرزا قادياني لكمتاب:

تقيم ملك

کے بعداس فرقہ باطلہ نے پھرسراٹھایا۔ کیونکہ یا کتان میں ایسے حالات پیدا ہو مے کہ تی مرزائی معزز عبدوں پر برسرا ققد ارآ مے۔اور وہ لوگ اپ ہم خیال لوگوں کی پوری بوری الداد کرتے اور ہرمکن کوشش کر کے اخیس اچھی سی اچھی جگہیں ولانے میں ایر ی چوٹی کا زُورلگادیتے ہیں۔اس لیے بہت سے نوجوان روٹی کی خاطر مرزائیت کی رومیں بہتے نظر آتے یں ۔ابھی چنددن کا ذکر ہے کہ میرے یاس ایک نوجوان کارک آیا اور کہا کہ ہم چنددوست ہیں سوائے میرے باتی سب مرزائی ہونے پرآ مادہ ہو بھے ہیں کہ جارے مسلمان افسر ہماری کوئی مدونیں کرتے۔اور مرزائی افسرایے چیوٹے چیوٹے آ دمی کے لیے پوری امداد کرتے ہیں۔ اوراے کامیاب کردیتے ہیں۔

ڈ اکٹرسرا قبال مرحوم کی رائے

راقم الحروف (مولانا احمالي لا ہورؓ) ايک مرتبہ ڈاکٹر سرا قبال مرحوم ومنفور سے ملا اوران سے میں نے سوال کیا کہ ڈاکٹر صاحب! نوجوان طبقہ کیوں مرز ائیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ فرمانے لگے مولوی صاحب!روٹی کے باعث ادھر جمک جاتے ہیں۔

روقی کے لیے ایمان نہیجیں

برا دران اسلام! رسول الشمالية كاارشاد ہے كدائجى ماں كے پيٹ على ميں انسان ہوتا ہے۔اس وقت فرشتہ اللہ تعالی سے دعا کر کے انسان کا رز ق مقدر ککھ دیتا ہے۔میرے بمائد! جورزق مال كے پيك بيس مقدر مو چكا ب\_اس بيس سے ايك داند بھى چمور كرانسان ونیائیں جائے گا اور نداس رزتی مقدرے ایک داندز اکد کھا کرجائے گا۔ جب واقعہ بہت تو پر ضدا تعالی سے دعا تیجیے کہ سلمان روٹی کے لیے اپنا ایمان نہ بچیں ۔ورندیا در کھیے۔ ایمان اللا كررونى حاصل كرنے ميں دنيا تو برباد ہو كى محراس كے ساتھ آخرت بمى برباد ہوجائے كى۔

نفرت بلاسبب بيس ب

براوران ملت! مرزائيول سے مسلمانوں كى نفرت بلاسب نہيں ہے بلكداس كے ليے كى اسباب بيں -ان كى مخترى فهرست پيش كرتا مول \_

پہلاسبب: مرزاغلام احد نے الی امت تیار کی ہے جو کہ اگریزوں کی وفادار فوج ہے۔مرزا قادیانی لکمتاہے: لمدارح<sup>ا</sup>ن الرحيم

نارف

لير معرت مولانا احد على لا موري كا وجود اسلاميان ں ذات مرامی سے حق تعالی نے پاکستان میں احیاء بخطبات جعد، لمغوظات مجالس، كتب ورسائل، ترجمه یک زمانه متمتع مور ہاہے۔آ پکل یا کتان همید: علاء آپ کی با قیات العمالحات میں۔ تقریباً ہر بدوین فقنہ نے کام کیا۔ مقیدہ ختم نبوت کے تخط کے لیے آپ کی ناریخ کا انمٹ حصہ ہیں۔انمیں یادوں میں سے ایک ت' کی اس جلد میں شائع کرنے کی عالمی مجلس تحفظ فتم

> خاكيائے معرت لا موريّ فقيرالله وسايا، • ادتمبر ٥ • ٢٠ و

له الكريم ے پہلے مرزائیوں کے باطل فرقہ کی اشاعت کا دروازہ كے علاء كرام نے اپنى تقريروں اور تحريرون سے اس ل دیا تھا کرائیس اتی ہےت نہیں ہوسکتی تھی کہیں اہل ا میں مناظروں میں اتن فکستیں مل چکی تھیں کہ انھیں ) - بالخصوص مجلس احرار مند كے صدر مجامد اعظم ، مجسمة نرر محرییان ، حعرت مولانا سید عطاء الله شاه بخارگ کے قلعہ برائی تقریروں کے کولوں سے وہ بمباری کی نج منی مرزائیت کے قلعہ کے مسار ہوجانے کے بعد ملمان ہونے یاان کے خادم اسلام ہونے کا خیال لکل رائخ مو گیا کفرقد مرزائیداسلام کے مجیس میں اسلام

"سوخدا تعالى نے مجے اس اصول پر قائم كيا ہے كمحن كورنمنث كى، جيما كريد گورنمنث برطانیہ ہے۔ کی اطاعت کی جائے اور کی فکر گزاری کی جائے۔سوی اور میری جاعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے اس مسلد رعملدرآ مرانے کے لیے بہت ى كابين عربى، فارى اوراردو بين تاليف كيس اوران بين تقصيل سے لكما كه كوكرمسلمان براش اندیاس گورنمنٹ برطانیے کے بیچ آ رام سے زعد کی بسر کرتے ہیں اور کو کر آزاد کی سے ا پنے ند بب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض منصی بے روک ٹوک بجا لاتے ہیں۔ پراس مبارک اورامن پیش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا ول میں لا تاکس قدرظلم اور بغاوت ہے۔ یہ کتابیں ہزار ہاروپے کے خرج سے طبع کرائی شکیں اور پھراسلامی ممالک میں شائع كالنين اورين جايتا ہوں كه يقينا بزار بإمسلمانوں بران كتابوں كااثر بزاہے بالخصوص وہ جماعت جومير بساتم تعلق بيعت ومريدي ركمتي ب وه ايك اليي مختلف اورخيرخواه اس مورضن کی بن می ہے کہ میں وجوے سے کہنا ہوں کدان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گور منٹ کے لیے ایک وفادار فوج ہے۔ جن کا ظاہر و باطن گور منٹ برطانييكي خيرخواى سے بحرابواہے "(تخد تصريب من ١١١١، فزائن ١٢١، من ٢٦٣ ٢١١)

مسلمانوں کی نظر میں انگریز

مسلمان گورنمنٹ برطانیکواس کے موجودہ خیالات وحالات کی بناء برخدا تعالی کا وشمن ، رسول المعطيطة كا وشمن ، قرآن كا دهمن ، اسلام كا دهمن ، مسلمان كا دهمن جائع بيراور مرزاغلام احمدقاد یانی مسلمانوں کواس کی وفا دارنوج بنانا جا ہتا ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانيك فمرخواى سيجرامواب

متیجہ: ان حالات میں مسلمان کیوں ندمرز ائیت سے متنفر ہوں۔

## دوسراسبب ....خداتعالى كى تومين

(ایخ فدابونے کادعویٰ)

ایک طرف تو مرزا غلام احمدقادیانی خدا تعالی کا رسول مونے کا مدی ہے۔ اپنی كتاب وافع البلاوص ١١، خزائنج ١٨، ص ٢٣١ على كمتاب

"معا خداوه ب جس في قاديان من ابنارسول بعيجاء"

اور دوسری طرف خود خدا ہونے کا مدعی ہے کیا مجمی کسی نبی نے خدا ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے اور کیا بدوعویٰ نمروواور فرعون جیبانہیں ہے؟ مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو۔

مول-''( كتاب البريي<sup>م</sup> a

كياان شعرول

جو مخص أنكر يزوا

سكتة بين؟ كيابيد سول الله علما نوث: بداشعاران نقم ـ اور مرزا غلام احرقاد یانی کے يس پيش کي گئي اور مرزا قاديا س سی دوسرے نے بھی اس پر . و ہیں موجود تھے۔(الفضل قاد رسول الثقافية رسول الثقافية تنین ہزار لکھی ہے۔(تحذ کولاویہ

محورنمنث برطانيه كاخود كاشة

الندعليه وسلم كبلائة \_ بلكه رس

" میں نے اپنے ایک کشف میں ویکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہول۔ " (کتاب البریم ۸۵ مزائن ج۱۰ م ۱۰۰)

تيسراسبب .....خدا كاباپ بون كادعوى إنَّا نُبَشِوُكَ بِفَلامٍ مَظْهَرُا الْحَقِّ وَالْعُلَىٰ كَأَنَّ اللّهُ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ. (شميرهيت الوي ٥٨ مزائن ٢٢٥ م١٢٥)

> چوتھاسبب....خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ انت منی بمنزلة اولادی. (حاشياربين نبرم، ص١٩ نيزائن ج١٤م٥٥٥)

> > یا نچوال سبب .....رسول الله علی کی تو بین محمد پر اثر آئے ہیں ہم میں ادر آئے ہیں ہم میں ادر آئے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھنے تادیاں میں میں

(اخبار بدرنمبر۳۳ جلد۲،۳ ۱۸ مورخه ۱۳۵ کتوبر۲ ۱۹۰۰)

کیاان شعروں میں رسول الشعالی کی تو بین نہیں ہے؟ جو خص انگریزوں کے لیے ظاہر و باطن فوج تیار کرنے والا ہو۔ اور جو مخص خود کو

الور منٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا کیے اور جو خض اگریز کے خلاف جہاد کوحرام قرار دے محرصلی اللہ علیہ و کو اور ہو اللہ علیہ وسلم کہلائے۔ بلکہ رسول علقہ سے اپنے آپ کوافعنل سمجے، کیا مسلمان اس سے خوش ہو سکتے ہیں؟ کیا بیر سول اللہ علقہ کی تو ہین نہیں ہے؟

نوث: بیاشعارات نظم کے ہیں جومرزاغلام احمد قادیانی کے مریدا کمل آف کو لیکے نے لکھی اور مرزاغلام احمد قادیانی کے روبروجمع عام میں پڑھی گئی اور خوشخط کیسے ہوئے قطعے کی صورت میں پڑھی گئی اور مرزا قادیانی اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے اور اس وقت خودمرزا قادیانی اور کسی گئی اور مرزا قادیانی اسے اپنی کیا۔ حالانکہ محمطی امیر جماعت احمد بیاوراعوائم کسی دوسرے نے بھی اس پرکوئی اعتراض نہیں کیا۔ حالانکہ محمطی امیر جماعت احمد بیاوراعوائم وہیں موجود تنے۔ (الفضل قادیان جسی 194س مورد ترام راگست 194س 19

۲ رسول التحالية سے افضل ہونے كا دعوىٰ، ہمارے نبى اكرم الله كے معجزات كى تعداد تين بزاركه ي ب- (تخد كولزدير، ۴۰ بزائنج ١٥٣ س١٥)

نیہ کواس کے موجودہ خیالات و حالات کی بناء پر خدا تعالیٰ کا ن کا دشمن ، اسلام کا دشمن ، مسلمان کا دشمن جانتے ہیں۔اور س کی وفا دار فوج بنانا چاہتا ہے جس کا خلام و باطن گورنمنٹ

> ملمان کوں ندمرزائیت سے پنظر ہوں۔ . .

بب....خداتعالی کی تو بین این خدا مونے کا دعویٰ)

م احمدقادیانی خدا تعالی کا رسول ہونے کا مدی ہے۔ اپنی ۱۸ مس ۲۳ ش کہتا ہے۔

نے قادیان بیں اپنارسول بھیجا۔'' خدا ہونے کا مدگی ہے کیا کبھی کسی نمی نے خدا ہونے کا دداور فرعون جیسانہیں ہے؟ مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو۔

-

۳ غیر احمد ہند دادر عیر " جو شخص غیر احمد کی جانتا ہے کہ احمد یت کیا چیز ہے کوا چی اثر کی دے۔ان لوگوں کو کر بھی کسی کا فرکولا کی نہیں دیے

مین مالی اسلام کافر
در میرکد کل مسلا انھوں نے حضرت سے موجود کا متعلیم کرتا ہوں کہ بید بیرے عقا کا بیا غیراحمدی کے بچے کا در کہا غیراحمدی کے بچے کا میا ہے۔''(انوار خلافت میں اور انوار خلافت میں انوار خلافت میں اور انوار خلافت میں اور انوار خلافت میں اور انوار خلافت میں اور انوار خلافت میں انوار خلافت میں انوار خلاقت انوار خلاقت میں انوار خل

مرزاغلام احمد "یں نے ایک کٹنا

حضرت عیسی علیه ۱ آپ کا خاندان مجی عور تیں تمیں جن کے خون سے آ

''آپ کا نجریوں درمیان ہے۔ورنہ کوئی پر میزگا مریر تا پاک ہاتھ دگائے اورز تا پیروں پر ملے بیچنے والے بجھ لیر

مرزا غلام احمدقاديا

اورا پے معجزات کی تعداد ، (برابین احمد پیشم من ۵ هنزائن ۱۲ من ۷ کار کا لا کھ بتلائی ہے کیا پید حضرت محمصلی الله علیه وسلم کی تو بین نہیں ہے؟

س ''اور جھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خرقر آن وحدیث میں موجود ہے اور توبی اس آیت کا مصداق ہے۔ هوالله ی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کلد (اعبازاحدی ص عرفزائن ج۱۹ س۱۱۱)

چماسب ....رسول اللطفية كي حديث كي توبين

درمیرے اس دعویٰ کی بنیا دحدیث نہیں بلکہ قرآن اور وقی ہے جومیرے لیے نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پرہم وہ حدیثیں بھی پیش کر سکتے ہیں جوقرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وقی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کوہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعباز احدی میں ۳۰ بزائن ج ۱۹،۵ میں المیمیر تحد گولا دیمی ۱۰، حاشیر خزائن ج ۱،۵ میں ۵۱)

مسلمانوں کے متعلق مرزابشیرالدین محمود کے فتوے

محمى مسلمان كاجنازه مت پڑھو:

"قرآن شریف سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ ایسافخص جو بظاہرایمان لے آیا ہے لیکن حقیق طور پراس کے دل کا کفر معلوم ہوگیا ہے تو اس کا بھی جنازہ جائز نہیں ہے پھرغیر احمدی کا جنازہ کس طرح جائز ہوسکتا ہے۔ "(انوار خلافت ۱۹۳)

مسلمانوں ہےرفینے ناطے جائز نہیں:

'' غیراحمہ یوں کولڑی دینے سے بڑا نقصان پنچتا ہے۔اورعلاوہ اس کے کہوہ نکاح جائز بی نہیں ہے۔لڑکیاں چونکہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں ....اس لیے وہ جس گھر میں بیابی جاتی ہیں اس کے خیالات و اعتقادات کو اختیار کر لیتی ہیں اور اس طرح اپنے وین کو تباہ کر لیتی ہیں۔''(برکات ظافت ۲۰۰۷،معنف مرزائیرالدین محود)

۳ غیراحمدی کے پیچیے نماز جا زنہیں

''با ہر سے لوگ بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو کے۔ اتن دفعہ میں یمی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں۔''(انوار ظلانت بس٨٩)

۲

۱۵ غیراحد مندواور عیمائیون کی طرح کا فرین:

"جو خص غیراحمدی کورشد دیا ہے۔ وہ بھینا حضرت سیح موعود کوئیں مجمتا۔ اور نہ بید جانا ہے کہ احمد یا جیراحمدی کورشد دیا ہے۔ وہ بھیا کی جانا ہے کہ احمد یا جیرا ہے۔ کیا کوئی غیراحمد یوں میں ایسا ہے دین ہے جو کسی ہندویا عیمائی کوا چی لڑی دے۔ ان لوگوں کوئم کا فر کہتے ہو۔ گراس معاملہ میں وہ تم ہے ایکھے رہے کہ کا فرہو کر بھی کسی کا فرکواڑ کی نہیں دیتے۔ مرتم احمدی کہلا کرکا فرکودیتے ہو۔ "

( ملا مگنة الله من ۲۸ ،مصنفه بشيرالدين محمود )

۵ تنام الل اسلام كافرخارج از دائر واسلام بين:

"سوم بدكركل مسلمان جوحفرت ميح موجودكى بيعت بيس شامل نبيس بوئے فواه افھوں نے حضرت مسيح موجود كا نام بھى نبيس سنا۔وه كافر اور دائر ه اسلام سے خارج بيں۔ بيس سليم كرتا بوں كريد بير ے عقائد بيں۔ "(آئيذ مداقت ص٣٥)

غیراحدی کے بچے کا بھی جنازہ مت پڑھو:

''لیں غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی موا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔'' (انوار خلافت ص ۹۳)

مرزاغلام احمد قادیانی نے اسپنے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ''ش نے ایک کشف ش دیکھا کہ ش خدا ہوں اور یقین کیا کہ ش وہی ہوں۔'' (کتاب البریس ۸۵، نزائن جسام ۱۰۳س

حضرت عیسی علیدالسلام کی توجین بزبان مرزاغلام احمدقادیانی ا آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطهر ہے تین دادیاں اور نانیاں زنا کاراور کسی عورتیں تھیں جن کے خون ہے آپ کا وجودظہور پذیر ہوا۔''

(عاشيه ميمية مختم ص ٤ بنزائن ج ١١ بص ٢٩١)

''آپ کا نخریوں سے میلان اور صحبت بھی شایدائی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ورنہ کوئی پر ہیزگارانسان ایک جوان کنجری کو بیمو تعنمیں دے سکتا کہ وہ اس کے مرپر نا پاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کاعطراس کے سرپر ملے اوراپنے بالوں کواس کے پیروں پر ملے بچھنے والے بچھ لیس کہ ایساانسان کس چلن کا آ دمی ہوسکتا ہے۔''

(ماشیمیرانجام آمتم سی برزائن جاابس ۱۹۹۱) مرزا غلام احد قادیانی نے اگریز کی اطاعت اور جہاد کی ممانست میں کتابوں کی فداد، (براہین احمد بیدهد پنجم ص ۹ ۵ نزائن ج ۲۱ ص ۲۷) پردس لا کھ الماليدوسلم كي تو بين نيس ہے؟

سميد المستيد المستيد المستيد المستيد المستيد المستيد المستيد المسترى في المستقل المستولة الم

ت تشریعی کے ماتھ ساتھ ریجی دعویٰ ہے کہ ہمارے رسول اللہ پیس جو صرت کفر ہے۔

را ہیں جو مرس طرہے۔ ...رسول الله علیہ کی حدیث کی تو بین

کی بنیا دحد بی نہیں بلکہ قرآن اور وقی ہے جومیرے لیے نازل حدیثیں بھی پیش کر سکتے ہیں جوقرآن شریف کے مطابق ہیں ردوسری حدیثوں کوہم ردی کی طرح پھینک ویتے ہیں۔'' بخزائن جواہم، ۱۲ ہنمیر تحد کولا ویس ۱۰ ماشینز ائن جے۱،من۵)

رُغِ تعلق مرز ابشير الدين محمود كفق

ومت پرسو: سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ ایسا مخص جو بظاہرایمان لے آیا ہے کیکن علوم ہوگیا ہے تو اس کا بھی جنازہ جائز نہیں ہے پھرغیراحمدی کا کے '(انوارخلافت ۹۲)

نے ناطے جائز نہیں:

ی دینے سے بڑا نقصان پنجا ہے۔اورعلاوہ اس کے کہوہ لکا ح کمہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں ....اس لیے وہ جس گھر میں بیابی جاتی ات کوافقیار کر لیتی ہیں اور اس طرح اپنے دین کو تباہ کر لیتی هنفه مرزایشیرالدین محود)

نماز جائزنہیں

، بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے۔اتنی کہ غیر احمدی کے چھپے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز

پياس الماريال تحيس:

پی کی در در می مرکا کر حصہ سلطنت انگزیری کی تا تیداور حمایت میں گزراہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کما بیں تکھیں ہیں اور اشتہار شائع کے بین کہ ایس کی جا کیں تو بچاس الماریاں ان سے بحر سکتی ہیں۔'' کیے بین کہ آگروہ رسائل اور کما بین اکٹھی کی جا کیں تو بچاس الماریاں ان سے بحر سکتی ہیں۔'' (تریان القلوب میں 10، خزائن ج 10، میں 10)

سا توال سبب مرزا قادیانی کونی نه مانے والے سب مسلمان حرام زادے ہیں ''ان میری کتابوں کو ہرمسلمان محبت کی آئکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھا تا ہے اور جمعے قبول کرتا ہے گررنڈ یوں (زنا کاروں) کی اولا دجن کے دلوں پر خدانے مہرکردی ہے وہ جمعے قبول نہیں کرتے۔''

(ترجمة عربی عبارت آئیند کمالات اسلام ص ۵۴۷-۵۴۸ نزائن ج۵ م ایسنا) آئی تھوال سبب: مرزا کے مخالف سوراوران کی عورتیں کتیوں سے بھی بدتر ہیں: ''میرے خالف جنگلوں کے سور ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔'' (ترجم عربی فیم الحد کی من ۱۰ نزائن ج۱۲ م ۲۵ میں)

نواں سبب: مرزا کے معجزات کونہ ماننے والاشیطان ہے: ''خدانے مجھے ہزار ہانشانات (معجزات) دیے ہیں لیکن پھر بھی جولوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہنمیں ماننے۔'' (چشمہ معرفت صے ۱۳۸ نزائن ج۳۲ میں ۲۳۳)

کیا یمی شرافت ہے؟

بردرانِ اسلام! کیا بھی شرافت ہے جس کے بل ہوتے پرمرزا غلام احمد قادیائی اپنے آپ کو نبی اور رسول کہتے ہیں کیا بیغمبروں کے بھی اخلاق ہوتے ہیں؟ مرزا غلام احمد نے اپنے نہ مانے والے سب مسلمانوں کو حرام زادہ سوراور شیطان سے تبییر کیا ہے اور سب مسلمان عورتوں کو کتیاں بنا دیا ہے ایسے گرے ہوئے اخلاق کا انسان شریف انسان بھی نہیں ہوسکتا۔ چہ جائے کہ نبی اور رسول ہو۔

پغیبرکااخلاقی مرتبه

پیفیرتوسب سے بڑھ کراعلی درہے کا باا خلاق ہوتا ہے۔ چنانچ درسول الله علقہ کے متعلق قرآن مجید میں اعلان ہے: ' (القلم۔ متعلق قرآن مجید میں اعلان ہے: ' ویشک تو (اے پیفیر) بڑے خات والا ہے۔ ' (القلم۔ م

نبوت کارعویٰ "اےا! کے دوست میں اور: (مائدہ، ۱۵)

الله تعالی مرزا قادیانی مسلمانور "میرف ب

برس کے متواز تجربہ۔ گورنمنٹ عالیہ کے مع وہ قدیم سے سرکار اگر نسبت نہایت حزم اور فرمائے کہ وہ بھی اس; جماعت کوایک خاص عنا

کی راہ میں اپناخون بہا۔ ہے کہ خدمات گزشتہ کے درخواست کریں۔ تاکہ; درخواست بکا

منجائب:خاکسا، حاصل: پیرکه است نمی بنایا تھا۔ اس لے کتابوں کی لکھ کرتمام ممالک

محمیار ہواں سبب عیسائی حکومت برادران اسلام

## دسوال سبب ..... انكريزول كاخود كاشته يودا

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آگیں میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دوئ کرے تو وہ انہی میں سے ہے۔'' (ماكروءات)

الله تعالی تو فرمائے کہ جو یہوداور نصاری سے دوئ رکھے وہ انھیں نیں سے۔اور مرزا قادیانی مسلمانوں کے نبی بنتے ہیں اور نصاریٰ کے یارغار ہیں:

" صرف بدالتماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نبیت جس کو پچاس یس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں شار خاندان ٹابت کر چی ہے اور جس کی نبست گورنمنٹ عالیہ کےمعزز حکام نے ہمیشہ متحکم رائے سے اپنی چشیات میں بیرگواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے لیے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں۔''اس خود کاشتہ پودا'' کی نبیت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کدوہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کوایک خاص عنایت اور مهر پانی کی نظر سے دیکھیں ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔اور نداب فرق ہے۔البذا ہماراحق ب كه خدمات كزشت كے لحاظ سے سركار، دولت مداركى بورى عنايت اور خصوصيت توجه كى درخواست کریں۔ تا کہ ہرایک مخص بے دجہ ہماری آ بروریزی کے لیے دلیری نہ کر سکے۔'' درخواست بحنورنواب ليفنيننك كورنر بهادردام اقباله

منجانب: خاكسادمرز اغلام احمراز قاديان موردي ٢٢ فروري ١٨٩٨ء ، مجويد اشتهارات ج٣ من ٢١) حاصل نید که: مرِ زاغلام احمد قادیانی کی نبوت خداداد نبیس تنی \_ بلکه انگریزوں نے اسے نی بنایا تھا۔اس لیے انگریزوں کی جمایت کے لیے مرزا صاحب نے پچاس الماریاں

كتابول كى ككھ كرتمام ممالكِ اسلاميه بيس وه كتابيں شائع كيس\_

محيار ہواں سبب

عیمائی حکومت کےخلاف جہاد کرنے والے حرامی ہیں: برادران اسلام! آپ کومعلوم ہے کدرسول الشیکی کے زمانہ مبارک میں جو

ن تا تداورهایت بس كرراب-اوريس نے اس قدر كما بين كعيس بين اوراشتهار شائع في الماريان ان مع برسكتي بين-" (ترياق القلوب ص١٥، خزائن ج١٥٩ ص١٥٥)

بمسلمان حرام زادے ہیں لی آ کھے دیکھتا ہے اور ان کے معارف ں (زنا کاروں) کی اولا دجن کے دلوں پر

ت اسلام ص ٥٨٧- ٥٨٨ ، خزائن ح٥، ص الينا) ران کی عور تیں کتیوں سے بھی بدتر ہیں: ران کی عور تیں کتیوں ہے بدتر ہیں۔'' ز جه عربی هجم البعد ی مِن ۱۰ نزائن ج۱۴ م ۵۳ ( نے کوالا شیطان ہے: ) دیے ہیں لیکن پیر بھی جولوگ انسانوں میں

بس کے بل بوتے بر مرزا غلام احمد قادیانی ا میں اخلاق ہوتے ہیں؟ مرزاغلام احمہ نے راور شیطان سے تعبیر کیا ہے اور سب مسلمان ن كانسان شريف انسان بعي نهيس موسكتا - چه

ا فزائن جهم مهر ۳۳۳)

إا خلاق موتا ہے۔ چنانچەرسول الله الله الله علق الله ع يغير) بزي فلق والأب " (القلم ٢٠) هلک کسری فیلا کسری بعده، واذا هلک قیصر فلا قیصر بعده. (بخاری ۲۶، ص ۹۸۱ - باب کفکال پین البی الله ا

" كسرى بلاك موجائے كاس كے بعدكوئى كسرى نييں موكا - قيمر بلاك موكا اور اس كے بعدكوئى قيمرنيس موكا -"

اس فرمان کی بنا پر صحابہ کرائے نے قیعر کی حکومت کو تباہ کیا۔ اس کے بعد صلیبی جنگوں میں عیسائی طاقتیں مسلمانوں کو تباہ ہو برباد کرنے کے لیے ایٹری چوٹی کا زور لگاتی رہیں۔ کو یا کہ ابتداء اسلام سے آج تک عیسائیوں سے جہاد ہوتا رہا۔ انگریزوں نے بی خلافت اسلامی کو یارہ پارہ کیا۔ انگریزوں نے بی فلسطین میں میہود ایس کو آباد کیا۔ اب مرز ا قادیانی کہتے ہیں کہ انگریزوں سے جہاد کرنے والے حرامی ہیں:

" دبعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گور نمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سویہ یادر ہے کہ سوال ان کا نہاہت ہی جمافت کا ہے کیونکہ جن کے احسانات کا فشکر کرتا عین فرض ہے اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سی کی کہتا ہوں کرمسن کی بدخواہی کرتا ایک جرا می اور فرض ہے اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں کی کہتا ہوں کرمسن کی بدخواہی کرتا ایک جرا می اور برکار آدمی کا کام ہے۔ " (اشتہار کور نمنٹ کی توجہ کہ ان بہلی ہاکتہ شہادت القرآن ہی میں کم اور ایس اس برکار آدمی کی کا کام ہے۔ اور اور اطاعت انگریزی میں کم اور کی ا

بجاس الماريال

میری عمر کا کشر حصداس سلطنت انگریزی کی تائید و جمایت میں گزرا ہے اور میں فی جہاد کی ممانعت اور اشتہار نے جہاد کی ممانعت اور انتہار تقسیم کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں انتھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بحر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، معراور شام، کائل اور روم تک پہنچایا۔ میری میں۔ بی کوشش رہی ہے کہ سلمان اس سلطنت کے سچ خیرخواہ بن جائیں۔'

. (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵، ص۱۵۵)

تیرهواں سبب: مرزا کا دین اگریز کی وفا داری '' دوستو! میراند ہب جس کومیں بار بار ظاہر کرتا ہوں۔ یہی ہے کہ اسلام کے دوجھے میں ایک بیر کہ خدا کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس

1.

نے خالموں کے ہاتھ ہے۔''(اشتہار کورنمنہ وہ حکومت میں دخیس مانتی) اسلا جمیشہ مسلمانوں کے د تاریانی کا جزوائمان ہے؟ ہاں وہ لوگ مرا

پوره رسول الا

ایک نبی ہونے کا ڈ مسلمان ہرجمو نے قادیانی بھی مسلمانو ۔

۲۲ص۵۵،اربعین نبر پیدوگو کا کے قائل ہیں جورس میس آسان سے نا گے۔ند کدمرز افلانا

ر" آچ

نے ظالموں کے ہاتھوں سے اپنے سابید میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سووہ سلطنت حکومت برطانید ہے۔''(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ملحقہ شہادت القرآن، ص۸۴، نزائن ٦٢، مص ۳۸۰)

وہ حکومت برطانیہ جوخداکی وتمن (بحثیت مثلث پرست ہونے کے) رسول اللہ علیہ اللہ کا دیمیں اللہ کا دیمیں اللہ کا دیمیں مانتی کا قرآن کی ویمن (کہ اللہ تعالی کی طرف سے نازل شدہ نہیں مانتی) اسلام کی ویمن (کہ اس کے مٹانے کے در پے رہے) مسلمان کی ویمن (کہ ہمیشہ مسلمانوں کے در پے آزار رہی) الیمی ہے ایمان و ویمن اسلام حکومت کی وفا داری مرزا قادیانی کا جزوا میان ہے کیا کوئی سچا مسلمان مرزا قادیانی کے اس عقیدہ میں ہم خیال ہوسکتا ہے جا ہاں وہ لوگ مرزا قادیانی کے ہموا ہو سکتے ہیں جوا سے گنا ہوں کے سبب سے اپنی عقل سلیم کو سے ہیں اور اللہ تعالی منہ میں ہم حیان کی سمجھ ہو جوسلب کرلی ہو۔ الملہ م لا تجعلنا منہ م

## چودهوال سبب .....نبوت کا دعوی در سیاده خداہے جس نے قادیان میں رسول بیجا۔''

(دافع البلاء ص اا بخز ائن ج١٨، ص ٢٣١)

رسول الله تتاليك نے فرمایا ہے كہ ميرے بعد تميں دجال پيدا ہوں گے۔ان ميں ہر ایک نبی ہونے كا دعویٰ كرے گا۔لیکن واقعہ یہ ہے كہ ميرے بعد كوئی نبین آئے گا۔ لہٰذا مسلمان ہر جمو ئے مدعی نبوت كو اس حدیث كی بنا پر دجال كہتے ہیں۔ چنانچہ مرزا غلام احمہ قادیانی مجمی مسلمانوں كے عقیدہ میں انھیں دجالوں میں سے ایک ہیں۔

#### پندر معوال سبب ....عیسی ابن مریم مونے کا دعویٰ

''اس خداکی تعریف جس نے مسیح بن مریم بنایا۔'' (حاشید هید الوی ص۲۰ نزائن ج ۲۲ ص ۷۵، ادبعین نبر۳ ،ص۳۲ نزائن ج ۱۵ ص ۴۲۱)

ید دعویٰ تو تقریباً تمام کمابوں میں موجود ہے۔ مسلمان تو اس عیسیٰ ابن مریم کی آ مد کے قائل ہیں جورسول اللہ علی ہے سے اور جود مثق میں آ جود مثل میں جورسول اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت فرمائیں میں آسان سے نازل ہوں کے جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی اشاعت فرمائیں کے۔ نہ کہ مرز اغلام احمد قادیانی کی طرح اپنادین بنائیں گے۔

سولھوال سبب .....ابراجیم ہونے کا دعویٰ "آےت:واتحدوا من مقام ابراهیم مصلی ۔اس کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ يد كسيرى بعده، واذا هلك قيصر فلا قيصر فكان يمن النوالي)

ے گا اس کے بعد کوئی کسر کی تیس ہوگا۔ قیصر ہلاک ہوگا اور

بر کراٹم نے قیمر کی حکومت کو تباہ کیا۔اس کے بعد صلیبی جنگوں ہو پر باد کرنے کے لیے ایز بی چوٹی کا زور لگاتی رہیں۔ کو یا کہ نیوں سے جہاد ہوتا رہا۔اگریزوں نے بی خلافت اسلامی کو کسطین میں بہود یوں کو آباد کیا۔اب مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ

ن موال کرتے ہیں کہ اس گور نمشٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا انہا ہیں جہ افت کا ہے کیونکہ جن کے احسانات کا شکر کرنا عین جہاد کیمیا؟ میں بچ بچ کہتا ہوں کوشن کی بدخوائی کرنا ایک حرامی اور ننگ کی تجہد کے لائق ، ملحقہ شہادت القرآن ہیں ۱۸۸ خزائن ج۲ میں ۲۸۰ افعت جہاد اور اطاعت انگریزی میں کتا ہوں کی:

(ترياق القلوب من ١٥، خز ائن ج١٥ من ١٥٥)

زا کا دین اگریز کی وفاداری بہس کویس بار بار طاہر کرتا ہوں۔ یسی ہے کداسلام کے دوجھے ریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔جس

1

جب امت محريي من ببت فرق موجا بين تب آخرز ماندين ايك ابراجيم پيدا موكا-اوران سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گاجواس ایراجیم کا پیروہوگا۔''

(اربعين نمبر٣ م ٢٣ فزائن ج ١٤ م ٣٢١)

اس دعویٰ میں قرآن کی آیت کی تحریف ہاللہ تعالیٰ الی بے ایمانیوں سے بچائے کیا رسول الشیک سے لے کرآج تک مسلمان مراہ بی رہے کہ انھوں نے اس آیت کا مداق رسول الله علية كوفلط سے بنائے ركماتما؟ (معاوالله)

برادران اسلام! آ ئنده ورج شده حواله جات سے بیصاف ظاہر موجائے گا کہ قادیانی نی این ای مطابق کافرے، خارج از اسلام ہے، ملعون ہے، یاگل ہے، منافق ہے مخبوط الحواس ہے اور جھوٹا ہے۔

قادياني نبي كي متضاد باتيس

''طاعون کے دنوں میں جب شريف احمه بيار مواـ''

" قاديان طاعول ساس ليمحفوظ ر کھی گئی ہے کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قاديان مين تقايه

(دافع البلاءم ۵ بخزائن ج ۱۸ بس۲۲۲) · 'اگرچه طاعون تمام بلاد پراپنا پر بیبت اٹر ڈالے گی مرقادیان یقینان کی دستبردہے

محفوظ رب كا" (اخبار الكم، ١١٠ يل ١٩٠١) چونکہ بیامرمنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اینے دیہات کوجھوڑ کردوسری جگہ جائیں اس لیے اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زده علاقه ش بي منع كرتا بول كدوه ایے علاقہ سے نکل کر قادیان یا دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسرول کو بھی روکیں اور اینے مقامات سے ہرگز نہ ملیں۔

(اشتبارلَنكر خانه كاانظام مجوعه اشتبارات ج٣٠٥

۲۲۷هاشیه)

قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا لڑکا

(هيقة الوحي حاشيه ٨٨ فرزائن ج٢٢ ، ص ٨٨)

" مجھے معلوم ہوا ہے کہ آتخضرت علیہ نے فرمایا ہے کہ جب سی شہر میں دبانازل ہوتو اس شمر کے لوگوں کو جاہیے کہ بلاتو قف اس شمر کو چھوڑ دیں۔ ورنہ خدا تعالی سے لڑنے والعظمرائ جائيس معين (ربوبون ٩٠ص ٣١٥ بتبر٤٠ اءمريدول كے ليے عام بدايت)

<u>حاشی خزائن جه بس ۲۵۷)</u> ''عیسائیوں نے ب (بیوع)مجزات لکھے إ ہے کہ آب ہے کوئی معجز و انجام آتھم، حاشية خزائن ڄاا، <sup>دو</sup> حضرت مسيح ک<sup>ح</sup>

ہے کہ وہ براہِ راست بغیر

علیہ کے ان کو حاصل

ج انمبر ۸ص ۲۸،۸ دمغیان ۴

سے ہر کز ثابت جیس ہوتا۔

برا دران اسلام!

مرزاصاحب کی کتابور

ٹابت کرچکا ہوں کہم

ماننے والے مسلمان ح

مرزا قادیانی کے مخالفہ

عورتیں کتیوں سے بدر

نه ما<u>ن</u>ے والے شیطان ج

''ہم ایسے نا ماک

راستبازوں کے دسمن کوا

قرار نہیں دے سکتے

ويں-'' (ضيمه انجام آئتم'

مرزا قادیانی مسط

"ان پرندول کا پر

اا بم ۳۹۳)

متعلق کہتے ہیں:

برادران اسلام! میں اس رسالہ میں مرزاصاحب کی کتابوں کے حوالے سے طابت کرچکا ہوں کہ مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والے مسلمان حرام زادے ہیں۔ مرزا قادیانی کو عورتنس کتول سے بدتر ہیں۔مرزا قادیانی کو شمانے والے شیطان ہیں۔

دوکسی انسان کوحیوان کہنا بھی آیک قتم (ازالداد ہام ۲۷، حاشیز ائن ۳۳، س۵۱۱) در جہال تک جمعے معلوم ہے۔ یس نے ایک لفظ بھی ایبااستعال نہیں کیا جس کو دشنام وہی کہا جائے۔'' (ازالہ ۱۱۰۳، تزائن ج۳، س۹۰۱) در گالیاں دیتا اور بدز بانی کرنا طریق شرافت نہیں۔' (ضمیمہ اربعین نبر ۱۳۳، ص ۵،

فزائن جاص ۱۲۷)

" بہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کوایک بھلا مانس آ دمی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ نبی قرار دیں۔" (ضمیمانجام آتشم ص ۹، عاشیہ نزائن ج

اا يم ۳۹۳)

(البشری جلد نمبرا بسفی ۲۳) "معفرت مسیح خدا کے متواضع اور حکیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے۔" (مقدمہ براہین احمد میرص ۱۰۴ء اشیفرزائن ج۱مص ۹۳)

"حضرت مسح کی چڑیاں باوجودیہ کہ

مرزا قادیانی مسط کے معجزے کے متعلق کہتے ہیں: "ان رعدوں کا رواز کرنا قرآن محد

معجزہ کے طور پران کا پرواز قرآن کریم سے فابت ہے۔"(آئینہ کمالات اسلام ۲۸ ہزائن ج۵ میں ایدنا) "ان پرعدوں کا پرداز کرنا قرآن مجید سے ہرگز فابت بہل ہوتا۔"(ازالدادہام سے ہرگز فابت بھیں ہوتا۔" ماشیز زائن جسم ۲۵۷) "میسائیوں نے بہت سے آپ کے

"اوریخ صرف اس قدر ہے کہ یسوع مستح نے بھی بعض مجزات دکھلائے جیبا کہ نیره، کملائے سے انہره، مسلم ۱۹۰۲، او تھرا ۱۹۰۰، ا

معیمانیوں نے بہت ہے آپ کے (یوع) معجزات لکھے ہیں مگر حق بات بیہ ہے کہ آپ سے کوئی معجز وہیں ہوا۔''(ضمیہ انجام آئتم، حاشی نزائن جاابی۔ ۲۹۰)

" ده معرت یکی جو بزرگی می ده بیدیه تابعداری حفرت محرمصطفی ایک یک " ( کمتوب احدید، جسایس ۱۱ '' حضرت مسلح کی حقیقت نبوت کی بیر ہے کہ وہ براہ راست بغیر انتاع آ تخضرت مسلک کے ان کو حاصل ہے۔''(اخبار بدر جانبر ۸س ۸۲۸، ۸رمغان ۱۳۲۰ھ) تب آخرز ماندش ایک ایرائیم پیدا موگا \_اوران آیرائیم کا میروموگا-"

(اربعین نبره به ۱۳ فزائن ج ۱۱ به ۱۲ مه ۲۲ مه کور نیف کا به می این و ۱۲ مه ۲ مه کا که این و ۱ مه که انعول نے اس آیت کا ما تفا؟ (معاذ الله )

ئدو حوالہ جات سے بیصاف ظاہر ہو جائے گا کہ نے، خارج از اسلام ہے، لمحون ہے، پاگل ہے،

) کی متضاد با تیں

(r

''طاعون کے دنوں میں جب قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیار ہوا۔'' (۵ عدالہ مداثہ ۸۲ خزائن ۲۲۲ میں ۸۷

(هيقة الوحي حاشيه ٨٨ فخزائن ج٢٢ م ٨٨)

..

یا انتظرت مینی بن مریم این باپ ایستان مینی این باپ ایست کی مت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔" (ازالہ اوہام ص

'' خدا نے میں کو بن باپ پیدا کیا تعا۔''(البشری جرم ۲۸)

" فدا تعالی نے بیوع کی قرآن شریف میں کچونرئیں دی کہوہ کون تھا۔"
شریف میں کچونرئیں دی کہوہ کون تھا۔"
(ضیرانجام آ مقم می ہ، ماشیٹز ائن جاابی ۲۹۳)
نوٹ: مرزا قادیانی کے زود یک بیوع میں حضرت عیسی علیہ السلام ابن مریم کے نام جیں۔ چنا نچے مرزا کی عبارت ملاحظہ ہو۔" میں ابن مریم جس کوعیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں۔" (توضیح الرام میں بڑزائن جیم میں میں۔" (توضیح الرام میں بڑزائن جیم میں میں۔")

" بیقر آن شریف کا می ادراس کی والده پر احسان ہے کہ کروڑ ہا انسانوں کو کیورع کی والدت کی والدت کی دور ہا انسانوں کو کیورع کی والدت کے بارے میں زبان بند کردی۔ اوران کو تعلیم دی کہم کی کہو کہ وہ ہے باپ پیدا ہوا۔" (ریویو آف ریاجنز نا ا، نبر میں میں 104ء)

حضرة مسيح عليه السلام كمتعلق متضاوباتين

"اس عابزنے جومثل سے کا دعویٰ اس عابز نے جومثل سے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ سے موعود کا خیال کر بیٹھے ہیں ۔ " (ازالداد ہام ص ۱۹۵، خزائن جسم میں ۱۹۲)

"میرا به دعوے ہے کہ شل وہ میک موعود ہوں جس کے ہارے شل خدا تعالیٰ ک تمام پاک ممالوں جس پیشکوئیاں جیں کہ وہ آخری زمانہ شل ظاہر ہوگا۔" (سمیہ تحد کولاویس ۱۱۸ نیزائن جے ۱۹س ۲۹۵)
"دوہ این مریم جوآنے والا ہے کوئی نی

"جر آنے والے می موعود کا حدیثر سے بہا لگتا ہے اس کا انھیں حدیثر سے بہا لگتا ہے اس کا انھیں حدیثوں میں بینشان دیا گیا ہے کدوہ نبی ہو گا۔" (هیفة الوی س۲۲، خزائن ۲۲۶، س۳) مدیم ماری علیہ السلام کو امتی قرار دینا کفر ہے۔" (ضمیہ براین احمیہ قرار دینا کفر ہے۔" (ضمیہ براین احمیہ

حدده ۱۹۲ نزائن ج۲۱،ص ۳۱۵)

نهی**ں ہوگا۔''(ازال**اوہام ص۱۹۹،فزائن ج<sup>سوم</sup> ۲۳۹)

"بی ظاہر ہے کہ حفرت می این مرنم اس امت کے شاریس آگئے ہیں۔" (ازالہ ادہام ۲۹۳،فزائن جسابس ۴۳۳)

П

ہوگا۔'(حملہۃ البشر)
''بائیل اور
''بائیل اور
گیاوں کی روسے
نی ہیں ایک بوحنا
بھی ہے۔ دوسر۔
اور یبوع بھی کہتے

(وی یب کے پھونے
فریب کے پھونے

" بإل بعض ا

کے نزول کا لفظ یا ب

میں رنہیں پاؤ سے

'' حفرت ناتص چپوژ کرآسا ص ۳۹۱ خزائن ج

خزائن جااجس ۱۹۱

يرك كوي مخف كافر با القلوب من ١٠٠٠ بزرا مسيح كي ك

حق کا پرستارخ والا۔''( کمتوبات

	••
' بمنع آسان پر جب ازے گا تو	" إل بعض احاديث مين عيسي ابن مريم
زرد جادریں اسنے پہنی ہوئی ہوں گا۔"	يربزول كالفظ باماحاتا بيح كيكن كسي حديث
(تشحيد الأذيان ج انمبرام ٥، ماه جون ٢ • ١٩ -	ں نہیں ہاؤ کے کہ اس کا نزول آسان ہے
للفوظات ج٨،٩٥٥)	وكائ (جدارة البشري ص ١٦ بخز ائن ج ١٩٠٨)
لفوغات ج٨،ص ٢٢٥) د معزت عيلي فوت هو سيكي بين اور	"باتبل اور ماري حديثون اوراخبار كي
ان کازنده آسان برمعجیم عضری جانا اور	کتابوں کی روسے جن نبیوں کا ای وجود عضری
اب تک زنده مونا اور پھرنسی وقت مع جسم	ے ساتھ آسان پر جاناتصور کیا گیا ہے۔وہ دو
عضری زمین پر آنا۔ بیسب ان پر ہمتیں	ي بين ايك يوحنا جس كا نام ايليا اوراوريس
بين." (منيمه برابين احمديه حصرة من ٢٣٠٠	بی ہے۔ دوسرے سے ابن مریم جن کوعیسی
خرائن جام بر ۲۰۹)	اوريوع مجى كمتم بين-"
	(توضیح الرام سرم بنوائن جسم ۱۵)
''ہم تو قرآن شریف کے فرمودہ	"آپ کے ہاتھ میں سوائے کرو
کے مطابق معرت عینی کوسیانی مانتے	فریب کے کچونہ تھا۔' (ضمیدانجام آتھم ص
بین-" (ضمیر براین احدید تصده من ۱۰۱۰	خزائن جااه می ۱۳۹۱)
יניולי הוא מידין) <u>י</u>	
"معرت ميسي بريدايك تهت ب	<sup>و م</sup> عفرت عیسیٰ تو انجیل کو ناقص کی
مویاده مع جسم عضری آسان پر چلے ملتے۔''	ناقص چهوژ كرآ سان پرجابيشي-" (برابين احمديه
(نعرة الحق برايين احديد من ٢٥٥، خزاكن ج١٦، ص	ص ۱۲ سر بخزائن چا چس ۱۳۳۱)
(6A	
۵۸) "دوس به مخر که مثلاً مح مودد کو	"میرے دعوے کے الکار کی وجہ سے
ا نیں انا۔''	كوى مخض كافريا دجال نهين موسكتا-" (ترياق
(هيدالوي م ١٨٥ زائن ٢٢٥، ١٨٥)	القلوب من ١٦٠ فرائن ج١٥ م ٢٣٣)
"انمول نے (سی نے) بی ست	مسيح کے حال چلن کے متعلق مرزالکمتا
کوئی ایسی دعوی میں کیا۔جس سے وہ خدائی	ے:
كمدى ابت مول-"(كيرسالكوث مسمم،	' ' ایک کھاؤ ہیو،شرابی نہ زاہر نہ عابد نہ
خزائن ج ۲۰ بس ۲۳۷)	حق کا پرستار خود مین خداً کی کا دعویٰ کرنے
·	والا يُ ( كَتُوبات احمد يه ، ج٣ ، ص ٢٣،٢٣)
1	

ابن مریم این باپ باپ باپ باپ باپ باپ باپ باپ باس کی درت تک نجاری کا کام مجی کرتے رہے ہیں۔ (ازالد اوہام می کرتے رہے ہیں۔ (ازالد اوہام می کرتے رہے ہیں۔ (ازالد اوہام می کرنے دائن جاہم اس ۲۵۵ کی قرآن کی شریف میں کی خبر نہیں دی کدوہ کوئ تھا۔ " فرز اقادیا نی کے زد یک یہوئ کوٹ دیک یہوئ میں حضرت میسی علیہ السلام ابن مریم کے نام میں۔ چنا نچہ مرز اقادیا نی عبارت ملاحظہ ہو۔" میں ابن مریم جس کو عیلی اور یہوئ ہمی کہتے ہیں۔ "رق ضح الرام س بہزائن جسم میں ایک کے متعلق متضاویا تیں۔ "دوشش میں کا دعی کا دعی کی کہتے میں۔ "رق ضح الرام س بہزائن جسم میں ایک کے متعلق متضاویا تیں۔ "دوشش میں کا دعی کا دی کا

''اس عاجز نے جوشل میح کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فیم لوگ می موعود کا خیال کر بیٹے ہیں۔''(ازالہادہام ص۵۹، نزائن جسم میں ۱۹۲)

"جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پہا لگتا ہے اس کا انھیں حدیثوں میں بینشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہو گا۔" (هیقة الوی م ۲۱ برزائن ج۲۲ برساس)

د معرض معارت علی علیہ السلام کو المتی قرار وینا کفر ہے۔" (منیمہ برابین احمدیہ حدیث معارف المتی المدید کا ایک المتی المدید کا المام کو المتی معدد م م ۱۹۲ برزائن جا ۲ بر المیں المدید کا المام کو المتی کی المدید کا المام کو المتی کا المدید کی المدید کا المدید کا المدید کا المدید کا المدید کی المدید کی المدید کا المدید کا المدید کی المدید کی المدید کی المدید کا المدید کا المدید کی المدید

مرزاصاحب كاابي متعلق فيصله كهفارج ازاسلام اوركافرب

د مارا دعویٰ نبهه که هم رسول اور نبی میں ۔ (اخبار بدر،۵ مارچ ۸۰ ۱۹ء،ملفوظات ج٠١٠ ص ١١٧) ني كا بام پانے كے ليے ميں بى مخصوص كيا حميا مول. (هيقة الوتي ص ١٣٩١، فزائن ج۲۲، ص ۲۰۸)

مرزاكااـ

مرزاكاا

''اسفخص کی حالت

<sup>د د</sup> کوئی دانشمنداور **ة** 

مجموٹے کے کلام

برادران اسلام:

واضح کر دی ہے۔اللہ تعالیٰ م

توفيق عطا فرماوے۔اور جولو انعيس تائب ہوكر پحراسلام كاتم

اہے کلام میں رکھتا ہے۔' (هية

"وما كان لي ان ادعى النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم اور جھے کہاں میرش پہنچاہے کہ نبوت کا دعویٰ

كرول اوراسلام سے خارج ہوجاؤں اور قوم کافرین سے جا کرال جاؤں۔ یہ کوں کر ممکن ہے کہ مسلمان ہو کر نبوت کا ادعا كرول - (حمامة البشري ص 24، فزائن ج 2،

ص ۲۹۷)

(1920

" سیا خدا وہی ہے جس نے قادیان ين إينارسول بعيجاء" (دافع البلاءم اا،خزائن ج ۸ بس ۲۳۱)

''اورخدا کی پناہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جب الله تعالى نے مارے نى اور سردار دو جهان محد مصطف كو خاتم النهيين بنا دياً مي نبوت كا مرى بنمآ- " (حمامة البشري ص ٨٣، خزائن ج ۷،۸ ۳۰۲)

مرزا كاايخ ملعون هونے كا فيصله

''ان پرواضح ہوکہ ہم بھی نبوت کے " ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نی مرى پرلعنت سِنجة بين اور كلمه لا اله الا الله محمد مين - " (اخبار بدر ۵، مارچ ۱۹۰۸ء ملفوظات ج رسول الله کے قائل بیں۔ اور آتخضرت ۱۱،ص ۱۲۷) صلع كى ختم نبوت پر ايمان ركھتے ہيں۔" "نى كا نام يانے كے ليے ميں بى

مخصوص كيا حميا مول-" (هيقة الوحي ص ١٩٩١، خزائن ج۲۲، ص۲۰۹)

(تبلغ رسالت ج٢،٩٠٥م،٣٠مجوعه اشتهارات ج٢،

مرزا کااپنے متعلق فیصلہ کہ منافق اور پاگل ہیں '' فیا ہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض ہاتی نہیں کل شکیں۔ کیوں کہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق ۔'' (ست بچن ص ۱۳، نز ائن ج ۱، ص ۱۳۳) مرزا کااپنے متعلق فیصلہ کرمخبوط الحواس ہیں ''اس فض کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقش اپنے کلام میں رکھتا ہے۔'' (هینة الوی س۱۸۴ مزرائن ج۲۲، س۱۹۱) مرزا کا اپنے متعلق فیصلہ کہ دائش مندنہیں

اوران کے حواس درست نہیں \*\* کوئی دانشمنداور قائم الحواس آ دمی ایسے دومتغا داعقا دہر گزنہیں رکھ سکتا۔ '' (ازالیادیام ہم ۲۳۹ ہزائن جسم ۲۲۰)

> مرزا کاایے متعلق فیصلہ کہ جھوٹے ہیں 'جموٹے کے کلام میں تاقین ضرور ہوتا ہے۔''

(ضیر براین احدید می ۱۱۱، ۵۵، نزائن ج۱۱، م ۱۲، م ۱۲۵)

برادران اسلام: بنده نے مرزا غلام احمد قادیانی کی صحیح پوزیش آپ کے سامنے
واضح کر دی ہے۔ اللہ تعالی سب مسلمانوں کورسول اللہ تعالیہ کے مدنی اسلام پر قائم رہنے کی
توفق عطا فر اوے۔ اور جولوگ مرزائی ہوکر دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے جیں۔ اللہ تعالی
انھیں تا تب ہوکر پھر اسلام کا تمتع بنائے۔ آھین یا الدالعالمین ۔

ملہ کہ فارج از اسملام اور کا فرہے

" ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی

ہیں ۔ (اخبار بدر، ہمارچ ۱۹۰۸ء، المفوظات ج٠١،

من ١٤٦) نبی کا بنام پانے کے لیے میں ہی
مخصوص کیا عمیا ہوں۔ (هیئة الوق ص ۱۹۳،
خرائن ۲۲، مر۲۲، ۲۷)

"مع خداوی ہے جس نے قادیان میں اپنارسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص اا بخزائن ج٨م، ص ٢٣١)

ن ہونے کا فیصلہ

"مارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور می بیں۔" (اخبار بدرہ، مارچ ۱۹۰۸ء لمفوظات ج ۱۹م ۱۲۷)

"نى كا نام پانے كے ليے يش بى مخصوص كيا حميا ہوں \_"(هيئة الوى س ١٩٩، خزائن ج٢٢، ص ٢٠٩)

له **که منافق اور یاگل بیں** نفل با تیں نہیں نکل سکتیں۔ کیوں کہ ایسے طریق نجی م ۱۳ ہزائن ج۱۰م ۱۳۳)

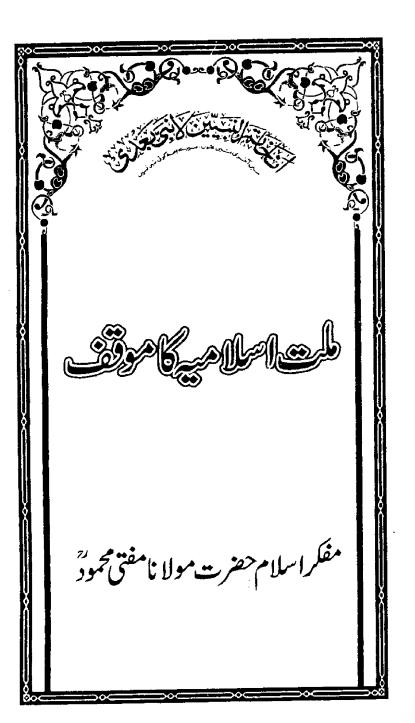
12

بحضورسافي كوترصلي التعليق الهولم

أَنْ كِنْتَ تَحَجُّهُ بِ وَدُودَ أُدَرِسِلُم لِيُحِسَالًا یک که فراست کرے اِن می کام اے سان سَيِّدُ اللَّيْ فَ عُ سِبِ كُوا إِلَّمَ الْحَالَةُ مُکُلُ جاں پر بڑی دحست ہے کھام کے ساتھ عرشیوں پر ہی نرا ضین ہے عام کے سائ كيركز لا جيكة أثوا جام ك ساة إِلَّ بِالْدَ بِيَ أَمَارِينَ كُوام لِي سَالَةً داحتِ جان دمبگرنع تِرًا الماسك ساة مين دل ين برا أبسة فرام ليسان أن كے علق يں ہے تو او تم الے ساتھ ئے بڑی ذات گر مشکب بنتام کے سان اذائق مَا بِهُ يُرا بِيم لِي الم نَعْشُ مُ تِرَا فَعُلَا نَعْشُ دَمَامُ لِلْ سَالَةُ بم غنوس ک بع حاب سے سلم اے سات اِن دول بَرُ سے نے مِن حرام اے ساتی آج اُمَّت کا دار کان ہے رنظام اے ساتی بعرستد عائم يربخوا نما كام المدساة من والى بة أدمر دايت كا شام العالمة جن سے بہت می ہے گئی کام رکام اے ساتی

الله الله ! تمثيته برّا نام العساق بداللہ کے بنوا مقام لے سانہ الا آذک تا ب اُئد بری بی موداری ہے تحرب الشركى دحمت كابته سايربردم فرشین پر تر چنایات کا گئے مدی میں مأسلہ تنہ کر باہمیم کی فرزری کا آلِ آلمار کے صدفے ہو عطا اِک سائر خست ماند سے کولی بادی تھے علاوت کو کی تنالی بن مسرس کی کرہ بڑں' مرجبي لاكه سي شرة كافان كر ازیں ایک سے اِک بڑھکے جس سکے وَ مَهَا عَنْدُ لَكَ ذِكُنَ لَكُ خِهُ مُوا كَاإِرِمْنَا منطئ والے ہی مسبی نعشق جا خادوں کے تجدية الله كا ادرأس ك فرشق كاللم سچا س بم دل وض کرس یاند کردل خارمے عالم إسلام نشاری سے سنگے بگرِ نُطِعَ غریرِں یہ خدا را ہوجائے دِل مِرا دُوب رائے کر تھ وائن بُرل کیدا تیہ شناحت ہے فقل زادِسَغُر

عب رکھن کر ترے وج و کرم برے نعیش کے ترے درکا خصم ابن غلم اے ساتی منیات



نرصل الذعلية ألرسلم

أَنْ فِحَتْ مَحْدِ بِ دَرُدُ أُدِرِسِلِم كِ مِنْ أَ مر ک فراند یا دی در این کام اسان سيِّدُ اللَّهُ خَدْ جُدُ سِكَا إِلَا كِعُدِهُ کُل جاں پر بڑی دحمت ہے کھام کے ساتھ عرشیں پر ہی ترا نعین ہے عام کے ساتی أكيركز لافيكة بمزا جام ك ساة يك بيلا بيد أمان كل كام الماساق واحترجان ومبكري ترا نام ليعساني مي دل ير بزا أبسة خرام ليمساني أن كے على ير ب تر ماء تام كاساتة ئے بڑی ذات گر مشکب بھام لے سانی المَانُقُ مَا بِهِ أَنْ يَرِا بِيمَ الْحَالَةِ نَقْنُ بُ تِرَا فَقُلُا نَفُنُ وَمَامُ لِلْهِ سَالًا م غندس که مع ماب سے سلم الے ساق اِن دہل جُرے ہے میں وام اے ساتھ اُن دہل کے ساتھ اُن میں میں اُن کے میں اُن اُن کے ساتھ اُن کے ساتھ ا برسند ون بر برا شوا كام الدساق مِنْ وَلَا بِهِ أُدْمِرُ وَلِيتَ كَا شَامُ لِي سَالًا جر ع بمت م م المي كم م الم الدان

هم ابن غشم للحساة

#### بسم اللَّه الرحين الرحيم!

#### تعارف!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ خاتم النبیین · امابعد! ۱۹۷۳ء کی تح کیک تم نبوت میں ربوہ اور لا ہوری پارٹی کے مرز ائی سر براہوں نے

ا پناا پناموقف قومی آسبلی میں پیش کیا۔

امت محمد یہ کی طرف سے شخ الاسلام حضرت مولا نامحمد یوسف بنوری کی زیر نگرانی مولا نامحمد حیات ، مولا ناعبدالرحیم اشعر ، مولا نا تاج محمود ، مولا نامحمد حیات ، مولا ناعبدالرحیم اشعر ، مولا ناتاج محمود ، مولا نامحمد حیات کی مذہبی وسیاسی مواد جمع کیا جس سے مرزائیت کی مذہبی وسیاسی حیثیت کو سمجھا، پر کھا، ناپا، تولا جاسکتا ہے۔ مذہبی حصد کی ترتیب و قد و بین مولا نامحمد تقی عثانی جسٹس سیریم کورٹ و فاقی شرقی عدالت اور سیاسی حصد کی ترتیب و قد و بین مولا نامحمد تقی مسیح الحق ممبر سینٹ آف پاکستان نے کی ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فوری طور پراس مرزار رو بے کی لاگت سے اسے شائع کر دیا۔ جے مفکر اسلام مولا نامفتی محمود صاحب نے تو می اسمبلی میں پڑھا۔ یہ کتاب رد قادیا نبیت پرلٹر بچرکا نچوڑ ہے۔ اسے عربی، انگریز کی میں بھی جماعت نے شائع کیا۔ اکوڑہ خٹک و مکتبہ امداد سے ملتان نے اس کا اردوا ثیر شن شائع کیا ہے۔

اب اے احتساب قادیا نیت کی پندرھویں جلد میں شائع کرنے کی سعادت نصیب ہورہی ہے۔اللہ رب العزت حضرت مولا نامفتی محود مفکراسلام ہے اس تعلق کو ہمارے کے لئے سعادت دارین کا باعث بنائیں۔و ماذالك على الله بعزیز! است فقیر:اللہ وسایا...١٨٢٥/١٥ هـ..٩ ٢٠٠٩،

النبيين ہول (ابوداؤدجلددہ مصوّر پاکستان

إنَّهُ سَيَكُمُ

يَزُعَمُ أَنَّهُ

ایک به دعوا

''میری رائے میں ہوگا کہ وہ قادیاندر قادیانیوں کی پالیسی سے ولی رواداری کے معاطم میں اختہ

''ملت اسلامیه کواس قادیانیوں کوعلیحدہ کر تشکیم نہ کیا تو مسلمانو

.

وَمَنُ اَظُلَمُ مِمَّنِ افْتَراى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اَوُ قَالَ أُوْحِينَ إِلَىَّ وَ لَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ.

''اوراس مخض سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے، یا کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے، حالانکہ ال يركوني وحى ندآئي مو-" (انعام ٩٣) ارشادآ مخضرت عظف

إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمُ يَزُعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتُمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعُدِي. ''میری امت میں تمیں گذاب پیدا ہوں گے۔ ہر ایک بید عویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے۔ حالانکہ میں خاتم النبين ہوں۔ميرے بعد کوئی ني نہيں۔" (حديث سيج ) (ابوداؤد جلد دوم ص ١٢٤ باب الفتن ترفدي، جلد دوم ص ١٣٥ ابواحب الفتن)

عار ند کیا۔ آب وہ قادیانیوں سے اپنے مطالبہ کے لیوں انتظار کر رہی ہے۔ (حرف انبال میں ۱۰۷۰)

حمن الرحيم!

رَف!

وله خاتم النبيين ، أمابعد! فاورلا ہوری پارٹی کے مرزائی سربرا ہوں نے

م حضرت مولا نامجمر پوسف بنوریؓ کی زیر نگرانی لانا تاج محمودٌ، مولانا محمرشريف جالندهريٌ ن كياجس مرزائيت كى ندجى وسياسي حيثيت م حصه کی ترتیب و تدوین حضرت مولا نا محمر تقی الت اورساسي حصه كي ترتيب وتدوين مواانا ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فوری طور پرای ا - جےمفکراسلام مولا نامفتی محود صاحب نے یت پرلٹر بچرکا نچوڑ ہے۔اے عربی،انگریزی ل ومکتبه امدادیه ملتان نے اس کا اردوایڈیشن

، پندرهویں جلد میں شائع کرنے کی سعادت رت مولا نامفتی محمود مفکر اسلام ہے اس تعلق کو مناكي - وماذالك على الله بعزيز! الم ير:الله وممايا...• ارجم ريم ١٣٢٧ه... ٩ ر٩ / ٢٠٠٠ ء

# مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد قادیانی کی رائے

دمسی موجود (بینی مرزا غلام احمد قادیانی) کا بید دعوی کدوه الله تعالی کی طرف ہے ایک مامور ہے اور بید کہ الله تعالی اس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے، دو حالتوں سے خالی نہیں، یا تو وہ نعوذ باللہ اپ دعوی بی جم علام محبوثا ہے اور محن افتراء علی الله کے طور پر دعوی کرتا ہے، تو الی صورت میں نہمرف، وہ کافر بلکہ بڑا کافر ہے، اور یا مسیح موجود اپنے موجود اپنے موجود اپنے موجود کی الب ہم کو صورت میں بلاشبہ یہ فرانکار کرنے والے پر پڑے گا۔ پس ابتم کو افقار کرنے والے پر پڑے گا۔ پس ابتم کو افقار ہے موجود کر محرول کو مسلمان کہ کرمسی موجود پر کفر افقار ہے موجود کو سی بافتیار ہے کہ یا سیح موجود کو سی بان کر اس کے متکرول کو کافر جانور پین ہوسکا کہ تم دونول کو مسلمان مجمود ، میں ہوسکا کہ افسان میں موجود کر بین ہونوں کو مسلمان مجمود ، میں ہوسکا کہ افسان میں موجود کو بین ہونوں کو مسلمان مجمود ، میں ہوسکا کہ افسان میں موجود کو بین ہونوں کو مسلمان مجمود ، میں ہونوں کو مسلمان مجمود ، موجود کو بین ہونوں کو مسلمان مجمود ، موجود کو بین ہونوں کو مسلمان مجمود ، موجود کو بین ہونوں کو مسلمان میں ہونوں کو مسلمان میں ہونوں کو مسلمان مجمود ، میں ہونوں کو مسلمان کو مسلمان

قادیانی لاہوری جماعت کے امیر محمعلی لاہوری کا ایک بیان

The Ahmadiyya Movement stands in the same relation to Islam in which christianity stood to judaism.

دو تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا بہودیت کے ساتھ تھا۔'' عیسائیت کا بہودیت کے ساتھ تھا۔'' (اقتباس از"مباحث راولپنڈی"مطبوعہ قادیان، میں، ۲۳۰)

م

ہم نے اپنی قرار داد میر

میرایک مرزاغلام سراء ن

# عقیدهٔ ختم نبوت ادر ای جماعتیں

# ہم نے اپی قرارداد میں کہا ہے کہ!

''یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔''

۔ قادیانی کے بیٹے ۔ قادیانی کی رائے

عمد قادیاتی) کا بید دعویٰ که وہ اللہ تعالیٰ کی

ار بید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہم کلام

نہیں، یا تو وہ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں

اللہ کے طور پر دعویٰ کرتا ہے، تو السی

ر بلکہ بوا کافر ہے، اور یا سیح موعود اپنے

ہما چی چی اس ہے ہم کلام ہوتا تھا، تو اس

کرنے والے پر بڑے گا۔ پس اب تم کو

کرمے والے پر بڑے گا۔ پس اب تم کو

کرمے والے پر بڑے گا۔ پس اب تم کو

کومکروں کومسلمان کہہ کرمیح موعود پر کفر

نوں کومسلمان سمجمو۔"

ن ١٣٣ مندرجه ربويو آف ويليجنوج ١٣ مارچ واريل ١٩١٥ء

کے امیر محمد علی لا ہوری کا ایک بیان The Ahmadiyya Moven the same relation to Is christianity stood to juda لام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو

کے ساتھ تھا۔'' (اقتباس از''مباحثہ راولپنڈی' مطبوعہ قادیان، ص ۲۳۰)

w

۴

## قرارداد

جناب اسپیکر، قومی آسیلی پاکستان محترمی!

ہم حب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت جاہتے ہیں:

جرگاہ کہ یہ ایک ممل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی نے آخری نبی حضرت محمد علی کے اس کا جوٹ کی ایس کا جوٹا اعلان، بہت ی قرآنی آیات کو جمٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام کے بڑے بڑے ادکام کے خلاف غداری تحمیں۔

نیز برگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تاہ کرنا اور اسلام کو جٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیردکار، جاہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی فیکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مسلح یا فیہی رہنما کسی محصورت میں گردانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز برگاہ ان کے بیروکار چاہے انھیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ کمل مِل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں معروف ہیں۔

نیز برگاہ کہ عالمی مسلم تظیموں کی ایک کانفرنس میں جو مکۃ المکر مدمقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام ۲ اور ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصول سے ۱۹۲۰ مسلمان تحظیموں اور اداروں کے دفود نے شرکت کی۔ متفقہ طور پر بیر رائے ظاہر کی گئی کہ قاد بانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریجی

۲

تحریک ہے جو ایک اسلام اب اس اسجل پیروکار، انھیں چاہے کوئی سرکاری بل چیش کیا جائے کی ایک غیر مسلم اقلیت وضع کرنے کی خاطر آئیو

ا۔ وشخط مولانامفا

مو ۱۱ مولاناعب

سو\_ " مولاناشا

سم. " پروفیسر خف

۵ ال مولانا سيّ
 ۲ ال مولانا عبر

ے۔ " چوہدری

۸\_ " سردارشیر

9\_ " مولانامحم

ا جناب

اا۔ " صاحبزاده

۱۲۔ " جناب محمو

سار ۱۱ مولاناص

سما\_ " مولانا فعم

۱۵۔ " جناب عمر

۱۶ـ " مخدوم نورا ۱۷ـ " جناب غلا

٠ ١٨ - " سردارموا

19\_ " سردارشوک

تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب آس آسمبلی کو بداعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے کدمرزا غلام احمد کے پیردکار، انھیں چاہیے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور بدکہ قومی آسمبلی بیس ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کداس اعلان کومؤٹر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیرمسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے خفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ٹرمیمات کی جائیں۔

محركين قرارداد

٢٠ ـ وستخط حاجي على احمد تالپور وستخط مولانامفتي محمود مولانا عبدالمصطفىٰ الازجري ٢١ -" جناب راؤ خورشيد على خال ٦٢ مولانا شاه احمد نورانی صدیقی ۲۲\_ " جناب رئيس عطا محمه خال مرِي ٣ نوے بعد میں حب ذیل ارکان نے میں قرارداد پردیخفا کیے۔ يروفيسرغفور احمه ۳, " نوابزاده میان محمد ذا کر قریشی مولانا سيدمحمعلى رضوي ۵\_ ۳۲۳ مولانا عبدالحق (اكوژه خنك) ۲۴۰ جناب غلام حسن خال وها عدله \_4 جناب كرم بخش اعوان چو مدري ظهور البي \_10 \_4 صاحبزاده محمد نذبر سلطان سردارشير بازخان مزاري ۸\_ \_24 مولانا محرظفراحمدانصارى مهرغلام حيدر بحروانه \_4 \_1′ ميال محدابراتيم برق جناب عبدالحميد جنوئي \_11/ \_1• صاحبزاده مغى الله صاحبزاده احمد رضاخال قصوري ٢٩\_ \_# جناب محمود اعظم فاروتي صاحبزاده نعت اللدخان شنواري \_14 \_11 ملك جهاتكيرخان مولانا صدرالشهيد \_111 ۳ال مولأ تانعمت الله جناب عبدالسجان خان \_24 \_114 جناب عمره خال جناب أكبرخال مبمند ۳۳۰ \_14 مخدوم نورمحمه ميجر جزل جمالدار ۲ \_14 حاجی صالح خاں جناب غلام فاروق ۲۵ \_14 سردار مولا بخش سومرو جناب عبدالمالك خال ۱۸ \_٣4 سروار شوكت حيات خان خواجه جمال محمه كوريجه \_٣2 \_14

اجازت جائے ہیں: ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد قادیانی نے کا دعویٰ کیا، نیز ہرگاہ کہ نی ہونے کا اس کا ور جہاد کوختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام

فا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو

ں پر انفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے انبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنامعلم یا دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ سرز کھی مصرف میں میں ارزیہ سے ساتھ

ں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی

ب کانفرنس میں جو مکہ المکرمہ مقدس شہر میں ریل ۱۹۷۴ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس عظیموں اور اداروں کے دفود نے شرکت کی۔ اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریجی

### بسم الله الرحمن الرحيم

ٱلْحَمَّدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلُوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ، وَعَلَى الِهِ وَ أَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ وَعَلَى مَنُ تَبِعَهُمُ بِإِحْسَانِ اللَّي يَوْمِ الدِّيْنِ.

اُسلام کی بنیاد تو حید اور آخرت کے علاوہ جس اسای عقیدے پر ہے، وہ یہ ہے کہ، نبی آخرالز مان حفرت محمطف علی الله پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکیل ہو گئی اور آپ علی کے کید کر آخ کی بھی فتم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ علی کے بعد کوئی بھی فتم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ علی کے بعد کسی پر وہی آ سکتی ہے اور نہ ایبا الہام جو دین میں جمت ہو۔ اسلام کا بہی عقیدہ "ختم نبوت" کے نام سے معروف ہے اور سرکار دو عالم علی کے وقت سے لے کر آخ تک پوری امت مسلمہ کسی ادنی اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جزو ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی بلا مبالغہ جمیوں آیات اور آنخضرت علی کی سینکروں احادیث اس کی شاہد ہیں۔ بہ مسلم طور پر مسلم اور طے شدہ ہے اور اس موضوع پر بے شار مفصل کتا ہیں بھی شائع ہو چی ہیں۔

یہاں ان تمام آیات اور احادیث کونقل کرنا غیر ضروری بھی ہے اور موجب تطویل بھی۔ البتہ یہاں جس چیز کی طرف بطور خاص توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ فیلے مقید و ختم نبوت کی سیکٹروں مرتبہ توضیح کے ساتھ یہ پیشکی خبر بھی دی تھی کہ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبُعَثُ دَجَّالُونَ كَدَّابُوْنَ قَرِيْباً مِنُ لَلالِيْنَ كُلُّهُمُ يَوْعَمُ اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ. "قيامت اس وقت تك قائم نبيس ہوگى جب تك تميں ك لگ بھگ دجال اور كذاب پيدا نہ ہول جن على سے ہرايك بيدوكى كرے گا كہوہ الله كا رسول ہے۔" (صحح بخارى س ١٠٥٣ ج م كتاب النعن ، صحح مسلم س ٢٥٤ ج م كتاب النعن)

يز ارشاد قرمايا تفاكه:

إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِى كَذَّا اُبُونَ ثَلَقُونَ كُلُّهُمْ يَوْعَمُ أَنَّهُ نَبِى وَآنَا خَالَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِى بَعُدِى. "قريب ہے کہ ميرى امت ميں تمس جموٹے پيدا مول گے، ہرايک النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِى بَعُونَ مِن بَهِ مول، حالانکہ میں خاتم النمین مول، میرے بعد کوئی نمین موگا۔"

(ابوداؤدص ۱۲ ج باب الفن، ترذی ص ۲۵ ج ۱ ابواب الفن، ترذی ص ۲۵ ج ۲ ابواب الفن)

'' دجال'' کا لفظ آستعا ذرید سرکار دو عالم ﷺ نبوت پیدا ہوں گے وہ فریب سے کام لیں گ مقصد کے لیے امت ناواتفوں کو دھوکے میں

كەيىش خاتم النبيىن ہوا چنانچە آپ مدعيان نبوت پيدا ہو۔

مرعیان نبوت پیدا ہو۔
مسلمان ظاہر کر کے ا۔
صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ۃ
روشیٰ پا چکی تھی، اس اِ
کیا۔ قردن اولیٰ کے و
مری نبوت کا مسلہ پیش
نبیں مجمی کہ دہ اپنی نبور
مسلمہ کذاب ہو یا اسو
تاویلات کرتے ہیں، با

اور ان کے ساتھ کافروا مبھم، نا قابل تاویل اور

دَ جِل و فريب ميں داخل

تاویلات کوکسی بھی در۔

ہے نہ عقیدہ آخرت اور یہ بتانا شردع کر دے کا

الصَّلْوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى وَسُولِهِ حَايِهِ آجُمَعِيْنَ وَعَلَى مَنُ تَبِعَهُمُ

لے علاوہ جس اسای عقیدے پر ہے، وہ یہ ہے نبوت اور رسالت کے مقدی سلسلے کی پخیل ہو میں مقدی سلسلے کی پخیل ہو میں مثل اور ند آپ عقیدہ ''ختم مالم علی عقیدہ ''ختم مالم علی عقیدہ ''ختم مالم علی عقیدہ ''ختم مالم علی عقیدہ کو جن و ایمان قرار دیتی آئی ہے۔قرآن کی میں موضوع پر بے شار مفصل کا ہیں بھی شائع ہو موضوع پر بے شار مفصل کا ہیں بھی شائع ہو

وقل کرنا غیر ضروری بھی ہے اور موجب تطویل بی توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ ساتھ یہ پیشکی خبر بھی دی تھی کہ:

ا جُوالُونَ كَذَّا ابُونَ فَرِيباً مِنْ فَلَالِيْنَ كُلُّهُمُ الله قائم نهيں ہوگى جب تك تميں كے لگ بھگ ايك بيد دعوىٰ كرے كاكدوہ الله كارسول ہے۔'' الك بيد دعوىٰ كرے كاكدوہ الله كارسول ہے۔'' الكتب النقن ، مح مسلم س ٢٥٤ ج ٢ كتاب النقن)

نَ فَلْنُوُنَ كُلُّهُمْ يَزُعَمُ أَنَّهُ نَبِيٍّ وَأَنَا خَالَمُ اللَّهُ نَبِيٍّ وَأَنَا خَالَمُ اللَّهُ اللَّ امت مِل تمين جموئے پيدا ہوں گے، ہرا يك تعمين ہوں، ميرے بعد كوئى تي نہيں ہوگا۔'' اللہ ماب الفن، ترندى ص ٣٥ ج٢ ابواب الفن)

اس مدیث میں آپ ﷺ نے اپ بعد ہونے والے معیان نبوت کے لیے
''د جال'' کا لفظ استعال فرمایا ہے جس کے لفظی معنی ہیں،''شدید دھوکہ باز'' اس لفظ کے
فر بعد سرکار دو عالم ﷺ نے پوری امت کو خبر دار فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد جو مدعیان
نبوت پیدا ہوں گے وہ کھلے لفظوں میں اسلام سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بجائے دجل و
فریب سے کام لیس گے اور اپنے آپ کومسلمان ظاہر کر کے نبوت کا دعوی کریں گے اور اس
مقصد کے لیے امت کے مسلمہ عقائد میں الی کتر بیونت کی کوشش کریں گے جو بعض
ناواقفوں کو دھوکے میں ڈال سکے۔ اس دھوکے سے بچنے کے لیے امت کو یہ یادر کھنا چاہیے
کہ میں خاتم انجین ہوں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نی نہیں ہوگا۔

چنانچہ آپ ﷺ کے ارشاد گرامی کے مطابق تاریخ میں آپ ﷺ کے بعد جتنے مرعیان نبوت پیدا ہوئے انعول نے ہمیشہ ای دجل وتلیس سے کام لیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اسنے دعوائے نبوت کو چکانے کی کوشش کی۔لیکن چونکہ امت محمد بیعلی صاحبها الصلوة والسلام قرآن كريم اورسركار ووعالم علي كاطرف سے اس بارے مس كمل روشی یا چکی تھی، اس لیے تاریخ میں جب مجھی کسی مخص نے اس عقیدے میں رخنہ اندازی کر کے نبوت کا دعویٰ کیا تو اسے باجماع امت ہمیشہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا میا- قرون اولی کے وقت سے جس سی اسلامی حکومت یا اسلامی عدالت کے سامنے سی مرقی نبوت کا مسئلہ پیش ہوا تو حکومت یا عدالت نے بھی اس تحقیق میں بڑنے کی ضرورت نہیں سمجی کہ وہ اپن نبوت پر کیا ولائل وشواہد پیش کرتا ہے؟ اس کے بجائے صرف اس کے دموائے نبوت کی بناء پر اسے کافر قرار دے کر اس کے ساتھ کافروں ہی کا سا معاملہ کیا۔ وہ مسیمه کذاب مویا اسود عنسی یا سجاح یا طلیحه یا حارث، یا دوسرے مدعیان نبوت، صحابه کرام ن ان ك مركا فيعلد كرنے سے بہلے بھی يتحقق نہيں قرمائی كدوه عقيدة ختم نبوت ميں كيا تاویلات كرتے ہيں، بلكه جب ان كا دعوائے نبوت ثابت ہوگيا تو انھيں باتفاق كافر قرار ديا اور ان کے ساتھ کا فروں ہی کا معاملہ کیا۔ اس لیے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر واضح، غیر مبهم، نا قابل تاویل اور اجماعی طور پرمسلم اور طے شدہ ہے کہ اس کے خلاف ہرتاویل اس وَجِلْ وفریب میں وافل ہے جس سے آ مخضرت اللہ نے خردار کیا تھا کیونکہ اگر اس فتم کی تاویلات کوکسی بھی درج میں گوارا کر لیا جائے تو اس سے نہ عقیدہ تو حید سلامت رہ سکتا ہے ندعقیدہ آخرت اور نہ کوئی دوسرا بنیادی عقیدہ۔ اگر کوئی محض عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ بتانا شروع کر دے کا تشریعی نبوت تو ختم ہو چکی لیکن غیر تشریعی نبوت باتی ہے تو اس کی بیہ بات بالکل ایی ہے جیسے کوئی فخض یہ کہنے گئے کہ عقیدہ تو حید کے مطابق برنا خدا تو صرف ایک ہی ہے لیکن چھوٹے معبود اور دیوتا بہت ہے ہو سکتے ہیں، اور وہ سب قابل عبادت ہیں۔ اگر اس قسم کی تاویلات کو دائر ، اسلام ہیں گوارا کرلیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسلام کا اپنا کوئی عقیدہ ، کوئی فکر ، کوئی تھم اور کوئی اخلاقی قدر متعین نہیں ہے بلکہ (معاذ اللہ) یہ ایک ایسا جامہ ہے جے دنیا کا برتر سے برتر عقیدہ رکھنے والا مخص بھی اپنے اوپر ف کرسکتا ہے۔ لہذا امت مسلمہ قرآن و سنت کے متواتر ارشادات کے مطابق اپنے سرکاری احکام ، عدالتی فیصلوں اور اجتماعی قاوی میں ای اصول پر ممل کرتی آئی ہے کہ نی کریم ہوگئی کے بعد جس کی مختص نے نبوت کا دعویٰ کیا ، خواہ وہ مسلمہ کرزاب کی طرح کلمہ گو ہو، اسے اور اس کے تبعین کو بلا تا مل کا فر اور وائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا جاہے وہ عقیدہ ختم نبوت کی محلم کھلا مکر ہو، یا مسلمہ کی طرح یہ کہتا ہو کہ آپ چھی نے کہ بعد چھوٹے چھوٹے نبی نبوت کی طرح میں بات کا مدی ہو کہ غیر تر بھی خبی اور بروزی کئی ہیں، یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا مدی ہو کہ غیر تر بھی ظلی اور بروزی کئی ہو کہ غیر تر بھی خبی اور بروزی کے بیں ہو سکتے ہیں ، یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا مدی ہو کہ غیر تر بھی ظلی اور بروزی اور امن کی ہو سکتے ہیں ، یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا مدی ہو کہ غیر تر بھی ظلی اور بروزی اور امن نبی ہو سکتے ہیں۔

امت مسلمہ کے اس اصول کی روشی میں جوقر آن وسنت اور اجماع امت کی رو سے تطعی طے شدہ اور ناقابل بحث و تاویل ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل وجوؤں کو ملاحظہ فرمائے۔

''ستي خدا وني ہے جس نے قاديان ميں اپنارسول بھيجا۔''

( دافع البلاء ص ااخز ائن ج ۱۸ص ۲۳۱)

"میں رسول اور نبی ہوں، لینی باعتبار ظلیت کاملہ کے، میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔" (نزول سے صس خزائن ج ۱۸ ص ۱۸۸)

"میں اس خدا کی مم کھا کر کہتا ہوں جس کے باتھ میں میری جان ہے کہ اس نے

جھے بھیجا ہے اور ای نے میرانام نی رکھا ہے۔" (تندهیت الوی ص ۱۸ خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

"دهیں جبکہ اس مدت کی ڈیڑھ سو پیٹکوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بہ چیٹم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نی یا رسول کے نام سے کونکر انکار کرسکتا ہوں اور جبکہ خود خدا تعالی نے بیانام میرے دیکھ جیں تو میں کونکر رد کردوں یا اس کے سواکسی دوسرے سے ڈروں۔" (ایک فلطی کا ازالہ ص ۲ فزائن ج ۱۹ ص ۲۱۰)

دور یا اس کے سواکسی دوسرے سے ڈروں۔" (ایک فلم مظمر مظمر ایا ہے اور تمام نبیوں کے نام دوسرے نام کیا تھے ہم السلام کا مظہر مظمر ایا ہے اور تمام نبیوں کے نام

14

میری طرف منا مول، میں آنخ مول، میں موک طور برمحر ﷺ

پیش ہوا کہ جم جواب محض الک تعالی کی وہ پاک

نی کے موجود ہ "پ

لینی ہوں۔'' بیصرف وعووک سے بمرک مرزا قادیانی فہی میں ڈالنے میں انموں نے دیا ہے کہ وہ مجد بدرجہ نبوت کے

اہے ہم پوری تغ

**پورے سیاق** وس

سوال کیا تھا کہ آ

ني" لكية بين او

کا جواب دیتے ہ

میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آ دم ہول، میں شیٹ ہول، میں نوح ہول، میں ابراہیم ہول، میں آلخق ہول، میں آسمعیل ہول، میں یعقوب ہول، میں یوسف ہول، میں عیسیٰ ہول، میں مویٰ ہون، میں داؤد ہول اور آمخضرت علیہ کے نام کا میں مظہراتم ہول یعن ظلی طور پر محمد علیہ اور احمد ہول۔'' (عاشیہ هیت اوی س ۲۲ خزائن ج ۲۲ س ۲۷)

"پندروز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک خالف کی طرف سے یہ اعتراض پیٹی ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب بھن اٹکار کے الفاظ سے دیا گیا، حالانکہ ایسا جواب سیح نہیں ہے، جق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وتی جو میرے پر نازل ہوئی اس میں سے ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نی کے موجود ہیں۔ نہ ایک وفعہ بلکہ صدبابار، پھر کے تکر یہ جواب سیح ہوسکتا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازاله ص اخزائن ج ۱۸ص ۲۰۶)

" ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور ٹی ہیں۔"

" انبیاء گرچہ بووہ اند بے

من بہ عرفان نہ کمترم نہ کے "

(نزول آسے می کہ نزائن ج ۱۸ ص ۲۵ س

لین "انبیاء اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں گر میں معرفت میں کس سے کم نہیں ہوں۔" بیصرف ایک انہائی مختر نمونہ ہے درند مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اس قتم کے دعوں سے مجری پڑی ہیں۔

مرزا قاویانی کے درجہ بدرجہ دعوے بعض مرتبہ مرزائی صاحبان مسلمانوں کو غلط اللہ میں ڈالنے کے لیے مرزاغلام احمد قادیانی کے ابتدائی دور کی عبارتیں پیش کرتے ہیں جن میں انھوں نے علی الاطلاق دعوائے نبوت کو کفر قرار دیا ہے لیکن خود مرزا قادیانی نے واضح کر دیا ہے کہ وہ مجدد، محدث، سے موعود اور مبدی کے مراتب سے "ترتی" کرتے ہوئے درجہ بدرجہ نبوت کے منصب تک پنچ ہیں۔ انھوں نے اپنے دعووں کی جو تاریخ بیان کی ہے، بدرجہ نبوت کے منصب تک پنچ ہیں۔ انھوں نے اپنے دعووں کی جو تاریخ بیان کی ہے، اسے ہم پوری تفصیل کے ساتھ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کی عبارت کو پورے سیاق دسباق میں دیکھ کر ان کا پورام غمج مواضح ہو سے۔ کس نے مرزا قادیانی سے سوال کیا تھا کہ آپ کی عبارت اور کسی سے تاقش نظر آتا ہے کہ کہیں آپ این آپ این آپ و "غیر کسی سے تی اور کہیں ایپ آپ کو "شیح سے تمام شان میں بڑھ کر" قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مرزا قادیانی حقیقہ الوی میں لکھتے ہیں:

رعقید و توحید کے مطابق برا خدا تو صرف

بہت ہے ہو سکتے ہیں، اور وہ سب قابل
م جس گوارا کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ
رکوئی اخلاقی قدر معین نہیں ہے بلکہ (معاذ
متوار ارشادات کے مطابق اپنے سرکاری
معول بڑمل کرتی آئی ہے کہ نبی کریم علیہ
و مسلمہ کذاب کی طرح کلمہ گوہو، اسے اور
و کہ آپ علیہ کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی
و کہ آپ علیہ کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی
ان نبوت ختم ہوگئی اور عورتیں اب بھی نبی بن
ان نبوت ختم ہوگئی اور عورتیں اب بھی نبی بن

یں جو قرآن وسنت اور اجماع امت کی رو ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل

ل ابنا رسول بميجا-''

(دافع البلاء س اا نزائن ج ۱۸ س ۲۳۱)

رظلیت کاملہ کے، شیل وہ آ کینہ ہوں جس

در زور آس س س نزائن ج ۱۸ س ۳۸۱ نے

رزور آس س سے باتھ شیل میری جان ہے کہ اس نے

تر هیقہ الوی س ۱۸ نزائن ج ۲۲ س ۵۰۳)

گوئی کے قریب خداکی طرف سے پاکر بہ

گیئی تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام
نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیوکر رو

در ایک ظلمی کا ازاد س ۲ نزائن ج ۱۸ س ۲۱۰)

لیلام کا مظہر شہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام

"اس بات كوتوبركت بحدادك برائ فتم كا تناقض هم كه جيب براين احمديد من الله الله على الله براين احمديد من الله الله براين احمديد من بي كلما كر آخ والا من الله براي براين احمد من بي بول، اس تناقض كا بحى بهي سبب تفاكه اگرچه خدا تعالى نے براين احمديد من ميرا مام عيلى ركھا اور بيجى مجمع فرمايا كر تيرے آنى كن فر خدا اور رسول الله ناف كر وى تقى مر پوئكد ايك گروه مسلمانوں كا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔ اور ميرا بھى يكى اعتقاد تفاكه حضرت عيلى آسان پرسے نازل ہول كر، اس ليے ميں نے خداكى وى كو ظاہر پر حمل كرنا نہ چاہا بكد اس ميلى آسان پرسے نازل ہول كر، اس ليے ميں نے خداكى وى كو ظاہر پر حمل كرنا نہ چاہا بكد اس وى كى تاويل كى اور اپنا اعتقاد وى ركھا جو عام مسلمانوں كا تھا اور اسى كو برا بين احمديد ميں شائع كيا۔ ليكن بعد اس كے اس بارے ميں بارش كى طرح وى اللى نازل ہوئى كہ وہ مسكم موجود جو آنے والا تھا تو ہى ہے اور ساتھ اس كے صدم انشان ظہور ميں آئے اور زمين و موجود جو آنے والا ميں تى ہوك اور خدا كے جيكتے ہوئے نشان ميرے پر مجمع اس طرف لے آئے كر آخرى زمانہ ميں شيح آنے والا ميں بى ہوں ورنہ ميرا احمد بي ميں اكتفاد تو وى تھا است جو ميں نے برا بين احمد بي ميں لكھ ديا تھا۔

ای طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ جھے کو سے ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟
وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری نضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو بزئی فضیلت قرار دیتا تھا گر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے جھے اس عقیدے پر قائم ندرہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب جھے دیا گیا گر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی .... میں اس کی پاک وی پر ایبا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو بھو سے پہلے ہو چکی ہیں .... میں تو خدا تعالیٰ کی وی کی پیروی کرنے والا ہوں، جس جب کہ جب تک جھے اس سے علم ہوا تو میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب جھے کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے خالف کہا۔''

(هيلته الوي ص ١٩٩١، ١٥٠ خزائن ج ٢٢ص ١٥٢،١٥٣)

مرزا قادیانی کی بیعبارت این بدعا پراس قدر صرح ہے کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں، اس عبارت کے بعد اگر کوئی شخص ان کی اس زمانے کی عبارتیں پیش کرتا ہے۔ جب وہ دعوائے نبوت کی نفی کرتے تھے اور جب (بزعم خویش) انھیں اپنے نبی ہونے کاعلم نہیں ہوا تھا تو اسے دجل وفریب کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

کے انتقال کے دن اخبادِ عام استیں خدا کے حکم مولا اور جس حالت میں خدا کے حکم قائم ہوں اس وقت تک جوالا اخبار عام ۲۸ می ۸۹۸ والا میں مرزا قادیانی کا انتقال ہوگا غیر تشریعی نبوت کا افسا

مرزا قادیانی کا آخری

یر ان کا خاتمہ ہوا یمی تھا کہ و

منافی نہیں کین دوسری مرزاؤ ہیں۔ اوّل تو یہ بات ہی سر نبوت کا تھا۔ مرزا قادیانی کا دعولیٰ نہ افزوں دعاوی کے دور میں ایک مجھی آگے قدم بڑھا کر واضح ان کے تبعین میں سے ظہیرا

مرزا قادیانی نے غیر تغریعی نے

میں مرزا قادیانی کی چندعبار تا ''ماسوااس کے میا سے چند امر اور نمی میان کے الشریعت ہو گیا۔ پس اس تع

مریت اور پی اور نمی بھی۔ میں امر بھی ہیں اور نمی بھی۔ فُرُو جَهُمُ ذلِکَ اَزْکی لَهُا بھی اور اس پر تیس برس کی ہوتے ہیں اور نمی بھی۔ اور اُ

م كا تأقف ہے كہ جسے برا بن احمد يہ ش بوگا، گر بعد ش بيلها كه آن والا مسح ريد فلا الحديد ميں ميرا بين احمد يہ ميں ميرا كي خبر خدا اور رسول المطاق نے دى تھى مر نفاد اور ميرا بحق يہ اعتقاد تھا كه حضرت نے خداكى وتى كو ظاہر پرحمل كرنا نه چاہا مملى انوں كا تھا اور اى كو برا بين احمد يہ في كم طرح وتى الى نازل ہوئى كه وه مسح في كه وور نين و كے اور خداكے حيكتے ہوئے نشان ميرے پر ايس مرس بر ميں ميں ہوں ورنہ ميرا بيش مسح آنے والا ميں بى ہوں ورنہ ميرا بيش مسح آنے والا ميں بى ہوں ورنہ ميرا

رویات ہے؟ کہ جھ کو سے این مریم سے کیا نسبت ہے؟ ہے اور اگر کوئی امر میری فضیات کی نسبت مر بعد میں جو خدا تعالی کی وقی بارش کی سے پر قائم ندرہے دیا اور صرتے طور پر نبی و سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ..... میں کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا

تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں،

جواوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو

یہ ہے۔ الوی ص ۱۹۹، ۱۵۰ خزائن ج۲۲ ص ۱۵۲،۱۵۳) پہ اس قدر صرت ہے کہ کسی مزید تشریح کی کی اس زمانے کی عبارتیں چیش کرتا ہے۔ (بڑعم خولیش) انھیں اپنے نبی ہونے کاعلم ا جاسکتا ہے؟

مرزا قادیانی کا آخری عقیده حقیت به به کدمرزا قادیانی کا آخری عقیده جس پران کا خاتمه بوایبی تفاکه وه نی بین، چنانچه انعول نے اپنے آخری خط میں جوٹھیک ان کے انقال کے دن اخبارِ عام میں شائع بوا، واضح الفاظ میں لکھا کہ:

"میں خدا کے عظم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے اٹکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں؟ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔"

اخبار عام ۲۷مئ ۱۹۰۸ء منقول از هیقته المنوت مرزامحودس ۱۷۱ ومباحثه راولپنڈی مس ۱۳۷) بیة خط ۲۳مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۷مئی کو اخبارِ عام بیس شائع ہوا اور تھیک اس دن مرزا قادیانی کا انقال ہو گیا۔

غیر تشریعی نبوت کا افسانه بعض مرتبه مرزائی صاحبان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا قادبانی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے مرزا قادبانی نے غیر تشریعی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں لیکن دوسری مرزائی تاویلات کی طرح اس تاویل کے بھی صغری کبری دونوں غلط میں۔اوّل تو بیات بی سرے سے درست نہیں کہ مرزا قادیانی کا دعوی صرف غیر تشریعی نبوت کا تھا۔

مرزا قادیاتی کا دعوی نبوت تشریعی حقیقت تویہ ہے کہ مرزا قادیاتی کے روز افزوں دعاوی کے دور میں ایک مرحلہ الیا بھی آیا ہے جب انھوں نے غیرتشریعی نبوت سے بھی آگے قدم بڑھا کر واضح الفاظ میں اپنی وئی اور نبوت کوتشریعی قرار دیا ہے اور اس بناء پر ان کے تبعین میں سے ظہیر الدین ارو پی کا فرقہ انھیں تھلم کھلا تشریعی نبی مانتا تھا۔ اس سلسلے میں مرزا قادیاتی کی چندعبارتیں میہ ہیں۔ اربعین نمبر میں لکھتے ہیں:

" اسواال کے بیمی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے؟ جس نے اپنی وقی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے خالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً بی الہام قُلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَفُضُّوا مِنُ اَبْصَادِ هِمْ وَیَحَفَظُوا فَلُ اللَّهُ وَمِنِیْنَ یَفُضُّوا مِنُ اَبْصَادِ هِمْ وَیَحَفَظُوا فَلُ اللَّهُ وَمِنِیْنَ یَفُصُّوا مِنُ اَبْصَادِ هِمْ وَیَحَفَظُوا فَلُوا مِنْ اللَّهُ فَلُوا مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ فَلُوا وَ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّهُ مِنْ اللَّهُ اللَّه

(اربعین نبرسم م اخزائن ج ۱م ۱۸۳۵، ۱۳۳۸)

ندکورہ بالاعبارت میں مرزا قادیانی نے واضح الغاظ میں اپنی وی کوتشریتی وی قرار دیا ہے۔اس کے علاوہ دافع البلاء میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

"فدانے اس امت میں سے سے موعود بھیجا جو اس پہلے سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس سے کا نام غلام احمد رکھا۔"

(دافع البلاءم ساخرائ ج ١٨ص٢٢)

ظاہر ہے کہ معفرت میں این مریم الطبیعی تشریعی نبی تنے اور جو محض آپ سے "د تمام شان میں " لینی ہراعتبار سے بڑھ کر ہوتو وہ تشریعی نبی کیوں نہیں ہوگا؟ اس لیے یہ کہنا کسی طرح درست نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مجھی اپنی تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

اس کے علاوہ مرزائی صاحبان عملاً مرزا قادیانی کوتشریعی نبی بی قرار دیتے ہیں، لیعنی ان کی ہرتعلیم اور ان کے ہر حکم کو واجب الا تباع مانتے ہیں۔خواہ وہ شریعت محمد بیعلی صاحبا المسلوة والسلام کے خلاف ہو، چنانچ مرزا قادیانی نے اربعین میں تکھا ہے۔

" جہاد یعنی وینی لوائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہتہ آہتہ کم کرتا گیا ہے۔
حضرت موی اللہ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچانہیں سکتا
تھا اور شیر خوار بچ بھی قتل کیے جاتے ہے۔ پھر ہمارے نبی بھاتھ کے وقت میں بچوں اور
بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے
صرف جزید دے کرموا خذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور سے موعود کے وقت قطعاً جہاد کا تھم
موقوف کر دیا گیا۔"

(اربعین نمرس س ا ماشی خزائن نے کا مسسس

مالانکہ نی کریم سے کا واضح اور صریح ارشاد موجود ہے کہ اَلْجِهَادُ مَاضِ مند بعثنی الله اللی ان یقاتل آخو امتی الله جال. (ابوداوَدج اس ۲۵۲ باب اَلغووث آئمۃ الجور) دریعنی جہاد بعثت نبوی سے کے سے قیامت تک جاری رہے گا۔' مرزائی صاحبان شریعت محمد یہ کے اس صریح اور واضح عَلم کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کے علم کی اتباع کرتے ہیں۔ اس طرح شریعت محمد یہ میں جہاد بشس فئی، جزیہ اور غنائم کے تمام احکام جو حدیث اور فقد کی کمایوں

میں سینکڑوں صفحا مطابق تبدیلی کے ختم نبوت میں نبوت میں بیتفر ''دجل وتلیس'' ہے کہ قرآن کر؟ دہرایا جا رہا ہے آگر غیر تشریلی اف

نہیں گی؟ بلکہ کے چکی اور اب کسی طور پرمندرجہ ذیا

رضوان التعليم

نه نبی۔'' یہار منقطع قرار دیا ''گئ اور یہ بات شریعت لانے م

آ مح فرمائی، اس میں

تشريعى اورغيرتذ

میں بینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں، ان سب میں مرزا قادیانی کے فدکورہ بالا قول کے مطابق تبدیلی کے قائل ہیں۔ اس کے بعد تشریحی نبوت میں کون ی کسر باتی رہ جاتی ہے؟ ختم نبوت میں کوئی تفریق نبیش اوراگر بالفرض بیدورست ہو کہ مرزا قادیانی ہمیشہ غیر تشریعی نبوت میں کا دعوئی کرتے رہے ہیں تب بھی ہم پہلے بیان کر بچے ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت میں بید تنزیق کرنا کہ فلاں قتم کی نبوت ختم ہوگئی ہے اور فلاں قتم کی باتی ہے، ای دوجل و تلبیس، کا ایک جزو ہے جس سے سرکار دو عالم سکانے کے دورا فرمایا تھا۔ سوال بی ہے کہ قرآن کریم کی کون کی آئے ہیا ہرکار دو عالم سکانے کے کون سے ارشاد میں بیہ بات فدکور دہ ہرایا جا رہا ہے وہ صرف تشریعی نبوت کے لیے ہا اور غیر تشریعی نبوت اس سے سنگن ہے؟ دہ ہرایا جا رہا ہے وہ صرف تشریعی نبوت کے بعد بھی جا در غیر تشریعی نبوت اس سے سنگن ہے؟ اگر غیر تشریعی انہیاء کا سلسلہ آپ ہوئے کے بعد بھی جا در غیر تشریعی نبوت اس سے سنگن ہے؟ رضوان الذعلیم اجمعین کے بہ شارا تقول میں ہمیشہ یمی واضح کیا جا تا رہا کہ ہرقتم کی نبوت یا لئل منقطع ہو رضوان الذعلیم اجمعین کے بہ شارا تقول میں ہمیشہ یمی واضح کیا جا تا رہا کہ ہرقتم کی نبوت یا لئل منقطع ہو نبیس کی؟ بلکہ کھلے لفظوں میں ہمیشہ یمی واضح کیا جا تا رہا کہ ہرقتم کی نبوت یا لئل منقطع ہو نبیس کی؟ بلکہ کھلے لفظوں میں ہمیشہ یمی واضح کیا جا تا رہا کہ ہرقتم کی نبوت یا لئل منقطع ہو نبیس کی؟ بلکہ کھلے لفظوں میں ہمیشہ یمی واضح کیا جا تا رہا کہ ہرقتم کی نبوت یا لئل منقطع ہو نبیس کی؟ بلکہ کھلے لفظوں میں ہمیشہ یمی واضح کیا جا تا رہا کہ ہرقتم کی نبوت یا لئل منتقطع ہو نبور پر مندرجہ ذیل احدے در یکھئے۔

إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدُ اِنْقَطَعَتْ فَلا رَسُولَ بَعُدِى وَلَا نَبِيَّ. (رواه الرّنزى ج مص ١٦ ابواب الرويا وقال مجع)

"ب شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چگی۔ پس نہ میرے بعد کوئی رسول ہوگا اور

نه بي-'

یہاں اوّل تو نی اور رسول کے ساتھ نبوت اور رسالت کے وصف ہی کو بالکلیہ منقطع قرار دیا گیا، دوسرے رسول اور نی دولفظ استعال کر کے دونوں کی علیحدہ علیحدہ نفی کی گئی اور یہ بات طے شدہ ہے کہ جہاں یہ دونوں لفظ ساتھ ہوں وہاں رسول سے مرادنی شریعت لانے والا اور نبی سے مراد پرانی شریعت ہی کا تمیع ہوتا ہے۔ لہذا اس حدیث نے تشریعی اور غیرتشریعی دونوں شم کی نبوت کو صراحة ہمیشہ کے لیے منقطع قرار دے دیا۔

آ مخضرت عظف نے اپنے آخری اوقات حیات میں جو بات بطور وصیت ارشاد فرمائی، اس میں حضرت ابن عباس کی روایت کے مطابق بدالفاظ بھی تھے۔

فِی الصُّحْفِ الْاُولی صُحْفِ ہے اور اگر میکو کہ شریعت وہ ہے ماکر توریت یا قرآن شریف میں ستہ ''

ی-م م ۱ خزائن ج سام ۳۳۵، ۳۳۹) فاظ میں اپنی وی کوتشر میں وقی قرار

ں: بواس پہلے سے اپنی تمام شان میں "

رافع البلاء مس ۱۳ فزائن ج ۱۸ مس ۲۳۳) نبی تصاور جو مخص آپ سے '' تمام یون نبین ہوگا؟ اس لیے یہ کہنا کسی رمین نبوت کا دعو کی نبین کیا۔

کوتشریعی نبی بی قرار دیتے ہیں، لینی خواہ دو شریعت محمد یمالی صاحبها الصلاق

فائی آہتہ آہتہ کم کرنا گیا ہے۔
ایمان لانا بھی قل سے بچانہیں سکتا

ایمان لانا بھی قل سے بچانہیں سکتا

قرموں کے لیے بجائے ایمان کے

ورمیح موجود کے وقت قطعاً جہاد کا تھم

رمام اماشی فرائن نے کام ۱۳۳۳)

اور و ہے کہ اَلْمِحِهَادُ مَاضِ مند

اور و اس ۱۳۵۲ باب الغروم آئمۃ الجور)

ہے گا۔'' مرزائی صاحبان شریعت محمدیہ

ام احکام جو حدیث اور فقہ کی کتابوں

ام احکام جو حدیث اور فقہ کی کتابوں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَمُ يَنِيَ مِنْ مُبَشِّرَ الْتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الْوُوْيَا الصَّالِحَةُ. (رواه ملمٌ جَاص اوا باب اللى عن قراءة القرآن في الركوع والهود والنسائي وغيره) "ال لوكوا مبشرات نبوت مين سيسوائ المجمع خوابول كر يجمع باقى نبيس رباك" حضرت ابو بريرة روايت كرتے بين كه آنخضرت علي في ارشاد فرمايا:

كَانَتُ بَنُوُ إِسُوَائِيلَ تَسُوْسُهُمُ الْانْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِي خَلَفَهُ نَبِي وَإِنَّهُ لا نَبِي بَعْدِى وَسَيَكُونُ خُلَفَ أَعْ فَيَكُثُرُونَ قَالُوا فَهَا تَأْمُونَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْآوَلِ فَالْآوَلِ فَالْآوَلِ الْمَعْوَهُمُ مَعْقِهُمُ. ''بنی امرائیل کی سیاست انبیاء علیم السلام کرتے تھے، جب کوئی نی اعظوٰ هُمُ حَقَّهُمُ. ''بنی اس کی جگہ لے لیتا اور میرے بعد کوئی نی نبیس ہوگا، البتہ ظفاء موں گا ور میرے بعد کوئی نی نبیس ہوگا، البتہ ظفاء موں گا ور میرے بارے میں آپ عَلَیْ کا کیا ارشاد ہے، فرمایا کہ یکے بعد دیگرے ان کی بیعت کا حق اوا کرو۔''

(صحح بخاري ص ١٩٦ ج اكتاب الانبياء ومسلم ص ١٣٦ ج ٢ كتاب الامارة) اس مدیث میں جن انبیائے بنی اسرائیل کا ذکر ہے وہ کوئی نئی شریعت نہیں لائے تے، بلكه حضرت موى الطبع بى كى شريعت كا اتباع كرتے تھے لبذا غير تشريعى نبى تھے۔ حدیث میں آ مخضرت الله نے بتا دیا کہ میری امت میں ایسے غیرتشریعی نی بھی نہیں ہوں ك\_ نيز لا نبي بعُدِى كن كن كرساته آب الله في اين بعد آن وال ظفاء تك كا ذكر کر دیالیکن کسی غیرتشریعی یاظلی بروزی نی کا کوئی اشارہ بھی نہیں دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزائی اعتقاد کے مطابق دنیا میں ایک ایساعظیم نی آنے والا تھا، جو تمام انبیائے نی اسرائیل سے افضل تھا۔ اس میں (معاذ اللہ) تمام کمالات محدید علی دوبارہ جمع ہونے والے تع اوراس كے تمام الكاركرنے والے كافر، كمراه، شقى اور عذاب اللى كا نشاند بنے والے تھے اس کے باوجود اللہ تعالی اور اس کے رسول عظم نے نہ صرف میکہا کرآپ عظم کے بعد تمام نبوت کا دعوی کرنے والے دجال ہوں کے اور آپ سے کے بعد کوئی نبی پیدائیں ہو سكاً بلكة آب الله كا بعد كے خلفاء تك كا ذكر كيا كيا، ليكن ايسے عظيم الثان نبي كى طرف کوئی اشارہ تک نہیں کیا گیا۔اس کا مطلب اس کے سوا اور کیا تکانا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول علی نے (معاذ اللہ) این بندول کو جان بوجھ کر ہمیشہ کے لیے ایک مراہ کن دھوکے میں بتلا کر دیا تا کہ وہ علی الاطلاق ہرفتم کی نبوت کوختم سجمیں اور آنے والے غیرتشریعی نبی كوجيثلا كركافر، ممراه اورمستق عذاب بينت ربين كيا كوني فحف دائره اسلام بين ربع بوي اس بات کا تصور مجی کرسکتا ہے؟

عر سے لا نبِی ہا (اللہ کے سوا کہ طفیلی نبی کی مخبر چھوٹے خدادا وجہ سے ہے، ا

مشرک قویش ا صرف اس بنا ہ بیس جن کی خدا اللّٰہُ کے قائل ہ

توحیدسلامت خ ساتھ اسلام کی د

یهار عقیدے کوعقید مرعیانِ نبوت کہ ایک معمولی مجھ لیعنی میر کہ آپ نکال سکتا کہ آپ

ے کوئی باق نہیں آخری لڑکا قرار لڑکے سے پہلے

لفظ کا بیمطلب کا سے پہلے جتنے انب

خودم ''سوه الاولاد جو، لينې الا عربی صرف و نوک ابتدائی طالب علم بھی جانتا ہے کہ عربی زبان کے قواعد کی رو سے لا نیس بغیدی (میرے بعد کوئی نی نیس ہوگا) کا جملہ ایسا بی ہے جیسے لا الله الله الله الله کے سوا کوئی معبُود نہیں) لہٰدا اگر اول الذکر جملے میں کسی چھوٹے در ہے کے غیر تشریعی یا طفیلی نبی کی مخبائش نکل سکتی ہے تو کوئی محفوریت (معاذ الله) الله تعالی کا ظل، بروز ہونے کی چھوٹے خداوک کی مخبائش ہے جن کی معبُودیت (معاذ الله) الله تعالی کا ظل، بروز ہونے کی مجبودیت (معاذ الله) الله تعالی کا ظل، بروز ہونے کی میشرک قومیں ایسی بیس جو مستقل بالذات خدا نہیں۔ ہر باخبر انسان کو معلوم ہے کہ دنیا کی بیشتر مشرک قومیں ایسی بیس جو مستقل بالذات خدا صرف الله تعالی کو قرار دیتی ہیں اور ان کا شرک مرف اس بنا پر ہے کہ وہ الله تعالی کے ساتھ کچھا لیے دیوتاؤں اور معبُودوں کے بھی قائل میں جن کی خدائی مستقل بالذات نہیں۔ کیا ان کے بارہ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ آلا ایلا ایلا ایلا ایلا کیا ہوں جن کی خدائی سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ آلا ایلا ایلا تھیدہ اور سکتا ہیں؟ اگر بالواسطہ خداؤں کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا پہلا عقیدہ لین عقیدہ کے اعتقاد کے ساتھ اسلام کا پہلا عقیدہ لین عقیدہ کے ساتھ اسلام کا دوسراعقیدہ لین عقیدہ نبوت کیے سلامت رہ سکتا ہو آئی عقیدہ ختم نبوت کیے سلامت رہ سکتا ہے؟

یہاں یہ بھی واضح رہنا چاہے کہ حضرت میں الفاق کی حیات اور نزول ٹانی کے عقیدے کوعقیدہ ختم نبوت سے متفاد قرار دینا ای خلام بحث کا شاہکار ہے جے احادیث بیل مرعیانِ نبوت کے ''دیجل' سے تبیر کیا گیا ہے۔ ختم نبوت کی آیات اور احادیث کو پڑھ کر ایک معمولی سجھ کا انسان بھی وی مطلب سمجھ گا، جو پوری امت نے اجماعی طور پر سمجھ ہیں، ایک معمولی سید کوئی ذی ہوش نہیں لینی یہ کہ آپ ہوگئے کے بعد کوئی نبی پیدانہیں ہوسکا، اس سے بیزالا نتیجہ کوئی ذی ہوش نہیں نکال سکنا کہ آپ ہوگئے کے بعد پچھلے انبیاء میں نکال سکنا کہ آپ ہوگئے کے بعد پچھلے انبیاء میں الکو اُلاد یا خاتیم الاور کوئی افوال فض کا آخری لڑکا قرار دیا جائے تو کیا کوئی فض کو آخر الاور کا یہ مطلب سمجھ سکنا ہے کہ اس لائے سے کہ کوئی اور دیا جائے تو کیا کوئی فض موہ سب مرچھی؟ پھر آخر خاتم الانبیاء یا آخر الانبیاء کے اس لینے انبیاء بیا آخر الانبیاء کے آپ ہوگئے کا نہیاء میں ایا جا سکتا ہے کہ آپ ہوگئے کہ اس لینے جہا ہوئی لئت ، کوئی عشل اور کوئی شریعت کی روشنی میں لیا جا سکتا ہے کہ آپ ہوگئے کہ آپ پہلے جتنے انبیاء میں اللام تشریف لائے سے وہ سب وفات یا چھے؟

خود مرزا قادیانی ''خاتم الاولاد'' کے معنی بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ''سوضرور ہوا کہ وہ مخص جس پر بہ کمال و تمام دورہ حقیقت آ دمیّے ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو، یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ لکلے'' (تریاق القلوب ص ۱۵ نزائن ج ۱۵ ص ۱۵۹) ۱۲۱ تِ النَّهُوَّةِ إِلَّا الرُّولِيَا الصَّالِحَةُ. نَى عَن قراءة القرآن في الركوع والسجور، النسائي وغيره) سے سوائے الچھے خوابول کے بچھ باتی نہیں رہا۔''

لَ مَ آخضرت عَلَيْهُ فِي ارشاد فرمايا:
الْاَنْهِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِي خَلَفَهُ نَبِي وَإِنَّهُ لَا
الْوُلِهِ فَهَا تَأْمُونَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْاَوْلِ فَالْآوْلِ
الْهَاءِ عَلَيْمِ السلام كرتے تھے، جب كوئى نى
المهرے بعد كوئى نى نہيں ہوگا، البتہ ظفاء ہوں
الفاء كے بارے بيل آپ عَلَيْهَ كاكيا ارشاد ہے،
اداكرو:

الم ج أكتاب الانبياء ومسلم ص ١٢٦ ج ٢ كتاب الامارة ) امرائیل کا ذکر ہے وہ کوئی نی شریعت نہیں لائے كا أتباع كرت تع للذا غير تشريعي في تھے۔ رى امت ميں ايسے غيرتشريق ني بھي نہيں مول ع این بعد آنے والے ظفاء تک کا ذکر كاكوكى اشاره بمى نيين ديا۔ يد عجيب بات ہے كم یا عظیم نی آنے والا تھا، جو تمام انبیائے تی ) تمام كمالات محريه على دوباره جمع مونے والے ، مراه، شقى اور عذاب اللى كانثانه بننے والے تص الله ندمرف يه كهاكدآب علي ك بعد ی مے اور آپ اللہ کے بعد کوئی نبی پیدائیس مو كا ذكر كيا حميا، ليكن السي عظيم الثان ني كي طرف ب اس کے سوا اور کیا لکتا ہے کہ اللہ اور اس کے وجان بوجھ کر ہمیشہ کے لیے آیک ممراہ کن دھوکے نبوت کوخم سمجھیں اور آنے والے غیرتشریعی نبی ر بیں کیا کوئی محص دائرہ اسلام میں رہتے ہوئے

آ کے لکھتا ہے:

"میرے بعد میرے والدین کے گئے میں اور کوئی کڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے کیے طاق اولاد تھا۔" (تریاق القلوب میں عاص ۲۵۹)

خودمرزا قادبانی کی اس تشریح کے مطابق بھی خاتم النبین کے معنی اس کے سوا اور کیا ہیں کہ آنخضرت تنظیفہ کے بعد کوئی نبی مال کے پیٹ سے نبیس نکلے گا۔ لہذا حضرت مسی الطبیق کی حیات اور نزول کا عقیدہ عقل وخرد کی آخر کوئ سی منطق سے آیت خاتم النبیئن کے منافی ہوسکتا ہے؟

ظلی اور بروزی نبوت کا افسانه

اسی طرح مرزائی صاحبان بعض اوقات بید بہانہ تراشتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا پرتو ہونے کی وجہ قادیانی کی نبوت ظلی اور بروزی نبوت تھی جو آنخضرت علی کی نبوت کا پرتو ہونے کی وجہ سے عقیدہ ختم نبوت میں رخنہ انداز نبیں ہے لیکن در حقیقت اسلامی نقط نظر سے ظلی اور بروزی نبوت کا عقیدہ مستقل بالذات نبوت سے بھی کہیں زیادہ تھین، خطرتاک اور کافرانہ ہے۔ جس کی وجوہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا ..... تقابل ادیان کا ایک ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ دوظل اور بروز ' کا تصور خالصة مندوان تصور بال میں اس کی کوئی ادنی جھل بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔

ا ......ظلی اور بروزی نبوت کا جومفہوم خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بیان کیا ہے اس کی رو سے ایسا نبی مجھلے تمام انبیاء سے زیادہ افضل اور بلند مرتبہ ہوتا ہے کیونکہ وہ (معاذ الله) افضل الانبیاء ﷺ کا بروزیعن (معاذ الله) آپﷺ بی کا دوسرا جنم یا دوسرا روپ ہے۔ اس بنا پر مرزا غلام احمد قادیانی نے متعقد مرتبہ انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ اسے آپ کو براہ راست سرکار دو عالم ﷺ قرار دیا ہے۔ چندعبارتی ملاحظہ ہوں۔

آ تخضرت ہونے کا وعویٰ ''اور آ خضرت کے نام کا میں مظہراتم ہوں لیعیٰ ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔'' (ماشیہ حقیقت الوی ص ۲۲ م ۲۲ م ۲۲ م ۲۷ م ۲۷ )

''میں وہ آئینہ ہوں جس میں مجھ کی شکل اور مجمری نبوت کا کائل انعکاس ہے۔'' (نزول اسم من من نزائن ج ۱۸م ۳۸۸ ماشیہ)

' وہل ہوجب آیت وَاخَدِیْنَ مِنْهُمُ لَمَّا یَلْحَقُوا بِهِمُ بروزی طور پر وہی ہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آئ سے بیس برس پہلے براین احدید میں میرا نام محد اور احمد

18

رکھا ہے اور مجھے آنخا ہونے میں میری نبور چونکہ میں ظلی طور پرمج محمد تک ہی محدود رہی آنخضرت ہوں اور: ظلیت میں منعکس ہیں

میمض ایک نفس کا دمو ہے کہ انسان نی کریم کے درجہ کو پالے۔الہ اینے اندر اتر تا پائے ' کی جادر بھی اس پر چ

نبوت سے افعنل ہے

بشراحمر، ایم اے قادر

"اور پیج

اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان انقلوب مدے افزائن جدی مص 29) مجمی خاتم النہین کے معنی اس کے سوا اور کے پیٹ سے نہیں نکلے گا۔ لہذا حضرت آ فرکون می منطق سے آیت خاتم النہین

، یه بهانه تراشت بین که مرزا غلام احمد رت میلی کی نبوت کا پرتو مونے کی وجه قیقت اسلامی نقط نظر سے ظلی اور بروزی زیادہ تھین، خطرناک اور کافرانہ ہے۔

ہے کہ "ظل ادر بروز" کا تصور خالصة کے بھی کہیں نہیں پائی جاتی۔
م احمد قادیاتی نے بیان کیا ہے اس کی رو بائد مرتبہ ہوتا ہے کیونکہ وہ (معاذ اللہ) کے دوسرا جنم یا دوسرا روپ ہے۔ اس مطائی کے ساتھ اپنے آپ کو براہ راست مطائی کے ساتھ اپنے آپ کو براہ راست

بهول\_

ی کے نام کا میں مظہراتم ہول لیمی ظلی طور نیر حقیقت الوقی ص ۲۲ خزائن ج ۲۲ ص ۷۷) اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔' (زول اس مس مزائن ج ۱۸ ص ۳۸۱ عاشیہ) لَمَّا یَلُمَحَقُوا بِهِمْ بروزی طور پر وہی نبی پہلے براہین احمد بیاس میرا نام محمد اور احمد

رکھا ہے اور جھے آ تخضرت کا وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آتخضرت کے خاتم الانبیاء مونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیمہ ہمیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمہ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبین کی مہر نہیں ٹوئی کیونکہ محمہ کی نبوت محمہ تک بی محمد تک بی محمد تک بی محمد تک بین جبکہ میں بروال محمد بی نبی رہے نہ اور کوئی ۔ لینی جبکہ میں بروزی مور پر آئینہ آتخضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمد ہے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو چرکون ساالگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔'' فلیت میں منعکس ہیں تو چرکون ساالگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔'' (ایک غلطی کا ازالہ می مخزائن ج ۱۸ میں ۱۲)

ان الفاظ کونس کرتے ہوئے ہر مسلمان کا کلیج تحرائے گا، کین انھیں اس لیے نقل کیا گیا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ بیہ ہے خود مرزا قادیانی کے الفاظ میں دخلی'' اور'' بروزی'' نبوت کی تشری جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس سے مستقل بالذات نبوت کا دعویٰ لازم نہیں آتا۔ سوال بیہ ہے کہ جب اس ظل اور بروز کے گورکھ دھندے کی آٹر میں مرزا قادیانی نے (معاذ اللہ) '' تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے'' اپنے دامن میں سمیٹ لیے تو اب کون سانی ایسا رہ گیا جس سے اپنی افعنلیت ثابت کرنے کی ضرورت رہ گئی ہو؟ اس کے بعد بھی اگرظلی بروزی نبوت کوئی ملک ورجی کی نبوت رہتی ہے اور اس کے بعد بھی عقیدہ ختم نبوت (معاذ اللہ) ایسا ہے عقیدہ ختم نبوت (معاذ اللہ) ایسا ہے معنی عقیدہ ختم نبوت (معاذ اللہ) ایسا ہے معنی عقیدہ ہے جو کی بڑے سے بڑے دعوے کی نبوت سے بھی نہیں ٹوٹ سکا۔

مرزا قادیانی کی کیلے نبیول سے افضل خود مرزائی صاحبان اپی تحریوں میں اس بات کا اعتراف کر بھے ہیں کہ مرزا قادیانی کی ظلی نبوت بہت سے ان انبیاء علیم السلام کی نبوت سے افضل ہے، جنمیں بلاواسط نبوت مل ہے، چنانچہ مرزا قادیانی کے بھلے بیٹے مرزا بیراحم ایم اے قادیانی کھتے ہیں:

''اور یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت کھٹیا تتم کی نبوت ہے۔
یہ بیش ایک نفس کا دھوکہ ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں کیونکہ ظلی نبوت کے لیے یہ ضروری
ہے کہ انسان نبی کریم سکت کی اتباع میں اس قدر غرق ہو جائے کہ''من تو شدم تو من شدی''
کے درجہ کو پالے۔ ایس صورت میں وہ نبی کریم سکتھ کے جمیع کمالات کو عکس کے رنگ میں
اپنے اندر اتر تا پائے گا حتیٰ کہ ان دونوں میں قرب اتنا برھے گا کہ نبی کریم سکتھ کی نبوت
کی جادر بھی اس پر چڑھائی جائے گی، تب جا کرظلی نبی کہلائے گا۔ پس جب ظل کا یہ تفاضا

ہے کہ اپنے اصل کی پوری تصویر ہواود اس پرتمام انبیاء الظیم کا اتفاق ہوتو وہ نادان جو سے موجود کی ظلی نبوت کو ایک گھٹیا تھم کی نبوت سجھتا یا اس کے معنی ناتھ نبوت کے کرتا ہے۔ وہ ہوت میں آئے اور اپنے اسلام کی فکر کرے، کیونکہ اس نے اس نبوت کی شان پر جملہ کیا ہے جو تمام نبوتوں کی سرتاج ہے۔ میں نہیں ہجھ سکتا کہ لوگوں کو کیوں حضرت سے موجود کی نبوت پر فکر گئتی ہے اور کیوں بعض لوگ آپ کی نبوت کو ناقص نبوت ہجھتے ہیں کیونکہ میں تو بید دیکھتا ہوں کہ آپ آ خضرت کے بروز ہونے کی وجہ سے ظلی نبی سے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بلند ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ پہلے زمانوں میں جو نبی ہوتے سے ان کے لیے یہ ضروری نہ تھا کہ ان میں وہ تمام کمالات رکھے جا کیں جو نبی کریم سے ہی کہ بہت کہ برایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے سے کی کو بہت، کس کو کم، گریج موجود کو تب نبوت می جب اس نے نبوت مجربے کمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو کو تب نبوت می کریم کے بہاو یہ پہلو لا کھڑا کیا۔"

(كلمة الفصل، ربوبوآف ريليجترج ١٦ نمبر٣ ص١١٣ مارچ واپريل ١٩١٥)

آ کے مرزا قادیانی کو حضرت عیسی الطبی ،حضرت داؤد الطبی ،حضرت سلیمان الطبی ، مسرت مولی الطبی میں :۔ یہاں تک کہ حضرت مولی الطبی ہے ہمی افضل قرار دے کر لکھتے ہیں:۔

" دوس مجمل موجود کی ظلی نبوت کوئی گھٹیا نبوت نہیں، بلکہ خدا کی قتم اس نبوت نے جہاں آ قا کے درج کو بلند کیا ہے دہاں غلام کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ جس تک انبیائے نئی اسرائیل کی پہنچ نہیں۔ مبارک وہ جو اس کلتہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اس کا تاہ کو سمجھے اور ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے اپنے آپ کو بچالے۔"

اور مرزا قادیانی کے دوسرے صاحبزادے اور ان کے ظیفہ دوئم مرزا بیر الدین محدد لکھتے ہیں:

''پس ظلی اور بروزی نبوت کوئی مکھیا فتم کی نبوت نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مسیح موعود کس طرح ایک اسرائیلی نبی کے مقابلہ میں بوں فرما تا کہ:۔

ائن مریم کے ذکر کو چھوڑو

ال سے بہتر غلام احم ہے

(القول الفصل ٢ المطبوعة ضياء الاسلام قاديان ١٩١٥ء)

خاتم النبيين مانے كى حقيقت يہ بخود مرزائى صاحبان كے الفاظ ميں اس طلى

1.

اور بروزی نبوت کی پورا رخنه انداز نبیس ہے۔ جم ندکورہ بالاتح بریس پڑھنے نبوت' کے عقیدے سے سکا، ختم نبوت کا مطلب بروزی نبوت کا عقیدہ یہ سکتا ہے جو حفرت آ دم امکتا ہو اور جو تمام انبیاء پہلو کھڑا ہو سکے۔ (معاذ ا

منجائش موجود ہے کہ کوئی افضل قرار دے دے۔ کہ آپ کا ظہور ٹانی پہلے ظہو مرزائی رسالے"ریو ہو آف اکتوبر ۱۹۰۲ء کے اخبار" بد

مار ماا غلاه

مکال محمد

اور <sup>\*</sup> محمد

غلام

بحض"مریدان بخص"مریدان اور بروزی نبوت کی پوری حقیقت جس کے بارے پیل کہا جاتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت پیل رخنہ انداز نہیں ہے۔ جس خض کو بھی عقل وقہم اور دیانت وانصاف کا کوئی ادئی حصہ ملا ہے وہ فرکورہ بالا تحریریں پڑھنے کے بعد اس کے سوا اور کیا جیجہ نکال سکتا ہے کہ 'مظان اور بروزی نبوت' کے عقیدے سے زیادہ کوئی عقیدہ بھی ختم نبوت کے منافی اور اس سے متفاد نہیں ہو سکتا ، ختم نبوت کا مطلب سے ہے کہ سرکار دو عالم سیالئے کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور ظلی بروزی نبوت کا مطلب سے ہے کہ سرکار دو عالم سیالئے کے بعد نبی آسکتا ہے بلکہ ایسا نبی آسکتا ہے جو حضرت آ دم الملیلی سے لے کر حضرت عیلی الملیلی تک تمام انبیاء سے انفال اور سکتا ہو جو افضل الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے ''تمام کمالات'' اپنے اندر رکھتا ہوا ور جو تمام انبیاء کے مراتب کمال کو پیچھے چھوڑتا ہوا سرکار دو عالم سیالئے کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو اور جو تمام انبیاء کے مراتب کمال کو پیچھے چھوڑتا ہوا سرکار دو عالم سیالئے کے پہلو بہ

آ مخضرت علیہ سے بھی افضل اللہ اس عقیدے میں اس بات کی بھی پوری مین کئی موری مین مورد ہے کہ کوئی محض مرزا قادیاتی کو معاذ اللہ مرکار دوعالم علیہ ہے بھی افضل قرار دے دے۔ کوئلہ جب مرزا قادیاتی آپ تا تی خامور ٹانی قرار پائے تو آپ کا ظہور ٹانی میلے ظہور سے اعلی بھی ہوسکتا ہے اور یہ محض ایک قیاس بی نہیں ہے بلکہ مرزائی رسالے" ربویو آف ریلیجز" کے سابق ایڈیٹر قاضی ظہور الدین اکمل کی ایک نظم ۲۵ مرزائی رسالے" ربویو آف ریلیجز" کے سابق ایڈیٹر قاضی ظہور الدین اکمل کی ایک نظم ۲۵ اکتور ۲۵ میں بین:

امام اپنا عزیز و اس زمان بیس فلام احمد ہوا دارالامان بیس فلام احمد ہو عرش رب اکرم مکال اس کا ہے گویا لامکال بیس محمد پھر اتر آئے بیس ہم بیس اور آگے سے بیس بیٹھ کر اپنی شان بیس محمد دیکھنے ہول جس نے اکمل فلام احمد کو دیکھنے قادیاں بیس فلام احمد کو دیکھنے قادیاں بیس فلام

 نام انبیام الفی الفاق ہے تو وہ نادان جو سے نایا اس کے معنی ناقص نبوت کے کرتا ہے۔ وہ یک الفاق ہوت کے کرتا ہے۔ وہ کی اس نبوت کی شان پر حملہ کیا ہے کہ لوگوں کو کیوں حفرت کی شان پر حملہ کیا ہے کہ ناقص نبوت سے تھے ہیں کیونکہ میں تو یہ دیکھا ہو نبی ہوتے تے ان کے لیے بی ضروری نہ بی کریم بی تھے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بی کریم بی تھے اور اس ظلی نبوت کا پایہ بہت بی کریم بی تھے کی کو بہت، کی کو کم ، مگر سے موعود کی تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو بی بی کو کم ، مگر سے موعود کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو رہیلولا کھڑا کیا۔"

آف ربلیجزی ۱۹۱۵ نبرس ۱۱۳ مارچ واپریل ۱۹۱۵) این معفرت داؤد الطبیعی معفرت سلیمان الطبیعی فرار دے کر کھتے ہیں:۔

الله نبوت نبین، بلکہ خدا کی هم اس نبوت نے کو بھی اس مقام پر کھڑا کر دیا ہے۔ جس تک جو اس نکتہ کو سعے اور ہلاکت کے گڑھے میں (حوالہ بالاس ۱۱۲)

زادے اور ان کے خلیفہ دوئم مرزا بشیر الدین

لما حتم کی نبوت نبیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مسیح میں بوں فرماتا کہ:۔

ذکر کو چھوڑ د غلام احمر ہے قول افضل ملام المطوعہ ضیاء الاسلام قادیان ۱۹۱۵ء) ہے خود مرزائی صاحبان کے الفاظ میں اس ظلی مدیوں کے ثار کورس تاکہ بیشاراس مرتبہ

اسے' خود مرزا قادیانی کا ۴ اس کی تشریح کرتے ا و محسین کی۔

پھر ہات بڑھ کر یہ ہے کہ مرفہ موا (معاذ اللہ) آتخہ محمود کہتے ہیں:۔ ''یہ بالکل ہے۔حتیٰ کہ محمد رسول کیٹیل سے

آ مخضرت ﷺ کو خانم تھڑی کرتے ہوئے "اللہ جل افاضہ کمال کے لیے م انعین تغیرالین آپ اور بیتوت قدسیہ کی ا انعین کا مطلب ہے

جيے، بلكدائ سے اف

اوقات مسلمانوں کی

غلام احمد قادیانی کو سنائے اور انھیں لکھ کر پیش کیے، اور مرزا قادیانی نے ان پر جزاک اللہ کہدکر داد دی ہے۔ چنانچہ قاضی اکمل۲۴ اگست ۱۹۳۳ء کے الفصل میں کھتے ہیں:۔

"وہ اس نظم کا ایک حقد ہے جو حضرت سے موجود کے حضور ہیں پڑھی گی اور خوش خط کھے ہوئے قطعے کی صورت ہیں پیش کی گی اور حضور (مرزا قادیانی) اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ اس وقت کی نے اس شعر پر اعتراض نہ کیا، حالانکہ مولوی مجہ علی (امیر جماعت لا مور) اور اعوائم موجود سے اور جہاں تک حافظہ مدد کرتا ہے، بولوق کہا جا سکتا ہے کہ من رہے سے اور اگر وہ اس سے بعیبہ مرور زمانہ انکار کریں تو بینظم "بدر" میں چھی اور شائع موئی۔ اس وقت "بدر" کی پوزیش وہی تھی بلکہ اس سے بچھ بڑھ کر جو اس عہد میں "الفضل" کی ہے مفتی محمد صادق ایڈ بیڑ سے ان لوگوں کے مجانہ اور بے تکلفانہ تعلقات سے۔ وہ خدا کی ہے مفتی محمد صادق ایڈ بیڑ سے ان لوگوں کے مجانہ اور بے تکلفانہ تعلقات سے۔ وہ خدا کی ہے مفتی موجود ہیں ان سے پوچھ لیں اور خود کہ دیں کہ آیا آپ میں سے کی نے کمن اس پر تاراضی یا تابندیدگی کا اظہار کیا اور حضرت سے موجود کا شرف ساعت حاصل کرنے اور جزاک اللہ تعالی کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کس کو حق کی کیا بہنچا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا مجوت دیتا۔" کی کیا بہنچا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا مجوت دیتا۔" کی کیا بہنچا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا مجوت دیتا۔" کی کیا بہنچا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا مجوت دیتا۔" کی کیا بہنچا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا مجوت دیتا۔"

آ مے لکھتے ہیں:

" بیشعر خطبۂ البامیہ کو پڑھ کر حضرت سے موتود کے زمانے میں کہا گیا اور ان کو سنا بھی دیا گیا اور ان کو سنا بھی دیا گیا اور چھایا بھی گیا۔'' ما بھی دیا گیا اور چھایا بھی گیا۔''

اس سے واضح ہے کہ بیصن شاعرانہ مبالغہ آرائی نہتی، بلکہ ایک نہ بی عقیدہ تھا،
اورظلی بروزی نبوت کے اعتقاد کا وہ لازی نتیجہ تھا جو مرزا قادیانی کے خطبہ الہامیہ سے ماخوذ
تھا، اور مرزا قادیانی نے بذات خود اس کی نہ صرف تقدیق بلکہ تحسین کی تھی، خطبہ الہامیہ کی
جس عبارت سے شاعر نے بیشعر اخذ کیے ہیں۔ وہ یہ ہے، مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''جس
نے اس بات سے انکار کیا کہ نی الفیلیٰ کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے، جیسا کہ
پانچ یں ہزار سے تعلق رکھتی تھی بس اس نے حق کا اور نص قر آن کا انکار کیا بلکہ حق میہ کہ
آ تخفرت میں کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں، لینی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں
کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چود مویں رات کے چاند کی طرح ہے، اس لیے تلوار
اور لانے والے گروہ کی محتاج نہیں، اور اس لیے خدا تعالیٰ نے میے موجود کی بعثت کے لیے
اور لانے والے گروہ کی محتاج نہیں، اور اس لیے خدا تعالیٰ نے میے موجود کی بعثت کے لیے

22

مدیوں کے شارکورسول کریم عیالت کی ہجرت سے بدر کی راتوں کے شار کے مانند اختیار فرمایا تاکہ بیشار اس مرتبہ پر جو تر قیات کے تمام مرتبوں سے کمال تمام رکھتا ہے، دلالت کرے۔'' (خطبہ الہامیص ۷۲،۲۲،۲۲، نزائن ج ۲۱م ایدنا)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا بروزی طور پر آ مخضرت ﷺ سے بڑھ جاتا خود مرزا قادیانی کا عقیدہ تھا جے انعوں نے خطبہ الہامیہ کی فدورہ بالا عبارت میں بیان کیا اس کی تشریح کرتے ہوئے قاضی اکمل نے وہ اشعار کیے اور مرزا قادیانی نے ان کی تصدیق و شعین کی۔

برفض آنخفرت على سے بر هسكتا ہے

پھر بات بہیں پرختم نہیں ہوتی، بلکہ مرزائی صاحبان کا عقیدہ اس ہے بھی آ کے بڑھ کر بیہ ہے کہ مرزا قادیانی ہی نہیں، بلکہ ہر فخص اپنے روحانی مراتب میں ترتی کرتا ہوا (معاذ اللہ) آنخضرت علیہ سے بڑھ سکتا، چنانچہ مرزائیوں کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محود کہتے ہیں:۔

" یہ بالکل میچ بات ہے کہ ہر مخض ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا ورجہ پا سکتا ہے۔ حتی کہ محمد رسولِ اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ "

(افضل قادیان ج انبر ۵ موردد کا جولائی ۱۹۲۲ء م ۹ عنوان فلیفد اس کی ڈائری)

یبیں سے بید حقیقت بھی کھل جاتی ہے کہ مرزائی صاحبان کی طرف سے بعض
اوقات مسلمانوں کی ہدردیاں حاصل کرنے کے لیے جو دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ
آنخضرت ﷺ کو خاتم انبیین مانتے ہیں، اس کی اصلیت کیا ہے؟ خود مرزا قادیانی اس کی
تشری کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"الله جل شاند نے آنخضرت الله کو صاحب خاتم بنایا ہے لین آپ الله کو افاضہ کمال کے لیے مہر دی، جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی، ای وجہ سے آپ کا نام خاتم النمین تغیر الین آپ کی پیروی کمالات نبوت بخش ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور مید قوت قدریہ کی اور نبی کوئیں کی۔" (هیده الوی میں ۹۷ ماشید خزائن ج ۲۲ میں۔)

عل و بروز کے ندکورہ بالا اعتقادات کے ساتھ مرزا قادیانی کے نزدیک خاتم النمین کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پاس افاضہ کمال کی ایک مہر تھی جو بالکل اپنے جیسے، بلکہ اپنے سے افضل واعلیٰ نبی تراشق تھی۔ لقر آن و صدیث، لغت عرب اور عقل انسانی لُ کیے، اور مرزا قادیائی نے ان پر جڑاک اللہ ت ۱۹۴۴ء کے الفضل میں لکھتے ہیں:۔ هنرت مسیح موعود کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش اُن اور حضور (مرزا قادیانی) اسے اپنے ساتھ اندر تراض نہ کیا، حالانکہ مولوی محمد علی (امیر جماعت حافظہ مدد کرتا ہے، بوثوق کہا جا سکتا ہے کہ س

نہ انکار کریں تو بینظم''بد'' میں چھپی اور شائع بلداس سے کچھ بڑھ کر جو اس عبد میں''افضل'' ) کے مجانہ اور بے تکلفانہ تعلقات تھے۔ وہ خدا میں اور خود کہددیں کہ آیا آپ میں سے کسی نے یا اور حضرت مسیح موجود کا شرف ساعتِ حاصل

راس قطعے کو اندرخود لے جانے کے بعد کسی کوش کمزوری ایمان اور قلت عرفان کا ثبوت دیتا۔'' مل ج ۳۲ نمبر ۱۹۱ مورد ۲۲ اگست ۳۴ وس ۲ کالم نمبر ۱)

عرت میچ موعود کے زمانے میں کہا گیا اور ان کو (اپینا ص ۲ کالم،۳۰۲)

النه مبالغة آرائی نه تقی، بلکه ایک نه بهی عقیده تھا،
نیجه تھا جو مرزا قادیانی کے خطبہ الہامیہ سے ماخوذ
ند صرف تقد این بلکہ حسین کی تھی، خطبہ الہامیہ کی
بیں۔ وہ یہ ہے، مرزا قادیانی کھتے ہیں: ''جس
ا بعث چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے، جیسا کہ
جن کا اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ
وین دات کے چاند کی طرح ہے، اس لیے تلوار
الیے خدا تعالی نے مسیح موجود کی بعثت کے لیے

کے ساتھ اس کھلے خداق کی مثال بالکل الی ہے جیسے کوئی فخض یہ کہنے گئے کہ اللہ تعالیٰ کے 
دمجود واحد' ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کا نتات عالم میں وہ تنہا ذات ہے۔ جس کی آوت
قدسیہ خدا تراش ہے اور اپنے جیسے خدا پیدا کرسکتی ہے اگر قرآن کریم کی آیات اور است
کے بنیادی عقائد کے ساتھ الی گتا خانہ دل گئی کرنے کے بعد بھی کوئی فخص دائرہ اسلام
میں رہ سکتا ہے تو پھر روئے زمین کا کوئی انسان کا فرنہیں ہوسکتا۔

و حولی نبوت کا منطقی نتیجه مرزا قادیانی کا دعوائے نبوت پچھے صفات میں روز روش کی طرح واضح ہو چکا ہے، اور قرآن، حدیث، اجماع اور تاریخ اسلام کی روشی میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ جو خص آنخضرت ہوگئے کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ اور اس کے تبعین کا فراور وائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ صرف اسلام ہی کا نہیں، عقل عام کا بھی فیصلہ ہے۔ کافراور وائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ صرف اسلام ہی کا نہیں، عقل عام کا بھی فیصلہ ہے۔ نداہب عالم کی تاریخ سے اونی واقعیت رکھنے والا ہر خیص اس بات کو تسلیم کرے گا کہ جب بھی کوئی فیص نبوت کا دعوئی کرتا ہے تو حق و باطل کی بحث سے قطع نظر، جینے لوگ اس وقت موجود ہیں وہ فورا دوگروہوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہوتا ہے جو اس کی قصد بی کرتا ہے اور اسے سی مانتا ہے، اور دومرا گروہ وہ ہوتا ہے جو اس کی تصد بی اور ہیروئ نہیں کرتا۔ ان دونوں گروہوں کو دنیا میں بھی بھی ہم غرب قرار نہیں دیا تصد بی اور کہ ہیشہ دونوں کو الگ الگ غربوں کا ہیرو سمجھا گیا ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

" برتی اور مامور کے وقت دوفر قے ہوتے ہیں ایک وہ جس کا تام سعید رکھا ہے

یا دور بات ہے کہ خود مرزا قادیانی کے اعتراف کے مطابق اس عظیم الثان مہر سے صرف ایک

ہی نی تراشا گیا اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی تنے فرباتے ہیں کہ "اس حصتہ کثیر وہی الٰی اور امور غیبیہ میں اس

امت میں سے میں بی ایک فروخصوص ہوں اور جس قدر جمعہ سے پہلے اولیاء اور ابدال و اقطاب اس امت

میں سے گزر بھے ہیں ان کو یہ حصنہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نی کا نام پانے کے لیے

میں بی مخصوص کیا گیا۔ " (هید اور میں ۱۳۱ فرائن ج ۲۲م ۲۰۱۷)

یہ لکھتے وقت مرزا قادیانی کو یہ خیال بھی نہ آیا کہ خاتم النمین جمع کا صیغہ ہے البذا اس مہر سے

کم از کم تین نی تو تراثے جانے چاہے تھے۔

40

(الحكم ج ١، ١٥ د بر ١٩٠٠) الماب عالم خابب عالم حريف ند بهول كى طرح كى امرائيل ہم ند بب بيٹ سے حريف خرب بي عيسائيت يا مسيحيت كہلا خرب كہلايا۔ حضرت عير الحان ركھتے تھے، ليكن كا

اور دوسرا وه جوشقی کهلاتا.

تمام انبیاءعلیم السلام کی کے باوجود نہ عیسائیوں ۔ مسلمانوں نے مجمی میرکؤ جب مسیلیہ کذاب نے

عالم حضرت محدمضطفل يتأ

ے مقابلے پر آئے اور ندہب کا حال قرار دے نبوت کا مکرنہیں تھا، بلک

چوت ۵ سمرتیل ۱۳۰۰ بد رسول الله کاکلمه ثمال وکان یؤذن

الذى يؤذن لةُ عبدالله

اور دوسرا وہ جوشقی کہلاتا ہے۔''ل

(الحكم ج ا، ١٨ وتمبر ١٩٠٠ منقول از ملفوظات احديدج اص١٩٣١ مطبوعه احديد كتاب كمر قاديان ١٩٢٥ ء)

نداہب عالم کی تاریخ پرنظر ڈالنے سے بدحقیقت پوری طرح واشکاف ہو جاتی ے کہ دعوائے نبوت کے باننے ہوئے یہ دو فریق مجمی ہم فرب نہیں کہلائے، بلکہ ہمیشہ حریف ندہوں کی طرح رہے ہیں۔حضرت عیسی الطفائ کی تشریف آوری سے پہلے سارے نی اسرائیل ہم مذہب سے، لیکن جب حضرت عیسلی الطبط تشریف لائے تو فوراً دو برے بڑے حریف مذہب پیدا ہو مگئے ایک مذہب آپ کے ماننے والوں کا تھا جو بعد میں عیمائیت یا مسیحت کہلایا اور دوسرا فروب آپ کی تکذیب کرنے والوں کا تھا جو یہودی خرب كبلايا - معزت عيسى اللين اور آب كتبعين اكرچه ويحيل تمام انبياء عليم السلام بر اعان رکھتے تھے، لیکن یبود یوں نے مجمی ان کو اپنا ہم ندہب نہیں سمجما اور ندعیسا کول نے مجمى اس بات يراصراركيا كه أهيس يهوديول بيس شامل سمجما جائي-اى طرح جب سركار دو عالم حضرت محم مصطفى علي تشريف لائ تو آب علي في حضرت عيسى اللير سميت بيل تمام انبياء عليهم السلام كي تعديق كي اور تورات، زبور اور أنجيل تتنول پر ايمان لائد اس کے باوجود ندعیسائیوں نے آپ سے اور آپ سال کے تبعین کو اینا ہم فرہب سمجما، اور ند ملمانوں نے بھی یہ کوشش کی کہ انھیں عیمانی کہا اور سمجما جائے، پھر آپ ﷺ کے بعد جب مسلمه كذاب نے نبوت كا وعوى كيا تو اس كے مبعين مسلمانوں كے حريف كى حيثيت ے مقابع پرآئے اورمسلمانوں نے مجی اضیں امت اسلامیہ سے بالکل الگ ایک ستقل خمب كا حامل قرار دے كران كے خلاف جهاد كيا حالاتكدمسيلمد كذاب آ تخضرت ملك كى نوت کا مکرنیس تھا، بلکداس کے یہال جواذان دی جاتی تھی اس میں اشھد ان محمداً رمول الله كاكلمد ثال تعار تاريخ طبرى مي ب كه:

وكان يؤذن للنبي عَيَّةً ويشهد في الإذان أن محمدًا رسول الله وكان اللَّى يؤذن لهُ عبداللَّه بن النواحة وكان الذي يقيم له حجير بن عمير.

(تاریخ طبری ج۲م ۲۷۷من ۱۱ه)

"مسلمہ نی کریم عظام کے نام پراذان دیتا تھا اوراذان میں اس بات کی شہادت دیتا تھا کہ حضرت محمد عظی اللہ کے رسول میں اور اس کا مؤذن عبداللہ بن نواحد تھا اور اقامت یة آن كريم كى اس آيت كى طرف اشاره ہے جس ميں انسانوں كى دوقسميں قراروى ميں ایک شق یعنی گافر اور دوسرا سعید یعنی مسلمان پیریپل قتم کوجننی اور دوسری کوجنتی قرار دیا حمیا ہے۔ ارشاد إلى فَهِنَّهُمُ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ. (موده ١٠٥)

ب جیے کوئی مخص یہ کہنے گئے کہ اللہ تعالی کے ت عالم میں وہ تنہا ذات ہے۔جس کی قوت سكتى ہے اگر قرآن كريم كى آيات اور امت ئی کرنے کے بعد بھی کوئی مخص دائرہ اسلام كافرنبيل موسكتا\_

ا دعوائے نبوت پیھلے صفحات میں روز روش کی جماع اور تاریخ اسلام کی روشنی میں <sub>س</sub>یہ بات جد نبوت کا دعویٰ کرے، وہ اور اس کے تنبعین اسلام بی کانبیں، عقل عام کا بھی فیصلہ ہے۔ والا مرفض اس بات كوتسليم كرے كا كه جب و باطل کی بحث سے قطع نظر، جینے لوگ اس او جاتے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہوتا ہے جو اس ہے، اور دوسرا کروہ وہ ہوتا ہے جو اس کی ول كود نيا ميس بهي بهي بهم ند ب قرار نبيس ويا پروسمجما گیا ہے۔خود مرزا غلام احمد قادیانی

قے ہوتے ہیں ایک وہ جس کا نام سعید رکھا ہے مراف کے مطابق اس عظیم الثان مہرے مرف ایک في بين كه "اس حصته كثير وحى اللي اور امور غيبيه من اس لدر مجھے سے پہلے اولیاء اور ابدال و اقطاب اس امت ں دیا گیا۔ پس اس وجے نی کا نام پانے کے لیے (هيد الوي ص ١٩١١ خزائن ج ٢٢م (٢٠١)

ندآیا که خاتم النبین جمع کا میغه بالبدا اس مبرس

11

كهنه والاجمير بن عمير تقا."

ہے وال بیر بن یر سا۔

فراہب عالم کی بیتاری اس بات کی گواہ ہے کہ کسی مدی نبوت کو مانے والے اور

اس کی تکذیب کرنے والے بھی ایک فرہب کے سائے میں جع نہیں ہوئے۔ البذا مرزا غلام

احمد قادیانی کے دعوائے نبوت کا بیسو فیصد منطقی نتیجہ ہے کہ جو فریق ان کوستی اور مامور من اللہ

سجمتا ہے وہ ان لوگوں کے فرہب میں شامل نہیں رہ سکتا جو ان کے دعود ک کی تکذیب کرتا

ہے۔ ان دونوں فریقوں کو ایک دین کے پرچم نظے جمع کرنا صرف قرآن وسنت اور اجماع امت بی سے نہیں، بلکہ فداہب کی پوری تاریخ سے بعاوت کے مرادف ہے۔

مرزائی صاحبان کی جماعت لا ہور کے امیر محمطی لا ہوری قادیانی نے ۱۹۰۷ء کے ریویو آف ریلیجز (انگریزی) میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which christianity stood to judaism."

(منقول از مباحثه اراولینڈی میں ۱۳۹۰)

الین '' احمد یت کی تحریک اسلام کے ساتھ وہی نسبت رکھتی ہے جو عیسائیت کو بیود یت کے ساتھ تھی۔''

کیا عیمائیت اور یہودیت کوکوئی انسان ایک ندہب قرار دے سکتا ہے؟ خود مرز ائیوں کا عقیدہ کہ وہ الگ ملت ہیں

مرزائی صاحبان کو اپنی یہ پوزیش خود تعلیم ہے کہ ان کا اور سر کروڑ مسلمانوں کا فہ مب ایک نہیں ہے، وہ اپنی ہے شار تقریروں اور تحریروں میں اپنے اس عقیدے کا برطا اعلان کر چکے ہیں کہ جن مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں میں ان کی تکذیب کی ہے وہ سب دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی فرجی کتابوں کی تصریحات درج ذیل ہیں:

مرزاغلام احمرقادياني كي تحريرين

مرزا غلام احمد قادیانی اینے خطبہ الہامیہ میں جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے یہ مرزائی صاحبان کی دونوں جماعتوں کا باہمی تحریری مباحثہ ہے جو دونوں کے مشترک خرق پر شائع کیا گیا تھا۔ لہٰذااس میں جوعبار تیں منقول ہیں وہ دونوں جماعتوں کے زدیک مشتد ہیں۔

كەدە پورےكا پورا بذريع "وَاتَّخذت ،

لظهورها و غلبة نورها الموعود والنور المعه هُوَ الَّذِى اَرُسَلَ رَسُولَةً "اور *خِرالراط* 

غلبہ کے لیے ایک مظہراأ میں وہی مظہر ہوں، پس ا کے قول کو پڑھ ھو اللذی اور هیفتد الوکی

''کافر کا لفظ' کہ ایک مخص اسلام ہے (دوم) دوسرے میکفر کہ

جاوتا ہے جس کے مانے پہلے نبیوں کی کتابوں میر فرمان کا منکر ہے، کافر۔ میں داخل ہیں، کیونکہ جو

یں و س بین، بیرمند بو بموجب نصو*ص مرید قر*آ ای کتاب شر

"به جیب بار مخمبرات میں، حالانکه ف وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مج آگے لکھتے ہیں

نسبت خدا اور رسول کی ہا مزید لکھتے ہیر

"علاوه الل .

كدوه پورے كا پورا بذرىيدالهام نازل جواتھا۔ كہتے ہيں:

"وَاتَّخَذَت روحانية نبينا خير الرسل مظهرًا من امته لتبلغ كما لظهورها و غلبة نورها كما كان وعد الله في الكتاب المبين فأنا ذلك المظهر الموعود والنور المعهود فامن ولا تكن من انكافرين وان شئت فاقرأ قولة تعالى هُوَ الَّذِيُ رَسُلَ رَسُولُة بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَةُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّم."

"اور خیرالرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لیے اور اپنے نور کے غلبہ کے لیے اور اپنے نور کے غلبہ کے لیے مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالی نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا ہی میں وہی مظہر ہوں، اس ایمان لا اور کا فروں سے مت ہواور اگر چاہتا ہے تو اس خدا تعالی کے قول کو پڑھ ھو الذی ارسل رسولہ بالہدی. "(خلبدالہامیمی ۲۲۷ فرائن ج۱۲می ایساً) اور هیات الوی میں مرزا قادیانی کھتے ہیں:۔

"كافركا لفظ مومن كے مقابلے پر ب اور كفر دوقتم پر ب (اقل) ايك بيكفر كد ايك فحض اسلام سے بى الكاركرتا ہے اور آنخضرت بلك كو خدا كا رسول نہيں مانا۔ (دوم) دوسرے بيكفر كہ مثلاً وہ سے موعود كونييں مانا اور اس كو باوجود اتمام جمت كے جموٹا جانا ہے جس كے ماننے اور سي جان ہے جس كے ماننے اور سي جان ہے جس كے ماننے اور سي جان ہے ہیں اس ليے كہ وہ خدا اور رسول كے بہلے نبيوں كى كتابوں بي بجى تاكيد بائى جاتى ہے۔ پس اس ليے كہ وہ خدا اور رسول كے فرمان كا مشر ہے، كافر ہے اور اگر غور سے ديكھا جائے تو بيد دونوں تم كے كفر ايك بى قسم بي داخل بي، كيونكہ جو فض باوجود شناخت كر لينے كے خدا اور رسول كے تلم كونيس مانتا وہ بموجب نصوص مريح قرآن اور حديث كے خدا اور رسول كو بھى نہيں مانتا وہ بموجب نصوص مريح قرآن اور حديث كے خدا اور رسول كو بھى نہيں مانتا۔"

(هيقية الوحيص ١٤١٥-١٨ خزائن ج ٢٢ص ١٨٥،١٨١)

ای کتاب میں ایک اور جگه لکھتے ہیں:

" بی عجیب بات ہے کہ آپ کا فر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دوقتم کے انسان معمراتے ہیں، حالانکہ خدا کے نزویک ایک بی قتم ہے، کیونکہ جو مخص مجھے نہیں مانیا وہ ای وجہ سے نہیں مانیا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔"

آ مے لکھتے ہیں:

"علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانا کیونکہ میری نبیت خدا اور رسول کو بھی نہیں مانا کیونکہ میری نبیت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔"
مزید لکھتے ہیں:

ہ ہے کہ کمی مدگی نبوت کو ماننے والے اور مائے میں جمع نہیں ہوئے۔ لبذا مرزا غلام ہے کہ جوفریق ان کوستچا اور مامور من اللہ روسکتا جو ان کے دعووں کی تکذیب کرتا کہ جمع کرنا صرف قرآن وسنت اور اجماع بہ بغاوت کے مرادف ہے۔

ر مراحت سر رساست میر محمه علی لا موری قادیانی نے ۱۹۰۷ء کے نِف اشارہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"The Ahmadiyya same relation to Is stood to judaism."

ایک فرہب قرار دے سکتا ہے؟

(منقول از مباحث<sup>یا</sup>راولپنڈی می ۲۳۰) اتھ و**ی نسبت رکمتی ہے جو عیسائیت ک**و

وہ الگ ملت ہیں لیم ہے کہ ان کا اور ستر کروڑ مسلمانوں کا رخویروں میں اپنے اس عقیدے کا برطا عمد قادیانی کے دعووں میں ان کی تکذیب اس سلسلے میں ان کی نمہی کتابوں کی

کی تحریریں اس جس کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے اور کی مباحثہ ہے جو دونوں کے مشترک خرج پر ماعتوں کے زویک مشتد ہیں۔ اس کا طور "ان کو چا سب کا فریس کیونکه بشرطیکه ان میس کوئی نه ورند الله تعالی فرما تا به مرز ائی خلیفه اوّل مرز ائی خلیفه اوّل فرماتے ہیں۔ "ایمان بالرسل میس کوئی تخصیم میں موں یا کسی اور مکا مرز اقادیانی کی اور مکا

یر اید او ''محمد رسول رسولوں، کتابوں، فرشا اسرائیلی مسیح رسول کا ' مویٰ کا خاتم الحلفاء یا

(نيج ألمعلى

الخلفاء يا خليفه يا ملع منكر كافر ہے تو يہ مسيح ؟

خلیفه دوم مرز امحو اور مرزائی "جوشف ا جانبا ہے کہ احمدیت ک ''خدا نے میری سچائی کی گوائی کے لیے تین لاکھ سے زیادہ آسانی نشان ظاہر کے اور آسانی نشان ظاہر کے اور آسانی بیان کونہیں کے اور آسان پر کسوف خسوف رمضان میں ہوا، اب جو شخص خدا اور رسول کے بیان کونہیں مان اور قرآن کی تحذیب کرتا ہے اور عدا خدا تعالی کے نشانوں کورد کرتا ہے اور مجھ کو باوجود صدم نشانوں کے مفتری تفہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو میں بعبدافتر اکر نے کے کافر تفہرات (حقیقت الوی مسلام ایمان کا مام ایمان کی الم ایمان کی تام ایسے خط میں مرزا قادیانی کھتے ہیں:

''خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک فخص جس کو میری دعوت کیٹی ہے اور اس نے مجھے تیول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔'' (تذکرہ ص ۲۰۷) نیز''معیار الاخیار'' میں مرزا قادیانی اپنا ایک الہام اس طرح بیان کرتے ہیں:

بیر معیار الاحیار کس مرزا قادیان ایتا ایک انهام اس طرح بیان فرقے ہیں: ''جو محض تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا خالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافر مانی کرنے والا اور جبنی ہے۔''

(اشتهار معیار الاخیار م مجموعه اشتهارات ج ۲۵ م ۲۷۵)

نزول أكسيح من لكعية بين:

"جومیرے مخالف ننے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔"

(نزول آسے من منزائن ج ۱۸م ۲۸۸)

اور اپنی کتاب البدئ ش این آنکار کو سرکار دو عالم علیہ کے انکار کے مساوی قرار دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

" دنی الحقیقت دو هخص بڑے ہی بد بخت ہیں اور انس وجن میں ان ساکوئی بھی بدطالع نہیں ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا، دوسرا وہ خاتم الخلفاء (لیعنی برعم خود مرزا تاریانی) پر ایمان نہ لایا۔'' والدی سے محاس ۲۵)

اورانجام آئمم ميل نكهة بين:

"اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کا یشن جہنمی ہے۔" (انجام آتھم ص۱۲ خزائن ج ۱۱ص ایسنا)

نیز اخبار بدر۲۳مک ۱۹۰۸ء میں لکھا ہے کہ:

ان کو افرنہیں کہتے، ان کے ویکھ نے سوال کیا کہ جولوگ آپ کو کافرنہیں کہتے، ان کے ویکھیے نماز پر صنے میں کیا حرج ہے؟''

اس کا طویل جواب دیتے ہوئے آخر میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں:
''ان کو چاہیے کہ ان مولو ہوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار شائع کر دیں کہ یہ
سب کافر ہیں کیونکہ انھوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سجھ لوں گا
بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خدا کے کھلے کھلے مجزات کے مکذب نہ ہوں،
ورنہ اللہ تعالی فرما تا ہے۔ اِنَّ الْمُنَافِقِینَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّادِ لِینَ منافق دوز خ
کے نیچے کے طبتے میں ڈالے جائیں گے۔''

(اخبار بدر ۲۴ منگ ۱۹۰۸ ومنقول از نج المصلی مجموعه فآوی احمرییص ۳۰۷ ج۱)

مرزائی خلیفداول مکیم نور الدین قادیانی کے فتوے

مرزائی صاحبان کے پہلے خلیفہ جن کی خلافت پر دونوں مرزائی گروپ متفق تھے،
فرماتے ہیں۔ "ایمان بالرسل اگر نہ ہوتو کوئی مختص مومن مسلمان نہیں ہوسکتا اور اس ایمان
بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں، عام ہے، خواہ وہ نمی پہلے آئے یا بعد میں آئے، ہندوستان
میں ہوں یا کمی اور ملک میں کمی مامور مین اللہ کا انکار کفر ہوجاتا ہے۔ ہمارے خالف حصرت
مرزا قادیانی کی ماموریت کے مکر ہیں۔ بتاؤ کہ بیافتلاف فروئی کیوکر ہوا۔"

(نج أمسلى مجوعد قاوي احديث اس ١٤٥ ج الجوالد اخبار الحكم ج ١٥ نبر ٨مورود عدارج ١٩١١م) نيز ايك اورموقعد يركبت مين:

'' وحمد رسول الله علی کے مکر یبود و نصاری الله کو مانتے ہیں، الله تعالی کے رسولوں، کتابوں، فرشتوں کو مانتے ہیں۔ کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں؟ کافر ہیں۔ اگر اسرائیلی میج رسول کا مکر کافر نہیں؟ اگر اسرائیلی میج رسول کا مکر کون کا فرنہیں؟ اگر اسرائیلی می کا خاتم الحلفاء یا خلیفہ یا تمین ایسا ہے کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہو۔ اگر وہ مسیحا ایسا تھا کہ اس کا مکر کافر ہے تو یہ میں کی طرح کم نہیں۔''

( نيج المصلى فياوي احمديدم ٣٨٥ ج الجواله الحكم نمبر ١٩ ج ١٨، ٢٨ مَي ١٩١٣ هـ)

خلیفہ دوم مرز امحمود احمد قادیانی کے فتاوی

اور مرزائی صاحبان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کہتے ہیں:۔ ''جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حصرت سے موعود کوئیں سجھتا اور نہ ریہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا ہے؟ کیا کوئی غیر احمد یوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا کسی لیے تین لا کھ سے زیادہ آسانی نشان ظاہر اب جو مخص خدا اور رسول کے بیان کو نہیں اُن کے نشانوں کو رد کرتا ہے اور جھے کو باوجود وکر ہوسکتا ہے اور اگر وہ مومن ہے تو میں ایم مرزا قادیائی لکھتے ہیں: اے کہ ہراکی مخص جس کو میری وعوت کیٹی

۔ ہے۔'' الیک الہام اس طرح بیان کرتے ہیں: ررتیری بیعت میں واخل نہیں ہوگا اور تیرا

والا اور جہنمی ہے۔'' پارالاخیار من ۸ مجموعہ اشتہارات ج ۲۲ من ۲۷۵)

) اور یبودی اور مشرک رکھا گیا۔'' (نزول اُس ص منزائن ج ۱۸ ص ۱۹۹) و سرکار دو عالم ﷺ کے اٹکار کے مساوی

، بین اور انس و جن میں ان سا کوئی بھی ، دومرا وہ خاتم الخلفاء (لیتن پریم خود مرزا (الہدیٰ م ۵ نزائن ج ۱۸ص ۲۵)

ی نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ بیر خدا رف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے، اس پر م آعم ص ۱۲ فزائن ج ۱۱ص ایسناً) کہ: کہا کہ جولوگ آپ کو کافرنہیں کہتے، ان عیمائی کواپی لاکی دے دے، ان لوگوں کوتم کافر کہتے ہو۔ گراس معاملہ میں وہ تم سے اچھے دے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کولڑی نہیں دیتے گرتم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو؟ کیا اس لیے دیتے ہو کہ وہ تہاری قوم کا ہوتا ہے؟ گرجس دن سے کہ تم احمدی ہوئے تہاری قوم تو احمدی ہوئے تہاری قوم تو احمدیت ہوگی شاخت اور امتیاز کے لیے اگر کوئی پوچھے تو اپی ذات یا قوم بتا سکتے ہو۔ ورنہ اب تو تمہاری قوم تہاری گوت تمہاری ذات احمدی بی ہے پھر احمد یوں کوچھوڑ کر غیر احمد یوں کوچھوڑ کر غیر احمد یوں کوچھوڑ کر غیر احمد یوں کوچھوڑ کر خیر احمد یوں کوچھوڑ دیتا ہے۔" ہو۔ کوچھوڑ دیتا ہے۔"

نيز انوار خلافت مي كبتا ب:

" ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمد یوں کومسلمان نہ مجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کوئلہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ وین کا معالمہ ہے اس میں کی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ " (انوار خلافت ص ۹۰ ازمحود قادیانی)

اور آئینہ مدافت میں تو یہاں تک لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا نام تک نہیں سنا وہ بھی کافر ہیں، کہتا ہے:۔

"کل مسلمان جو حفرت مسیح موعود کی بیت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حفرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ، کا فر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"

(آئینہ صداقت ص ۱۳۵ زمرز امحود قادیانی)

مرزابشراحم، ایم اے قادیانی کے اقوال

اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹھے بیٹے مرزابشراحدایم اے قادیانی لکستا ہے:

"مر ایک ایسا مخص جو موکی الطبی کو مانتا ہے گرعیسی الطبی کو نہیں مانت، یا
عیسی الطبی کو مانتا ہے گر محمد میں کو کو نیس مانتا اور یا محمد میں کو مانتا ہے، پرمسے موجود (مرزا) کو
نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر، بلکہ یکا کافر اور وائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(كلمة الفصل م ١١٠ از مرزا بشير قادياني پسر مرزا قادياني)

ای نتاب میں دوسری جگه ککھتے ہیں:

"دمین موعود کا بیدوی کے وہ اللہ تعالی کی طرف سے ایک مامور ہے اور بیک اللہ تعالی اس کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے۔ وو حالتوں سے خالی نہیں یا تو وہ نعوذ باللہ اپنے وعوی میں جمونا ہے اور محض افتراء علی اللہ کے طور پر دعوی کرتا ہے تو ایس صورت میں نہ صرف وہ کا فر بلکہ بڑا کافر ہے، اور یا مسیح موعود اسپنے دعوی الہام میں ستیا ہے اور خدا کے کج اس سے

جانو۔ بینہیں ہوسکا مری کافرنہیں ہے تو محمد علی لا ہوری

بمكلام موتا تحاتوا

نے اس آیت پر

مسلمان که کرمسیح •

لكية بن:

the

وولع.

nity

کے ساتھ مقا۔'' اس : مذہب قرار دیا ہے

نيزر

انهی اعتراضول جس طرح عیساؤ

رہے ہیں اور دُہ بڑا بھاری امتیاز ک

جس کا نتیجہ میہ ہو: کرتا ہے۔'' (روا

ر... بالد

کہیں جمنا اپنے

1179

جمعلام ہوتا تھا تو اس صورت میں بلاشہ بیکفرانکارکرنے والے پر بڑےگا جیسا کہ اللہ تعالی نے اس آیت میں خود فرمایا ہے۔ پس اب تم کو اختیار ہے کہ یا سے موجود کے منکروں کو مسلمان کہہ کرمسے موجود پر کفر کا فتو کی لگاؤ، اور یا مسیح موجود کوسی مان کراس کے منکروں کو کا فرجانو۔ بینیں ہوسکتا کہ تم دونوں کو مسلمان سمجھو، کیونکہ آیت کریمہ صاف بتا رہی ہے کہ اگر مدی کا فرنیس ہے تو مکذب ضرور کا فرج، پس خدارا اپنا نفاق چھوڑ واور دل میں کوئی فیملہ کرو۔ "

محمطی لا موری قادیانی کے اقوال

محمطی لا بوری قادیانی (امیر جماعت لا بور) انگریزی رایویو آف ریلیجز میں کھیے ہیں:

The Ahmadiyya movement stands in the same relation to Islam in which christianity stood to judaism.

"لین احمدی تحریک اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جوعیسائیت کا یہودیت کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جوعیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔"

اس میں محمطی لا موری قادیانی نے "احمدیت" کو"اسلام" سے ای طرح الگ فیمب قرار دیا ہے جس طرح عیمائیت یہودیت سے بالکل الگ فد بہب ہے۔
نیز ریویوآف ریلیجز میں لکھتے ہیں۔

"افیوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا قادیانی کی مخالفت میں اندھے ہوکر
انہی اعتراضوں کو دہرا رہے ہیں جو عیسائی آنخضرت کے پرکرتے ہیں۔ بینہ ای طرح
جس طرح عیسائی آنخضرت کے کی مخالفت میں اندھے ہوکر ان اعتراضوں کو مضبوط کر
رہے ہیں اور دُہرا رہے ہیں جو یہودی حضرت عیسیٰ الفیقۃ پرکرتے تھے۔ تے نبی کا بی ایک
برا بھاری امتیازی نشان ہے کہ جو اعتراض اس پرکیا جائے گا وہ سارے نبیوں پر پڑے گا
جس کا بھیجہ یہ ہوتا ہے کہ جو خص ایسے مامور من اللہ کوردکرتا ہے وہ کویا کل سلسلہ نبوت کورد
کرتا ہے۔ " (رہ یہ آف ربلیجرج ہ نبر ۸س ۱۳۸۸، اکت عراق ویائی یا ان کے تبعین کی عبارتوں میں کہیں
کرتا ہے۔ تالی یہ واضح رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی یا ان کے تبعین کی عبارتوں میں کہیں
کہیں۔ منا اپنے مخالفین کے لیے "مسلمان" کا لفظ استعال ہو گیا ہے اس کی حقیقت بیان

ہ ہو۔ گراس معاملہ بیں وہ تم سے اچھے احمدی کہلا کر کافر کو دے دیے ہو؟ کیا کی دن سے کہ تم احمدی ہوۓ تمہاری کی چھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو۔ میں بی ہے پھر احمد یوں کو چھوڑ کر غیر م ہوتا ہے کہ جب حق آ جائے تو باطل لئدی ۲۲، ۲۷ از مرزامحمود قادیانی)

مان نہ مجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ ال کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے (انوار خلافت ص ۹۰ از محود قادیانی) ہیں کہ جن لوگوں نے مرزا خلام احمد

میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے لام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صدافت ص ۳۵ از مرز امحود قادیانی)

بشراحدایم اے قادیانی لکھتا ہے: آ ہے مگر عیسی الطفاظ کو نہیں مانتا، یا فلٹ کو مانتا ہے، پرمسے موعود (مرزا) کو سے خارج ہے۔'' اس دااز مرزا بشیر قادیانی پسر مرزا قادیانی)

ف سے ایک مامور ہے اور مید کہ اللہ فالی نہیں یا تو وہ نعوذ باللہ اپنے دعویٰ ما ہے تو ایک صورت میں نہ صرف وہ میں سنتا ہے وہ کا اس سے میں سنتا ہے وہ اور خدا سے وہ اس سے

100

کرتے ہوئے ملک محم عبداللہ قادیانی رہوہ آف رہلجز کے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:۔
"آپ نے اپنے منکروں کوان کے ظاہری نام کی وجہ سے مسلمان لکھا ہے، کیونکہ عرف عام کی وجہ سے جب ایک نام مشہور ہو جائے تو پھرخواہ حقیقت اس میں موجود نہ بھی رہے اسے ای نام سے پکارا جاتا ہے۔"

(احمیت کے اتبیازی سائل مندرجہ رہے ہوتا نے ریلجنز دسمبر ۱۹۲۱ء ج ۴ نبر ۱۹ سر ۱۹ سلمانول سے عملی قطع تعلق فرکورہ بالاعقائد کی بتا پر مرزائی صاحبان نے خود اپنے آپ کو ایک الگ ملت قرار دے دیا، اور جیسا کہ پیچے عرض کیا جا چکا ہے، ان کا بہ طرز عمل مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں اور تحریوں کا بالکل منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ انحوں نے مسلمانوں کے پیچے نماز پڑھے، ان کے ساتھ شادی بیاہ کے تعلق قائم کرنے اور ان کی نماز جنازہ اور کری۔

غیراحمی کے پیچے نماز چنانچ مرزاغلام احمد قادیانی نے تکھا ہے کہ:

روہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جاعت میں سے کوئی فض ان کے پیچے نماز پڑھے،
اس لیے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جاعت میں سے کوئی فض ان کے پیچے نماز پڑھے،
کیا زندہ مردہ کے پیچے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے ججے اطلاع دی ہے
تمھارے پرحرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی ملفر اور مکذب یا متر دد کے پیچے نماز پڑھو، بلکہ
چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جوتم میں سے ہو۔ اس کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں
اشارہ ہے کہ اِمام کھنم مِنگنم لین جب مین نازل ہوگا تو شمیں دوسرے فرقوں کو جو دوائے
اسلام کرتے ہیں، بعلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔
اسلام کرتے ہیں، بعلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔
کیا تم چاہج ہو کہ خدا کا الزام تمھارے سر پر ہواور تمھارے اعمال حبط ہوجا کیں۔''

غیراحمریوں کے ساتھ شادی بیاہ مرزابشرالدین محود ( فلیفدوم قادیانی ) لکھتے ہیں:۔

د حضرت سے موقود نے اس احمدی پر سخت نارافسکی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیراحمدی کو دے۔ آپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کی قتم کی مجبور ہوں کو چیش کیا۔
لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو، لیکن غیراحمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کولڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا، اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا، اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں

۳۱

اس کی توبہ قبول نہ گ۔ قبول کر لی ہے)۔'' آھے لکھتے ہ ''میں کسی کو کرے گا تو میں اس کو: البتہ سلمانوا

بیان کرتے ہوئے مرزا ہ ''اگر کہو کہ: لڑکیاں لینے کی بھی اجاز •

غیراحمد یوں کی نماز ج "اب ایک ہوئے، اس لیے ان کا : تو اس کا جنازہ کیوں نہ

ے بوچھنا ہوں کداگر کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ ا جو مال باپ کا غدیب ہ احمدی کا بچہ بھی غیراحمد ک

قائداعظم کی نماز جنان خان قادیانی سابق وزیر منیرانکوائری کمیش کے س

قرار دے چکے تھے،ال مولانا کررہے تھے۔'' لیکن عدالت

نماز جنازه كيون ادانبين

اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجود یکہ وہ بار بارتوبہ کرتا رہا (اب میں نے اس کی سیخی توبہ دیکھ کر قبول کر لی ہے)۔'' (انوار خلانت ص۹۳،۹۳ از مرزامحود قادیانی)

آ مح لکھتے ہیں:

''میں کی کو جماعت سے نکالنے کا عادی نہیں لیکن اگر کوئی اس تھم کے خلاف کرے گا تو میں اس کو جماعت سے نکال دوں گا۔''

البتة مسلمانوں کی لڑکیاں لینے کوقادیانی فدجب میں جائز قرار دیا گیا ہے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مرزا بھیر احمد قادیانی کے دوسرے صاحبزادے مرزا بھیر احمد تلصے ہیں کہ:۔
''اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصار کی کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔''
(کلمة الفسل ص ۱۷۹)

غير احمد يول كى نماز جنازه مرزابشر الدين محود لكهت بين:

"اب ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت می موجود کے مکر ہوئے ،اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھتا چاہے۔ لیکن اگر کمی غیر احمدی کا چھوٹا پچہمر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو مسیح موجود کا مکفر نہیں۔ میں بیسوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات ورست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا فدہب ہوتا ہے۔ شریعت وہی فدہب ان کے بچے کا قرار دیتی ہے لی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہے۔"

(انوارخلافت ص۹۳ از مرزامحود قادیانی)

قا كداعظم كى نماز جنازه چانچدائ ندب اور خليفد ك عم كالميل مي چودهرى ظفر الله خان قاديانى سابق وزير خارجه پاكتان ني تاكداعظم كى نماز جنازه مي بحى شركت نبيس ك - منيراكوائرى كميشن ك سامنے اس كى وجدانھوں نے يہ بيان كى كد:

" د نماز جنازہ کے امام مولانا شہیر احمد عثانی احمد یوں کو کافر، مرتد اور واجب القتل قرار دے چکے تھے، اس لیے بیس اس نماز بیس شریک ہونے کا فیصلہ نہ کرسکا جس کی امامت مولانا کر رہے تھے۔ " (رپورٹ تحقیقاتی عدالت پنجاب س۲۱۲)

لیکن عدالت سے باہر جب ان سے یہ بات بچھی گئ کہ آپ نے قائداعظم کی ماز جنازہ کیوں ادائیں کی؟ تو اس کا جواب انھوں نے بیدیا۔

لیجنز کے ایک مغمون میں لکھتے ہیں:۔ ہری تام کی دیر سے مسلمان لکھا ہے، کیونکہ کے تو چھرخواہ حقیقت اس میں موجود نہ بھی

یویوآف ریلیجز دمبر ۱۹۴۱ء جی منبر ۱۳ مس ۲۸) قائد کی بنا پر مرزائی صاحبان نے خود اپنے پیچیے عرض کیا جا چکا ہے، ان کا بیطرز عمل بالکل منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے بالکل منطقی نتیجہ ہے۔ چنانچہ انھوں نے بی میاہ کے تعلق قائم کرنے اور ان کی ٹماز

رقادیانی نے لکھا ہے کہ:

افتیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے

رکھو کہ جیسا خدا نے جھے اطلاع دی ہے

اور کمذب یا متردد کے پیچے نماز پڑھو، بلکہ

اور کمذب یا متردد کے پیچے نماز پڑھو، بلکہ

ہوگا تو حمیس دوسرے فرقول کو جو دعوائے

امام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔

تمار سے اعمال جط ہو جا کیں۔''

تمار کردیوں ۱۸ ماشی ٹرائن ج کاص کام)

ین محود (خلیفہ دوم قادیانی) کھتے ہیں۔۔

ین محود (خلیفہ دوم قادیانی) کھتے ہیں۔۔

خت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی ر پوچھا اور کئی قتم کی مجبُور ایس کو پیش کیا۔ رکھو، لیکن غیر احمد یوں میں نہ دو۔ آپ کی ن تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس کو احمد یوں دیا، اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں تو مذہبی فرقہ ہیر کیے جائیں،تم اُ

کیا ادنیٰ شبہ باتی رہ مرزائی بیانار

یہار مرزائی صاحبان اوقات صرتح غلا جا چکی ہیں جن! کی گئی ہیں۔اس

ان صرت اعلانا جماعتوں نے میہ

منیر انگوائری کمیط میں لکھتے ہیں:۔ "اس

سے خارج ہے؟
ہیں، اور لفظ 'د کا
خفی یا انکار مقصور
لیکن ہم نے الا
نزدیک ان کی کو
دائرہ اسلام سے

کافر کہا گیا تھا ! عقیدے سے کوڈ ''آپ مجھے کا فرحکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لیس یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔'' (زمیندار لاہور ۸فروری ۱۹۵۰ء) جب اخبارات میں یہ واقعہ منظر عام برآیا تو جماعت ربوہ کی طرف سے اس کا بیہ

جب اخبارات میں بدواقعہ منظر عام پر آیا تو جماعت ربوہ کی طرف سے اس کا بد جواب دیا گیا کہ:۔

"جناب چودهری محمد ظفر الله خان صاحب پرایک اعتراض بید کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائداعظم احمدی نہ سے لہذا جماعت احمد بید کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔" (ٹر یک نمبر۲۳ بعنوان"احراری علاء کی راست کوئی کانمونہ")

اورقادياً في اخبار' لِلْفضل' كاجواب بيرهما كه.

"کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابوطالب بھی قائداعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت برے میں تھے، مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا نے۔"
(الفعنل ۱۸ اکتوبر۱۹۵۲ء ص کالم م جمشارہ نمبر۲۵۲)

بعض لوگ چودھری ظفر اللہ فان قادیانی کے اس طرز عمل پر اظہار تعجب کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں تعجب کا کوئی موقع نہیں۔ انصوں نے جو دین اختیار کیا تھا یہ اس کا لازمی تقاضا تھا ان کا دین، ان کا ند ہب، ان کی امت، ان کے عقائد، ان کے افکار ہر چیز مسلمانوں سے نہ صرف مختلف بلکہ ان سے بالکل متفاد ہے، ایک صورت میں وہ قائداً عظم کی نماز جنازہ کیوں پڑھتے ؟

خودا پنے آپ کوالگ اقلیت قرار دینے کا مطالبہ

ندکورہ بالا توضیحات سے بدبات دو اور دو چار کی طرح کمل کرسائے آجاتی ہے کہ مرزائی ندہب مسلمانوں سے بالکل الگ ندہب ہے جس کا امت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں، اور اپنی بد پوزیشن خود مرزائیوں کومسلم ہے کہ ان کا اور مسلمانوں کا فدہب ایک نہیں ہے اور دو مسلمانوں کے تمام مکا تب فکر سے الگ ایک مستقل امت ہے۔ چنانچہ انھوں نے غیر منقسم ہندوستان میں اپنے آپ کوسیاسی طور پر بھی مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اقلیت فرار دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محود کہتے ہیں:۔

"میں نے اپنے نمائندے کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار اگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیے جائیں جس پراس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک فرقہ ہو، اس پر اس نے کہا کہ پاری اور عیسائی بھی

تو ذہبی فرقد ہیں۔ جس طرح ان کے حقوق طیحدہ شلیم کیے گئے ہیں، ای طرح ہمارے بھی کیے جائیں، تم ایک پاری پیش کر دو، اس کے مقابلہ میں دو دواحدی پیش کرتا جاؤں گا۔'' (مرزا بشرالدین محود کا بیانِ مندرجہ''الفضل'' ۱۳ نومبر ۱۹۳۲م)

کیا اس کے بعد بھی اس مطالبے کی معقولیت میں کسی انصاف پند انسان کوکوئی ادنیٰ شبہ باقی رہ سکتا ہے کہ مرزائی امت کوسرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے؟ مرزائی بیانات کے بارے میں ایک ضروری تنبیہ

یہاں ایک اور اہم حقیقت کی طرف توجہ دلانا از بس ضروری ہے اور وہ یہ کہ مرزائی صاحبان کا نوے سالہ طرزعمل یہ بتاتا ہے کہ وہ اپنے جماعتی مفادات کی فاطر بسا اوقات مرت غلط بیانی سے بھی نہیں چوکتے۔ پیچے ان کی وہ واضح اور غیر مبم تحریب پیش کی جا بھی ہیں جن میں افھوں نے مسلمانوں کو تعلم کھلا کا فرقر ار دیا ہے اور بعثی تحریب بیچے پیش کی گئی ہیں۔اس سے زیادہ مزید پیش کی جاستی ہیں، لیکن اپنی تقریر و تحریر میں ان گنت مرتبہ ان صرت کا علانات کے باوجود منیر انکوائری کمیشن کے سوال کے جواب میں ان دونوں جماعتوں نے یہ بیان دیا کہ ہم غیر احمد یوں کو کا فرنہیں سیجھتے۔

ان گاہد بیان ان کے حقیق عقائد اور سابقہ تحریرات سے اس قدر متفاد تھا کہ منیر انکوائری کمیشن کے جج صاحبان بھی اسے محج باور ندکر سکے۔ چنانچہ وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"اس مسئلے پر کہ آیا احمدی دوسرے مسلمانوں کو ایسا کافر بیجھتے ہیں جو دائرہ اسلام سے خارج ہے؟ احمدیوں نے ہمارے سامنے یہ موقف ظاہر کیا ہے کہ ایسے لوگ کافر نہیں ہیں، اور لفظ '' کفر'' جو احمدی لٹریچر میں ایسے اشخاص کے لیے استعال کیا گیا ہے اس سے کفر خفی یا انکار مقصود ہے یہ ہر گز بھی مقصود نہیں ہوا کہ ایسے اشخاص دائرہ اسلام سے خارج ہیں، لیکن ہم نے اس موضوع پر احمدیوں کے بے شار سابقہ اعلانات دیکھے ہیں اور ہمارے نزدیک ان کی کوئی تعبیر اس کے سواممکن نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نہ مانے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔' (بنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی روید اردد ۱۹۵۳،۲۱۷م)

چنانچہ جب تحقیقات کی بلائل می تو وہی سابقہ تحریری جن میں مسلمانوں کو بر ملا کافر کہا میا تھا چر شائع ہونی شروع ہو گئیں، کیونکہ وہ تو ایک وقتی چال تھی جس کا اصل عقیدے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

سلمان حکومت کا کافرنوکر۔'' (زمیندار لاہور ۸فروری ۱۹۵۰ء) ت راوہ کی طرف سے اس کا سے

اعرّاض بدکیا جاتا ہے کہ آپ اعظم احمدی نہ تھے لبذا جماعت نن بات نہیں۔'' (ٹریکٹ نبر۲۲

کی طرح مسلمانوں کے بہت سول خدائے۔'' اوارص کالم من جمشارہ نبر ۲۵۲) کے طرز عمل پر اظہار تعجب کرتے انھوں نے جو دین اختیار کیا تھا ف، ان کے عقائد، ان کے افکار

نفاد ہے، الی صورت عل وہ

رینے کا مطالبہ طرح کمل کرسائے آجاتی ہے کا امت اسلامیہ سے کوئی تعلق ادر مسلمانوں کا غدیب ایک نہیں اللہ است ہے۔ چنانچہ انھوں نے اس سے الگ ایک منتقل اقلیت

ے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کیے جائیں جس پراس افسر نے ) نے کہا کہ پاری ادرعیسائی بھی یمی حال سرکارِ دوعالم ﷺ کوآخری پیغیر مانے کا ہے کہ مرزائی پیشواؤں کی الیمی صرح تحریروں کا ایک انبار موجود ہے جس میں انعوں نے اپنے اس عقیدے کا برملا اعلان کیا ہے کہ آخضرت ﷺ کے بعد نبیوں کی آ مد بندنہیں ہوئی بلکہ آپ ﷺ کے بعد بھی نبی پیدا ہو سکتے ہیں،مثلاً ان کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے لکھا تھا کہ:۔

ر اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور جھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنخضرت علی کے بعد کوئی نی نہیں آئے گا تو میں اسے کہوں گا تو جموٹا ہے، تو کذاب ہے آپ کے بعد نی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں۔''

(انوارخلافت ص ۲۵ مطبوعه امرتسر ۱۹۱۲ء)

لیکن حال ہی میں جب پاکتان کے دستور میں صدر اور وزیراعظم کے حلف نامے میں بدالفاظ بھی تجویز کیے گئے کہ ''میں آنخضرت تھائے کے آخری پینجبر ہونے پر اور اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ آپ تھائے کے بعد کوئی نی نہیں ہوسکتا۔'' تو قادیانیوں کے موجودہ خلیفہ مرزا ناصر احمد قادیانی نے اعلان فرمایا کہ:۔

"میں نے اس طف نامے کے الفاظ پر برداغور کیا ہے اور میں بالآخراس نتیج پر پہنچا ہوں کہ ایک احمدی کے راستے میں اس طف کو اٹھانے میں کوئی روک نہیں۔" (الفشل روہ ۱۳ می ۱۹۷۳ء تا ۲۹٬۲۷ نبر ۲۰ اص ۲۰ ماک ۱۵ کالم نبر ۱۹ اس ۲۰ ماک کالم نبر ۱۶)

ملاحظہ فرمایئے کہ جو بات خلیفہ دوم کے نزدیک انسان کوجموٹا اور کذاب بنا ویٹی ہے اور جس کا اقرار تکواروں کے درمیان بھی جائز نہیں تھا، جب عہدۂ صدارت و وزارت عظمیٰ اس برموقوف ہوگیا تو اس کے حلفیہ اقرار میں بھی کچھتر نے ندرہا۔

البذا مرزائی صاحبان کے بارے ہیں حقیقت تک کینچنے کے لیے وہ بیانات ہمیشہ کمراہ کن ہوں گے جو وہ کوئی پہتا پڑنے کے موقع پر دیا کرتے ہیں۔ان کی اصل حقیقت کو سیمے کے لیے ان کی اصل حقیقت کو سیمے کے لیے ان کی اصل خروں اور ان کے نوے سالہ طرزعمل کا مطالعہ ضروری ہے، یا تو وہ اپنے تمام سابقہ عقا کہ تحریوں اور بیانات سے تعلم کھلا توبہ کرکے ان سب سے برأت کا اعلان کریں اور اس بات کا عملی ثبوت فراہم کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیروی سے ان کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ یا پھر جرأت مندی سے اپنے ان عقا کہ اور بیانات کو قبول کر کے اپنی اس پوزیشن پر راضی ہوں جو ان کی رقشی ہیں ثابت ہوتی ہے اس کے سوا جو بھی تیسرا راستہ اختیار کیا جائے گا وہ محض دفع الوقتی کی ترکیب ہوگی جس سے کی ذمہ دار ادار سے ساحت کے طلب گار کو دھو کے میں نہیں آنا جاہے۔

NU

مرزائی صاحبان ا

بہ کشرت ہید دعولیٰ کرتی ہے کہ
اور مجدد مانتی ہے۔ اس کیے ا
چاہیے۔ اس کا مختفر سا جوار
اسے سیح موعود، مہدی اور مج
میان کیا جا چکا ہے، کی مختفر
ماننے والوں اور مجعوٹا ماننے ا
وہ ایک غمیب کی پیرو قرار
فہر بیس شامل ہوتی ہے۔
طرح ثابت ہو چکا ہے تو اب
موں گی، خواہ وہ اسے نی کا
جواب کے ساتھ لا ہوری جا
واقعہ ہی ہے کے منا

فرق نہیں۔ بلکہ مرزا غلام اج نورالدین کے انقال تک جر پورے عرصہ بیں مرزا غلام لاہوری پوری آزادی کے سر رہے۔ محمد علی لاہوری عرصہ رہے اور اس عرصہ بین انعول اور "رسول" کا لفظ استعال رہے ان

## لا موري جماعت كي حقيقت

مرزائی صاحبان کی لاہوری جاعت، جس کے بانی مجرعلی لاہوری قادیائی سے،

ہرکڑت یہ دو کوئی کرتی ہے کہ دہ مرزا غلام احمد قادیائی کو نی نیس مانتی، بلکہ سے موجود، مہدی
اور مجدد مانتی ہے۔ اس لیے اس پرختم نبوت کی خلاف ورزی کے الزام میں تفرعا کہ نبس ہوتا
چاہیے۔ اس کا مختم سا جواب تو یہ ہے کہ جس فخص کا جموٹا دعوئی نبوت ثابت ہو چکا ہو۔
اسے صرف نبی مانتا بی نہیں ستیا مانتا اور واجب اللاطاعت سجستا بھی کھلا کفر ہے۔ چہ جائیکہ
اسے محود، مہدی اور مجدد اور محدث (صاحب الہام) قرار دیا جائے۔ جیسا کہ بیجے
بیان کیا جا چکا ہے، کی فخص کا دعوئی نبوت جو دو حریف ندہب بیدا کرتا ہے، وہ اسے سیا
مانے والوں اور جموٹا مانے والوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو جماعت اسے سی قرار دیتی ہے
مانے والوں اور جموٹا مانے والوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو جماعت اسے سی قرار دیتی ہو دو سرے
مانے والوں اور جموٹا مانے والوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو جماعت اسے سی قرار دیتی ہو دوسرے
مانے والوں اور جموٹا مانے والوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو جماعت اسے سی قرار دیتی ہو دوسرے
مانے والوں اور جموٹا مانے والوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ جو جماعت اسے می تو تو ہوتا دونے دوشن کی
میں شامل ہوتی ہے۔ لہذا جب مرزا غلام احمد قادیائی کا مرقی نبوت ہوتا رونے دوشن کی
مرح ثابت ہو چکا ہے تو اب اس کو پیشوا مانے والی تمام جماعتیں ایک ہی ندہب ہیں داخل
مرح ثابت ہو چکا ہے تو اب اس کو پیشوا مانے والی تمام جماعتیں ایک ہی ندہب ہیں والی کی، خواہ وہ اسے نبی کا نام دیں، یا سی موجود، مہدی معبود اور مجدد کا، لیکن اس مختم
ہواب کے ساتھ لا ہور کی جماعت کی پور کی حقیقت واضح کر دیتا بھی مناسب ہوگا۔

واقعہ یہ ہے کہ عقیدہ و غرب کے اعتبار سے ان دونوں جاعتوں میں عملاً کوئی فرق نہیں۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اور ان کے بعد ان کے خلیفہ اوّل کئیم نورالدین کے انتقال تک جماعت قادیان اور جماعت لا ہور کوئی الگ جماعتیں نہ تھیں۔ اس پورے عرصہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام تبعین خواہ مرزا بیر الدین ہوں یا محم علی لا ہوری پوری آزادی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کو "نی "اور" رسول" کہتے اور مانتے رہے۔ محم علی لا ہوری عرصہ دراز تک مشہور قادیانی رسالے" ربویو آف ریلیجر" کے ایڈیٹر رہے اور اس عرصہ میں انھوں نے بے شار مضامین میں نہ صرف مرزا قاویانی کے لیے" نی اور" رسول" کا لفظ استعال کیا، بلکہ ان کے لیے نبوت و رسالت کے تمام لوازم کے قائل رہے ان کے ایے مضامین کو جج کیا جائے تو ایک پوری کتاب بن کتی ہے۔ تا ہم یہاں محمل رہے ان کے ایے مضامین کو جج کیا جائے تو ایک پوری کتاب بن کتی ہے۔ تا ہم یہاں محمل

ار مجى ركدوى جائے اور مجھے كہا جائے كہتم ئے گا تو ميں اسے كہوں گا تو مجموتا ہے، تو را سكتے ہيں۔''

را سے بیں۔

(انوار خلافت ص ۱۵ مطبوعه امرتر ۱۹۱۲)
اے دستور میں صدر اور وزیر اعظم کے حلف فضرت ملک کے آخری پنجبر ہونے پر اور ففرت ملک نی نہیں ہوسکتا۔'' تو قادیا نیول کے ایک کی۔۔

ر برداغور کیا ہے اور میں بالآخراس نتیج پر کوافھانے میں کوئی روک نہیں۔'' اعوام ج ۲۲،۷۷ نمبر ۲۰اس، ۱۵ کالم نمبر ۲۱) کے نزدیک انسان کو جموٹا اور کذاب بنا ویتی

ئر نبیل تھا، جب عہدۂ صدارت و وزارت نئر بھی پچوحرج ندرہا۔

حقیقت تک پہنچنے کے لیے وہ بیانات ہیشہ فی پر دیا کرتے ہیں۔ ان کی اصل حقیقت کو ن کے نوے سالہ طرز عمل کا مطالعہ ضروری بیانات سے معلم کھلا تو بہ کر کے ان سب سے اہم کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی بی سے اپنے ان عقائد اور بیانات کو قبول کر وہنی ہیں فابت ہوتی ہے اس کے سوا جو بھی بی ترکیب ہوگی جس سے کسی ذمہ دار ادارے

نمونے کے طور پران کی چندتحریریں پیش کی جاتی ہیں۔

امنی ۱۹۰۳ء کو گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک بیان دیا جس کا مقصد بید ثابت کرنا تھا کہ جو شخص مرزا قادیانی کی تکذیب کرے۔ وہ ''کذاب' ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے شخص کو اگر مرزا قادیانی نے کذاب لکھا تو ٹھیک کہا۔ اس بیان میں وہ لکھتے ہیں:۔ '' مکذب مدگی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی ملزم مدگی نبوت ہے۔ اس

کے مریداس کو دعوی میں سچا اور دیمن جمونا سی جے ہیں۔ ' (طفیہ شہادت بعدالت ڈسٹر کٹ مجسٹریٹ کورداسپور مورد سامی ۱۹۳۲ء) معقول از ماہنامہ فرقان قادیان ج انبراص ۱۵ ما وجنوری ۱۹۳۲ء)

''آنخفرت کے بعد خداوند تعالی نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیے۔ گرآپ کے تبعین کامل کے لیے جوآپ کے رنگ میں رنگیں ہوکرآپ کے اخلاق کاملہ سے نور حاصل کرتے ہیں۔ ان کے لیے یہ دروازہ بندنہیں ہوا۔'' (ریویوآف ریا پھڑ ج ۵ نمبر ۵ س ۸۲ می ۲۹۱ء بحوالہ تبدیلی عقائد ازمجرا ساعیل قادیانی ص۲۲ مطبوعہ اجریہ کتاب کمرقادیان)

" جس مخص کو اللہ تعالی نے اس زمانے میں دنیا کی اصلاح کے لیے مامور اور نبی کر کے بھیجا ہے وہ بھی شہرت پندنہیں۔ بلکہ ایک عرصہ دراز تک جب تک اللہ تعالی نے یہ علم نہیں دیا کہ وہ لوگوں سے بیعت توبہ لیں۔ آپ کو کس سے پچھ سروکار نہ تھا اور سالہا سال تک کوشہ خلوت سے باہر نہیں نکلے، یہی سنت قدیم سے انبیاء کی چلی آئی ہے۔" تک گوشہ خلوت سے باہر نہیں نکلے، یہی سنت قدیم سے انبیاء کی چلی آئی ہے۔"

(ربوبوج ۵ نمبر۴ ص۱۳۲)

بیا قتباسات تو محض بطور نمونہ محمطی لا ہوری قادیانی بانی جماعت لا ہور کی تحریروں سے پیش کیے گئے ہیں لیکن بیصرف انہی کا عقیدہ نہ تھا بلکہ پوری جماعت لا ہور نے اپنے ایک حلفیہ بیان میں انہی عقائد کا اقرار کیا ہے۔

لا ہوری جماعت کا حلفیہ بیان ''بیغام صلی '' جماعت لا ہور کا مشہور اخبار ہے۔ اس کی ۱۹۲ کو برساوا و کی اشاعت میں پوری جماعت کی طرف سے بیحلفیہ بیان شائع ہوا:۔ ''معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار بذا

3

کے ساتھ تعلق رکھنے وا احمد قادیانی مسیح موجود م دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمد خدا تعالی کو جو دلوں کے ہماری نسبت اس تسم کی اس زمانہ کا نبی، رسول ا

اس حلفیہ ہ ہے۔لیکن جب مرزائی اشتا ہے تو محم علی لاہور انھیں خلیفہ تسلیم کرنے۔

(پیغام سلح ۱۱

جماعت کی داغ بیل ڈا اور ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء کو ۲۱ جلسے میں جو قرار دادمنظو،

ہیں کہ وہ غیراحمدیوں۔ کرلیس۔لیکن احمدیوں اغیس امیر شلیم کرنے۔ بی امیراس بات کا مجاز دیے ہیں اور اس کو اپنا ہ دیےے

اس قرارداد. عقا کد پر اعتراض تھا اور نھا تو اس بات پر تھا کہ مرزا بشیر الدین محمود نے ''خلافت کا ' کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیّدنا وہادینا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موجود مہدی معہود کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کو جو دلول کے جمید جانے والا ہے۔ حاضر و ناظر جان کرعلی الاعلان کہتے ہیں، کہ ہماری نبیت اس فتم کی غلط فہی چمیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موجود ومہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔'

(پیغام ملح ۱۱۱ کتر ۱۹۱۳ء م ۲۰ کوالہ ماہنا مدفرقان قادیان جوری ۱۹۴۲ء ج انبراص ۱۳،۱۳ اس اس ۱۳،۱۳ اس طفیہ بیان کے بعد لا ہوری جماعت کے اصل عقائد سے ہر پردہ اٹھ جاتا ہے۔ لیکن جب مرزائیوں کے خلیفہ اقل علیم فور الدین کا انقال ہوتا ہے اور خلافت کا مسئلہ اشتا ہے تو مجمعلی لا ہوری قادیانی مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور انعین خلیفہ سلیم کرنے سے انکار کر کے قادیان سے لا ہور چلے آتے ہیں اور بہاں اپنی الگ جیں۔ ۱۲ مارچ ۱۹۱۳ء کومرزا بشیر الدین خلیفہ دوم مقرر کے گئے جماعت کی داغ بیل والے ہیں۔ ۱۲ مارچ ۱۹۱۳ء کومرزا بشیر الدین خلیفہ دوم مقرر کے گئے

اور ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء کواس فیملے سے اختلاف کرنے والی جماعت لا مور کا پہلا جلسہ موا۔ اس

طِلے میں جو قرار داد منظور کی گئی وہ بیتھی:۔

"صاجزادہ قادیانی (مرزا بیر الدین) کے انتخاب کو اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمد یوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں، یعنی اپنے سلسلہ احمد یہ میں ان کو داخل کرلیں۔ لیکن احمد یوں سے دوبارہ بیعت لین ہم ضرورت نہیں سمجھتے۔ اس حیثیت میں ہم انجیں امیر شلیم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن اس کے لیے بیعت کی ضرورت نہ ہوگی اور نہ بی امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق و اختیارات صدر انجمن احمد یہ کو حضرت مسیح موجود نے بی اور اس کو اپنا جانشین قرار دیا ہے۔ اس میں کی شم کی دست اندازی کرے۔ "

(ضیمہ پینام ملح ۲۳ مارچ ۱۹۱۳ء بحوالہ فرقان قادیان جنوری ۱۹۳۲ء جا نمبر اس ک اس قرار داد سے واضح ہے کہ لا ہوری جماعت کو اس وقت نہ جماعت قادیان کے عقائد پر اعتراض تھا اور نہ وہ مرزا بشیر الدین کوخلافت کے لیے نااہل قرار دیتے تھے، جمگزا تھا تو اس بات پر تھا کہ تمام اختیارات الجمن احمد یہ کو دیے جائیں نہ کہ خلیفہ کو، کین جب مرزا بشیر الدین محود نے اس تجویز کومنظور نہ کیا تو محمد علی لا ہوری نے کھما:

" خلافت کا سلسله صرف چندروزه موتا ہے، تو کس طرح تشکیم کرلیا جائے کہ اگر

یانی م ۲۲ مطوع احدید کتاب کمر قادیان) بی دنیا کی اصلاح کے لیے مامور اور نبی عرصه دراز تک جب تک الله تعالی نے بیہ کوکسی سے کچھ سروکار نہ تعا اور سالہا سال سے انبیاء کی چلی آئی ہے۔''

(ربوبوج ۵ نمر۴ س ۱۳۳) م تو اس پر قائم بین که خدا نمی پیدا کرسکتا طا کرسکتا ہے مگر چاہیے مانگنے والا..... ہم قادیانی) وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور ربعہ الحکم ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء بحوالہ ماہنامہ فرقان

وری قادیانی بانی جماعت لا ہور کی تحریرون نہ تھا بلکہ پوری جماعت لا ہور نے اپنے

تماعت لا ہور کا مشہور اخبار ہے۔اس کی رف سے بیحلفید بیان شائع ہوا:۔ نے غلط فہی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار بذا ایک فخص کی بیعت کر لی تو اب آئندہ بھی کرتے جاؤ۔''

(پینام صلح ۱ ابریل ۱۹۱۳ و متول از فرقان جوری ۱۹۳۲ و جا امراص عواله بالا)

یر تفاقا دیانی اور لا بوری جماعتوں کا اصل اختلاف جس کی بنا پر بید دونوں پارٹیاں

الگ ہوئیں اس سیای اختلاف کی بنا پر جب قادیانی جماعت نے لا بوری جماعت پر عرصہ
حیات تک کر دیا تو لا بوری گروپ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے پر مجبور بواچنانچہ جب
جماعت لا بور نے اپنا الگ مرکز قائم کیا تو بچھا پی علیحدگی کو خوبصورت بنانے کی تدبیر، بچھ
قادیانی جماعت کے بغض اور بچھ مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی قلر کی وجہ سے اس
جماعت نے اپنے سابقہ عقائد اور تحریروں سے رجوع اور توب کا اعلان کیے بغیر یہ کہنا شروع
کر دیا کہ ہم مرزا غلام احد تا دیانی کو نی نہیں بلکہ سے موجود، مہدی اور مجدد مانتے ہیں۔

قادیان اد الا مورکی جماعتوں میں کوئی فرق نہیں

لین اگر لاہوری جماعت کے ان عقائد کو بھی دیکھا جائے جن کا اعلان انھوں نے ۱۹۱۳ء کے بعد کیا ہے۔ تب بھی یہ واضح ہوجاتا ہے کہ ان کا یہ موقف تھن ایک فقلی ہیر کھیر ہے اور حقیقت کے اعتبار سے ان کے اور قادیانی جماعت کے درمیان کوئی بنیادی فرق نہیں ہے، جس طرح وہ مرزا غلام احمہ قادیانی کے الہام کو جمت اور واجب الا تباع مانے ہیں، ای طرح یہ بھی اسے جمت اور واجب الا تباع مانے تمام کفریات کی تصدیق کرتے ہیں، ای طرح یہ بھی اسے واجب التقدیق قرار دیے ہیں جس طرح وہ مرزا قادیانی کی جس طرح وہ مرزا قادیانی کی تمام کفریات کی تصدیق کرتے ہیں، ای طرح یہ بھی اسے واجب التقدیق قرار دیے ہیں، ای طرح یہ بھی اخوانی کی تمام کایوں کو اپنے لیے الہامی سند اور مذہبی اتفاد ٹی سختے ہیں، کو کافر کرتے ہیں ای طرح یہ بھی مرزا قادیانی کے تخافین کو کافر اور جھوٹا قرار دینے والوں کے کفر کے کاکل ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ قادیانی جماعت مرزا قادیانی کے لیے اس لفظ کی الاطلاق جائز جھتی ہے اور لاہوری جماعت مرزا قادیانی کے لیے اس لفظ کے استعال کو صرف لغوی یا مجازی حیثیت میں جائز قرار دیتی ہے۔ اس لفظ کے استعال کو صرف لغوی یا مجازی حیثیت میں جائز قرار دیتی ہے۔

اس حقیقت کی تشریح اس طرح ہوگی کہ لاہوری جماعت جن بنیادی عقیدوں میں اپنے آپ کو قادیانی جماعت سے متاز قرار دیتی ہے، وہ دوعقیدے ہیں:
اسس مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے لفظ نبی کا استعال۔ ۲۔ سن غیر احمد یوں کو کافر کہنا۔
لاہوری جماعت کا دعویٰ ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتی بلکہ صرف مجدد

14.

مانتی ہے اور غیر احمد یوں کو کافر کی حقیقت ملاحظہ فرمایے: نمی نہ ماننے کی حقیقت قادیانی کو نبی نہیں مانتے، بلکہ جسے قادیانی جماعت ظلی اور "المعوة فی الاسلام" میں جو جما

"انواع نبوت مر

نی الرسول کے لمتی ہے، جیسا آ
تحدید ختم نبوت سے باہر ہے ا
طور پر ایک طرف محدثوں کا وہ
قرار دیا ہے۔ گویا نبوت تو ختم
ان لوگوں کو لمتی ہے جو کال طور
کے مقام تک بڑتی جاتے ہیں۔
غلام احمد قادیانی) کی سب ۔
فوتیں اس پرختم ہیں اور اس کی
دوہ نبوت جو اس کی کال پیردی
خیس ۔ کیونکہ وہ محمدی نبوت ۔
مظیم ہے۔''

اب دیموکه یمال سے اور وہ وہی ہے جو آتخفرت پر میر بھی صاف اکھ دیا ہے کہ وہ معشرات والی نبوت ہے۔" آگے مرزا غلام احمہ

اے مردا علام المر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''درحقیقت جو پکھے فر اس کے الفاظ میں تحوز اتحوز التح مانتی ہے اور غیر احمدیوں کو کافر کے بجائے صرف فاستی قرار دیتی ہے۔ اب ان دونوں باتوں کی حقیقت ملاحظہ فرمایئے:

نی نہ مانے کی حقیقت لاہوری جماعت اگرچہ اعلان تو یمی کرتی ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو نی نہیں مانے، بلکہ "مجدد" مانے ہیں۔ لیکن "مجدد" کا مطلب کیا ہے؟ بعید، وہ جے قادیانی جماعت ظلی اور بروزی نی کہتی ہے چنانچہ محمد علی لاہوری قادیانی اپنی کتاب "بلدہ ق فی الاسلام" میں جو جماعت لاہوری علیحدگی کے بہت بعد کی تصنیف ہے، آلسے ہیں:

"انواع بوت میں سے وہ نوع جو محدث کو ملتی ہے وہ چونکہ بباعث اتباع اور فنا فی الرسول کے ملتی ہے، جیسا توضیح المرام میں لکھا تھا کہ وہ نوع مبشرات ہے۔ اس لیے وہ تحدید ختم نبوت سے باہر ہے اور یہ حضرت سے موجود ہی نہیں کہتے بلکہ حدیثوں نے صاف طور پر ایک طرف محدثوں کا وعدہ دے کر اور دوسری طرف مبشرات کو باتی رکھ کر بہی اصول قرار دیا ہے۔ کویا نبوت تو ختم ہے، مگر ایک نوع باتی ہے اور وہ نوع مبشرات ہیں، وہ ان لوگول کو گئی ہے تا کہ کا طور پر اتباع حضرت نی کریم کے تابی کا کرتے ہیں اور فنا فی الرسول ان لوگول کو گئی جاتے ہیں۔ اب بعینہ ای اصول کو" چشمہ محرفت" میں جو آپ (لیمی مرزا نیمی مرزا میں اس سے آخری کتاب ہے۔ بیان کیا ہے، (دیموس سے)" تمام نوشیں اس پرختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے، مگر ایک شم کی نبوت ختم نہیں، لینی وہ نوت جو اس کی کامل بیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کونکہ وہ محمدی نبوت ہے، لیتی اس کا ظل ہے اور اس کے خرائی میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کونکہ وہ محمدی نبوت ہے، لیتی اس کا ظل ہے اور اس کے خرائی میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کونکہ وہ محمدی نبوت ہے، لیتی اس کا ظل ہے اور اس کے خرائی میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کونکہ وہ محمدی نبوت ہے، لیتی اس کا ظل ہے اور اس کے ذریعہ سے ہے اور اس کا خلا ہے۔ اور اس کی ذریعہ سے ہے اور اس کی خرات کی کام ہیں۔ اس کا خلا ہے اور اس کے ذریعہ سے ہے اور اس کا خلا ہے۔ "

اب دیکموکہ یہال بھی نبوت کوتو ختم ہی کہا ہے۔لیکن ایک قتم کی نبوت باقی بتائی ہے اور او وہ وہ ہے جو آنخضرت بھی نبوت کی کاش پیروی سے ملتی ہے اور اس کتاب کے مسلمان المحد دیا ہے کہ وہ نبوت جس کوظلی نبوت یا نبوت محمدیة قرار دیتے ہیں، وہ وہ مخرات والی نبوت ہے۔ " (النبرة فی الاسلام من ۱۵ مطوعہ لا مورم 192ء)

آ مے مرزا فلام احمد قادیانی کی عبارتوں کی تشریح کرتے ہوئے اور انھیں درست قرار دیے ہوئے لکھتے ہیں:

"در حقیقت جو پھی فرمایا ہے ( یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے جو پھی کہا ہے ) کو اس کے الفاظ میں تعور اتفتر ہو، مگر ماحصل سب کا ایک بی ہے، یعنی بدکہ اوّل فرمایا کہ

ب بودی اور ۱۹۳۲ء ج انبراس دواله بالا) کا اصل اختلاف جس کی بنا پر بید دونول پارٹیال کا اصل اختلاف جس کی بنا پر بید دونول پارٹیال کی جدردی حاصل کرنے پر مجبور جوا چنا نچہ جسب کی ایم بیائی کا تدبیرہ کچھ کی الدبیرہ کچھ کی مدردی حاصل کرنے کی فکر کی وجہ سے اس کے بغیر یہ کہنا شروع اور تو یہ کا اعلان کیے بغیر یہ کہنا شروع

ے رجوع اور توبہ کا اعلان کیے بعیر سے انہا سروں بلکہ سیح موعود، مہدی اور مجدد مانتے ہیں۔ با بھتوں میں کوئی فرق نہیں ن عقائد کو بھی دیکھا جائے جن کا اعلان انھوں

ہو جاتا ہے کہ ان کا بیموقف محض ایک لفظی ہیر
اور قادیانی جمات کے درمیان کوئی بنیادی فرق
یانی کے الہام کو جمت اور واجب الا تباع مانتے
الا تباع سجھتے ہیں۔ جس طرح وہ مرزا قادیانی کی
رح یہ بھی اسے واجب التصدیق قرار دیتے ہیں
الی نے لیے الہامی سند اور ذہبی اتھار ٹی سجھتے ہیں،
دیتے ہیں جس طرح وہ مرزا قادیانی کے تحافین
یانی کو کافر اور جموٹا قرار دینے والوں کے کفر کے
ہوری جماعت مرزا قادیانی کے لیے لفظ نی استعال
ہوری جماعت مرزا قادیانی کے لیے اللہ فظ کے

جائز قرار دیتی ہے۔ ہوگی کہ لا ہوری جماعت جن بنیادی عقیدوں میں

ر دیتی ہے، وہ دوعقیدے ہیں: ) کا استعال۔۲۔....غیر احمد یوں کو کافر کہنا۔

۱۹ مین را تادیانی کو نی نبین مانتی بلکه صرف مجدد

صاحب خاتم ہونے کے متن یہ ہیں کہ بجر اس کی مہر کے کوئی فیفن کی کونہیں پہنچ سکا۔ پھر فرمایا کہ صاحب خاتم ہونے سے بیمراد ہے کہ اس کی مہر سے ایک الی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لیے امتی ہونا لازی ہے۔ اب امتی ہونے کے متنی بہی جیں کہ کامل اطاعت اختصرت بھٹے کی عبت میں فاکر دیا جائے تب آپ کوآ تخضرت بھٹے کی عبت میں فاکر دیا جائے تب آپ تخضرت بھٹے کی عبت میں فاکر دیا جائے تب آپ تو تعلق کے فیض سے ایک قتم کی نبوت بھی مل سکتی ہے، وہ نبوت کیا ہے؟ اس کوآ خر میں جاکر صاف حل کر دیا ہے کہ وہ ایک ظلی نبوت ہے جس کے متن ہیں فیض محمدی سے وی پانا جاکر میں اور بیجی فرمایا کہ وہ قیامت تک باتی رہے گی۔" (المدیة فی الاسلام ص ۱۵۳ از محمدی لا موری قادیانی)

محمعلی لا ہوری قادیانی کی ان عبارتوں کو اہل قادیان اور اہل رہوہ کے ان عقائد سے طلا کر دیکھتے جو پیچھے بیان ہو چکے ہیں۔ کیا کہیں کوئی فرق نظر آتا ہے؟ لیکن آسے فرق ظاہر کرنے کے لیے لفظوں کا بیکھیل بھی طاحظہ فرمائیں:

''دعفرت من موعود نے اپنی پہلی اور پچلی تحریوں بیں ایک ہی اصول باندھا ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ باب نبوت تو مسدود ہے گر ایک نوع کی نبوت ال سکتی ہے ہوں نہیں کہیں گے کہ نبوت کا دروازہ کھلا ہے بلکہ یہ کہیں گے کہ نبوت کا دروازہ بند ہے۔ گر ایک نوع کی نبوت باتی رہ گئی ہو اور قیامت تک رہے گی۔ یوں نہیں کہیں گے کہ ایک مختص اب بھی نی ہوسکتا ہے، یوں کہیں گے کہ ایک فخص اب سے حاصل ہو سکتی ہے، اس کا نام ایک جگہ مبشرات، ایک جگہ جزدی نبوت، ایک جگہ محد میں ایک جگہ کر ت ما کا نام ایک جگہ مبشرات، ایک جگہ جزدی نبوت، ایک جگہ محد میں ایک جگہ کر ت ماکا کہ رکھا ہے گر نام کوئی بھی رکھا ہو، اس کا بڑا نشان یہ قرار دیا ہے کہ وہ ایک انسان کا بل محمد رسول اللہ بھی کی اجاع سے اس سکتی ہے وہ فنا فی الرسول اسے حاصل ہوتی ہے، وہ نبوت محمد میں بی مستقاض ہے۔ وہ چراغ نبوی بھی کی روشن ہے، وہ ماسل ہوتی ہے، وہ نبوت محمد یہ تھا کی مستقاض ہے۔ وہ چراغ نبوی بھی کی روشن ہے، وہ اسل کوئی چیز نہیں، عل ہے۔''

کیا بیلفظوں کے معمولی ہیر پھیر سے طل و بروز کا لیجینہ وہی فلفہ نہیں ہے جو مرزا قادیانی اور قادیانی جماعت کے الفاظ میں پیچے بیان کیا جا چکا ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو حقیقت کے لحاظ سے قادیانی جماعت اور لا ہوری جماعت میں فرق کیا رہ گیا؟ اور بیصرف محمولی لا ہوری جماعت کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ قادیانی محمولی لا ہوری جماعت کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ قادیانی

فنا فی الرسول سے نبوت ال جاتی ہے تو شاید فنا فی اللہ سے خدائی بھی ال جاتی ہوگی۔

جماعت اور لاہوری ج جماعتوں نے مشترک خر کھا کہ:

''حفرت (لا قل ہیں۔ پس ان کی ہوا

نیز ال بات "حفرت میج

بيرسب وه عق

واضح ہو گیا کہ مرزا غلام جماعت میں صرف نفظی لقب مسح موعود اور مجدد را جماعت ظلی ، بروزی یا غیر کہ لا ہوری جماعت کا مرزا قادیانی نے ہزارہا م مرزا قادیانی نے ہزارہا م منبوت ''کا لفظ اور صرف کیا ہے۔شاعر مشرق علام گیا ہے۔شاعر مشرق علام

ریب سے نام سے موسوم ہیں۔ اوّل اعتقاداً یامصلحۂ قادیانیت

یہاں یہ حقیقت کی ہے کہ مرزا قادیانی نے حقیق نبوت کا دعویٰ نہیں کی لے اگرچہ مرزا قادیانی " حضرت (لیعنی مرزا غلام احمد قادیانی) آنخضرت ﷺ کے اظلال میں ایک کامل میں ایک کامل میں ایک کامل میں ایک کامل میں اس کے ام المؤمنین ہے اور یہ بھی ظلی طور پر مرتبہ ہے۔ " طل ہیں۔ پس ان کی بیوی اس کے ام المؤمنین ہے اور یہ بھی ظلی طور پر مرتبہ ہے۔ " (مباحث راد لینڈی م ۱۹۹)

نيزاس بات كالجمي اعتراف كياكه:

" حضرت مجمع موعود نی نبیس ، مرآ تخضرت علی کی نبوت ان میں منعکس ہے۔"

سیسب وہ عقائد ہیں جنمیں لاہوری جاعت اب بھی تنلیم کرتی ہے۔ اس سے واضح ہوگیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کے مسلہ میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت اگرچہ مرزا قادیانی کا جماعت میں صرف تفظی ہیر چھیر کا اختلاف ہے۔ لاہوری جماعت اگرچہ مرزا قادیانی کا لقب میں موقود اور عبدر در محق ہے۔ لیکن ان الفاظ سے اس کی مراد لیعنہ وہ ہے جو قادیانی جماعت ظلی، بروزی یا غیر تشریعی یا امتی نبی کے الفاظ سے مراد لیتی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ لاہوری جماعت کا مسلک میہ ہے کہ ''مسیح موقود''، ''مجدو'' اور ''مہدی'' کا یہ مقام جے مرزا قادیانی نے برار ہا مرتبہ لفظ ''نی' سے تجیر کیا اور جس کے لیے وہ خود ۱۹۱۲ء تک بلا مرزا قادیانی نے برار ہا مرتبہ لفظ ''نی' سے تجیر کیا اور جس کے لیے وہ خود ۱۹۱۲ء تک بلا تعلق استعال کرتے رہے، خلافت کا نزاع پیدا ہونے کے بعد اس کے لیے دخورت' کا لفظ اور صرف لفظ مجازی یا لفوی قرار پا گیا جے مرزا قادیانی کی عبارتوں کی تشریح کے لیے اب بھی استعال مسلمۃ ترک کر دیا گیا ہے۔ شاع مشرق علامہ اقبال مرحوم نے بالکل تھے بات کی تھی کہ:

" و جماعتوں میں منقسم ہے جو قادیانی اور لا ہوری جماعتوں کے نام سے موسوم ہیں۔ اقل الذكر جماعت بانی احمدیت كو نى تسليم كرتی ہے۔ آخرالذكر نے اعتقاداً يا مصلحة قاديانيت كی شدت كوكم كر كے پیش كرنا مناسب سمجھا۔"

(حرف اقبال ص ٢٩ المنار اكادي مطبوعه ١٩٨٠ء)

یہال سے حقیقت بھی واضح کر دینا مناسب ہے کہ لا ہوری صاحبان نے جو تاویل کیا ہے کہ مرزا قادیائی نے ہر جگہ اپنے لیے لفظ ''نی' مجازی یا لغوی طور پر استعال کیا ہے حقیق نبوت' کی ایک مخصوص خقیق نبوت' کی ایک مخصوص فی نبوت کا دعویٰ نبیں کیا ہے المحاس تاویل کے لیے انھوں نے ''حقیقی نبوت' کی ایک مخصوص فی اگر چر مرزا قادیائی کی بے شار تحریری اس دعویٰ کی بھی تردید کرتی ہیں۔

یہ بین کہ بجراس کی مہر کے کوئی فیف کی کونہیں پہنچ سکا۔ پھر
سے یہ مراد ہے کہ اس کی مہر نے کوئی فیف کی کونہیں پہنچ سکا۔ پھر
ازی ہے۔ اب امتی ہونے کے معنی یہی بیں کہ کامل اطاعت
ائجہ کی نبوت بھی مل سکتی ہے، وہ نبوت کیا ہے؟ اس کو آخر میں
وہ ایک ظلی نبوت ہے جس کے معنی بیں فیض محمدی سے وی پانا
اللہ باقی رہے گی۔ ' (المعوری قادیان) اور اہل ربوہ کے ان عقائد
این کی ان عبارتوں کو اہل قادیان اور اہل ربوہ کے ان عقائد
ایم کی بھی ملاحظہ فرما کیں:

د نے اپنی پہلی اور پیملی تحریوں میں ایک بی اصول با ندھا ہے

بوت تو سدود ہے گر ایک نوع کی نبوت ال سکتی ہے یوں نہیں

کھلا ہے بلکہ یہ کہیں کے کہ نبوت کا دروازہ بند ہے۔ گر ایک

اور قیامت تک رہے گی۔ یوں نہیں کہیں کے کہ ایک فض اب

اور قیامت تک رہے گی۔ یوں نہیں کہیں کے کہ ایک فض اب

کے کہ ایک نوع کی نبوت اب بھی آ تخضرت علیہ کی پیروی

کا نام ایک جگہ مبشرات، ایک جگہ جزوی نبوت، ایک جگہ

لمہ رکھا ہے گر نام کوئی بھی رکھا ہو، اس کا بڑا نشان یہ قرار دیا

رسول اللہ علیہ کی اتباع سے اس سمق ہے وہ فنا فی الرسول اسے

رسول اللہ علیہ کی متفاض ہے۔ وہ چراغ نبوی علیہ کی روشی ہے، وہ

رالمندة فی الاسلام می ۱۵۸ مطبوعہ لا ہور ۱۹۷۹ء)

حمولی ہیر پھیر سے طل و بروز کا بعینہ وہی فلفہ نہیں ہے جو مرز ا کے الفاظ میں چیچے میان کیا جا چکا ہے؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو جماعت اور لا ہوری جماعت میں فرق کیا رہ گیا؟ اور بیصرف نہیں، پوری لا ہوری جماعت کا عقیدہ ہے۔ چہانچہ قادیانی سال جاتی ہے تو شاید نانی اللہ سے خدائی بھی ل جاتی ہوگ۔ اصطلاح کمڑی ہے جو شرعی اصطلاح سے بالکل الگ ہے، اس حقیقی نی کے لیے انھول نے بہت ی شرائط عائد کی جیں جن میں سے چند یہ بھی جیں:

ا اسد دو حقیق نی صرف وہ ہوگا جس پر حضرت جرائیل القبیلا وی لے کر آئے ہوں۔ نزول جرئیل القبیلا وی لے کر آئے ہوں۔ نزول جرئیل القبیلا کے بغیر کوئی حقیق نی نہیں ہوسکا۔ ' (طحص المدوۃ فی الاسلام ازمحرعلی لاہوری ص ۲۸) مسلم دوہ سابقہ شریعت کومنسوخ یا اس میں ترمیم کر سکے۔ ' (طخص المدوۃ فی الاسلام طبح لاہور ۱۹۷۳ء میں کر سکے۔ '

سو ...... "وی نبوت عبادات میں بر حمی جاتی ہے۔" (النبوة فی الاسلام مطبوعہ لا بور ۱۹۲۴ م ۵۲) سم ..... "د بر حقیق نبی کے لیے ضروری ہے کہ وہ کتاب لائے۔"

( الخص المنبوة في الاسلام مطبوعه لا مورم ١٩٤٧ وم ٢٠)

حقیق نبوت کے لیے اس طرح کی بارہ شرائط عائد کرنے کے بعد انھوں نے ابت کیا ہے کہ چوکلہ یہ شرائط مرزا قادیانی کی نبوت میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے ان پر حقیق معنی میں لفظ نبی کا اطلاق درست نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ شریعت کی معروف اصطلاح میں نبی کے لیے نہ کتاب لانا ضروری ہے، نہ بیضروری ہے کہ اس کی وقی عبادتوں میں ضرور پر حمی جائے، نہ بیدلاڑی ہے کہ نبی اپنے سے پہلی شریعت کو بمیشہ منسوخ بی کر دے اور نہ نبوت کی تعریف میں یہ بات داخل ہے کہ اس میں وقی لانے والے بمیشہ جرئیل الفیادی بی بوں۔ لہذا دوحقیق نبوت مرف ای نبوت کو قرار دینا جس میں بیساری شرائط موجود ہوں، محض ایک ایسا حیلہ ہے جس کے ذریعے کہی مرزا قادیانی کو نبی قرار دینا اور کبی ان کی خص ایک ایسا حیلہ ہے جس کے ذریعے کہی مرزا قادیانی کو نبی قرار دینا اور کبی ان کی نبوت سے انگار کرتا آسان ہو جائے کوئکہ بیشرائط عائد کر کے تو بہت سے انبیائے نمی اسرائیل کے بارے میں بھی بہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ ''حقیق نبی' نبیس سے ، کیونکہ ندان پر انبیا متے ، کیونکہ ندان پر انبیا متے ۔ کوئکہ ندان کی اور نہ وہ کوئی نئی شریعت لے کرآ کے لیکن وہ انبیام سے ۔

متکفیر کا مسئلہ لاہوری جاحت جس بنیاد پر اپنے آپ کو اہل قادیان سے متاز قرار دیتی ہے، وہ اصل جس تو نبوت بی کا مسئلہ ہے جس کے بارے جس بیچے واضح ہو چکا کہ وہ صرف لفظی ہیر پھیر کا فرق ہے، ورنہ حقیقت کے اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔ دوسرا مسئلہ جس کے بارے جس میں جاحت تا دیان سے مختلف ہے، تحفیر کا جس کے بارے جس میں جاعت لاہور کا دعویٰ ہے کہ وہ غیر احمد یوں کو مسلمان قرار دیتی ہے، لیکن مسئلہ ہے، لیکن کے دہ غیر احمد یوں کو مسلمان قرار دیتی ہے، لیکن

قادیانی نے ایک مست پڑھنے کے بعدان کا ماننے والوں کی دونتم ا.....'' وہ لوگ جوم ز

یہاں بھی بات اتن ۔

۲..... وہ لوگ جو مرا مسلک بھی یہی ہے '

دومحوما آ

بھی نہیں کہتے۔ایسے

کو کا ذب یعنی جمونا دوسرے محکروں کا تھا آھے مہا

" معفرے نہیں دیا۔ بلکہ وجہ کف لیے ای حدیث کے حزید <u>کھن</u>

''چونکه کا کی رونوں تکفیر کر۔' بیں۔'' (رد تحفیراا

ين -نيز لا بور "حد (م

ان پرفتوئی کفرلوث تخمبراتے ہیں۔'' اس سے

کاذب (جموٹا) قرا کرتی ہے۔صرف<sup>تک</sup> یہاں بھی بات اتن سادہ نہیں جتنی بیان کی جاتی ہے اس مسئلہ پر امیر جماعت محمطی لا ہوری قادیانی نے ایک مستقل کتاب'' رد تکفیر اہل قبلہ'' کے نام سے لکھی ہے۔ اس کتاب کو بغور پر ھنے کے بعد ان کا جو نقطہ نظر واضح ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مرز اغلام احمد قادیانی کوسیح موجود نہ مانے والوں کی دوشمیں ہیں:

ا.....'' وہ لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے گر انھیں کا فر اور کا ذب بھی نہیں کہتے۔ایسے لوگ ان کے نزدیک بلاشبہ کا فرنہیں ہیں بلکہ فاس ہیں۔''

( مخص المنوة في الاسلام مطبوعه لا بور ١٩٢٨م ١٩٥٥)

۲..... وہ لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو کافریا کاذب کہتے ہیں اُن کے بارے میں ان کا مسلک بھی یہی ہے کہ وہ''کافر'' ہیں۔ چنانچہ محمد علی قادیانی لکھتے ہیں:

'' کویا آپ (لینی مرزاغلام احمد قادیانی) کی تکفیر کرنے والے اور وہ منکر جو آپ کو کاذب لینی جموٹا بھی قرار دیتے ہیں، ایک تئم میں وافل ہیں اور ان کا تئم ایک ہے، اور دوسرے منکروں کا تئم الگ ہے۔''

آ مے پہلی فتم کا حكم بيان كرتے ہوئے لكھتے ہيں :-

"معرت می موجود نے اب بھی اپنے اٹکار آیا اپنے دعویٰ کے اٹکار کو وجہ کفر قرار نہیں دیا۔ بلکہ وجہ کفر صرف اس بات کو قرار دیا ہے کہ مفتری کہہ کر اس نے جھے کافر کہا۔ اس لیے اس حدیث کے مطابق جو کافر کہنے والے پر کفر لوٹاتی ہے۔ اس صورت میں بھی کفر لوٹا۔" مزید لکھتے ہیں:

''چونکہ کافر کہنے والا اور کاذب کہنے والامعنی کیساں ہیں یعنی مرقی (مرزا قادیانی)
کی دونوں تکفیر کرتے ہیں اس لیے دونوں اس حدیث کے ماتحت خود کفر کے یچے آ جاتے
ہیں۔'' (رد تحفیر اہل قبلہ مصنفہ فیر علی لا ہوری ص ۳۲، مطبوعہ انجمن اشاعت اسلام ۱۹۲۲ء)

نیز لا ہوری جماعت کے معروف مناظر اختر حسین میلانی لکھتے ہیں:

''جو (مرزا قادیانی) کی تکذیب کرنے والے ہیں ان کے متعلق ضرور فرمایا کہ ان پر فتو کی کفرلوٹ کر پڑتا ہے، کیونکہ تکذیب کرنے والے هیفتهٔ مفتری قرار وے کر کافر تفہراتے ہیں۔'' (مباحثہ راد لینڈی ص ۲۵۱مطبوعہ قادیان)

اس سے صاف واضح ہے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسپنے دعود کل میں کاذب (جمونا) قرار دیتے ہیں یا انھیں کافر کہتے ہیں۔ ان کو لا ہوری جماعت بھی کافرنشلیم کرتی ہے۔مرف تکفیر کی وجہ کا فرق ہے۔جولوگ لا ہوریوں کے نزدیک کفر کے فتوے سے

الگ ہے، اس حقیق نبی کے لیے انھوں نے ، اس مقیق اس کے اس مقیق اس کے اس مقیق اس کے انھوں نے انھ

رائيل الفيظ وحى لي كرآئي بول- نزول (فنس المنوة في الاسلام ازمحه على لا بورى ص ٢٨) وه سابقه شريعت كومنسوخ يا اس ميس ترميم نص المنوة في الاسلام طبع لا بورس ١٩٧١ وص ٢٣) ' (لمنوة في الاسلام طبع لا بورس ١٩٧١ وص ٢٣)

ب لائے۔'' خص المنوۃ فی الاسلام مطبوعہ لا ہور ۱۹۷۳ء مس ۲۰) بارہ شرائط عائد کرنے کے بعد انھوں نے نبوت میں نہیں پائی جا تیں۔ اس لیے ان پر ب ظاہر ہے کہ شریعت کی معروف اصطلاح بشروری ہے کہ اس کی وی عبادتوں میں ضرور

یلی شریعت کو بمیشه منسوخ بن کردے اور نه میں وقی لانے والے بمیشه جرئیل الطفی بی ار دیتا جس میں بیرساری شرائط موجود ہوں، مرزا قادیانی کو نبی قرار دیتا اور بھی ان کی

ہ شرائط عائد کر کے تو بہت سے انبیائے تی کہ وہ'' حقیقی نی'' نہیں تھے، کیونکہ ندان پر ر نہ وہ کوئی نئی شریعت لے کر آئے لیکن وہ

و پر اپ آپ کو اہل قادیان سے متاز قرار جس کے بارے میں چیچے داضح ہو چکا کہ وہ کے اعتبار سے دونوں ایک ہیں۔ دوسرا مسئلہ کہ دہ جماعت قادیان سے مختلف ہے، تکفیر کا و غیر احمدیوں کو مسلمان قرار دیتی ہے، لیکن متعلیٰ میں اور صرف فائق ہیں وہ صرف ایسے غیر احمدی ہیں جو مرزا قادیانی کو کاذب یا کافر نہیں کہتے۔ اب غور فرمائے کہ عالم اسلام میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب نہیں کرتے؟ ظاہر ہے کہ جینے مسلمان مرزا قادیانی کو نبی یا مسیح موعود نہیں مائے وہ سب ان کی تکذیب ہی کرتے ہیں لہذا وہ سب لا ہوری جماعت کے نزدیک بھی فتوائے کفر کے تحت آ جاتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کو سے موعود نہ ماننا اور ان کی تکذیب کرنا عملاً ایک ہی بات ہے خود مرزا قادیانی کو سے ہیں:

"جو مخفس مجھے نہیں مانیا وہ اس وجہ سے نہیں مانیا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔" (هیقة الوق ص ۱۹۳ رومانی نزائن ج ۲۲ ص ۱۹۷)

منیر انگوائری کمیشن کی رپورٹ میں بچ صاحبان نے بھی یمی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مرزا قادیانی کو نہ ماننا اور ان کی تکذیب کرنا ایک ہی بات ہے۔ لاذا جوفتو کی تکذیب کرنے والوں پر ملکے گا وہ در حقیقت تمام غیر احمد یوں پر عائد ہوگا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

''نماز جنازہ کے متعلق احمد یوں نے ہمارے سامنے بالاً خربیہ موقف اختیار کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک فتوئی حال ہی میں دستیاب ہوا ہے جس میں انھوں نے احمد یوں کو اجازت دی ہے کہ وہ ان مسلمانوں کی نماز جنازہ میں شریک ہو سکتے ہیں جو مرزا قادیانی کے مکذب اور مکفر نہ ہوں۔ لیکن اس کے بعد بھی معاملہ وہیں کا وہیں رہتا ہے، کیونکہ اس فتوئی کا ضروری مفہوم کہی ہے کہ اس مرحوم کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی جو مرزا قادیانی کو نہ مانتا ہو، البذا اس اعتبار سے بید توئی موجودہ طرز عمل ہی کے تائید و تعمدیق کرتا ہے۔''

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت بنجاب ۱۹۵۳ء م ۱۲۱۳)

اب غور فرمایئے کہ فتو کی گفر کے اعتبار سے عملاً لا ہوری اور قادیانی جماعتوں میں
کیا فرق رہ گیا؟ قادیانی کہتے ہیں کہ تمام مسلمان غیر احمدی ہونے کی بنا پر کافر ہیں، اور
لا ہوری جماعت والے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو کاذب کہنے کی وجہ سے کافر ہیں وہ کہتے
ہیں کہ مرزا قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ فتوائے گفر کے لوٹ کر
پڑنے کی وجہ سے کافر ہیں۔ اب اس اندرونی قلنے کو وہ خود طے کریں کہ مسلمانوں کو کافر
کینے کی وجہ کیا ہے؟ لیکن عملی اعتبار سے مسلمانوں کے لیے اس کے سوا اور کیا فرق پڑا کہ سے
کیا تھی وجہ کیا ہے؟ لیکن عملی اعتبار سے مسلمانوں کے لیے اس کے سوا اور کیا فرق پڑا کہ سے
سے باز آ کر بھی جھا کی

ا کے بار اسل بھا کی حلاقی کی بھی خالم نے تو کیا کی بعض خالم ہے ہو اور کیا کی بعض مرزا قادیانی کی بعض مرتبہ لاہوری جماعت کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کی

محکذیب کرنے وال خارج کروے، بلک میہ ہے کہ اگر '' کف کاذب نہیں کئے

لا ہور ہوں کے نزد

لأموري جماعه ندكوره

لاہوری جماعت وہ الفاظ واصطلاء ہم مخص جانتا ہے

۱۹۱۳ء کے تکاڑھ وجوہ، درج ڈیل ا۔۔۔۔۔" تقرآن ور

روشی میں یہ بار قیامت میں وعدہ امت کی تکذیب لیے کافراور دائر،

۲..... "مرزا غلام کوکافر کینے کے ۳....." پیچیے بتاہ

۔ .. بماعت ال با آنخفرت ﷺ '

ہے، بیعقیدہ دائر سم..... دعوائے نے ہیں۔ (جن کی آ تكذيب كرنے والوں كو جوكافر قرار ديتے ہيں اس سے مراد ايبا كفرنہيں جو دائرة اسلام سے خارج كردے، بلكه ايبا كفر ہے جودفق" كے معنى ميں بھى استعال ہو جاتا ہے۔ليكن سوال يہ ہے كہ أكر "كفر" سے ان كى مرادفق ہى ہے تو چر جو غير احمدى مرزا قاديانى كوكافريا كاذب نہيں كہتے، ان كے ليے اس لفظ كفركا استعال كول درست نہيں؟ جبكہ وہ بھى لا ہور ہوں كے ذرد كيد" فاسق" ضرور ہيں۔

(و كيمية ملنوة في الاسلام ص ١١٥ طبع دوم ومباحث راوليندى ص ٢١٦٤)

لأهوري جماعت کي وجوهِ كفر

فرورہ بالا تشریحات سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے درمیان بنیادی عقائد کے اعتبار سے کوئی علی فرق نہیں۔ فرق اگر ہے تو وہ الفاظ واصطلاحات اور فلسفیانہ تجییروں کا فرق ہے اور ان کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والا ہر مضلح ہو میں جانت ہے کہ یہ فرق لاہوری جماعت نے ضرورتا اور مصلح پیدا کیا ہے، اس لیے ہو میں مان اب منتج طور پر ان کے کفر کی وجوہ درج ذیل ہیں:

ا است و حدیث اجماع امت مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد اور ذاتی حالات کی روشی میں یہ بات قطبی اور بقین ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی برگز وہ میے نہیں جس کا قرب قیامت میں وعدہ کیا گیا ہے۔ اور ان کوسیح موجود ماننا قرآنِ کریم ، متواتر احادیث اور اجماع امت کی محکدیب ہے، لا ہوری مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کوسیح موجود مانتے ہیں، اس لیے کا فراور دائرہ اسلام سے ای طرح خادج ہیں جس طرح قادیانی مرزائی۔''

السند "مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے۔ لبذا اس کو کا فر کہنے کے بجائے اپنا وین پیٹوا قرار دینے والامسلمان نہیں ہوسکا۔"

س..... " بیجے بتایا جا چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سینکٹروں کفریات کے باوجود لا ہوری محاصت اس بات کی قائل ہے کہ (معاذ اللہ) وہ آنخضرت علیہ کا بروز تھا اور آنخضرت میں کی نبوت اس میں منعکس ہوگئ تھی، اور اس اعتبار سے اسے نبی کہنا درست ہے، بیعقیدہ دائرہ اسلام میں کسی طرح نہیں کھپ سکتا۔"

، ..... وعوائے نبوت کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف بے شار کفریات سے لبریز بیں۔ (جن کی جو تفصیل آ مے آرہی ہے) لا ہوری جماعت مرزا قادیانی کی تمام تحریروں کو

الیے غیر احمدی ہیں جو مرزا قادیانی کو کاذب یا کافر ام میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو مرزا غلام احمہ قادیانی نے مسلمان مرزا قادیانی کو نبی یا مسلح موعود نہیں مانتے ارا دو سب لا موری جماعت کے نزدیک بھی فتوائے دیانی کو مسلح موعود نہ مانا اور ان کی تکذیب کرنا عملا

ب وجد سے نہیں مانتا کہ وہ جھے مفتری قرار دیتا ہے۔'' (هیعته الوی م ۱۲۳ رومانی خزائن ج ۲۲ م ۱۲۷) میں جج صاحبان نے بھی کہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ

رنا ایک بی بات ہے۔ البذا جونتوی کندیب کرنے بل پر عائد ہوگا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

ا نے ہمارے سامنے بالا فرید موقف افتیار کیا کہ اس دستیاب ہوا ہے جس میں افعوں نے احمد یوں فماز جنازہ میں شریک ہو سکتے ہیں جو مرزا قادیانی بعد بھی معالمہ وہیں کا وہیں رہتا ہے، کیونکہ اس کی فماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی جو مرزا قادیانی جودہ طرزعمل بی کی تائید وتقد یق کرتا ہے۔''

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت بنجاب ۱۹۵۳ م ۲۱۲)
اعتبار سے عملاً لا موری اور قادیانی جماعتوں میں مسلمان غیر احمدی ہونے کی بنا پر کافر ہیں، اور دیانی کو کافر ہیں وہ کہتے افر ہیں اور سے کافر ہیں وہ کہتے افر ہیں اور سے کہتے ہیں کہ فقائے کفر کے لوث کر وفی فو فی فو وہ فود طے کریں کہ مسلمانوں کو کافر انوں کے لیے اس کے سوا اور کیا فرق پڑا کہ سے انوں کے لیے اس کے سوا اور کیا فرق پڑا کہ سے

آ کر بھی جفا کی لالم نے تو کیا کی

المرف سے بیکہا جاتا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کی

42

جمت اور واجب الاطاعت قرار دے كران تمام كفريات كى تقىدىق كرتى ہے محمطى لا مورى قاديانى كلمت بين:

"أورسي موعود كى تحريرول كا الكار در حقيقت مخفى رنگ ميس خودسيج موعود كا الكار بي" (اللهوت في الاسلام ص الاطبع روم لا جور)

یہاں یہ واضح رہنا بھی ضروری ہے کہ اسلام میں "مجد و" کا مفہم صرف اتا ہے
کہ جب اسلام کی تعلیمات سے روگردانی عام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ پھر سے
لوگوں کو اسلامی تعلیمات کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ ان مجد دین کی کوئی قانونی حیثیت نہیں
ہوتی، نہ ان کی کسی بات کو شرق جمت سمجھا جاتا ہے، نہ وہ اپنے مجد دہونے کا دعویٰ کرتے
ہیں اور نہ لوگوں کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ آھیں ضرور مجد و مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت
کریں، بلکہ میم صروری نہیں کہ لوگ آھیں مجد دکی حیثیت سے پیچان بھی جا میں جنانی جودہ سوسالہ تاریخ میں مجدوین کے ناموں میں بھی اختلاف رہا ہے اس طرح اگر کوئی مخص
جودہ سوسالہ تاریخ میں مجدوین کے ناموں میں بھی اختلاف رہا ہے اس طرح اگر کوئی مخص
انھیں مجدد شلیم نہ کرے تو شرعاً وہ گنہگار بھی نہیں ہوتا، نہ وہ اپنے تجدیدی کارنا ہے انہام کی
بنیاد پر چیش کرتے ہیں اور نہ ان کے الہام کی تقدد بق شرعاً داجب ہوتی ہے۔

اس کے بالکل برعس لا ہوری جماعت مرزا قادیانی کے لیے ان تمام باتوں کی قائل ہے لہذا اس کا بددوی کد جم مرزا قادیانی کو صرف مجدد مانتے ہیں۔ "مفالطے کے سوا کھی تیں۔ "

144

ہم نے اپی قرار ''ہم کوششیں اسلام

عقب کغریات سے ا پرچندشالیں ہ الکدتعالی کے بروز تو قرار قرار دیا ہے

توحيد اور تفر

*אפט*- ו

ں میا سر ہے۔انت

## مرزائی نبوت کی جھلکیاں ایک نظریں

ہم نے اپن قرارداد میں کہا ہے کہ!

" برگاہ کہ نی ہونے کا اس کا جموٹا اعلان، بہت ی قرآنی آیات کو جھٹلانے کی کوششیں اسلام کے بڑے برے احکام کے خلاف غداری تھیں۔''

مرزائیوں کی مزید کفریات اور گشاخیاں

عقیدہ ختم نبوت کی صریح خلاف ورزی کے علاوہ مرزا قادیانی کی تحریریں بہت ی کفریات سے بھری ہوئی ہیں یہاں تمام کفریات کا ذکر کرنا تو مشکل ہے لیکن نمونے کے طور پر چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

الله تعالی کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو آنخضرت کے کا بروز تو قرار دیا بی تھا۔ اس کے علاوہ انھوں نے متعدد مقامات پر اپنے آپ کو خدا کا بروز بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ۱۹۰۵ء کے خود ساختہ البامات میں ایک البام یہ بھی تھا کہ:

انت منی بمنزلة بروزی

لین "تو جھے میرے بروز کے رُتبے میں ہے۔"

(تذكره ص ٢٠١٧) (ريويوآف ريليجرج ٥ نبر٥ ماه اريل ١٩٠٦ م ١٩١٧)

نیز انجام آمقم میں اپن البامات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''آنُتَ مِنْی بِمَنْزَلَةِ تُوْحِیُدِی وَتَفُویْدِی تو جھے سے ایسا ہے جیسا کہ میری تو جھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحیداور تفرید'' (تذکرہ ص ۱۲۰ اربین نبر ۳۰ مرسم ۱۳۳۰ نزائن جام ۱۳۰۰ انجام آتم می ۵ نزائن جاس ایساً) نیز لکھتے ہیں:

"دیل نے اپنے کشف یل دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔"

ہوں۔" (کتاب البریس ۸۷خزائن ج ۱۳ ص۱۰ و آئینہ کمالات اسلام م ۱۹۳۵خزائن ج ۵ صابیناً)

"اور دائیکل نی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے بیں خداکی مائند، یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو برابین احمدیہ میں ہے۔انت منی بمنز للا تو حیدی و تفویدی ، "(اربین نبر ۳ م ۲۳ خزائن ج ۱ ص ۱۳۰)

ناتمام كفريات كى تقديق كرتى بهد محمعلى لامورى

ور حقیقت مخفی رنگ میں خود سے موجود کا انکار ہے۔'' (النب فی الاسلام میں الطبع دوم لاہور) ہے کہ اسلام میں 'مجد دُ' کا مفہوم صرف انتا ہے عام ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ پھر سے رتا ہے۔ ان مجدد بن کی کوئی قانونی حیثیت نہیں اجاتا ہے، نہ دہ اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کرتے انجیں ضرور مجدد مان کر ان کے ہاتھ پر بیعت

ل تقمد بق شرعاً واجب ہوتی ہے۔ تماعت مرزا قادیانی کے لیے ان تمام باتوں کی دیانی کو صرف مجدد مانتے ہیں۔'' مغالطے کے سوا

یں مجدد کی حیثیت سے پہان بھی جائیں چنانچہ

ين مجى اختلاف راب اى طرح اگر كوئى مخض

فیل ہوتا، نہ وہ اپ تجدیدی کارنامے الہام کی

## قرآن كريم كى تحريف اور گتاخياں

مرزا قادیانی نے قرآن کریم میں اس قدر لفظی اور معنوی تحریفات کی ہیں کہ ان کا شار مشکل ہے یہاں تک کہ اس فض نے یہ جمارت بھی کی ہے کہ قرآن کریم کی بہت ی آیات جو صراحة آنخضرت عظیہ کی شان میں نازل ہوئیں تھیں ان کو اپنے حق میں قرار دیا اور جو القاب اور اخمیازات قرآن کریم نے سرکار دو عالم عظیہ کے لیے بیان فرمائے سے تقریباً سب کے سب اس نے اپنے لیے مخصوص کر لیے اور یہ کہا کہ جمعے بذر بعہ وقی ان القاب سے نوازا گیا ہے۔مثلاً مندرجہ ذیل آیات قرآنی:

ا.....وَمَا اَرُسَلُنكَ اِلْاَرَحُمَةَ لِلْعَالَمِينَ. (ارَبِين نَبر ٢٥ م٣٠ ثوا أَن ج ١٥ م ٢٥) ٢ ..... وَمَا يَنُطِقُ عَنِ الْهَوى إِنْ هُوَ اِلَّا وَحُي يُولِطَى. (ارَبِين نَبر ٢٥ م ٢٦ ثوا أَن ج ١٥ م ٢٥) ٣ ..... دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا. (هَيْدِ الوَّى م ٥٥ ثوَ اَن ج ٢٢ م ٨٥) ٢ ..... قُلُ إِنْ كُنتُمُ تُحِبُونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبُكُمُ اللَّهُ.

(هيد الوي م 24 خزائن ج ٢٢ ص ٨٢)

٥..... إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللِّ فَوْقَ آيُدِيْهِمُ.

(هيقة الوي م ٨٠ خزائن ج٢٢ م ٨٠)

إِنَّا فَتَحُنَا لَكَ فَتُحًا مُبِينَا لِيَعُفِرَلَكَ اللَّهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنبِكَ وَمَا تَأَخُرَ.
 (هيد الوي ١٣٥ فزائن ج ٢٢ ص ٩٤)

ك .... يلس إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرُّ سَلِينَ. (هيقة الوي ص ١٠ فزائن ج ٢٢ ص ١١٠)

٨ .... إِنَّا أَدُسَلُنَا إِلَيْكُمْ وَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ. (هيقة الوق م اوافزائن ج ٢٢ م ١٠٥) ٩ .... سوده إِنَّا أَعُطَيْنَكُ الْكُوْتُو كَ بارے مِن برخض جانتا ہے كه يه صورت بطور خاص آخضرت عَلَيْهُ كَا امْياز بتانے كے ليے نازل بوئى حتى اوراس مِن الله تعالى نے فرمایا فقا كه "بم نے آپ عَلَيْهُ كوكور عطاكى ہے۔" ليكن مرزا قاديانى نے اس سورت كواسيخ حق ملى قرار دیا ہے اور لكھا ہے كه "إِنَّا هَانِفَكَ هُو الْاَبْعَرُ (بِ شَكَ آپ كا وَثَن مقطوع السلام بندوزاده، بدطینت، فاسد الله ہے) مِن شانى لينى بدكواور وشمن سے مرادان كا ايك "دشتى، خبيث، برطینت، فاسد القلب، بندوزاده، بدفطرت "خالف لينى نومسلم سعد الله ہے۔"

ا (ملاحظه بوانجام آئتم ص ٥٨ خزائن ج ١١ ص الينة)

ا است آنخضرت علی کے خصوص اعزاز لین معراج کو بھی مرزانے اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا کہ بیمیرے بادے میں کہا گیا ہے کہ:

سُبُعُونَ الَّه دات مِیں کِھے سِرکرا، اا.....ای معراج کے آ

فَمَّ دَنَا فَعَدَ بھی اپنی طرف منسوب ۱۲۔۔۔۔قرآن کریم نے

تشریف آوری کی بثار وَمُهَشِّرًا ا

خوش خبری دینے کے۔ مرزا غلام ا

میں میرے آنے کی پیڈ

چنانچه مرزاؤ آنخضرت علاق کے بج کے خلیفہ دوم مرزا بشیرا ایک ستقل تقریر کی جوا دہ کہتے ہیں:

'' پہلا مسئلہ اور کیا سورۂ صف کی آ: آنخضرت ﷺ کے متعلق مسیح موعود کے متعلق ن رسول کریم ﷺ کا ہے ا شیں جہال تک غور کرتا ہ لفظ قرآن کریم میں آیا۔

بیشرمناک، قادیانی مبلغ سیّدزین الع

ساس قدرلفظی اورمعنوی تحریفات کی بین که ان کا آیہ جمادت بھی کی ہے کہ قرآن کریم کی بہت ی يں نازل ہوئيں تھيں ان كواپنے حق ميں قرار ديا نے مرکار دو عالم عللے کے لیے بیان فرمائے تھے مضوص كر لي أوريه كها كه مجص بذريعه وى ان آيات قرآني:

· (اربعین نمبر۳مس۳ فزائن ج ۱۸م۰) في يُوطى. (اربعين تبرهم ٣٦ تزائن ج ١٨م ٢٧١)

(هيقة الوي م ٥٤ خزائن ج ٢٢ ص ٨٨)

لُ يُحَبِّبُكُمُ اللَّهُ.

(هنيقته الوي من ٤٧ خزائن ج ٢٢ من ٨٢) ةَ اللَّهَ يَدُ اللِّ فَوْقَ آيُدِيْهِمُ.

(هيقة الوي ص ٨٠ نزائن ج ٢٢ ص ٨٣)

كَ اللَّهُ مَاتَقَلَّمَ مِنْ ذَنُبِكَ وَمَا تَأَخُّرَ. (هيقته الوي ص٩٥ خزائن ج ٢٢ص ٩٤)

(هينته الوي ص ٤٠ اخزائن ج ٢٢ ص ١١٠)

لَيْكُمْ. (هيقة إلوي ص ١٠١ نزائن ج ٢٢ ص ١٠٥) بارے میں مرفض جانا ہے کہ بیصورت بطور لیے نازل ہوئی تھی اور اس میں اللہ تعالی نے فرمایا يكن مرزا قادياني نے اس سورت كواي حق كَ هُوَ الْأَبْتُرُ (بِ شَك آبِ كا رَثْمَن مقطوع مرادان کا ایک دشقی، خبیث، برطینت، فاسد سلم سعد الله ہے۔''

الاحظه بوانجام آئتم ص ٥٨ خزائن ج ١١ ص الينا) بنی معراج کو بھی مرزانے اپنی طرف منسوب لها كيا ہے كه:

سُبُطْنَ الَّذِي اَسُرى بِعَبُدِم لَيُلاً. وه ياك ذات وبى خدا ب جس نے ايك (د يكيئ هيقة الوي م ٨ مزائن ج ٢٢ ص ٨١) رات میں تھے سیر کرا دیا۔ اا .... ای معراج کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ: ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْمَيُنِ أَوُ أَدُنى. مرزا غلام احمر قاديانى في يرآيت بھی اپنی طرف منسوب کی ہے۔ (هيقة الوحي من ٢ عفرائن ج ٢٢ من ٢٩) ١٢..... قرآن كريم في بيان كيا ب كدحفرت عيلى الطفية في الني قوم كوآ تخضرت ما في كي تشريف آوري كي بثارت دية بوئ فرمايا تما:

109

وَمُبَشِّرًا الْمِرْسُولِ يُأْتِي مِنْ بَعْدِى اِسْمُهُ آحُمَدُ. "اور ش ايك رسول كي خوش خرى دينے كے ليے آيا مول جو ميرے بعد آئے گا اور اس كا نام احمد عظ موكان مرزا غلام احمد قادیانی نے انتہائی جسارت اور ڈھٹائی سے دعوی کیا کہ "اس آیت

میں میرے آنے کی پیٹاکوئی کی گئی ہے اور احمہ سے مراد میں ہوں۔"

(ازالداوبام ص ١٤٦ خزائن ج ١٥ ص ١١٣١)

چنانچہ مرزائی صاحبان ای پر ایمان رکھتے ہیں کہ اس آیت میں احمد سے مراد آ تخضرت الله على الله على الله على معاد الله على مرزا غلام احد قادياني بـ قاديانون کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے 12 دمبر 1910ء کو ایک منتقل تقریر کی جوانوار خلافت میں ان کی نظر فانی کے بعد چیسی ہے۔اس کے آغاز میں

" ببلا مسلد بد ب كرآيا حفرت من موعود كانام احد تقال يا آ مخضرت على كا، اور کیا سورہ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی من ہے، المنحضرت عليه كم معلق ب- يا حضرت من موعود كم متعلق؟ ميرا يه عقيده ب كه بيآيت مسى موعود كے متعلق ہے اور احمد آپ بى بين، ليكن اس كے خلاف كها جاتا ہے كه احمد نام رسول كريم علية كاتب اورآپ كے سواكس اور محض كواحد كہنا آپ علية كى بتك بے ليكن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرایقین بڑھتا جاتا ہے۔ اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن كريم مين آيا ہے، وہ حضرت مسح موجود (يعني مرزاغلام احمة قادياني) كے متعلق بي ہے" (انوارخلافت ص ۱۸)

به شرمناک، اشتعال انگیز، مجرسوز اور ناپاک جمارت اس حد تک بردهی که ایک قادیانی مبلغ سیدزین العابدین ولی الله شاه نے "اسمهٔ احم" کے عنوان سے ١٩٣٣ء کے جلسه سالانہ قادیان میں ایک مفصل تقریر کی جوالگ شائع ہو پھی ہے۔ اس میں اس نے صرف یہ بی دعویٰ نہیں کیا کہ '' ذکورہ آیت میں احمد سے مراد آنخضرت ﷺ کے بجائے مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی کہ سورہ صف میں صحابہ کرام کو فتح ونصرت کی جتنی بشارتیں دی گئی جیں وہ صحابہ کرام کے لیے نہیں قادیانی جماعت کے لیے تھیں۔ چنانچہ اپنی جماعت کو خاطب کرتے ہوئے وہ کہتا ہے:

" د پس به اُخریٰ اُ کتنی بے بہا نعت ہے جس کی محابقتی کرتے رہے مگر وہ اسے عاصل نہ کر سکے اور آپ کول رہی ہے۔''
عاصل نہ کر سکے اور آپ کول رہی ہے۔''
غیزی مرس سر سر المسائل میں سیاللہ سے میں کہ اور آپ کول رہی ہے۔''

غور فرمائے کہ سرکار دوعالم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کرام کی بیرتو ہیں اور قرآنِ کریم کی آیات کے ساتھ بیر گھناؤنا نداق مسلمانوں جیسا نام رکھنے کے بغیر ممکن تھا؟ مرزائی ''وری'' قرآن کے برابر

پھریہ جمارت بہیں پرختم نہیں ہوئی۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس پر نازل ہونے والی نام نہاد وجی (جس میں انتہائی درجے کی تفریات اور بازاری باتیں بھی موجود ہیں) ٹھیک قرآن کے برابر ہے، چنانچہ اپنے ایک فاری قصیدے میں وہ کہتا ہے:

آنچه من بشوم ز وی خدا بخدا پاک دانمش ز خطا بچو قرآن منزه اش دانم از خطابا بمیں است ایمانم

(زول استے ص ۹۹ فزائن ج ۱۸ ص ۱۷۷)
دولین خدا کی جو وجی میں سنتا ہوں خدا کی قتم میں اسے ہر غلطی سے پاک سجھتا

ہوں قرآن کی طرح اسے تمام غلطیوں سے پاک یقین کرتا ہوں۔ یکی میرا ایمان ہے۔'' مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ قرآن کی طرح میری وی بھی حد اعجاز کو پینی ہوئی ہے اور اس کی تائید میں انھوں نے ایک پورا قصیدہ اعجاز یہ تصنیف کیا ہے جوان کی کتاب''اعجاز احمدی'' میں شائع ہوگیا ہے۔''

انبياء عليهم السلام كى توبين

اس کے علاوہ پوری امت مسلمہ انبیاء علیم السلام پر ایمان لانے اور ان کی تعظیم و آیت قرآنی: وَانْحُرى تُحِدُونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللهِ وَ فَتُحْ قَرِیْتُ. (الفنسا/۱۱)

٥٢

نقدیس کوجز انصل متصلیک فرمایا جوان میس کھڑے ا ملاحظہ فرمائیے اسسی''یورپ

حضرت عيسلىا

۲..... '' مجھے کا بعض وفت س خیس کہ افیول خیا نے کی عا تھا اور دوسرا افا س.....مرز اغلا

'' عریم سے بڑھ ہم.....ازالہاو

میرے منبر پر پا ۵..... خدا نے تقدیس کو جزوایمان مجھتی ہے سرکار دو عالم محمر مصطفیٰ سی بغیر کسی ادنیٰ شبہ کے تمام انبیاء سے افضل تھے کیکن بھی آپ سی انتظام استعال نہیں افضل تھے کیکن بھی آپ سی انتظام استعال نہیں فرمایا جو ان کے شایانِ شان نہ ہولیکن مرزا غلام احمد قادیانی انسانی پستیوں کے تحت الاو کی شاک میں جو گستاخیاں کرتے رہے۔ اس کا نمونہ مل کھڑے ہو کر بھی انبیاء علیم السلام کی شان میں جو گستاخیاں کرتے رہے۔ اس کا نمونہ ملاحظ فرمائے:

ا سبب تو بیتھا کہ حضرت میسلی النظامی اسب تو بیتھا کہ حضرت میسلی النظامی اسب تو بیتھا کہ حضرت میسلی النظامی اسب کی اجب سے اللہ میں النظامی الن

السندن بجھے کی سال سے ذیابیطس کی بیاری ہے پندرہ بیس مرتبہ روز پیشاب آتا ہے اور بعض وقت سوسو وفعہ ایک دن میں پیشاب آیا ہے۔ ۔۔۔۔۔ ایک دفعہ بھے ایک دوست نے بیصلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے لیس علاج کی غرض سے مضا لکتہ خیس کہ افیون شروع کر دی جائے میں نے جواب دیا کہ اگر میں ذیابیطس کے لیے افیون خیس کہ افر میں ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ شخصا کر کے بیدنہ کہیں کہ پہلاسے تو شرائی تھا اور دوسرا افیونی۔'

سى مرزا غلام احمد قادياني ايك نظم ميس كمتية بين:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

اوراس کے بعد لکھتے ہیں:

"بیہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی روسے خدا کی تائید سے ابن مریم سے بڑھ کرمیر ہے ساتھ نہ ہوتو میں جھوٹا ہوں۔" (دافع البلاء ص ۲۰،۲۰ خزائن ج ۱۸ص ۲۲۰۰) سسساز الداوہام میں مرزا قادیانی نے اپنی ایک فاری نظم کھی ہے اس میں وہ کہتے ہیں: ایک منم کے حسیب دان است میں م

ایک منم که حسب بثارات آمم عینی کاست تابه نهدپا به منبرم

(ازالدادہام ص ۱۵۸ نزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

لینی! "دید میں ہوں جو بشارتوں کے مطابق آیا ہوں۔عیسیٰ کی کیا عجال کہ وہ

مير منبريرياؤل ركه سكين

ه .....خدا نے اس امت میں ہے موجود ..... بھیجا، جو اس ..... پہلے مسیح سے اپنی تمام

ر تقریر کی جوالگ شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اس نے صرف یہ ایت میں احد سے مراد آنخفرت اللہ کے بجائے مرزا غلام احمد سے کرنے کی کوشش کی کہ سورہ صف میں سحابہ کرام کو فتح و نصرت میں وہ سحابہ کرام کو فتح و نصرت کی دو سحابہ کرام کے لیے تھیں۔ کرتے ہوئے وہ کہتا ہے:

کتنی بے بہانعت ہے جس کی محابقتی کرتے رہے مگر وہ اسے رہی ہے۔'' (امد اجرص ۲۷)

رکار دوعالم ﷺ اور آپ سالٹ کے اصحاب کرام کی بیاتو بین اور اتھ بیگھناؤنا فداق مسلمانوں جیسا نام رکھنے کے بغیر ممکن تھا؟ کے برابر

الله برختم نہیں ہوئی۔ بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بیہ می دعویٰ الی نام نہاد وی (جس میں انتہائی درجے کی کفریات اور بازاری قرآن کے برابر ہے، چنانچہ اپنے ایک فاری قصیدے میں وہ

> من بشنوم ز وحی خدا پاک دائمش ز خطا قرآن منزه اش دانم خطابا جمیں است ر ایمانم

( زول کمیے ص ۹۹ نزائن ج ۱۸ص ۲۷۷) د قت مطلط بر سمہ

دوی میں سنتا ہوں خداکی فتم میں اسے ہر ظلطی سے پاک سجھتا ام ظلمیوں سے پاک یقین کرتا ہوں۔ یمی میرا ایمان ہے۔' دیانی نے بیہ بھی دعولیٰ کیا کہ قرآن کی طرح میری وتی بھی حد ) کی تائید میں انھوں نے ایک پورا قصیدہ اعجازیہ تصنیف کیا ہے۔'' پائیس شائع ہو گیا ہے۔''

انبياء عليهم السلام كي توبين

ی امت مسلمدانیا علیم السلام پر ایمان لانے اور ان کی تعظیم و بی فیعیونهٔ نَهَا مَصُوّ مِنَ اللّهِ وَ فَتُحْ فَرِیْتُ. (النف ۱۱/۱۲)

ΨI

145

یں مغائی سے پوری حلاش کی جائے تو

پجرتما مرزا غلام احمد قاد عظمت پرنجمی دسه "خور

اب جلالی رنگ کو کی کرنوں کی اب رنگ میں ہو کر شا اند ڈی

عالم الله كا بروز

نیز ہے کہ:

ال! ليے جا نداورسور کے۔

صحابه کی تو ہو، وہ صحابہ کرا<sup>ا</sup> خدمت ہیں: شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسر کے سیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء صسافزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۸..... نیزتمام انبیاء علیم السلام پراپی فضیلت ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
 یا نانصانی ہوگی۔ آگر یہاں خود مرزا قادیانی کی"راست باز" سیرت کے دوایک واقع ذکر نہ کیے جائیں۔مرزا قادیانی کے"دفض بھر" یعنی نگاہیں پنجی رکھنے کے جائیں میں لکھتے ہیں۔

'' حضرت سیج موجود کے اندرون خاند ایک نیم دیوانی می عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی ایک دفعہ اس نے کیا حرکت تھے وہاں ایک ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت بیٹھ کر کھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں کھرا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور نگی بیٹھ کر نہانے لگ کی حضرت اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔''
نہانے لگ کی حضرت اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔''
(ذکر حبیب میں ۲۸ مزد تھے صادق قادیانی)

نیز ایک لوجوان عورت عائشہ نامی مرزا قادیانی کے پاؤل دبایا کرتی تھی، اس کے شوہر غلام محمد کلھتے ہیں، ''حضور کو مرحومہ کی خدمت پاؤل دبانے کی بہت پندھی'' (الفنل ۲۰ مارید ۱۹۲۸ء میں 2۰ ۱۵ نبر۲۳)

اس کے علاوہ جو اجنبی عورتیں مرزا قادیانی کے گھر ہیں بہتی تھیں اور ان کی مختلف خدمات پر مامور تھیں ان کی تفصیل کے لیے (طاحظہ ہوسرت المہدی از مرزا بشر احمد ایم اسے ۲۰۱۳ جسم ۱۳۱۳ جسم ۲۵۳ جسم ۲۵

جبدعوام کے کیے نتو کی بیتھا کہ بوڑھی عورت سے بھی مصافحہ کرنا جائز نہیں۔

(ميرت المهدى ج٢ص ٢٦)

اور مفتی محمد صادق لکھتے ہیں:

''ایک شب دس بج کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا.....حضرت نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے تا کہ معلوم ہو کہ دہاں کیا ہوتا ہے۔'' (ذر صبیب ص ۱۸) آ تخضرت على كى شان ميس كستاخي

پرتمام انبیاء کیم السلام پر اپنی نضیلت ظاہر کر کے بھی اُسیس تسلی نہیں ہوتی، بلکه مرزا غلام احمد قادیانی کی گتا خیول نے سرکار دو عالم رحمتہ للعالمین محمد مطفیٰ عظیم کے دامن عظمت پر بھی دست درازی کی کوشش کی ہے، لکھا ہے کہ:

' فوب توجه کر کے من لو کہ اب اسم محمد سیالی کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں لینی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باتی نہیں، کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا سور جنگ کی کرنوں کی اب برواشت نہیں، اب جاند کی شنڈی روشیٰ کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہوکر میں ہوں۔'' (ابعین نبر مس ۱۵ فرائن ج ۱م ۴۳۵)

اور خطبہ الہامیہ کی وہ عبارت پیچھے گزر چکی ہے جس میں اس نے اپنے کوسر کارِ دو عالم ﷺ کا بروزِ ٹانی قرار دے کر کہا ہے کہ یہ نیا ظہور پہلے سے اشداقو کی اور اکمل ہے۔ (دیکھئے خطبہ الہامیص ۲۷۲ خزائن ج ۱۲ مس ایساً)

نیز اپنے تصیدۂ اعجازیہ میں (جے قرآن کی طرح معجز قرار دیا ہے) یہ شعر بھی کہا

ہے کہ:

لهٔ خسف القمر المنير وان لي غسهٔ القمران المشرقان انكر علم المشرقان الكر

اس لیعنی آ تخضرت بھالے کے لیے چاند کے ضوف کا نثان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟ (اعجاز احمدی م اعفر ائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)
سے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا؟ (اعجاز احمدی م اعفر ائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں

صحابة كى توبين جو محض اس ديده دليرى كساته انبياء عليم السلام كى توبين كرسكا مو، وه صحابة كل توبين كرسكا مو، وه صحابه كرام كو تو كيا خاطر بين لاسكا هي؛ چنانچه مندرجه ذيل عبارتيل بلا تبعره پيش خدمت بين:

) نے اس دوسرے میچ کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع اللام ساخزائن ج

(دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳) بس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسے ابن مریم میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا اور وہ نشان جو مجھ سے

یک رستی اول وه هر رسته رستی اور وه سال دو. لگانه" (هیقه الوی می ۱۵۸ نزائن ج ۱۵۲ می ۱۵۲)

خ زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بردھ کر ثابت نہیں است ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور بھی نہیں سنا گیا کہ مائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے وجود تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی میں بیکی کا نام حصور (باعفت) رکھا گرسی کا بینام نہ رکھنے سے مانع تھے۔'' (مقدمہ دانع البلاء نزائن ج ۱۸ص ۲۲۰)

ائی فضیلت ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: خود مرزا قادیائی کی"راست باز" سرت کے دوایک واقع ذکرند المفتی محد صادق، مرزا قادیانی کے"فض بھر" لین نگاہیں نجی رکھنے

ندرونِ خانہ ایک نیم دیوانی س عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی انکرے میں حضرت بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک آن کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور تگی بیٹھ کر معروف رہے اور پچھ خیال ندکیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔''

(ذر حبیب ص ۲۸ مولفه محد مادق قادیانی) تشه نامی مرزا قادیانی کے پاؤل دبایا کرتی تھی، اس کے شوہر غلام محمد قال دیانے کی بہت پیند تھی۔" (افسنل ۲۰ ماری ۱۹۲۸ء ص عرح ۱۵ نبر ۲۷) تیس مرزا قادیاتی کے گھر جس رہتی تھیں اور ان کی مختلف خد مات پر به ویرت المهدی از مرزا بشر احدایم۔اے م ۲۱۰ جسم س ۲۳ جسم س ۲۳ جسم س ۲۳ س

> تھا کہ بوڑھی حورت ہے بھی مصافحہ کرنا جائز نہیں۔ (سرت الم

(سیرت المهدی ج۲م ۲۷)

۔ قریب میں تھیٹر میں چلاگیا جو مکان کے قریب ہی تھا۔۔۔۔حضرت معلوم ہوکہ وہاں کیا ہوتا ہے۔'' (ذکر حبیب ص ۱۸) شعائر اسلامی کی "اس زما ہے۔ اس کیے اب و دودھ ہے گا۔" آ مے کہتے یہاں نہیں آتے ، مجھے كاثا جائے گاتم ڈروك ماؤل كا دوده سوكه جاياً لوگول کے قبضہ میں نے قادیان کواس کام کے

أسلام اورم بیت عظام کی شان میں رسول، الله كا يروز، خاتم كومحابه كرام كها كيا اور ام المؤمنين قرار ديا گيا\_ ارضِ حرم اور''ام القرئ'

(خطبه جمعه مرزامحود قاديا

۳..... اورمرزا غلام احم

ا...... 'جو مخص میری جاعت میں داخل ہوا در حقیقت سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں (خطبه الهامية ص ٢٥٨ خزائن ج ١٦ص الينا) ٢ ..... دمين وبي مهدى مول جس كي نبيت ابن سيرين سے موال كيا ميا كه كيا وه حضرت ابوبكر ك درجه يرب تو انھوں نے جواب ديا كه ابوبكر كيا وہ تو بعض انبياء سے بہتر ہے۔" (اشتهار معیار الاخیارس ۱۱ مجموعه اشتهارات ج ۳ص ۲۷۸) ٣..... ورانى خلافت كا جھكرا چھوڑو۔ اب نئ خلافت لوء ايك زنده على تم ميں موجود ہاس کوچھوڑتے ہواورمردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات احمدیص ۱۳۱۱ج۱) س..... د بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصتہ نہ تھا وہ ابھی اس عقیدے سے بے خرتھے۔'' (ضميمه برابين احديدج ٥ص ١٢٠ خزائن ج ٢١ص ٢٨٥) یہاں ''نادان محالی'' کا لفظ حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ کے لیے استعال (و کیھئے خطبہ الہامیر ص ۱۳۹ وحقیقت الوحی ص ۳۴،۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۳۰) اہل بیت کی تو ہین ا ..... گنتاخی اور جمارت کی انتها ہے کہ لکھتے ہیں: و حضرت فاطمه في كشفى حالت من اين ران برميرا سرركما اور مجه دكها يا كديس اس میں سے ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازاله حاشیه ص ۹ خزائن ج ۱۸ص۳۲) سی است و میں خدا کا کشتہ ہوں، لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ تھا۔ بس فرق کھلا کھلا اور (اعجاز الحدي ص المخزائن ج ١٩ص ١٩٣) سس و من خدا ك جلال اور مجدكو بعلا ديا، اور تمبارا وروصرف حسين بكيا تو اتكاركرتا ہے؟ اس بداسلام پرایک مصیبت ہے۔ کتوری کی خوشبو کے پاس کوہ کا دھر ہے۔" (اعجاز احمدي ص٨ خزائن ج١٩ ص١٩١)

کربلائیست سیر بر آنم صد حسین است در گریبانم (نزول أكسيح ص ٩٩ فزائن ج ١٨ص ٢٧٨)

٥ ..... آنخضرت علي كالل بيت كى تومين ك بعد ائى اولادكو "في تن"ك لقب س مقدس قرار دیتے ہوئے کہا:

میری اولاد سب تیری عطا ہے ہر ایک تیری بثارت سے ہوا ہے 44

یہ پانچوں جو کہ نسل سیّدہ ہے یکی ہیں ڈخ تن جن پر بنا ہے

(در مثین اردوص ۴۵)

شعائر اسلامی کی توبین مرزابشرالدین محمود لکھتے ہیں:

"اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے قادیان کو تمام دنیا کی بستیوں کی اُم قرار دیا ہے۔ اس لیے اب وہی بستی پورے طور پر روحانی زندگی پائے گی۔ جو اس کی چھاتیوں سے دورھ بے گی۔"

دورھ بے گی۔"

آکے کہتے ہیں:

'' دهفرت می مود نے اس کے متعلق بردا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار کیا اس کے متعلق بردا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار کیا اس بیس آتے، جھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کا تا جائے گا تم فردو کہ تم شل سے نہ کوئی کا تا جائے، پھر بیتازہ دودھ کب تک رہے گا، آخر ماؤں کا دودھ سوکھ جایا کرتا ہے، کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔'' ماؤں کا دودھ سوکھ جایا کرتا ہے، کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔''

"آج جلسه کا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی ج کی طرح ہے ..... ج کا مقام ایسے لوگوں کے بقشہ میں ہے، جو احمد یوں کو قل کر دینا بھی جائز سجھتے ہیں، اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرد کیا ہے۔" قادیان کو اس کام کے لیے مقرد کیا ہے۔"

(خطبه جمعه مرزامحمود قادیانی مورند ۲۵ دیمبر ۱۹۱۳ء برکات خلافت م وطبع اول ضاء الاسلام پریس قادیان) ما ..... اور مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں ۔

زین تادیان اب محرّم ہے جومِ خلق سے ارض حرم ہے

بجومِ علق سے ارض حرم ہے (ریٹین ص۵۲) اسلام، محابہ کرام اور اہل اور مسلمانوں کی مرم ترین شخصیات انبیاء علیہم السلام، محابہ کرام اور اہل

بیت عظام کی شان میں ایک معلم کھلا گتا خیوں کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی جیے فض کو نبی، رسول، اللہ کا بروز، خاتم انبیاء اور محم مطلق علی ایک علیہ دوں کے اس کے مریدوں کو محابہ کرام کہا گیا اور ان کے ساتھ رضی اللہ عنبم لکھا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ہوی کو ام المومنین قرار دیا گیا۔ مرزا کے جانشینوں کو خلفاء اور صدیقین کے لقب عطا ہوئے، قادیان ام المومنین قرار دیا گیا۔ مرزا کے جانشینوں کو خلفاء اور صدیقین کے لقب عطا ہوئے، قادیان ارض حرم اور 'ام القریٰ' کہلایا اور اپنے سالانہ جلے کو' جج" کہا گیا۔ اس کے باوجود بیا صرار

نت مردار خیر الرسلین کے صحابہ میں خطبہ الہامی میں ۲۵۸ خزائن ج ۲۱ ص ایناً)
ین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت
لیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔'
لاخیار ص ۱۱ مجموعہ اشتہارات ج ۲۳ ص ۱۲۵۸)
لوہ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس
لہ نہ تھا وہ ایھی اس عقیدے سے بے
لہ نہ تھا وہ ایھی اس عقیدے سے بے
احدید ج ۵ص ۲۱ خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

ا در حفرت ابو ہر روہ کے لیے استعال دادی ص سر سر مردہ کے لیے استعال دادی ص سر سر سردائن جسم س

ان پرمیرا سرر کھا اور جھے دکھایا کہ میں کی کا ازالہ حاشیہ م ۶ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۳) وں کا کشتہ تھا۔ لیس فرق کھلا کھلا اور

(اعباز احمدی ص ۸۱خزائن ج۱۹ ص ۱۹۳) بارا ورد صرف حسین ہے کیا تو اٹکار کرتا

شبوکے پاس کوہ کا ڈھیر ہے۔'' (اعجاز احمدی ۲۸خزائن ج ۱۹ ص۱۹۳) یہ نہ

ر ہمر آنم ی در گریانم (نزول آس ۹۹ مزائن ج۱۸ص ۲۷۷) مدانی اولاد کو''جُ تن'' کے لقب سے

> ) عطا ہے سے ہوا ہے

ہے کہ سلمان ہیں تو بس یمی ، اور اسلام ہے تو صرف قادیا نیول کے مذہب میں ۔ تفو بر تو اے چرخ گردواں تفو

مرزا قادیانی کے چند الہامات اور ان کی زندگی کے چند اہم کوشے چیش کرتے ہیں مرزا قادیانی کے چند اہم کوشے چیش کرتے ہیں مرزا قادیانی کے چند اہم کوشے چیش کرتے ہیں تاکہ وہ یہ اندازہ کرسکیں کہ مرزائی صاحبان جس شخص کو نبی اور رسول کہتے ہیں وہ کیا تھا؟ اور عقیدہ ختم نبوت سے قطع نظر، اس مزاج اور اس انداز کے انسان میں کہیں دور دور ' نبوت' کے مقدس منصب کی کوئی بونظر آتی ہے؟ پہلے الہامات کو لیجئے جو بلاتبمرہ حاضر ہیں:

"زیادہ تر تعب کی بات یہ ہے بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے پہر بھی جا کا دیا ہے۔ " جن سے مجھے پہر بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ " (زول اس محصے کا من ۱۸۵ مندائن ج ۱۸ من ۱۳۵ م

حالانکد قرآن تھیم میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے: وَمَا اَدْسَلْنَا مِنُ رَّسُولِ إِلَّا بِلِسَانِ قُومِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ. (ابراہیم) (ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا گرا پی توم ہی کی زبان میں تا کہ آھیں کھول کر بتا دے) اس طرح خود مرزا قادیانی نے بھی چشمہ معرفت میں تحریر کیا ہے:

"بالكل غير معقول اور بيبوده امر به كه انسان كى اصل زبان توكوئى بواور الهام الله كوكى اور زبان على موجس كو وه مجه بهى نبيل سكما كونكه الله شك تكليف مالايطاق بهداور اليه الهام سے فائده كيا بواجو انسانى سجھ سے بالاتر بهد" (چشمه معرفت م ۲۹ خزائن ج ۲۲ م ۱۸۸)
البهام سے فائده كيا بواجو انسانى سجھ سے بالاتر بهد" (چشمه معرفت م ۲۹ خزائن ج ۲۲ م ۱۸۸)
اب مرزا قاديانى كے اليے البها مات اور مكاشفات ملاحظه فرمائے قرآن عليم اور ايخ فيلے كے خلاف مرزا قاديانى كو ان زبانوں ميں بھى البها مات ہوئے ہيں جن كو وہ خود بھى نہيں سجھ سكتے۔

ہم بطور نمونہ مرزا قادیانی کے چند الہام درج کرتے ہیں:

ا اسس اکھی ایکی لیک سَبَقُتی ایکی آوس: ترجمہ: اے میرے فدا اے میرے فدا اُجھے

کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ ای الہام کا لیتن ایلی آوس بباعث سرعت ورود مشتبد ہا اور نہ

اس کے پچرمعنی کھلے۔'' (البشریٰ جاص ۳۱ مجوعہ الہامات مرزا قادیانی)

اسس کے پچرمعنی کھلے۔''

اس کے پیرمعنی کھلے۔''

ابین احمد یہ نے برائین احمد یہ کے تیسرے حصتہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ

برائین احمد یہ نے فلاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں

نشوونما پاتارہا۔ کی گئی اور استعا اور آخر کی مینے سے میں این مرا سا...... "پویلاور پلیدی اور تایا کی

٣٠......"رَبِّنَا عَا يا

مے اور تجھ میں ج

۵..... "ایک دفه دقت بولی کیونکه لیے دعا کی گئی ا میرے سامنے آ اس نے کھانام

بولتا ہے وہ نی کہ است در ای کی جس پر کھ کے جس پر کھ کے کہ کی ایک موق کے لیے اشار میں کی کھویا آ

معنی ابھی تک

نشوونما بإتا ربا بهر جب اس بردو برس گزر محے .....مریم کی طرح عیملی کی روح مجھ میں لفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حالمہ تھمرایا گیا۔ درد زہ مجھے تند مجمور کی طرف لے آئی اور آخر کی میننے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسی بنایا گیا بس اس طور سے میں ابن مریم کھیرا۔" (کشتی نوح ص ۲۱، ۲۷ فزائن ج ۱۹ ص ۵۰) 

پلیدی اور نایا کی پراطلاع پائے مرخدا تعالی تجفے اپنے انعامات دیکھائے گا، جومتواتر ہول کے اور تجھ میں چفن نہیں بلکہ بچہ ہو گیا ہے ایا بچہ جو مزلد اطفال اللہ ہے۔"

(تتدحقيقت الوحي ص ١٣٣ فزائن ج ٢٢ ص ٥٨١)

م ....."رُبُّنَا عَاجَ مارارب عاتى ہے۔ عاج كے معنى البحى تك نبيس كھلے"

(برابین احدید بر چیارج اص ۵۵۱ فزائن ج اص۲۲۲)

۵..... 'ایک دفعه ۵ مارچ ۱۹۰۵ء کے مینے میں بوقت آ مدنی لنگرخاند کے مصارف میں بہت دقت ہوئی کیونکہ کشرت سے مہمانوں کی آ مرتقی اور اس کے مقابل پر روپید کی آ مدنی کم ، اس ليد دعاكي كئ ٥ مارج ١٩٠٥ ويس نے خواب يس ديكما كدايك فخف جو فرشته معلوم بوتا تعا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت ساروپیدمیرے دامن میں ڈال دیا میں نے اس کا نام بوچھا اس نے کہا نام کھیٹیں میں نے کہا آخر کھوتو نام ہوگا اس نے کہا میرا نام ہے لیچی۔ فیجی۔ (هيقة الوي ص ١٣٣ خزائن ج ٢٢ ص ١٣٣)

مرزا قادیانی کے فرشتہ نے یا پہلے جموٹ بولا یا بعد میں جس نبی کا فرشتہ جموث

بولتا ہے وہ نبی کیسے سچا ہوسکتا ہے؟

٢ ..... د ٢٨٠ فروري ١٩٠٥ء حالت كشفي مين جبكه حضرت كي طبيعت ناسازتهي ايك شيشي وكهائي (تذكروص ۲۲۵) منى جس برلكها جوا تعاله خا كسار ببير منك."

المسسمرزا قادیانی کے ایک خاص مرید قاضی یار محمد قادیانی بیداد ایل پلیڈر اید مرجبہ ٹر یکٹ نمبر ۱۳۳ موسوم''اسلامی قربانی ص ۱۲ میں تحریر کرتے ہیں''جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر اپنی حالت بیظاہر فرائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری مونی کہ کویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالی نے رجوایت کی طاقت کا اظہار فرمایا، سجھنے والے کے لیے اشارہ کائی ہے۔''

٨..... " چر بعد اس كے خدانے فرمايا: هعنا ، نعسا دونوں فقرے شايد عبراني بيں ۔ اور ان كے معنی ابھی تک اس عاجز پرنہیں کھلے پھر بعداس کے دونقرے انگریزی میں جن کے الفاظ کی ، قادیانیوں کے فرہب میں ۔ لردوال تفو

كان اسمبلى كى معلومات اور دلچيسى كے ليے ندگی کے چنداہم کوشے بیش کرتے ہیں ل کو نبی اور رسول کہتے ہیں وہ کیا تھا؟ اور نداز کے انسان میں کہیں دور دور''نبوت''

ات كوليجيُّ جو بلاتبره حاضر ہيں: الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں

لمسكرت يا عبرانى وغير**ب**" (نزول أسيح م ١٥ فزائن ج ١٨ ص ٣٣٥)

أُوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ (ابرابيم) (الم ف كولَى میں کول کر بنا دے) له معرفت میں تحریر کیا ہے:

انسان کی اصل زبان تو کوئی مواور الهام اس ینکداس میں تکلیف مالا بطاق ہے۔ اور ایسے \_" (چشمه معرفت ص ۲۰۹ نزائن ج ۲۲۳ ص ۲۱۸) ور مكافئفات ملاحظه فرمائية قرآن تحكيم اور ) مِن بھی الہامات ہوئے ہیں جن کو وہ خود

ام درج کرتے ہیں:

رجمہ: اے میرے خدا اے میرے خدا مجھے لی آ وس بباعث سرعت و رودمشتبه رما اور نه البشري ج اص ٣٦ مجموعه البامات مرزا قادياني) ے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ یمیت میں میں نے برورش یائی اور بردہ میں محمدی بیگم سے
بیکم تھا۔ والد ای
مرزا قادیانی نے
دی کہ ''خدا تعالی
دی کر ''خدا تعالی
اپنی بڑی لڑی کا اور
بعدازاں ہر چند
معمی طرح بھی ر
اور فر
سکا۔ اور سلطان
آخر
سکا۔ اور سلطان
بیمر پیشکوئی کی ک

طرف سے ہیر

ىيەپىشگوئيال تىر

صحت بباعث سرعت الهام ابھي تک معلوم نہيں اور وہ يد بين آئي لؤ يو، آئي شيل كو يو، لارج (براین احدید م ۲۵۵ خزائن ج اص ۱۲۳) ٩ ..... "أيك دفعه كى حالت ياد آئى ہے كه أكريزى مين اوّل بيالهام بوا، آئى لؤ يو- آئى ايم ودیو۔ آئی شیل میلپ یوآئی کین وہٹ آئی ول ڈو۔ پھر بعداس کے بہت زور سے جس سے بدن كانب كيابيالهام مواردي كين وف دي ول ذور اوراس وقت ايك ايها لبجد اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا کہ ایک انگریز ہے جوسر پر کھڑا بول رہاہے اور باوجود پر دہشت ہونے کے پھر اس میں ایک لذت تھی جس سے روح کومعنی معلوم کرنے سے پہلے ہی ایک تسلی اور تشفی ملی تھی اور بدانگریزی زبان کا الہام اکثر ہوتا رہتا ہے۔" ( تذكره مجموعه البهامات مرزاص ٦٣٠٦٣) •ا..... و کشفی طور پر ایک مرتبه ایک مخص دکھایا گیا اور مجھے خاطب کر کے بولا۔ " ہے رودر مویال تیری است گیتا میں کھی ہے۔'' ( تذکره مجموعه الهامات مرزاص ۳۸۰) اا ..... مجھے مجملہ اور الہاموں کے اپنی نسبت ایک بیابھی الہام ہوا تھا کہ " ہے کرش رودر مویال تیری مہما گیتا میں لکھی ہے۔" (تذكره ص ۴۸۰) ۱۲ ..... "جبیا که آرمیقوم کے لوگ کرش کے ظہور کا ان دنوں میں انظار کرتے ہیں وہ کرش میں بی ہول اور یہ دعوی صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالی نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ جو کرش آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا، وہ تو بی ہے آریوں کا بادشاہ' (تذكره ص ۱۳۸۱) ١٣ .....مرزا قادياني كا ايك نام خدا تعالى نے بقول مرزا بشير الدين حسب ذيل ركھا، ديكھو الفعنل ٥ اير مل ١٩٢٧ و "أمين الملك عيد منظم بهادر" (تذكره الهامات مرزاص ٢٧٢) مرزا قادیانی کی پیشینگوئیاں

مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ:

"بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جائینے کے لیے ہماری پیشگوئی
سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔" (آئینہ کمالات اسلام م ۲۸۸ نزائن ج هم ایونا)
اب ہم یہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی صرف دو پیشگوئیاں بطور نمونہ آپ کے
سامنے رکھتے ہیں، جنمیں پورا کرنے کے لیے جناب مرزا قادیانی نے ایزی چوٹی کا زور لگایا
حیلے والے کیے، نو تکے استعال کیے اور یہاں تک کہ رشوت تک دینے کی بھی پیش کش کی گر

محری بیکم سے نکاح مرزا قادیانی کی بچازاد بین کی ایک لڑکی تھی جس کا نام محمدی بیکم تھا۔ والد اس لڑی کا اپنے کسی ضروری کام کے لیے مرزا قادیانی کے پاس آیا۔ پہلے تو مرزا قادیانی نے محض ندکور کوحیلوں بہانوں سے ٹالنے کی کوشش کی مگر جب وہ کسی طرح بھی نہ ٹلا اور اس کا اصرار بوھا تو مرزا قادیانی نے الہام الی کا نام لے کر ایک عدد پیگوئی کر دی کہ ' خدا تعالی کی طرف سے جھ کو البام ہوا ہے کہ تمہارا بیکام اس شرط پر ہوسکتا ہے کہ ائی بری الرکی کا تکاح مجھے کردو۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۰ خزائن ج ۵ص ایسناً) وو محض غيرت كا پُتل تھا۔ يہ بات من كر واپس چلا گيا۔ مرزا قادياني نے بعدازان ہر چند کوشش کی نری بختی، دھمکیاں، لا کچی، غرض ہرطریقنہ کو استعال کیا مگر وہ مخض كسى طرح بهى دام ند موسكار آخرنوبت يهال تك پنجى كدمرزا قاديانى في فيلنج كردياكد: ''میں اس پیشگوئی کواینے صدق و کذب کے لیے معیار قرار دیتا ہوں اور بہ خدا سے خبر یانے کے بعد کہدر ہا جول۔ " (ملاحظہ ہوانجام آعظم ص۲۲۳ خزائن ج١١ص ايساً) اور فرمایا که:

"برایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار (اس لڑکی کو خدا تعالی) اس عاجز (مجموعه اشتهارات ج اص ۱۵۸) کے تکاح میں لائے گا۔"

آ خرکار مرزا قادیانی کی بزار کوششوں کے باوجود محدی بیکم کا ثکاح ان سے نہ ہو سکا۔ اور سلطان محمد نامی ایک صاحب سے اس کی شادی ہوگئ۔اس موقع بر مرزا قادیانی نے پھر پیشگوئی کی کہ:

وونفس پیشگوئی معنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا بی تقدیر مبرم ہے جو كسى طرح ثل نبين سكتى-"

آ مے اپنا الہام ان الفاظ میں بیان کیا:

"میں اس عورت کو اس کے تکار کے بعد واپس لاؤں گا اور تحقی دول کا اور (مجموعه اشتهارات ص ۴۳ ج ۲) میری تقدیر مجمی نہیں بدلے گ۔'' اورایک موقع بریددعا کی که:

"اوراحمد بیک کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے تکاح میں آنا، یہ بیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کوالیے طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ ير جمت ہو ..... اور آگر اے خداونداً! یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔'' (مجموعه اشتهارات ص ۱۱۱ ج ۲)

ل اور وہ بیہ بیں آئی لؤیو، آئی شیل کو بیر، لارج (پراین احدیدم ۲۵۵ فزائن ج اص ۲۲۳) يزى مين اول بيرالهام موا، آئى أو يو\_ آئى ايم ما ڈو۔ پھر بعدال کے بہت زور سے جس سے ل و و اوراس وقت ایک ایسالهجداور تلفظ معلوم رہا ہے اور باوجود پرُ رہشت ہونے کے پھراس كرف سے پہلے على ايك تسلى اور تشفى ملتى تقى اور ( تذكره مجموعه البهامات مرزاص ۹۴،۶۳۳) ا گیا اور مجھے خاطب کر کے بولا۔" ہے رودر

( تذكره مجموعه البهامات مرزام ۳۸۰) ایک بیمجی الہام ہواج تھا کہ" ہے کرش رودر . (تذکره ص ۳۸۰) ہور کا ان دنوں میں انظار کرتے ہیں وہ کرشن

سے نہیں بلکہ خدا تعالی نے بار بار میرے پر وفے والا تھا، وولو بی ہے آر بول کا بادشاہ' (تذكره ص ۲۸۱)

بقول مرزا بشير الدين حسب ذيل ركما، ديكھو مادر" (تذكره الهامات مرزاص ١٧٢)

مدق یا کذب جانجنے کے لیے ہماری پیٹگوئی آ مَيْد كمالات اسلام ص ٢٨٨ نزائن ج ٥ص اييناً) کی مرف دو پیشگوئیاں بطور نمونہ آپ کے ناب مرزا قادیانی نے ایری چوٹی کا زور لگایا ب كەرشوت تك دينے كى بھى پیش كش كى مكر لیکن محمدی بیگم بدستورای شوہر کے گھر میں رہی اور مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آئی اور مرزا قادیانی کم نکاح میں نہ آئی اور مرزا قادیانی ۲۷مئی ۱۹۰۸ء کو ہیںنہ کے مرض میں جتلا ہوکر انقال کر گئے۔ (حیات نامرص۱۳)

اس کے بعد کیا ہوا؟ مرزا قادیانی کے بیٹھے صاحبزادے مرزا بشراحمدایم۔اے

" دوبهم الله الرحمان الرحم و بیان کیا جھ سے میان عبدالله سنوری نے کہ ایک دفعہ مرزا قادیانی جائندھر جا کر قریبا ایک ماہ تغیرے سے اور ان دنوں بیں محری بیگم کے ایک عیقی ماموں نے محمدی بیگم کا حضرت صاحب سے رشتہ کرا دینے کی کوشش کی تھی محرکا میاب نہیں ہوا۔ بیان دنوں کی بات ہے کہ جب محمدی بیگم کا والد مرزا احمد بیک ہوشیار پوری زندہ تھا اور ابھی محمدی بیگم کا میر ماموں جالندھر اور ہوشیار پور کے درمیان کی (تا تھے) میں آیا جایا کرتا تھا اور وہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے کچھ انعام کا بھی خواہاں تھا اور چونکہ محمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اس محفی کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اس محفی کے بیٹھ میں بوئیت تھا اور حضرت صاحب (مرزا قادیانی) سے بیٹھ میں کرتا ہے بیٹھ میں محمد نے اس سے بیٹھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے بیٹھ میں معالمہ میں بدنیت تھا اور حضرت صاحب (مرزا تا دیانی) سے نظل کچھ روپیداڑانا چاہتا تھا، کیونکہ بعد میں بہی شخص اور اس کے دوسرے تا دوسرے ماتھی اس لڑی کے دوسری جگہ بیاہے جانے کا موجب ہوئے۔"

(سيرت المهدى حقته اوّل طبع دوم ص١٩٢،١٩٢)

مالانكد مرزا قادياني خود تحرير كرت بي كه:

"جم ایے مرشد کو اور ساتھ ہی ایے مرید کو کوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے، اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کی کوشش کرے اور کرا دے۔"

(مراج منيرص ٢٥ فزائن ج ١٢ اليناً)

اور محدی بیگم اپ خاوند مرزا سلطان محد کے گھر تقریباً چالیس سال بخیر وخوبی آباد ربی اور اب لاہور میں اپ جواں سال ہونہار مسلمان بیٹوں کے ہاں ۱۹ نومبر ۱۹۲۹ء کو انتقال فرما کئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (ہفتہ وار الاعتمام لاہور اشاعت ۲۵ نوبر ۱۹۲۹ء)

مرزا قادیانی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیشینگوئی مرزا قادیانی نے عبداللہ آتھم یادری سے امرنسر میں پدرہ ون تحریری مناظرہ کیا جب مباحثہ بہتجہ رہا تو مرزا قادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو

ایک عدد پیشگوئی ''مبا خالف) ہاویہ ٹیا بمزائے موت ہا

مجھ کو ذلیل کیا جا جائے، ہرایک با غرخر متبر ۱۸۹۳ء بنآ

جر ( ( ( المجار بع خلیفہ قادیان مل وہ ہم سے تخل نہ معنی مگر مجھے وہ ا اضطراب سے د مسیح موعود ایک

حرکت پر بعد په مولوی قطب ال

بیں،اس طرح اوران میں ۔۔

مرجائے محراز

ایم۔اے کی ر اختیار کیس اور ا

جب آتھم کی<sup>.</sup> حام<sup>ع</sup>لی سے فر اے ا ایک عدد پیشکوئی صادر فرما دی جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

"مباحثہ کے لحاظ سے فی دن ایک ماہ مراد ہوگا۔ یعنی پدرہ ماہ (میں فریق خالف) ہاویہ میں آج کی تاریخ سے خالف) ہاویہ میں آرج کی تاریخ سے بسرائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ایک سے ایک سزا کے اٹھانے کے لیے تیار ہوں، مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھائی دیا جائے، ہرایک بات کے لیے تیار ہوں۔" (جگ مقدس من ۲۱ روحانی ٹرائن ج میں مردا قادیانی کی پیٹیکوئی کے مطابق عبداللہ آتھم کی موت کا آخری دن ۵ غرض مرزا قادیانی کی پیٹیکوئی کے مطابق عبداللہ آتھم کی موت کا آخری دن ۵

عرس مرزا فادیای ی پینوی کے مطابی طبیالدا می وقت ۱ مرزا محدد الله الله الله من موت ۱ مرزامحدد احمد المحدد احمد فلا فلا فلاحظه مرزا محدد احمد فلا فلاحظه مرزا مین الله فلاحظه مرزا مین الله فلاحظه مرزا مین الله فلاحظه مرزان ملاحظه مرزان الله فلاحظه مرزان الله فلاحله مرزان الله فلاحله الله مرزان الله فلاحله المرزان الله فلاحله المرزان الله فلاحله المرزان ا

" قادیان میں ماتم" و ت ج نا پیگاوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی مال کی وہ ہم سے تھی نہیں۔ میں اس وقت ج نا پی تھا اور میری عمر کوئی پانچ ساڑھے پانچ سال کی مقی مگر مجھے وہ نظارہ خوب یاد ہے کہ جب آتھ می پیشکوئی کا آخری دن آیا تو کتے کرب و اضطراب سے دعا کیں کی کئیں۔ میں نے تو محرم کا ماتم بھی بھی اتنا سخت نہیں و یکھا حضرت مسیح موجود ایک طرف دعا میں مشغول تھے۔ اور دوسری طرف بعض نوجوان (جن کی اس حرکت پر بعد میں برا بھی منایا گیا) جہال حضرت خلیفہ اقل مطب کیا کرتے تھے اور آج کل مولوی قطب الدین صاحب بیشتے ہیں۔ وہاں اکشے ہو گئے اور جس طرح عورتیں مین ڈالتی مولوی قطب الدین صاحب بیشتے ہیں۔ وہاں اکشے ہو گئے اور جس طرح انحوں نے بین ڈالتی مولوی قطب اللہ ین صاحب بیشتے ہیں۔ وہاں اکشے ہو گئے اور جس طرح انحوں نے بین ڈالتی تھیں مولوی تھیں سوسوگر تک می جاتی تھیں مرجائے ، یا اللہ! آ تھی میں آ تھی تو نہ مرا۔"

(خطبه مرزامحمود احمد، مندرجه الفضل قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۴۰ء ص تنمبر۱۲۳ کالم نمبر۴)

اور اس قادیانی اضطراب پر مزید روشی مرزا قادیانی کے بیخلے صاحبزادے بیر احمد ایم۔اے کی روایت سے پڑتی ہے کہ ابا جان نے آتھم کی موت کے لیے کیا کیا تدہیریں اختیار کیس اور کون کون سے ٹو محلے استعال کیے۔ چنانچہ تحریر کرتے ہیں بر

" الله الرحل الرحم مى بيان كيا محص سے مياں عبدالله صاحب سنورى فى كه جب آخم كى معاد ميں صرف ايك دن باقى رہ كيا تو حضرت مسيح موعود فى محص سے اور مياں مار على سے فرمايا كدائے ہے (مجھے تعداد ياد نہيں ربى كدكتنے ہے آپ فى بتائے تھے)

ر میں رہی اور مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ کے مرض میں جتلا ہوکر انتقال کر گئے۔ (حیات نامرس) بیخلے صاحبزادے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے

ے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ اور ان دنوں میں مجری بیگم کے ایک حقیق کرا دینے کی کوشش کی تھی مگر کامیاب نہیں والد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری زندہ تھا اور وہ حضرت صاحب (مرزا یہ مجمدی بیگم کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اس کے نکاح کا عقدہ زیادہ تر اس کے ان اور حضرت صاحب (مرزا یہ نے اس سے کچھ انعام کا وعدہ بھی کر لیا یہ بیند میں بہی فخص اور اس کے دوسرے یہ بعد میں بہی فخص اور اس کے دوسرے بہی جوئے۔''

(سيرت المهدى حقد الآل طبع دوم ص ١٩٣،١٩٣) اكد:

مرید کو کوں سے بدتر اور نہایت ناپاک شکوئیاں بنا کر پھراپنے ہاتھ سے اپنے مکر ش کرے اور کرا دے۔''

(سراج منرص ۲۵ خزائن ج ۱۲ الینا) رکے گر تقریباً جالیس سال بخیر وخوبی آباد مسلمان بیٹوں کے ہاں ۱۹ نومبر ۱۹۲۷ء کو رالاعتسام لاہوراشاعت ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء)

اِنی نے عبداللہ آتھم یا دری سے امر سریل رما تو مرزا قادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو 141

لے اواوران پرفلال سورۃ کا وظیفہ آئی تعداد میں پڑھو (جھے وظیفہ کی تعداد بھی یادنہیں رہی کہ میال عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جھے وہ سورۃ یادنہیں رہی گر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی چھوٹی می سورۃ تھی جیسے اَلَمْ تَو کیفَ فَعَلَ رَہُکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ الْخ اور ہم نے یہ وظیفہ قریب ساری رات صرف کر کے ختم کیا تھا۔ وظیفہ ختم کرنے پر ہم وہ وانے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس لے گئے کیونکہ آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے پر یہ داننے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہم دونوں کو پر یہ داننے میرے پاس لے آنا۔ اس کے بعد حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہم دونوں کو قادیان سے باہر غالبًا شال کی طرف لے گئے اور فرمایا وانے کسی غیر آباد کنویں میں ڈالے جا کسی کے اور فرمایا دانے کسی خیر آباد کنویں میں دانے کنویں میں کھینک دوں تو ہم سب کو سرعت کے جا کسی کی اور فرمایا کی جب میں دانے کنویں میں ان دانوں کو چھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ ساتھ منہ پھیر کر واپس لوٹ آنا واپ نے اور مڑکر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے ایک غیر آباد کنوئیں ہیں ان دانوں کو چھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ کھیر کر ویچھے کی طرف نہیں دیکھا۔" (مرزا قادیانی) میں خوب ہوگیا گر دسیم کی طرف نہیں دیکھا۔" (میں ایسا خت جان لکلا کہ بجائے ۵ کے ۲ متمر کا سورج بھی غروب ہوگیا گر

سرون الیا حت جان لگا کہ بجائے ۵ کے ۲ سمبر کا سورج بھی عروب ہو گیا عر وہ نہ مرا اور یہ پیشکوئی بھی جموثی نکل\_

تهی کهوکه بیانداز گفتگو کیا ہے؟

انبیاء علیم السلام کے بارے میں یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ دشنام طرازی مجمی نہیں کرتے، انھوں نے کبھی گالیاں نہیں دیں۔ اس معیار کے مطابق مرزا قادیانی کی مندرجہ ذیل عبارتیں ملاحظہ فرما کیں۔

علاء کو گالیال ا ..... "اے بد ذات فرقد مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہ وہ وقت آئے گا کہ تم یہ وہ یا نہ خصلت کو چھوڑ و گے، اے ظالم مولویو! تم پر افسوں کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کا لانعام کو بھی بلوا دیا۔ " (انجام آئخم ص ۲۱ خزائن ج ۱۱ ص ایسنا) کے بیمانی کا پیالہ بیا، وہی عوام کا لانعام کو بھی بلوا دیا۔ " (انجام آئخم ص ۲۱ خزائن ج ۱۱ ص ایسنا) کے بیمانی جال سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرخ۔ "

(ضیمہ انجام آتھم ص ۱۸ فزائن ج ۱۱ ص ۲۰۰۳)

سسد دوگر کیا بید لوگ قتم کھا لیں مے؟ ہرگز نہیں کیونکہ بید جھوٹے ہیں اور کوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔''
جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔''
سسد' ہمارے دعویٰ پر آسان نے گواہی دی مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی مگر ہیں، خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غرنوی اور اس کے تمام گروہ، علیم نعال لعن اللہ الف

ا است جو هض ابنی قادیانی کی پیشگوئی اس کے جو ہمارے سے باز نہیں آئے

الف لمرة ـ"

۵....."اے بردیا:

۲....۲ 'اس جگه فر

ے.....<sup>د</sup> قامعلوم که

مولويوں كا منەكالاً

مسلمانوں کو گالہ

والمودة و ينتفع

الله على قلوبهم

میری کتابوں کو ہر \*

ہے اور مجھے قبول کر

دی ہے وہ مجھے تبول

الله ہے۔''

سے باریں آئے الحرام بننے کا شوق۔ بیر شیر یہ

مز

کیعنی ان پر

الف المرة " الله المرة " (ضمرانجام آخم ص ٢٥ فرائن ج ١١ص ٣٣٠)

۵ .... " الله بددیانت، خبیث، تابکار " (ضمرانجام آخم ص ٥٠ فرائن ج ١١ص ٣٣٣)

۲ .... " اس جگه فرخون سے مراد شخ محمد حبین بطالوی ہے اور بامان سے مراد نومسلم سعد
الله ہے " (ضمرانجام آخم ص ١٥ فرق الله ١٠٠٠ کول شرم و حیا سے کام نہیں لیتا۔ مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا " (ضمرانجام آخم ص ٥٨ فرائن ج ١١ص ٣٣٠)

مسلمانوں کو گالیاں ۸ .... تلک کتب ینظر المیها کل مسلم بعین المحبة والمعودة و ینتفع من معارفها و یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا اللین ختم والمعودة و ینتفع من معارفها و یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا اللین ختم مری کتابوں کو جم مسلمان محبت کی آئے سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فاکدہ اٹھا تا میرک کتابوں کو جم مسلمان محبت کی آئے سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فاکدہ اٹھا تا ہم کرک کتابوں کو جم مسلمان محبت کی آئے سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فاکدہ اٹھا تا دی ہم کرک کتابوں کو جم مسلمان محبت کی آئے سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فاکدہ اٹھا تا دی ہم کرک کتابوں کو جم مسلمان محبت کی آئے ہے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فاکدہ اٹھا تا دی ہم کرک کتابوں کو جم مسلمان کرتا ہے گر ریڈیوں (زنا کاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہوں جو و جھے قبول کرتا ہے گر ریڈیوں (زنا کاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہوں جو و جھے قبول نہیں کرتے "

..... إنَّ الْعِدَىٰ صاروا خنازير الفلا ونساتهم من دونهن الا كلب

(جم الهدئ ص افزائن ج ١١٥ سام ٥٣)

" بيرے ديمن جنگلول كي سور ہو كتے ہيں اور ان كى عورتيں كتيول سے بڑھ كر ہيں۔ "
السب جو شخص اپنی شرارت سے بار بار كہد كا (كہ پادرى آتھم كے زندہ دہنے سے مرزا
قاديانى كى پيشگوئى غلط اور عيسائيوں كى فتح ہوئى) اور كھ شرم و حيا كوكام نيس لائے كا اور بغير
ال كے جو ہمارے اس فيصله كا انصاف كى روسے جواب دے سكے۔ انكار اور زبان درازى
سے باز نيس آئے كا اور ہمارى فتح كا قائل نيس ہوگا تو صاف سمجھا جائے كا كہ اس كو ولد
الحرام بنے كا شوق ہے اور حلال زادہ نيس۔ "

(انوار الاسلام ص ٣٠ فرائن جه ص ٣١)

یہ شیریں زبانی ملاحظہ فرمایے اور مرزائیوں سے پوچھیئے ۔ محمد ﷺ بھی تیرا، جریل الطبیۃ بھی، قرآن بھی تیرا مگر یہ حرف شیریں ترجمان تیرا ہے یا میرا اُن تَجْتَمِعُ أُمْدِی عَلَی الطَّلَالَةِ "میری امت گراہی پر ہرگز جمع نہیں ہوگی۔"

( حدیث نبوی ابن ماجة ص ۲۴۱ ابواب الفتن )

لینی ان پر ہزار ہزار بارلعنت کے جوتے پڑیں۔

۱۳۷۱ میں پڑھو (جمعے وظیفہ کی تعداد بھی یاد نہیں رہی)

کہ جمعے وہ سورۃ یاد نہیں رہی مگر اتنا یاد ہے کہ وہ کوئی

فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ الْحَ اور ہم نے یہ
فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ الْحَ اور ہم نے یہ
فَعَلَ کَیْنَکہ آپ نے ارشاد فر مایا تھا کہ وظیفہ ختم ہونے
کے بعد حفرت صاحب (مرزا قادیانی) ہم دونوں کو
کے بعد حفرت صاحب (مرزا قادیانی) ہم دونوں کو
لے گئے اور فر مایا دانے کی غیر آباد کنویں بیل ڈالے
نے کنویں بیس بھینک دول تو ہم سب کو سرعت کے
اور مر کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب
اور مر کر نہیں دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت صاحب
میں بیل ان دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
میں بیل دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
کی بیل ان دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
کی بیل ان دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
کی بیل ان دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
کی بیل ان دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
کی بیل ان دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
کی بیل کا دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ
کی بیل کا دانوں کو بھینک دیا اور پھر جلدی سے منہ

یرانداز گفتگو کیا ہے؟ میں یہ بات طے شدہ ہے کہ دہ

، یں یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ دشنام طرازی مجمی کے جواب میں بھی گالیاں نہیں دیں۔ اس معیار کے نیں ملاحظہ فرمائیں۔

رقد مولوبال التم كب تك حق كو چهياؤ كرك كب وه رژو كر، اے ظالم مولو يوا تم پر افسوس كه تم نے جس كو يمى پلوا ديا۔ " (انجام آئتم ص ٢١ خزائن ج١١ص ايساً) ورمولويت كے شتر مرغ "

(ضیمدانجام آنخم ص ۱۸ خزائن ج۱۱ ص ۳۰۳) ایم گزنبیس کیونکہ بیر جموئے بیں اور کتوں کی طرح (ضیمدانجام آنخم ص ۲۵ خزائن ج۱۱ص ۳۰۹) ای دی مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منظر نوی اور اس کے تمام گردہ، علیجم نعال لعن اللہ الف عالم اسلام كا فيصله

منشت صفحات میں جونا قابل انکار دلائل پیش کیے گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس بات پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع ہو چکا ہے کہ مرزائی فرجب کے متبعین کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ہم اپنی اس یادداشت کے ساتھ علماء کرام کے ان فاوئی اور عدائت مقد مات کے فیصلوں کی مطبوعہ نقول بطور ضمیمہ مسلک کر رہے ہیں جو عالم اسلام کے مخلف مکاتب فکر، مختلف حلقوں اور اداروں نے شائع کیے ہیں۔ لیکن ان کا خلاصہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

فقاوی مرزائیوں کے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر عالم اسلام میں جوفت سے دیے گئے ان کا شار بھی مشکل ہے۔ اہم چنداہم مطبوعہ فقاوی کا حوالہ درج ذیل ہے۔ اسس رجب ۱۳۳۱ھ میں ایک استفتاء برصغیر کے تمام مکا تب فکر کے علاء سے کیا گیا تھا، جو دفتوی کفیر قادیان 'کے نام سے شائع ہوا تھا۔ اس میں دیوبند، سہار پور، تفانہ بھون، رائے پور، دیلی، کلکت، بنارس، لکھنو، آگرہ، مراد آباد، لاہور، امرتسر، لدھیانہ، پشاور، راولپنڈی، لمکن ، ہوشیار پور، گورداسپور، جہلم، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، گجرات، حیدرآ باد دکن، بھوپال اور رام پورک تمام مکا تب فکر اور تمام دینی مراکز کے علاء نے باتفاق مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔

(الم حقد ہوفتوی کی تفراد دیا ہے۔

اسساً ای قتم کا ایک فتوئی ۱۹۲۵ء میں دفتر الل حدیث امرتسر کی طرف سے "فتح نکاح مرزائیال" کے نام سے شائع ہو چکا ہے، اور اس میں برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علاء کے دستھاموجود ہیں۔

سسسمقدمه بهاد لپور میں جوفتوئی پیش ہوئے ان میں برصغیر کے علاوہ بلادِ عربیہ کے فاوئی بھی شامل تھے۔ (دیکھے فاوئی مندرجہ''جت شرعیہ' شائع کردہ مجلس تحفظ ختم نوت لا ہور و ملان) ہوا ہے۔ ایک فتوئی''موسستہ مکۃ للطباعۃ والاعلام'' کی طرف سے سعودی عرب میں شائع ہوا ہے جس میں حرمین شریفین، بلادِ حجاز و شام کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کا فیصلہ درج ہے اس کے چند جملے یہ ہیں:

"لا شک ان اذنا به من القادیانیة و اللاهوریة کلها کافرون." (القادیانیة نی نظرعلاء الامتدالاسلامید س ااطبع کم کرمه) اس میں شک نہیں که مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام مبعین خواه قادیانی مول یا

لا ہوری سب کا فریس''

ياكستان كيسس علاء كالمطالبه ترميم

1901ء میں پاکتان کے دستور پرغور کرنے کے لیے تمام مکاتب فکر کے مسلمہ نمائندہ علاء کا جومشہور اجتماع ہوا اس میں ایک ترمیم یہ بھی تھی کہ قادیا نیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے کر پنجاب اسمبلی میں ان کے لیے ایک نشست مخصوص کر دی جائے اور دوسرے علاقوں کے قادیا نیوں کو بھی اس نشست کے لیے کھڑے ہونے اور ووٹ دیے کا حق دے دیا جائے۔ اس ترمیم کو علاء نے ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا ہے:

ترمیم "دیدایک نهایت ضروری ترمیم ہے۔ جے ہم پورے اصرار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ ملک کے دستورسازوں کے لیے یہ بات کی طرح موزوں نہیں ہے کہ وہ این ملک ے حالات اور مخصوص اجماعی مسائل سے بے برواہ ہو کر محض اینے ذاتی نظریات کی بنا پر دستور بنانے لگیں۔ انھیں معلوم ہونا جائے کہ ملک کے جن علاقوں میں قادیا نیوں کی بری تعدادمسلمانوں کے ساتھ لی جل ہے وہاں اس قادیانی مسئلے نے کس قدر نازک صورت حال پیدا کر دی ہے۔ان کو چھیلے دور کے بیرونی تھرانوں کی طرح نہ ہونا جاہیے جنموں نے ہندو مسلم مسئله کی نزاکت کواس وقت تک محسوس ہی نہ کیا جب تک متحدہ ہندوستان کا گوشہ گوشہ دونوں تو مول کے فسادات سے خون آلودہ نہ ہو گیا۔ جو دستور ساز حضرات خود اس ملک کے رہنے والے ہیں، ان کی مفلطی بڑی افسوس ناک ہوگی کہ وہ جب تک پاکستان میں قادیانی مسلم تصادم کوآ گ کی طرح بجر کتے ہوئے نہ دیکھ لیس اس وقت تک انھیں اس بات کا یقین ندآئے کہ یہاں ایک قادیانی مسلم مسلم مسلم موجود ہے جے حل کرنے کی شدید ضرورت ہے۔اس مسلد کوجس چیز نے نزاکت کی آخری حد تک پینچا دیا ہے وہ یہ ہے کہ قادیانی ایک طرف مسلمان بن كرمسلمانوں ميں گھتے بھی ہیں اور دوسری طرف عقائد، عبادات اور اجماعی شیرازہ بندی میں مسلمانوں سے ندصرف الگ بلکدان کے خلاف صف آ راء بھی ہیں۔ اور ندہی طور پرتمام مسلمانوں کو اعلاند کافر قرار دیتے ہیں اس خرابی کا علاج آج بھی یمی ہے اور پہلے بھی یہی تھا۔ جیرا کہ علامدا قبال مرحوم نے اب سے بیس برس پہلے فرمایا تھا کہ قادیانیوں کومسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دے دیا جائے۔"

رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد مکہ کرمہ مقدس شہر میں جو مرکز اسلام کی حیثیت رکھتا ہے، رکھتا ہے، رکھتا ہے، رکھتا ہے الاقل ۱۳۹۲ھ مطابق ابریل ۱۹۷۴ء ش پورے عالم اسلام کی دینی تظیموں کا ایک عظیم

۔ ...
ں کیے گئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس رائی ندہب کے مبعین کا فر اور دائرہ مطاء کرام کے ان فتاوی اور عدالتی رہے ہیں جو عالم اسلام کے مختلف ں۔ لیکن ان کا خلاصہ ذیل میں پیش

ی ہونے پر عالم اسلام میں جوفتو کے افاقہ کا حوالہ درج ذیل ہے۔
کا تب فکر کے علاء سے کیا گیا تھا، جو او بند، سہار نپور، تھانہ بھون، رائے امرتسر، لدھیانہ، پشاور، راولینڈی، مجرات، حیدر آباد دکن، بھو پال اور نے با تفاق مرزائیوں کو کا فر اور دائرہ (طاحظہ بوفتون کی کھرتادیان)

(طاحظہ ہوتوں میرةادیان) شد امرتسر کی طرف سے ''فنخ لکاح برمغیر کے تمام مکاتب فکر کے علاء

برصغیر کے علاوہ بلادِ عربیہ کے فآوئ کو کردہ مجلس تحفظ نتم نبوت لاہور وملتان) رف سے سعودی عرب میں شاکع ہوا کا تب گکر کے علماء کا فیصلہ درج ہے

هورية كلها كافرون." ظرطاء الامتدالاسلامية من ااطبع مكه مرسه) كم تمام معبعين خواه قادياني هول يا الشان اجماع منعقد ہوا جس میں اسلامی ممالک بلکہ مسلم آبادیوں کی ۱۳۳ تظیموں کے نمائندہ مائندہ شامل سے یہ مراکش سے لے کر اعدونیشیا تک کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجماع تھا۔ اس میں مرزائیت کے بارے میں جو قرارداومنظو۔ ہوئی وہ مرزائیت کے کفر ہونے رہازہ ترین اجماع امت کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قرارداد کا متن حسب ذیل ہے۔

القاديانية نحلة هدامة تتخذ من اسم الاسلام شعارا لتسوية اخراضها الخبيثة وأبرز مخالفتها للاسلام ادعاء زعميها النبوة و تحريف النصوص القرانية وابطالهم للجهاد، القاديانية ربيبة الاستعمار البريطاني ولا تظهر الافي ظل حمايته تخون القاديانية قضا يا الامة الاسلامية وتقف موالية للاستعمار والصهيونية تتعاون مع القوى الناهضة للاسلام و تتخذ هذه القوى واجهة لتحطيم العقيدة الاسلامية و تحريفها و ذلك بماياتي.

ا..... انشاء معابد تمولها القوى المعادية ويتم فيها التضليل بالكفر القادياني المنحرف.

ب..... فتح مدارس و معاهد و ملاجى للايتام و فيها جميعًا تمارس القاديانية نشاطها التخريبي لحساب القوى المعاوية للاسلام و تقوم القاديانية بنشر ترجمات محرفة لمعانى القرآن الكريم بمختلف اللغات العالمية و لمقاومة خطرها قدر المؤتمر:

ا..... تقوم كل هيئة اسلامية بحصر النشاط القادياني في معابدهم ومدارسهم و ملاجئهم وكل الامكنة التي يمارسون فيها نشاطهم الهدام. في منطقها و كشف القاديانيين والتعريف بهم للعالم الاسلامي تفاديا للوقوع في حبائلهم.

٢ ..... اعلان كفر هذه الطائفة و خروجها على الاسلام.

الله عدم التعامل مع القاديانيين او الاحمديين ومقاطعتهم اقتصاديا و اجتماعيًا و ثقافيا و عدم التزوج منهم وعدم دفنهم في مقابر المسلمين و معاملتهم باعتبارهم كفارا.

٣٠.... مطالبة الحكومات الاسلامية بمنع كل نشاط لاتباع ميرزا غلام احمد مدعى النبوة و اعتبارهم اقلية غير مسلمة و يمنعون من تولى الوظائف الحساسة للدولة.

۵..... نشر مصورات لكل التحريفات القاديانية في القران الكريم مع حصر ٨ -

التوجعات ال ترجمه قراره اسلام کا لباده کی مخالفت ال

ب....قرآ في ج..... جهاد .

الف....اك

چژهایا وه س کرمسلمانول بنیاری عقائد الف...... و:

قائم كرنا\_

ب..... مدارا ان عی کے ا

ج..... ونيا

خطرات کے

فتم کی اسلا کریں اور

پھیلائے ہ یوری طرح

الف....ا

ہے آتھیں

قاد <u>با</u>نیوں

میدان مگر

الترجمات القادیانیة لمعانی القران والتبیه علیها و منع تد اول هذه الترجمات. " ترجمه قرارداد قادیانیت ایک باطل فرقه ہے جو اپنی اغراضِ نبیشہ کی تکمیل کے لیے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کی بنیادوں کو ڈھانا چاہتا ہے۔ اسلام کے قطعی اصولوں سے اس کی مخالفت ان باتوں سے واضح ہے۔

الف ....اس کے بانی کا دعویٰ نبوت کرتا۔

ب....قرآنی آیات مین تحریف.

ج ..... جہاد کے باطل ہونے کا فتوی دینا۔

قادیانیت کی داغ بیل برطانوی سامراج نے رکھی اور ای نے اسے پردان چڑھایا۔ وہ سامراج کی سر پری ہیں سرگرم عمل ہے۔ قادیانی اسلام دشمن قوتوں کا ساتھ دے کرمسلمانوں کے مفادات سے غداری کرتے ہیں اور ان طاقتوں کی عدد سے اسلام کے بنیادی عقائد ہیں تحریف و تبدیل اور بخ کئی کے لیے گئی بھکنڈ سے استعال کرتے ہیں۔ مثلاً الف..... دنیا ہیں مساجد کے نام پر اسلام وشمن طاقتوں کی کفالت سے ارتداد کے اڈے قائم کرنا۔

ب اسد مدارس، سکولوں، یتیم خانوں اور امدادی کیمپول کے نام پر غیر مسلم قو تول کی مدد سے ان بی کے مقاصد کی تحمیل۔ ان بی کے مقاصد کی تحمیل۔

ج ..... دنیا کے مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی اشاعت وغیرہ ان خطرات کے پیش نظر کانفرنس میں طے کیا گیا کہ:

دنیا بحرکی ہراسلامی تنظیم اور جماعتوں کا فریضہ ہے کہ وہ قادیانیت اور اس کی ہر فتم کی اسلام دشن سرگرمیوں کی ان کے معابد، مراکز، یتیم خانوں وغیرہ میں کڑی گرانی کریں اور ان کے تمام دَر پردہ سیاسی سرگرمیوں کا محاسبہ کریں اور اس کے بعد ان ک

الف ..... اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے اور یہ کہ اس وجہ سے آخیں مقامتِ مقدسہ حرمین وغیرہ میں داخلہ کی اجازت نہیں دمی جا سکے گی۔مسلمان قادیانیوں سے کسی فتم کا معاملہ نہیں کریں گے اور اقتصادی، معاشرتی، اجماعی، عائلی وغیرہ ہر میدان میں ان کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔

ممالک بلکه مسلم آبادیوں کی ۱۳۳۳ تظیموں کے کر اعدونیثیا تک کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ میں جو قراروادمنظو بوئی وہ مرزائیت کے کفر کمتی ہے۔ اس قراروادکامتن حسب ذیل ہے۔ ان من اسم الاسلام شعارا لتسویة اخراضها عاء زعمیها النبوة و تحریف النصوص وبیبة الاستعمار البریطانی ولا تظهر الافی الامة الاسلامیة و تقف موالیة للاستعمار فضة للاسلامیة و تتخذ هذه القوی و اجهة فلاسلام و تتخذ هذه القوی و اجهة و ذلک ہمایاتی.

مادية ويتم فيها التضليل بالكفر القادياني

نى للايتام و فيها جميعًا تمارس القاديانية لمعاوية للاسلام و`تقوم القاديانية بنشر ريم بمختلف اللغات العالمية و لمقاومة

نشاط القادياني في معابدهم ومدارسهم و فيها نشاطهم الهدام. في منطقها و كشف لامي تفاديا للوقوع في حبائلهم. جها على الاسلام.

او الاحمديين ومقاطعتهم اقتصاديا و هم وعدم دفنهم في مقابر المسلمين و

بمنع كل نشاط لاتباع ميرزا غلام احمد مسلمة و يمنعون من تولى الوظائف

ت القاديانية في القران الكريم مع حصر . . .

Ч

د ..... کانفرنس تمام اسلامی ملکول سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ قادیانیوں کی ہرفتم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائیں۔ ان تمام وسائل اور ذرائع کو ضبط کیا جائے اور کسی قادیانی کو کسی اسلامی ملک میں کسی قتم کا بھی حصنہ دارانہ عہدہ نہ دیا جائے۔

ه .....قرآن مجید میں قادیانیوں کی تحریفات سے لوگوں کو خردار کیا جائے اور ان کے تمام تراجم کی ترویج کا تراجم قرآن کا شار کر کے لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اور ان تمام تراجم کی ترویج کا انداد کیا جائے۔

عدالتوں کے فیصلے اب ان عدالتی فیصلوں کا خلاصہ پیش خدمت ہے جن میں مرزائیوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔

فیصله مقدمه بهاولپور ایل- بی ڈسٹرکٹ جے ضلع بهاولپور بمقد مدمساۃ غلام عائشہ بنت مولوی الی بخش سکنہ احمد پور شرقیہ- ریاست بہاولپور، بنام عبدالرزاق ولد مولوی جان محمد سکنه موضع مہند مخصیل احمد پور شرقیہ- ریاست بہاولپور۔ وعوی ولا پانے ڈگری استقر اربیہ شحر تنیخ فکاح فریقین بوجہ ارتداو شوہرم مدعا علیہ تاریخ فیصلہ عفروری 1980ء۔

جلال

کل:

اہےاد

احربخ

غدعاء

کاح روشی

ربي

غدعاء

مقارً

اوز ب

مسلم

عدالت مذكور في مقدمه كى تفصيلات بيان كرفي ك بعد آخر ميس انها فيصله مندرجه ذيل الفاظ ميس تحرير كيا اور سايا\_

"اور کی تمام بحث سے بہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور یہ کہ رسول اللہ علیہ کو خاتم النہیں بایں معنی نہ مانے سے کہ آپ ہیں آخری نبی بیں ارتداد واقع ہو جاتا ہے۔ مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو عقائد کہہ کر بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو عقائد قادیانی کی روسے نبی مانتا ہے اوران کی تعلیم کے مطابق بیعقیدہ رکھتا ہے کہ امت محمد یہ میں قادیانی کی روسے نبی مانتا ہے اوران کی تعلیم کے مطابق بیعقیدہ رکھتا ہے کہ امت محمد یہ میں قیامت تک سلملہ نبوت جاری ہے یعنی کہ وہ رسول اللہ علیہ کو خاتم انعین لعنی آخری نبی سلم نبیس کرتا آخضرت علیہ کے بعد کی دومرے خفص کو نیا نبی تسلیم کرنے سے جو قباحتی لازم آتی بیں ان کی تفصیل اور بیان کی جا چک ہے۔ اس لیے معاعلیہ اس اجماعی عقیدہ امت سے منحرف ہونے کی وجہ سے مرتد سمجھا جائے گا اوراگر ارتداد کے معنی کسی فہرب کے اصولوں سے بھی انحراف کے لیے جا نمیں تو بھی معاعلیہ مرزا قادیانی کو نبی مانے سے ایک اصولوں سے بھی اخراف کے لیے جا نمیں تو بھی معاعلیہ مرزا قادیانی کو نبی مانے گا کونکہ اس صورت میں اس کے لیے قرآن کی تغیر اور معمول سے نئی فراب کا چیرو سمجھا جائے گا کونکہ اس صورت میں اس کے لیے قرآن کی تغیر اور معمول

به مرزا قادیانی کی وحی ہوگی نہ کہ احادیث واقوال فقہا جن بر کہ اس وقت تک نہ ہب اسلام قائم چلا آیا ہے۔ اور جن میں سے بعض کے متند ہونے کوخود مرزا قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے۔علاوہ ازیں احمدی ندہب میں بعض احکام ایسے ہیں کہشرع محمدی پرمتزاد ہیں اور بعض اس کے خلاف ہیں مثلاً چندہ ماہواری کا دینا جیسا کہ اوپر دکھایا گیا ہے زکوۃ پر ایک زائد تھم ہے۔ای طرح غیراحمدی کا جنازہ نہ پڑھنا، کسی احمدی کی لڑکی غیر احمدی کو نکاح میں نہ دینا، تکی غیراحمدی کے پیچھے نماز نہ بڑھنا، شرع محمدی کے خلاف اعمال ہیں۔ مدعاعلیہ کی طرف سے ان امور کی توجیہیں بیان کی می ہیں کہ وہ کیوں غیر احمدی کا جنازہ نہیں بڑھتے ، کیوں ان کو نکاح میں لڑکی نہیں دیتے، لیکن یہ توجیبیں اس لیے کارآ مدنہیں کہ یہ امور ان کے پیٹواؤل کے احکام میں مذکور ہیں۔ اس لیے وہ ان کے نقطہ نگاہ سے شریعت کا جزو سمجھ جائیں گے جو کسی صورت میں بھی شرع محدی کے موافق تصور نہیں ہو سکتے اس کے ساتھ جب یددیکھا جائے کہ وہ تمام غیر احمدی کو کافر سجھتے ہیں تو ان کے غد ب کو غد ب اسلام سے ایک جدا خدب قرار دیے میں کوئی شک نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں مدعاعلیہ کے گواہ مولوی جلال الدين منس قاديانى نے اسنے بيان ميس مسلمه وغيره كاذب مرعيان نبوت كے سلسله یں جو کھ کہا ہے اس سے بدیایا جاتا ہے کہ گواہ فدکور کے نزدیک دعوی نوت کاذب ارتداد ہاور کاذب مدی نبوت کو جو مان لے وہ مرتد سمجما جاتا ہے۔ مدعید کی طرف سے بدابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی کاذب مری نبوت میں اس لیے معاملیہ بھی مرزا قادیانی کو نبی تلم كرف سے مرتد قرار ديا جائے گا۔ لبدا ابتدائي تنقيحات جو من نومبر ١٩٢٦ء كوعدالت منعفى احمد پورشرقیہ سے وضع کی گئی تھیں بی مدعیہ ثابت قرار دے جاکریہ قرار دیا جاتا ہے کہ معاعلیہ قادیانی عقائد اختیار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے لبدا اس کے ساتھ معید کا الاح تاریخ ارتداد معاعلیہ سے فتح ہو چکا ہے اور اگر معاعلیہ کے عقا کد کو بحث مذکورہ بالا ک روشی میں دیکھا جائے تو بھی معاعلیہ کے ادعا کے مطابق مدعیہ میر ثابت کرنے میں کامیاب ری ہے کہ رسول اللہ عظیم کے بعد کوئی استی نی نہیں ہوسکتا اور اس کے علاوہ جو دیگر عقائد معاعلیہ نے اپنی طرف منسوب کیے ہیں وہ کو عام اسلامی عقائد کے مطابق ہیں لیکن ان عقائد پروہ انہی معنوں برعمل پیراسمجما جائے گا۔ جومعنی کہمرزا قادیانی نے بیان کیے ہیں اور بیمعنی چونکدان معنول کے مغائر ہیں جو جمہور ابت آج تک لیتی آئی، اس لیے بھی وہ مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا ہے اور ہر دوصورتوں میں وہ مرتد ہی ہے اور مرتد کا نکاح جو ارتداد سے فتح ہوجاتا ہے۔ لہذا ڈگری بدیں مضمون بحق مدعیہ صادر کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ ارتداد

، که وه قادیانیوں کی ہرفتم کی سرگرمیوں پر إجائے اور کسی قادیانی کو کسی اسلامی ملک

گول کو خبردار کیا جائے اور ان کے تمام میا جائے اور ان تمام تراجم کی ترویج کا

مہ پیش خدمت ہے جن میں مرزائیوں کو

گر اکبر خان صاحب بی۔ اے۔ اہل۔ عاکشہ بنت مولوی اللی بخش سکنداحمہ پور یا جان محمہ سکند موضع مہند مخصیل احمہ پور قراریہ مشتر تنتیخ نکاح فریقین بوجہ ارتداد

إن كرنے كے بعد آخر ميں اپنا فيعله

ا ہے کہ مسئاہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی فاتم النبیین بایں معنی نہ مانے سے کہ عقا کہ اسلام کی روسے ایک محف کلمہ کفر معا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو عقا کہ اللہ عظیمہ کو خاتم النبیین لینی آخری نبی اللہ عظیمہ کو خاتم النبیین لینی آخری نبی فی کو نیا نبی تسلیم کرنے سے جو قباحتیں ہے۔ اس لیے معاعلیہ اس اجماعی عقیدہ کا ادراگر ارتداد کے معنی کسی نہ جب کے اعلیہ مرزا قادیانی کو نبی مانے سے ایک اعلیہ مرزا قادیانی کو نبی مانے سے ایک اس کے لیے قرآن کی تغییر ادر معمول ماں کے لیے قرآن کی تغییر ادر معمول میں اس کے لیے قرآن کی تغییر ادر معمول ماں کے ایک کانسیر ادر معمول میں اس کے لیے قرآن کی تغییر ادر معمول میں اس کے لیے قرآن کی تغییر ادر معمول

14.

معاعلیہ سے اس کی زوجہ نہیں رہی۔ مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازاں معاعلیہ لینے کی حقدار ہوگی۔
اس ضمن میں معاعلیہ کی طرف سے ایک سوال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ ہر دو فریق چونکہ قرآن مجید کو کتاب اللہ بجھتے ہیں اور اہل کتاب کا نکاح جائز ہے اس لیے بھی مدعیہ کا نکاح فتح قرار خہیں دینا چاہی مدعیہ کا نکاح فتح قرار خہیں دینا چاہی۔ اس کے متعلق مدعیہ کی طرف سے بیکہا گیا ہے کہ جب دونوں فریق ایک دوسرے کو مرتد کہتے ہیں تو ان کو اپنے اپنے عقائد کی روسے بھی ان کا باہمی نکاح قائم نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں اہل کتاب عورتوں سے نکاح جائز ہے نہ کہ مردوں سے بھی۔ مدعیہ کے دعویٰ کی روسے چونکہ مدعاعلیہ مرتد ہو چکا ہے اس لیے اہل کتاب ہونے کی حیثیت سے بھی اس کے ماتھ مدعیہ کا نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔ مدعیہ کی یہ جمت وزن دار پائی جاتی ہے۔ الہٰ اس کے ماتھ مدعیہ کا نکاح قائم نہیں رہ سکتا۔ مدعیہ کی یہ جمت وزن دار پائی جاتی ہے۔ الہٰ اس بنا پر بھی وہ ڈگری یانے کی مستحق ہے۔''

مدراس ہائی کورٹ وغیرہ کے فیصلے کا جواب

''مرزائیوں کی طرف سے مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے کا حوالہ بڑے ذور وشور سے دیا جاتا ہے۔ فاضل جج نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے:

"ماعلیہ کی طرف ہے اپ حق میں چند نظائر قانونی کا بھی حوالہ دیا گیا تھا ان میں ہے پٹنہ اور پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلہ جات کو عدالت عالیہ چیف کورٹ نے پہلے واقعات مقدمہ ہذا پر حاوی نہیں سمجھا اور مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے کو عدالت معلّی اجلال خاص نے قابل پیروی قرار نہیں دیا۔ باتی رہا عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاولپور کا فیصلہ مقدمہ مسمات جند وڈی بنام کریم بخش اس کی کیفیت سے ہے کہ یہ فیصلہ جناب مہتمہ اود حود اس صاحب جج چیف کورٹ کے اجلال سے صادر ہوا تھا اور اس مقدمہ کا صاحب موصوف نے مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ پر ہی انحصار رکھتے ہوئے فیصلہ فرمایا تھا اور خود ان اختلافی مسائل پر جو فیصلہ ندکور میں ورج سے کوئی کا کمہ نہیں فرمایا تھا مقدمہ چونکہ بہت عرصہ سے دائر تھا اس لیے صاحب موصوف نے اسے زیادہ عرصہ معرض تعویق میں رکھنا پہند ندفرہا کر ماباتا فیصلہ نی باپر کہ وہ فیصلہ ماور ہوا اس لیے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی ترار نہیں ویا جس فیصلہ کی بنا پر کہ وہ فیصلہ صاور ہوا اس لیے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی ترار نہیں دیا۔ ور بار معلٰی نے چونکہ اس فیصلہ کو قابل پابندی ترار نہیں ویا جس فیصلہ کی بنا پر کہ وہ فیصلہ صاور ہوا اس لیے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی تہیں رہتا۔ ور بحس فیصلہ کی بنا پر کہ وہ فیصلہ صاور ہوا اس لیے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی تہیں رہتا۔ ور بحس فیصلہ کی بنا پر کہ وہ فیصلہ صاور ہوا اس لیے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی تہیں رہتا۔ ور بحس فیصلہ کی بنا پر کہ وہ فیصلہ میں دیا جونے کی جانے اور مثل وائل دنو ہوگے۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تصور ہوگا۔ پر چہ ڈگری مرتب کیا جائے اور مثل داخل دیوانی تحد جبکہ میاب

4

منددجه

(ملما

مسی اد به

....**.** 

آتی۔ ه....

. نبوت

۱ ..... دُعوتگ

.....∠

کےوا

عفروری ۱۹۳۵ء برطابق۳ ذیقعده ۱۳۵۳ه برمقام بهاول پور دستخط محمد اکبر ڈسٹرکٹ جی ضلع بہاول گرریاست بہاول پور (بحروف انگریزی) فیصله مقدمه راولپنڈی مول اپلی ۱۹۵۵ء۔

امته الكريم بنت كرم اللى داجيوت جنوعه مكان نمبر B/۵۰۰ محلّه نرعك بازار داولپندى (مرزائی)

بنام لیفشینند نذیر الدین ملک خلف ماسر محد دین اعوان محلّه کرش پوره راولپندی (مسلمان)

تاریخ فیصله ۳ جون ۱۹۵۵ء

عدالت ندکورہ نے مقدمہ کی تفصیلات پر بحث کرنے کے بعد آخر میں اپنا فیصلہ مندرجہ ذمل الفاظ میں تحریر کیا اور فیصلہ سایا۔

"مندرجه بالاصورت مين حسب ذيل نتائج پر بهنچا مول ـ

ا.....ملمانوں میں اس پراجاع ہے کہ پیغیر اسلام خدا کے آخری نی تھے۔اور ان کے بعد کمی اور نی کوئیس آنا ہے۔

ا .....مسلمانوں میں اس پر اجماع ہے کہ جے ہمارے نبی ﷺ کے آخری ہونے پر ایمان نہ موسلمان نبیں ہے۔

س....مسلمانوں میں اس پراجماع ہے کہ قادیانی غیرمسلم ہیں۔

المسدمرزا غلام احمد قادیانی نے خود اینے اعلانات کے مطابق بددعوی کیا کدان پر الی وقی آتی ہے وہی نبوت کے برابر ہے۔

۵ ..... خُود مرزا غلام احمد قادیانی اینی مهلی کتابول میں معیار رکھتے ہیں وہ خود ان کے دعویٰ نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔ نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔

٢ ..... انھوں نے اپنے ممل تغیر ہونے كا ند دعوىٰ كيا۔ ظل اور بروز كا سارا قصد محض دھونگ ہے۔

ے ..... نی کریم ﷺ کے بعد کسی پر دمی نبوت نہیں آ سکتی۔ اور جو ایبا دعویٰ کرتا ہے۔ اسلام کے دائرہ سے خارج ہے۔

مندرجه بالا استدلال اور نتائج كى بناء يريس مجمتا مول كه ابتدائي ساعت كرنے

ا فدمہ بھی ازاں مرعاعلیہ لینے کی حقدار ہوگی۔ یہ پیدا کیا گیا ہے کہ ہر دوفریق چونکہ قرآن جائز ہے اس لیے بھی مرعیہ کا نکاح شیخ قرار سے یہ کہا گیا ہے کہ جب دونوں فریق ایک کدکی رو سے بھی ان کا باہمی نکاح قائم نہیں جائز ہے نہ کہ مردوں سے بھی۔ مرعیہ کے ام لیے اہل کتاب ہونے کی حیثیت سے بھی رعیہ کی یہ جمت وزن دار پائی جاتی ہے۔ لہذا

رہ کے فیصلے کا جواب پائی کورٹ کے فیصلے کا حوالہ بڑے زور وشور بے ہوئے کہاہے:

یں چند نظائر قانونی کا بھی حوالہ دیا گیا تھا ان بات کو عدالت عالیہ چیف کورٹ نے پہلے با کی کورٹ نے پہلے با عدالت عالیہ چیف کورٹ معلی اجلال با عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاولپور کا فیصلہ با عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاولپور کا فیصلہ مادر ہوا تھا اور اس مقدمہ کا صاحب موصوف کہ نہیں فرمایا تھا اور خود ان اختلائی کہ نہیں فرمایا تھا مقدمہ چونکہ بہت عرصہ سے یادہ عرصہ معرضِ تعویق میں رکھنا پندی فرما کر یا دہ فیمار کر انہیں نے چونکہ اس فیصلہ کو قائل پابندی قرار نہیں نے فیمار اس کے خلاف پابندی نہیں رہتا۔ لیے فیمار نر کا بیندی نہیں رہتا۔ یہ مایا گیا۔ معاعلیہ کارروائی مقدمہ فہا نے ہوگیا ہے اس کے خلاف بیکھم زیر آ رڈر ۲۲ رئیس رہتا۔ کی جو گیا ہے اس کے خلاف بیکھم زیر آ رڈر ۲۲ رئیس رہتا۔ کی بیمار کیا جائے اور مثل وائل ونتر ہو۔''

/-

والى عدالت كافيصله مح باور مين سارے فيلے كى توثيق كرتا مول مسات امت الكريم كى اليل مي كوئي وزن نبيس أوريس اليل خارج كرتا مول \_ جبال تك ليفتينث نذير الدين كي ایل کاتعلق ہے اس کے متعلق مسر ظفر محمود ایڈووکیٹ نے مجھے بہت کم باتیں بتا کیں۔امت الكريم كے جيزكا سامان ان كے قبض ميں يايا كيا، اس كى قبت لكائى جا چكى ہے۔ان كى ا پیل میں بھی کوئی وزن نہیں ہے اس لیے اسے بھی خارج کرتا ہوں۔ چونکہ دونوں فریقوں کی ا پل خارج ہو گئ ہے۔اس لیے میں خرچہ کے متعلق کوئی حکم نہیں دیتا۔"

دستخط شَخْ محمر اكبر،سيشن جخ بمقام راولپنڈي،۳ جون ١٩٥٥ء

مقدمه جيمس آباد كافيصله فيلي سوك نمبره/ ١٩٢٩ء

"مساة امتدالهادي دختر سردارخان مدعيه بنام عكيم نذير احمد برق مدعاعليه مندرجہ بالا بحث کا نتیجہ یہ لکلا کہ مرعیہ جو ایک مسلمان عورت ہے کی شادی معاعلیہ کے ساتھ جس نے شادی کے وقت خود اپنا قادیانی ہونالتعلیم کیا ہے اور اس طرح خود غیرمسلم قرار پایا ہے۔ غیر مؤثر ہے اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ معید اسلام تعلیمات کے مطابق معاعلیہ کی ہوئ نہیں۔ تمنیخ تکارے کے بارے میں معیہ کی درخواست کا فیصلہ اس کے حق میں کیا جاتا ہے اور معاعلیہ کوممانعت کی جاتی ہے کہ وہ معیہ کوائی بوی قرار نہ وے مدعیداس مقدے کے اخراجات بھی وصول کرنے کی حقدار ہے۔ یہ فیصلہ ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ و شیخ محدر فیل کوریجہ کے جانشین جناب قیصر احد حمیدی نے جوان کی جگہ جیمس آباد کے سول اور فیملی کورٹ جج مقرر ہوئے ہیں کھلی عدالت میں پڑھ کر سنایا۔"

ماریشس سیریم کورٹ میں سب سے بوا مقدمہ

"مجدروزال کے مقدم" کو تاریخ ماریش کا سب سے برا مقدمہ کہا جاتا ہے کونکہ پورے دوسال تک سریم کورٹ نے بیانات لیے، شہادتی سنی اور پہلی مرتبہ یہ فیصلہ · مسلمان الگ امت بين اور قادياني الگ\_'' دياكه:

برمقدمار نے کے لیے مسلمانوں اور قادیا نیول دونول نے دوسرے ممالک سے مشہور وکلاء منگوائے۔ قادیانیوں سے مسجد والیس لینے کے سلسلہ میں روزال کے جن مسلمانوں نے کام کیا ان میں محمود اسحاق جی، اسلعیل حسن جی، ابراہیم حسن جی، قابل ذکر ہیں۔ بدلوگ وہاں کے تجارتی حلقوں میں برا مقام رکھتے تھے انھوں نے جومقدمہ دائر کیا اس کی بنیاد پیھی:

دعویٰ روز مسجدانھوں ۔ لیا ہے جن کا<sup>ن</sup>

پیش کی گئیں ا ہے۔آپ

کوشش کی کہ حواليےمولانار

دعوى تيأر كياغلا وكلاء بين مسثر

مہلی مرتبہ بینکم کرتے ہیں۔'

روزبل منجد میر (مسلمان) بی

اتفاق کیا۔ مصور بإكتتاا

کیے جاتے ہیں۔

دعویٰ روزال کی مجد جہاں مطمانوں کے حقی (سی) فرقہ کے لوگ نماز پڑھتے تھے یہ مسجد انھوں نے تھے اور مسجد انھوں نے قضہ کر مسجد انھوں نے قضہ کر اللہ مسجد انھوں کے قضہ کر لیا ہے جن کا تعلق امت اسلامیہ سے نہیں ہے تا دیانی ہم مسلمانوں کو مسلمان نہیں ہجھتے، مارے پیچے ان کی نمازنہیں ہوتی، ایسی صورت میں ان کو مجد سے باہر نکالا جائے۔ مارے پیچے ان کی نمازنہیں ہوتی، ایسی صورت میں ان کو مجد سے باہر نکالا جائے۔

چنانچہ ۲۲ فروری ۱۹۱۹ء کو یہ مقدمہ دائر ہوا، قادیانیوں کے خلاف ۲۱ شہادتیں پیش کی گئیں ان شہادتوں میں مولانا عبداللہ رشید نواب کی شہادت خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ آپ نے عدالت عالیہ میں نہایت جرائت و بے باکی سے قادیانیوں کو بے نقاب کیا اور سینکڑوں کتب، اخبارات، رسائل و جرائد پیش کر کے عدالت کو یہ باور کرانے کی یہ کامیاب کوشش کی کہ قادیانی اور مسلمان الگ الگ امتیں ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب اور حوالے مولانا رشید نے پیش کیے۔

قادیا نیوں کی طرف سے غلام محمہ قادیانی بی۔اے نے وکلاء کی مدد کی اور جواب دعویٰ تیار کیا غلام محمہ قادیانی اس مقصد کے لیے خاص طور سے قادیان گیا تھا۔ مسلمانوں کے وکلاء میں مسٹر رولرڈ کے تی، ای سویز، کے، تی ای اسنوف اور آئی نیار یک بیے، جبکہ قادیا نیوں کا وکیل مسٹرآ ریزانی تھا۔

عدالت عالیہ کی کارروائی کے دوران ہزاروں مسلمان موجود ہوتے، اور ملک میں بہل مرتبہ بینلم ہوا کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں کے بھیس میں اپنا مقصد حاصل کرتے ہیں۔

چنانچہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۰ء کو چیف نتج سرائے ہر چیز وڈر نے یوں فیصلہ پڑھ کر سایا۔

فیصلہ سے معدالت عالیہ اس نتجہ پر پینی ہے کہ معاعلیہ (قادیانی) کو یہ حق نہیں پہنچا کہ
دوز بل منجد میں اپنی لیند کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں، اس مجد میں صرف مدی
(مسلمان) ہی نماز ادا کرسکیں گے، اینے اعتقادات کی روشن میں۔''

ای عدالت کے ایک دوسرے نج جناب ٹی۔ ای روزلی نے بھی اس فیصلہ ہے۔ اتفاق کیا۔

مصور یا کتان علامه اقبال کی رائے

آخر میں شاعر مشرق، مصور پاکستان علامہ اقبال صاحب کے پچھے ارشادات پیش کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے مرزائیت کی اسلام دشمنی محسوس کر کے ساری امت کو اس خطرے ے فیطے کی تو یُق کرتا ہوں۔ مسات امت الکریم کی الدی کو کا ہوں۔ جہال تک لفٹینٹ نذیر الدین کی الدی کو ایڈو ایڈو وکیٹ نے مجھے بہت کم با تیں بتا کیں۔ امت میں پایا گیا، اس کی قیمت نگائی جا چکی ہے۔ ان کی جا جھی خارج کرتا ہوں۔ چونکہ دونوں فریقوں کی جہ کے متعلق کوئی تھم نہیں دیتا۔''

و سے میں ہے۔ گنٹے محمد اکبر، سیشن جج بمقام راولپنڈی، ۳ جون ۱۹۵۵ء سوٹ نمبر ۹/ ۱۹۲۹ء

ارخان مدعیہ بنام کیم نذر احمد برق معاعلیہ
اکلا کہ مدعیہ جو ایک مسلمان عورت ہے کی شادی
افت خود اپنا قادیانی ہونا شلیم کیا ہے اور اس طرح
اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ مدعیہ اسلامی
اس منتیخ نکاح کے بارے میں مدعیہ کی درخواست کا
اعاعلیہ کوممانعت کی جاتی ہے کہ وہ مدعیہ کو اپنی ہوی
اجات بھی وصول کرنے کی حقدار ہے۔ یہ فیصلہ ۱۳ جانشین جناب قیمر احمد حمیدی نے جو ان کی جگہ جیس
جانشین جناب قیمر احمد حمیدی نے جو ان کی جگہ جیس

ف میں سب سے بردا مقدمہ وتاریخ ماریش کا سب سے بردا مقدمہ کہا جاتا ہے نے بیانات لیے، شہادتیں سنیں اور پہلی مرتبہ یہ فیصلہ مت ہیں اور قادیانی الگ۔''

انوں اور قادیا نیوں دونوں نے دوسرے ممالک سے مبور واپس لینے کے سلسلہ میں روز ال کے جن مبایک ہیں۔ ایرا ہیم حسن جی، قابل ذکر مبایک بوا مقام رکھتے تھے انھوں نے جو مقدمہ دائر کیا

ے خبردار کرنے کے لیے بے ثار مضامین لکھے ہیں ان تمام مضامین کو یہاں پیش کرنا مشکل ہے البتہ چند ضروری اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ وہ استیسسین کی ۱۰ جون ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں فرماتے ہیں:

طریقہ یمی ہے کہ

یائے) اس کے دہ

اصل جماعت كوروا

گروہ کو تبلیغ کی پور

جو اصل جماعت

خدمات کا صله و۔

نہیں ہو *ع*تی <sup>الی</sup>ن

کے اجتماعی وجود ۔

قرار دینے ہیں لا مشرق تحریر فرمائے

کے زہبی تنازعوا

میں اگر چہوہ ایک

ایک الگ جماع

ہے ولیل روادا

مملكت شاعرمش

بيەاس كا يېلافر

ایک اور مقام پرتحریر فرماتے ہیں: "نام نہاوتعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تعرفی پہلو پر بھی غورنہیں کیا اور

مغربیت کی ہوا نے اسے هظ نفس کے جذبے سے بھی عاری کر دیا ہے، بعض ایسے بی نام نہادتعلیم یافتہ مسلمانوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کورواداری کا مشورہ دیا ہے۔'' (حزف اقبال ۱۲۳۳)

آ کے ہندوستان کی غیر مسلم حکومت سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''حکومت کو موجودہ صورتِ حالات پرغور کرنا چاہیے اور اس معاملہ میں جو تو می

وحدت کے لیے اشد اہم ہے عام مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہیے، اگر کسی قوم کی

وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لیے اس کے سواکوئی چارہ کارنہیں رہتا کہ وہ معاندانہ

قو توں کے خلاف اپنی مدافعت کرے۔سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ وہ

طریقہ یہی ہے کہ اصل جماعت جس شخص کو تلعب بالدین (دین کے ساتھ کھیل کرتے پائے) اس کے دعاوی کو تقریر و تحریر کے ذریعے سے جھٹلایا جائے۔ پھر کیا بیرمناسب ہے کہ اصل جماعت کورواداری کی تلقین کی جائے، حالانکہ اس کی وحدت خطرے ہیں ہو۔ اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہواگر چہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔ اگر کوئی گروہ جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے حکومت کے لیے مفید ہے تو حکومت اس کی خدمات کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے دوسری جماعت الی قوتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہوسکتی، لیکن بیت و تع رکھنی بریار ہے کہ خود جماعت الی قوتوں کو نظر انداز کر دے جو اس کے اجتماعی وجود کے لیے خطرہ ہیں۔" (حنیہ اقبال ص ۱۲۱ میں)

کہا جاتا ہے کہ سلمانوں کے مخلف فرقوں کے بعض لوگ آیب دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں لہذا ان کے فتووُں کا کوئی اعتبار نہیں رہا، اس کا جواب دیتے ہوئے شاعر مشرق تحریر فرماتے ہیں:

"اس مقام پر به و ہرانے کی غالبًا ضرورت نہیں کہ مسلمانوں کے بے شار فرقوں کے نہیں تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر کچھ اثر نہیں پر تا، جن مسائل پر سب فرقے متفق بیں اگر چہوہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے ہی دیتے ہیں۔ "(حرف اقبال ص ۱۲۱، ۱۲۷) پیر شاعر مشرق قادیانی مسئلہ کا حل تجویز کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یہ وہ مطالبہ ہے کہ جو ڈاکٹر اقبال مرحوم نے انگریز کی حکومت سے کیا تھا اب جو مملکت شاعر مشرق کےخوابوں کی تعبیر کی حیثیت سے انہی کا نام لے کر وجود میں آئی ہے۔ بیاس کا پہلا فریضہ ہے کہ وہ شاعر مشرق ک اس آرزوکو پالیہ تکیل تک پہنچائے۔ میں ان تمام مضامین کو یہاں پیش کرنا مشکل ہیں۔ وہ اسٹیشسمین کی ۱۰ جون ۱۹۳۵ء کی

جس کی حدود مقرر ہیں یعنی وحدتِ الوہیت مرالت پر ایمان۔ دراصل بیآ خری یقین مدرمیان وجہ انتیاز ہے اور اس امر کے لیے ورمیان وجہ انتیاز ہے اور اس امر کے لیے سابی آخیں اسلامیہ میں شار نہیں کیا جا رکھتے ہیں اور لیے وقی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور اس حد ایک جھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد این میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو یا، کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں ایور کے سامنے صرف دو راہیں ہیں، یا وہ کی کے جوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے منہوم کی کوچھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے منہوم کی اس غرض سے ہیں کہ ان کا شار حلقہ اسلام اس غرض سے ہیں کہ ان کا شار حلقہ اسلام اس غرض سے ہیں کہ ان کا شار حلقہ اسلام (حرف اقبال میں ۱۳۱۱)

تم نبوت کے تدنی پہلو پر بھی غور نبیس کیا اور ، سے بھی عاری کر دیا ہے، بعض ایسے ہی نام یں کورواداری کا مشورہ دیا ہے۔''

(حرف اقبال ص۱۲۳)

ے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ی برغور کرنا چاہیے اور اس معاملہ میں جو قومی ان ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہیے، اگر کسی قوم کی کے سواکوئی چارہ کارنہیں رہنا کہ وہ معاندانہ پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ وہ ضميمه

بعض مرزائی مغا<u>لطے</u> چندشبہات کا ازالہ

جب مسلمانوں کی طرف سے مرزائیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو مرزائی صاحبان طرح طرح سے مغالطے دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں مختفراً اِن مِغالطِّوںِ کا ایک جائزہ پیش خدمت ہے۔

کلمہ گوکی تکفیر کا مسئلہ مرزائیوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جو محض کلمہ گو ہو، اور این مسئلی ہونے کا اقرار کرتا ہو، کسی بھی محض کو اسے کافر قرار دینے کا حق نہیں پہنچا۔

یہاں سب سے پہلے تو یہ بوانجی ملاحظہ فرمائیے کہ یہ بات ان لوگوں کی طرف سے کہی جا رہی ہے جو دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو تھلم کھلا کافر کہتے ہیں اور جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ '' پراوراس کے تمام ضروری تقاضوں پر میجے معنی ہیں ایمان رکھنے والوں کو وائر ہ اسلام سے خارج، شتی، بدطینت، یہاں تک کہ '' کنجر بوں کی اولا '' فی قرار دینے ہیں بھی کوئی شرم محسوں نہیں کرتے۔ کویا ہر'' کلمہ گو' کو مسلمان کہنا صرف یک طرفہ تھم ہے جو صرف غیر احمد یوں پر عائد ہوتا ہے اور خود مرزائی صاحبان کو کھل چھٹی ہے کہ خواہ وہ مسلمانوں کو کئی شد و مد سے کافر کہیں، خواہ انھیں بازاری گالیاں دیں خواہ ان کے اکابر اور مقدس ترین شخصیات کی کافر کہیں، خواہ آدر ہوں۔ ان کے 'اسلام' ہیں بھی کوئی فرق نہیں آ سکا اور نہ ان پر کلمہ گوکو کافر کہنے کا الزام لگ سکتا ہے۔ یہ ہاس مرزائی فرجب کا انصاف جو شرم و حیا اور دیا نے و خلاق کا مذنوج کرا ہے آ ہے کو روحانیت ''محمد تھائے'' کا ظہور ٹانی قرار و بتا ہے۔

پھرخدا جانے یہ اصول کہاں سے گھڑا گیا ہے کہ ہر وہ فخص جو کلمہ پڑھتا ہواور اسے کوئی فخص کافر قرار نہیں دے سکتا؟ سوال اسے آپ کومسلمان کہتا ہو وہ مسلمان ہے اور اسے کوئی فخص کافر قرار نہیں دے سکتا؟ سوال یہ ہے کہ کیا مسیلمہ کذاب کلمہ شہادت نہیں پڑھتا تھا؟ پھرخود آ مخضرت سکتے اور صحابہ کرائ نے اسے کافر قرار دے کرائ کے خلاف جہاد کیوں کیا؟ اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے جا مرزا قادیانی ہے ہیں کہ میری کتابوں کو ہرخص محبت کی نگاہ سے دیکھ کران کے معارف سے فائدہ اٹھا تا اور میری دعوت کی تھدین کرتا ہے۔ سوائے "بنایا" (فاحثاؤں، تجریوں) کی اولاد کے جن کے دلوں پراللہ نے مہر لگا دی، وہ اٹھی نہیں مانے۔ (آئید کالاے اسلام ۲۵۸ فزائن نے میں ایسنا)

\_ \

بجا نەصرف كہا؟ اگر

جملاے، کرے، ا

رنا، سودا تکذیب

اسلام ایہ اور برے

ہیں کہوہ

کلمه(مو لیے"که ن

خارج نبج اور عقلی

کرنے اللہ اور ا

ہے، یہ حضرت

کے رس جنتی با اللہ محمہ

قطعیار بر ایماا

سکتار: ارشادا بجاند صرف مسلمہ کذاب بلکہ آپ سے اللہ کے بعد اپنے سوا مرکی نبوت کو کافر اور کذاب کول کہا؟ اگر آج کوئی نیا مدی نبوت کلمہ پڑھتا ہوا اٹھے اور آنخضرت سے کے کہا مان بیاء کو جھٹائے ، آخرت کے عقیدے کا خال اڑائے، قرآن کریم کو اللہ کی کتاب مانے سے انکار کرے، اپنے آپ کو افضل الانبیاء قرار دے، نماز روزے کو منسوخ کر دے، جھوٹ شراب، زنا، سود اور قمار کو جائز کیے اور کلمہ لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے سوا اسلام کے جرمیم کی تکذیب کر دے تو کیا اسے پھر بھی ''کلمہ گؤ' ہونے کی بنا پر مسلمان ہی سمجھا جائے گا؟ اگر اسلام ایسا ہی ڈھیلا ڈھالا جامہ ہے جس میں کلمہ پڑھنے کے بعد دنیا کا ہر برے سے براعقیدہ اور برے کے خارے بی اسلام کیا ہے ہوئی کے جاتے ہوں کہا ہے ہوں کہا ہے ہوئی کے جاتے ہوں کہا ہے ہوئی کے جاتے ہوں کہا ہے ہوئی کے جاتے ہوں کہا ہوں ہوئی کے جاتے ہوں کہا ہوئی ہے۔

جولوگ بر'دکلمہ گو' کومسلمان کہنے پر اصرار کرتے ہیں، کیا وہ یہ بیجھتے ہیں کہ یہ کلمہ (معاذ اللہ) کوئی منتریا ٹونا ٹونکا ہے جے ایک مرتبہ پڑھ لینے کے بعد انسان ہمیشہ کے لیے ''کفر پروف' ہو جاتا ہے اور اس کے بعد برے سے براعقیدہ بھی اسے اسلام سے خارج نہیں کرسکتا؟

اگر عقل وخرد اور انصاف و دیانت دنیا سے بالکل اٹھ بی نہیں گئی تو اسلام جیسے علمی اور عقلی دین کے بارے میں بی تصور کیسے کیا جا سکتا ہے کہ محض چند الفاظ کو زبان سے اوا کرنے کے بعد انسان جہنمی سے جنتی اور کافر سے مسلمان بن جاتا ہے۔خواہ اس کے عقائد اللہ اور رسول عقائد کی مرضی کے بالکل خلاف ہوں؟

واقعہ بہ ہے کہ کلمہ لا اللہ الا اللہ محد رسول اللہ (معاذ اللہ) کوئی جادو یاطلسم نہیں ہے، یہ ایک معاہدہ اور اقرار نامہ ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کو معبود واحد قرار دینے اور حضرت محد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ کا رسول مانے کا مطلب یہ معاہدہ کرنا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی بعنی باتیں بہم تک تواتر اور قطعیت کے ساتھ پہنی ہیں ان سب کو درست تعلیم کرنا لا اللہ الا اللہ اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان کا لازی جز اور اس کا ناگزیر تقاضا ہے اگر کوئی محض ان متواتر قطعیات میں سے کی ایک چیز کو بھی درست مانے سے انکار کردے تو در حقیقت وہ کلہ تو حید پر ایمان نہیں رکھا ، خواہ زبان سے لا اللہ الا اللہ پڑھتا ہواس لیے اس کو مسلمان نہیں کہا جا سکیا۔عقیدہ ختم نبوت چونکہ قرآن کر یم کی جیبوں آیات اور سرکا پر دو عالم ﷺ کے سینکروں ارشادات سے بطریت واتر فابت ہے، اس لیے بارہ کا امت دو انہی قطعیات میں سے ارشادات سے بطریت واتر فابت ہے، اس لیے بارہ کا امت دو انہی قطعیات میں سے ارشادات سے بطریت واتر فابت ہے، اس لیے بارہ کا امت دو انہی قطعیات میں سے

---ا**زالہ** کوغیرمسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں مختقرا

سے کہا جاتا ہے کہ جوشض کلمہ کو ہو، اور اسے کافر قرار دینے کا حق نہیں پہنچا۔
یہ بات ان لوگوں کی طرف سے کہی جا کہتے ہیں اور جو کلمہ لا الد الا اللہ محمد رسول ایمان رکھنے والوں کو دائرہ اسلام سے دئلے قرار دینے میں بھی کوئی شرم محسوں کی طرفہ تھم ہے جو صرف غیر احمدیوں پر کمہ خواہ وہ مسلمانوں کو کتنی شد و مدسے کی مخواہ وہ مسلمانوں کو کتنی شد و مدسے کی فرق نہیں آ سکنا اور ندان پر کلمہ کو کو ہر کا فہور ثانی قرار دیتا ہے۔

'کا ظہور ثانی قرار دیتا ہے۔
'کا ظہور ثانی قرار دیتا ہے۔

ب ہے کہ ہر وہ فخص جو کلمہ پڑھتا ہواور کی فخص کافر قرار نہیں دے سکتا؟ سوال کی محرخود آنخضرت سکالٹے اور صحابہ کرام اللہ المحمد قادیانی نے جا میا؟ اور خود مرزا غلام احمد قادیانی نے جا میت کی نگاہ سے دیکھ کران کے معارف سے ایا" (فاحثاؤں، تنجریوں) کی اولاد کے جن نید کالات اسلام ۸۳۸ فرائن ج ۵ میں اینا)

ہےجن برایمان لانا کلمدطیب کا لازی بزے اورجس کے بغیر انسان مسلمان نہیں ہوسکا۔ اس سلسلے میں بعض ان احادیث سے استدلال کی کوشش کی جاتی ہے جن میں ے آ تخضرت علی نے مسلمان کی علامتیں میان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے لہ"جو ہماری طرح نماز يرعد مارے قبلے كى طرف رخ كرے اور مارا ذرى كيا موا بانور كھاتے وہ مسلمان ہے۔'' کیکن جس مخص کو مجمی بات سیجنے کا سلقہ ہووہ حدیث کے اسلوب وانداز سے بيسجه سكتا ہے كه يهال مسلمان كى كوئى قانونى اور جامع و مانع تعريف نہيں كى جا رہى بلكه مسلمانوں کی وہ معاشرتی علامتیں بیان کی جارہی ہیں جن کے ذریعہ مسلم معاشرہ دوسرے نداہب اور معاشروں سے متاز ہوتا ہے، اور اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جس محض کی ظاہری علامتیں اس کے مسلمان ہونے کی گواہی دیتی ہوں اس برخواہ مخواہ بدگمانی کرنا یا بلاوجداس کی عیب جوئی کرنا درست نہیں، لیکن اس کا بیمطلب کمال سے نکل آیا کہ اگر وہ خودمسلمانوں كے سلمنے علانيكفريات كا اقرار كرتا كھرے، بلكه سارى دنيا كوان كفريات كى دعوت وے كر اسيختبعين كيسواتمام مسلمانول كوكافر قرار دي تب بعي ووصرف مسلمانول كا ذبيح كهانے ك وجدے مسلمان کہلانے کامستحق موگا۔ خواہ لا الله الله الله اور اس کے تقاضوں کا مجمی قائل نہ ہو۔ درحقيقت اس مديث ميسمسلمان كى تعريف نهيس بلكه اس كى ظاهرى علامتيس بيان كى كئى بير مسلمان كى يورى تعريف درحقيقت آنخضرت على كال ارشاد مين بيان كى م مئ ہے:

اموت ان اقا تل الناس حتى يشهدوا أن لا الله الا الله و يؤمنو ابى و بماجئت به. (رداه ، ملم عن ابى بريرة عاص ٣٤ باب الامر بقتال الناس متى يقولون لا اله الا الله)

دي كه الله كر مواكن عبادت كولان سے جہاد كروں، يهان تك كه وه اس بات كي كوائى دي كه الله كي كوائى دي كه الله كي عبادت كي جو دي كه الله كي عبادت كي جو شي كه الله كي مواكن عبادت كي لائق نبيل اور يجھ ير ايمان لا كي اور براس بات ير جو شي كه كر آيا بول ـ."

اس میں مسلمان کی بوری حقیقت بیان کر دی گئی ہے کہ نی کریم ﷺ کی لائی ہوئی برتعلیم کو ماننا اشہد ان محمداً رسول اللہ کا لازی جزء ہے اور آ پ ﷺ کا بدارشاد قرآن کریم کی اس آیت ہے ماخوذ ہے جس میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

لَّلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فَيُمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ فُمَّ لَا يَجِدَوُ افِي اللهِ عَلَى اللهِ اللهِ عَمَّا فَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْإِيْمًا. (الناء 10) "لي تبين، تحارك رب كي من يدوك مومن ند بول كي جب تك ية تحين الني بر منازع معالم ين

١.

سے تنلیم نہ کریر بیہ۔ لیے کفریے محف

تھی نہ مان کیں

اسلام اور کفر کی اینے سیاسی اور انتہا

پیش کرنے ت کا شعصیں سلام کم

<del>پ</del> مسلمان کی تعر کیے صرف" آ

یہ برمست اور ع خطاب کر لے

مسلمانو*ل* 

جاتا ہے کہ: دیتے آئے

الیں ہے۔ ؟ غلط علاج کی

ہو گئی ہےاو

ہے''ہم اہمی اڈ

دوسر

الازى جز ہاورجس كے بغير انسان مسلمان نبيس موسكا \_ س ان احادیث سے استدلال کی کوشش کی جاتی ہے جن میں ن کی علامتیں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے لہ "جو ماری نبلے کی طرف رُخ کرے اور ہمارا ذرج کیا ہوا با ور کھائے وہ ) کو بھی بات سبھنے کا سلیقہ ہو وہ حدیث کے اسلوب و انداز ہے ن کی کوئی قانونی اور جامع و مانع تعریف نہیں کی جا رہی بلکہ الی بیان کی جا رہی ہیں جن کے ذریعید سلم معاشرہ دوسرے ہوتا ہے، اور اس کا مقصد صرف سے کہ جس محص کی ظاہری ک گوانی دیتی مول اس پرخواه مخواه بدگمانی کرنا یا بلاوجه اس کی ن ال كابيمطلب كمال سے فكل آيا كه أكر وہ خودمسلمانوں ار کرتا چرے، بلکہ ساری ونیا کوان کفریات کی دعوت دے کر ا کو کافر قرار دے تب بھی وہ صرف مسلمانوں کا ذیجہ کھانے کی اوگا۔خواہ لا اللہ الا اللہ اور اس کے تقاضوں کا بھی قائل نہ ہو۔ فی میں مسلمان کی تعریف نہیں بلکہ اس کی طاہری علامتیں بیان نریف در حقیقت آنخضرت علی کے اس ارشاد میں بیان کی

لناس حتى يشهدوا أن لا اله الا الله و يؤمنو ابي و رية ح اص ٢٤ باب الامر بقتال الناس متى يقولون لا اله الا الله) کدلوگوں سے جہاد کرول، یہال تک کدوہ اس بات کی گواہی کے لائق نیس اور جھ پر ایمان لائیں اور ہراس بات پر جو

پوری حقیقت بیان کر دی گئ ہے کہ نی کریم عظم کی لائی رسول الله كالازى جزء باورآ بي الله كابيرارشاوقرآن ہے جس میں الله تعالی نے ارشاد فرمایا ہے ،

زْمِنُوْنَ حَتَّى يُحَكِّمُونَكَ فَيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ ثُمَّ لَا مًا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسُالِهُ اللهِ ١٥) " يُس تَبِين، نانہ ہول محے جب تک میں محیں اپنے ہر متنازعہ معالمے میں

تھ نہ مان لیں ، پھرتمھارے فیطے سے اپنے دل میں کوئی تھی محسوں نہ کریں اور اسے خوثی

یہ بے کلمہ کو کی حقیقت اور اس کے برخلاف محض کلمہ بڑھ لینے کے بعد ہمیشہ کے لیے کفر سے محفوظ ہو جانے کا تصور ان دشمنانِ اسلام کا پیدا کردہ ہے جو یہ جا بتے تھے کہ اسلام ادر كفركى درمياني حد فاصل كومنا كراسے ايك ايبامجون مركب بنا ديا جائے جس ميں اسے ساس اور زہبی مفادات کے مطابق ہر برے سے برے عقیدے کی ملاوث کی جاسکے۔ انتہا یہ ہے کہ بعض لوگ مسلمان کی تعریف کے سلسلے میں اس آیت قرآنی کو بھی

بین کرنے سے نہیں چوکتے جس میں ارشاد ہے:

لَا تَقُولُوا لِمَنُ ٱلْقَى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسُتَ مُوْمِنًا (السّاء٩٣) ولين جو حض شمعیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔''

چلئے بہلے تومسلمان ہونے کے لیے کم از کم کلمہ پڑھنا ضروری تھا، اس آیت کو مسلمان کی تعریف میں پیش کرنے کے بعداس سے بھی چھٹی ہوگئ، اب مسلمان ہونے کے ليصرف" السلام عليم" بلكم صرف" سلام" كهد دينا بحى كافى موكيا، اور بروه بندو، يارى، بمست اور عیسائی یہودی بھی مسلمان بنے کے قابل ہو گیا جو مسلمانوں کو "سلام" کہدکر خطاب كرلے والعياذ بالله العظيم -

مسلمانوں کی باہم تکفیر کے فتوے اور ان کی حقیقت

اصل مسلم سے توجہ ہٹانے کے لیے دوسرا مغالط مرزائیوں کی طرف سے بدویا جاتا ئے کہ جوعلاء ہم بر کفر کا فتو کی لگاتے ہیں۔ وہ خود آپس میں ایک دوسرے کو کافر قرار ویتے آئے ہیں۔ لہذا ان کے فتووں کا اعتبار اُٹھ کیا ہے۔ لیکن اس "دلیل" کی مثال بالکل ا لی ہے۔ جیسے کوئی مختص ہیہ کہنے لگے کہ چونکہ بعض عطائیوں اور ڈاکٹروں نے پچھولوگوں کا غلط علاج کیا ہے۔اس لیے اب کوئی ڈاکٹرمتندنیس رہا اب بوری میڈیکل سائنس ہی تاکارہ ہوگئی ہے اور وہ طبی مسئلے بھی قابل اعتبار نہیں ہیں جن پر تمام دنیا کے ڈاکٹر متفق ہیں۔

مال ہی میں مرزائی جاعت کی طرف سے ایک کمایچہ شائع ہوا ہے جس کاعنوان ب" ہم غیر احدیوں کے پیچھے کیوں نماز نہیں پڑھے" اور اس میں مسلمان مکاتب فکر کے باہمی اختلافات اور ان فراوی کو انتہائی مبالغہ آمیز انداز میں پیش کیا گیا ہے جن میں ایک دوسرے کی تکفیر کی گئی ہے، لیکن اول تو اس کتائیے میں بعض ایسے فتووں کا حوالہ ہے جن

دوران شير وشكرر

مسلمان کی متفقہ ت

ہے اس برو پیگنڈ

بشانه موجود ہیں۔

ان کے باہمی ہ

ہوئے۔لیکن کیا

وائزے میں رکھ

اجتماعات كوقبول

لبذا أكريجه

یہ نتیجہ کیے نکالا

مل کر بھی کسی کو

بلكه كيإ ماهرية

بالكل ہى معذور

طیقے کی کوئی با

غلطيان نہيں ہو

میں تالے ڈال

عمارتون كى تغيير

كبران غلطيول

دی من ہو؟

کے بارے میں پوری ذمہ داری سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے کہنے والوں کی طرف بالکل فلامنسوب کیے گئے ہیں۔ دوسرے اس کتابچ میں اگر چہ کافی محنت سے وہ تمام تشدد آمیز مواد اکتھا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو باہمی اختلافات کے دوران منظر عام پر آیا ہے، لیکن ان بیسیوں افتباسات میں سلمان مکاتب فکر کے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے کل پائچ ہیں۔ باتی فتوے کل پائچ ہیں۔ باتی فتوے کی پائچ ہیں۔ باتی فتوے کی باہمی جھڑوں کے درمیان ان کے قلم یا زبان سے لکیں۔ ان میں ایک دوسرے کے خلاف سخت زبان تو بے شک استعال کی گئی ہے لیکن انھیں کفر کے فتوے قرار دینا کسی طرح درست نہیں۔

تیرے یہ پانچ فتوے ہی اپنے اپنے مکاتب فکر کی کھل نمائندگی نہیں کرتے۔
یعنی ایسانہیں ہے کہ جن مکاتب فکر سے وہ تعلق رکھتے ہیں وہ پورا کمتب فکر ان فتو وں سے
متفق ہو۔ اس کے بجائے ہر مسلمان کمتب فکر ہیں محقق اور اعتدال پند علاء نے ہمیشہ اس
ہے احتیاطی اور عجلت پندی سے شدید اختلاف کیا ہے۔ جو اس شم کے فتو وں میں روار کھی
گئی ہے۔ لبذا ان چند فقاوئ کو پیش کر کے بیتا کر دینا بالکل غلط، بے بنیاد اور گمراہ کن ہے
کہ بیسارے مکاتب فکر ایک دوسرے کو کافر قرار دیتے ہیں۔ اس کے بجائے حقیقت بیہ
کہ ہر کمتب فکر میں ایک عضر ایسا رہا ہے جس نے دوسرے کی مخالفت میں اتنا تشدد کیا کہ وہ
فروگی اختلافات کو ہمیشہ اپنی صدود میں رکھا اور ان صدود سے نہ صرف بید کہ تجاوز نہیں کیا بلکہ
فروگی اختلافات کو ہمیشہ اپنی عدود میں رکھا اور ان حدود سے نہ صرف بید کہ تجاوز نہیں کیا بلکہ
یہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں کا کوئی مشترک مسئلہ پیدا ہوتا ہے ان تمام مکاتب فکر کے مل
بیضے میں بعض حصرات کے فتو سے بھی رکاوٹ نہیں بنتے۔

یہ سلمان فرقے جن کی فرقہ بندی کا پرد پیگنڈہ دنیا بجر میں گلا بھاڑ کھاڑ کرکیا گیا ہے اور جن کے اختلافات کا شور مچا مچا کر لدگوں نے اپنے باطل نظریات کی دکا نیں چکائی ہیں۔ وہی تو ہیں جو 1901ء میں پاکستان کی وستوری بنیادیں طے کرنے کے لیے جمع ہوئے اور کسی ادنی اختلاف کے بغیر اسلامی وستور کے اساسی اصول طے کر کے اضے جبکہ پرد پیگنڈہ سیقا کہ اس فتم کا اتفاق ایک امر محال ہے 1900ء کے موقد پر جب جوزہ وستور میں متعین اسلامی ترمیمات طے کرنے کا مرحلہ آیا تو انھوں نے اکشے ہو کر متفقہ سفارشات پیش کیس املامی ترمیمات طے کرنے کا مرحلہ آیا تو انھوں نے اکشے ہو کر متفقہ سفارشات پیش کیس جبکہ سے کام سے زیادہ غیرمتوقع سمجھا جاتا تھا 190 ء تی میں انھوں نے قادیا نیت کے مسئلہ پر اجتماعی طریقے سے ایک مشتر کہ مؤقف اختیار کیا۔ 1922ء میں وستور سازی کے کے مسئلہ پر اجتماعی طریقے سے ایک مشتر کہ مؤقف اختیار کیا۔ 1927ء میں وستور سازی کے

دوران شیر وشکر رہ کر اس بنیادی کام میں شریک رہے۔ دنیا بھر میں شور تھا کہ بیاوگ ال کر مسلمان کی متفقہ تعریف بھی نہیں کر سکتے ۔لیکن ۱۹۷۲ء میں انھوں نے ہی کامل انفاق و اتحاد سے اس پرو پیگنڈے کی قلعی کھولی اور اب پھر بیمرزائیت کے کھلے کفر کے مقابلے میں شانہ بشانہ موجود ہیں۔غرضیکہ جب بھی اسلام اور مسلمانوں کا کوئی مشتر کہ ذہبی مسئلہ سامنے آیا تو ان کے باہمی ذہبی اختلافات اجہائی مؤقف اختیار کرنے میں بھی سدراہ قابت نہیں ہوئے ۔ یکوت کے اجتماعات میں کسی مرزائی کو بھی وعوت دیگئی ہو؟

وی ہو! اس طرزِ عمل پرغور کرنے سے چند ہا تیں کھل کرسامنے آ جاتی ہیں۔ اوّل! یہ کہ ہاہم ایک دوسرے کی تکفیر کے فقے انفرادی حیثیت رکھتے ہیں۔کسی کمتب فکر کی نمائندہ حیثیت نہیں، ورنہ یہ مکاتب فکر بھی بحیثیت مسلمان جمع نہ ہوتے۔ دوسرے! یہ کہ ہر کمتب فکر میں غالب عضر وہی ہے جوفروعات کوفروعات ہی کے

دائرے میں رکھتا ہے اور آپی کے اختلافات کو تکفیر کا ذر بعد نہیں بناتا۔ ورنداس فتم کے ابتاعات کو قبول عام حاصل نہ ہوتا۔

تیسرے! میرکہ اسلام کے بنیادی عقائد جو واقعتاً ایمان اور کفر میں حد فاصل کی حیثیت رکھتے ہیں ان میں میرسب لوگ منفق ہیں۔

لہذا اگر پھے حضرات نے تکفیر کے سلسلہ میں غلوادر تشدد کی روش اختیار کی ہے تو اس سے میں ہوئی اسک اور اگر میرسب لوگ میں تیجہ کسے ذکالا جا سکتا اور اگر میرسب لوگ مل کر بھی کسی کو کافر کہیں تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

کیا دنیا میں عطائی قتم کے لوگ علاج کر کے انسانوں پرمش ستم نہیں کرتے؟
بلکہ کیا ماہر سے ماہر ڈاکٹر سے بھی غلطی نہیں ہوتی؟ لیکن کیا بھی کوئی انسان جو عقل سے
بالکل ہی معذور نہ ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ ان انفرادی غلطیوں کی سزا کے طور پر ڈاکٹروں کے
طبقے کی کوئی بات قابل تسلیم نہیں ہوئی چاہیے۔ کیا عدالتوں کے فیصلوں میں جوں سے
غلطیاں نہیں ہوتیں؟ لیکن کیا کسی نے سوچا ہے کہ ان انفرادی غلطیوں کی وجہ سے عدالتوں
میں تالے ڈال دیے جا کیں۔ یا جوں کا کوئی فیصلہ مانا ہی نہ جائے؟ کیا مکانات، سڑکوں اور
عمارتوں کی تغییر میں انجینئر غلطی نہیں کرتے؟ لیکن بھی کسی ذی ہوش نے یہ جویز چش کی ہے
کہ ان غلطیوں کی بنا پر تقمیر کا شمیکہ انجینئروں کی بجائے گورکنوں کو دے دیا جائے؟ پھر یہ اگر

ہوہ اپنے کہنے والوں کی طرف بالکل لرچہ کافی محنت سے وہ تمام تشدد آمیز ف کے دوران منظر عام پر آیا ہے، لیکن ب دوسرے پر کفر کے فتوے کل پانچ سوس ناک باہمی جھگڑوں کے درمیان کے کے خلاف سخت زبان تو بے شک

تب فکر کی مکمل نمائندگی نہیں کرتے۔ پیس وہ پورا کمتب فکر ان فتو وَں سے نی اور اعتدال پیند علاء نے ہمیشہ اس ہے۔ جو اس شم کے فتو وَں میں روا رکھی ابالکل غلط، بے بنیاد اور گمراہ کن ہے پیس۔ اس کے بجائے حقیقت بیہ ہے رے کی مخالفت میں اتنا تشدد کیا کہ وہ بی تعداد ایسے علاء کی ہے جنھوں نے دیسے نہ صرف یہ کہ تجاوز نہیں کیا بلکہ نفر غالب رہا ہے جس کی واضح مثال

بنده ونیا بحریس گلا بھاڑ بھاڑ کرکیا گیا اپ باطل نظریات کی دکا نیس چکائی یادی طے کرنے کے لیے جمع ہوئے اصول طے کرکے اٹھے جبکہ پروپیگنڈہ موقعہ پر جب جوزہ دستور میں متعین اکٹے ہو کر متفقہ سفارشات چیش کیس اعظے ہو کر متفقہ سفارشات چیش کیس اعول نے قادیانیت نیار کیا۔ ۱۹۷۲ء میں دستور سازی کے

ا ہوتا ہے ان تمام مكاتب فكر كے ال

اسے ختم نبوت ج

حسی نی کی نبوت

جائے جو کسی علمی

آ بات کا جواب<sup>.</sup>

ديجئے۔مرزا قاد

ہے کہ بیرتمام حد

سے موضوع ہیں

ہے جس انبار کو

دور کوئی واسطه نبیر تر دبید کر رہی ۔

د در مرخضرت عليه المخضرت عليه

نزولِ ٹانی کے ع آب ﷺ کے ا

النبين'' كہنے ـــ ضرورت نہيں ہے

نے"لانبی بعدی

وی که اس کا مط

جنمیں پہلے ہی ۔

فرمائیں گے۔اا کوئی نی نہیں آ۔

سکتاہے۔

خَالِم الْآنْبِيَاءِ لَا

فَانَّا كُنَّا نُحَدَّثُ

چند جزوی نوعیت کے فتو وُں میں بے احتیاطیاں یا غلطیاں ہوئی ہیں تو اس کا مطلب سے کیے نکل آیا کہ اب اسلام اور کفر کے فیصلے قرآن وسنت کی بجائے مرزائی تحریفات کی بنیاد پر کرنے حاجئیں۔
کرنے حاجئیں۔

شاعر مشرق مصور پاکستان علامه اقبال مرحوم نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے بالک صحیح بات کہی تھی:

''مسلمانوں کے بیثار فرقوں کے فدہی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر پھھ اثر نہیں پڑتا۔ جن مسائل پرسب فرقے متفق ہیں۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے دیتے ہوں۔''

دو روایتیں مرزائی صاحبان نے لاکھوں احادیث کے ذخیرہ میں سے دوضعیف وسقیم روایتیں نکال کر ادر اضیں من مانا منہوم پہنا کر ان سے اپنی خود ساختہ نبوت کے لیے سہارا لینے کی کوشش کی ہے اس لیے یہاں ان پر بھی ایک نظر ڈال لینا مناسب ہوگا۔

قولوا خاتم النبيين ولا تقولوا لا نبي بعده.

بہلی منقطع الاسنادروایت ''درمنٹور'' سے لی گئی ہے اور وہ بیہ ہے کہ حضرت عائشہ

نے فرمایا:

(آنخصرت علیہ کو) '' فاتم النہین کہواور یہ نہ کہو کہ آپ علیہ کی جد کوئی نبی نہیں آئے گا۔' پہلے تو اس بات پر فور فرمایئے کہ یہ روایت کہاں سے لائی گئی ہے۔ اگر آپ صدیث کی کسی معروف کتاب میں اسے تلاش کرنا چاہیں گے تو آپ کو مایوی ہوگی، کیونکہ یہ روایت بخاری، مسلم تو کہا نسائی، ابوداؤد، تر ندی، ابن ماجہ، داری، مسند احمد، غرض صدیث کی کسی دستیاب کتاب میں موجود نہیں! اسے لایا کہاں سے گیا ہے؟ علامہ سیوطی کی درمنثور' سے جس کے بارے میں ادنی طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ اس میں ہرقتم کی دورمنثور' سے جس کے بارے میں ادنی طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ اس میں ہرقتم کی دولی سند تصل معلوم روایات بھی بغیر کسی چھان پھٹک کے صرف جمع کر دی گئی سند پر ہوتا ہے اور اس روایت کی کوئی سند تصل معلوم نہیں۔ اب یہ سرکار دو عالم علیہ کے الفاظ میں مدعیان نبوت کا ''د جس' نہیں تو اور کیا ہے؟ کہ ایک طرف تو مرزائی صاحبان کی نگاہ میں قرآن کریم کی صاف اور صریح آیات اور کیا ہے؟ کہ ایک طرف تو مرزائی صاحبان کی نگاہ میں قرآن کریم کی صاف اور صریح آیات اور کیا ہے؟ کہ ایک طرف تو مرزائی صاحبان کی نگاہ میں قرآن کریم کی صاف اور صریح آیات اور مربی طرف یہ منقطع الا سنادروایت جس کا علم حدیث کی رو سے بچھ بھی اعتبار نہیں ایک قطعی اور ایونی ہے کہ میں اعتبار نہیں ایک قطعی اور ایس کی علی احدیث کا قابل النقات ہیں اور دوسری طرف یہ منقطع الا سنادروایت جس کا علم حدیث کی رو سے بچھ بھی اعتبار نہیں ایک قطعی اور ایسی عرب کہ کہ کا اعتبار نہیں ایک قطعی اور ایسی کے کہ کیا اعتبار نہیں ایسی قطعی اور ایسی کے کہ کیا کہ کا کھی کیا کی کا کھی کوئی اعتبار نہیں ایسی قطعی اور ایسی کیا کہ جس کیا کہ کہ کیا کہ کیا کہ کیا کی کوئی اعتبار نہیں ایسی کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیکھ کی کوئی اعتبار نہیں ایکی قطعی اور ایسی کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کوئی کیا کہ کیا کیا کہ کی کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ کیا کہ کیا کیا کہ ک

اسے ختم نبوت جیسے متوار تعلق اور اجماعی عقیدے کو توڑنے کے لیے چیش کیا جا رہا ہے کیا کسی نبی کی نبوت الی بنی روایات سے ٹابت ہوا کرتی ہے؟ لیکن سے بات اس مخف سے کبی جائے جو کسی علمی یا عقلی قاعدے اور ضا لطے کا پابند ہو اور جہاں عقل، علم اور اخلاق پر بنی آیات کا جواب سوائے خود ساختہ الہام کے اور پیچھ نہ ہو وہاں دلائل و براہین کا کتنا انبار لگا دیجے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ میں اسکا جواب یہی ملے گا کہ ' خدا نے جھے اطلاع دے دی ہے کہ بیتمام حدیثیں جو چیش کرتے ہیں۔ تحریف معتوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے ہے کہ بیتمام صدیثوں کے ذخیرے میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر آبول کر دے۔ جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر آبول کر دے۔ ور جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر دد کے دور جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر دد کے دور جس انبار کو چاہے خدا سے علم پاکر قبل کر ددے۔'' (اربین نبر سم می ماشیہ ترزائن جریاص انہ)

پھراس روایت میں جو بات بیان کی گئی ہے اس کا مرزائی اعتقادات ہے دور در کوئی واسط نہیں بلکہ یہ روایت تو نزول عیلی القابی کے عقیدے میں مرزائی نظریہ کی صرح تردید کر رہی ہے۔ اس کا مقصد تحف اتنا ہے کہ اگر صرف یہ جملہ بولا جائے کہ اس تخضرت بھی کے بعد کوئی نئی نہیں آئے گا، تو ایک ناواتف آ دمی اسے سے القابی کے نزول ٹانی کے عقیدے کے فلاف سمجھ سکتا ہے اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ آپ تا بی ناواتف آ دمی اسے میں تا بی بی ترفیل ٹائیں گے۔ لہذا جو مقعد "فاتم انہیں" کہنے سے ممل طور پر حاصل ہو سکتا ہے اس کے لیے ایسے الفاظ استعال کرنے کی افرورت نہیں ہے۔ جو ناواتفول کے لیے کی غلاقتی کا سبب بن سکتے ہوں۔ آئی خضرت بھی فرا فرورت نہیں ہے۔ جو ناواتفول کے لیے کی غلاقتی کا سبب بن سکتے ہوں۔ آئی الفاظ نے انہیں ہوگا۔ بال حضرت عیلی الفاظ کی کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی پہلے بیدا ہو بھی ہیں۔ وہ دوبارہ نزول دی کہ اس کا مطلب یہ ہوت حاصل ہے اور جو بہت پہلے بیدا ہو بھی ہیں۔ وہ دوبارہ نزول فرما کیں آئے گا تو صرف آئی بات سننے والا کوئی ناواتف انسان کی غلاقتی کے بعد کوئی نبی آئے گا تو صرف آئی بات سننے والا کوئی ناواتف انسان کی غلاقتی کا شکار ہو سکتا ہے۔

حضرت عائش مل طرف منسوب التولى لي يشرق خود ورمنورى مل موجود ب: عَنِ الشَّعْبِيّ قَالَ قَالَ رَجُلَّ عِنْدَ الْمُعْيُرَةِ بُنِ شُعْبَةٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّد خاتِم الْانْبِيَاءِ لَا نَبِى بَعْدَهُ فَقَالَ الْمُعْيُرَة بُنُ شُعْبَة حَسْبُكَ إِذَا قُلْتَ خَاتِمُ الْانْبِيَاءِ فَإِنَّا كُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّ عِيْسَلَى عليه السلام خَارِجٌ فَإِنْ هُوَ خَرَجَ فَقَدْ كَانَ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ. ں میں بے اختیاطیاں یا غلطیاں ہوئی ہیں تو اس کا مطلب سے کسے کفر کے فیطے قرآن وسنت کی بنیاد پر

ر پاکتان علامه اقبال مرحوم نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا محیح بات کی تھی:

کے بیثار فرقوں کے ذہبی تنازعوں کا ان بنیادی مسائل پر پکھ اثر سب فرقے منق میں۔ اگر چہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے سب فرقے متنق میں۔ اگر چہ وہ ایک دوسرے پر الحاد کے فتوے

صاحبان نے لاکھوں احادیث کے ذخیرہ میں سے دوضعیف وسقیم من مانامفہوم پہنا کران سے اپنی خود ساختہ نبوت کے لیے سہارا لیے یہاں ان پر بھی ایک نظر ڈال لینا مناسب ہوگا۔

> النبيين و لا تقولوا لا نبي بعده. در منه ، در اگر

سادروایت' درمنثور' سے لی کئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ

اس بات پرخور فرمایے کہ یہ روایت کہاں سے لائی گئ ہے۔ اگر اس بات پرخور فرمایے کہ یہ روایت کہاں سے لائی گئ ہے۔ اگر وف کتاب میں اسے تلاش کرنا چاہیں گے تو آپ کو مایوی ہوگ، مسلم تو کچا نسائی، ابوداؤد، ترذی، ابن ماجہ، داری، مند احمہ، غرض کتاب میں موجود نہیں! اسے لایا کہاں سے گیا ہے؟ علامہ سیوطی کی بارے میں ادنی طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ اس میں ہر قسم کی مرموضوع روایت بھی بغیر کسی تھان پھٹک کے صرف جمع کر دی گئی ارامدار اس کی سند پر ہوتا ہے اور اس روایت کی کوئی سند متصل معلوم مالم مالی کی نگاہ میں قرآن کریم کی صاف اور صرح آیات اور والی متناز اور می اور دوسری طرف ہیں والی مالی اور دوسری طرف ہیں والی متناز اور میں اور دوسری طرف ہی

''هَذَا الَّهُ اس حديد حنبل ٌ فرمات ميں كه نسائی لکھتے ہيں'' كه نبيں۔'' امام الوحاتم'

البنة ال كے طور پراس طرح لَوُ قُضِيحَ (بخارى ج ٢ ص١٩٩ باد

ہوتی تو آپ ﷺ ان الفاظ

اصل مقصد کیا ہے؟ زیادہ پختہ مؤ کداور:

سب سے زیادہ تھی کے الفا محیح بخاری کے الفا بخاری کی روایت کو حدیث کو محض اس بنا اوہام'' میں لکھتے ہیں

''يدوه سمجھ کررئيس الحد ثير

حالانکه آ اس کے ضعف کی د میں اس کی واضح تش پر چیش کیے جا رہے " دهرت معی جو ایک جلیل القدر تابعی بین - فرماتے بین که ایک محف نے معنی معنی میں معیرہ بن شعبہ کے سامنے بیہ کہا کہ اللہ تعالی جناب محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائے، جو خاتم الانبیاء بین اور جن کے بعد کوئی نی نبیس آئے گا - حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ "خاتم الانبیاء" کہدوینا کافی تھا، کیونکہ جمیں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت عیسی الظیما تازل ہونے والے بین جب وہ نازل ہوں گے تو آپ علیہ سے پہلے بھی آئے اور آپ النیکا کے بعد بھی آئے میں مے۔"
میں جب وہ نازل ہوں گو آپ علیہ میں اسے اللہ بھی آئے اور آپ النیکا کے بعد بھی آئے میں مے۔"

البذا حضرت عائش اور حضرت مغیرہ بن شعبہ کی بد ہدایت، اگر بالفرض سندا عابت بوحضرت علی کے اس ارشاد کے مطابق ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ: حَدِّفُوا النّاسَ بِمَا يَعُوِ فُونَ لوگوں سے وہ باتیل بیان کروجن کو وہ سمجھ سکیں۔"

(صیح بخاری ج اص ۱۲ باب من خص بالعلم)
اور اس روایت سے مرزائی اعتقادات کو نه صرف به که کوئی سهارانهیں ملتا ہے،
بلکه به صراحة ان کی تردید کرتی ہے، ورنه جہال تک حضرت عائش کا تعلق ہے امام احمد بن منبل کی مند میں خودان کی بهروایت موجود ہے:

عَنُ عَائِشَةٌ عَنِ النّبِي عَلَيْهَ اللّهُ قَالَ لَا يَبْقَى بَعَدِى مِنَ النّبُوَّةِ شَيْءً إِلّا الْمُسَلِمُ الْمُبَشِرَاتُ قَالَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسَلِمُ الْمُبَشِرَاتُ قَالَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسَلِمُ الْمُبَشِرَاتُ قَالَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسَلِمُ الْوَ تَوَىٰ لَهُ " حضرت عَائشُروايت فرماتى بين كه آنخضرت عَلَيْ في ارشاوفرمايا كه مير بعد نبوت كاكونى جزباتى نبيل رب كاسوائ مبشرات كيست محابث في عرض كياكه يارسول الله عليه مبشرات كيا چيزبين؟ آپ في فرمايا كه الشحة خواب جوكونى مسلمان خود ديكھے ياس كے ليے كوئى اور ديكھے يا الله عليه كوئى اور ديكھے كوئى اور ديكھے كوئى اور ديكھے يا الله عليه كوئى اور ديكھے كوئى اور

کیا اس کے بعد بھی اس بات میں کوئی شک وشیدرہ جاتا ہے، کہ حضرت عاکشہ کے نزدیک نبوت کی ہو کے نزدیک نبوت کی ہر جزء آنخضرت علیہ پرختم ہو سی اور اب کسی بھی صورت میں مید منصب عطانہیں کیا جاسکا۔

٢ ..... دوسرى صعيف روايت سنن ابن ماجة سفل كى جاتى ہے كه جب آنخضرت عليه كى صاحبزادے ابراہيم كا انقال موار تو آپ عليه نے فرمايا:

لَوْ عَاهَلُ لَكَانَ صِدِيقًا نَبِيًا ﴿ (اگربيزنده رجع توصديق نبي ہوتے ) اس حديث كا حال بھى يہ ہے كہ حديث كے ناقد آئمہ نے اسے ضعيف بلكہ باطل قرار ديا ہے۔ امام نوويٌ جيسے بلند پايہ محدث فرماتے ہيں: ''هَذَا الْحَدِيْثُ بَاطِلٌ. يه حديث باطل ہے۔'' (موضوعات بيرص ٥٨)

اس حديث ك ايك راوى ابوشيب ابراجيم بن عثان ك بارے بيس امام احمد بن عنبلٌ فرماتے بيں كه ''مُنكُرَ الْحَدِيْث' ہے امام خبلٌ فرماتے بيں كه ''مُنكُرَ الْحَدِيْث' ہے امام خبلٌ فرماتے بيں كه ''اس كا اعتبار نمائی كھتے ہيں كه ''اس كا اعتبار فہيں۔'' امام ابوحاتم" كا ارشاد ہے كہ يہ 'ضعیف الحدیث' ہے۔

( لما حظه بوتهذيب العبديب ج اص ٩٥ نمبر ٢٥٧)

البنة اس روایت کے الفاظ سیح بخاریؓ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی " کے اثر کے طور پر اس طرح مردی ہیں:

لَوُ قُضِیَ اَنُ یَکُونَ بَعُدَ مُحَمَّدِ نَبِیٌ عاش اِبْنُهُ وَلَکِنُ لَا نَبِی بَعْدَهُ. (بناری ج مسمی اسماء الانبیاء) "اگر محمی کے بعد کسی نبی کی بعث مقدر موق تو آپ ساتھ کے معاجزادے زندہ رہے کیکن آپ ساتھ کے بعد کوئی نبی نہیں۔''

ان الفاظ نے ابن ماجہ کی ضعیف روایت کی حقیقت بھی واضح کر دی ہے کہ اس کا امل مقصد کیا ہے؟ اور وہ ختم نبوت کے خلاف تو کیا ہوتی در حقیقت اس سے بیرعقیدہ اور زیادہ پختہ مو کداور نا قابل تروید ہو جاتا ہے۔

یدایک طے شدہ حقیقت ہے کہ صحیح بخاری قرآن کریم کے بعد تمام کتابوں میں سب سے زیادہ صحیح کتاب ہے۔ البذا اگر کوئی ضعیف روایت کہیں اور آئی ہویا اس کی تشریح محیح بخاری کے الفاظ سے بھی مائی جائے اگر تطبیق ممکن نہ ہوتو ضعیف روایت کو چھوڑ کر صحیح بخاری کی روایت کو افتیار کیا جائے گا، مرزا قادیانی کا حال تو یہ ہے کہ وہ صحیح مسلم کی ایک حدیث کوشن اس بنا پر ترک کر دیتے ہیں کہ امام بخاری نے اسے ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ "ازالہ اوہام" میں کھتے ہیں:

''یہ وہ حدیث ہے جو محیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سجھ کررئیس المحد ثین امام محمد اساعیل بخاریؓ نے چھوڑ دیا ہے۔''

 19 تابعی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ایک فخص نے تعالیٰ جناب محمد ﷺ پر رحمت نازل فرمائے، اس آئے گا۔ حضرت مغیرہ نے فرمایا کہ'' خاتم ہے کہ حضرت عیمیٰ الطبیخ نازل ہونے والے پہلے بھی آئے اور آپ الطبیخ کے بعد بھی (درمنورس ۲۰۳ج ۵)

ن شعبدًى بيد مدايت، أكر بالفرض سنداً ثابت في منداً ثابت في من آپ في الناس كار مايا تفاكد: حَدِّدُوا النَّاسَ ووضجه سكين "

رو معی بناری ج اص ۲۳ باب من خص بالعلم) ت کو نه صرف بد که کوئی سهارانہیں ملتا ہے، ایک حضرت عائشہ کا تعلق ہے امام احمد بن

قَالَ لَا يَبْقَى بَعْدِى مِنَ النَّبُوَّةِ شَيْءً إِلَّا الْمُسْلِمُ الْنَبُوَةِ شَيْءً إِلَّا الْمُسْلِمُ الْنَبُوَةِ الْمُسْلِمُ لَا الْمُسْلِمُ لَا الْمُسْلِمُ لَا الْمُسْلِمُ لَا الْمُسْلِمُ لَا اللَّهُ الْمُسْلِمُ لَا اللَّهُ الْ

وئی شک وشبدرہ جاتا ہے، کہ حفرت عائشہ ال کے اس کا ہرجزء آنخضرت سے فی پرختم ہو یمنصب عطانہیں کیا جاسکا۔

آل کی جاتی ہے کہ جب آنخضرت ﷺ کے نے فرمایا:

ئیرزندہ رہنے تو صدیق نبی ہوتے) بٹ کے ناقد آئمہ نے اسے ضعیف بلکہ باطل تے ہیں:

– یر ۸ شی صراحة عقیدة ختم نبوت کی تردید کی گئی ہوتی تب بھی وہ ایک متواتر عقیدے کے معالم میں قطعاً قابل اعتبار نہ ہوتی اور یہاں تو معالمہ یہ ہے کہ اگر اسے صحح مان لیا جائے تب بھی اس میں قطعاً قابل اعتبار نہ ہوتی اور یہاں تو معالمہ یہ ہے دجود میں آنے کا کوئی امکان نہیں۔ اگر حضرت ابراہیم کی زندگی میں یہ بات کی جاتی تب تو اس سے کی درج میں یہ بات نکل متی تھی کہ آپ عظیم کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچ حضرت عرائے کے بارے میں ان کی زندگی ہی میں آپ علی نے اس جیسی بات ارشاد فرمائی تھی، وہاں چونکہ نبوت کے جاری رہنی درج کا شبہ ہوسکتا تھا۔ اس لیے آنخضرت علیہ نے وہاں بالکل دوسری تعبیر اختیار فرمائی اور اس شبہ کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا اور ارشاد فرمایا کہ:

لَوُ كَانَ بَعُدِى نَبِي لَكَانَ عُمَو بُنَ الحطابُ. (رواه الرّذى ٢٠٩٥ من قبعُ ) " " " أكر مير ع بعد كونى ني موتا تو عمر بن الخطابُ موتے "

یہاں آپ ﷺ نے حضرت علی کو حضرت ہارون الطلطی سے تشبید محض نائب بنا کر جانے میں دی تھی لیکن چونکہ اس سے ختم نبوت کے خلاف غلط فہمی کا اندیشہ تھا اس لیے آپ ﷺ نے فوراً إلا آنگه كلا نبُو ةَ بَعْدِی (گرمیرے بعد كوئى نبوت باتی نبیس) فرما كراس انديشے كا خاتمہ فرما دیا۔

البتہ حضرت ابراہیم کے بارے میں یہ بات چونکہ ان کی وفات کے بعد کی جا رہی تھی اور ان کے زندہ رہنے کا کوئی امکان ہی باتی نہیں رہا تھا۔ اس لیے الفاظ یہ استعمال کیے گئے کہ:۔

''اگر وہ زندہ رہتے تو صدیق نی ہوتے۔'' لیکن چونکہ زندہ نہیں رہے اس لیے . نی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔''لہذا یہ ایہا ہی ہے جیسے قرآن کریم میں ہے کہ لَوْ کَانَ فیھما اللّهَ اللّهُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین وآسان میں اللہ کے سوا کچے معبُود ہوتے تو

۸۸

زمین وآ سے بیا<sup>ا</sup> ممکن ہے

کل کائز آنخضرت کرمرزا:

قرآ <u>ن</u> مرزا قادب

کٹنے کو میہ کی جو آ <sub>ن</sub>

وَالصِّدِيَةِ الشداوررس يعنی نبيول لوگ بهتر لوگ بهتر

آئی ہے کا ''دومشق'' النمیین'' کا رہے۔ وہ

. بات ہے۔

حرنے وا ماحبان ا لفظا "مَعَ" میتھی لاکھوں احادیث نبوی ﷺ کے ذخیرے میں سے مرزائی "استدلال" کی کل کا کتات جس کی بیبیوں آیات کو، کل کا کتات جس کی بیبیوں آیات کو، آن کریم کی بیبیوں آیات کو، آخضرت ﷺ کی بینکڑوں صرح اور متواتر احادیث کو اور امت مسلمہ کے قطعی اجماع کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کرو، ورند تمہارا ٹھکانہ جبتم ہے۔

قرآن كريم كى ايك آيت مسلمانوں كو متاثر كرنے كيا يہ بھى ضرورى تى كہ مرزا قاديانى كى "نبوت" كے ليے ہے بھى ضرورى تى كہ مرزا قاديانى كى "نبوت" كے ليے قرآن كريم سے بھى كوئى تائيد تلاش كى جاتى، تاكہ كم ازكم كہنے كويہ كہا جاسك كرقرآن سے بھى "استدلال" كيا گيا ہے اس مقصد كے ليے قرآن كريم كى جو آيت مرزائى صاحبان كى طرف سے تلاش كر كے لائى گئى ہے وہ يہ ہے:

وَمَنُ يُطِعِ اللّهَ وَالرَّسُولَ فَاُولَنِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ مِنَ النَّبِييْنَ وَالطَّلِحِينَ وَحَسُنَ أُولَنِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ مِنَ النَّبِييْنَ وَالطَّلِحِينَ وَحَسُنَ أُولَنِكَ رَفِيْقًا. (الساء ١٩) "أور جوهض الله افداور سول كى اطاعت كرے تو وہ ان لوگوں كے ساتھ ہوگا جن پر الله نے انعام كيا ہے۔ يعنى نبيول كے ساتھ اور صديقول كے ساتھ اور شهداء كے ساتھ اور صالحين كے ساتھ اور يول كے ساتھ يول كے سا

اس آیت کو بار بار پڑھ کر دیکھئے، کیا اس میں خورد بین لگا کر بھی کہیں یہ بات نظر
آتی ہے کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے؟ اور کوئی فخض اب بھی نبی بن سکتا ہے؟ لیکن جو فر بب
"دمش" سے" قادیان" مراد لے سکتا ہو، جے" قادیان" کا ذکر دکھائی دیتا ہو اور جو" خاتم
النبین" کا ایسا مطلب نکال سکتا ہو، جس سے تمام" نبوتوں کا سرتاج" نبوت کا دروازہ کھلا
درہ۔ وہ اس آیت سے بھی نبوت کے جاری رہنے پر استدلال کر لے تو کون سی تجب کی
بات ہے۔

اس آیت میں صاف طور سے بیر بتایا گیا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والا آخرت میں انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین کا ساتھی ہوگا۔ لیکن مرزائی صاحبان اس کا بیرمطلب بیان کرتے ہیں کہ وہ خود نبی بن جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں لفظ"مَعَیٰ" (ساتھ) استعال ہوا ہے، جو اس معنی میں بھی لیا جا سکتا ہے کہ انسان انبیاء وغیرہ

ہوتی تب بھی وہ ایک متواز عقیدے کے معاملے عالمہ یہ ہے کہ اگر اسے سمج مان لیا جائے تب بھی من کے وجود میں آنے کا کوئی امکان نہیں۔ اگر بات نکل بات نکل میں جہ جاری ہے۔ چنانچہ حضرت عرقے کے بارے میں بلہ جاری ہے۔ چنانچہ حضرت عرقے کے بارے میں بنی بات ارشاد فرمائی تھی، وہاں چونکہ نبوت کے فضرت عرق تعییر اختیار

اور ارشاد فرمایا که: رُبُنَ المخطابُ. (رواه الرّندى ج٢ص٢٥٩ منا قبعرٌ) عمر بن الخطابُ موت\_'

پُونکه نبوت کا دروازه بند ہو چکا ہے۔ اس لیے علی نہوت کا دروازه بند ہو چکا ہے۔ اس لیے علی نے غزوہ تبوک کے موقعہ پر مدینہ طیب بیل خطاب کرتے ہوئے ارشاد فر مایا: اَهَا تَوُصْلَى اَنْ لَا نَبُوْهَ بَعُدِى. (رواه بخارى ومسلم واللفظ السلم) مساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے موکی الطبع کے ساتھ بست موکی الطبع کے ساتھ کے سات

و حضرت ہارون الطفیٰ سے تشبیہ محض نائب بنا کر نبوت کے خلاف غلط فہمی کا اندیشہ تھا اس لیے مگر میرے بعد کوئی نبوت باتی نہیں) فرما کر اس

یں یہ بات چوکدان کی وفات کے بعد کی جا بی باقی نہیں رہا تھا۔ اس لیے الفاظ یہ استعال

. ) ہوتے۔'' لیکن چونکہ زندہ نہیں رہے اس لیے یا یہ ایبا ہی ہے جیسے قرآن کریم میں ہے کہ مین وآسان میں اللہ کے سوا کچھ معبُود ہوتے تو کے گروہ کے محض ساتھ ہی نہیں ہوگا۔ بلکہ ان میں شامل ہو جائے گا۔ لیکن جو مختص ذکورہ بالا آیت کے الفاظ سے بالکل ہی آئکسیں بند کر کے نہیں

بیٹے گیا وہ دیکھ سکتا ہے کہ اس آیت کے آخریس بیارشاد فرمایا گیا ہے: حَسْنَ أُوْلَئِكَ رَفِيْقًا. "اور بیلوگ بہترین ساتھی ہیں۔"

اس آخری جلے میں لفظ رفت نے یہ بات واضح کر دی کہ اگر بالفرض کہیں''مع'' کے معنی کچھ اور ہو بھی سکتے ہیں تو یہاں سوائے ساتھی بننے کے کوئی اور مطلب نہیں۔ کیونکہ آگے اس کی تشریح کے لیے صراحة لفظ''رفیق'' آرہا ہے۔

پراگر (معاذ اللہ) مطلب یہی تھا کہ ہر فخص اللہ اور رسول کی اطاعت کر کے نی بن سکتا ہے تو کیا پوری امت میں اللہ او ررسول کی اطاعت کرنے والا ایک مرزا غلام اجمہ قادیاتی ہی پیدا ہوا ہے۔ اور کسی نے اللہ اور رسول کی اطاعت نہیں کی۔ حالا تکہ قرآن (معاذ اللہ) یہ کہہ رہا ہے کہ جو شخص بھی اللہ اور اس کے رسول کی فرما نبرداری کرے گا۔ وہ نبیوں کے زمرے میں شامل ہو جائے گا۔ اگر اس کا نام "استدلال" ہے تو نہ جانے قرآن کی معنوی تحریف کیا چنج ہوگی۔

بعض صوفیاء کے غلط حوالے مرزائی صاحبان بعض صوفیاء کے ناتمام اور مہم حوالے وصور تر آئی ساحبان بعض صوفیاء کے ناتمام اور مہم حوالے وصور تر آئی این خود ساختہ نبوت کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔ ان کے پیش کیے ہوئے ایسے غلط حوالوں کا مسلمانوں کی طرف سے انتہائی مال اور اظمینان بخش جواب دیا جا چکا ہے اور بار بار دیا جا چکا ہے۔ یہاں اس کو بالنفصیل دھرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چنداصولی حقائق کی طرف اشارہ ضروری ہے۔

وین میں اقوال سلف کی حقیقت سب سے پہلے یہ بات قابل ذکر ہے کہ دین کا اصل سرچشمہ قرآن کریم، سرکار دوعالم ﷺ کی احادیث اور اجماع امت ہے۔ اور اِگا دُگا افراد کی ذاتی آراء اس مسئلے پر بھی اثر انداز نہیں ہوسکتیں جو دین کے ان بنیاد کی سرچشموں میں وضاحت کے ساتھ بیان ہوا ہو۔ خاص طور سے نبوت ورسالت جیبا بنیاد کی عقیدہ تو خبر واحد سے بھی ثابت نہیں ہوتا، چہ جائیکہ اسے کسی انفراد کی تحریر سے ثابت کیا جائے۔ اس کیے اس مسئلے میں قرآن و حدیث کی متواتر تصریحات اور اجماع امت کے خلاف اگر کھی انفراد کی تحریر ثابت ہو بھی جائیں تو وہ قطعی طور پر خارج از بحث جیں اور آھیں بطور استدلال الحق نہیں کیا جاسکا۔ لہذا جن صوفیاء کے مہم جملوں سے مرزائی صاحبان سہارا لینے کی کوشش پیش نہیں کیا جاسکارا لینے کی کوشش

۹.

کرتے ہے تحریروں کا کوئی نقصا

اصل مقعا سے رفع کا کرپیش کر

عا کد ہوتا۔ دفاع نہیں مرزائی

صاحبان کو کے اقوال امت کو بھ عقیدۂ نزو

امت کا کو

اولباء بعى

.

حالت بار

مجتهذا

کرتے ہیں ان کی تشریح و توجیہ سے ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ اگر بالفرض ان کی تحریروں کا مفہوم عقیدہ ختم نبوت سے متفاد ثابت ہو جائے تو اس متحکم اور مسلمہ عقیدے کو کوئی نقصان کینچنے کا خطرہ ہے بلکہ جس کی نے ان کے کلام کی سیحے تشریح بیش کی ہے اس کا اصل مقصد صرف یہ ہے کہ ان پر ایک غلط الزام نگایا گیا ہے۔ جے انصاف اور دیانت کی رو سے متصادم بنا سے رفع کرنا ضروری ہے۔ بہ الفاظ دیگر ان حضرات کی تحریروں کوختم نبوت سے متصادم بنا کر پیش کرنے سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا بلکہ ان بزرگوں پر یہ الزام عائد ہوتا ہے۔ لہذا ان حضرات کے کلام کی تشریح میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع ہے، لہذا وہ ہمارے موضوع بحث سے خارج ہے۔

مرزائی فدہب میں اقوال سلف کی حقیقت دوسری بات یہ ہے کہ مرزائی صاحبان کوتو اپنے فدہب کے مطابق کی حقیقت ماحبان کوتو اپنے فدہب کے مطابق کی بھی درج میں بینچنا کہ وہ ان بزرگوں کے اجماع کے اقوال سے استدلال کریں کیونکہ کتنے ہی معاملات ایسے ہیں جن میں انھوں نے اجماع امت کو بھی درست قرار نہیں دیا بلکہ اسے جب شرعیہ مانے سے ہی انکار کیا ہے۔ چنانچہ عقیدہ نزول سے اظلا کی تردید کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:۔

ود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا ایماع کیا چیز ہے؟'' (ازالہ ص۱۲ اخزائن جسم ۱۷۲) اور آگے کھتے ہیں:

"میں چر دوبارہ کہتا ہوں کہ اس بارے میں عام خیال مسلمانوں کا، گوان میں اولیاء بھی داخل ہوں، اجماع کے نام سے معصوم نہیں ہوسکتا۔" (ایدنا)

اور جب اجماع کا بیرحال ہے تو سلف کے انفرادی اقوال کی حیثیت تو خود بخود واضح موجاتی ہے۔ چنانچد مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

''اور اقوال سلف وخلف در حقیقت کوئی مستقل جمت نہیں، اور ان کے اختلاف کی حالت میں وہ گروہ حق پر ہوگا جن کی رائے قرآن کریم کے مطابق ہے۔''

(ازالهاوبام ص ۵۳۸ فزائن ج ۱۳۸۹)

نيز مرزا قادياني لكست بين:

"ومن تفوه بكلمة ليس له اصل صحيح في الشرع ملهمًا كان او مجتهدًا فيه الشياطين متلاعبة." لين "أكركولَ فخص كولَى الكي بات زبان سے تكال

میں بیدار شاد فرمایا گیا ہے: میں بیدار شاد فرمایا گیا ہے: پوگ بہترین ساتھی ہیں۔'' نے بیاجت واضح کروی کداگر بالفرض کہیں'' مَعَ'' نے ساتھی بننے کے کوئی اور مطلب نہیں۔ کیونکہ تن از راہے۔ ماکہ برخض اللہ اور رسول کی اطاعت کر کے نہی رسول کی اطاعت کرنے والا ایک مرزا غلام احمد رسول کی اطاعت نہیں کی۔ حالا نکہ قرآن (معافر

ای کا نام''استدلال' ہے تو نہ جانے قرآن کی صاحبان بعض صوفیاء کے ناتمام اور مبہم حوالے میں چیش کے ہوئے میں ان کے چیش کیے ہوئے استعمالی میل اور اطمینان بخش جواب دیا جا چکا ہے

مرانے کی مرورت نہیں۔ البتہ چند اصولی

س کے رسول کی فر مانبرداری کرے گا۔ وہ نبیوں

ملے یہ بات قابل ذکر ہے کہ دین کا معلقہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ دین کا معلقہ وین کے ان بنیادی سرچشموں میں است کیا جائے۔ اس لیے مات کے خلاف اگر کچھ اور آھیں بطور استدلال اللہ میں بطور استدلال اللہ اللہ میں بطور استدلال اللہ میں بطور استدلال اللہ میں بطور اللہ اللہ اللہ اللہ میں بطور اللہ اللہ اللہ اللہ بطور اللہ اللہ اللہ اللہ بطور اللہ اللہ اللہ بطور اللہ اللہ بطور اللہ

دے جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو وہ صاحب الہام ہو یا مجتبد ہوتو در حقیقت وہ شیاطین کا تحلونا ہے۔'' (آئید کمالات اسلام ص ۲۱ خزائن ج ۵ ص ایسنا)

لہذا مرزائی صاحبان کے لیے قرآن کریم کی صریح آیات اور متواتر احادیث کو چھوڑ کر چند صوفیاء کے اقوال سے استدلال کیے درست ہوسکتا ہے؟

مسئله میں تصو سوا کچھنہیں.

تضوف کے ج

اجماع امت

تو اندشد ال

ہوئے لکھتے ۔

الصلؤة والسؤا

کاشی، مارا به

عربي عظفه كا

کلام ہمیں"

فصوص الحكم

اور اجماع ا

طور برخارز

ہوں تو ان ۔

اور اسلوپ

تغريح كرير

کی روشن میر

موضوع ہے

صوفیاءِ کرام کا اسلوب
مطابق برعلم وفن کا موضوع ، اس کی غرض و غابت ، اس کی اصطلاحات اوراس کے ماہرین جدا ہوتے ہیں اوراس اعتبار سے برعلم وفن کا اسلوب بیان بھی الگ ہوتا ہے جوخض کی علم وفن کا ماہر اور تجربہ کار نہ ہو۔ بسا اوقات اس فن کی کتابیں پڑھ کر شدید غلط فہمیوں کا شکار ہو وفن کا ماہر اور تجربہ کار نہ ہو۔ بسا اوقات اس فن کی کتابیں پڑھ کر اس سے اپنا علاج شروع کر جاتا ہے۔ اگر کوئی عام آ دی میڈیکل سائنس کی کتابیں پڑھ کر اس سے اپنا علاج شروع کر دے تو بیاس کی ہلاکت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ بھی معاملہ اسلامی علوم کا ہے کہ تغییر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف میں سے ہر ایک علم کا وظیفہ، اس کی اصطلاحات اور اس کا اسلوب بالکل الگ ہے، اور ان میں سب سے زیادہ دقتی اور چیدہ تجیرات ان کتابوں میں ملتی ہیں جو تصوف اور اس کے فلفے پر کھی گئی ہیں کیونکہ ان کتابوں کا تعلق نظریات اور فلاہری اعمال کے بجائے ان باطنی تجربات اور ان واردات و کیفیات سے ہے جو صوفیاء فلاہری اعمال کے بجائے ان باطنی تجربات اور ان واردات و کیفیات سے ہے جو صوفیاء کرام پر اپنے اشغال کے دوران طاری ہوتی ہیں۔ اور معروف الفاظ وکلمات کے ذریعے ان کا بیان دشوار ہوتا ہے۔

یکی وجہ ہے کہ جہال تک دین کے بنیادی مسائل، عقائد اور عملی ادکام کا تعلق ہے وہ نظم تصوف کا موضوع ہیں اور نہ علائے امت نے تصوف کی کتابوں کو ان معاملات میں کوئی ما خذیا جمت قرار ویا ہے۔ اس کے بجائے عقائد کی بحثیں علم کلام میں اور عملی احکام وقوانین کے مسائل علم فقہ میں بیان ہوتے ہیں اور انہی علوم کی کتابیں اس معاطے ہیں معتبر محبی جاتی جاتی علوم کی کتابوں کی طرف رجوع محبی جاتی ہیں۔ خود صوفیاء کرام ان معاملات میں انہی علوم کی کتابوں کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بیت میں کرتے ہیں اور نفسیاتی تجربات کرتے ہیں اور بیت تین اور نفسیاتی تجربات سے نہ گزرا ہواس کے لیے ان کتابوں کا دیکھنا ہمی جائز نہیں۔ بسا اوقات ان کتابوں میں انکی با تیر، نظر آتی ہیں جن کا بظاہر کوئی منہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ بعض اوقات جومنہوم بادی انشر میں معلوم ہوتا ہے وہ بالکل عقل کے خلاف ہوتا ہے لیکن لکھنے والے کی مراد کچھ اور انظر میں معلوم ہوتا ہے وہ بالکل عقل کے خلاف ہوتا ہے لیکن لکھنے والے کی مراد پچھ اور اوق ہوتا ہے دی بیارتوں کو دشطیات' کہا جاتا ہے۔ اس لیے کی بنیادی عقیدے کے ہوتی ہوتی ہے ، اس فیم کی عبارتوں کو دشطیات' کہا جاتا ہے۔ اس لیے کی بنیادی عقیدے کے

مئلہ میں تصوف کی کتابوں سے استدلال ایک ایسی اصولی غلطی ہے جس کا نتیجہ مراہی کے سوا پھی نہیں۔ اس اصول کو خود اکابر صوفیاء نے بھی تنلیم کیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی " تصوف کے بھی امام ہیں۔ لیکن وہ تحریر فرماتے ہیں:

" " پس مقرر شد که معتبر در اثبات احکام شرعیه کتاب وسنت است وقیاس مجتهدان و اجماع امت نیز شبت احکام شرعیه نی اجماع امت نیز شبت احکام شرعیه نی اجماع امت نیز شبت احکام شرعیه نی از باطن اثبات فرض وسنت نه نماید-" تو اند شد - البهام شبت حل وحرمت نه بود و کشف از باطن اثبات فرض و سنت نه نماید-" ( کمتوب نمبر ۵۵، کمتوبات دفتر دوم ص ۱۵۵)

ایک اور جگه صوفیاء کی "دشطیات" سے کلامی مسأئل متنبط کرنے کا ذکر کرتے کے لکھتے ہیں:

" قائل آن مختال شخ كبيريمنى باشد يا شخ اكبرشاى، كلام محمد عربي عليه وعلى آله الصلوة والسلام دركار است، نه كلام محى الدين ابن عربي وصدر الدين قونيوى وعبدالرزاق كاشى، مارا به نص كاراست نه بفص ، فتوحات مدنيه از فتوحات مكيم مستغنى ساخته است ـ...

ان تین بنیادی باتوں کے بعد عقائد کے اس بنیادی مسلے میں جوقر آن وحدیث اور اجماع است کی روسے کفرواسلام کا مسلہ ہے۔ صوفیاء کرام کی کتابوں سے استدلال تطعی طور پر خارج از بحث ہے، اور اگر بالفرض بعض صوفیاء سے اس قتم کی '' شطحیات' ثابت بھی مول تو ان سے عقیدہ ختم نبوت کی قطعیت اور استحکام میں ذرہ برابر کی نہیں آتی۔

البتہ یہ درست ہے کہ جن صوفیائے کرائم پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ غیر تشریقی نبوت کے باقی رہنے کے قائل ہیں۔ ان پر یہ ایک ایہا اتہام ہے جو محض ان کی اصطلاحات اور اسلوب بیان سے ناوا قفیت کی بنا پر عائد کیا گیا ہے۔ یہاں ہم ان کے کلام کی صحیح صحیح تشریح کریں تو اس کے لیے طویل مضمون درکار ہوگا، اور چونکہ ہماری مذکورہ بالا معروضات کی روشی میں بی عقیدہ ختم نبوت کا نہیں، بلکہ ان بزرگوں کا دفاع ہے۔ اس لیے یہ ہمارے موضوع سے خارج بھی ہے۔ لیکن یہاں ان حضرات کی بعض صریح عبارتیں نقل کی جاتی ہیں موضوع سے خارج بھی ہے۔ لیکن یہاں ان حضرات کی بعض صریح عبارتیں نقل کی جاتی ہیں

ہو وہ صاحب الہام ہو یا مجتبد ہو تو در حقیقت وہ ۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱ خزائن ج ۵ص ایسنا) قبرآن کریم کی صریح آیات اور متواتر احادیث کو

كي درست موسكاً ٢٠

اصولی بات یہ ہے کہ دنیا کے مسلمہ اصول کے وعایت، اس کی اصطلاحات اور اس کے ماہرین کا اسلوب بیان بھی الگ ہوتا ہے جو خص کی علم فن کی کتابیں پڑھ کر شدید غلط فہیوں کا شکار ہو سکی کتابیں پڑھ کر اس سے اپنا علاج شروع کر سکتا ہے۔ بی محاملہ اسلامی علوم کا ہے کہ تغییر، مرایک علم کا وعمیفہ، اس کی اصطلاحات اور اس کا سے زیادہ دقیق اور ویجیدہ تعبیرات ان کتابوں میں گئی بیں کیونکہ ان کتابوں کا تعلق نظریات اور یہ کو صوفیاء کی اور ان واردات و کیفیات سے ہے جو صوفیاء کی اور اس کا طاقت کے ذریعے

 جن سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ پوری امت کی طرح ختم نبوت کے عقیدے پر مشحکم ایمان رکھتے ہیں۔

مجدد الف ثاني "كى عبارت ميس مرزاكى صريح تحريف

اس سلیلے میں سب سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ ڈھٹائی اور دیدہ دلیری ملاحظہ فرمایئے کہ انھوں نے اپنی نبوت قابت کرنے کے لیے مجدد الف ثانی " کی ایک عبارت نقل کی ہے اور اس میں ایک لفظ خود اپنی طرف سے برحادیا ہے، لکھتے ہیں:

''بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سر ہندگ نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگر چداس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ اللہ یہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔لیکن جس مخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیاس پر ظاہر کیے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔'' (هینت الوق ص ۳۹۰ نزائن ج ۲۲م ۴۰۸)

عالانکه حضرت مجددصاحب کی جس عبارت کا حواله مرزا قادیانی نے دیا ہے وہ یہ ہے: واذ اکثر هذا القسم من الکلام مع واحد منهم یسٹی محدثا ''اور جب اللہ کی طرف ہے اس قتم کا کلام کس کے ساتھ بکٹرت ہونے لگے تو اسے محدث کہا جاتا ہے۔'' کی طرف ہے اس قتم کا کلام کسی کے ساتھ بکٹرت ہونے لگے تو اسے محدث کہا جاتا ہے۔'' ( کتوبات ج م 190 کمتوب نمبرا ۵)

ملاحظہ فرمایے کہ حضرت مجدد صاحب کی عبارت میں "محدث" کے لفظ کو مرزا قادیانی نے کس طرح "نی" کے لفظ سے بدل دیا۔ محمطی لا ہوری قادیانی اس کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جب ہم مجدد صاحب سر ہندی کے متوبات کو دیکھتے ہیں تو وہاں بینہیں پاتے کہ کشرت مکالمہ و خاطبہ پانے والا نی کہلاتا ہے۔ بلکہ دہاں لفظ محدث ہے۔''
(المتبت فی الاسلام ص ۲۲۸)

پر آ کے اس مرت خیانت کی تاویل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ در حقیقت مرزا قادیانی نے یہاں لفظ ''نی' کو' محدث' بی کے معنی میں استعال کیا ہے اور:۔

" اگر اس توجیه کو قبول نه کیا جائے تو حضرت سے موعود پر بدالزام عائد ہوگا که آپ نے نعوذ باللہ اپنی مطلب براری کے لیے مجدد صاحب کی عبارت میں تحریف کی ہے۔ " (النوت فی الاسلام از محمطی لا بوری ص ۲۳۸)

حالانکہ مرزا قادیانی خود لفظ نبی کو اپنے کلام میں محدث کے معنی میں استعال کرتے تو ایک بات بھی تقی، حضرت مجددِ صاحبؓ کی طرف زبردی لفظ ''نبی'' منسوب کر کے

٩٢

اسے ''محدث' سے جائز ہے' مرزع خیانتی طلاعلی قارگ کے خلاف نبو طلاحظہ فرمائیے

كفر بالاج " كا ديموئ كرنا

دوسرے کے غیرتشریعی نب شخخ ابن عر زور وشور ۔ عمارت ملا

ابواب الأ اوحى به بعدادلياء (كى چيز) اس كا دعوة بو يا مخالف

ا...... احکام لا. اے ''محدث' کے معنی میں قرار دینا کون کی شریعت، کون سے دین اور کون کی عقل کی رو سے مبائز ہے؟ جیرت ہے ان لوگوں کی عقلوں پر جو مرزا قادیانی کے کلام میں الی الی اسی صرح خیانتیں دیکھتے ہیں، اور پھر بھی آھیں نبی مسیح موجود اور بجد د قرار دینے پر مُصر ہیں۔

ملاعلی قاری گے دوسرے بزرگ جن کی طرف یہ بات منسوب کی جاتی ہے کہ وہ ختم نبوت کے خلاف نبوت کی کسی قسم کو جائز سجھتے ہیں، ملاعلی قاری ہیں۔ لیکن ان کی درج ذیل عبارت طلحظہ فرما ہے:

"التحدى فرع دعوى النبوة و دعوى النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع." (شرح نقد اكبران ١٠٠٠)

"اس تشم كا چلنج وعوى نبوت كى ايك شاخ ب اور مارے نبى عظاف كے بعد نبوت كا دعوى كرنا بداجماع كفر ب-"

بی عبارت ملاعکی قاریؒ نے اس فخص کے بارے میں کھی ہے جو محض معجزے میں دوسرے کے مقابلے پر غلبہ پانے کا وعویٰ کر رہا ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہال گفتگو محض غیر تشریعی نبوت میں ہے اور اس کا دعویٰ بھی ملاعلی قاریؒ نے کفر قرار دیا ہے۔

یر رس بد است مرکی اور شیخ شعرانی " شیخ می الدین این عربی کی طرف خاص طور پر بیه بات زور وشور سے منسوب کی جاتی ہے کہ وہ غیرتشریعی نبوت کے قائل ہیں، مگر ان کی درج ذیل عبارت ملاحظہ ہو۔

"فما بقى للاولياء اليوم بعد ارتفاع النبوة الا التعريفات وانسدت ابواب الاو امر الالهية والنهى فمن ادعاها بعد محمد عليه فهو مدع شريعة اوحى بها اليه سواء وافق بها شرعنا أو خالف." "لى نبوت ك تم بوجائے ك بعد اولياء الله ك ليصرف معارف باتى ره ك بي اور الله تعالى كى طرف سے كى امر (كى چيز كا حكم) يا نمى (كى چيز سے كو كرداز بند بو كي اب بروه فخص جو اس كا ديوان كردا الله مارى شريعت كموافق اس كا ديوان كردا الله مارى شريعت كموافق بويا نخالف." (نوحات كيدة عم ١٩٩)

اس عبارت نے واضح کر دیا کہ: ا..... شیخ اکبرؓ کے نزد یک مدمی شریعت صرف وہ نہیں ہے جو شریعت محمد پیر سی سی کھنے کے بعد نئے احکام لائے بلکہ وہ مدمی نبوت بھی ان کے نزد یک مدمی شریعت ہے جس کی وحی بالکل ح ختم نبوت کے عقیدے پر معظم ایمان

مرزا کی صریح تحریف فد قادیانی کی به دُهنائی اور دیده دلیری فی کے لیے مجدد الف ثانی " کی ایک سے برُها دیا ہے، لکھتے ہیں: دگ نے اپنے کمتوبات میں لکھا ہے کہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص برسے مشرف کیا جائے اور بکشرت امور راوی ص ۳۹۰ زائن ج ۲۲ص ۲۰۹)

کا حوالہ مرزا قادیانی نے دیا ہے وہ یہ منھم یسٹی محدثا ''اور جب اللہ نے گئے تو اسے کورث کہا جاتا ہے۔'' (کتوبات ۲۰ میں ۱۹۹۰ کتوب نبراہ) عبارت میں ''محدث' کے لفظ کو مرزا محمد علی لا موری قادیانی اس کا اعتراف

ے کودیکھتے ہیں تو وہاں یہ نہیں پاتے کہ ہاں لفظ محدث ہے۔''

(المنوت في الاسلام ص ٢٣٨) تع موئ لكهت مين كه در حقيقت مرزا ين استعال كيا ب اور:

رت مسیح موعود پر بیدالزام عائد ہوگا کہ احب کی عبارت میں تحریف کی ہے۔'' النوت فی الاسلام از محرعلی لا ہوری ص ۲۳۸) کلام میں محدث کے معنی میں استعال لرف زبردئی لفظ"نبی" منسوب کر کے شریعت محمریہ کے موافق ہی ہو۔

ا سسآ تخضرت علیہ کے بعد جس طرح نئی شریعت کا دعویٰ ختم نبوت کا انکار ہے۔ شریعت محمد بید ملیہ کے بعد جس طرح نئی شریعت محمد بید ملیہ کے بعد بھی منظر میں کا دعویٰ بھی ختم نبوت کا انکار ہے۔

سسسین خ اکبر کے نزدیک تشریعی نبوت سے مراد وہ نبوت ہے جے شریعت نبوت کے، خواہ وہ نبوت ہے جے شریعت نبوت کے، خواہ وہ نبوت شریعت جرید ﷺ کی موافقت کا دعویٰ کرے، پس غیرتشریعی نبوت سے مراد وہ کمالات نبوت اور کمالات ولایت ہوں گے جن پر شریعت نبوت کا اطلاق نبیس کرتی اور وہ نبوت نبیس کہلاتی۔

عارف بالله امام شعرانی " نے "الیواقیت والجواہر" میں شیخ اکبڑ کی مندرجہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے اس کے ساتھ بیالفاظ بھی نقل کیے ہیں:۔

"فان كان مكلَّفًا ضربنا عنقه والاضر بناعنه صفحا."

(اليواقية والجوابرج ٢٥ مهر)
"اكر وه مخص مكلف يعنى عاقل بالغ بوتو بم يراس كاقل واجب ب- ورنداب المسيد اعراض كيا جائے گا۔"

## مرزائیت کی اسلام میثمنی

استعاری اور سامراجی کردار
 جہادی تنتیخ
 سالم اسلام سے غداری
 اکھنڈ بھارت
 سیاحی عزائم ،منصوبے اور سرگرمیاں

## ہم نے اپنی قرارداد میں کہا ہے کہ!

جہاد کوختم کرنے کی اس کی کوششیں اسلام کے بوے برے ادکام کے خلاف غداری تھیں نیز یہ کہ وہ سامران کی پیداوار تھا، اور اس کا واحد مشن مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ان کے پیردکار، چاہے آخیں کوئی بھی نام دیا جائے۔مسلمانوں کے ساتھ کھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور پیرونی طور پر تخریجی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ہو۔ اپید جس طرح نئی شریعت کا دعویٰ ختم نبوت کا انکار ہے۔ شریعت دعوئی بھی ختم نبوت کا انکار ہے۔ شریعی نبوت سے مراد وہ نبوت ہے جے شریعت نبوت کیے، خواہ مدی ہواور خواہ شریعت تحدیدﷺ کی موافقت کا دعویٰ کرے، پس انکالات نبوۃ اور کمالات ولایت ہول کے جن پر شریعت نبوت کا

بنیں کہلاتی۔ شعرانی "نے ''المواقیت والجواہر'' میں شیخ اکبر کی مندرجہ بالا ں کے ساتھ یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:۔

اً ضربنا عنقه والاضر بناعنه صفحا."

(اليواقيت والجوابرج م م ٢) ن الين عاقل بالغ موتو بم راس كاقل واجب بيد ورنداس کے نصف آخر ہی میں

ساتھ حملہ آ در ہوا۔ ا پرتگالی براعظم افریقہ مشرقی افریقہ اور برہ

علاقول میں سامراجی مدکاسکر اور برطانیہ۔

علاقول ميں يونين آف

سامراج نے اس زما۔

کر دیا تھا اور بحر ہنا

رياستول ميں سنگاپور انڈييز اور جنوبي اسٹريل

منحیل میں اس ونت

یذیر ہوا۔ اس کی وجہ

آسان راسته اختیار کی

تسلط جما چکا تھا، عدن

أنكريز اور برصغير

شروع کیا تو اس کی را

دین معتقدات سے

مشرق کو جسد واحدینا

عیسائی یورپ کے لِ

منصوبوں کے لیے قد

ملی بقاء اور سلامتی کے

چیزوں سے یے خبر

vide and rule)

دوسری طرف عالم اس

كرنا باتى تقابه

## سیاسی پس منظر

۳۰ جون ۱۹۷۳ء کو تو می آمبلی بیس پیش کی گئی ہماری قرارداد بیس مرزا غلام احمد قادیانی کے جہاد کوختم کرنے کی کوششوں کا بھی ذکر ہے اور بدکہ وہ سامران کی بیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا تھا اور بیر کہ مرزائی خواہ آخیس کوئی بھی نام دیا جائے۔ اسلام کے فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں معروف ہیں۔

م ان حسب ذیل چار باتوں کا جائزہ مرزائی تحریرات اور ان کی سرگرمیوں اور عزائم کی روشن میں لیتے ہیں:

(الف) .....مرزائیت سامراجی اور استعاری مقاصد اور ارادول کی پیداوار ہے۔ (ب) ..... ان مقاصد کے حصول کے لیے جہاد کو نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام میں قطعی حرام ناجائز اور منسوخ کرانا۔

(ج) ..... ملت مسلمه کے شیراز و اتحاد اور وحدتِ ملت کومنتشر اور تباه کرنا۔

(و) ..... پورے عالم اسلام اور پاکتان میں تخ یی اور جاسوی سرگرمیال-

پورٹی استعار اور مرزائیت پہلی بات کہ مرزا قادیاتی اور اس کے پیروکار پورٹی استعار کے آلہ کار ہیں۔ ایک الی کھلی حقیقت ہے جس کا خصرف مرزا قادیاتی کواعراف ہے بلکہ وہ فخر ومباہات کے ساتھ ببا تک دلل ان باتوں کا اپنی برتح ریا اور تصنیف میں اعلان کرتے پھرتے ہیں۔ وہ بلا ججبک اپنے کو اگریزوں کا خود کاشتہ پودا اور خائداتی وفادار اور سلطنت انگلشیہ کو آقائے ولی تعت اور رحمت خداوئدی اور اگریزوں کی اطاعت کو مقدس دینی فریفہ قرار دیتے ہیں۔ ادھر اگریزی حکام اور سامراج بھی ول کھول کر ان کی وفا شعاریوں کو سراجے ہیں۔ اب دیکھنا ہے ہے کہ پورپ اور برطانیہ مرزا کو اپنے استعاری اور اسلام دشن مقاصد کے لیے کن طریقوں سے استعال کرتے رہے۔

المارهوي صدى كا نصف آخر اور يوريي استعار المارموي مدى عيسوى

کے نصف آخر ہی میں یور بی سامراج دنیا کے بیشتر حصول پر اسینے نو آبادیاتی عزائم کے ساته حمله آور موا- ان سامراجی طاقتوں میں برطانیہ پیش پیش تھا، اطالوی، فرانسیسی اور يرتكالى براعظم افريقه كواطالوي سومالي لينثر، فرانسيسي سومالي لينثر، برتكالي مشرتي افريقه، جرمني مشرقی افریقہ اور برطانوی مشرقی افریقہ میں منتشم کرنے کے بعد مشرق وسطیٰ کے بعض علاقوں میں سامراجی ریشہ دوانیوں میں مصروف تھے۔ اٹلی نے اریٹریا، فرانس نے جزیرہ مُرگاسکر اور برطانیہ نے رہوڈیشیا اور یوکنڈا کونو آبادیوں میں تقشیم کر دیا۔ نام نہاد خود مخار علاقول میں یونین آف ساؤتھ افریقہ کے علاوہ مصر، حبشہ اور لائیٹیریا کا شار ہوتا تھا۔ یورنی سامراج نے اس زمانے میں ہندوستان، برما اور انکا کو زیر تکین لانے کے لیے تھکش کا آغاز کر دیا تھا اور بح ہند کو اپنی استعاری سرگرمیوں کی آ ماجگاہ بنا لیا۔مشرقی ساحل بر ملائی رياستول مين سنگاپورايك اجم بحري اوه تها جس كو بنياد بنا كر بحر بند، بحرالكابل، وي ايست الترييز اورجنوبي اسرياهيا كوجدا جداً كيا جاسكا تها-استعارى طاقتون كوايين فدموم ارادول كي يحيل مين اس وقت زياده آساني موكى جب ٢٩ ١٤ء مين نهرسويز كي تعمير كا مرحله اختام پذیر ہوا۔ اس کی وجہ سے راسِ امید کا لمبا چکر لگانے کی بجائے بحیرہ قلزم اور بحیرہ احمر کا آسان راسته اختیار کیا جانے لگا۔ ۸۱۸ء تک برطانیہ جبرالٹر اور مالٹا کوزیر اثر لا کر قبرص پر تسلط جما چکا تھا، عدن ١٨٣٩ء ميل محكوم بنايا جا چکا تھا اب پورے جنوب مغربي ايشياء پر قبضه كرنا باقى تھا۔

انگریز اور برصغیر شروع بن بند برصغیر اور عالم اسلام پس اینا پنجه استبداد جمانا شروع کیا تواس کی راه میں دو با تیں رکاوٹ بنے گیں۔ایک تو مسلمانوں کی نظریاتی وحدت دینی معتقدات سے غیر متزائرل وابسکی اور مسلمانوں کا وہ نصورِ اخوت جس نے مغرب و مشرق کو جسد واحد بنا کے رکھ دیا تھا۔ دوسری بات مسلمانوں کا لافانی جذبہ جہاد جو بالخصوص عیسائی یورپ کے لیے صلیبی جنگوں کے بعد وبال جان بنا ہوا تھا اور آج ان کے سامرائی منصوبوں کے لیے قدم قدم پرسدراہ ثابت ہورہا تھا۔ اور یہی جذبہ جہاد تھا جو مسلمانوں کی مفودوں کے لیے قدم قدم پرسدراہ ثابت ہورہا تھا۔ اور یہی جذبہ جہاد تھا جو مسلمانوں کی بی بقاء اور سلامتی کے لیے گویا حصار اور قلعہ کا کام دے رہا تھا۔ اگریزی سامراج ان چیزوں سے بخر نہ تھی اس لیے اپنی معروف ابلیسی سیاست لڑاؤ اور حکومت کرو چیزوں سے بخر نہ تھی اس لیے اپنی معروف ابلیسی سیاست لڑاؤ اور حکومت کرو دوسری طرف عالم اسلام بالخصوص برصغیر میں نہایت عیاری سے مناظروں اور مباحثوں کا دوسری طرف عالم اسلام بالخصوص برصغیر میں نہایت عیاری سے مناظروں اور مباحثوں کا

ں کی گئی جاری قرارداد میں مرزا غلام احمہ کر ہے اور یہ کہ وہ شامراج کی پیداوار تھا مااور یہ کہ مرزائی خواہ اٹھیں کوئی بھی نام دیا دنی اور ہیرونی طور پرتخ ہی سرگرمیوں میں

ه مرزانی تحریرات اور ان کی سرگرمیول اور

مداور ارادول کی پیداوار ہے۔ ند صرف ہندوستان بلکہ پورے عالم اسلام

> ت کومنتشر اور تباه کرنا۔ اور جاسوی سرگرمیاں۔

لد مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار پور پی ہے جس کا نہ صرف مرزا قادیانی کو اعتراف باتوں کا اپنی ہرتح ریر اور تعنیف میں اعلان ان کا خود کاشتہ بودا اور خاندانی وفادار اور اوندی اور اگریزوں کی اطاعت کو مقدس اور سامراج بھی دل کھول کر ان کی وفا ب اور برطانیہ، مرزا کو اپنے استعاری اور ال کرتے رہے۔

في استعار الخاربوي صدى عيسوى

کہلائے ، حکومت حاصل ک

ایک حواری نبی کی ض

إن اغرياً" بيس إور بي

ے برطانوی مربروں اور

مسلمانوں کورام کرنے کے

غور كيا جائے۔ اس وفد

" مندوستانی مسلمانوں ک

اس وقت ہمیں کوئی الیا ' (حواری نبی) ہونے کا ڈ

مسلبانوں میں ایسے کی

ایسے مخص کی نبوت کو حکود

کہ ہم بورے ہندوستان

حيني اور باجهي انتشاركوه

سامراجی ضرورتیں

دعویٰ نبوت اور تمنیخ جہا، تحریک فریکی انتداب کے

سے لیے ل ہمی نہیں سکتا

ومثنني اس كوخانداني ورثه

فوج میں داخل ہوا اور شَ

مسلمانوں ہے لڑا۔جس

n India)

أنكريز كومرز

پیشه دکھانا بیکار۔"

بازار گرم کر کے مسلمانوں میں فکری انتظار اور تذبذب پیدا کرنا چاہا اور اس کے ساتھ ہی انگریزوں پر سلطان ٹیپ شہید، سیّد احمد شاہ شہید اور شاہ اسلیمل شہید اور ان کے بعد جماعت مجاہدین کی مجاہدانہ سرگرمیاں اور علماء حق کا مندوستان کو دارالحرب قرار دے کر جہاد کا فتو کی دینا اور بالا خر ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی نہ صرف مندوستان بلکہ باہر عالم اسلام میں مغربی استعار کے خلاف مجاہدانہ تحریکات سے بید هیقت اور بھی عیاں ہوکرسائے آگئی کہ جب تک مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد قائم ہے، سامراج بھی بھی اور کہیں بھی اپنا قدم مضوطی سے منہیں جما سکے گا۔مسلمانوں کی بید چیز نہ صرف مندوستان بلکہ پوری دنیا میں بورپ کے لیے مہال جان بنی ہوئی تھی۔
وبال جان بنی ہوئی تھی۔

انیسویں صدی کا نصف آخر جو مرزا قادیانی کے نشودنما کا دور ہے اکثر ممالک اسلامیہ جہاد اسلامی اور جذبہ آزادی کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے۔ برصغیر کے حالات تو مخترا معلوم ہو چکے۔ ہم ویکھتے ہیں کہ یہی زمانہ ہے جب برصغیر کے باہر پڑدی ممالک افغانتان میں 24، ۱۸۵۸ء میں برطانوی افواج کو افغانوں کے جذبہ جہاد وسرفردی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ جو بالآخر انگریزوں کی فکست اور پہائی پرختم ہوجاتا ہے۔

ترکی میں ۲۷۱ء سے لے کر ۱۸۷۸ء تک اُگریزوں کی خفیہ سازشوں اور در پردہ معاہدوں کو دیکھ کر جذبہ جہاد بحر کتا ہے۔ طرابلس الغرب میں شیخ سنوی الجزائر میں امیر عبدالقاور (۱۸۸۰ء) اور روس کے علاقہ واعنتان میں شیخ محمہ شامل (۱۸۷۰ء) بوی پامردی اور جانفثانی سے فرانسی اور روی استعار کولاکارتے ہیں۔ ۱۸۸۱ء میں مصر میں مصری مسلمان مر کیفے۔ ہوکر انگریزوں کی مزاحمت کرتے ہیں۔

سوڈان میں اگریز قوم قدم جمانا جاہتی ہے تو ۱۸۸۱ء میں مہدی سوڈانی اور ان کے درویش جہاد کا پھریا بلند کر کے بالآخر اگریز جزل گارڈن اور اس کی فوج کا خاتمہ کرتے ہیں۔

ای زمانہ میں فلیج عرب، بحرین عدن وغیرہ میں برطانوی فوجیں مسلمانوں کے جہاد اور استخلاص وطن کے لیے جان فروثی اور جان نثاری کے جذبہ سے دوچارتھیں۔ مسلمانوں کی ان کامیابیوں کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے ایک انگریز مصنف لکھتا ہے کہ مسلمانوں میں دین سرگری بھی کام کرتی تھی کہتے تھے کہ فتح پائی تو غازی مرد کہلائے، حکومت حاصل کی، مر کئے، تو شہید ہو مکئے۔ اس لیے مرنا یا مار ڈالٹا بہتر ہے اور پیٹے دکھانا بیکار۔''

ایک حواری نبی کی ضرورت ایک برطانوی دستادید دی ادائیل آف براش ایم باز ان اندیا " بین که ۱۸۲۹ می الگیند ان اندیا" بین به اور بیرونی تمام شوابه بھی اس کی تائید کرتے ہیں که ۱۸۲۹ میں الگیند سے برطانوی مدبروں اور سیخی رہنماؤں کا ایک وفد اس بات کا جائزہ لینے ہندوستان آیا کہ مسلمانوں کو رام کرنے کی ترکیب اور برطانوی سلطنت سے وفاداری کے راستے تکالئے پر فور کیا جائے۔ اس وفد نے ۱۸۷۰ میں دو رپورٹیس پیش کیس جن میں کہا گیا تھا کہ "ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی رہنماؤں کی اعدها وُحد بیروکار ہے۔ اگر اس وقت ہمیں کوئی الیا آ دمی مل جائے جو اپاشا لک پرافٹ (Apostolic prophet) مسلمانوں بی ایونے کا دعوی کر سے تو بہت سے لوگ اس کے گردا تھے ہو جا کیں گے۔ لیکن مسلمانوں بی ایونے کو موجو کر غیب دینا مشکل نظر آتا ہے۔ یہ مسلمانوں ہو جائیں گے۔ لیک ایسے مینی کی نبوت کو حکومت کی سر پرسی میں بطریق آحن پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ اب کہ ہم پورے ہندوستان پر قابض ہیں تو ہمیں ہندوستانی عوام اور مسلمان جمہور کی واقلی بے جینی اور باہمی اغتشار کو ہوا دینے کے لیے اس شم کے عمل کی ضرورت ہے۔"

(The arrivalof british Enpire in India)

(بحاله عجى اسرائيل ص ١٩)

سامراجي ضرورتيس .....مرزا قادياني اوران كاخاندان

یہ ماحول تھا اور سامراجی ضرور تیں تھیں جس کی تھیل مرزا غلام اجمہ قادیانی کے دوئ نبوت اور تعنیخ جہاد کے اعلان نے کی اور بقول علامہ اقبال یہ حالات تھے کہ " قادیانی تحریک فرقی انتداب کے حق میں الہامی سند بن کرسامنے آئی۔ " (جرف اقبال میں ۱۳۵)

اگریز کو مرزا غلام احمد قادیانی سے بڑھ کر کوئی اور موزوں مخص ان کے مقاصد کے لیے ال بھی نہیں سکنا تھا۔ اس لیے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں کافروں کی حمایت اور مسلم دشمنی اس کو خاندانی ورثہ میں ملی تھی۔

مرزا قادیانی کا والد غلام مرتفظی قادیانی این بھائیوں سمیت مہاراجد رنجیت سکھ کی فوج میں واغل موا اور سکھوں سے ل کر مسلمانوں سے لائے ہاں کو پچھ جائیداد واگز ارکر دی۔

میں فکری انتشار اور تذبذب پیدا کرنا جابا اور اس کے ساتھ ہی بد سید احمد شاہ شہید اور شاہ اسلام شہید اور ان کے بعد جماعت اور علاء حق کا مندوستان کو دارالحرب قرار دے کر جہاد کا فتو کی بہ جہاد آزادی نہ صرف ہندوستان بلکہ باہر عالم اسلام میں مغربی کات سے بیہ حقیقت اور بھی عیاں ہوکر سامنے آگئ کہ جب تک ہاد قائم ہے، سامراح بھی بھی اور کہیں بھی اینا قدم مضبوطی سے باد قائم ہے، سامراح بھی بھی اور کہیں بھی اینا قدم مضبوطی سے کی بید چیز نہ صرف ہندوستان بلکہ بوری دنیا میں بورپ کے لیے

کما کا دور اور عالم اسلام کی حالت نصف آخر جو مرزا قادیانی کے نشودنما کا دور ہے اکثر ممالک آزادی کی آباجگاہ ہے ہوئے تھے۔ برصغیر کے حالات تو مختر آ

ی کہ یکی زمانہ ہے جب برصغیر کے باہر پڑدی ممالک افغانستان فوی افواج کو افغانول کے جذبہ جہاد وسرفروثی سے دوجار ہونا کی فکست اور پسیائی پرختم ہوجاتا ہے۔

سے لے کر ۱۸۷۸ء تک انجر یزول کی خفیہ سازشوں اور در پردہ کی خفیہ سازشوں اور در پردہ کی خفیہ سازشوں الجزائر میں امیر کی سندی الجزائر میں امیر ایک علاقہ داخستان میں شخ محد شامل (۱۸۵۰ء) بدی پامردی دی استعار کولکارتے ہیں۔ ۱۸۸۱ء میں مصر میں مصری مسلمان دی استعار کولکارتے ہیں۔ ۱۸۸۱ء میں مصر میں مصری مسلمان

۔ حمت کرتے ہیں۔

: قوم قدم جمانا چاہتی ہے تو ۱۸۸۱ء میں مہدی سوڈانی اور ان کر کے بالآخر انگریز جنرل گارڈن اور اس کی فوج کا خاتمہ

عرب، بحرین عدن وغیرہ میں برطانوی فوجیں مسلمانوں کے جان فروثی اور جان نثاری کے جذبہ سے دوچارتھیں۔ امیابیول کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے ایک انگریز مصنف ٹی سرگرمی بھی کام کرتی تھی کہتے تھے کہ فتح پائی تو غازی مرد

1 \* \*

ہزار کے قریب کمایی

ایسے مضمون شائع کے

فرض ہونا جاہیے کہ ا

اور دعا کورے اور ب

اسلام کے تمام ملکوں

مِس بَعْي بَنُوثِي شَالُعَ

افغانستان کے متفرق

لاکھوں انسانوں نے

دلول میں تھے بیا ایک

برکش اعذبا کے تمام

بقول خودانكريزي اط

خاندان کو پچاس برآ ہے اور اپنی ان وفا

نظرعتايت كى التجاك

مرزا قادیانی کی سیرت میں ہے کہ ۱۸۳۲ء میں ان کا والد ایک پیادہ فوج کا کمیدان بناکر بٹاور روانہ کیا گیا اور ہزارہ کے مفسدے (بعنی سید احمد شہید اور عابدین کے جہاد) میں اس نے کارہائے نمایاں انجام دیے (آگے ہے) کہ بیاتو تھا بی سرکار کا نمک طلال ۱۸۳۸ء کی بناوت میں ان کے ساتھ اس کے بھائی غلام می الدین (مرزا غلام احمد قادیانی کے چا) نے بھی اچھی خدمات انجام دیں ان لوگوں نے سکھوں کے باغیوں سے مقابله كيا ان كوفكست فاش دى\_ (سيرت مسيح موعودص ٥ مرتبه مرزا بشيرالدين محود) ١٨٥٤ء كے جهاد آزادى ميں مرزا غلام احمد قاديانى كے والد مرزا غلام مرتقلى

قادیانی نے اگریز کاحل نمک یون دا کیا کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی کو اعتراف ہے کہ:

"ديس ايك ايسے فاندان سے مول جواس كورنمنث كا يكا خيرخواه ہے۔ ميرا والد مرزا غلام مرتفلی قادیانی مورنمنت کی نظر میں ایک وفادار اور خیرخواه آدی تھا۔ جن کو دربار كورزى من كرى ملى تقى ـ اورجن كا ذكر مسرركريفن صاحب كى تاريخ رئيسان پنجاب مين ہے۔ اور ۱۸۵۷ء میں انموں نے اپنی طاقت سے بردھ کر سرکار انگریزی کو امداد دی تھی۔ لینی بیاس سوار اور کھوڑے بم پہنیا کرعین زبانہ غدر کے وقت سرکار اگریزی کی امداد میں (اشتبار واجب الاظهار مسلك كتاب البرييس منزائن جساص م)

اس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے والد اور بھائی غلام قادر قادیانی کو انگریزی حکام نے اٹی خوشنودی کے اظہار اور ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر جو خطوط کھے ان خطوط کا تذکرہ بھی محولہ بالا کتاب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا ہے کہ مسٹرولس نے ان کے والد مرزا غلام مرتفظی قادیانی کولکھا ہے کہ:

"من خوب جانتا مول بلاشبه آب اورآب كا خاندان سركار الكريزي كا جال شار، وفادار اور ثابت قدم خدمت گار رہاہے۔"

(كماب البرييم م فزائن ج ١١صم خط ١١ جون ١٩٣٩ء لا مورمراسلم ٣٥٣) مسٹر رابرٹ کسٹ کمشنر لا ہور بنام مرزا غلام مرتفیٰ قادیانی اینے خطوط مورخه ۲۰ ستمبر ۱۸۸۵ء میں ۱۸۵۷ء کے جہاد آزادی میں انگریز کے لیے ان کی خدمات کے اعتراف اوراس کے بدلے خلعت اور خوشنودی سے نوازنے کی اطلاع دیتے ہیں۔

بي خانداني اطاعت جس مخص كي محنى مين شامل تقى اس في ان وقا شعاريول كا یوں اعتراف کیا ہے۔ستارۂ قیصرہ میں مرزا قادیانی لکمتا ہے۔

"جھے سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ بیتھی کہ میں نے پیاس

بڑار کے قریب کتابیں اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک میں اور نیز دوسرے بلاد اسلام میں ایسے مضمون شائع کے کہ گورنمنٹ اگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی تھی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کا شکر گزار اور دعا گورہے اور یہ کتابیں میں نے مختلف زبانوں نینی اردو، فاری، عربی میں تالیف کر کے اسلام کے تمام ملکوں میں پھیلا دیں یہاں تک کہ اسلام کے دومقدس شہروں کے اور مدینے میں بھی بخوشی شائع کر دیں۔ اور روم کے یا پی تخت قسطنطنیہ اور بلاد شام اور مصر اور کا بل اور افغانستان کے متفرق شہروں میں جہاں تک ممکن تھا۔ اشاعت کر دی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلیظ خیالات چھوڑ دیے جو ناقبم طلاق کی تعلیم سے ان کے دلوں میں شے یہ آیک ایس بات پر فخر ہے کہ دلوں میں شے یہ آیک ایس بات پر فخر ہے کہ دلوں میں شے یہ آیک ہے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھانہیں سکا۔'

(ستارهٔ قيصره مس٣٠٣ خزائن ج ١٥ص١١١)

یکی نمیں بلکہ پورے براش انڈیا میں انٹی بِنظیر خدمت کرنے والے فض نے بھول خود انگریزی اطاعت کے بارہ میں انٹا کچھ کھا کہ" پچاس الماریاں ان سے بجر سکتی ہیں۔"

(دیکموٹریاتی انقلوب م ۱۵ نزائن بے ۱۵ م ۱۵۵)

مرزا قادیانی سرکار برطانیہ کے متعلق لیفٹینٹ کورز پنجاب کو ایک چیٹی میں اپنے خاتمان کو پچاس کو ایک چیٹی میں اپنے خاتمان کو پچاس برس سے وفادار و جان شار اور اپنے آپ کو انگریز کا ''خود کاشتہ پودا'' لکمتا ہے اور اپنی ان وفادار یوں اور اخلاص کا واسطہ دے کر اپنے اور اپنی جماعت کے لیے خاص نظر عنایت کی التجا کرتا ہے۔

(تبلیغ رسالت ج عمجوم اشتہارات ج سم ۲۰)

كه ۱۸۴۲ء من ان كا والد أيك پياده فوج كا مفسدے (لینی سید احمد شہید اور مجاہدین کے یے (آگے ہے) کہ بیاتو تھا ہی سرکار کا تمک س کے بھائی غلام می الدین (مرزا غلام احمد دیں ان لوگوں نے سکھوں کے باغیوں سے (ميرت مسح موثودص ۵ مرتبه مرزا بشيرالدين محمود) رًا غلام احمد قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضلی ومرزا غلام احمد قادیانی کواعتراف ہے کہ: ، جواس گورنمنٹ كا يكا خيرخواه ب\_ ميرا والد ایک وفادار اور خمر خواه آ دمی تھا۔ جن کو دربار لريفن صاحب كى تاريخ رئيسان پنجاب ميس ۔ سے بدھ کرسرکار اگریزی کو امداد دی تھی۔ مانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں الاظهار نسلك كتاب البرييص انزائن ج ١١٠٠س) کے والد اور بھائی غلام قادر قادیانی کو اگریزی فدمات کے اعتراف کے طور پر جوخطوط کھے ا غلام احد قادیانی نے کیا ہے کہ مسٹرولس نے

اورآب كا خاندان سركار أنكريزي كا جال شار،

ج ۱۳ ص من خدا البون ۱۹۴۹ و لا مور مراسله ص ۲۵۳) مرزا غلام مرتفیٰ قادیانی اینے خطوط مورخه ۲۰ س انگریز کے لیے ان کی خدمات کے اعتراف زنے کی اطلاع دیتے ہیں۔

ن میں شامل تھی اس نے اپنی وفا شعار یوں کا دیانی لکمتا ہے۔

ں جو خدمت ہوئی وہ بیتھی کہ میں نے بچاس

ہو اگر قوت فرعون کی در بردہ مرید قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم اللمی (اقبال ضرب کلیم)

## اسلام کے ایک قطعی عقیدہ جہاد کی تنیخ

اگریز کی ان وفا شعار یول کا نتیجه تما که مرزا قادیانی نے عملم کھلا جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کر دیا۔ جہاد اسلام کا ایک مقدس دینی فریقہ ہے اسلام اور مسلمانوں کی بتا کا دار و مدار ای پر ہے شریعت محمدی نے اسے قیامت تک اسلام اور عالم اسلام کی حفاظت اور اعلاء کلمۃ اللّٰہ کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن کریم کی بے شار آیات اور حضور اقدس کے نے کی بے شار اور یہ دور حضور اقدس کے نے اور خود حضور اقدس کے نے اور میں مسلمانوں کے لیے ایک ولولہ اگیز عبادت بناتی رہیں۔ سب باتیں جہاد کو ہر دور میں مسلمانوں کے لیے ایک ولولہ اگیز عبادت بناتی رہیں۔ آئج ضرت کے نامی اللّٰی یَوْم الْقِیَامَةِ.

( مجمع الروائدة اص أأا ياب لا يكفر اهل القبلة بذنب)

وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة و يكون المدين لله (بقر،١٩٣) "اور ان ك ساته الله حد تك الروك فتذكفر وشرارت باقى شرب اوردين الله كا موجائ "

حضور الله في الله ومرى حديث من فريض جهادك تا قيامت ابديت الل طرح طابر فرمانى بدل أن يَبُوحَ هلاً الله يُن قائمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَدِّى تَقُومُ السَّاعَة.

(ملم ح ٢ ص ١٣٣ باب قولد لا تزال طائفة من امة ظاهرين على الحق ومكلوة م ٣٣٠ كتاب الجهاد)
د وحفور علي في نظية ني فرمايا جميشه بيروين قائم رب كا اور مسلمانوں كى ايك جماعت
قيامت تك جهادكرتى رب كى ''

کیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کے بچاؤ اور تحفظ اور عالم اسلام کو ہمیشدان کی طوق غلامی میں باندھنے اور کافر حکومتوں کے زیر سایہ مسلمانوں کو اپنی سای اور فدہمی

1+14

سازشوں کا شکار، برصغیر میں بلکہ پو موقعہ ل سکا جہاد۔ کرانے کی ضرورر محاعت کے ایڈرلے

پرمل سکتا ہے۔جر "جس اسلام جہاد کے خیا پیسہ کی طرح بھڑکے

کی گفویت اور خلاف کی کہ انجمی چند ساا جیسے وہ اس کے . موجب تھا۔'' (حوا

جہاد سے شدو مدسے زور د. اپٹی کٹا ''جہاد <sup>ا</sup>

حضرت موی الفظا تما اور شیر خوار یکی پوژهول اور عور تول مرف جزید دے کم قادیانی) کے وقت

میمیدخا دیم ج نعوذ بالله

ے بچوں کو اگر قتل کرتا تھا لانے کے باوجود اور ثبے

مازشوں کا شکار بنانے کی خاطر نہایت شد و مد سے عقیدہ جہاد کی بخالفت کی اور نہ صرف برمغیر میں بلکہ پورے عالم اسلام میں جہاں جہاں بھی اس کو ظاہری اور خفیہ سرگرمیوں کا موقعہ فل سکا جہاد کے خلاف نہایت شدت سے پروپیگنڈہ کیا گیا۔ مرزا قادیانی کو جہاد حرام کرانے کی ضرورت کیا تھی۔ اس کا جواب جمیں لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند کے نام قادیانی محاصت کے ایڈریس مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ جولائی ۱۹۲۱ء سے نہایت واضح طور برف سکتا ہے۔ جس میں کہا گیا۔

"د جس وقت آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے دعویٰ کیا۔ اس وقت تمام عالم اسلام جہاد کے خیالات سے کوئی رہا تھا اور عالم اسلامی کی ایسی حالت تھی کہ وہ پڑول کے پید کی طرح بجڑ کئے کے لیے صرف ایک دیا سلائی کا مختاج تھا۔ گر بانی سلسلہ نے اس خیال گی لغویت اور خلاف اسلام اور خلاف امن ہونے کے خلاف اس قدر زور سے تحریک شروع کی کہ ابھی چند سال نہیں گزرے سے کہ گور نمنٹ کو اپنے دل میں اقراد کرنا پڑا کہ وہ سلسلہ جے وہ امن کے لیے خطرہ کا موجب خیال کر رہی تھی اس کے لیے غیر معمولی اعانت کا موجب تھا۔" (حوالہ بالا)

جہاد منسوخ ہونے اور دنیا سے جہاد کا تھم تا قیامت اٹھ جانے پر مرزا قادیانی کس شدو مدسے زور دیتے ہیں۔ان کا انداز وان کی حسب ذیل عبارات سے لگایا جاسکتا ہے۔ اپنی کتاب ارابعین میں مرزا قادیانی کھتے ہیں:

''جہاد لیعنی وین الزائیوں کی شدت کو خدا تعالی آہتہ آہتہ کم کرتا گیا ہے۔
حضرت موی الطوی کے وقت میں لی اس قدرشدت تھی کہ ایمان لانا بھی آل سے بچانیں سکتا
تھا اور شیر خوار بچ بھی آل کیے جاتے تھے۔ بھر ہمارے نبی بھی کے وقت میں بچوں اور
بوڑھوں اور عورتوں کا قبل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے
مرف جزیہ دے کرمؤاخذہ سے نجات بانا قبول کیا گیا اور پھر سے موجود (لیعنی برعم خود مرزا
تادیانی) کے وقت قطعاً جہاد کا تھم موقو ف کر دیا گیا۔'' (اربین نبر مس ساخزائن بے کام سسم)
منیمہ خطبہ الہامیہ میں گھتے ہیں:

''آج سے انسانی جہاد جو تکوار سے کیا جاتا تھا۔ خدا کے تھم کے ساتھ بند کیا گیا۔

نعوذ باللہ یہ ایک برگزیدہ تیفبر حصرت موی الفیان پر کتنا مرز بہتان ہے موسوں اور شیرخوار
بچل کو اگر قل کرتا تھا تو فرمون اور اس کا لفکر، مرزا قادیانی نے اس انداز بیں یہ بات پیش کی کویا ایمان
لانے کے بادجود اور شیرخوار بچل کی بھی شریعت موسوی بیں بچنے کی مخبائش نہیں تھی۔

ہے لعنت وہ کلیم اللبی (اقبال منرب کلیم) راقبال منرب کلیم)

عقيدهٔ جهاد کی تنتیخ

ی کی در پرده مرید

تفا كه مرزا قاديانى نے علم كھلا جهاد كے منسوخ بن و بن فريفنه ہے اسلام اور مسلمانوں كى بقا كا إمت تك اسلام اور عالم اسلام كى حفاظت اور كى بے شار آيات اور حضور اقدس سيان كى بے كرام كى على زندگى ان كا جذبہ جهاد وشهادت بير كم ليے آيك ولولہ انكيز عبادت بناتى رہيں۔ كما هن إلى يَوْم الْقِيَامَةِ.

الزواكدة المساأا باب لا يكفر اهل القبلة بذنب) و يكون المدين لله (بتره ١٩٣) " اور ان ك ربي اور ين الله كام وجائد"

ب على فريعت جهادكى تأقيامت ابديت ال في قائمة لقاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

امة ظاهرين على الحق ومكلوّة ص ١٣٠٠ كتاب الجهاد) ين قائم ركٍ كا اورمسلمانول كى اكيك جماعت

ریز کے بچاؤ اور تحفظ اور عالم اسلام کو ہمیشدان کے زیر سامیہ مسلمانوں کو اپنی سیای اور نہ ہی

1+6

اب اس کے بعد جو محض کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام عازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول کریم تھا ہے۔ وہ اس رسول کریم تھا کے کا فرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے نیرہ سوبرس پہلے فرما دیا ہے کہ سے مودود کے آج سے تیرہ سوبرس کھلے فرما دیا ہے کہ سے مودار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہاری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جنٹرا بلند کیا گیا۔''

(ضمير خطبه الهامييص ٢٨، ٢٩ خزائن ج ١٦ص اييناً)

ضمیمة تخه گوازوید على مرزا قادیانی كابیاعلان درج بےكه:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قبال اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے اب جنگ اور قبال اب اختیام ہے اب آسال سے نورِ خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتو کی فضول ہے دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد مشر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

، معمد المنظم المرادية منظم المرادية المنظم المرادية المنظم المرادية المنظم المرادية المنظم المنظم

نیز انگریزی حکومت کے نام ایک معروضہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں: '' یہی وہ فرقہ (یعنی مرزا قادیانی کا اپنا فرقہ) ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بے ہودہ رسم کواٹھا دے۔''

(از ربوبوريليجنوج انمبر١٢ص ٣٩٥)

رساليه كورنمنث أنكريز اور جهاد پر مرزا قادياني لكھتے ہيں:

" ویکھویں (غلام احمد قادیانی) ایک علم کے کرآپ توگوں کے پاس آیا ہوں، وہ سیب کہاب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔" (مجموعہ اشتہارات جسم ۲۳۲)

یہ ہے کہ اب سے ملوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات جسم ۲۳۲)

ان تمام عبارات سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک

جہاد کی مخالفت کا عظم خاص حالات سے مجور یوں کا تقاضا نہیں بلکداب اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے منسوخ حرام اور حتم سمجھا جائے نہ اس کے لیے شرائط پوری ہونے کا انتظار رہے اور کسی پوشیدہ طور پر بھی اس کی تعلیم جائز نہیں۔

ترياق القلوب روحاني فزائن ج ١٥ص ٥١٨ من لكية بي كه:

"اس فرقہ (مرزائیت) میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔ نہ اس کا انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم ہرگز ہرگز جائز نہیں سجھتا اور قطعاً اس بات کوحرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے لڑائیاں کی جائیں۔

"اب سے زمینی جہاد بند کیے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا۔"

(از مميمه خطبه الهاميص عافزائن ج ١١ص اليناً)

مرزائی تاویل مرزائی تاویل باوجودمرزائیوں قائم ہوگی اور وہ

تاویل اور مرزا کا ا..... میجیل چندع کے ہاں جہاد کی

ر جہادے خاتم ہمیشہ ہمیشہ کے۔ ۲۔۔۔۔۔ اگر مرزا آ

جہاد کی مخالفت <sup>ک</sup> مجاہدین سید احم<sup>ا</sup>

استعار کے لیے• قادیانی نے انگر:

ان مساعی کی ندا سے مسلمانوں کے

پچاس سوار سرکار آ زادی کے غیور ا

انگریز تھا۔ اسلامیاں ہ

تعیں۔علاء اور ش محانی پر لٹکایا جا

آ تینی اختیارات سکیس اور انمیس ز:

کے خاندان کو ہند

مرزائی تاویلات کی حقیقت نخ جهاد کے بارے یں ان واضح عبارات کے بارے یں ان واضح عبارات کے باوجود مرزائیوں کی دونوں جماعتیں آج کہتی ہیں کہ چونکہ ۱۸۵۷ء کے بعد اگریزی سلطنت قائم ہوگئی اور وسائل جہاد مفقود تھاس لیے وقی طور پر جہاد کوموقوف کیا گیا۔ آ ہے ہم اس تاویل اور مرزاکی غلط وکالت کا جائزہ لیں۔

ا است تجھلی چند عبارات سے ایک منصف مزائ مخص بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ہاں جہادی ممانعت ایک وقت مکم طور کے ہاں جہادی ممانعت ایک وقت مکم طور پر جہاد کے خاتمہ اس کی انظار تک کی نفی اور ظاہری اور پوشیدہ قتم کی تعلیم کو بھی ناجائز اور ہیشہ ہمیشہ کے لیے دین کے لیے لڑناممنوع اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔

اسس اگر مرزا قادیانی ۱۸۵۷ء کے بعد اگریزی سلطنت کے قدم جمانے کی وجہ سے مجبورا جہاد کی خالفت کرتے ہیں تو ۱۸۵۷ء اور اس سے قبل ایسٹ اعثریا کمپنی کی آ مد کے فررا بعد مجاد کی خالہ بن سید احمد شہید کے جہاد میں مرزا قادیانی اور ان کا پورا خاندان سکموں اور اگریزی استعاد کے لیے میدان ہموار کرنے کے لیے جانی اور مالی قربانیاں دیتے رہے۔ جس کا مرزا قادیانی نے اگریزی حکام کے نام خطوط اور چھیوں میں بڑے فخر سے اعتراف کیا ہے اور ان مسائی کی نہ مرف تائید کی بلک تحسین بھی کی ہے۔ ان کے خاندانی بزرگوں نے سکموں ان مسائی کی نہ مرف تائید کی بلک تحسین بھی کی ہے۔ ان کے خاندانی بزرگوں نے سکموں سے مسلمانوں کے جہاد میں سکموں کی جماعت کی۔ مرزا قادیانی کے والد نے ۱۸۵۷ء میں جہاد کی سوار سرکار اگریز کی احماد کے لیے فراہم کیے۔ مرزا غلام احمد نے ۱۸۵۷ء میں جہاد کی خور اور جان نار مجابد بن کو جبلاء اور برجلن کہا۔''

(براہین احمدین اص الف اشتہار اسلای انجمنوں سے انتماس جموعہ اشتہارات ج اس ۱۰۵)

انگریز کے ہاتھوں ہندوستان جس مسلمانوں کی مظلومیت پر ہند کا ذرہ ذرہ اشکبار
تھا۔ اسلامیاں ہند کی عظمتیں کٹ ربی تھیں۔ ہزار سالہ عظمت رفتہ رفتہ پاش پاش ہو ربی
تھیں۔ علاء اور شرفاء ہند کو سور کے چڑوں میں ک کر اور زندہ جلا کر دبلی کے چوکوں میں
پیانی پر لٹکایا جا رہا تھا اور انگریزوں کا شق القلب نمائندہ جزل نکلسن، ایڈورڈ سے ایسے
آکئی اختیارات ما تک رہا تھا کہ مجاہدین آزادی کے زندہ حالت میں چڑے ادھیڑے جا
سکیں اور آمیس زندہ جلایا جا سکے۔ مگر وہ شتی اور ظالم نکلسن اور مرزا غلام احمد قادیاتی اور اس
کے خاندان کو ہندوستان میں اپنے مفادات کا تگران اور وفادار تھرار ہا تھا۔ جزل نکلسن نے

مانا اور ابنا نام عازی رکھتا ہے۔ وہ اس رسول فرآج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ سیح موجود نیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی کاری کا سفید جنڈا بلند کیا گیا۔''

(ضیمه خطب الهامیص ۲۸، ۲۹ خزائن ج ۱۹ص ایعنا) انی کا بداعلان درج ہے کہ:

العلان ورئ ہے کہ. دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قال دین کی تمام جنگوں کا اب اختمام ہے اب جنگ اور جہاد کا فنوئی نضول ہے منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

(معيمة تخذ كالرويد م ٢١، ١٤ نزائن ج ١٥ ص ١٤٠، ٨٨) لب معروضه على مرزا قادياني كليسته بين:

انی کا اینا فرقد) ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے ان کا اینا فرقد ) ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے اب بودہ رسم کو اٹھا دے۔''

(از ربو بورمليجتزج انمبر۱۴مس ۴۹۵)

ر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:
الک تھم کے کرآپ لوگوں کے پاس آیا ہوں، وہ ہے۔'' (مجمور اشتہارات جسم ۲۳۲)
لور ر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک فرایوں کا تقاضانہیں بلکہ اب اسے ہمیشہ ہمیشہ کے درکسی الکے شرائط پوری ہونے کا انتظار رہے اور کسی

ہے ۱۵م مام میں لکھتے ہیں کہ: راد کا جہاد بالکل نہیں۔ نداس کا انتظار ہے بلکہ یہ جہاد کی تعلیم ہرگز ہرگز جائز نہیں سجھتا اور قطعاً اس کے لیے لڑائیاں کی جائیں۔'' کئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہوگیا۔''

(از ضميم خطبه الهاميص عانزائن ج٢١ص اليناً)

کے لیے نہ اٹھائے۔ فرانس، تینس، الجزائر اور مراکش مسجعیں۔ عرب اور معردل و جان سے اگریز کے مطبع ہا ایمانی ہمیشہ کے لیے جذبہ جہاد سے خالی ہوکر سرو پڑجا اس اسلسلہ جس مرزا قادیانی کے اعترافات و '' جس نے نہ صرف اس قدر کام کیا کہ براثم کی بچی اطاعت کی طرف جمکا دیا بلکہ بہت می کتابیس کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطبع کیا۔'' (تیلغ رسالا کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطبع کیا۔'' (تیلغ رسالا کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطبع کیا۔'' (تیلغ رسالا

انگلفیہ کی شکر گزاری کے لیے ہزار ہا اشتہارات شاکع شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں۔'' ( تبلغ رسالت ن مح ''اس لیے میں نے عربی اور فاری میں بعظ اور مصر اور بخوار وغیرہ کی طرف روانہ کیے اور ان میر درج کیے اور بخوبی ظاہر کر دیا کہ اس محس گور نمنٹ بعض شریف عربوں کو وہ کتابیں دے کر بلاد شام ورا کمہ ادر مدینہ کی طرف بھیجا گیا اور بعض بلاد فارس کی بھی کتابیں بھیجیں اور یہ بزار ہا روپید کا خرج تھا جو محش

"ان نادان مسلمانوں کے پوشیدہ خیالات

اور بیسب کھ مرزا قادیانی نے اس لیے اس لیے اس کے مرزا قادیانی نے اس لیے اس کے در اس کی فرمانبرداری کے ۔

الا کیں کم ہوجا کیں۔'
اس ساری جدوجہد کا حاصل مرزا قادیانی ہول کہ جیسے جیسے میرے مرید پڑھیں گے دیے دیے ویے کے کیونکہ مجھے سے اورمہدی مان لیمانی مسلہ جہاد کا الگا ہے کیونکہ مجھے سے اورمہدی مان لیمانی مسلہ جہاد کا الگا ہے دیے دیے اورمہدی مان لیمانی مسلہ جہاد کا الگا ہے اور جہاد کھی میری بیعت کہتا ہے اور جم

مرزا غلام قادر کوسند دی جس میں تکھا کہ ۱۸۵۷ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے تمام دوسرے خاندانوں سے زیادہ نمک حلال رہا۔ (سرے سے مودس ۲۰۵ از مرزا بشرالدین محود) ادر وی مرزا قادیائی جو ابھی تک استرقدیعی نی مورز کی حشد میں سرسا منر

اور وی مرزا قادیاتی جو ایمی تک اپن تشریعی نی ہونے کی حیثیت سے سامنے نہیں آئے تھے اور خود ہراہین اجمہ یہ اور دیگر تحریوں میں جہاد کے فرض واجب اور غیر منقطع ہونے کا اعتراف کر بچکے تھے۔ دعویٰ نبوت کے بعد ایک قطعی علم کو حرام قرار دیتے ہوئے مملا مجمی قرآن کریم کی تمام آیات جہاد خس وفئی کو منسوخ قرار دے کر تشریعی نی ہونے کا شہوت محمی قرآن کریم کی تمام آیات جہاد کو فرض کہتے ہیں کیا مرزا قادیانی خود مملی طور پر بھی اس پر دیتے ہیں گیا مرزا قادیانی خود مملی طور پر بھی اس پر عمل بیرا رہے اس کا جواب ہمیں اگریز لیفٹینٹ کورز کے نام چھی سے مل جاتا ہے، وہ اس درخواست میں اپنی اصل حقیقت کو اس طرح واشگاف الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔

"دهل ابتدائی عمر سے اس وقت تک (گویا ۱۸۳۹ء سے لے کر جو ۵۵ء سے بہت کا پہلے کا زمانہ ہے) جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔ اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں تا کہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلھیہ کی پتی محبت اور خیر خوابی اور جدروی کی طرف مجھروں اور ان کم فہوں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو دور کروں جوان کی دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔"

(جیخ رسالت ج میں اجموع اشتہارات ج میں اسلیم سے دیتے ہیں کہ مرزا قادیائی نے برصغیر میں اسسہ تیمری بات ہے کہ بالغرض ہم تسلیم کے دیتے ہیں کہ مرزا قادیائی نے برصغیر میں اگریزی سلطنت کی وجہ سے بعض مجبوریوں کی بناء پر اتنی شد و مہ سے جہاد کی خالفت کی۔ لیکن اگر حقیقت بہی ہوتی تو مرزا قادیائی کی ممانعت جہاد اور اطاعت اگریز کی تبلیخ صرف برلش اخریا تک، محدود ہوتی مگر بہاں تو ایسے کھلے شواہد اور قطعی جُوت موجود ہیں کہ مرزا قادیائی کی تحریک و تبلیغ کا اصل محرک نہ صرف انڈیا بلکہ پورے عالم اسلام اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد نکالنا اور اگریزوں کے لیے یا کی بھی کا فرسلطنت کے لیے داستہ ہموار کرنا تھا تا کہ اس طرح ایک نئی امت اور نئے نبی کے نام سے پوری ملت مسلمہ اور امت محمد یکا سارا نظام درہم برہم کیا جائے اور پورے عالم اسلام کو اگریز یا ان کے حلیفوں کے قدموں میں لا گرایا جائے اس لیے مرزا قادیائی نے خالفت جہاد کی تبلیغ صرف برٹس اغریا تک محدود نہ رکمی اور نہ صرف اردو لڑ پچر پر اکتفا کیا۔ بلکہ فاری عربی اگریز کی مسلم اور بڑکے کھیلاتا رہا تا کہ بخارا بی اگر زار دوس کے فشکر آئیں تو کوئی مسلمان ہاتھ مزاحت کے میدات کی بھیلاتا رہا تا کہ بخارا بی اگر زار دوس کے فشکر آئیں تو کوئی مسلمان ہاتھ مزاحت

کے لیے نہ اٹھائے۔فرانس، تینس، الجزائر اور مرامی پرلٹکرکٹی ہوتو مسلمان جہاد کوحرام سمجمیں۔عرب اور معردل و جان سے انگریز کے مطبع بن جائیں اور ترک وافغان کی غیرت ایمانی ہمیشہ کے لیے جذبہ جہاد سے خالی ہوکر سرد پڑ جائے۔

اس سلسله من مرزا قادیانی کے اعترافات دیکھے وہ لکھتے ہیں:

''میں نے نہ صرف اس قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمان کو کورنمنٹ انگلینڈ کی بچی اطاعت کی طرف جمکا دیا بلکہ بہت می کتابیں عربی اور فاری اور اردو بیس تالیف کر کے ممالک اسلامیہ کے لوگوں کو بھی مطبع کیا۔'' (تبلغ رسالت ج مص ۱۰ مجورہ اشتہارات جسم ۱۱۱) اس کتاب میں لکھتے ہیں:

"ان نادان مسلمانوں کے بوشیدہ خیالات کے برخلاف دل و جان سے گورخنث انگلشیہ کی شکر گزاری کے لیے ہزار ہا اشتہارات شائع کیے محے اور الی کما بیں بلاد عرب و شام وغیرہ تک پہنچائی گئیں۔" (تبلغ رسالت ج مسسس مجموعہ اشتہارات جسس ۱۵)

"اس لیے میں نے عربی اور فاری میں بعض رسائل تالیف کر کے بلادشام وروم اور معر اور بخارا وغیرہ کی طرف روانہ کیے اور ان میں اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حیدہ ورج کیے اور بخوبی فلا ہر کر دیا کہ اس محن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد قطعاً حرام ہے ..... اور بعض شریف عربوں کو وہ کتا ہیں دے کر بلادشام وروم کی طرف روانہ کیا اور بعض عربوں کو کمہ اور مدینہ کی طرف بعیجا گیا اور بعض بلاد فارس کی طرف بیعج گئے اور اس طرح معر میں کمہ اور مدینہ کی طرف بیج گئے اور اس طرح معر میں بھی کتا ہیں بھیجی سے اور اس طرح معر میں بھی کتا ہیں بھیجیں اور بیہ بزار ہا رو بید کا خرج تھا جو محض نیک نیتی سے کیا گیا۔"

اور بیسب کچی مرزا قادیانی نے اس لیے کیا کہ:۔
دو تاکہ کچ طبیعتیں ان تھیحتوں سے راہ راست پر آ جا کیں اور تاکہ وہ طبیعتیں اس مور خنٹ کا شکر کرنے اور اس کی فرمانبرداری کے لیے صلاحیت پیدا کریں اور مفسدول کی

تور مست کا سر سر کے اور اس می سر کا بیرواری کے لیے سن میں چیون سری اور مستوں ہو ایکن کا اور مستوں ہو ایکن کا م بلائیں کم ہو جائیں۔'' (نور الحق حشہ اقل میں ۴ خزائن ج ۸ م ۴)

اس ساری جدوجید کا حاصل مرزا قادیانی کے الفاظ میں بیہ کہ "میں یقین رکھتا موں کہ جیسے جیسے میرے مرید برهیں کے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں کے کیونکہ مجھے سے اورمہدی مان لیما ہی مسئلہ جہاد کا انکار کریتا ہے۔" (مجوعہ اشتہارات جسم ١٩) میرنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیم ص کے میں کھتے ہیں:

" ہراکی مخص میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کوسی موعود مانتا ہے۔ اس روز سے اس

ین لکما کہ ۱۸۵۷ء میں خاندان قادیان ضلع گورداسپور کے
یادہ نمک طلل رہا۔ (برت سیح مودس ۲۰۱۵ زمردابشرالدین محود)
پی جوابھی تک اپنے تشریق نبی ہونے کی حیثیت سے ساسنے
یا جوابھی تک اپنے تشریق نبی جواد کے فرض واجب اور غیر منقطع
دوکوئی نبوت کے بعد ایک قطعی تھم کوترام قرار دیتے ہوئے مملا یہ جہادش وفئی کومنسوخ قرار دے کرتشریق نبی ہونے کا جبوت یہ جہاد کوفرض کہتے ہیں کیا مرزا قادیانی خود عملی طور پر بھی اس پر میں اگریز لیفٹینٹ کورز کے نام چشی سے مل جاتا ہے، وہ اس بے کواس طرح وادگاف الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں۔

سے اس وقت تک (گویا ۱۸۳۹ء سے لے کر جو ۵۷ء سے اُر با ماٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں۔ اپنی زبان اور قلم سے اس کہ مسلمانوں کے دلوں کو گور نمنٹ انگاہیہ کی سخی محبت اور خیر پھیروں اور ان کم فہوں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کو اور خلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔''

(تبلغ رمالت ج اس اجمور اشتبارات ب سما)
بالفرض ہم تسلیم کیے دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے برصغیر شل
بعض مجبور ہوں کی بناء پر اتی شد و مدسے جباد کی خالفت کی۔
مرزا قادیانی کی ممانعت جباد اور اطاعت اگریز کی تبلیغ مرف
گر بیباں تو ایسے کھلے شواہد اور قطعی جوت موجود ہیں کہ مرزا
مل محرک نہ مرف اغریا بلکہ پورے عالم اسلام اور دنیا بحرک
بہ جباد نکالنا اور اگریزوں کے لیے یا کسی بھی کافر سلطنت کے
اس طرح ایک نی امت اور نئے نی کے نام سے پوری ملت
بہ بال طرح ایک نی امت اور نئے نی کے نام سے پوری ملت
بی لا گرایا جائے اس لیے مرزا قادیاتی نے مخالفت جباد کی تبلیغ
و نہ رکمی اور نہ صرف اردو لٹریچ پر اکتفا کیا۔ بلکہ فاری عربی
بلادروم، شام، معر، ایران، افغانتان، بخارا یہاں تک کہ کہ اور

MIA

کو بیعقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعی حرام ہے کیونکہ میے آ چکا خاص کر میری تعلیم کے لیا فاص کر میری تعلیم کے لیاظ سے اس گورنمنٹ اگریزی کا سچا خیرخواہ اس کو بنتا پڑتا ہے۔''

(مجموعه اشتهارات ج ۱۳ ص ۲۴۷)

یہ حقیقت کہ مرزائی تبلیغ وتلقین اور تمام کوششوں کے محرکات اور مقاصد کیا تھے۔ مرزائی ندہب کے بانی کے ندکورہ اقوال سے خود ظاہر ہوجاتی ہے۔ اس پر بھی اگر تاویل کے پردوں میں اس حقیقت کو چمپایا جاتا ہے تو آئکھیں کھولنے کے لیے حسب ذیل واقعات اور احترافات کافی ہیں:

''کرمرزا قادیانی ندصرف ہندوستان میں بلکہ آزاد اسلامی ممالک میں بھی سی فتم کے جہاد کے روادار نہ تھے۔ افغانستان کے امیر امان اللہ خان کے عہد حکومت میں نهت اللہ خان مرزائی اور عبداللطیف مرزائی کوعلاء افغانستان کے متفقہ فقی سے مرتد قرار دے کر قمل کر دیا گیا۔ اس قمل کے محرکات یکی سے کہ بیالوگ مبلغین کے پردہ میں جہاد کے خلاف تعلیم دسیتے تھے اور بیمن اس لیے کہ انگریزوں کا افتدار چھا جائے حالانکہ افغانستان میں جہاد اسلامی کی شرائط مکمل موجود تھیں۔ اس سلسلہ میں مرزا بشیر الدین محدد احمد کا خطبہ جمعہ مندرجہ الفنس بی کسی کے شرائط مکمل موجود تھیں۔ اس سلسلہ میں مرزا بشیر الدین محدد احمد کا خطبہ جمعہ مندرجہ الفنسل بی مرزائد کی کھی انہوں میں مورخہ لا اگست ۱۹۳۵ء ملاحظہ کیجے:

''عرصه دراز کے بعد اتفاقا آیک لا بحریری میں ایک کتاب ملی۔ جوجهب کر نایاب مجی ہوگئی تھی۔ اس کتاب کا مصنف ایک اطالوی انجینئر جو افغانستان میں ذمہ دار عہدہ پر فائز تھا۔''وہ لکھتا ہے کہ صاحبزادہ عبدالطیف (قادیانی) کو اس لیے شہید کیا گیا کہ وہ جہاد کے خلاف تعلیم دیتے تھے اور حکومت افغانستان کو خطرہ لائل ہوگیا تھا کہ اس سے افغانوں کا جذبہ حریت کمزور ہو جائے گا اور ان پر انگریزوں کا افتدار چھا جائے گا۔ ایسے معتبر راوی کی روایت سے بیامر پاید جبوت تک بیٹے جاتا ہے کہ اگر صاحبزادہ عبداللطیف خاموثی سے بیٹے روایت نہ ہوتی۔'

اخبار الفعنل بحوالدامان افغان مورخه ملاج ۱۹۲۵ء نے افغانستان گورنمنٹ کے وزیر داخلہ کے حوالہ سے مندرجہ ذیل بیان نقل کیا۔

" کابل کے دواشخاص ملاعبدالحلیم و ملا نورعلی دکا ندار قادیانی عقائد کے گرویدہ ہو چکے تھے اورلوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انھیں راہ سے بھٹکا رہے تھے۔ ان کے خلاف چکے تھے اورلوگوں کو اس عقیدہ کی تلقین کر کے انھیں افغاندیہ کے مصالح کے خلاف غیر مکلی لوگوں مدت سے ایک اور دعویٰ دائر ہو چکا تھا اور مملکت افغاندیہ کے مصالح کے خلاف غیر مکلی لوگوں

کے سازشی فنے دشمنوں کے ہ نہ

مرزائیوں کو میں احمد میرعما اس سے جو اگریزوں کی

ہ۔۔۔۔۔ بدام سے منوخ ساتھ لڑنا نہ مرف اگر اپی عزت و

ساجد کے فوجو ہیں

کو دفع کر۔

ڈکر کرتے ایک ڈٹل سے جیں ا

جہاد ہی کر: ح**ی**ارج سپرہ كے سازشي خطوط ان كے قبضے سے يائے مكھ جن سے پايا جاتا ہے كه وہ افغانستان كے وشمنول کے ہاتھ بک چکے تھے۔"

فُلِغة قاديان اين الي خطبه جعد مندرجد اخبار الفعنل ج٢٢ نمبر٥٣ موردي كم نومبر ۱۹۳۳ء میں اعتراف کرتا ہے کہ ندصرف مسلم ممالک بلکہ غیرمسلم ممالک اور اقوام بھی مرزائيوں كو آله كار مجمعتے تھے۔ ونيا جميں انگريزوں كا ايجنك مجمعتی ہے۔ چنانچہ "جب جرمنی میں احدیدعارت کی افتتاح کی تقریب میں ایک جرمن انگریز فے شمولیت کی تو حومت نے اس سے جواب طلب کیا کہ کیوں تم الی جماعت کی کسی تقریب میں شامل ہوئے جو انگریزول کی ایجنٹ ہے۔"

اسلامی جهادمنسوخ مگر مرزائی جهاد جائز

٣ ..... يدام حيرت اورتعب كا باعث بكرايك طرف تو قاد باينول في جهاد كواتي شدو مر سے منسوخ اور حرام قرار دیا محر دوسری طرف انگریزوں کی فوج میں شامل ہو کرمسلمانوں کے ساتھ لانا نہ صرف ان کے لیے جائز بلکہ ضروری تھا۔ کویا ممانعت جہاد کی بیساری جدوجہد صرف انگریزوں اور کافروں کے ساتھ مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کے لیے تھی کہ وہ نہ تو ، ائی عزت و ناموس اور ند ملک و ملت کی بقا کے لیے لڑیں ندایے دین ، اسلامی شعائر معابد و ساجد کے لیے علم جہاد بلند کریں لیکن انگریزی اقتدار کے فردغ و تحفظ کے لیے ان کی فوجو من شامل ہوکر بلادِ اسلامیہ پر بمباری ایک مقدس فریضہ تما مرزامحود احمد نے کہا:

"مدانت کے قیام کے لیے گورنمنٹ کی فوج میں شال ہوکران ظالمانہ روکوں کو دفع کرنے کے لیے گورنمنٹ کی مدد احمد ہوں کا ذہبی فرض ہے۔"

(خطبه مرزامحمود احمر النعنيل ٢ متى ١٩١٩م)

قادیانی جماعت نے لارڈ ریڈنگ کو اپنے ایڈرلیس میں بھی اپنی جنگی خدمات کا ذكركرتے موئے كہا كە" كابل سے جنگ ميں جارى جماعت نے علاوہ برقتم كى مدد كے ایک ڈیل ممینی اور ایک بزار افراد کے نام بحرتی کے لیے پیش کیے اور مارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی چے ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں رضا کاداندکام کرتے رہے۔"

(الفضل م جولائي ١٩٩٣ء)

ایک اور خطبہ جعد میں مرزامحود احمد نے کہا کہ شاید کابل کے ساتھ ہمیں کی وقت جہاد ہی کرنا پڑتا (آ مے چل کر کہا) کہ پس نہیں معلوم کہ ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے ہمیں اپی طرف سے تیار رہنا جا ہے کہ دنیا کوسنجال سکیں۔ اس زمانہ میں جہاد قطعی حرام ہے کیونکہ میں آچکا خاص کرمیری ا الكريزى كاستيا خيرخواه اس كوبننا يزتا ہے۔"

(مجموعه اشتبارات ج ۲۴س ۲۴۲)

ئی تملیغ و تلقین اور تمام کوششول کے محرکات اور مقاصد کیا تھے۔ رکورہ اتوال سے خود ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس پر بھی اگر تاویل کے ایا جاتا ہے تو آ تکھیں کھولنے کے لیے حسب ذیل واقعات اور

ندصرف مندوستان يل بلكدة زاد اسلامي ممالك يس بعي سي وتم فغانستان کے امیر امان اللہ خان کے عبد حکومت میں نعت اللہ زائی کوعلاء افغانستان کے متفقہ فتوی سے مرتد قرار دے کرقتل و یکی تھے کہ بدلوگ مبلغین کے بردہ میں جہاد کے ظاف تعلیم ، كدا كريزول كا افتدار جما جائ حالانكد افغانستان مي جهاد ب- ال سلسله بين مرزا بشير الدين محمود احمد كا خطبه جعه مندرجه ر فيه لا أكست ١٩٣٥ و ملاحظه سيجيح:

ىدا تفاقاً ايك لائبريري ميں ايك كتاب ملى \_ جوچيپ كرناياب مصنف ایک اطالوی انجینئر جو افغانستان میں ذمہ دارعہدہ پر زاده عبداللطيف (قادماني) كواس كيه شهيد كياميا كه وه جهاد کومت افغانستان کوخطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اس سے افغانوں کا وران پر امریزوں کا افتدار جما جائے گا۔ ایسے معتبر راوی کی ك الله المراكبة المرصاحزاده عبدالطيف خاموثي سے بيٹے الفط مجى ندكت تو حكومت انغانستان كوانميس شهيد كرني كي

مان افغان مورحه ماری ۱۹۲۵ء نے افغانستان گورنمنٹ کے ونل بيان نقل كيا

م ملا عبدالحليم وملا نورعلى دكاندار قادياني عقائد كرويده مو كى تلقين كركے أنحيس راه سے بعثكا رہے تھے۔ ان كے خلاف و چکا تھا اور ملکت افغانیے کے مصالح کے خلاف غیر کمل لوگوں بعد لكمة بين:

"اب من الى كورنمنث محسد كى خدمت من بست سالدمیری خدمت ہےجس کی نظیر برٹش اغریا میں ایا سکنا، بیمی ظاہر ہے کہ اس قدر کیے زمانے تک جوہیں: برتعليم مذكوره بالا يرزور دية جاناتنى منافق اورخود غرفر کام ہے جس کے دل میں اس گورنمنٹ کی مجی خرخوای کرتا ہول کہ میں نیک نیتی سے دوسرے خاہب کے مول ..... جَبُد بعض يا دريول اورعيسا أي مشنريول كي تحريزنها برُه كلِّي اور بالخصوص يرچه "نورافشان" مِن جوايك عيسالَي مندی تحریری شائع بوئیں اور ان مولفین نے ہارے الفاظ استعال كيه كم يعض ذاكوتها، جورتها، زنا كارتها اور محض اپنی لڑکی پر بدیتی سے عاشق تھا اور بایں جمہوما ا کام تھا تو مجھے الی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے ۔ مسلمانوں کے دلول پرجو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ال والا اثر پیدا ہوتب میں نے ان جوشوں کو شنڈا کرنے ک یمی مناسب مجما کہ اس عام جوش کو دبانے کے لیے حکمت قدر تن سے جواب دیا جائے تا کہ سرائع الغضب انسانوں ۔ کوئی بدائن پیدا نہ ہوتب میں نے بمقائل الی کابوں ي كُنْ خَى چَدْ الْيِي كَابِينْ لَكُسِنْ جَن مِس كَى قَدْرِ بِالْقَائِلُ تطعی طور پر مجھے فتوی دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحا ہیں ان کے غیظ وغضب کی آگ بجمانے کے لیے ب یادر یوں کے مقابل پر جو یکھ وقوع میں آیا کی ہے کہ محکمہ خوش کیا گیا اور میں وعویٰ سے کہنا ہوں کہ میں تمام مل گورنمنٹ انگریز کا ہول کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیرخواع (۱) ..... اول والد مرحوم کے اثر نے (۲) ..... دومرا اس **FF**• .

(الفعنل 21 فروری ۲ مارچ ۱۹۳۲ء)

امن و آتی اور اسلامی نظریہ جہاد کو طلائ کے وحشیانہ اور جاہلانہ بے ہودہ خیالت قرار دینے والے مرزائیوں کے حقیقی خدوخال مرزامحود احمد خلیفہ ٹانی کے ان الفاظ سے اور بھی حمیاں ہو جاتی ہے انعوں نے کہا کہ 'اب زمانہ بدل گیا ہے دیکھو پہلے جو میں رحضرت عینی الفیانی ) آیا تھا اسے وشمنوں نے صلیب پر چڑھایا محراب میں اس لیے آیا ہے (حضرت عینی الفیان) کا اس اس وشمنوں نے صلیب پر چڑھایا محراب میں اس لیے آیا ہے کہائے اتاردے۔'

" پہلے عینی کو تو بہودیوں نے صلیب پر لئ دیا تھا مگر آپ (مرزا غلام احمد

قادیانی) اس زمانے کے یہودی صفت لوگوں کوسولی پر اٹکا کیں ہے۔"

(تقدير البي م ٢٩ مصنفه مرز المحود قادياني)

اس سے اندازہ ہوا کہ اسلام کے نظریہ جہاد کومنسوخ قرار دینے اور سارے عالم اسلام بیں اس کے خلاف پر دیگینٹرہ کرنے کے بعد اپنے لیے اور سامراتی مقاصد کے لیے جہاد اور قال کو جائز قرار دینے کے لیے کیا کچھٹیں کیا جا رہا تھا۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنے جاتے ہیں کہ مرزائیوں کے نزدیک مسلمانوں کا کافروں یا خود ان کے خلاف لڑنا تو ہمیشہ کے لیے حرام تھا، مگر عیسائیت کے جمنڈے سلے یاکسی کافر حکومت کے مفادیس یا خود مرزائیوں کے لیے جہاد اور قمال اور لڑنا لڑانا سب جائز ہے۔

مرزا غلام احمد قادياني اور مرزائيون كي تبليغي خدمات كي حقيقت

افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک بیس قادیا نیول کے تبلیغ کے نام پر استعاری مرکرمیوں سے ان کے تبلیغ اسلام کی خدمات کی قلعی تو کھل جاتی ہے گر بہت سے لوگ مرزا قادیاتی کی خدمات کی تعلق تو کھل جاتی ہے گر بہت سے لوگ مرزا قادیاتی کی خدمات کے مدافعت اسلام بیس مناظرانہ بحث ومباحث اور طلی کوشٹوں کا ذکر کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ انھوں نے آ ربیہائ اور عیمائیوں سے اسلام کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ غیر مسلموں جیما سلوک نہیں کرنا چاہیے۔ اس لیے ہم اس غلط فہمی کوجس بیس بالعوم تعلیم یافتہ افراد بھی جٹلا ہوتے ہیں۔ مرزا قادیاتی کی ایک دو عبارتوں بی سے دور کرنا چاہیے ہیں جو بائی قادیا نیت کے تبلیغی مقاصد اور نیت کو خود بی بوی خوبی بوی خوبی میں کرنا چاہیے۔ کو خود بی بوی خوبی کے جارحانہ حملوں سے عیاں کر دبی ہیں کہ انموں نے عیمائی مشنریوں کی اشتعال انگیز تحریروں اور اسلام پران کے جارحانہ حملوں سے مسلمانوں کے اندر انگریزوں کے خلاف پر عیمائیوں کا کمی قدر تختی سے کیا تو اس عام جوش کو دبانے کے لیے حکمت عملی کی بناء پر عیمائیوں کا کمی قدر تختی سے کیا تو اس عام جوش کو دبانے کے لیے حکمت عملی کی بناء پر عیمائیوں کا کمی قدر تختی سے کیا تو اس عام جوش کو دبانے کے لیے حکمت عملی کی بناء پر عیمائیوں کا کمی قدر تختی سے کیا تو اس عام جوش کو دبانے کے لیے حکمت عملی کی بناء پر عیمائیوں کا کمی قدر تختی سے کیا

جواب دیا اور سخت کتابیں عیسائیوں کے خلاف کھیں۔

تریاق القلوب میمیم البخوان "کورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ ورخواست" میں مرزا غلام احمد قادیانی این جیس کی مرزا غلام احمد قادیانی این جیس برس کی تمام علمی اور تعینی کاوش کا خلاصه مسلمانوں کے دل سے جہاد اور خونی مہدی وغیرہ کے محتقدات کا ازالہ اور انگریز کی وفاداری پیدا کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"اب بل ابن گورنمنٹ محسد کی خدمت میں جرأت سے که سکتا مول کہ یہ وہ بست سالہ میری خدمت ہے جس کی نظیر براش اغریا میں ایک بھی اسلامی خاندان پیش نہیں کر سکا، بیمی ظاہر ہے کہ اس قدر لیے زمانے تک جوہیں برس کا زمانہ ہے۔ ایک مسلسل طور برتعليم مذكوره بالا برزور دية جاناكسي منافق اور خود غرض كا كام نبيل ب، بلكه ايس مخص كا كام ہے جس كے ول ميں اس كورمنث كى كتى خرخواى ہے۔ بال ميں اس بات كا اقرار كرتا موں كه من نيك نيتى سے دوسرے غراب كے لوگوں سے مباحث بعى كيا كرتا مول ..... جبب بعض بادر يول اور عيمائي مشرول كي تحرين بايت خت موكى اور مداهندال س يره من اور بالخصوص يرجد "فور افعال" من جوالك عيمانى اخبار لدهياند عد لكا بنهايت مندی تحریری شائع ہوئیں اور ان مولفین نے ہارے نی سے ک کی نبست نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعال كي كدي ففق واكوتها، جورتها، زنا كارتها اور صدما يرجون من بيشائع كيا كربيه محض اپن لڑی پر بدیتی سے عاشق تھا اور بایں ہمد جمونا تھا اور لوث مار اور خون کرتا اس کا کام تھا تو جھے الی کابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں موا کہ مبادا مسلمانوں کے داول پرجوایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہوتب میں نے ان جوشوں کو شندا کرنے کے لیے ایل محم اور پاک نیت سے یمی مناسب سمجا کداس عام جوش کودبانے کے لیے حکمت عملی یمی ہے کدان تحریرات کا کسی قدر تختی سے جواب دیا جائے تا کہ سرایع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بدائن پیدا نہ ہوتب میں نے بمقابل ایس کتابوں کے جن میں کمال بخی ہے بدزبانی ی گئتی چند ایس کامیں کمیں جن میں کسی قدر بالقابل خی تھی کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتوی دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشانہ جوش رکھنے والے آ دی موجود ہیں ان نے غید وضعب کی آگ جمانے کے لیے بیطرین کافی موگا .... سو مجھ سے یادر ایل کے مقابل پر جو کچے وقوع میں آیا یمی ہے کہ تعمت عملی سے بعض وحثی مسلمانوں کو خُوْل کیا گیا اور یس دوئ سے کہتا ہوں کہ یس تمام مطانوں سے اوّل درہے کا خیرخواہ گورشن اگریز کا مول کوئلہ مجھے تین باتوں نے خیرخوابی میں اوّل درج پر بنا دیا ہے۔ (١) ..... اوّل والد مرحوم ك الرف (٢) ..... دومرا اس كورنمنث عاليه ك احسانول في

(الفعنل 27 فرورى مارى 1921م) ال ك وحشيانه اور جابلانه ب موده مرزامحود احمر خليفه ثانى ك ان الفاظ المرزامحود احمر خليفه ثانى ك ان الفاظ المرائد بدل مميا ب ويجمو پهلي جومسيح الريخ حايا محراب مسيح اس لي آيا ب (عرفان الى م 1000)

لٹکا دیا تھا گر آپ (مرزا غلام احمد لٹکائیں گے۔'' (تقدیرالی س ۲۹ معنفہ مرزامحود قادیانی) کرمنہ شدہ

(ملارای ۲۹ معنفہ مرزامود قادیای) کومنسوخ قرار دینے اور سارے عالم پنے لیے اور سامراتی مقاصد کے لیے یا جا رہا تھا۔ ان تمام باتوں کوسامنے دیک مسلمانوں کا کافروں یا خودان کے جنڈے تلے یا کسی کافر حکومت مرزالزانا سب جائز ہے۔

فدمات كي حقيقت

یاندوں کے تبلغ کے نام پر استعاری ایکوں کے تبلغ کے نام پر استعاری اللہ جاتی ہے اور علمی اللہ میں مناظرانہ بحث ومباحث اور علمی فی آری کے اسلام ونیا میں اسلام کی تبلغ کرتے پھرتے اس کیے ہم اس غلا اللہ میرزا قادیانی کی ایک دو عبارتوں مقاصد اور نیت کوخود ہی بوی خوبی استعال انگیز تحریوں اور اسلام پر ان اخطرہ محسوس کے خلاف پر جوش رقمل کا خطرہ محسوس استعال انگیز تحریوں اور اسلام پر ان

(٣) ..... فدا تعالى ك الهام في" (مجوم اشتهارات جسم ١٣٢١)

ورحقیقت جب ہم مرزا غلام اسم قادیانی کی رائع صدی کی تعنیقی وعلی زندگی پرنظر والے ہیں تو ان کی تمام تحریری اور تقریری سرگرمیوں کا محود صرف یکی ملتا ہے کہ انحوں نے چودہ سوسال کا ایک متفقہ، طے شدہ ایجائی ''مسئلہ حیات و نزول میے'' کو نشانہ تحقیق بنا کر اپنی ماری جدوجہد وفات میے اور میح موجود ہونے کے دعویٰ پر مبذول کر دی۔مسلمانوں کو عیسائیوں کے حقیدہ تناشخ کی طرح ظلی و بروزی اور بجازی عبسائیوں کے حقیدہ تناشخ کی طرح ظلی و بروزی اور بجازی گورکھ وحندوں میں الجھانا چاہا۔ جدلیات اور سفسطوں کا ایک ندختم ہونے والا چکر۔ بیمرزا قادیانی کی علمی و تبذی فدمات کا دوسرا نام ہے آگر ان کی تقنیفات سے ان کے متفاد دجوئی قادیاتی اور اضاص کی دعوت ہے جبکہ ہندوستان اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل ومباحث ثکال لیے جائیں تو جو پچھ پچتا ہے وہ جہاد کی حرمت اور حکومت انگلشیہ کی اطاعت دلی وفاواری اور اظامی کی دعوت ہے جبکہ ہندوستان کرمت اور خود فراموش تمدن کی اطاعت دلی وفاواری اور اظامی کی دعوت ہے جبکہ ہندوستان کہتریب اور خود فراموش تمدن کی لیسٹ میں تھا مر جمیں مرزا قادیانی کی تصانیف اور دعلی نشار کو خرید ہند ہندات ' میں انبیاء کرام کے طریق دعوت کے مطابق کوئی بھی وقیع اور کام کی بات نہیں لمتی، خدمات ' میں انبیاء کرام کے طریق دعوت کے مطابق کوئی بھی وقیع اور کام کی بات نہیں لمتی، موائے اس کے کہ انھوں نے اپنے قلم اور زبان کے ذریعے غربی اختلافات اور دیکی محکلی میں موائے اس کے کہ انھوں نے اپنے قلم اور زبان کے ذریعے غربی اختلافات اور دیکی محکلی میں وقیع اور کام کی کوشش کی۔

110

اسلامی وحدت سند

نبوت پر رکھے اور مسلمان اسے اسلا ختم نبوت ہی سے لیے مہلک ہے...

تحریک بی یہودہ سامراتی عزائ جماعت نے پور اس کی چندمثالوا کیاالیں جماعت کے اتحاد اورسلا

نظام میں جکڑنے کے ساتھ تھیں یا آگریزی فوج کو'

عراق و بغدا

ہارڈنگ نے عرا افسر ولارڈ ہارڈ؟ ہے زندہ فقل وحدتِ افکار سے ملت وحدت ہو فتا جس سے وہ الہام بھی الحاد (اقبال مرب کلم)

# مرزائيت اور عالم اسلام

اسلامی وحدت ختم نبوت ہی سے استوار ہوتی ہے

"جراکی فرجی جاعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہولیکن اپنی بناء نگ نبوت پررکھے اور برعم خود اپن الہامات پر اعتقاد ندر کھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھ۔ مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لیے خطرہ تصور کرے گا، اور بیاس لیے کہ اسلامی وحدت ختم نبوت بی سے استوار ہوتی ہے ۔۔۔۔۔ قادیانیت باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے مہلک ہے ۔۔۔۔ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے استے عناصر رکھتی ہیں۔ کویا بید تحریک بی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ " (اقبال: حرف اقبال می ۱۳۳،۱۳۲)

عراق و بغداد جب الكريزول في عراق پر بعند كرنا جابا اوراس غرض كے ليے لارؤ بارؤنگ في عراق كا دوره كيا تو مشهور قادياني اخبار الفعنل في لكما "فينيقا (اس نيك ول افسر ولارڈ بارؤنگ) كاعراق ميں جانا عمدہ نتائج پيدا كرے گا۔ ہم ان نتائج پرخوش ہيں ..... الا المراق المر

اغلام احمد قادیانی کی رائع صدی کی تعنیفی وعلمی زندگی پرنظر ورتقریری سرگرمیوں کا محور صرف یکی ملا ہے کہ انحوں نے واقع می دو اللہ محتاہ حیات و نزول میں '' کونٹا نہ تحقیق بنا کراپی موجود ہونے کے دعویٰ پر مبذول کر دی۔ مسلمانوں کو بندووں کے عقیدہ تناخ کی طرح ظلی و بروزی اور مجازی جدلیات اور سفسلوں کا ایک نہ ختم ہونے والا چکر۔ بیرمزا و دمرانام ہے اگر ان کی تقیفات سے ان کے متفاد دعویٰ اگل و مباحث نکال لیے جا کیں تو جو پچھ بچتا ہے وہ جہاد کی محت دلی وفاداری اور اخلاص کی دعوت ہے جبکہ ہندوستان انتظار کا مرکز بنا ہوا تھا اور عالم اسلام مغرب مادہ پرست انتظار کا مرکز بنا ہوا تھا اور عالم اسلام مغرب مادہ پرست لی بیٹ میں تھا محر ہمیں مرزا تا دیانی کی تصانیف اور 'دعلی آب دعوت کے مطابق کوئی بھی وقع اور کام کی بات نہیں لمتی، انتظار اور غیر ضروری خربی کشش میں انوں کو مزید بینی، انتظار اور غیر ضروری خربی کشش میں انوں کو مزید بینی، انتظار اور غیر ضروری خربی کشش میں کشار کی کشش کی۔

· IIP ·

کونکہ خدا ملک گیری اور جہان بانی ای کے سپرد کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری چاہتا ہے اور ای کو زینن پر حکر ان بناتا ہے جو اس کا اہل ہوتا ہے۔ پس ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش ہیں کو نکہ ہمارے خدا کی بات پوری ہوتی ہے اور ہمیں امید ہے کہ برلش حکومت کی توسیع کے ساتھ ہمارے لیے اشاعت اسلام کا میدان بھی وسیع ہوجائے گا اور غیر مسلم کومسلم بنانے کے ساتھ ہم مسلمان کو پھر مسلمان کریں ہے۔''

(الفعنل قادیان ج۲نبر۱۰ موردیداا فروری ۱۹۱۵ م ۳) پیراس واقع کے آٹھ سال بعد انگریزوں نے بغداد پر قبعنہ کرلیا اور مسلمانوں کو ککست ہوئی تو ''الفعنل'' نے لکھا:

"د حضرت میچ موجود فرماتے ہیں کہ میں مہدی معبود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ میری وہ تواریب کے مقابلہ میں ان علاء کی کچھ پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہی ان علاء کی کچھ پیش نہیں جاتی اب غور کرنے کا مقام ہے کہ پھر ہم احمد یوں کواس فتح سے کیوں خوثی نہ ہو۔ عراق، عرب ہو، یا شام ہم ہر جگہ اپنی توار کی چک و یکھنا چاہتے ہیں۔ " (افعنل قادیان ج ۲ نمبر ۳۲ دیمبر ۱۹۱۸ء م ۹) میں بات جسٹس مئیر نے بھی لکھی ہے کہ:

"جب بہلی جنگ عظیم میں ترکول کو فکست ہوگئ تھی بغداد پر انگریزول کا قبند ہو گیا تھا۔ تو تاہم بردن کا قبند ہو گیا تھا۔ تو قادیان میں اس فتح پر جشن منایا گیا۔ " ( تحقیقاتی رپورٹ من ۲۰۹،۲۰۸ مرجہ جسٹس منیر عی نے ککھی کہ: بدیات بھی جسٹس منیر عی نے ککھی کہ:

"بانی قادیانیت نے اسلامی ممالک کا اگریزی حکومت کے ساتھ تو بین آمیز مقابلہ وموازنہ کیا۔" (تحقیقاتی رپرٹ م ۲۰۸ مرتبہ جسٹس محرمنیر) فی عراق کے بعد بہلا مرزائی گورنر

سقوط بغداد میں مرزائیوں کے اس انگریز نوازی کا اتنا حصہ تھا کہ جب انگریزوں نے عراق فتح کیا تو مرزا بشیر الدین محمود احمد کے سالے میجر حبیب الله شاہ کو ابتداء مواق پر اپنا کورنرنا مزد کیا۔ میجر حبیب الله شاہ کہلی جنگ عظیم میں بحرتی ہوکر عراق میے سے اور وہاں فوج میں ڈاکٹر سے۔

مسئلہ فلسطین اور قیام اسرائیل سے لے کر اب تک اخبار الفعنل قادیان جلد ۹ نمبر ۲۹ رقطراز ہے: "اگریہودی اس لیے بیت المقدس کی تولیت کے متحق نہیں ہیں کہ وہ جناب سے

مجمی مستحق تولیت کے نزویک؟ اگر مسیح اور آنخضریہ

اور حصرت نبی کر

میں، کہ انھوں ۔

اگر محرین کا فیما که نعوذ بالله که آ درست ہے که بر تو ہم اعلان کر

وطن سے نکال کر مجھونکا جا رہا ہے سامراجیت کے سامراجیت کے

کہ بیہ وعدہ کی ا عدادت نے یہو حکومت رومیوں کو.....اب اگرا کیا مسلمانوں ۔ آزادی ندہب

حکومت مسلمانو (الگستان) کے وزیراعظم برطانہ لاکڈ جارج اس<sup>\*</sup>

فلسطِ م**خ**س قادیانی او اور حفرت نی کریم علی کی رسالت و نبوت کے منکر ہیں ..... اور عیسائی اس لیے غیر مستحق ہیں، کہ انھوں نے خاتم النہین کی رسالت کا انکار کر دیا تو یقینا یقینا غیر احمدی (مسلمان) ہمی مستحق تولیت نہیں۔ اگر کہا جائے کہ مرزا قادیانی کی نبوت ثابت نہیں تو سوال ہوگا، کن کے نزدیک ؟ اگر جواب یہ ہے کہ نہ ماننے والوں کے نزدیک تو اس طرح یہود کے نزدیک مستح اور آنحضرت کی اور مسحول کے نزدیک آنحضرت کی نبوت اور رسالت بھی ثابت نہیں اگر منکرین کا فیصلہ ایک نی کوغیر ظهرا تا ہے تو کروڑوں عیسائیوں اور یہودیوں کا اجماع ہے کہ نعوذ باللہ کہ آنحضرت منجانب اللہ، رسول نہ تھے۔ اس اگر غیر احمدی بھائیوں کا بہام کے دوست ہے کہ بیت المقدس کی تولیت کے ستحق تمام نبیوں کے مانے والے ہی ہو سکتے ہیں ورست ہے کہ بیت المقدس کی تولیت کے ستحق تمام نبیوں کا مومن اور کوئی نہیں۔''

صرف بہی نہیں بلکہ جب فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کو ان کے صدیوں پرانے وطن سے نکال کرعر بوں کے سینے میں مغربی سامراجیوں کے ہاتھوں اسرائیل کی شکل میں خنجر بعودکا جا رہا ہے تو قادیانی امت ایک بورے منصوبہ سے اس کام میں صیہونیت اور مغربی سامراجیت کے لیے فضا بنانے میں مصروف تھی، ایک قادیانی مبلغ لکھتا ہے:

(الفعنل قادیان نے ۵نبر ۷۵ص ۹، ۸کالم ۲۰۵ مورد ۱۹۱۵ مارچ ۱۹۱۸) فلسطین کے قیام میں مرزائیوں کی عملی کوششوں کے همن میں مولوی جلال الدین سٹس قادیانی اور خود مرزا بشیر الدین محمود کی سرگرمیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں غالبًا ۱۹۲۲ء نہان بانی ای کے سپرد کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری جا ہتا ہے مناتا ہے جو اس کی مخلوق کی بہتری جا ہتا ہے مناتا ہے جو اس کا الل ہوتا ہے۔ لیس ہم پھر کہتے ہیں کہ ہم خوش بات پوری ہوتی ہے اور ہمیں امید ہے کہ برائش حکومت کی توسیع منات اسلام کا میدان بھی وسیع ہوجائے گا اور غیر مسلم کومسلم بنانے ملمان کریں گے۔''

(الفنل قادیان ت ۲ نمبر۳۰ مورنداا فروری ۱۹۱۵ مس۳) کے آٹھ سال بعد آگریزوں نے بغداد پر قبعنہ کرلیا اور مسلمانوں کو

ر معما: وجود فرماتے ہیں کہ میں مہدی معبود ہوں اور گورنمنٹ برطانیہ مقابلہ میں ان علماء کی کچھے پیش نہیں جاتی۔ اب غور کرنے کا مقام فقے سے کیوں خوشی نہ ہو۔عراق،عرب ہو، یا شام ہم ہر جگہ اپنی ایں۔" (الفضل قادیان ۲۰ نمبر۴۷۔ دیمبر ۱۹۱۸ء م ۹)

ر نے بھی کئمی ہے کہ: عظیم میں ترکوں کو کلست ہو گئی تھی بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہو آخ پرجشن منایا گیا۔" (تحقیقاتی رپورٹ مل ۲۰۹،۲۰۸ مرتبہ جنٹس منیر) منیر بی نے لکھی کہ:

نے اسلامی ممالک کا اگریزی حکومت کے ساتھ تو بین آمیز ( تحقیقاتی ربورٹ ص ۲۰۸ مرتبہ جسٹس محدمنیر)

مرزائي كورنر

رزائیوں کے اس انگریز نوازی کا اتنا حصہ تھا کہ جب انگریزوں الدین محمود احمد کے سالے میجر حبیب الله شاہ کو ابتداء سحراق پر الله شاہ پہلی جنگ عظیم میں بحرتی ہو کرعراق کئے تھے اور وہاں

رائیل سے لے کراب تک ن جلد ۹ نمبر ۲۹ رقطراز ہے: لیے بیت المقدس کی تولیت کے ستی نہیں ہیں کہ وہ جناب سے فلسطين ميں يہودك

ر ماستوں نے الا

سفارتی مثن وہار

ما کستان عربوں کا

سر کرمیوں کے اڈ

بات نہیں تو کیا۔

میں سیجہ عیسا کی مط

بشي آف كنثر،

ان برزور دیا که

ہوئے دکانوں ا

یبود بول نے ق

معمولی رکاوٹ

اسرائيل ميں قا

ليے مختلف وقفو

کرنے، عالم ا کےخلاف کار

میں سر کرم عمل

میک و دوکسی

یس مولوی جلال الدین شمس مرزائی مبلغ کوشام بھیجا گیا۔ وہاں کے حریت پیندوں کو پتہ چلا تو قا تا نہ حملہ کیا۔ آخر تاج الدین الحن کی کابینہ نے شام بدر کر دیا۔ جلال الدین مش فلسطین چلا آیا اور ۱۹۳۱ء تک برطانوی انقلاب کی حفاظت فلسطین چلا آیا اور ۱۹۳۱ء تک برطانوی انقلاب کی حفاظت میں عالمی استعار کی خدمت بجا لاتا رہا۔ تاریخ احمدیت مؤلفہ دوست محمد شاہد قادیانی سے ثابت ہوتا ہے کہ ۱۹۱۷ء میں قیام فلسطین کے برطانوی منصوبے کے اعلان کے بعد مرزا بشیرالدین محمود نے ۱۹۲۳ء میں فلسطین میں قیام کیا اور فلسطین کو ایکٹنگ گورز سرکلیٹن سے ساز باز کر کے ایک لائح عمل مرتب کیا اور جلال الدین شمس قادیانی کو دمشق میں یہودی مفادات کا محران مقرر کیا گیا۔

(اہنامہ الحق اکوزہ خلک ج انبرام ۱۲۰ ۲۵ الحص نوبر دیمبر ۱۹۷۳ء از تاریخ احمدیت مؤلفہ دوست محر شاہر)

اہنامہ الحق اکوزہ خلک ج انبرام ۱۲۰ ۲۵ الحص نوبر دیمبر ۱۹۷۳ء اللہ دی جالند ہوگا کی رہیں۔ اللہ دی جالند ہوگائی جو ہدری محمد شریف، نور احمد، منیر، رشید احمد چنتائی جیسے معروف قادیانی تبلیغ کے نام پر عربوں کو محکوم بنانے کی غدموم سازشیں کرتے رہے۔ ۱۳۳۰ء میں مرزامحمود خلیفہ قادیان نے استعاری صیبونی مقاصد کی تحمیل کے لیے تحریک جدید کے نام سے ایک تحریک کی بنیاد رکھی اور جماعت سے سیای مقاصد کی تحمیل کے لیے تحریک کے لیے بدی رقم کا مطالبہ کیا۔
رکھی اور جماعت سے سیای مقاصد کے لیے اس تحریک کے لیے بدی رقم کا مطالبہ کیا۔
(ابنامہ الحق آکوزہ خلک اینا تاریخ احمدیت میں ۱۹)

پیرون مند قادیانی جماعتوں میں سب سے زیادہ حصد فلسطین کی جماعت نے لیا اور تاریخ احمدیت کے مطابق فلسطین کی جماعت جید اور مدرسہ احمدیہ کبابیر نے قربانی اور اخلاص کا نمونہ پیش کیا، اور مرزامحود نے اس کی تعریف کی۔ (اینا میں ۴۰) بالآخر جب برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بالفور کے ۱۹۲۷ء کے اعلان کے مطابق ۱۹۲۸ء میں بوئی ہوشیاری سے اسرائیل کا قیام عمل میں آیا۔ تو چن چن کرفلسطین کے اصل باشندوں کو نکال دیا گیا۔ مگر یہ سعادت صرف قادیا نبول کو فعیب ہوئی کہ وہ بلا خوف وجعبک وہاں رہے اور ان سے کوئی تعرض نہ کیا گیا۔ خودمرز ابشر الدین محمود نہایت فخرید انداز میں اس کا اعتراف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عربی ممالک میں بے شک ہمیں اس شم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی ان (یور پی اور افریقی) ممالک میں حاصل ہے لیکن پھر بھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہوگئی ہے اور وہ یہ کہ فلسطین کے عین مرکز میں اگر مسلمان رہے ہیں تو وہ صرف احمدی ہیں۔" (افعنل ج ۲۸/۳ نمبر ۲۰۱۹ ص ۵۔۳۳ اگست ۱۹۵۰ء) مرزامحود کی جماعت کواس طرح کی ایمیت کیوں نہ متی - جبکہ مرزامحمود طلیفہ دوم نے فلسطین میں یہودی ریاست اسرائیل کے قیام واستحکام میں صیبونیوں سے بھر پورتعاون کیا۔'' (ماہنامہ الحق ج فن انومبر دہمر ۱۹۷۳ء بحالہ تاریخ احریت از دوست محمد شاہد قادیانی)

اور جب عربوں کے قلب کا بیہ رستا ہوا ناسور اسرائیل قائم ہوا۔ تمام مسلمان ریاستوں نے اس وقت سے اب تک اس کا مقاطعہ کیا۔ پاکستان کا کوئی سفارتی یا غیر سفارتی مشن وہاں نہیں۔ اس لیے کہ اسرائیل کا وجود بھی پاکستان کے نزدیک غلا ہے پاکستان عربوں کا بڑا جمایتی ہے۔ مونٹ اکریل کبابیر وغیرہ میں ان کے استعاری اور جاشوی سرگرمیوں کے اور جانوی سرگرمیوں کے اور جرت کی سات نہیں تو کیا ہے۔ کافی عرصہ تک جس اسرائیل میں کوئی عیسائی مشن قائم نہ ہوسکا اور بعد میں چھے عیسائی مشن قائم نہ ہوئیں۔ اسرائیل میں کوئی عیسائی مشنوں نے آ رج میں بھی ہوئیں۔ اسرائیل کے سب سے بڑی ربی شلوگورین نے آ رج بھی آ نے کشریری، ڈاکٹرریزے اور کارڈینل پاوری بی نان سے خصوصی طاقات کر کے بیٹ آ نے کشرور یا کہ اسرائیل میں عیسائی مشنریوں پر پابندی عائد کریں۔

(باہنامہ الحق اکورہ فنگ ج 9 ش من ٢٦ بحوالہ بارنگ نیوز کرائی ٢٦ متبر ١٩٥٣ء)
عیسائی مشول کے خلاف اسرائیل میں منظم تحریک چلی۔ عیسائی مراکز پر جیلے
ہوئے دکانوں اور بائیل کے شخوں کا جلانا معمول بن گیا۔ مگر ١٩٢٨ء سے لے کر اب تک
یہود یوں نے قادیا نیوں کے خلاف کوئی آ واز نہ اٹھائی۔ نہ ان کے لٹریچ کو روکا۔ نہ کوئی
معمولی رکاوٹ ڈالی جو اس کا واضح جوت ہے کہ وہ مرزائیوں کو اپنے مفادات کی خاطر تحفظ

اسلام کی تبلیغ ..... کے نام پر مسلمانوں اور پاکستان کے سب سے بڑے وشمن اسرائیل میں قادیانیوں کا مشن ایک لمحد فکریہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اس لحد فکریہ کا عربوں کے لیے مختلف وقفوں سے بے چینی اور اضطراب اور پاکستان سے سوءظن کا باعث بن جانا کوئی تجب کی بات نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مشن عرب ریاستوں کی جاسوی، فوجی راز معلوم کرنے، عالم اسلام کے معاشی اخلاقی حالات اور دینی جذبات معلوم کرنے عرب گور ملوں کے خلاف کاروائیاں کرنے اور عالمی استعار اور یہودی استحصال کے لیے راہیں تلاش کرنے میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔

امرائیکی مشن تیام اسرائیل سے لے کر اب تک مسر ظفر اللہ خان کی اس سلسلہ میں تک ودو کسی سے خفی نہیں۔لیکن جب آپ وزیر خارجہ تھے۔تو کسی نے ربوہ کے ماتحت اس

سُ مرزائی مبلغ کوشام بھیجا گیا۔ وہاں کے حریت پندوں کو پہنہ چلا الدین سمس مرزائی مبلغ کوشام بھیجا گیا۔ وہاں کے حریت پندوں کو پہنہ چلا تاج الدین الحسن کی کابینہ نے شام بدر کر دیا۔ جلال الدین سمس تادیائی مشن قائم کیا اور ۱۹۳۱ء تک برطانوی منصوبے کے اعلان کے بعد مرزا ویک قیام کیا اور فلسطین کے ایکٹنگ گورز سرکلیٹن سے ویک فلسطین شن قیام کیا اور فلسطین کے ایکٹنگ گورز سرکلیٹن سے میں مرتب کیا اور جلال الدین مشس قادیانی کو دمشق میں میہودی کیا۔

یہ فہرام ۲۵،۲۳ فی نوبر دبر ۱۹۷۳ از تاریخ احریت مؤلفہ دوست محد شاہر)
فی سرگرمیال فلسطین میں پھلتی پھولتی رہیں۔ اللہ دن جالندھری، محمد
نور احمد، منیر، رشید احمد چغائی جیسے معروف قادیانی تبلیغ کے نام پر
موم سازشیں کرتے رہے۔ ۱۳۳۰ء میں مرزامحمود خلیفہ قادیان نے
معدی جمیل کے لیے تحریک جدید کے نام سے ایک تحریک کی بنیاد

(ماہنامہ الحق اکورہ فنگ الینا تاریخ احمیت م 19)
فی جاعتوں میں سب سے زیادہ حصہ فلسطین کی جماعت نے لیا
ابق فلسطین کی جماعت جیفہ اور مدرسہ احمدید کہا پیر نے قربانی
اور مرزا محمود نے اس کی تعریف کی۔ (اینا م ۴۰) بالآ فر جب
فور کے ۱۹۴۷ء کے اعلان کے مطابق ۱۹۴۸ء میں بودی ہوشیاری
آیا۔ تو چن چن کر فلسطین کے اصل باشندوں کو نکال دیا گیا۔ محمر
کونعیب ہوئی کہ وہ بلا خوف وجھجک وہاں رہے اور ان سے کوئی

ل بے شک ہمیں اس متم کی اہمیت حاصل نہیں جیسی ان (یور پی ل بے لیکن چربھی ایک طرح کی اہمیت ہمیں حاصل ہو گئی ہے رکز میں اگر مسلمان رہے ہیں تو وہ صرف احمدی ہیں۔'' (انفضل ج ۱۳۸۸ نبر ۲۰۱۱م ۵-۳۰ اگست ۱۹۵۰ء)

برالدین محود نهایت فخریداندازیس اس کا اعتراف کرتے ہوئے

اسرائیلی مشن کے بارہ میں سوال کیا تو آپ نے روایق عیاری سے کام لے کر کہا کہ حکومت پاکستان کوتو اس کاعلم نہیں۔

الامال ازحرف ببلودارتو

کین جب پچھلے دنوں اخبارات میں اسرائیل کے قادیانی مشن کا چرچا ہوا۔ تو برئی ہوشیاری سے کہا گیا کہ ایسے مشن میں گرقادیان بھارت کے ماتحت ہیں۔ یہ ایک ایسا جھوٹ تھا کہ خودر بوہ کی تحریک جدید کے سالانہ بجٹ ۲۷۔۱۹۲۲ء سے اس کی قلعی کھل جاتی ہے۔ اس بجٹ کے صغبہ کا پر مشہائے ہیرون کے شمن میں اسرائیل میں واقع حیفا کے قادیانی مشن کی تفصیل دی گئی۔ (جس کی فوٹو شیٹ کائی نسلک ہے۔)

_	سن کی تنظیل دی تئ- (بس کی فوتو سنیٹ کائی منسلک ہے۔)									
1				ائے برون	أدخرة	لنصيل				
		Sediro L				(M)				
Į		ر ۾ دونه								
ı		اما				ىر خرى				
	ب <i>رت</i> ۱۴-۱۴	بين دوروو	70.TA	ام لمت	شار	بېرى ۱۷۰۰۷۵		امل وحواد عله ربح	نام بدات	شد
	ic.	jes.		يمنيه فرط-يدع	,	947	147	944	مرکزی مبلنیم	,
1	44.0	64		و مام ومعداکد تار	•					۲
	1	1 • • •	P. P 1	زکان مهدفت	4	947	140	944	אַליני אַ	
	100	1704		ظرائ	۵					
Ì	49.0	***		متنزق	•				j	ı
					֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֓֡֓֓֓֓֡֓֓֡֓֡		ب <u>ئ</u> ۱۳۰۹۰	ال مزد مدسمة	تئام دات	ثلد
	50.	P. F	44.	ميزان آھ		٠	٠,٠		מים ענא	-
			-			4.	4.		شليني فالمردعيون	"
	i					•	4		ه دورے دموظري معان ذال كا	۲
	l					4.	•		کونے مکان فرنچر کونے مکان فرنچر	"
	·					٠.	•	(raa	الله بال ليماني:	
ļ						1.0	10	'	سنينزى	١
			-11	•		<b>-</b> -	••		داک تارونمگیزین م	^
	ŀ	Г	بامر			•	•		کتب اخبارات مدر	1
		1		کم خو					مشنرق المامات بعد بنا	1:
		_ [ "		1		L		l	<u> </u>	Ľ
	- 400					1,000	1:00	+	-	,
	·				10.00	6.4.	4	-		
	l					1		+	<del></del>	
	<u> </u>				_			-	<u> </u>	

(احرب ترک مدید کے سالانہ بجت 67-1966ء کے مغد 25 کا کس)

ہیں۔ بیاقا ۸۷شائع کا کے پوتے

جاری ایک جارے مشن مختف مما ا

کی ہیں۔ اسرائیل پیر ان کے حوال

ایک سکول سچه عرصه معززین مج

ممبراوراس ہوا، جس! مہمانوں ۔

سے مندرہ صاحب ر

مشنری کو: قائدہ اٹھا

# اسرائيلمشن

ہم یہاں اسرائیل میں قادیانی مشن کا ایک اور شوت مع اصل عبارت پیش کرتے بیں۔ یہ اقتباس قادیانیوں بی کی شائع کردہ کتاب "اور فارن مشن" مؤلفہ مبارک احمص ٨٤ شالع كرده احديد فارن مشن ربوه سے ليا كيا ہے، مؤلف كتاب مرزا غلام احمد قادياني کے پوتے ہیں۔

احمديدمثن اسرائيل مي حفيد (ماؤنث كرال) كے مقام ير واقع ہے اور وہال ماری ایک مجد، ایک مثن باؤس، ایک لابرری، ایک بک در اور ایک سکول موجود ہے۔ ہارے مٹن کی طرف ہے "البشریٰ" کے نام سے ایک ماہنام عربی رسالہ جاری ہے جوتس مخلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کی بہت ی تحریب اس مثن نے عربی میں ترجمہ کی ہیں۔فلسطین کے تعتبیم ہونے سے بیمٹن کافی متاثر ہوا۔ چند مسلمان جو اس وقت اسرائیل میں موجود ہیں۔ ہارامشن ان کی ہرمکن خدمت کررہا ہے اورمشن کی موجود کی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔ پچے عرصة بل مارے مشنری کے لوگ جفہ کے میتر سے ملے اور ان سے گفت وشنید کی، میر نے وعدہ کیا کہ احمدید جماعت کے لیے کبابیر میں دید کے قریب وہ ایک سکول بنانے کی اجازت وے دیں مے۔ بیعلاقہ ماری جماعت کا مرکز اور گڑھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد میئر صاحب ہاری مشنری و کیفنے کے لیے تشریف لائے۔ دیفہ کے جار معززین بھی ان کے ہمراہ تھے۔ان کا پرُ وقار استقبال کیا گیا۔جس میں جماعت کے سرکردہ ممبراور اسکول کے طالب علم بھی موجود تھے۔ ان کی آ مدے اعزاز میں ایک جلس بھی منعقد ہوا، جس میں انھیں سامنامہ پیش کیا گیا۔ واپسی سے پہلے میئر صاحب نے اپن تاثرات مہانوں کے رجٹر میں بھی تحریر کیے۔ ہاری جاعت کے مؤثر ہونے کا جوت ایک جھوٹے سے مندرجہ زیل واقعہ سے ہوسکتا ہے۔ 1961ء میں جب جارے مبلغ چوہدری محمد شریف صاحب ربوہ پاکتان والی تشریف لا رہے تھے۔ اس وقت اسرائیل کے صدر نے ماری مشزی کو پیغام بیجا کہ چوہدری صاحب روائی سے پہلے صدر صاحب سے ملیں۔موقع سے فائدہ اٹھا کر چوہدری صاحب نے ایک قرآن علیم کا ننج جو جرمن زبان میں تھا صدرمحرم کو

نے روایق عیاری سے کام لے کر کھا کہ حکومت

س اسرائیل کے قادیانی مشن کا جرح ہوا۔ تو قادیان بھارت کے ماتحت ہیں۔ بیا کی ایسا نہ بجٹ ۲۷۔۱۹۲۲ء سے اس کی قلعی کھل جاتی ن کے همن میں اسرائیل میں واقع حیفا کے

	(-4	ناب ــ 	بث کام مس
			ائے برون
	ن الماري المارية المارية		
بر بر	¥ ¥	مل ورو د ۱۲۰۷	نام لات
tha file	tha than fare	<b>F</b> .F	چنیه قرک پدخ د مام دصرکد زگزا حید فنڈ طفراز مشترق
<b>F,</b> F · ·	rte	r.r.	نيزان آھ

	خلام
4.6.	ا کد ا
100	نره .
<u>_</u>	ناص

6-1966ء کے مغیر 25 کا نکس)

Pakistan, the nary) should Choudhry sent a copy e president, t transpired

IISSIONS) ık Ahmad)

ınd a brief

یبودا سے ۲۸ سال قبل رکھتی ہے کہ گویا میں تو یہ ایک نظ کے دائرہ سے اشتراک اور تما

ہے۔
کی ضرورت نج استعار بھی مغر دونوں کے مقا اسرائیل کے اسرائیل اپنا سے ڈیوڈ بن کوریا واضح فبوت ۔ داضح فبوت ۔ پیش کیا، جس کو خلوص ول سے قبول کیا گیا، چوہدری صاحب کا صدرصاحب سے انٹرویواسرائیل کے ریڈیو پرنشر کیا گیا اور ان کی ملاقات کو اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع کیا گیا۔

This substrac has been taken from page 79 of the fourth revised edition of the book styled as "OUR FOREIGN MISSION" written by Mirza Mubarak Ahmad son of Late Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad and Grandson of Mirza Ghulam Ahmad which published in 1965 by Ahmadiyya Muslim foreign Missions Rabwah. West Pakistan, and printed at Nusrat Art Press, Rabwah.

#### Israel Mission

The Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal. We have a mosque there a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled Al-Bushra which is sent out to thirty defferent countries accessible throught the medium of Arabic. Many works of the Promised Massih have been translated into Arabic through this mission.

In many waya this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a grest deal of strength from the presence of our mission which never misses a chapce of being of service to there. Some time a go our missionary bad an discussion on many points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have a strong and well established Ahmadiyya community of palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notable from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before his return he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident. Which would give readers some idea of the position our mission in Israel occepies, is that in 1956 when our missionary Choudhry Muhammad Sharif,

221

returned to the Headquarters of the movement in Pakistan, the president of Israel sent word that he (our missionary) should she im befor embarking on the journey back: Choudhry Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the Geman translation of the Holy Quran to the president, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press and a brief account was also broadcast on the radio.

(OUR FOREIGN MISSIONS) (By Mirza Mubarak Ahmad)

یہود یوں اور قادیانیوں کی نظریاتی مماثلت اور اشتراک کا تجزید کرتے ہوئے آج
سے ۲۸ سال قبل علامہ اقبال نے کہا تھا کہ مرزائیت آپ اندر یہودیت کے استے عناصر
محتی ہے کہ گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ (حرف اقبال ۱۲۳۰) مگر ۱۹۳۷ء
میں تو یہ ایک نظری بحث تھی۔ جس پر رائے زنی کی مخبائش ہوسکتی تھی۔ لیکن بعد میں علم ونظر
کے وائرہ سے لے کرسعی وعمل کے میدان میں دونوں یعنی قادیا نیت اور صیہونیت کا باہی
اشتراک اور تماثل ایک بدیمی حقیقت کی شکل میں سامنے آیا۔

مرزائیت اور یہودیت کاباحمی اشتراک

یہ باہمی ربط و تعلق کن مشتر کہ مقاصد پر بنی ہے۔ اس کے لیے ہمیں زیادہ غور و فکر
کی ضرورت نہیں۔ اگریزی سامراج کی اسلام دشمنی کسی سے دھی چھپی نہیں اور صیبونی
استعار بھی مغرب کا آلہ کار بن کر مسلمان بالخصوص عربوں کے لیے ایک چینی بنا ہوا ہے۔
دونوں کے مقاصد اور وفاداریاں اسلام سے عداوت پاکستان دشمنی کا منطق نتیجہ قادیا نیوں اور
اسرائیل کے باہمی گہرے دوستانہ تعلقات کی شکل میں برآ مد ہوا عالم عرب کے بعد اگر
اسرائیل اپنا سب سے بڑا دشمن کی طلک کو بہمتا تھا تو وہ پاکستان بی تھا۔ اسرائیل کے بانی
دیوڈبن گوریان نے اگست ۱۹۲۷ء میں سرارابوں بو نیورش پیرس میں جو تقریر کی وہ اس کا
وضح شوت ہے بن گوریان نے کہا:

" پاکستان دراصل ہمارا آئیڈیالوجیکل چینی ہے۔ بین الاقوامی، صیبونی تحریک کو کسی طرح پاکستان کے بارے میں غلط بھی کا شکار نہیں رہنا چاہیے اور نہ ہی پاکستان کے خطرہ سے غفلت کرنی چاہیے۔"

(آ مے چل کر پاکتان اور عربوں کے باہمی رشتوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا) کہ:

ا، چوہدی صاحب کا صدرصاحب سے انٹرویو اسرائل اخبارات میں جل سرخیوں سے شائع کیا گیا۔

This substrac has been to fourth revised edition of the book of MISSION" written by Mirza Mu Mirza Bashiruddin Mahmood Ahm Ghulam Ahmad which publishe Muslim foreign Missions Rabwah. at Nusrat Art Press, Rabwah.

#### Israel Mis

The Ahmadiyya Mission in at Mount Karmal. We have a mosq library, a book depot, and a school a monthly, entitled Al-Bushra we defferent countries accessible through works of the Promised Mass Arabic through this mission.

In many waya this Ahm deeply affected by the Partition of palestine. The small number of M grest deal of strength from the property of the pro

Another small incident, some idea of the position our mis in 1956 when our missionary C

ITT ITT

روپيه پاِ

نہیں تو

کیا۔ کی

اسرائنل

Be

جارحان

بودا کر

الخياتمنه

كارروا

کےالے

ני, ני

ميرع

درحقية

سازش

واقعار

تقاويا

ان و

"البذا بمیں پاکستان کے خلاف جلد از جلد قدم اٹھانا چاہے۔ پاکستان کا فکری سرمایہ اور جنگی قوت ہمارے لیے آ کے چل کر سخت مصیبت کا باعث بن سکتا ہے لبذا ہندوستان سے گہری دوسی ضروری ہے، بلکہ ہمیں اس تاریخی عناد ونفرت سے فائدہ اٹھانا چاہیے جو ہندوستان، پاکستان کے خلاف رکھتا ہے۔ یہ تاریخی عناد ہمارا سرمایہ ہے۔ ہمیں پوری قوت سے بین الاقوامی دائروں کے فرریعے سے اور بردی طاقتوں میں اپنے نفوذ سے کام نہایت دازداری کی مدرکرنی اور پاکستان پر مجرپورضرب لگانے کا انتظام کرنا چاہے یہ کام نہایت رازداری کے ساتھ اور خفیہ منصوبوں کے تحت انجام دینا چاہیے۔"

(بروظم پوسٹ ۱۹ اگست ۱۹۲۵ء از روز نامدنوائے وقت لاہور من امور ند ۲۲ می ۱۹۷۲ء و مرس ۱۹۷۱ء) بن گوریان نے پاکستان کے جس فکری سرمایہ اور جنگی قوست کا ذکر کیا ہے وہ کون ک

چیز ہے اس کا جواب ہمیں مشہور بہودی نوبی ماہر پروفیسر ہرٹر سے ال جاتا ہے وہ کہتے ہیں:

" پاکستانی فوج اپنے رسول محمد رسول اللہ علیہ سے غیر معمولی عشق رکھتی ہے بھی وہ بنیاد ہے جس نے پاکستان اور عربوں کے باہمی رشتے متحکم کررکھے ہیں۔ بیصورت حال عالمی بیودیت کے لیے شدید خطرہ رکھتی ہے اور اسرائیل کی توسیع میں حاکل ہورہی ہے البغا بہود ایول کو چاہیے کہ وہ ہرمکن طریقے سے پاکستانیوں کے اندر سے حب رسول علیہ کا خاتمہ کریں۔ " چاہیے کہ وہ ہرمکن طریقے سے پاکستانیوں کے اندر سے حب رسول علیہ کا خاتمہ کریں۔ " (نوائے وقت می ۲۱۸ می ۱۹۷۲ء نیز جرائز برطانیہ میں میہونی تھیوں کا آر کن جوئی کرائی ۱۹ اگرت ۱۹۷۵ء)

بن گوریان کے بیان کے پس منظر میں یہ بات تعجب خیز ہو جاتی ہے کہ پاکستان کے اس شدت سے نفرت کرنے والے اسرائیل نے اسی جماعت کو سینے سے کیول لگائے رکھا جن کا ہیڈکوارٹر یعنی پاکستان ہی ان کے لیے نظریاتی چیلتے ہے۔ ظاہر ہے پاکستانی فوج کے فکری اساس رسول عربی منظلے سے غیر معمولی عشق اور جنگی قوت کا راز جذبہ جہاد، ختم کرنے کے لیے جو جماعت نظریہ انکار ختم نبوت اور ممانعت جہاد کی علمبردار بن کر انٹی تھی وہی پورے عالم اسلام اور پاکستان میں ان کی منظور نظر بن سکتی تھی۔ واضح رہے کہ بہت جلد جب سامراجی طاقتوں اور صیبونیوں کو مشرتی پاکستان کی شکل میں اپنے جذبات مناد نکالنے کا موقعہ ہاتھ آیا تو اسرائیلی وزیر خارجہ ابا ایبان نے نہ صرف اس تحریک علیم گی کو سرانا بلکہ بروقت ضروری ہتھیار بھی فراہم کرنے کی پیش ش کی۔''

ر ماہنامہ الحق اکوڑہ خلک ج اس ۹ میں ۸ بحوالہ ماہنامہ فلسطین بیروت جنوری ۱۹۷۲ء) اس تاثر کو موجودہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے اس بیان سے اور زیادہ تقویت ملتی ہے جس میں انھوں نے انکشاف کیا کہ پاکستان کے عام انتخابات ۲۰ء میں اسرائیلی روپید پاکستان آیا اور استخابی مہم میں اس کا استعال ہوا۔ آخر وہ روپید مرزائیوں کے ذریعے
ہنیں تو کس ذریعے سے آیا اور پاکستان کے وجود کے خلاف ''حل ابیب'' میں تیار کی گئ
سازش جس کا انکشاف بھٹو صاحب نے ''الا ہرام'' مصر کے ایڈیٹر حسنین ہیکل کو انٹرویو دیتے
کیا۔ کیسے پروان چڑھی جب کہ پاکستان کے اسرائیل کے ساتھ سواسے قادیانی مشوں کے
اورکوئی رابطہ نہیں تھا۔

اگر قادیانی جماعت بین الاقوای صیبونیت کی آلدکار نه ہوتی اور عالم اسلام اور پاکستان کے خلاف اس کا کردار نہایت گھناؤنا نہ ہوتا تو بھی بھی اسرائیل کے دروازے ان پرنہ کھل سکتے۔ قادیانی اس بارہ بیل ہزار مرتبہ بلغ و دعوت اسلام کے پردہ میں بناہ لینا چاہیں مگر بیسوال اپنی جگہ قائم رہے گا کہ اسرائیل میں کیا بیا بین بنا اور تمام عصبتوں کے تحت جنموں نے صیبونیت کی خاطر اپنے بلاد اور اوطان کو خیر باد کہا اور تمام عصبتوں کے تحت اسرائیل میں اکتاب ہوئی جا رہی ہے جو پہلے اسرائیل میں اکتاب ہوئی ہوئے یا ان بیچ کھیے مسلمان عربوں پرمشن تبلیغ کی جا رہی ہے جو پہلے اسرائیل میں اکتاب حلقہ بگوش ہیں اور صیبویت کے مظالم سہد رہے ہیں۔

اسرائیل نے ۱۹۲۵ء اور پھر ۲۵ میں عربوں پر مغربی حلیفوں کی مدو سے بھر پور جارحانہ حملہ کیا جنگ چیئری تو قادیا نیوں کو اسرائیل سے باہمی روابط و تعلقات کے تقاضے پورا کرنے اور حق دوئی ادا کرنے کا موقعہ ملا اور دونوں نے عالم اسلام کے خلاف بی بھر کر اپنی تمنا کیں تکالیں۔ قادیا نیوں کی وساطت سے عرب کوریلا اور چھاپہ مار تظیموں کے خلاف کارروائیاں کی جاتی رہیں۔ ان تظیموں میں مسلمان ہونے کے پردہ میں قادیا نی اثر ورسوٹ حاصل کر کے واقعی طور پر سبوتا ٹر کرتے رہے اور حالیہ عرب اسرائیل جنگوں میں وہ یہود یوں کے ایسے دفادار بنے جیسے کہ برطانوی دور میں انگریز کے، اور بیاس لیے بھی کہ عربوں کی زیردست تباہی کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کا وہ خود ساختہ الہام بھی پورا ہوا جس میں عربوں کی تباہی کے بعد سلسلہ احمد بیری ترقی وعروج کی خبر ان الفاظ میں دی گئی جو در صافتہ الہام نہیں بلکہ الہام کے پردہ میں اپنے جیٹے کو آئندہ اسلام اور عرب دشمن سازشوں کی راہ دکھائی می تھی۔

''خدانے مجھے خبر دی ہے ۔۔۔۔۔ کہ ایک عالمگیری تبائی آئے گی اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب (لیعن ان کے تخاطب پیر سراج الحق قادیانی) اس وقت میرالڑکا موجود ہوگا خدانے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں

، جلد از جلد قدم الخمانا چاہید۔ پاکستان کا فکری اللہ کر سخت مصیبت کا باعث بن سکتا ہے البذا اللہ میں اس تاریخی عناد و نفرت سے فائدہ الخمانا کھتا ہے۔ ہمیں اکتفا ہے۔ ہمیں ریعے سے اور بردی طاقتوں میں اپنے نفوذ سے ن پر بجر پورضرب لگانے کا انتظام کرنا چاہیے یہ ول کے تحت انجام وینا عاہدے۔''

دوت لا بورس امورخه ۲۲ منی ۱۹۷۱ و ۳ د مبر ۱۹۷۳ و ای وقت کا ذکر کیا ہے وہ کون سی ماہر پر وفیس کا ذکر کیا ہے وہ کون سی ماہر پر وفیس برٹر سے ل جاتا ہے وہ کہتے ہیں:
مول اللہ علی ہے غیر معمولی عشق رکھتی ہے بہی میں دشتے مشخکم کر رکھے ہیں۔ بیصورت حال عالمی کی وسیع میں حائل ہو رہی ہے لہذا یہودیوں کو اندر سے حب رسول حالت کا خاتمہ کریں۔'' میں میں ہونی تھیوں کا آرکن جوئش کرائش ۱۹ اگست ۱۹۲۷م) میں میں ہونی تھیوں کا آرکن جوئش کرائش ۱۹ اگست ۱۹۲۷م) اگر میں یہ بات تجب خیز ہو جاتی ہے کہ پاکستان ایک جماعت کو سینے سے کیوں لگائے

کے کیے نظریاتی چینے ہے۔ فاہر ہے پاکستانی فوج معمولی عشق اور جنگی قوت کا راز جذبہ جہاد، ختم نبوت اور ممانعت جہاد کی علمبردار بن کر اٹھی تھی کی منظور نظر بن سکتی تھی۔ واضح رہے کہ بہت جلد پاکستان کی شکل میں اپنے جذبات عناد لکا لئے کا کن نے نہ صرف اس تحریک علیحدگی کو سراہا بلکہ کی شکی کی۔''

ش م م م محوالہ ماہنامہ فلسطین بیروت جنوری ۱۹۷۲ء) فقار علی بھٹو کے اس بیان سے اور زیادہ تقویت یہ پاکستان کے عام امتخابات ۵ کے بیس اسرائیلی جب انگریزی فو میں آ گیا اور ع ہو گئے تو گورنمنہ مماگ کر قادیال

بيه و رياست ميس م كوعر بول مير

مرزائیوں کی کی ٹیم کا دکن فمل کرنے ی

پہلے مر*ل* طو جمعیۃ الاق

عوام'' سے دو احمدی م لیے دربار

اميراما

ے جگا کی اطا مے۔ تم اس موجود کو پہچان لینا۔''
علامہ اقبال نے ایسے بی الہامات کے بارے مین کہا تھا ۔'
ککوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارتگرِ اقوام ہے وہ صورت چنگیز

خلافت عثمانيد اور تركی (قادياني جاعت كا الدريس بخدمت الدورد ميكليكن الفنينث كورز پنجاب اخبار الفعنل ۲۲ ديمبر ۱۹۰۹ء ج كنمبر ۴۸)

''نہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ندہ ہا ہمارا ترکوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے فہبی نقطہ خیال کے اس امر کے پابند ہیں کہ اس مخص کو اپنا پیشوا سمجھیں جو مسل موجود کا جانشین ہو اور دنیاوی کی ظ سے اس کو اپنا بادشاہ اور سلطان یقین کریں، جس کی حکومت کے بینچ ہم رہتے ہیں ہیں ہمارے ظیفہ حضرت مسلح موجود (مرزا قادیانی) کے خلیفہ ثانی ہیں اور ہمارے بادشاہ حضور سلطان ملک معظم ہیں۔سلطان ٹرکی ہرگر خلیفعہ اسلمین نہیں۔''

(میغدامورعامد قادیان کا اعلان مندرجداخبار الفعنل قادیان ج کنبر ۱۲۱، ۱۲ جنوری ۱۹۲۰م)

د اخبار لیڈر اللہ آباد مجریہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۰ء میں ظافت کانٹرنس کا ایڈرس۔
کفرمت جناب وائسرائے شائع کیا گیا۔ فہرست دستخط کندگان میں مولوی شاء اللہ امرتسری
کے نام سے پہلے کی شخص مجمع علی قادیانی کا نام ورج ہے۔ مجمع علی کے نام کے ساتھ قادیانی کا
لفظ محض اس لیے لگایا گیا کہ لوگوں کو دھوکا دیا جائے ورنہ قادیان سے تعلق رکھنے والا احمدی
نہیں ہے جو سلطان ٹرکی کو خلیفتہ اسلمین شلیم کرتا ہو۔ معلوم ہوتا ہے یہ مولوی صاحب
لاہوری سرگروہ کے غیر مبائع بیں لیکن وہ لفظ قادیان کے ساتھ لکھنے کے ہرگز مستحق نہیں۔ نہ
اس لیے کہ وہ قادیان کے باشندے بیں اور نہ اس لیے کہ مرکز قادیان سے تعلق رکھنے
والے کی احمدی کا یہ عقیدہ نہیں کہ سلطان ٹرکی خلیفتہ المسلمین ہے۔''

خلافت عثانیہ کو کلڑے کلڑے کرنے اور عربوں کو ترکوں سے لڑانے میں قادیانی انگریز کے شانہ بشانہ شریک رہے اس کا ایک اندازہ اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے جو دمشق کے ایک مطبوعہ رسالہ القادیاجیۃ میں مرزائیوں کے سیاسی خط و خال اور استعاری فرائض و مناصب کی نشاندہی کے بعد لکھا گیا ہے کہ پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں نے مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی کے سالے ولی اللہ زین العابدین کوسلطنت عثانیہ بھیجا وہاں یا نچویں ڈویژن کے کمانڈر جمال پاشا کی معرفت ہے 191ء میں قدس یوندوسٹی میں وینیات کا کیکچرر ہوگیا لیکن

110

جب انگریزی فوجیس دمشق میں واغل ہو گئیں تو وئی اللہ نے اپنا لبادہ اُتارا اور انگریزی لفکر میں آ گیا اور حربوں کو ترکوں سے لڑانے کو مہم کا انچاری رہا عراقی اس سے واقف ہو گئے تو گئے رہنے پر زور دیا لیکن عراقی حکومت نہ مانی تو ہماگ کر قادیان آ گیا اور ناظر امور عامہ بنا دیا گیا۔ (جمی امرائیل می 27 بحالہ القادیا ہے می می گئی کر قادیان آ گیا اور ناظر امور عامہ بنا دیا گیا۔ (جمی امرائیل می 27 بحالہ القادیا ہے تھی مسلمان عرب یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد رسالہ القادیا ہے تہ لکھا ہے کہ کسی بھی مسلمان عرب ریاست میں مرزائیوں کے لیے کوئی جگہ نہیں بلکہ ان کے ایسے کا رناموں کی بدولت پاکستان کوعربوں میں بدف بنایا جاتا ہے۔ ستوط خلافت عثانیہ کے بعد مصطفے کمال کے دور میں بھی مرزائیوں کی سازشیں جاری رہیں اور یہ روایت عام ہے کہ ترکی میں دو قادیائی مصطفے صغیر کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ قادیائی تھا اور مصطفے کمال کو گئیم کا رکن بن کر گئے مصطفے صغیر کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ قادیائی تھا اور مصطفے کمال کو گئی کی ساز کیا۔ کی طبعہ کا رکن بن کر گئے مصطفے صغیر کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ قادیائی تھا اور مصطفے کمال کو گئی کی ساز کیا۔ کی میں دو قادیائی تھا اور مصطفے کمال کو گئی کی ساز کیا۔ کی میں دو تادیائی تھا اور مصطفے کمال کو گئی کی ساز کیا کہ کا رکن بن کر گئے مصطفے صغیر کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ قادیائی تھا اور مصطفے کمال کو گئی کی میں دو تادیائی تھا اور مصطفے کمال کو گئی کی ساز کیا کہ کا رکن بن کر گئے مصطفے صغیر کے بارہ میں موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔

#### افغانستان

مور نمنٹ افغانستان کے خلاف سازشی خطوط اور جہاد کے جذبہ کی مخالفت کا ذکر پہلے مدل طور پر آچکا ہے۔ چند مزید حقائق سنئے۔

جمعیة الاقوام سے افغانستان کے خلاف مداخلت کی اپیل

"جماعت احمدیہ کے امام مرزا بشرالدین محود قادیانی خلیمۃ اُسے الثانی نے"لیک عوام" سے پرُ زورا پیل کی کہ حال بیں پندرہ ..... پولیس کانشیبلوں اور سپر نٹنڈنٹ کے رو برو دو احمدی مسلمانوں کو کفش نہ ہی اختلاف کی وجہ سے حکومت کابل نے سنگسار کر دیا ہے اس لیے دربار افغانستان سے باز برس کے لیے مداخلت کی جائے کم از کم ایسی حکومت اس قابل نہیں کہ مہذب سلطنوں کے ساتھ مدروانہ تعلقات رکھنے کے قابل مجمی جائے۔"

(الفعنل قاديان ج ١٢ نمبر ٩٥، ٨٦ فروري ١٩٢٥ء)

امیر امان اللہ خان نے نا دانی سے آگریزوں کے خلاف جنگ شروع کی میاں محود احمہ نے نطبہ جعہ مطبوعہ الفضل میں کہا:

"اس وقت (بعدشاہ امان اللہ خان) جو کابل نے گورنمنٹ اگریز سے نادانی سے جنگ شروع کی ہے۔ احمد یوں کا فرض ہے کہ گورنمنٹ کی خدمت کریں کیونکہ گورنمنٹ کی اطاعت ہمارا فرض ہے لیکن افغانستان کی جنگ احمد یوں کے لیے ایک نی حیثیت رکھتی

(تذكره ص ٩٩ يرطبع سوم)

، عی الہامات کے بارے مین کہا تھا کے الہام سے اللہ بچائے قوام ہے وہ صورتِ چنگیز

(قادیانی جماعت کا ایڈرلیں بخدمت ایڈورڈ میکلیکن ۲۲ دیمبر ۱۹۰۹ء ج منبر ۲۸)

نه بین که خدمها مهارا ترکول سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اپنے پابند بین که اس شخص کو اپنا پیشوا سمجیں جو سے موجود کا کو اپنا بادشاہ اور سلطان یقین کریں، جس کی حکومت کے خد حضرت مسے موجود (مرزا قادیانی) کے خلیفہ ثانی ہیں اور اللم بیں۔سلطان ٹرکی برگز خلیفہ المسلمین نہیں۔''

اعلان مندرجہ اخبار الفضل قادیان نے عفر ۱۹۱۱، ۱۹ جوری ۱۹۲۰ء) میں ملاقت کا نظرنس کا ایڈرس۔ کریہ اللہ امرتری اللہ امرتری اللہ امرتری اللہ امرتری کیا اللہ امرتری کیا کا نام درج ہے۔ محمولی کے نام کے ساتھ قادیانی کا کودھوکا دیا جائے ورنہ قادیان سے تعلق رکھنے والا احمدی اللہ میں تشکیم کرتا ہو۔ معلوم ہوتا ہے یہ مولوی صاحب میں دہ لفظ قادیان کے ساتھ لکھنے کے ہرگزمتی نہیں۔ نہ

ے بیں اور ندال لیے کد مرکز قادیان سے تعلّق رکھنے لطان ٹرکی خلیفتہ المسلمین ہے۔''

۔ کرنے اور عربوں کو ترکوں سے لڑانے میں قادیانی کا ایک اندازہ اس واقعہ سے نگایا جا سکتا ہے جو دمشق مرزائیوں کے سیاسی خط و خال اور استعاری فرائیس و ہے کہ پہلی جنگ عظیم میں انگریزوں نے مرزا بشیر الدین میں انعاب ین افعابدین کوسلطنت عثانیہ جیبجا وہاں یا نجویں ڈویژن اورش میں وینیات کا کیکچرر ہوگیا لیکن

400) : : تک پنچے : ہندوستانی ما مسلم آبادی

کوسٹ اور کرمملکت ہ جمکنارکر۔

کوسٹ او اطاعت ا کوشش کے دورۂ افرا اس میں

usrat

been

آخر ما ماریشر دیباچ تادیا: ردی ا

گيا . حياتا کو : ٢٣٣٩ ہے كيونكدكائل وہ زين ہے جہاں ہارے نہايت فيق وجود مارے گئے اورظلم ہے مارے گئے اور بسبب ادر بلاوجہ مارے گئے۔ پس كائل وہ جگہ ہے جہاں احمدیت كی تبلغ منع ہے اور اس پر صدافت كے دروازے بند جیں۔ اس ليے صدافت كے قيام كے ليے گورنمنٹ (برطانيه) كى فوج ميں شامل ہوكر ان ظالمانہ روكوں كو دفع كرنے كے ليے گورنمنٹ (برطانيه) كى مدكرنا احمديوں كا فم ہى فرض ہے۔ پس كوشش كروكة تمھارے ذريع سے وہ شاخيں پيدا ہوں جن كى سے موعود نے اطلاع دى۔"

(الفعشل قاديان ج ٢ نمبر ٩٠ ص ٨ كالم ٢٠١/ ١٢٥ مني ١٩١٩ م)

جنگ کابل میں مرزائیوں کی انگریزوں کومعقول امداد

"جب کائل کے ساتھ جنگ ہوئی تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی اور علاوہ کی قتم کی خدمات سرانجام دیں۔ ایک ڈیل کمپنی پیش کی بحرتی بوجہ جنگ ہوئے ہوئے ہوں۔ اور جنگ ہونے کے رُک گئی۔ ورنہ ایک ہزار سے زائد آ دی اس کے لیے نام تکھوا بچے ہیں۔ اور خود ہمارے سلطے کے بانی کے چھوٹے محائی نے در ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں آ نریری طور پرکام کرتے رہے۔ افریقی مما لک میں استعماری اور صیبہونی سرگرمیاں

افریقہ دنیا کا واحد براعظم ہے جہاں سے برٹش ایمپائر نے اپنا پنج استبدادسب سے آخر میں اٹھایا اور آج تک کھ علاقے برطانوی سامراجی اثرات کے تالع ہیں مغربی افریقہ میں قادیاندوں نے ابتداء ہی میں برطانوی سامراج کے لیے اڈے قائم کیے اور ان کے لیے جاسوی کی۔''دی کیمبرج ہسٹری آف اسلام'' مطبوعہ ۱۹۷ء میں ندکور ہے۔

"The Ahmadiyya first appeared on the west african coast during the first world war, when several young men inlagues and free town joined by mail. In 1921 the first Indian missionarry arrived. Too unorthodon to gain a footing in the muslim interior, the Ahmadiyya remain confined princeparry to southern nigeria, southern gold coast sierraleone. It strengthened the ranks of those muslims actively loyal to the british, and it contributed to the mooernization of Islamic organization in the area."

(The cambridge history of Islam vol II editid by Holt,

المسلم آبادی کے اندرونی علاقوں میں مرکزم عمل درجہ اور ان علاقوں میں اسلام کو جدید تقاضوں سے اور ان حری افران میں کا اسلام کی میں ان کا ارادہ میں کہلی میں میں اور فری ٹاؤن کے چند نوجوان ان تک پنچے ہاں الگوں اور فری ٹاؤن کے چند نوجوان ان تک پنچے۔ ۱۹۲۱ء میں کہلی ہندوستانی مشنری وہاں آئی اگرچہ بیاوگ کسی عقیدہ کا پرچار نہیں کر سکے لیکن ان کا ارادہ مسلم آبادی کے اندرونی علاقوں میں قدم جمانا تھا بیاوگ زیادہ ترجونی تا نیجریا، جونی گولڈ کسٹ اور سیرالیون میں سرگرم عمل رہے ان لوگوں نے ان مسلمان دستوں کو مضبوط کیا جو کہ مملکت برطانیہ کے حد درجہ دفادار تھے۔ اور ان علاقوں میں اسلام کو جدید تقاضوں سے جمکنار کرتے رہے۔"

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی ۱۹۲۱ء کے بعد زیادہ تر جنوبی گولڈ
کوسٹ اور سیرالیون میں سٹے رہے اور غلام ہندوستان کی طرح یہاں کے سلمان کو برطانوی
اطاعت اور عقیدہ جباد کی ممانعت کی تبلغ کر کے برطانیہ سے وفاداریوں کو مفبوط بنانے کی
کوشش کی گئی، حال بی میں قادیانیوں نے ''افریقہ سپیکس'' کے نام سے مرزا ناصر احمد کے
دورہ افریقہ کی جوروکداد چھائی ہے وہ افریقہ میں قادیانی ریشہ دوانیوں کا منہ بولٹا ثبوت ہے
اس میں یہ عبارت خاص طور پر قابل خور ہے۔

"One of the main points of Ghulam Ahmad's has been rejection of "Holy Wars" and forcible conversion."

(Africa speaks' page 93 published by Majlis Nusrat Jahan Tahrik Jadid, Rabwah)

لینی غلام احمہ کے اہم معقدات میں سے ایک مقدی جنگ (جہاد) کا الکار ہے آخر ماریش ایک افریش ہیں جا ہے۔ 1974ء میں یہاں سے ''دی مسلم اِن ماریش'' یعنی ماریش میں مسلمان کے نام سے جناب متاز عربت کی ایک کتاب شائع ہوئی جس کا دیاچہ ماریش کے وزیراعظم نے لکھا کتاب میں فاضل مصنف نے بوی محنت سے قادیانیوں کی ایک الی آخر میں کا ذکر کیا جومسلمانوں کے لیے ٹکالف کا باعث بن رہی ہیں۔۔۔۔۔ انھول نے اس سلسلہ میں مسلمانوں کی طرف سے دائر کردہ ایک مقدمہ کا ذکر کیا ہے۔ مسجد روز بل کا بیمقدمہ بقول مصنف کے تاریخ ماریش کا سب سے بوا مقدمہ کہا جاتا ہے جس میں دوسال تک سپریم کورٹ نے بیانات لیے شہادتیں سنیں اور 19 نومبر 197ء کو چیف نج سرائے ہر چیز وڈر نے فیصلہ دیا کہ ''مسلمان الگ امت ہیں اور 19 نومبر 190ء کو چیف نج سرائے ہر چیز وڈر نے فیصلہ دیا کہ ''مسلمان الگ امت ہیں اور 19 نومبر 100ء

٢٣٦٩ - ٢٣٦٩ - ٢٣٦٩ - جهال الاست في اورظم سے مارے رائے اورظم سے مارے رائے اور ظم سے مارے رائے اور ظم سے مارے رائے گئے ۔ لی کابل وہ جگہ ہے جہال احمدیت کی بہلغ منع ہے وازے بند بیں۔ اس لیے صدافت کے قیام کے لیے گورنمنٹ مال ہو کر ان ظالمانہ روکوں کو دفع کرنے کے لیے گورنمنٹ بال ہو کر ان ظالمانہ روکوں کو دفع کرنے کے لیے گورنمنٹ موجود نے اطلاع دی۔"

(الفنشل قادیان ج ۲ نمبر ۹۰ ص ۸کالم ۱۵/ ۲۷مئ ۱۹۱۹م) پل کی انگر مزول کومعقول ، ایداد

می کی مسلید رس سر به به به ماری جماعت نے اپنی طاقت سے میں معدات برائی ہوئی جب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے می خدمات سرانجام دیں۔ ایک ڈیل کمپنی پیش کی بحرتی بوجہ نہا کہ ہزار سے زائد آ دمی اس کے لیے نام تکھوا چکے ہیں۔ اور چھوٹے محائی چھوٹے محائی ہوئے ما تک ٹرانسپورٹ کور میں آ نریری طور پر کام کرتے رہے۔

اری اور صیبہونی سرگر میاں براعظم ہے جہاں سے برٹش ایمپائر نے اپنا پنجئہ استبداد سب کی مطالبے برطانوی سامراتی اثرات کے تابع ہیں مغربی اسی میں برطانوی سامراج کے لیے اڈے قائم کیے اور ان میں ہشری آف اسلام'' مطبوعہ ۱۹۷ء میں مذکور ہے۔

"The Ahmadiyya first appeared coast during the first world war, whe inlagues and free town joined by mail. I missionarry arrived. Too unorthodon to muslim interior, the Ahmadiyya remain to southern nigeria, southern gold strengthened the ranks of those muslim british, and it contributed to the moorganization in the area."

(The cambridge history of Island

كتاب كےمطالعہ سے بيجىمعلوم موجاتا ہےكديبال بھى ان كى آ مديرطانوى فوج کی شکل میں ان کے استعاری مقاصد ہی کے لیے ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ قاویانی ندہب سے تعلّق رکھنے والے ووفوجی ماریشس مینیے ان میں سے ایک کا نام وین محد اور دوسرے کا نام بابواساعيل خان تها وه سترهوي رائل انفنري سي تعلُّق ركھتے تھے۔ ١٩١٥ء تك بيونوجي ابني تبلینی کارروائیاں (فوجی موکرتبلینی کاروائیاں؟ قابل غور) کرتے رہے۔

(تغمیل کے لیے دیکھئے المعمر لاسکورج ۹ ش۲۲ص ۷۰۸)

مرزاناص

روشناس کی قیاد

باكنتان

کدار

اليجنسئ

اسراتج

مل كر

" ووسال قبل افريقه من تبليغ كے نام يرجو دوسكيسين نصرت جہال ريزروفند اور آ مے بروسیم کی جاری کی سی اس کی داغ بیل کندن ہی میں رکھی می اور مرزا ناصر احد نے اكاؤنث كعلواياً." (الفضل ربوه ج ۲۱/۲۱ نمبر۲ ۱۵ص۳-۲۹ جولائی ۱۹۷۲)

افریقہ میں اپنی کارکرد کیوں کے بارہ میں قادیانی مسلخ برطانیہ میں مقیم ان ممالک ك بائى كمشرول سے رابط قائم كرتے رہتے ہيں اور انھيں معلومات بم پنجاتے ہيں برطانوی وزارت خارجہ قادیانیوں کی ان تمام معوں کی حفاظت کرتی ہے۔

اور جب کھ لوگ برطانوی وزارت خارجہ سے اس تعجب کا اظہار کرتے ہیں کہ براعظم افریقہ میں قادیانیوں کے اکثر مثن برطانوی مقبوضات ہی میں کیوں ہیں اور برطانیہ ان کی حفاظت کرتی ہے اور وہ ویگرمشنر یوں سے زیادہ قادیانیوں برمہر بان ہے تو وزارت خارجہ نے جواب دیا کہ سلطنت کے مقاصد تبلیغ کے مقاصد سے مخلف ہیں جو اب واضح تھا كدسامراجى طاقتين افي نوآ باديات من ايخ سياى مفادات اورمقاصد كوتبلغى مقاصد ير ترجے دیتی ہیں اور وہ کام عیسائی مبلغین سے نہیں مرزائی معول بی سے ہوسکتا ہے۔

افريقه مين صبيونيت كالهراول دسته

برطانوی مفادات کے تحفظ کے علاوہ یہ قادیانی مشن افریقہ میں اسرائیل اور صيبونيت كيمى سب سےمضوط اور وفادار براول دستہ بين مرزا ناصر احمد قادياني في ١١٣ جولائی ۱۹۷۳ء سے ۲۷ متبر ۱۹۷۳ء تک بیرونی ممالک کا جو دورہ کیا اس کی غرض و غایت بھی قطعاً ساس میں اندن مشن کے محمود بال میں جو بیشیدہ ساسی مشنگیں ہوئیں ان کا مقصد افریقد میں اسرائیل اور بورنی استعارے سیای مقاصد کی محیل تھی۔

(ماہنامہ الحق ج 9ش م ص ۲۵ نومبر، دیمبر ۱۹۷۳ء)

الفعنل ربوہ کم جولائی ١٩٤٢ء نے لندن مثن کے بریس سکرٹری خواجہ نذیر احمد کی اطلاع کے مطابق مغربی افریقہ کے ان ممالک کے ان سفیروں سے ملاقات کی می جن کا مرزا ناصراحمد دوره کر چکے ہیں۔ پریس سیکرٹری لکھتے ہیں۔

"مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک کے سفراء کو اپنی مساعی اور خدمات سے روشناس کرانے کے لیے مگرم ومحتر م بشیر احمد خان رفتی امام معبد فضل لندن نے سدر کی وفد کی قیادت فرماتے ہوئے جس میں مکرم چوہدری ہدایت الله سینئر سیکرٹری سفارت خانہ پاکستان اور خاکسار خواجہ نذیر احمد پرلیس سیکرٹری معبد فضل لندن، بزایکسی لیسی ایک دی ایک شیلی بائی کمشنر خانا متعینہ لندن سے ملاقات کی۔"

(الفضل ربوه ج نبر ۲۱،۲۱ نبر ۱۹۵ ص کالم ۱، ۸۸ جون ۱۹۷۲م)

افریقہ میں ان سرگرمیوں کی وسعت کارکردگی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اب تو عالمی صیبونی شظیم (WZO) اور اس کی تمام ایجنسیاں اور اسرائیل کی ''جیوش ایجنسی'' کھل کر افریقہ میں قادیانیوں کو اپنے ندموم مقاصد کے آلہ کار بنانے کی خبریں عربوں کے لیے تشویش کا باعث بن چکی ہیں۔عرب اسرائیل جنگ کے بعد جن افریقی ممالک نے اسرائیل سے تعلقات تو ڑے قادیا نیوں نے ایسے ممالک کی مخالف حکومت تحریکوں کے ساتھ مل کر ان پرسیاتی دباؤ ڈالا۔

لا کھول کروڑوں کا سرمایہ افریق ممالک میں ان مقاصد کے لیے لا کھوں اور کروڑوں روپے کا سرمایہ کہاں سے فراہم ہوتا ہے؟ بیدا یک معمد ہے جس نے عالم عرب کے مشہور مصنف علامہ محرمحمود الصواف کو بھی ورط تحیرت میں ڈال دیا ہے۔ وہ اپنی ایک تازہ تصنیف: الحططات الاستعارید المکافحة الاسلام "کے ص۲۵۳ پر قمطراز ہیں:

ولا تزال هذه الطائفة الكافرة تعيث في الأرض فسادًا و تسعى جاهدة لحرب و مكافحة الاسلام في كل ميدان خاصة في افريقيا ولقد وصلتني رسألة من يوغندا بافريقيا الشرقية ومعها كتاب "حمامة البشرى" وهو من مؤلفات كذاب قاديان احمد المسيح المؤعو المهدى المعهود بزعمهم وقد وزع منه الكثير هناك وهو ملى بالاكفر والضلال.

والرسالة التي وردتني من احد كبار الدعاة الاسلامين هناك يقول فيها. "لقد دهانا ردهي الاسلام من القاديانية شي عظيم لقد استفحل امرهم جدًا او نشطوا كثيراً في دعاتيهم و ينفقون اموالاً لا تدخل تحت الحصر، ولا شك أنها أموال الاستعمار والمبشرين بل بلغني نبايكاد يكون مؤكداً أن

ے یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں بھی ان کی آ مد برطانوی فاری مقاصدی کے لیے ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ قادیائی فرہب اریش پنچے ان میں سے ایک کا نام دین محمد اور دوسرے کا نام رائل انفیزی سے تعلق رکھتے تھے۔ 1918ء تک یہ فوجی اپنی کاروائیاں؟ قابل غور) کرتے رہے۔

(تنصیل کے لیے دیکھے المعمر لاسکورج 9 ش ۲۲ ص ۵۰۸)

تد میں تبلغ کے نام پر جو دوسکیسیں المرت جہاں ریزرو قنڈ اور
اس کی داغ میل لندن عی میں رکمی گئی اور مرزا ناصر احمد نے
(الفنل ریوہ ج ۲۱/۲۱ نبر۱۵ م ۳۰۰ جولائی ۱۹۷۲ء)

رو س ار ہوہ میں قادیانی مبلغ برطانیہ میں مقیم ان ممالک ارد گیوں کے بارہ میں قادیانی مبلغ برطانیہ میں مقیم ان ممالک قائم کرتے رہتے ہیں اور انھیں معلومات بہم پہنچاتے ہیں ان کی ان تمام معوں کی حفاظت کرتی ہے۔

برطانوی وزارت خارجہ سے اس تجب کا اظہار کرتے ہیں کہ کے اکثر مشن برطانوی مقوضات ہی میں کیوں ہیں اور برطانیہ و دیگر مشنر یوں سے زیادہ قادیاندل پر مہریان ہے تو وزارت نے مقاصد ہے مقاصد سے مقاصد کے مقاصد کو ایکنی مقاصد کر ہائی مقاصد پر ایکنی مقاصد پر ایکنی سے بوسکتا ہے۔ ایکن میٹوں ہی سے بوسکتا ہے۔

راول دسته

کے تحفظ کے علاوہ یہ قادیائی مشن افریقہ میں اسرائیل اور مغبوط اور وفادار ہراول دستہ ہیں مرزا ناصر احمد قادیائی نے ۱۱۳ ما ۱۹۷ میں ممالک کا جو دورہ کیا اس کی غرض و غایت کے محمود ہال میں جو پوشیدہ سیائی میشنگیں ہوئیں ان کا مقصد استعار کے سیائی مقاصد کی محیل تھی۔

(ماہنامہ الحق ج وش م ص ۲۵ نومر، دمبر ۱۹۷۳ء) افی ۱۹۷۲ء نے لندن مشن کے پریس سیکرٹری خواجہ نذیر احمد کی بنہ کے ان ممالک کے ان سفیروں سے ملاقات کی گئی جن کا هناك جمعية تبشيرية قوية مركزها أديس أبابا عاصمة الحبشة بأن ميزانية هذه الجمعية ٣٥ مليون دولا ووأنها متركزة لمحاربة الاسلام."

باكتتان .

يعد لمك

کے لیے

تحكمراني !

نقصان ك

کے لیے

. تحريكون

اورمسلم

بهندوستا

افسران

وادالحرر

محورتمذ

كارنا

خواہی

یے کافر جماعت ہمیشہ زمین میں فساد پھیلا کر اسلام کی مخالفت ہر میدان میں کرتی چلی آ رہی ہے خاص کر افریقہ میں ان کی سرگرمیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں مجھے اس سلسلہ میں مشرقی افریقہ کے یوگنڈا سے ایک خط ملاجس کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی جو ان کے زعم میں سے اور مہدی موجود ہیں۔ کتاب حمامۃ البشری بھی تھی جو وہاں بڑی تعداد میں تقسیم کی گئی اور جو کفر اور گراہی سے بحری بڑی ہے۔

یے خط جو مجھے مسلمانوں کے ایک بہت بڑے وائی اور رہنمانے لکھا تھا اس میں ایکہا گیا۔

"دیبال قادیانیوں کی روز افزوں سرگرمیاں ہمارے لیے اور اسلام کے لیے سخت تھویش کا باعث بن گئی ہیں بدلوگ یہاں اتن دولت خرچ کررہے ہیں جوحساب سے باہر ہے اور بلاشبہ یہ مال و دولت سامراج اور اس کے مشنری اداروں ہی کا ہوسکتا ہے۔ جمعے تو یہاں تو تقد اطلاع کینی ہے کہ وہان حبشہ کے عدیس ابابا میں ان لوگوں کے ایک مضبوط مشن کا سالانہ بجٹ ۳۵ ملیوں ڈالر ہے اور بیمشن اسلام دشنی ہی کے لیے قائم کیا گیا ہے۔"

علامه صواف نے عدیس ابابا جبشہ کے جس مثن کے ۳۵ ملیون ڈالرول (پاکستان حساب سے ۳۵ کروڑ روپے) کا ذکر کیا ہے معلوم نہیں پچھلے کی سال سے جبشہ میں مسلمانوں کی حسرت تاک تباہی اور بربادی میں اس کا کتنا حصہ ہوگا؟ بدراز کھل جائے تو جو بلی فنڈ سکیم کے لیے مرزا ناصر احمد کے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی انیل کے جواب میں نو کروڈ روپ تک بح ہونے کا امکان کی تھی بھی سلچھ جائے جس کا مردہ انھوں نے (افعنل ریوہ ج ۱۲۸/۲۳ نبر ۵۱ مس کالم ۱،۵ مارچ ۱۹۷۳ء) میں اپنے پیروؤں کو سایا ہے ذکورہ تفصیل پڑھ کر سوائے اس کے میا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر افریقہ ابھی تک فرکی شاطروں کے بیجہ استبداد سے ممل طور پرنجات حاصل نہیں کر سکا اور وہ عالمی صیہونیت کی بھی آ ماجگاہ بنا ہوا ہے تو اور وجو ہاب کے علاوہ اس کی ایک وجہ اسلام اور عالم اسلام سے دیر پینہ غداری کرنے والی مرزائیوں کی جماعت بھی ہے۔

مسلمانان برصغیر کی فلاح و بهبود کی تنظیمیں اور مرزائیوں کا کردار اب ہم برصغیر تے تحریک آزادی، مسلمانوں کی فلاح و بہبود کی تحریکوں اور قیام پاکتان کے سلط میں ابتداء سے لے کر اب تک مرزائیوں کے کردار اور قیام پاکتان کے بعد ملک کے گلاے گلاے تا ویانی سٹیٹ کے قیام یا بصورت دیگر اکھنڈ بھارت کے لیے ان کے خطرناک سیاس عزائم اور سرگرمیوں کا مخترا جائزہ لیتے ہیں۔ انگریز کے دور تخرانی میں برصغیر میں مسلمانوں کے نشاہ ٹانیہ کے لیے جتنی بھی تح یکیں آٹھیں۔ فہورہ تغییلات سے بخوبی واضح ہو چکا کہ مرزائیوں نے نہ صرف انگریز کی خوشنودی کے لیے اسے نقصان پنچایا بلکہ ایسے تمام موقعوں پر جہاد آزادی ہو یا کوئی اور تح یک مرزائیوں کا کام انگریز کے خوشنوں کا کام انگریز کی خوشنودی کے لیے اسک کے لیے جاسوی اور ان کو خفیہ معلومات فراہم کرنا اور در پکردہ استعاری مقاصد کے لیے اسی بخوبی کو نیر موثر بنانا تھا۔ جہاد اور انگریزی استعار کے سلسلہ میں ہندہ بیرون ہنداں بھاعت کی سرگرمیاں سابقہ تغییلات سے سامنے آپکی ہیں۔ یہ جاسوی سرگرمیاں اگر عرب اور مسلم ممالک میں جاری رہیں تو دوسری طرف مرزا قادیائی نے جبکہ علائے تن نے ہیدہ متال کہ میں جو اور اگریز حکومت کو مشورہ دیا کہ مسئلہ جمعہ کے ذریعہ اس ملک کو دارالحرب قرار دینے والے نالائن نام کے بدیاطن مسلمانوں کی شناخت ہو سکے گی جمعہ جو دارالحرب قرار دینے والے نالائن نام کے بدیاطن مسلمانوں کی شناخت ہو سکے گی جمعہ جو دارالحرب قرار دینے والے نالائن نام کے بدیاطن مسلمانوں کی شناخت ہو سکے گی جمعہ جو دارالحرب قرار دینے والے نالائن نام کے بدیاطن مسلمانوں کی شناخت ہو سکے گی جمعہ جو دارالحرب قرار دینے والے نالائن نام کے بدیاطن مسلمانوں کی شناخت ہو سکے گی جمعہ جو دارالحرب قرار دینے والے نالائن نام کے بدیاطن مسلمانوں کی شناخت ہو سکے گی جمعہ جو کورنہ نے کی استحرب کے لیے ایک سنتے مخبراور کھرے اور کھرے نادر کے دور کی در ان کیا کہ کیا کی در دینے دور کیا کہ سنتے کی در دینے دار کیا ہور کی در در کیا در دینے دور کیا در دینے دور کی در در کیا در دینے دور کیا در کیا در دینے دور کیا کیا کی در در دینے دور کی در دینے دور کیا در در کیا در دینے دور کیا کی در در کیا دور در کیا در در در کیا د

(تبلغ رسالت ج ٥ مجموعه اشتهارات ملحا ج ٢٥ م ٢٢٣)

ایک دوسرے اشتہار قابل توجہ گورنمنٹ میں مرزا قادیانی نے ایسے ایک جاسوی کارنا ہے کا ذکر برے فخر ہے کیا اور کہا۔ ''چونکہ قرین معلمت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خوابی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جا ئیں جو دَر پردہ ایخ دلوں میں برلش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں۔ لہذا یہ نقشہ ای غرض سے تجویز کیا گیا ہے تاکہ اس میں ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں۔ (آ کے چل کرکہا) کہ ہم نے اپنی محن کورنمنٹ کی لیٹیکل فیرخوابی کی نیت سے ایسے شریر لوگوں کے نام صبط کیے ہیں سے اپنی محن کورنمنٹ کی لیٹیکل راز کی طرح ہمارے پاس محفوظ ہیں۔'' آگے ایسے نقشے تیار کر کے ہیجیجے کا فقشے ایک لیٹیکل راز کی طرح ہمارے پاس محفوظ ہیں۔'' آگے ایسے نقشے تیار کر کے ہیجیجے کا ذکر ہے جس میں ایسے لوگوں کے نام محمہ بید ونشان ہیں۔'' آگے ایسے نقشے تیار کر کے ہیجیجے کا ذکر ہے جس میں ایسے لوگوں کے نام محمہ بید ونشان ہیں۔'' (تیلیخ رمالت ج میں ا)

ور ہے ب میں ایسے تو تو توں ہے مام محد پھ وصان بیات و تاری کا کا است مسلمانوں کے سام حقوق کے لیے جدو جمد کرنے والی تحریکات سے غداری کی ایک مثال انجمن اسلامیہ لا مور کے اس میمور غرم سے لگائی جاسکتی ہے جو اس نے مسلمانوں کے معاشی اور تغلیمی ترقی، اردو زبان کی ترویج وغیرہ مطالبات مرتب کروانے کے سلسلہ میں

ية مركزها أديس أبابا عاصمة الحبشة بأن ميزانية ولا ووأنها متركزة لمحاربة الاسلام."

رو ہو ہوں ہیں فساد پھیلا کر اسلام کی مخالفت ہر میدان میں کرتی میں ان کی سرگرمیاں تیزی سے بڑھ رہی ہیں جھے اس سلسلہ سے ایک خط ملاجس کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی موجود ہیں۔ کتاب جمامة البشری بھی تھی جو وہاں بڑی تعداد ہی سے بھری پڑی ہے۔

ول کے ایک بہت بوے وائ اور رہنمانے لکھا تھا اس میں

ل روز افزول سرگرمیال ہمارے لیے اور اسلام کے لیے سخت اوگ یہاں اتنی دولت خرج کر رہے ہیں جو حساب سے باہر مامراج اور اس کے مشنری اداروں ہی کا ہوسکتا ہے۔ مجھے تو ہان حبشہ کے عدلیں ابابا بیں ان لوگوں کے ایک مضبوط مشن ہمان جہاور یہ شن اسلام دشنی ہی کے لیے قائم کیا گیا ہے۔'' ہیں ابابا حبشہ کے جس مشن کے ۳۵ ملیون ڈالروں (پاکستان کا ذکر کیا ہے معلوم نہیں چھلے کئی سال سے حبثہ بیں مسلمانوں کی بیں اس کا کتا حصہ ہوگا؟ یہ داز کھل جائے تو جو بلی فنڈ سکیم کی بیں اس کا کتا حصہ ہوگا؟ یہ داز کھل جائے تو جو بلی فنڈ سکیم جائے جس کا مڑ دہ انھوں نے (انفسل ربوہ ن ۱۳ / ۲۸ نمبر ۱۵ اپنے بیروؤں کو سایا ہے خدکورہ تفصیل پڑھ کر سوائے اس کے جواب بیں نو کروڈ روپے تک جمع باگر افریقہ ابھی تک فرگی شاطروں کے پنجۂ استبداد سے کھمل اور وہ عالمی صیبونیت کی بھی آ ماجگاہ بنا ہوا ہے تو اور وجو ہاب اور عالم اسلام سے دیر پنہ غداری کرنے والی مرز ائیوں کی اور عالم اسلام سے دیر پنہ غداری کرنے والی مرز ائیوں کی

لا**ح و بهبود کی تنظیمیں اور مرزائیوں کا کردار** ریک آزادی، مسلمانوں کی فلاح و بهبود کی تحریکوں اور قیام

irr

مشاہیر کوروانہ کیا۔ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے ان مطالبات کی شدو مدسے خالفت کرتے اور ایسی سرگرمیوں کی ندمت کرتے ہوئے کہا کہ انگریز کے دل میں نقش وفاداری جمانا چاہیے اور کہا کہ انجمن اسلامیہ کو ایسے میمورنڈم پھیلانے کے بجائے برصغیر کے علماء سے ایسے نوکی حاصل کرنے چاہئیں جن میں مربی ومحن سلطنت انگلھیہ سے جہاد کی صاف ممانعت ہواور ان کوخطوط بھیج کران کی مہریں لگوا کر کمتوبات علماء ہند کے نام سے پھیلایا جائے۔

(اسلامی الجمن کی خدمت میں التماس برامین الحمدیز فزائن ج اول ص ۱۳۹)

۱۹۰۲ء میں جب مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت اس جماعت کا مقصد ہندوؤں کے مقابلے میں مسلمانوں کے معاثی حقوق کے لیے جدوجہد کرنا تھے تو مرزا قادیانی نے نہ صرف اس لیے شرکت سے انکار بلکہ ناپندیدگی کا اظہار کیا کہ کل یہ جماعت انگریز کے خلاف بھی ہو عتی ہے۔

( گورنسٹ کی توجد کے لائق۔ از مرزا غلام احمد قادیاتی اورسیرت سے موجود از مرزا بشیر الدین ص ۲۳،۳۳۳) کی وطیرہ ان کے بعد اِن کے جانشینوں کا رہا۔ ۱۹۳۱ء میں کشمیر کمیٹی کا قیام اور

بالآ خر مرزا بیر الدین محود کی خفید سرگرمیوں سے اس کے فکست و ریخت اور علامہ اقبال کا اس کی فلست و ریخت اور علامہ اقبال کا اس کمیٹی سے علیحدہ ہوتا اور کمیٹی کو توڑ دینا جس کا ذکر آئے آر ہا ہے بیسب باتیں تاریخ کا حصتہ بن چکی ہیں۔علامہ اقبال کو دثوق سے یہاں تک معلوم ہوا کہ:

دونوں (عبدالرجم) دونوں (مرزا بشیر الدین محود) اور سکرٹری (عبدالرجم) دونوں دونوں دونوں کے صدر (مرزا بشیر الدین محمود) دونوں کا ایک کام بھی کرتے ہیں۔'' دونوں کام کوخفیہ اطلاعات بہم پہنچانے کا نیک کام بھی کرتے ہیں۔'' دونوں کام عبدالله ملک)

یہ جاسوی سرگرمیاں مرزائی جماعت کے "مقدس کام" کا اتا اہم حصہ ہیں کہ نہ صرف برصغیر بلکہ پورے عالم اسلام میں اس کا جال تب سے لے کر اب تک بچھا ہوا ہے۔ اور آئ بھی مشرق سے لے کر مغرب تک ایشیا افریقہ اور یورپ میں مرزائی مشن مسلمانوں کے خلاف دشمنوں کے لیے انٹیلی جنس بورو کا کام دے ربی ہے ان سرگرمیوں اور اس کے مالی ذرائع وغیرہ کا مختصراً کچھ ذکر آئے گا۔ الغرض علامہ اقبال مرحوم کے الفاظ میں مسلمانوں کی بیداری کی خالفت اس لیے کی جاتی ربی کہ"امل بات بیہ ہے کہ قادیانی بید بھی مسلمانان ہند کی ساتی بیداری سے گھرائے ہوئے ہیں کیونکہ وہ یہ بچھتے ہیں کہ مسلمانان ہند کے سیای وقار کے بردھ جانے سے ان کا یہ مقصد فوت ہو جائے گا کہ رسول عربی کی امت میں تطع برید کر کے ہندوستانی نبی کے لیے ایک جدید امت تیار کریں۔" (حرف اقبال ص ۱۲۰۰۱)

بهاسوا

دینے والے مخبائش بھی .

قادیان ج کرمسیح موعو

چندہ مانگا ہ اسلام کے . آپ ان کی

کیا....کی مانگی مئی تو کو

بندواورة

ین جب پر برطانوی کے خلیفہ ٹا زہنیت بھی

ففتھ کالمسد نے جوابے

جواپئے آ قادیانیوں

باوجود ماڈر مورکٹ وقال مسلمانوں سے دینی، سابی، معاشرتی ہرفتم کے تعلقات و روابط کوقطعی حرام قرار دینے والے ندہب میں برصغیر کے اسلامی اداروں اور انجمنوں سے تعاون اور اشتراک کی منجائش بھی تھی۔

کی مرزائی نے کہا جب سے موعود کا مقصد صرف اشاعت اسلام تھا تو ہمیں دیگر مسلمان تحریکوں اور تنظیموں سے تعاون کرنا چاہیے۔ تو سیّد سرور شاہ قادیانی نے الفضل قادیان ج ۲ ص ۷۲ مورود ۲۰ جنوری ۱۹۱۵ء میں بڑی تخی سے اس کی ممانعت کی اور حلفا کہا کہ سے موعود کا اپنی زندگی میں غیر اجمہ یوں سے کیا تعلق تھا۔ انھوں نے غیر احمہ یوں سے کبھی چندہ مانگا ہرگز نہیں۔ اگر یہی احمہ یت تھی تو اور لوگ جو حضرت میے کے زمانہ میں اشاعت اسلام کے لیے الحقے ہے۔ ان کے لیے حضرت میے موعود کو خوشی کا اظہار کرنا چاہیے تھے اور آپ ان کی اجمہوں میں شریک ہوتے۔ آمیں چندہ دیتے مگر آپ نے بھی اس طرح نہیں آپ ان کی اجمہوں میں شریک ہوتے۔ آمیں چندہ دیتے مگر آپ نے بھی اس طرح نہیں کیا ۔۔۔۔۔کی مسلمان یتیم اور بوہ کے لیے چندہ کی تحریک پرمیاں بشیر الدین محمود سے اجازت انگی گئی تو کہا مسلمانوں کے ساتھوں کر چندہ دینے کی ضرورت نہیں۔

(الفضل قاديان ج ١٥ص ٢٥٥ يد ومبر١٩٢٢ء)

### اکھنڈ بھارت

مندو اور قادیانی دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت کا احساس

سیاسیات کے تعلق سے قادیا نموں اور انگریزوں میں تو چولی دامن کا ساتھ تھا ہی لیکن جب جدوجہد آزادی کے نتجہ میں اور بین الاقوامی سیاسیات کی مدوجزر سے ہندوستان پر برطانوی استعار کی گرفت وصلی پڑ گئی تو مرزامحود نے جواس وقت مرزا غلام احمہ قادیا نی کے خلیفہ ٹانی بن چکے سے کروٹ بدلی اور کا گرس کے ہمنوا بن گئے ادھر ہندو سیاست اور ذہنیت بھی قادیا نی تحریک کوسیاسی اعتبار سے مفید مطلب پاکر اور مسلمانوں کے اندراس کی فاتھ کا کاسٹ حیثیت کو بھی کراس کی جمایت اور وکالت پر اُئر آئی۔ پیڈت جواہر لال نہرو فقھ کالمسٹ حیثیت کو بھی کراس کی جمایت کہتے سے ایک ایک جماعت کی تا کدکا بیڑا اٹھایا جو اپنے آپ کو مالس مسلمان ندہی جماعت کہتے پر مصرتھی نہرو جیسے زیرک انسان سے جو اپنے آپ کو فالص مسلمان ندہی جماعت کہتے پر مصرتھی نہرو جیسے زیرک انسان سے قادیا نیوں کے در پردہ بیسیاسی عزائم مخفی نہ رہ سکے اور انھوں نے اپنی دہریت مآئی کے اور وجود ماڈرن ریو ہوکلکتہ میں مسلمان اور احمہ ازم کے عنوان سے لگا تار تین مضمون مکھے اور وجود ماڈرن ریو ہوکلکتہ میں مسلمان اور احمہ ازم کے عنوان سے لگا تار تین مضمون مکھے اور واکٹر اقبال مرحوم سے بحث تک نوبت آئی۔ بی جمیس رسالوں اور اخباروں میں شائع ہو چک

ادیانی نے ملمانوں کے ان مطالبات کی شد و مدسے خالفت کرتے مت کرتے ہوئے کہا کہ انگریز کے دل میں نقش وفاداری جمانا الممید کو ایسے میمورنڈم کھیلانے کے بجائے برصغیر کے علماء سے ایسے بہن میں مربی وجن سلطنت انگلشہ سے جہاد کی صاف ممانعت کی میریں لگوا کر کمتوبات علماء ہند کے نام سے کھیلایا جائے۔

(اسلامی انجمن کی خدمت میں التماس براہیں احمد یہ نزائن نے اوّل ص ۱۳۹)

بر مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ اس وقت اس جماعت کا مقصد سلمانوں کے معاثی حقوق کے لیے جدوجہد کرنا تھے تو مرزا قادیائی سلمانوں کے معاثی حقوق کے لیے جدوجہد کرنا تھے تو مرزا قادیائی سے انکار بلکہ نالبندیدگی کا اظہار کیا کہ کل یہ جماعت انگریز

۔ از مرزا غلام احمد قاویانی اور سیرت سے موجود از مرزا بشیر الدین ص ۲۳،۳۳)
کے بعد ان کے جانشینوں کا رہا۔ ۱۹۳۱ء میں تشمیر کمیٹی کا قیام اور
کی خفیہ سرگرمیوں سے اس کے فکست و ریخت اور علامہ اقبال کا
کی خفیہ سرگرمیوں سے اس کے فکست و ریخت اور علامہ اقبال کا
کی میٹی کو آڈ ڈویٹا جس کا ذکر آ مے آ رہا ہے سیسب با تیں تاریخ کا
بال کو واثر ق سے یہاں تک معلوم ہوا کہ:

ہ صدر (مرزا بشیر الدین محمود) اور سیکرٹری (عبدالرحیم) دونوں حکام کو خفیہ اطلاعات بھم پنجانے کا نیک کام بھی کرتے ہیں۔'' ( جناب کی بیای تحریکیں ص۲۱۰ عبداللہ ملک)

یاں مرزائی جماعت کے "مقدس کام" کا اتنا اہم حصد ہیں کہ نہ کم اسلام میں اس کا جال تب سے لے کر اب تک بچھا ہوا ہے۔
لے کر مغرب تک ایشیا افریقہ اور پورپ میں مرزائی مشن مسلمانوں کہ افتیا جنس بیورو کا کام دے ربی ہے ان سرگرمیوں اور اس کے فرکرآئے گا۔الغرض علامہ اقبال مرحوم کے الفاظ میں مسلمانوں کی کا کالفت اس لیے کی جاتی ربی کہ "اصل بات یہ ہے کہ قادیانی بداری سے محمرائے ہوئے ہیں کیونکہ وہ یہ بچھتے ہیں کہ مسلمانان ہند کے سے ان کا یہ مقصد فوت ہوجائے گا کہ رسول عربی کی امت میں ایک لیے جدید امت تیار کریں۔" (حزب اقبال میں ۱۳۱،۱۳۱)

بهاسا

ہیں یہاں ان کے وہرانے کی ضرورت نہیں۔

الغرض اقبال نے انھیں سمجھایا کہ یہ لوگ اپنے برطانوی استعاری عزائم اور منعوبوں کی بنا پر ندمسلمانوں کے مفید مطلب ہو سکتے ہیں ندآپ کے، تو تب انھوں نے خاموثی اختیار کی اور جب نبرو پہلی مرتبه انڈین بیشنل کاگریس کے نیڈر کی حیثیت سے لندن مريد والهي يرانحول في بيتاثر ظاہر كياكہ جب تك اس ملك مين قادياني فعال بين الكريد کے خلاف جنگ آزادی کا کامیاب ہونا مشکل ہے۔ بہرحال جب تک قادیانیت کا بی استعاری پہلو پنڈت جواہر لال کی سجھ میں نہ آیا۔مسلمانوں میں مستقل پھوٹ ڈالنے کے ليه مطلوب صلاحيت پر بورے اترنے كے ليے مندوؤل كى تكاف انتخاب مسلمانوں ميں سے مرزائیوں ہی بر رہی اور آج بھی قادیان کر شتے اور اکھنٹر بھارت کے عقیدہ سے وہ اُسی جاسوی اور تخ می سرگرمیوں کے لیے آلہ کار بنائے ہوئے ہیں، ببرحال جب قادیانی اور ہندوؤل دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت اور اہمیت کا احساس موا اور آ قائے برطانیہ کا بسر ه گول بوتا بواحموس بواً تو د كيف بي و كيف قاديان بندو سركرميول كا مركز بن كيا اور بقول قادیانی امت کے لاہوری ترجمان پیغام صلح ساجون ۱۹۳۹ء۔ جب ۲۹مکی ۱۹۳۲ء کو یندت جواہر لال نہرو لا مور آئے تو قادیانی امت نے اپنے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کے زیر ہدایت اور چوہدری ظغر اللہ کے بھائی چوہدری اسد اللہ خال قادیانی ممبر پنجاب كوسل ك زیر قیادت ان کا پر جوش استقبال کیا اور اس کے بعد کا گریس قادیانی کھ جوڑ نے مستقل حيثيت اختيار كرلي-

قادیان کوارض حرم اور مکمعظم کی جھاتیوں کے دودھ کوخٹک بنا کر اور مسلمانوں کو تکفیر کے چھرے سے ذیح کرنے کی خوشی ہندووں سے برے کر اور کے ہوسکتی تھی اور جس طرح يبود نے بيت المقدس سے مندمور كرساويدكوقبلد بنايا اس طرح قادياندن نے مكداور مدید سے مسلمانوں کا زخ قادیان کی طرف موڑنا جاہا تو اس مسجد ضرار کی تغیر پر ہندو لیڈروں نے جی بحر کر انھیں داد دی چنانچہ ڈاکٹر شکرداس مشہور ہندولیڈر کا بیان اس کے لیے كافى بانعول في بندك ماترم ميل لكها:

"بندوستانی قوم پرستوں کو اگر کوئی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے تو وہ احمدیت ک تحریک ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ مسلمان جس قدر احمدیت کی طرف راغب ہوں مجے اس طرح قادیان کو مکه تصور کرنے لگیں مے۔مسلمانوں میں اگر عربی تہذیب اور جایان اسلامرم کا خاتمہ کر علق ہے تو وہ یکی احمدی تحریک ہے جس طرح ایک ہندو کے مسلمان بن

جانے پر ا قرآن مجب احمدی پن

ستم ہوتی

حابت ہے

وضاحت

وضاحت کے جوام بناء برخفير

کی مخالفہ تو ان کی طرح تجمح ہونے لگا

يري: کام کے

) ضرورت نبیں۔

جانے پراس کی شروھا (عقیدت) رام کرش گیتا ..... اور رامائن سے اٹھ کر حضرت محمد ﷺ قرآن مجید اور عرب کی بھوی (ارض حرم) پر منتقل ہو جاتی ہے اس طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاوید نگاہ بھی بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ میں اس کی عقیدت کم موتی چلی جاتی ہے اور جہاں پہلے اس کی خلافت عرب میں تھی اب وہ قادیان میں آ حاتی ہے۔

ایک احمدی خواہ وہ دنیا کے کسی گوشہ میں بھی ہو روحانی شکتی حاصل کرنے کے لیے وہ اپنا منہ قادیان کی طرف کرتا ہے۔ پس کا تکریس اور ہندومسلمانوں سے کم از کم جو پچھ جاتا ہے کہ اس ملک کا مسلمان اگر ہر دوار نہیں تو قادیان کی جاتر اکرے۔''

(گاندهی بی کا اخبار بندے ماتر ۲۲ اپریل ۳۳ء بحوالہ قادیانی ندبب)

اخبار پینام صلح لا ہورج ٢ص ٢٩ مورخه ١٦ اپریل ١٩٣٥ء کے ان الفاظ سے مزید وضاحت موسکتی ہے کہ:

" ہندواخبارات اور پہلیکل لیڈروں کے بیے خیالات ہندوستان کے مسلمانوں کو وضاحت سے بتا رہے ہیں کہ گذشتہ دنوں قادیانی ہٹلر (مرزا بشیر الدین محمود) اور کانگریس کے جواہر (جواہر لال نہرو) بیں جو چینا چھیٹا ہے گئیوں (سرگوشیاں) ہورہی تھیں وہ اس سمجھونہ کی بناء پرتھیں کہ محمود (خلیفہ قادیان) مسلمانوں کی اس قوت کو توڑنے کے لیے کیا کرے گا، اور کانگریس اس کے معاوضے میں کیا دے گیا۔"

قیام یا کتان کی مخالفت کے اسباب

قیام پاکستان سے قبل احمد یوں نے جس شد و مدسے آخر وقت تک قیام پاکستان کی خالفت کی۔ اس کا اندازہ اگلی چند عبارات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں اقالا تو ان کی اختیائی کوشش رہی کہ اگریز کا سامیہ عاطف جسے وہ رحمت خداوندی سیجھتے ہیر کس طرح بھی ہندوستان میں غروب طرح بھی ہندوستان میں غروب ہونے لگا تو انحوں نے بجائے کسی مسلم ریاست کے قیام کے اپنا سارا وزن اکھنڈ بھارت کے حق میں ڈال دیا اور اس کی وجہ بنراوی طور پر بیتھی کہ مرزائی تحریک کومسلمانوں کے اندر کام کے لیے جس میں کی ضرورت ہے وہ کوئی الیمی ریاست ہو سکتی ہے جو یا تو قطعی طور پر غیر سلم ہویا بھر بصورت دیگر کم از کم اسلامی بھی نہ ہو، تا کہ مسلمان قوم ایک کافر حکومت کے غیر مسلم ہویا بھر بصورت دیگر کم از کم اسلامی بھی نہ ہو، تا کہ مسلمان قوم ایک کافر حکومت کے خیر مسلم ہویا بھر بس ہو کر ان کی شکارگاہ اور لقمہ تر بنی رہے اور بیراس کافریا لادین حکومت کے خیر مسلم ہویا بھر بس ہو کر ان کی شکارگاہ اور لقمہ تر بنی رہے اور بیراس کافریا لادین حکومت کے

ام المستجمایا کہ یہ لوگ اپ برطانوی استعاری عزائم اور کے مفید مطلب ہو سکتے ہیں نہ آپ کے، تو تب انھوں نے وہائی مرتبہ انڈین بیشن کا گریں کے لیڈر کی حیثیت سے اندن ناٹر ظاہر کیا کہ جب تک اس ملک میں قادیانی فعال ہیں آگرین کامیاب ہونا مشکل ہے۔ بہرحال جب تک قادیانیت کا یہ لی سجھ میں نہ آیا۔ مسلمانوں میں مستقل پھوٹ ڈالنے کے ارز نے کے لیے ہندووں کی نگاہ انتخاب مسلمانوں میں سے بھی قادیان کے دشتے اور اکھنڈ بھارت کے تقیدہ سے وہ آٹھیں کے لیے آلہ کار بنائے ہوئے ہیں، بہرحال جب قادیانی اور کے کے ضرورت اور ابھیت کا احساس ہوا اور آ قائے برطانیہ کا اور کی ترجمان پیغام صلح ساجون احساس ہوا اور آ قائے برطانیہ کا اور کی ترجمان پیغام صلح ساجون ۱۹۳۹ء۔ جب ۲۹مئی ۱۹۳۹ء کو کی خرود کے بھائی چوہدی اسداللہ خان قادیانی محمود کے بھائی چوہدی اسداللہ خان قادیانی محمود کے نیان کیا اور اس کے بعد کا گریس قادیانی محمد جوڑ نے مستقل کے نیال کیا اور اس کے بعد کا گریس قادیانی کھ جوڑ نے مستقل

م اور مکم معظمہ کی چھاتیوں کے دودھ کوخٹک بنا کر اور مسلمانوں کرنے کی خوثی ہندووں سے بڑھ کر اور کسے ہوسکتی تھی اور جس سے منہ موڑ کر ساویہ کو قبلہ بنایا اس طرح قادیانیوں نے مکہ اور قادیان کی طرف موڑ نا جا ہا تو اس مسجد ضرار کی تغییر پر ہندو اودی چنانچہ ڈاکٹر شکر داس مشہور ہندولیڈر کا بیان اس کے لیے اثر میں لکھا:

رستوں کو اگر کوئی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے تو وہ احمدیت ہوں گے ہے کہ مسلمان جس قدر احمدیت کی طرف راغب ہوں گے کرنے لگیں گے۔ مسلمانوں میں اگر عربی تہذیب اور جاپان روہ یہی احمدی تحریک ہے جس طرح ایک ہندو کے مسلمان بن

1942

کے وفادار بن کراس کا شکار کرتے رہیں۔ ایک آزاد اور خود مخار مسلمان ریاست ان کے لیے وفادار بن کراس کا شکار کرتے ہیں اس کے بین اس کے بین اس کے ساتھ اندازہ ان تحریرات سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس میں مرزا قادیانی نے کہا:۔

نہ تھے

عناصر

مخالفت

اور وجو لعنی قیا

ہے اتف

اسےم

عقيدتا

مسلمانو

سگيا تو

کی بعث

هر قادیا (اب َ

زعماءعو

ہے الّ

لتمجهت

سابق

"اگر ہم بہاں (سلطنت انگلشیہ) نے نکل جائیں تو نہ جارا مکہ میں گزارہ ہوسکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں۔ (ملفوظات احمدیہ جام ۲۸)

تبليغ رسالت ج ششم ص ٦٩ پر لکھتے ہیں: ِ

" بیں اپنے کام کونہ کم میں اچھی طرح چلاسکتا ہوں نہ مدینہ نہ روم، نہ شام میں، نہ ایران میں، نہ کائل میں گراس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں۔" داریان میں، نہ کائل میں گراس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں۔")

ری تو سوچواگرتم اس گورنشث کے سائے سے باہرنگل جاؤ تو پھرتمہارا ٹھکانا کہال ہے؟ ہر ایک اسلامی سلطنت شمصیں قبل کرنے کے لیے دانت پیس رہی ہے کیونکدان کی نگاہ بیس تم کافر اور مرتد تھہر چکے ہو۔ (تبلغ رسالت ج دہم س۱۲۸ مجموعہ اشتہارات ج ۲۳ ص۵۸۸)

الفضل ۱۹۱۳ میر ۱۹۱۸ء میں مسلمانوں کی تین بڑی سلطنوں ٹرکی ایران اور افغانستان کی مثالیں پر سمجھایا گیا ہے کہ کسی بھی اسلامی سٹیٹ میں ہمیں اینے مقاصد کی تکمیل کی کھلی چھٹی نہیں مل سکتی ایسے ممالک میں ہمارا حشر وہی ہوسکتا ہے جو ایران میں مرزاعلی محمد باب اور سلطنت ٹرکی میں بہاء اللہ اور افغانستان میں مرزائی مبلغین کا ہوا۔''

ایک صاحب نے مرزابشر الدین محمود سے انگریزوں کی سلطنت سے ہمددی اور اس کے لیے ہرطرح ظاہری وخفیہ تعاون کے بارہ میں یہاں تک کہ جنگ میں اپنے لوگوں کو بحرتی کروا کر مدد دینے کے بارہ میں دریافت کیا تو انھوں نے اپنے سے موعود کے حوالے سے کہا کہ جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنجالنے کے قابل نہیں اس وقت تک ضروری ہے اس دیوار (انگریزوں کی حکومت) کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی الی طاقت رسلمان ہی مراد ہو سکتے ہیں) کے قبضہ میں نہ چلا جائے جواحمدیت کے مفاوات کے لیے زیادہ معنر اور نقصال رسال ہو۔

(افعنل قادیان جوری ۱۹۲۵ء)

یہ تھے قیام پاکتان کی مخالفت کے اصل اسباب

تقسيم مند كے مسلمان مخالف

اس میں شک نہیں کہ احمد یوں کے علاوہ کچھ مسلمان بھی تحریک پاکستان سے متفق

نہ تے گر ذرورہ عبارات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ مرزائیوں کی مخالفت اور بعض مسلمان عناصر کی مخالفت میں زمین و آسان کا فرق تھا مؤخر الذکر بینی پچے مسلمانوں کی انفرادی مخالفت ان کے صوابدید میں مسلمانوں کے مفاد بی کی وجہ سے تھی وہ اپنی مخالفت کے اسباب اور وجوہات بیان کرتے ہوئے تقیم کومسلم مفاد ..... کے تن میں نقصال رسال اور دومرا فریق لین تین قیام پاکستان کے داعی حضرات اسے مفید سجھتے تھے۔ گویا دونوں کومسلمانوں کے مفاد سے اقفاق تھا۔ طریق کارکا فرق تھا بدایک سیاسی اختلاف تھا جوسیاسی بصیرت برجنی تھا۔

جضوں نے خالفت کی نہ تو وہ الہام کے مدی تھے نہ کی وی کے نہ انعوں نے اسے مشیت البی اور کسی نام نہاد نہی کی بعث کا تقاضا سمجھ کر ایبا کیا۔ ان بیل سے فہ بہا اور عقیدتا دونوں کو اسلامی نظام عدل و انساف اور اسلامی خلافت راشدہ پر ایمان تھا دونوں مسلمانوں بی کی خاطر اپنے اپنے میدانوں بیں سرگرم کار رہے اور بالآخر جب پاکستان بن گیا تو مخالفت کرنے والے مسلمان زمماء نے اس وقت سے لے کر اب تک اپنی ساری جدوجہداس نوزائیدہ ریاست کے استحکام وسالمیت میں لگا دی ہے۔ محر جہاں تک احمد یوں کا تعلق ہے ان کا تصور اکھنڈ بھارت نہ صرف سیاسی بلکہ فربی عقیدہ بھی تھا۔ مرزا محود کہا کرتے کہ اللہ تعالی کی مشیت بندوستان کو اکٹھا رکھنا چا ہتی ہے اور بیر مرزا غلام احمد قادیانی کی بعثت کا تقاضا ہے اس طرح اکھنڈ بھارت کے تصور کو البام اور مشیت ربانی کا ورجہ دے کر ہر قادیانی کو مشیت البی کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کا پابند کر دیا گیا اور جن لوگوں نے ہرقادیانی کو مشیت البی کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کا پابند کر دیا گیا اور جن لوگوں نے ہرقادیانی کو مشیت البی کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد کا پابند کر دیا گیا اور جن لوگوں نے دیا خواہ وہ قائدا عظم سے یا سیاس ذیم استحد کا میا سے خاہ وہ قائدا عظم سے یا سیاس ذیم اور خواہ وہ قائدا عظم سے یا سیاس نے مشیت البی کے خلاف کام کیا۔ دیم اور خواص مرزا نیوں کے عقیدہ بھی گویا سب نے مشیت البی کے خلاف کام کیا۔

احمد یوں کے ہاں اکھنڈ بھارت اس لیے ضروری تھا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سجھتے ہوئے کسی مسلمان ریاست کے مقابلہ بین غیر مسلم اسٹیٹ کو مفید مقصد سجھتے ہتے آج بھی وہ پاکستان کی شکل میں ایک مسلم ریاست جس کا جغرافیائی حدود اربعہ بھی محدود ہے کے مقابلہ بیں سیکولر اکھنڈ بھارت کو اپنے لیے مضبوط اور مفید سجھتے ہیں جبکہ ان کے لیے سرزا غلام احمد قادیانی کی بعض پیشگو تیوں نے اس تصور کو تقدّس کا جامہ بھی پہنا دیا ہے۔
کسی نہ کسی طرح پھر متحد ہونے کی کوشش

چنانچہ ۳ اپریل ۱۹۷۷ء کو چوہدری ظفر اللہ خان کے بیلتیج کے نکاح کے موقعہ پر سابق خلیفہ ربوہ مرزا بشیر الدین محود نے ایک اپنا رؤیا بیان کیا اور اس رؤیا (خواب) کی تعبیر

ار کرتے رہیں۔ ایک آزاد اور خود مخار مسلمان ریاست ان کے جہاں ان کے مسائی ارتداد مشکل سے برگ و بار لاسکتی ہیں اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے جس میں مرزا قادیانی نے کہا:۔
[سلطنت انگلامیہ ) سے نکل جا کیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارہ ہوسکتا (ملفوظات احمدید جاس ۴۸)

عشم ص ۱۹ پر لکھتے ہیں: و نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ نہ روم، نہ شام میں، راس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں۔'' (جموعہ اشتہارات ج ۲س ۲۷)

س گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمبارا ٹھکانا کہاں مسمیں قمل کرنے کے لیے دانت پی رہی ہے کیونکدان کی تگاہ مور (تبلغ رسالت ج دہم ص۱۲۳ مجود اشتبارات ج ۲ ص۵۸۳)

اواء میں مسلمانوں کی تین بڑی سلطنوں ٹرکی ایران اور افغانستان کہ کہی ہمیں اپنے مقاصد کی بحیل کی کھلی کہ کہی اسلامی سٹیٹ میں ہمیں اپنے مقاصد کی بحیل کی کھلی کہ میں ہمارا حشر وہی ہوسکتا ہے جو ایران میں مرزاعلی محمد باب راور افغانستان میں مرزائی مبلغین کا ہوا۔"

نے مرزا بشیر الدین محمود سے انگریزوں کی سلطنت سے ہمدردی اور ان وخفیہ تعاون کے بارہ میں یہاں تک کہ جنگ میں اپنے لوگوں کے بارہ میں دریافت کیا تو انھوں نے اپنے میچ موجود کے حوالے میں احمدید نظام حکومت سنجالنے کے قابل نہیں اس وقت تک یزوں کی حکومت) کو قائم رکھا جائے تا کہ یدنظام کی ایسی طاقت کے بیند میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ جو احمدیت کے مفادات کے لیے بیند میں نہ بیند میں دوری ۱۹۳۵ء)

ان کی مخالفت کے اصل اسباب مخالف

ں کہ احمد یوں کے علاوہ کچھ مسلمان بھی تحریک پاکستان سے متعق

IF X

اور اس سلسلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشینگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری ظفر اللہ خان کی موجودگی میں کہا۔

" د حضور نے فرمایا جہاں تک میں نے ان پیشینگوئیوں پر نظر دوڑائی ہے جو میں موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے متعلق ہیں اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس نعل پر جو میں موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بعثت سے وابستہ ہے غور کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا موں کہ ہندوستان میں ہمیں دوسری اقوام کے ساتھ مل جمل کر رہنا چاہیے اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے ساتھ مشارکت رکھنی چاہیے۔"

تو احمد ہ

محوزدار

کر دیا

حد بند

دعاوي

ساحت

مؤقفه

انعول

تغصيلا

باؤتذا

ے :

بحادر

" دهقیقت بی ہے کہ ہندوستان جیسی مفبوط ہیں جس قوم کومل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے اجمہ یت کے لیے اتی وسیع ہیں مہیا کی ہے۔ پہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمہ یت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندوسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر وشکر ہوکر رہیں تا کہ ملک کے حقیے بڑے نہ ہوں بہ شکل ہے گر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا کہ احمہ یت اس وسیح ہیں پر ترتی کرے۔ چنانچہ اس رؤیا میں ہے کہ ساری قومیں متحد ہوں تا کہ احمہ یت اس وسیح ہیں پر ترتی کرے۔ چنانچہ اس رؤیا میں اس طرف اشارہ ہے مکن ہے کہ عارضی طور پر پچھ افتر اتی ہو اور پچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے بہر حال ہم چاہج ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان ہے اور ساری قومیں باہم شیر وشکر ہو کر رہیں۔ " بہرحال ہم چاہج ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان ہے اور ساری قومیں باہم شیر وشکر ہو کر رہیں۔ "

"میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے کہ ہے کہ میں قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے۔ بداور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضا مند ہوئے تو خوثی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر بدکوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جا کیں۔" (میاں مرزامحود خلیفد ربوہ الفضل کامی 1902ء)

# ويتيكن سنيث كامطالبه

یا کتان کی حد بندی کے موقع پر غداری

جاعت احمد یہ بھی کا خالف تھی لیکن جب خالفت کے باوجود تھیم کا اعلان ہو گیا اور اور اور اور اور اس کی جس کی وجہ سے اور اسپور کا شلع جس جس قادیان کا قصبہ واقع تھا پاکستان سے کاٹ کر بھارت جس شال کر دیا گیا۔ اس اجمال کی تفصیل ہے ہے کہ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیل ہے ہے کہ حد بندی کمیشن جن دنوں بھارت اور پاکستان کی حد بندی کی تفصیلات طے کر رہا تھا کا گھرس اور سلم لیگ کے نمائندے دونوں اپنے اپ دعاوی اور دلائل پیش کر رہے تھے۔ اس موقعہ پر جماعت احمد ہیے باؤتھری کمیشن کے ممائند انگرا ایک مختر نامہ پیش کیا اور اپنے لیے کا گھرس اور سلم لیگ دونوں سے الگ مؤتف اختیار کرتے ہوئے قادیان کو ویٹیکن ٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا اس مختر نامہ بیل انبحہ انھوں نے اپنی تعداد اپنے علیمہ فرجب، اپنے فوجی اور سول ملازشن کی کیفیت اور دوسری تفصیلات درج کیس۔ نتیجہ ہے ہوا، احمد یوں کا ویٹیکن سٹیٹ کا مطالبہ تو تسلیم نہ کیا گیا البتہ باؤٹھری کمیشن نے احمد یوں کے میور شرص سے ہو فائدہ حاصل کر لیا کہ احمد یوں کو مسلم افلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم ترین علاقے باؤٹھرری کمیشن نے احمد یوں کے مسلم افلیت کا ضلع قرار دے کر اس کے اہم ترین علاقے بھارت کے حوالے کر دیے اور اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے میا بلکہ بھارت کی حوالے کر دیے اور اس طرح نہ صرف گورداسپور کا ضلع پاکستان سے میا بلکہ بھارت کی حقیم پڑپ کر لینے کی راہ مل گئی اور شیم پر پاکستان سے کیا بلکہ بھارت کو شیم پڑپ کر لینے کی راہ مل گئی اور شیم پر پاکستان سے کشاگیا۔

چنانچ سيد مير نور احمد سابق وارئيكر تعلقات عامد ايني يادداشتول" ارشل لاء

ے مارشل لا وتک" میں اس واقعہ کو بول تحریر کرتے ہیں۔

لیکن اس سے بیہ بات واضح ہوگئ ہے کہ ایوارڈ پر ایک مرتبدد حظ ہونے کے بعد ضلع فیروز پور کے متعلق جس میں اوا اگست اور کا اگست کے درمیان عرصہ میں رد و بدل کیا اور رید کلف سے ترمیم شدہ ایوارڈ حاصل کیا جمہا۔

کیاضلع کورداسپور کی تقسیم اس الوارڈ میں شامل تھی جس پررید کلف نے ۸ اگست کو وسور کی ہے جے یا اموارڈ کے اس حصر میں بھی ماؤنٹ بیٹن نے ٹی ترمیم کرائی۔ افواہ بھی

احمة قادياني كى پيشينگوئيوں كا ذكركرت بوئ چوبدرى ظفرالله

ایا جہاں تک میں نے ان پیشینگوئیوں پر نظر دوڑائی ہے جو میں اللہ تعالی کے اس نعل پر جو میں اللہ تعالی کے اس نعل پر جو میں ان کی بعثت سے وابستہ ہے غور کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ان دوسری اقوام کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہیے اور ہندوؤں اور یہ کوئی چاہیے۔''

ہے کہ ہندوستان جیسی مضبوط ہیں جس قوم کوئل جائے اس کی رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمہ بیت کے لیے بید لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرتا چاہتا احمہ بیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے۔ اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کے اور ساری قویش شیر وشکر ہوکر رہیں تا کہ ملک کے حقے بخر بیت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مشکل ہے مگر اس کے نتائج بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ عارضی طور پر پچھ افتر آتی ہو اور پچھ وقت کے لیے دونوں ہے کہ عارضی طور پر پچھ افتر آتی ہو اور پچھ وقت کے لیے دونوں اللہ عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے اللہ عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہے کہ جلد دور ہو جائے لئٹ ہندوستان ہے اور ساری قویش باہم شیر وشکر ہوکر رہیں۔''

ہتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرتا پڑے۔ بداور بات ہے کہ امند ہوئے تو خوثی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر بدکوشش کریں فعد ہوجا کیں۔" (میاں مرزامحود ظیفہ ربوہ افضل عامی عامور)

100

أكراك

<u> L</u>t

ہے اور ضلع فیروز بور والی فائل سے اس کی تقدیق ہوتی ہے۔ اگر ابوارڈ کے ایک حصتہ میں نا جائز طور پر رد و بدل ہوسکنا تھا تو دوسرے حصول کے متعلق بھی پیشبہ پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب حد بندی کمیشن کے مسلمان ممبروں کا تاثر رید کلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ مورداسپور جو بہرحال ملم اکثریت کا ضلع تھا قطعی طور پر پاکستان کے حصے میں آ رہا ہے ليكن جب الوارة كا اعلان موا تو نهضلع فيروز يور ك تصيلين باكتان من أكي اور نهضلع مورداسپور (ماسوائے مخصیل شکر گڑھ) یا کتان کا حصتہ بنا۔ کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے تشمیر کے نظام نگاہ سے ضلع مورداسپور ک خصیل بیمان کوٹ کی اہمیت کا کوئی ذکر آیا تھا یانبیں غالبانبیں آیا تھا۔ کیونکہ یہ پہلوکیشن کے نقط نگاہ سے قطعا غیر متعلّق تھا۔ ممکن بر ٹیکلف کواس نقطے کا کوئی علم بی نہ تھا۔ لیکن ماؤنٹ بیٹن کو معلوم تھا کہ تخصیل پٹھان کوٹ کے ادھر اُدھر ہونے سے کن امكانات كراسة كل سكت بيل- اورجس طرح وه كالكرس كحق ميل برقتم كى بايمانى كرنے برأتر آيا تھا۔اس كے پیش نظريه بات ہرگز بعيداز قياس نہيں كەرىڭدكلف عواقب اور نتائج کو بوری طرح سمجما ہی نہ ہو اور اس یاکتان وشنی کی سازش میں کردارعظیم ماؤنث یٹن نے ادا کیا ہو۔ ضلع مورداسپور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اس کے متعلّل چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی جومسلم لیگ کی وکالت کررہے تھے خود بھی ایک افسوس ناک حرکت کر چکے ہیں۔ انھوں نے جماعت احمریہ کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی نمائندگی مسلم لیگ کررای تقی ) جداگاند حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احدید کا نقط نگاہ ب شک یکی تھا کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا پند کرے گی لیکن جب سوال یہ تھا کہ مسلمان ایک طرف اور باقی سب دوسری طرف توکسی جماعت کا این آپ کومسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کرنا مسلمانوں کی عددی قوت کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا اگر جماعت احدیدید حرکت نہ کرتی جب بھی ضلع گورداسپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا۔ لیکن بیرحرکت (روزنامه مشرق۳ فروری ۱۹۲۳ء)

اب اس سلسله می خود حد بندی کمیشن کے ایک ممبر جسٹس محمد منیر کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ فرما کیں: ''اب ضلع محورداسپور کی طرف آئے کیا یہ سلم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔''
اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی لیکن پٹھان کوٹ تخصیل اگر بھارت میں شامل کر دی جاتی تو باتی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود کوٹ د بڑھ ما تا۔

مزید برآن مسلم اکثریت کی محصل فکر گڑھ کو تقسیم کرنے کی مجبوری کیوں پیش آئی اگر اس مخصیل کوتقتیم کرنا ضروری تھا تو دریائے راوی کی قدرتی سرحد یا اس کے ایک معاون نالے کو کیوں نہ قبول کیا گیا بلکہ اس مقام سے اس نالے کے مغربی کنارے کو سرحد قرار دیا گیا۔ جہاں بینالدریاست سمیرے صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ کیا گورداسپور کواس لیے بعارت میں شامل نیا گیا کہ اس وقت بھی محارت کوکشمیرے نسلک رکھنے کا عزم وارادہ تھا۔ اس همن میں میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے برمجبور مول میرے لیے سے بات ہمیشدنا قابل فہم رہی ہے کہ احدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا کیوں اہتمام کیا۔ اگر احمدیوں کومسلم ایک کے مؤتف سے اتفاق نہ ہوتا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوس ناک امکان کے طور برسمجھ میں آسکی تھی۔شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلم لیگ ے مؤتف کوتقویت کہنجانا جا ہے تھے۔ لیکن اس سلسلے میں انعول نے شکر گڑھ کے مختلف حصول کے لیے حقائق اور اعداد وشار پیش کیے اس طرح احمد یوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ جمین اور نالہ بستر کے درمیانی علاقے غیرمسلم اکثریت میں ہیں اور اس دعویٰ کے لیے ولیل میسر کر دی کہ اگر نالہ اُچھ اور نالہ بھین کا در میانی علاقہ بھارت کے حصہ میں آیا تو نالہ تجین اور نالہ بستر کا درمیانی علاقہ از خود محارت کے حمتہ میں آجائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیعلاقہ جارے پاکستان کے حقے میں آ گیا ہے۔ لیکن کورداسپور کے متعلّق احمد یول نے اس وقت سے جمارے لیے سخت مخصہ پیدا کر دیا۔" (روز نامہ نوائے وقت ٤ جولائی ١٩٦٣م) اس معاملہ کا افسوسناک پہلویہ ہے کہ ایک طرف قادیانی رید کلف کمیشن کو الگ سٹیٹ کا میمور عدم دے رہے تھے اور دوسری طرف وہی چوہدری ظفر الله خال كميشن كے سامنے پاکستانی کیس کی وکالت کررہے تھے جو بقول ان کے اٹی جماعت کے اس خلیفہ کو مطاع مطلق کتے تھے۔ جن کا عقیدہ بیتھا کہ اکھنڈ بھارت اللہ کی مثیت اور سے موعود کی بعثت كا تقاضا ہے ايك ايسے فض كو پاكتاني وكالت سروكر دينا جس كاضمير عى ياكتان كى حمایت گوارہ نہ کر سکے ناوانی نہیں تو اور کیا تھا اور خود چوبدری ظفر اللہ کا ایسے در بردہ خیالات ومقاصد کے ہوتے ہوئے یا کتانی کیس کو ہاتھ میں لینا منافقت نہیں تو اور کیا تھا ببرحال ادھر چوہدری صاحب ریدکلف کے سامنے یا کتانی کیس از رہے تھے ادھر الن کے امیر اور مطاع مطلق مرزامحمود احمد نے علیحدہ میمورندم پیش کر دیا اس طرح بید دودهاری تکوار کی جنگ مورداسپور ضلع کی تین مخصیلوں کو یا کتان سے کاٹ کر جھارت جانے برختم ہوئی ادر کشمیر کو یا کتان سے کاٹ دینے کی راہ بھی ہموار کردی گئ۔

سے اس کی تقدیق ہوتی ہے۔ اگر ایوارڈ کے ایک حصر میں تو دومرے حصول کے متعلّق نبھی بیشبہ پیدا ہوتا ہے۔ پنجاب ) کا تار رید کلف کے ساتھ آخری گفتگو کے بعد یہی تھا کہ یت کا ضلع تھا قطعی طور پر پاکستان کے حضے میں آ رہا ہے و نهضلع فيروز يور ي تحصيلين باكستان مين آئين اور نهضلع ڑھ) یا کتان کا حصہ بنا۔ کمیشن کے سامنے وکلاء کی بحث کا مشکل ہے کہ کمیشن کے سامنے کشمیر کے نقطہ نگاہ سے ضلع كى الجمينة كاكونى ذكرآيا تها مانبيس غالبًا نبيس آيا تها\_ كيونكه غیر متعلّق تھا۔ ممکن ہے رید کلف کو اس نقطے کا کوئی علم ہی نہ تا کہ تحصیل پھان کوٹ کے إدهر أدهر ہونے سے كن - اورجس طرح وہ کا گرس کے حق میں ہرفتم کی بے ایمانی ب نظریه بات برگز بعیداز قیاس نہیں که ریڈ کلف عواقب اور واوراس بإكتان رشمني كي سازش ميس كردار عظيم ماؤنث ور کے سلسلے میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے اس کے نی جومسلم لیگ کی وکالت کررہے تھے خود بھی ایک افسوس نے جماعت احمر بید کا نقطہ نگاہ عام مسلمانوں سے (جن کی ا گاند حیثیت میں پیش کیا۔ جماعت احمد یہ کا نقطہ نگاہ بے نامل ہونا پیند کرے گی لیکن جب سوال بیرتھا کہ مسلمان لمرف توکسی جماعت کا اینے آپ کومسلمانوں سے علیحدہ ، کو کم ثابت کرنے کے مترادف تھا اگر جماعت احمدیہ یہ سپور کے متعلق شاید فیصلہ وہی ہوتا جو ہوا۔ لیکن پیر حرکت (روزنامه مشرق ۳ فروری ۱۹۶۳ء)

حد بندی نمیشن کے ایک ممبر جسٹس محد منیر کا ایک حوالہ بھی رکی طرف آئے کیا میسٹم اکثریت کا علاقہ نہیں تھا۔'' کداس ضلع میں مسلم اکثریت بہت معمولی تھی لیکن پٹھان کر دی جاتی تو باتی ضلع میں مسلم اکثریت کا تناسب خود كانتے برگز

احدیہ کے راولپنڈی

لندن مرک بیں۔کونڈ

کیا ہی<sup>کنو</sup>

مندوبين

26

يس مجوز

برغوركر

يأكستاا

## سیاسی عزائم اور منصوب ملک دشمن سیاسی سرگرمیاں

اب ہم اس سوال کا جائزہ لیتے ہیں کہ بظاہر ایک خالص فہ ہی جماعت کہلانے والی تنظیم اور تحریک کے سیاس عزائم اور مساعی کیا ہیں۔

مرزائی حفرات بیک وقت کی کھیل کھیتے ہیں۔ایک طرف ندہب اوراس کی تبلیغ کی آڑ لے کر ایک خالص فرت کی کھیل کھیتے ہیں۔ایک طرف ان کی آڑ لے کر ایک خالص فرہی جماعت ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ان کے سیاس عزائم اور منصوبے نہایت شدت سے اور منظم طریقے سے جاری رہتے ہیں اور اگر کہ میں مسلمانوں کی اکثریت ان کے سیاس مشاغل اور ارادوں کا محاسبہ کرے تو ایک مظلوم فرہی اقلیت کا رونا رو کر عالمی ضمیر کو معاونت کے لیے پکارا جاتا ہے۔ حالیہ واقعات ہیں لندن میں مغربی ونیا کی جی و لیدا اور اس کے جواب میں مغربی ونیا کی جی و پکارای کھنیک کی واضح مثال ہے۔

فرہی نہیں سیاسی تنظیم نہ ہب اور سیاست کے اس دوطرفہ نائک میں اصل حقیقت نکاموں سے مستور ہو جاتی ہے اور خفائل سے ب خبر دنیا بچھتی ہے کہ واقعی پاکستان کے دنیہ بی جنونی'' ایک بے ضرر چھوٹی می اقلیت کو کچلنا چاہتے ہیں لیکن واقعات اور حقائل کیا ہیں اس کا اندازہ حسب ذبل چند حوالوں اور پاکستانی سیاست میں اس جماعت کے ملی کردار سے لگانا چاہیے۔ مرزامحود احمد قادیانی نے ۱۹۲۲ء میں خطبہ جمعہ کے دوران کہا تھا:

" دونہیں معلوم ہمیں کب خدا کی طرف سے دنیا کا چارج سپردکیا جاتا ہے ہمیں اپنی طرف سے دنیا کا چارج سپردکیا جاتا ہے ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہیے کہ دنیا کو سنجال سکیں۔ " (افضل ۲۷ فروری ۲۹ مارچ ۱۹۲۲ء) اس سے پہلے ۱۳ فروری ۱۹۲۲ء کو "افضل" میں خلیفہ محمود احمد کی بید تقریر شاکع ہوئی۔ "ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہیے ہیں۔ "

۱۹۳۵ء میں کیا کہ:

"اس وقت تک که تمهاری بادشامت قائم نه مو جائے تمعارے رائے سے بیہ

(الغضل ٨ جولائي ١٩٣٥م)

كاف بركز دورنيس بوسكة -"

1900ء میں انعوں نے اپنے ساس عزائم کا اظہاراس طرح کیا کہ:

"جب تک جماعت احمد بہ نظام حکومت سنجالنے کے قابل نہیں ہوتی اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار (انگریزی حکومت) کو قائم رکھا جائے۔"

(الفعنل قاديان ٣ جنوري ٢٥٥م)

1960ء کے بعد حصول اقترار کے بیدارادے تحریوں میں عام طور پر پائے جانے گئے۔ جسٹس منیر نے بھی اپنی رپورٹ کے صفحہ ۲۰۹ پر اکھا ہے کہ:

"1970ء سے کے کر 1972ء کے آغاز تک ان کی (احمد یوں کی) بعض تحریوں سے متکشف ہوتا ہے کہ وہ برطانیہ کے جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے۔"

(ربورث تحقيقاتي عدالت فسادات وخاب ص ٢٠٩)

ان سیای عزائم سے مزید بردہ ۲۵ء ش لندن میں منعقد ہونے والے جماعت احدید کے پہلے اور پی کونش سے اٹھ جاتا ہے جس کا افتتاح سرظفر اللہ نے کیا روز نامہ جنگ راولپنڈی ۴ اگست ۲۵ء جلد عشارہ ۴۰۰۹ فرسٹ ایڈیش میں خبر دی گئی ہے کہ:

لندن اکست (نمائندہ جنگ) جماعت احمد یہ کا پہلا یور پی کونش جماعت کے لئدن مرکز میں منعقد ہورہا ہے جن میں تمام یور پی ممالک کے احمد یمشن شرکت کر رہے ہیں۔ کونشن کا افتتاح گذشتہ روز ہیگ کے بین الاقوامی عدالت کے جج سرظفر اللہ خان نے کیا یہ کونشن کا افتتاح گذشتہ روز ہیگ کے بین الاقوامی عدالت کے جج سرظفر اللہ خان اپنے مشن کیا یہ کونشن کا اگست تک جاری رہے گا۔ جماعت نے محالات مو چکے ہیں۔ کونشن میں شریک قائم کر لیے ہیں۔ برطانیہ میں جماعت کے ۱۸ مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ کونشن میں شریک مندو بین اور دولت کو از سرتو تقسیم کیا جائے سا ہو کاری اور سود پر پابندی لگا دی جائے اور شراب نوشی منوع قرار دی جائے۔

اس خبر کے خط کشیدہ الفاظ میں احمدی جماعت کے برسر افتدار آنے کی صورت میں مجوزہ اصلاحات کا ذکر ہے کیا کوئی غیر سیاس جماعت اس قتم کے امکانات اور اصلاحات برغور کر سکتی ہے؟

بإكستان مين قادياني رياست كامنصوبه

مرزامحود نے ۵۲ء کے شروع میں بیاعلان کرا دیا تھا کہ: ''اگر ہم ہمت کریں اور تنظیم کے ساتھ محنت سے کام کریں تو ۵۲ء میں انقلاب ۵۲ ا

## بیاسی عزائم اورمنصوب ملک دشمن سیاس سرگرمیاں

، کا جائزہ لیتے ہیں کہ بظاہر ایک خالص ندہی جماعت کہلانے عزائم اور مسامی کیا ہیں۔

کی وقت کی کھیل کھیلتے ہیں۔ ایک طرف ندہب اور اس کی تبلیغ ایک معاصت ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں۔ دوسری طرف ان ہارت شدت سے اور منظم طریقے سے جاری رہتے ہیں اور اگر ان کے سیاسی مشاغل اور ارادوں کا محاسبہ کرے تو ایک مظلوم مضمیر کو معاونت کے لیے پکارا جاتا ہے۔ حالیہ واقعات ہیں رائد خان کا واویلا اور اس کے جواب ہیں مغربی ونیا کی چیخ و

ندہب اور سیاست کے اس دو طرفہ نا تک میں اصل حقیقت ہے اور حقائق ہا کتان کے اور حقائق سے بے خبر دنیا سجھتی ہے کہ واقعی پاکتان کے چھوٹی می اقلیت کو کپلنا چاہتے ہیں لیکن واقعات اور حقائق کیا چھوٹی می اقلیت کو کپلنا چاہتے میں اس جماعت کے علی کردار ۔ قادیا فی نے ۱۹۲۲ء میں خطبہ جمعہ کے دوران کہا تھا:
کہ دنیا کو سنجال کیس ۔ " (افعنل ۲۲ فروری ۲۹ مارچ ۲۲ء)

روری ۱۹۲۲ء کو''الفضل'' میں خلیفہ محمود احمد کی بیہ تقریر شائع لرنا چاہتے ہیں۔''

ر تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے تھمارے رائے سے بیہ

المالح

Tar

ریا کر سکتے ہیں (آگے چل کرکہا) ۵۲ موگزرنے ندد بیجئے جب احمدیت کا رعب دشن اس رنگ میں محسول ند کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جا سکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی آغوش میں آگرے۔'' (انفسل ۱۱ جزری ۵۲)

واضح رہے کہ بیداعلان رہوہ میں قادیانی فرقہ کے سیاسی فوبی اور کلیدی ملازمتوں پر فائز اہم عہدہ داروں کے اہم اجتماع اور مشورے کے بعد کرایا گیا تھا اور ابھی پندرہ ماہ گزرنے نہ پائے تھے کہ اس اعلانِ انقلاب کی ایک صورت فسادات پنجاب۵۳ء کی شکل میں فلام موئی۔

آ کنده ز:

ناجائز فأ

میں بڑھ

قادياني

سفارتی

سامراجى

\_نے ورو

اضطرار

پيدا ہو

كليدى

فلابركم

k 7

اس سلسلہ میں موجودہ مرزا ناصر احمہ کے اعلانات دس بزار کھوڑوں کی تیاری اور اس طرح کے ٹی منصوبے اس کثرت سے ان کے اخبارات میں آتے رہے کہ سب پرعیاں ہیں۔ سیاس عزائم کی بیدا یک معمولی سی جھلک تھی اور قیام پاکستان کے فوراً بعد مرزائیوں کے حصول افتدار کا ربحان امجر کر بڑی شدت سے حسب ذیل صورتوں میں سامنے آنے لگا۔

(۱)....کی ند کمی طرح پورے ملک میں سیاسی افتدار حاصل کیا جائے۔

(٣)..... تمام كليدى مناصب ير قبعند كيا جائـ

سر ظفر الله خال کا کروار اس پروگرام اور سای عزائم کے حصول کا آغاز چوہدی ظفر الله خال نے اپنے دور وزارت میں بڑے زور وشور سے کیا۔ چوہدی ظفر الله بڑے فخر سے کہا کرتے کہ وہ چین جائیں یا امریکہ ہر جگہ مرزائیت کی تبلیغ کریں گے۔ وہ اپنی جماعت کے امیر کومطاع مطلق سجھتے تھے وہ نہ صرف احمدیت کو خدا کا لگایا ہوا پودا سجھتے تھے بلکہ یہ بھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود کو تکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ نہ بہ ہونا بابت نہیں ہوسکتا ایسے خیالات کا اظہار وہ صرف تی مجالس بلکہ سرکاری طازم ہوتے ہوئے احمدیت کے تبلیغی اجماعات میں بھی برطا کیا کرتے تھے۔

(المعظم المعنى المعنى

مر یہ نصیحت بوجوہ کارگر نہ ہوسکی اور جمیں زہر کا ایک پیالہ نہیں گئی کئی پیالے پینے پڑے۔ چوہدری ظفر اللہ موصوف تقیم سے پہلے بھی اپنی سرکاری پوزیشن سے سراسر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قادیانی مفادات کے لیے کام کرتے رہے گرتقیم کے بعد اس میں بڑھ چڑھ کر اضافہ کر دیا۔ وزارت فارجہ کے سہارے سے انھوں نے غیر ممالک میں قادیانی تحریک کو تقویت پہنچائی اور اس وقت سے لے کر اب تک بیدلوگ پاکستان کے سفارتی ذرائع سے اپنے باطل تبلیغ کے نام پر عالم اسلام کے خلاف سیاسی، جاسوی اور سامراجی مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ ایسے قادیانی حاشیہ برداروں نے ملی زر مبادلہ آئی سامراجی مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ ایسے قادیانی حاشیہ برداروں نے ملی زر مبادلہ آئی سامراجی مفادات کا کہ جب بھی اس طرح کی خبریں آئیس مسلمانوں میں تشویش اور اضطراب کی لہر دوڑی اور قومی آمبلی تک اس بارہ میں آ وازیں اٹھائی گئیں۔

میدا ہوئی جس میں سواد اعظم نے دیگر مطالبوں کے علاوہ سرظفر اللہ اور دیگر مرزائیوں کا پیدا ہوئی جس میں سواد اعظم نے دیگر مطالبوں کے علاوہ سرظفر اللہ اور دیگر مرزائیوں کا کلیدی مناصب سے علیحدگی پر زور دیا گیا تھا گر ہم ان کے بیرونی آ قاؤں مغربی سامراح کے ہاتھوں استے بے بس ہو بچ تھے کہ سینکڑوں مسلمانوں کی شہادت کے بعد بھی ''اس وقت کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے سرظفر اللہ کی علیحدگی کے بارہ میں میں معاملہ میں کوئی کاروائی نہیں کر سکتے۔''

فاہری مدوہ میں استعمال میں معلیہ کی فض تھا جس کے افسوسناک کردار کا وزارت خارجہ جیسے اہم منصب پر فائز یہی فض تھا جس کے افسوسناک کردار کا ایک رخ حال ہی میں لنڈن میں ان کی پرلیس کانفرنس مورجہ ۵ جون ۲۰۵ کی شکل میں سامنے آیا ہے پیلی کانفرنس پاکستانی اخبارات میں آ چکی ہے۔مغربی پرلیس، بی بی می اور آگاش دانی جمال جاتی ہو پیکنڈہ کی مہم چلائی جس متم کی مہم المیہ مشرقی پاکستان سے پہلے چلائی گئی تھی۔

بہر حال یہ ایک مثال تھی اس بات کی کہ کلیدی مناصب پر فائز ہونے کی شکل میں ان لوگوں کے باتھوں ملک و ملت کے مفادات کو کتنا نقصان کانچ سکتا ہے۔ ۲۵ م ۲۵ کها) ۵۲ موگررنے نه دیجئے جب احمدیت کا رعب وشن اس ب احمدیت مثانی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہو کر احمدیت کی (انفشل ۱۱ جوری ۵۲)

ان ربوہ میں قادیانی فرقد کے سیای فوتی اور کلیدی ملازمتوں م اجتاع اور ابھی پندرہ ماہ علان انتقاب کی ایک صورت فسادات بنجاب ۵۳ء کی شکل

ہ مرزا ناصر اجمہ کے اعلانات دس بزار گھوڑوں کی تیاری اور اس اسے ان کے اخبارات میں آتے رہے کہ سب پرعیاں ہیں۔ معمولی میں جھلک تھی اور قیام پاکستان کے فوراً بعد مرزائیوں ریدی شدت سے حسب ذیل صورتوں میں سامنے آنے لگا۔ المک میں سیاسی افتدار حاصل کیا جائے۔

یک صوبہ یا علاقہ کو قادیانی سٹیٹ کی حیثیت دی جائے۔ وفی تمام اہم شعبول، وسائل اور ذرائع کو اپنے عزائم کے

بغنه کیا جائے۔

اس پروگرام اور سیای عزائم کے حصول کا آغاز چو ہدری رت چی پردی رت چیل بردی خفر اللہ بوے فخر اللہ بوے فخر اللہ بوے فخر اللہ بوے فخر اللہ بوا پودا بجھتے تھے وہ ند صرف احمدیت کو خدا کا لگایا ہوا پودا بجھتے تھے یائی کے وجود کو نکال دیا جائے تو اسلام کا زندہ فذہب ہوتا کا اظہار وہ صرف فجی مجالس بلکہ سرکاری طازم ہوتے ہوئے کئی برطا کیا کرتے تھے۔

نل ۳۱ می ۵۲ م ۵ ج ۳۰ نبر ۱۳۰ کراچی کے احمدی اجماع کی تقریر) را لیے خض کو جب وزارت فارجہ جیسا اہم عہدہ ویا گیا جس ت فانوں کا قیام اور پاکستان سے روابط قائم کرانے کا کام

تمام محکموں اور کلیدی مناصب پر قبضه کرنے کا منصوبہ مرزائیوں کے وہن میں کلیدی مناصب کی بھی مہم اور نازک پوزیش پہلے سے موجود ہے۔ اور ان کی تحریرات، اعلانات ادر سرکاری حکموں پرمنظم بصنہ کرنے کے پروگرام کا واضح فبوت ل جاتا ہے۔

مرزامحود نے اپی جماعت کوخاطب کرتے ہوئے کہا:

"جب تک سارے محکموں میں مارے آ دی موجود نہ موں ان سے جماعت پوری طرح کام نہیں لے سکتی۔ مثلاً موٹے موٹے مکموں سے فوج ہے، پولیس ہے، ایدنسٹریشن ہے، ریلوے ہے، فائنس ہے، کسٹر ہے، انجینئر نگ ہے، یہ آٹھ دی مولے موٹے مینے ہیں جن کے ذریعے سے جماعت اپنے حقوق محفوظ کرسکتی ہے۔ ہماری جماعت کے نوجوان فوج میں بے تحاشا جاتے ہیں اس کے نتیج میں ہماری نبست فوج میں دومرے محكموں كى نسبت سے بہت زيادہ ہے اور ہم اس سے اسے حقوق كى حفاظت كا فائدہ نہيں اٹھا سكتے۔ باقی محكمے خالى بڑے ہیں۔ بے شك آپ لوگ اپنے الركوں كونوكرى كراكيں ليكن وہ نوكرى اس طرح كول ندكرائى جائے جس سے جماعت فائدہ اٹھا سكے پيے بھى اس طرح كمائ جاكين كه برميغ ش ماري آدى مول اور برجكه مارى آواز بي سكهـ" (خطبه مرز المحمود احمد مندرجه الفضل ۱۱ جنوري ۱۹۵۲ عص ٢ ج ٢٠ نمبر ١٠)

کلیدی مناصب کی اہمیت اور مطالبہ علیحد گی کے دلائل اس دامنع بروگرام اورمنصوبول کو دیکید کر اورسرکاری محکموں میں مرزائیوں کا اپنی آبادی سے بدرجہا بدھ کر قبضہ کرنے پرمسلمان بجاطور پر بے چین ہیں ان کی سابقہ روش کو و کم کر اگر وہ میرمطالبہ کرتے کہ آئندہ دس سال میں ملک کے ہر محکمے میں کی بھی مرزائی ک مجرتی بند کر دی جائے تب بھی بدمطالبہ عین قرین انساف تھا۔ مرمسلمان اس سے کم تر مطالبدلین قادیانوں کوکلیدی مناصب سے سانے پراکٹفا کیے ہوئے ہیں۔جس کی معقولیت كى بنياد مرف يد نبهى نظرينيس كركى اسلامى سنيث يس قرآن وسنت كى واضح بدايات كى عناء برکسی بھی غیرمسلم کوکلیدی مناصب پر مامورنہیں کیا جاسکتا بلکداس کے علاوہ بدمطالبداس لي بحى كياجار إبك.

(۱) ..... بيالوك يجيل انكريزي دور مين مسلمانون كى غفلت اور انكريزون كى غيرمعمولي عنایات سے ناجائز فائدہ اٹھا کرمسلمانوں کے نام پرمسلمانوں کی ملازمتوں کے کوشکا

التخصال كربه (۲)..... آیا

اقلیت نے ثر

/I.....(٣)

بھرتی کر کے نہيں اٹھائی.

rı .....(rr)

انتظامييه مالب

كىقىمت كا

11.....(۵)

قاد بإنىت كۈ

ظيفہ نے ۲

میں مرزائین

(۲)....کلی

غداری کے

جرنيلوں كا

سلسلهين

اور لمکک ولم

مقابلے میر

ىستى آباد <sup>ك</sup> کہلاتا ہے

ريوه بيل م

التحصال كرتے آئے ہيں۔

(۲) ..... قیام پاکتان کے بعد حکر انوں کی غفلت یا بے حسی سے فائدہ اٹھا کر اس معمولی اقلیت نے شرح آبادی کے تناسب سے بدرجہا زیادہ ملازمتوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

ہفلیت کے سرن ا باوی سے خاسب سے بدر بہا ریادہ ملار سون پر بصد سرمیا ہے۔ (۳).....اس گروہ سے تعلق رکھنے والے اہم مناصب پر فائز افراد نے اپنے ہم مذہبوں کو بھرتی کر کے اور اپنے ماتحت اکثریتی طبقہ مسلمانوں کے حقوق پامال کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھائی۔

(٣) ..... اس كے نتیج میں ملك كے تمام اہم شعبوں فوجی، صنعتی، معاثی، اقتصادی، انظامیہ مالیت، منصوبہ بندی، ذرائع ابلاغ وغیرہ پر انھیں اجارہ داری حاصل ہوگئ اور ملک كى قسمت كا فيصلہ ايك منحى بحر غير مسلم جماعت كے باتھوں ميں چلا كيا۔

(۵) ..... اس گروہ کے سرکردہ افراد نے اپنے دائرہ اثر میں اپنے عہدہ اور منصب کو قادیات کے تبلیغ و اشاعت کے لیے استعال کیا اور انہی ہدایات برعمل کیا جوان کے امام اور خلیف نے 27ء میں اضیں دی تھیں اور کہا تھا کہ'' مرزائی لماز مین اپنے محکموں میں منظم صورت میں مرزائیت کی تبلیغ کریں۔'' (افضل ۱۱ جنوری ۵۲ میں۔''

(۲).....کلیدی مناصب پر فائز مرزائیوں کے ذمہ دار افراد ملک و ملت کے مفادات سے غداری کے مرتکب ہوتے رہے۔ اس سلسلہ میں ایئر مارشل ظفر چو بدری اور کئی دوسرے جزنیلوں کا کردار توم اور حکومت کے سامنے آ چکا ہے۔ بنگلہ دلیش اور پاک بھارت جنگ کے سلسلہ میں ان لوگوں کا کردار موضوع عام خاص ہے۔

ان چند وجوہات کی بناء پر مرزائیوں کا کلیدی مناصب پر برقرار رہنا صرف فدہی نقط نظر سے نہیں بلکہ ملک کی اکثریت کے معاشی، ساجی، سیاسی، معاشرتی مفادات کے تحفظ اور ملک وملت کی سالمیت کا بھی نقاضا ہے۔

متوازى نظام حكومت

پاکتان بننے کے بعد قادیانی جماعت کی سیای تظیم نے حکومت پاکتان کے مقام پر خالص قادیانیوں کی مقام پر خالص قادیانیوں کی مقام پر خالص قادیانیوں کی بہتی آباد کر کے اس نظام حکومت کا مرکز بنا لیا گیا۔ قادیانی جماعت کا لیڈر''امیرالمؤمنین' کہلاتا ہے جومسلمانوں کے فرمازوا کامعین شدہ لقب ہے۔ اس امیرالمؤمنین کے ماتحت ربوہ میں مرزائی سٹیٹ کی نظارتیں با قاعدہ قائم ہیں۔ نظارتِ امور داخلہ ہے، نظارت نشر و

رکلیدی مناصب پر قبضہ کرنے کا منصوبہ ن میں کلیدی مناصب کی بھی مہم اور نازک بوزیش پہلے سے درگرام کا در اعلانات اور سرکاری محکموں پرمنظم قبضہ کرنے کے پروگرام کا

( حکیمرد القرد القرمندرج النعال ۱۱ جوری ۱۹۵۲ و ۳ می ۴۰ نبر ۱۰) کی ایمیت اور مطالبه علیحدگی کے ولائل ورمنعوبوں کو دیکھ کر اور سرکاری محکموں میں مرزائیوں کا اپنی کرنے پرمسلمان بجاطور پر بے چین ہیں ان کی سابقہ روش کو

رآ ئندہ وس سال میں ملک کے ہر محکم میں کسی بھی مرزائی کی سیمطالبہ عین قرین انصاف تھا۔ گرمسلمان اس سے کم تر انامب سے ہٹانے پر اکتفا کیے ہوئے ہیں۔ جس کی معقولیت کی کہ کسی اسلامی سٹیٹ میں قرآن وسنت کی واضح ہدایات کی منامب پر ماموز نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے علاوہ یہ مطالبہ اس

) دور میں مسلمانوں کی غفلت اور انگریزوں کی غیر معمولی کر مسلمانوں کے نام پر مسلمانوں کی ملازمتوں کے کوئد کا

اشاعت ہے، نظارت امور عامہ ہے، نظارتِ امور نہی ہے۔ یہ نظارتیں کی ریاست یا سلطنت کے نظام کومت نے خدام الاحمدیہ سلطنت کے نظام کے شعبول کی طرح کام کررہی ہیں۔اس نظام حکومت نے خدام الاحمدیہ میں "فرقان بٹالین" کے سابق کے نام سے ایک فوجی نظام بھی بنا رکھا ہے۔ خدام الاحمدیہ میں "فرقان بٹالین" کے سابق سیابی اور افسر شامل ہیں۔

قادیانی لیڈروں کو یقین ہے کہ اب ان کے لیے پاکستان کا حکر ان بن جانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ سابقہ خلیفہ ربوہ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے سالانہ جلسہ بیں اعلان کیا تھا۔ ہم فتحیاب ہوں گے اور تم مجرموں کے طور پر ہمارے سامنے پیش ہو گے۔ اس وقت تہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح کمہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا تھا۔ بلوچستان ہر قبضے کا منصوبہ

ا بھی قیام پاکستان کو ایک برس بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ ۲۳ جولائی ۴۸ م کو قادیانی خلیفہ نے کوئٹہ میں ایک خطبہ دیا جو ۱۳ اگست کے الفعنل میں ان الفاظ میں شائع ہوا:

" ابدی ہا جھ الکھ ہے۔ یہ آبادی اگر جہ ایک ہوجتان ہے۔ کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔ یہ آبادی اگر چہ دوسرے صوبوں کی آبادی سے کم ہے گر بوجہ ایک یونٹ ہونے کے اسے بہت بڑی ایمیت حاصل ہے۔ و نیا میں جیسے افراد کی قیمت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ کی کانٹی ٹیوٹن ہے۔ وہاں اشیٹس سینٹ کے لیے اپ ممبر منتخب کرتے ہیں مینیں دیکھا جا سکتا کہ کسی اسٹیٹ کی آبادی دس کروڑ ہے یا ایک کروڑ ہے۔ سب اسٹیٹس کی طرف سے برابر ممبر لیے جاتے ہیں۔ غرض پاکی بلوچتان کی آبادی اگر ہا ہا کہ کہ لاکھ ہے اور آگر ریائی بلوچتان کو طالیا جائے تو اس کی آبادی االلہ کے ہے گئن چونکہ یہ ایک یونٹ ہے اس لیے اسے بہت بڑی ایمیٹ حاصل ہے۔ زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبے کو بہت جلدی احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ یادر کو تبلیخ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک ہماری Base مضبوط کر لوگسی نہ کی جگہ اپنی محمد بنا لوگسی ملک میں بی بنا لواگر ہم سارے صوبے کو احمدی نہ بنا لیس تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم بنا لواگر ہم سارے صوبے کو احمدی نہ بنا لیس تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم بنا لواگر ہم سارے صوبے کو احمدی نہ بنا لیس تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم بنا لواگر ہم سارے صوبہ کو احمدی نہ بنا لیس تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم بنا لواگر ہم سارے صوبہ کو احمدی نہ بنا لیس تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم

مرز لیے انھوں نے تاریخ احمدیت ذکر بھی کیا ہے (الف)..... قا

اور مطابق قادیان بات رائخ کر

وارالامان اور کم

. جماعت احمر ب<sub>ا</sub>

باؤنڈری کمیش کوکشمیر ہڑپ (ب).....ت کے بقول وہ رج)....یکشو

کے پیروکارہ حکمرانی کا ح

(و).....م قادیانی کے

(ه).....م اورخسرو<u>ت</u>

آ بادی کی آ

۲۵۹ کشمیر

مرزائی حضرات جس قادیانی ریاست کا خواب و کیھتے ہیں اس کی تعبیر کے لیے انھوں نے اہتداء ہی سے تشمیر کو بھی مناسب حال سمجھا اس دلچیں کی بعض وجو ہات کو تاریخ احمدیت کے مؤلف ووست محمد شاہد نے کتاب کی جلد ششم ص ۳۳۵ تا ۳۷۹ میں ذکر بھی کیا ہے۔

ذکر بھی کیا ہے۔

۔ ، ، ، (الف) ..... قادیان ریاست جمول وکشمیر کا ہم آغوش ہے جو ان کے ''پیغیبر'' کا مولد دارالا مان اور مکہ و مدینہ کا ہم پلیہ بلکہ ان سے بھی افضل قرار دیتے ہیں۔

(الفسل الديمبر ٣٦ وتقرير مرزامحود قادياني هيقة الروياص ٣٦ از مرزامحود)

اور قادیان کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ مرزا غلام احمد کی پیشینگوئی کے مطابق قادیان قادیاندن کو ضرور طے گا، وہ اپنے چھوٹے بچوں کو ابتدائی نصاب میں یہی بات رائح کرتے رہے ہیں کہ:

"قادیان سے ہجرت کی حالت عارضی ہوگی آخرایک وقت آئے گا کہ قادیان

جماعت احمد ریر کو واپس مل جائے گا۔'' (راہ ایمان ۸۲ بچوں کی ابتدائی دینی معلومات کا مجموعہ) قادیان اور جموں و کشمیر کے جغرافیائی اتصال کو برقرار رکھنے کی کوششوں سے

فادیان اور بھول و سیر سے معرابیاں مصال کر برور کا کسان اور بھوارت باؤنڈری کمیشن کو احمدی میمورنڈم کی وجہ سے ضلع مورداسپور کو پاکستان سے کا شنے اور بھارت کوکشمیر ہڑپ کر لینے کی راہ مل گئی۔

(ب) .....قادیانیوں کا زعم ہے کہ تشمیر میں قادیانی اثرات پہلے سے زیادہ ہیں۔ مرزامحمود کے بقول وہاں تقریباً ای بزار احمدی ہیں۔

عے بوں وہاں مربع ہاں ہور مدن میں اور سے اور کی افران ہے اور کی افران ہے اور کی افران ہے اور کی افران ہے اور کی کا مذن ہے اور کی افران کے بیروکاروں کی بوی تعداد وہاں آ باد ہے اور جس ملک میں دوسیحوں کا وظل ہو وہاں کی

حکر انی کاحق صرف قادیا نیول کول سکتا ہے۔ (د)..... مہاراجہ رنجیت سکھ نے نواب امام الدین کوکشمیر بطور گورنر بھیجا تو مرزا غلام احمد قادیانی کے والد بھی ان کے ساتھ تھے۔

ارد) سد مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ اوّل کیم نور الدین جو خلیفہ ٹانی مرزامحمود کے استاد اور خسرہ سے ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ اوّل جس طرح بلوچستان پر ان کی نظر افرادی اور خسرہ سے ۔ مرتوں بی تشمیر میں رہے بہر حال جس طرح بلوچستان پر ان کی نظر افرادی آ بادی کی قلت کی وجہ سے پڑی تو تشمیر پر ہر دور میں ان کی نظر کسی عام انسانی ہدردی اور

عامه ہے، نظارتِ امور فرہی ہے۔ یہ نظارتیں کی ریاست یا ) کی طرح کام کر رہی ہیں۔ اس نظام حکومت نے خدام الاحمدید مجمی بنا رکھا ہے۔ خدام الاحمدید میں "فرقان بٹالین" کے سابق

ویقین ہے کہ اب ان کے لیے پاکتان کا حکمران بن جانا کوئی خلیفہ ربوہ مرزا بثیر الدین محمود نے اپنے سالانہ جلسہ میں اعلان اور تم مجرموں کے طور پر ہمارے سامنے پیش ہو گے۔ اس وقت مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا تھا۔

. کوایک برس بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ ۲۳ جولائی ۴۸ م کو قادیانی یا جو ۱۳ اگست کے الفضل میں ان الفاظ میں شالع ہوا:

جواب پائی بلوچتان ہے۔ کی کل آبادی پانچ یا چھ لاکھ ہے۔

دنیا ہیں جیے افراد کی قیمت ہوتی ہے۔ یونٹ کی بھی قیمت

دنیا ہیں جیے افراد کی قیمت ہوتی ہے۔ یونٹ کی بھی قیمت

ریکہ کی کانٹی ٹیوٹن ہے۔ وہاں اسٹیٹس بینٹ کے لیے اپنے
کیما جا سکنا کہ کسی اسٹیٹ کی آبادی دس کروڑ ہے یا ایک کروڑ

سے برابر ممبر لیے جاتے ہیں۔ غرض پائی بلوچتان کی آبادی
دچتان کو ملا لیا جائے تو اس کی آبادی االاکھ ہے لیکن چونکہ یہ
دجہت بوی اہمیت حاصل ہے۔ زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا
کی مجہت بوی اہمیت حاصل ہے۔ زیادہ آبادی کو تو احمدی بنانا
کی محبوط کہ ان ممکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف آگر
بہت جلدی احمدی بنایا جا سکتا ہے۔ یادر کھوتیلنے اس وقت تک
معبوط کر لوکسی بنایا جا سکتا ہے۔ یادر کھوتیلنے اس وقت تک
معبوط کر لوکسی نہ کی جگد اپنی Base بنا لوکسی ملک میں بی
معبوط کر لوکسی نہ کی جگد اپنی Base بنا لوکسی ملک میں بی
میں نہ بنالیس تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم
کی نہ بنالیس تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم

و مم میں جوسکیم بنتی

جهال مجابدين فمكأنه كر

ياتات اورتقر ميول

ر**کعا** اور اس طرح <sup>ات</sup>

كانتكنل مرزابشيراله

كوير اسرار اورفور أ

کے الزام کی تردید

د ماؤے الزام لگا

اعتراض شائع کرد

وینے کی ضرورت

اس کو دہراتے ۔

کی ضرورت کیو

سيون؟ بيسوالا،

وتشميرسكم كانفرك

سال ہے (اور

فرقان فورتر

كه عوام كا حا

اسے اور شکلوا

وغيره نيم فوج

ر بورشص ا

خبران الفاظ

الفعنل

مسلمانوں کی خیر خواجی کی وجہ سے نہیں بلکہ سابقہ شخصی اور عصبیتی مفادات کی وجہ سے پرٹی ا رہی ہے اس سلسلہ میں تشمیر کو قادیانی سٹیٹ بنانے کی پہلی سازش ۱۹۳۰ء میں برطانوی آقاؤں کے اشارے پر کی گئی مرزا بشیر الدین کی تشمیر کمیٹی سے دلچپی آخیں سابی عزائم کی پیدادار تھی جے ڈاکٹر اقبال مسلمان زعما اور عام مسلمانوں کی مشتر کہ کوششوں نے ناکام بنا دیا۔اور علامہ اقبال نے بیبی سے ان کے سابی عزائم بھانپ کراس تحریک کا تختی سے مقابلہ شروع کیا۔"

۱۹۴۸ء کی جنگ کشمیراور فرقان بٹالین

قیام پاکتان کے تیسرے مہینے اکتوبر ہے، میں پاکتان نے مقبوضہ کشمیر کا مطالبہ کیا اور ۲۸ء میں جنگ چیری تو قادیانی امت نے فرقان بٹالین کے نام سے ایک بلاثون تیار کی جو جموں کے محاذ پر متعین کی گئی اس سے پہلے اپنی طویل تاریخ میں مرزائیوں کو مسلمانوں کے کسی ابتلاء اور مصیبت میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ہوئی تھی مگر آج وہ آزادی کشمیر کے لیے فرقان بٹالین کے نام سے جانیں پیش کرنے گئے اس وقت یا کستان کے كماندر انجيف جزل سروكلس كريي تتے جو نہ تو كشميركى لاائى كے حق ميں تتے نہ ياكستاني فوح كوشمير مين استعال كرنا جائة تص بلكه يهال تك ان كمتعلَّق كها جاتا بكدوه بعض جنگی معلومات بھارت کے کماغر انچیف جزل سرآ کسن لیک تک پہنیاتے رہے لیکن دوسری طرف وہی اگریز کمانڈر انچیف، پلک سے تعلّق رکھنے والی ایک آزاد فورس کو اس جنگ میں معلی اجازت ویتا ہے، انبی جزل کر لی نے بطور کمانڈر انچیف فرقان بٹالین کو واو وتحسين كالييغام بهى بعيجا جوتاريخ احمديت مؤلفه دوست محمد شابد قادياني ص٧٢ اور نظارت رعوة وتبلیغ ربوه کی شائع کرده ٹریک میں بھی ہے۔ فرقان فورس نے سمیری اس جنگ کے دوران کیا خدمات انجام دیں۔ یہاں اس کی تفصیلات کی مخبائش نہیں کیکن جب اس جہاد کے بعد اس تعظیم کے کارنامے جلوتوں میں زیر بحث آنے لگے اور اخبارات میں کشمیری رہماؤں الله رکھا ساغر اور آفاب احد سيرٹري جون وكشيرمسلم كانفرنس كے بيانات آئے اس سے اس وقت کے فوجی سربراہول اور حکومت میں تھلیلی چی منی سردار آ فآب احمد کا اصل بیان بیقفا۔

"اس فرقان بٹالین نے جو کچھ کیا اور ہندوستان کی جو خدمات سرانجام دیں۔ مسلم مجاہدین کی جوانیوں کا جس طرح سودا چکایا اگر اس پرخون کے آنسو بھی بہائے جائیں

ل وجہ سے نہیں بلکہ سابقہ شخص اور عصیتی مفادات کی وجہ سے پڑتی تشمیر کو قادیانی سٹیٹ بنانے کی پہلی سازش ۱۹۳۰ء میں برطانوی کی گئی مرزا بشیر الدین کی شمیر کمیٹی سے دلچیسی انھیں سیاس عزائم کی مشتر کہ کوششوں نے ناکام بنا کی مسلمان زعما اور عام مسلمانوں کی مشتر کہ کوششوں نے ناکام بنا بیس سے ان کے سیاس عزائم بھانپ کراس تحریک کا سختی سے مقابلہ

إور فرقان بٹالین

کے تیسرے مہینے اکتوبر ۴۷ء میں پاکتان نے مقبوضہ کشمیر کا مطالبہ ری تو قادیانی امت نے فرقان بٹالین کے نام سے ایک پلاٹون متعین کی می اس سے پہلے اپی طویل تاریخ میں مرزائیوں کو مصيبت من حصر لين كى توفيق نبيس بوكى تقى مكر آج وه آزادى ن کے نام سے جانیں چیش کرنے لگے اس وقت یا کتان کے س كريى تن جوندتو تشمير كى لزائى كے حق ميں تنے نه ياكستاني چاہتے تھے بلکہ بہال تک ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بعض کمانڈر انچیف جزل سرآ کسن لیک تک پہنچاتے رہے لیکن عُر انچیف، پلک سے تعلق رکھنے والی ایک آزاد فورس کو اس ہے، انبی جزل کر کی نے بطور کمانڈرانچیف فرقان بٹالین کو داد ربخ احمديت مؤلفه دوست محمد شاهد قادياني ص ٦٧٣ اور نظارت ا فریکٹ میں بھی ہے۔ فرقان فورس نے تشمیر کی اس جنگ کے ٥- يهال اس كي تفييلات كي مخبائش نبيس ليكن جب اس جهاد مع جلوتول میں زیر بحث آنے لگے اور اخبارات میں تشمیری فآب احمد سکرٹری جمول و کشمیر مسلم کانفرنس کے بیانات آئے سربرامول اور حكومت ميس تعلبل مي منى بردار آفاب احمد كا

نا نے جو کچھ کیا اور ہندوستان کی جو خدمات سرانجام دیں۔ ب طرح سودا چکایا اگر اس پر خون کے آنسو بھی بہائے جائیں

تو کم ہیں جوسکیم بنتی مندوستان بیٹی جاتی جہاں مجاہدین مورچہ بناتے دشمن کو پید چل جاتا، جہاں مجاہدین ٹھکانہ کرتے مندوستان کے موائی جہاز بیٹی جاتے۔''

(ٹریکٹ نظارت دعوت تبلیغ انجن احمدیہ ربوہ بحوالہ ٹریکٹ کشمیرا در مرزائیت)

الفضل ٢ جنورى ١٩٥٠ء صغيه كالم ٤ كه مطابق مرزا بشير الدين محود نے ان يانت اور تقريروں پر داويلا عيايا كه اگر جم غدار تقے تو حكومت نے جميں وہاں كيوں بشائ ركھا اور اس طرح اس وقت كى حكومت اور جنرل گر يكى كى غدارى كو بھى طشت ازبام كرانے كا سكنل مرزا بشير الدين نے دے ديا۔ چنا نچه اس وقت جنرل گر يكى نے ايك تو فرقان فورس كو پر امرار اور فورى طور پر تو ڑ ديا اور دومرى طرف خود جنرل گر يكى نے آ فاب احمد خان كو پر امرار اور فورى طور پر تو ڑ ديا اور دومرى طرف خود جنرل گر يكى نے آ فاب احمد خان كے الزام كى تر ديد كى ضرورت محسوس كى مگر مرزا بشير الدين كے كہنے كے مطابق حكومت كے دباؤ سے الزام لگانے والوں نے كول مول الفاظ ميں تر ديد كر دى مگر ايك ماہ ہوا كہ پھر وہى اعتراض شائع كر ديا۔ " (ملاحظہ ہوافضل ٢ جنورى ١٩٥٠ء ٢٠٠٥ من مرزا بشير الدين كى تقرير)

سوال یہ ہے کہ ایسے الزامات اگر غلط ہے تو اتی جلدی میں فرقان فورس کو توڑ دیے کی ضرورت کیا تھی؟ اور یہ الزامات اگر غلط ہے تو الزام لگانے والے مدتوں برسر عام اس کو دہراتے چلے محے گراس وقت کی حکومت اور کما غرر انچیف نے اس کی عدالتی اکوائری کی ضرورت کیوں محسوں نہیں کی پاکستانی افواج کے ہوتے ہوئے متوازی فوج کیے اور کیوں؟ یہ سوالات اب تک جواب طلب ہیں گراس وقت آ فرآب احمد صاحب سیکرٹری جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے کہے محے یہ الفاظ اب بھی حقیقت کی غمازی کر رہے ہیں کہ مرزائی جم سال سے (اور اب تو ۵۲ سال) آ زاد کشمیر کی راہ میں رکاوٹ ہے ہوئے ہیں۔"

فرقان فورس، ایک احمدی بٹالین اور متوازی فوجی تنظیم

چنانچ فرقان فورس اس وقت توڑ دی گئی مرر بوہ کے متوازی حکمران یکی جھتے تھے
کہ عوام کا حافظہ کرور ہوتا ہے۔ حقائق بین نگامیں بہت کم ہوتی ہیں آ کے چل کر بہت جلد
اسے اور شکلوں میں قائم رکھا گیا اور اب یہ فورسیں اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ، انصار اللہ
وغیرہ نیم فوجی تنظیموں کی صورت میں قائم ہیں۔ جسٹس منیر نے فسادات ۵۳ء کے تحقیقاتی
رپورٹ میں ۱۲۱ پر فرقان فورس کی موجودگی کے علاوہ مرزائی سٹیٹ کے خودساختہ سیرٹریٹ کی
خبران الفاظ میں دی ہے۔

احمدی ایک متحد ومنظم جماعت بیں ان کا صدر مقام ایک خالص احمدی تصبے میں

101

444

واقع ہے جہاں ایک مرکزی تنظیم قائم ہے جس کے مختلف شعبہ ہیں مثلاً شعبہ امور خادجہ، شعبہ امور داخلہ، شعبہ امور عامہ، شعبہ نشر و اشاعت یعنی وہ شعبہ جو ایک با قاعدہ، سکرٹریٹ کی تنظیم میں ہوتے ہیں۔ وہ سب یہاں موجود ہیں ان کے باس رضا کاروں کا ایک جیش بھی ہے جس کو خدام دین کہتے ہیں فرقان بٹالین اسی جیش سے مرکب ہے اور خالص احمدی بٹالین ہے۔ کو خدام دین کہتے ہیں فرقان بٹالین اسی جیش سے مرکب ہے اور خالص احمدی بٹالین ہے۔ اور خالص احمدی بٹالین ہے۔ کا خدام دین کہتے ہیں فرقان بٹالین اسی جیش سے مرکب ہے اور خالص احمدی بٹالین ہے۔

۱۹۷ء میں اس رسوائے زمانہ فرقان فورس کو مرزائیوں نے ۱۵ء کی جنگ کی غیور پاکستانی افواج اور مجاہدین اور شہداء کے بالمقابل اس طرح پیش کیا کہ جب پاکستانی افواج کے بہادر مجاہدین کو تمغے دیے جانے گئے تو ''الفضل'' میں اس طرح کے اعلانات شائع ہونے گئے۔

''فرقان فورس میں شامل ہو کر جن قادیانیوں نے ۳۵ دن لیعنی ۳۱ دیمبر ۴۸۸ (فائر بندی کی تاریخ) کشمیر کی لڑائی میں حصة لیا تھا وہ اب مندرجہ ذیل نمونہ کی رسید بنا کر اس پر دستخط شبت کر کے مقامی قادیانی جماعت کے امیر کے دستخط کروا کر ملک محمد رفیق دارالصدر غربی بی ربوہ کو بجوا دیں جس افسر کو ایڈریس کرنا ہے وہ جگہ خالی چھوڑ دی جائے یہ رسیدیں ربوہ سے راولپنڈی جائیں گی راولپنڈی سے ان لوگوں کے شمیر میڈل ربوہ آئیں کے اور اس کی اطلاع ''افعنل'' میں شائع ہوگی اور پھر یہ میڈل ربوہ میں ان قادیانیوں کو تقسیم کیے جائیں گے۔

1970ء میں یتیم ہونے والے بچوں اجڑنے والے سہاگوں کے مقابلہ میں کشمیر میڈل کا قصہ چھیڑنا کیا ۲۵ء کے شہیدوں اور ان کی قربانیوں سے نداق نہیں تھا؟

عجام ین ۲۵ ء کے مقابلہ بیں ۱۸ برس بعد فرقان فورس کے قادیا نیوں کو کشمیر میڈل ملنے کا قصہ؟ اس خطرنا کے سکینڈل سے پردہ اٹھانا۔ انٹیلی جنس بیورو کا کام ہے۔ ہم محکمہ دفاع کی نزاکت اور تقدس کھوظ رکھتے ہوئے اس کی تفصیلات بین نہیں جانا چاہتے۔ سمبر کے سلسلہ بیل فرقان فورس کا بیاتو ضمنی ذکر تھا اصل مسئلہ سمبر کے سلسلہ بیس بھی قابل فورس کا بیاتو ضمنی ذکر تھا اصل مسئلہ سمبر کے سلسلہ بیس بھی موان کی کمان عور بین کہ پاک بھارت جنگ کے ہر موقع پر شمیرو قادیان سے ملحق سرحدات کی کمان عوما قادیانی جرنیلوں بی کے ہاتھ بیس کیوں رہتی ہے۔ ۲۵ء کی جنگ سے پہلے اور اس کے بعد بھی صدر ایوب کے دور بیس سر ظفر اللہ قادیانی اور دوسرے مرزائی محاکم ین کی طرف سے سمبر پر چڑھائی اور اس کے لیے موزوں وقت کی نشاندہی کے پیغامات اور وقت کی شاندہی کے پیغامات اور وقت کشمیر کی بیشارتیں کیوں دی جاتی رہیں؟

120

ھ.....مرزائی سے غداری کی ھ..... یا کتاا

روح کا کام د حیثیت اختیار

فرائض کی ادا تصریح آنچکی

ر ه....مشرقی

حصتہ ہے جس

سرظفرالله کی: ه.....مرزائ

معند الريز. متعه\_جس كا

•

خلاصه کلام

ہے متعلق کوڈ

صحيح تصوير يبث

مرزائیت کوا تحریک کےا

•

, فراموش نہیر

اختيار كرت

لمت اسلام حکومت نے ہ ..... مرزائیوں نے تقلیم کے وقت وزارتی کمیشن سے علیحدہ حقوق طلب کر کے پاکستان سے غداری کی۔

ا استان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے جس کی حفاظت اور دفاع کے لیے عقیدہ جہاد روح کا کام دیتا ہے گر جو جماعت جہاد پر ایمان نہیں رکھتی وہ پاکستان کی افواج میں مقتدر حیثیت اختیار کرتی می اور نتیجہ پاک و بھارت جنگ کے ہر موقعہ پر انھوں نے اپنے فرائض کی ادائیگ سے گریز کیا۔ حالیہ صمانی ٹربیول میں قادیانی گواہ مرزا عبدالسیم وغیرہ کی تصرح آ چکی ہے کہ وہ اے کی جنگ کو جہاد تسلیم نہیں کرتے۔

مرزائی ریشہ دوانیوں کے نتیجہ میں ۵۳ء میں ملک کو پہلی بار مارشل لاء کی لعنت کا سامنا کرنا پڑا۔

خلاصہ کلام ان واضح شواہد پر بنی تغییلات کو پڑھ کر مرزائیت کے سیاسی اور شرقی وجود کے متعلق کوئی غلط فہنی باقی نہیں رہتی۔ ہر حوالد اپنی جگہ کمل اور اس کے عزائم و مقاصد کی صحح تصور پیش کرتا ہے۔ یہی وجوہ ہیں جن کی بنا پر مسلمانوں کے تمام فرقوں نے متفقہ طور پر مرزائیت کو اسلام کا باغی اور ان کے پیروؤں کو وائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ اس تحریک کے احوال ونتائج اور آٹار ومظاہر تمام مسلمانوں کے علم میں ہیں۔

مرزائیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ نیانہیں بلکہ علامہ اقبال نے یاکستان بننے سے کہیں پہلے انگریزی حکومت کوخطاب کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

روبہ کو دوہ ہوں اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے روبہ کو فراموش نہیں اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے روبہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے جب قادیانی ذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی افقتیار کرتے ہیں تو پھر سیاس طور پر مسلمانوں میں شامل ہونے کے لیے کیوں مضطرب ہیں؟ ملت اسلامیہ کو اس مطالب کا پورا بوراحق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے اگر عکومت اس نے ندہب کی حکومت اس نے ندہب کی

کے مخلف شعبے ہیں مثلاً شعبہ امور خارجہ، شعبہ ایکن وہ شعبہ جو ایک یا قاعدہ، سکرٹریٹ کی شظیم کے پاس رضا کارول کا ایک جیش بھی ہے جس کے پاس رضا کارول کا ایک جیش بھی ہے جس سے مرکب ہے اور خالص احمدی بٹالین ہے۔
سے مرکب ہے اور خالص احمدی بٹالین ہے۔
(تحقیقاتی رپورٹ ص ۲۱۱)

فورس کو مرزائیوں نے ۲۵ء کی جنگ کی غیور بل اس طرح پیش کیا کہ جب پاکتانی افواج ''الفضل'' میں اس طرح کے اعلانات شائع

ن قادیا نیول نے ۴۵ دن لیعن ۳۱ و بمبر ۱۹۸ الیا تھا وہ اب مندرجہ ذیل نمونہ کی رسید بنا کر ت کے امیر کے دفیق ت کے امیر کے دستخط کروا کر طک محمد رفیق گیرلیس کرنا ہے وہ جگہ خالی چھوڑ دی جائے ہیں کی سے ان لوگوں کے شمیر میڈل ربوہ آئیس کی اور پھر یہ میڈل ربوہ جس ان قادیا نیول کو گئی اور پھر یہ میڈل ربوہ جیس ان قادیا نیول کو (۱۲۳ مارچ ۱۹۲۹ و الفضل)

) ایڑنے والے سہاگوں کے مقابلہ میں کشمیر ن کی قربانیوں سے فداق نہیں تھا؟ یا بعد فرقان فورس کے قادیانیوں کو کشمیر میڈل نا۔ انٹیلی جنس بیورو کا کام ہے۔ ہم محکمہ دفاع ضیلات میں نہیں جانا جاہتے۔ کشمیر کے سلسلہ

تشمیر کے سلسلہ میں بظاہر یہ معمولی باتیں بھی نع پر تشمیر و قادیان سے المحق سرحدات کی کمان تی ہے۔ ۱۵ء کی جنگ سے پہلے اور اس کے اور دوسرے مرزائی ممائدین کی طرف سے ت کی نشاندی کے پیغامات اور فتح سشمیر کی

122

(المليمين كام خطوا جون ١٩٣٥ء)

علیحدگی میں در کررہی ہے۔"

علامه اقبال نے حکومت کے طرزعمل کو جنجوڑتے ہوئے مزید فرمایا تھا:

''اگر حکومت کے لیے بیگروہ مفید ہے تو وہ اس خدمت کا صلہ دینے کی پوری طرح مجاز ہے لیکن اس ملت کے لیے اسے نظر انداز کرنا مشکل ہے جس کا اجما کی وجود اس کے باعث خطرہ میں ہے۔''

ان شواہد و نظائر کے پیش نظر آپ حضرات سے یہ گزارش کرنا ہم اپنا قومی و ملی فرض سجھتے ہیں کہ بور پی سامراج کے اس ففتھ کالم کی سرگرمیوں پر خصرف کڑی نگاہ رکھی جائے بلکہ اس جماعت کو پاکستان میں اقلیت قرار دے کر بلحاظ آبادی ان کے حدود وحقوق متعین کیے جائیں۔ ورخمرزائی استعاری طاقتوں کی بدولت ملک و ملت کے لیے متعقال خطرہ بنے رہیں کے اور خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ملک و ملت کو ایک ایسے سانحہ سے دوچار ہونا پڑے، جو سانحہ کہ آج ملت اسلامیہ عربیہ کی حیات اجماعی کے لیے اسرائیلی سرطان کی شکل بختیار کر چکا ہے۔

آخری دردمندانه گزارش

معزز اراکین اسمبلی! ہر چند اختصار کو مدنظر رکھنے کے باوجود مرزائیت کے بارے میں ہماری گزارشات کچھ طویل ہو گئیں لیکن امت اسلامیہ پر مرزائیت کی ستم رانیوں کی داستان اس قدرطویل ہے کہ دوسوسفات سیاہ کرنے کے باوجود ہمیں بار بار بیاحیاس ہوتا ہے کہ اس موضوع ہے متعلق جتنی اہم با تیں معزز اراکین کے سامنے پیش کرتی ضروری تھیں۔ ان کا بہت بڑا حقہ ابھی باقی ہے۔ ملت اسلامیہ تقریباً نوے سال سے مرزائیت کے ستم سہہ رہی ہے۔ اس معمولی ہے۔ ملت اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کا بنے کی جوطویل مہم جاری ہے، اس کی ایک معمولی ہی جھلے صفحات میں آپ کے سامنے آپئی ہے۔ ماری ہے۔ اس کی ایک معمولی ہی جھلے سفحات میں آپ کے سامنے آپئی ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی دھیاں بھیری گئی ہیں، قرآئی آیات کے ساتھ تھلی کھلا نماق کیا گیا ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی دھیاں بھیری گئی ہیں، قرآئی آیات کے ساتھ تھلی کھلا نماق کیا گیا ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد کی دھیاں القدر صخصیتوں پر اعلانیہ پیچڑ اُنچھالا گیا ہے۔ اسلام کے مقدس گروہ، اہل بیت عظام اور اسلام کی جلیل القدر صخصیتوں پر اعلانیہ پیچڑ اُنچھالا گیا ہے۔ اسلام کی جلیل القدر صخصیتوں پر اعلانیہ پیچڑ اُنچھالا گیا ہے۔ اسلام شعائر کی برطاتے ہی گئی ہے۔ انہا یہ ہے کہ مرزا غلام احم قادیاتی جسے بدکردار کو اس رحمت کی گئی شعام عظمت و رفعت کے آگے فرصتوں کا سر نیاز بھی خم ہے۔ جس کے نام نامی کا میں جب جس کے مقام عظمت و رفعت کے آگے فرصتوں کا سر نیاز بھی خم ہے۔ جس کے نام نامی

134

سے انسانب کی حدود۔

سازشوں! گھویئنے او

عالم اسلام سمحی کے

اسلام دشمن پرتمام مسل

پیرمطالبه کر جسد ملی ب

نے مرزا: پیچہ تھیلنے (

کی درد میر دست و با

سامنے ۔ سال گزد

اور حق و ا سینکروں

کے سپرد' گلی ہوئی روعیں آ،

بچھائے ہ شنوائی ز سے انسانیت کا بھرم قائم ہے اور جس کے دامن رحمت کی فیاضیوں کے آ مے مشرق ومغرب کی حدود بے معنی ہیں ہے

مرزائیت ای رحمۃ للعالمین ﷺ کے شیدائیوں کے خلاف نوے سال سے سازشوں میں مصروف ہے، اس نے ہمیشہ اسلام کا روپ دھار کر است مسلمہ کی پشت میں خنجر محویے اور دشمنانِ اسلام کے عزائم کو اندرونی اُڈے فراہم کرنے کی کوشش کی ہے، اس نے عالم اسلام کے مختلف حصول میں فرزندان توحید کے قتل عام اورمسلم خواتین کی بے حرمتی پر محمی کے جراغ جلائے ہیں اور اس نے اپنے آپ کو امت مسلمہ کا ایک حصر ظاہر کر کے اسلام د ثمنوں کی وہ خدمات انجام دی ہیں جو اس کے تھلم کھلا دشمن انجام نہیں دے سکتے تھے۔ المت مسلمہ نوے سال سے مرزائیت کے بیرمظالم جھیل رہی ہے، انہی مظالم کی بنا يرتمام مسلمانوں اور مصور ياكستان علامدا قبال مرحوم نے اپنے زمانے كى اگريز حكومت سے بمطالبه کیا تھا کہ مرزائی نداہب کے مجعین کوغیر مسلم اقلیت قرار دے کر انھیں مسلمانوں کے جمد ملی سے علیحدہ کر دیا جائے ،لیکن وہ ایک ایک حکومت کے دور میں پیدا ہوئے تھے۔جس نے مرزائیت کا پودا خود کاشت کیا تھا اورجس نے ہمیشدایے مفاوات کی خاطر مرزائیت کی پیٹے تھیکنے کی پالیسی اختیار کی موئی تھی۔ لہذا پوری ملت اسلامیہ اور خاص طور سے علامہ اقبال ک درد میں ڈونی ہوئی فریادی ہیشہ حکومت کے الوانوں سے مکرا کر رو کئیں۔مسلمان بے دست ویا تھے، اس لیے وہ مرزائیت کے مظالم سبنے کے سوالی محمد نہ کر سکے۔

آج اسی مصور پاکتان کے خوابول کی تعبیر پاکتان کی صورت میں ہارے سامنے ہے۔ یہاں ہم کسی برونی حکومت کے ماتحت نہیں تھے لیکن افسوس ہے کہ ستائیں سال گزرنے کے بعد بھی ہم ملت اسلامید کی اس ناگزیر ضرورت، اس کے دیرینہ مطالبے اورحق وانساف کے اس تقاضے کو ایورانہیں کر سکے اور اس عرصہ میں مرزائیت کے ہاتھوں سينكرون مزيدزخم كھا چكے ہیں۔

معزز اراکین اسبلی! اب ایک طویل انظار کے بعد بیاہم مسلم آ ب حضرات ك سرد موا ب اورصرف ياكتان اى نبيس، بلك يورے عالم اسلام كى تكابين آپ كى طرف کی ہوئی ہیں، بوری مسلم دنیا آپ کی طرف دیکھ رہی ہے اور ان خلد آشیال مسلمانوں کی رومیں آپ کے فیصلے کی منتظر ہیں، جنھوں نے غلامی کی تاریک رات میں مرزائیت کے بچھائے ہوئے کانٹوں پر جان دے دی تھی جوحق وانصاف کے لیے پکارتے رہے گران کی شنوائی نہ ہوسکی اور جوستائیس سال سے اس مسلم ریاست کی طرف دیکھ رہے ہیں جو آزادی (الليشمين كے نام خط ١٠ جون ١٩٣٥ء)

طرز عمل كوجمنجورت موئ مزيد فرمايا تفا: وہ مفید ہے تو وہ اس خدمت کا صلہ دینے کی پوری سے نظر انداز کرنا مشکل ہے جس کا اجتما کی وجود اس

رآپ حضرات سے میرگزارش کرنا ہم اپنا قوی وملی ل ففته كالم كى سركرميول پر ندمرف كرى نگاه ركمي لیت قرار دے کر بلحاظ آبادی ان کے حدود وحقوق طاقتول کی بدولت ملک و ملت کے لیے متنقلاً خطرہ ہو کہ ملک وملت کو ایک ایسے سانحہ سے دوجار ہونا کی حیات اجماعی کے لیے اسرائیلی سرطان کی شکل

### دمندانه گزارش

مدنظر رکھنے کے باوجود مرزائیت کے بارے میں ت اسلامیه بر مرزائیت کی متم رانیوں کی داستان نے کے باوجود جمیں بار باریہ احساس ہوتا ہے کہ اراکین کے سامنے پیش کرنی ضروری تھیں۔ ان می تقریباً نوے سال سے مرزائیت کے ستم سہہ کے نام پر اسلام کی جڑیں کاٹنے کی جوطویل مہم مجیلے صفات میں آپ کے سامنے آ چکل ہے۔ ف بین، قرآنی آیات کے ساتھ تھلم کھلا نداق کیا لیا ہے، انبیاء کرام اللے، محابہ کرام کے مقدس ر فخصیتوں پر اعلانیہ کیجر اُچھالا گیا ہے۔ اسلامی له مرزا غلام احمد قادیانی جیسے بد کردار کو اس رحمة بلکاس سے بھی آ کے برحانے کی کوشش کی گئی ر شتول کا سر نیاز بھی خم ہے۔ جس کے نام نامی کے خوابوں کی تعبیر ہے جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے اور جو دوسوسالہ غلامی کے بعد مسلمانوں کی پناہ گاہ کے طور پر حاصل کی گئے ہے۔

سنت او

ونیا کے

منتارا

معزز اداكين! مسلمان كى يرظلم كرنانيس جائة مسلمانون كا مطالبه صرف يه ہے کہ اس مرزائی ملت کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے جس نے اسلام سے تھلم کھلا خود علیمدگی اختیار کی ہے جس نے اسلام کے مسلمہ عقائد کو جھلایا ہے، جس نے ستر کروڑ مسلمانوں کو بر ملا کافر کہا ہے اور جس نے خود عملا اسٹے آپ کو ملت اسلامیہ سے کاٹ لیا ہے۔ ان کی عبادت گاہیں مسلمانوں سے الگ ہیں۔ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان شادی ہیاہ کے رشتے دونوں طرف سے ناجائز سمجے جاتے ہیں اور عدالتیں ایسے رشتوں کوغیر قانونی قرار دے چک ہیں۔مسلمان مرزائیوں کے اور مرزائی مسلمانوں کے جنازوں میں شركت جائز نبيل مجھتے اور ان كے آپس ميں ہم فرہول كے سے تمام رشتے كث مل بي بير-للذا أمبلي كي طرف سے مرزائوں كوغيرمسلم اقليت قرار دينے كا اقدام كوئى اچنبا يا مصنوى اقدام نبیں ہوگا، بلکہ یہ ایک ظاہر و باہر حقیقت کا سرکاری سطح پر اعتراف ہوگا جو پہلے ہی عالم اسلام میں اپنے آپ کومنوا چکی ہے۔ پچھلے صفحات میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ مرزائیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز کوئی ایس تجویز نہیں ہے جوٹسی تحفی عدادت یا سیای لزائی نے وقی طور پر کھڑی کر دی ہو، بلکہ یہ قرآن کریم کی بیسیوں آیات کا، خاتم الانبیاء الطفیاد كيستكوول ارشادات كا، امت كيتمام صحابه وتابعين اور فقهاء ومحدثين كا، تاريخ اسلام كي تمام عدالتوں اور حکومتوں کا، غدابب عالم کی پوری تاریخ کا، دنیا کے موجودہ سر کروڑ مسلمانوں کا، پاکتان کے ابتدائی مصوروں کا خود مرزائی پیشواؤں کے اقراری بیانات کا اور ان کے نوے سالہ طرزِ عمل کا فیصلہ ہے اور اس کا انکار عین دو پہر کے وقت سورج کے وجود کا الكار بـ

چونکہ مرزائی جماعتیں اپنے آپ کومسلمان ظاہر کر کے امت مسلمہ کے مفادات کے خلاف کارروائیوں بیس معروف رہتی ہیں اس لیے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان اس وقت منافرت و عداوت کی الی نضا قائم ہے جو دوسرے اہل خاہب کے ساتھ نہیں ہے۔ اس صورت حال کا اس کے سواکوئی حل نہیں ہے، کہ مرزائیوں کوسرکاری سطح پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ اس کے بعد دوسری اقلیتوں کی طرح مرزائیوں کے جان و مال کی حفاظت بھی مسلمانوں کی ذمہ داری ہوگی۔ مسلمانوں نے اپنے ملک کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ ہمیشہ انجائی فیاضی اور رواداری کا سلوک کیا ہے، لہذا مرزائیوں کوسرکاری سطح پر غیر

مسلم اقلیت قرار دیے کے بعد ملک میں ان کے جان مال کا تحفظ زیادہ ہوگا اور منافرت کی وہ آئ جو وقفے وقفے سے بعراک اٹھتی ہے ملک کی سالمیت کے لیے بھی خطرہ نہیں بن

لبذا ہم آپ سے اللہ کے نام پر، شافع محشر علیہ کی ناموں کے نام پر، قرآن و سنت اور امت اسلامیہ کے اجماع کے نام پر، حق وانصاف اور دیانت وصدافت کے نام پر، دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کے نام پر، بدائیل کرتے ہیں کہ ملت اسلامیہ کے اس مطالبے کو بورا کرنے میں کی متم کے دباؤے متاثر نہ ہوں اور اللہ اور اس کے رسول عظیم کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر کریں جن کی شفاعت میدان حشر میں جارا آخری سہارا ہے۔ اگر ہم نے اپنی اس ذمد داری کو پورا نہ کیا تو ملت اسلامیہ ہمیں مجمی معاف نہیں

كرے كى۔ افتدار و اختيار وهل جاتا ہے كيكن غلط فيصلوں كا داغ موت كے بعد تك نہيں منا الله تعالى آپ كوميح فيصله كى توفيق د \_ \_

(محركين قرارداد)

ہیں ہے جو کسی شخصی عدادت یا سیاسی الرائی يم كى بيسيول آيات كا، خاتم الانبياء الطيعة بعين اورفقهاء ومحدثين كاء تاريخ اسلام كى ری تاریخ کا، دنیا کے موجودہ ستر کروڑ رزائی پیشواؤل کے اقراری بیانات کا اور كارىين دوپېر كے وقت سورج كے وجود كا

ائم موئی ہے اور جو دوسوسالہ غلامی کے بعد

نانبیں چاہتے۔ملمانوں کا مطالبہ صرف یہ

دیا جائے جس نے اسلام سے تعلم کھلا خود

لم معقائد کو جمثلایا ہے، جس نے سر کروڑ

مملاً اس آپ کو ملت اسلامیہ سے کاٹ لیا

و بیں۔ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان

م جاتے ہیں اور عدالتیں ایسے رشتوں کوغیر

کے اور مرزائی مسلمانوں کے جنازوں میں

المبول كے سے تمام رشتے كث چكے بيں۔

ت قرار دين كا اقدام كوئى اچنبها يا مصنوى

سركاري سطح پر اعتراف موگا جو پہلے بي عالم ت میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ مرزائیوں کو

ان ظاہر کر کے امت مسلمہ کے مفادات لیے ان کے اور مسلمانوں کے درمیان اس مرے اہل فداہب کے ساتھ نہیں ہے۔ مرزائيوں كوسركاري سطح يرغيرمسلم اقليت کی طرح مرزائیوں کے جان و مال کی انے اپنے ملک کے غیرمسلم باشندوں ا ہے، لہذا مرزائیوں کوسرکاری سطح پر غیر

بلکداب ایک ارب سے زائد مسلمانوں کے نام ہے۔

# كستمبر ١٩٤٤ء كومسكله ختم نبوت ير بإكستان قومي اسمبلي كامتفقه فيصله

و مال، آ

بإكستان

ا....ا

1)\_8

قاديانى

ے، آ جروہ بروہ

ان صفحات میں خصوصی کمیٹی کی قرار داد کامتن، آئین میں ترمیم کابل اور وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کامتن دیا جا رہا ہے جوانھوں نے سمتبر ۱۹۷۴ء کواس وقت کی، جبکہ پارلیمنٹ نے ختم نبوت کے مسئلہ کوحل کرنے کے لیے قانون پاس کیا۔

قوی اسمبلی کے کل ایوان پر مشمل خصوصی کمیٹی متفقه طور پر طے کرتی ہے کہ حسب

ذیل سفار شات قوی اسبلی کوغور اور منظوری کے لیے بھیجی جائیں۔ کل ابوان پر شمل خصوصی کمیٹی اپنی رہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی طرف سے اس ك سامنے پيش يا قوى اسمبل كى طرف سے اس كوسيجى كئى قراردادوں پر غور كرنے اور وستاويزات كا مطالعه كرنے اور كوابول بشمول سربرابان البحن احمديد، ربوه اور الجمن احمديد اشاعت الاسلام، لا مور کی شہادتوں اور جرح پرغور کرنے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمبلی کو حسب ذیل سفار شات پیش کرتی ہے۔

(الف) ..... كه بإكتان كآئين مي حسب ذيل ترميم كي جائي.

(اوّل) ..... دفعہ ۱۰۱ (۳) میں قادیانی جماعت اور لا موری جماعت کے اشخاص (جوایئے آپ کواحمدی کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) ..... وفعه ٢٦٠ مين ايك ني شق ك ذريع غيرمسلم كي تعريف درج كي جائد مذكوره بالا سفارشات کے نفاذ کے لیے خصوصی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پرمنظور شدہ مسودہ قانون

(ب) .....که مجموع تعزیرات یا کتان کی دنعه ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تفری درج کی جائے۔ تشرت کوئی مسلمان جوآئین کی دفعہ ۲۷ کی شق (۳) کی تصریحات کے مطابق محمد سلطانی ك عاتم النبيل مونے كے تصور كے خلاف عقيدہ ركھ ياعمل يا تبليغ كرے وہ دفعہ ہذا كے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

( ج) ..... كه متعلقه قوانين مثلاً قومي رجم يش ايك ، ١٩٤٣ء اور انتخابي فهرستول كے قواعد،

اسمبلی کا متفقد فیصله فقرارداد کامتن، آئین میں ترمیم کابل اور وزیراعظم

> دمئلہ کومل کرنے کے لیے قانون پاس کیا۔ قر ارداد

مل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے کہ حسب ماکے لیے بعیمی جائیں۔

امتن دیا جارہاہے جو انھول نے کستمبر ۱۹۷۴ء کواس

ئی اپنی رہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی طرف سے اس سے اس کو بھیجی کی قرارداددں پر غور کرنے اور مول سربراہان انجمن احمدید، ربوہ اور انجمن احمدید رح پرغور کرنے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمیلی کو

ب ذمل ترمیم کی جائے:۔ اعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے

ریعے غیرمسلم کی تعریف درج کی جائے۔ ندکورہ کی طرف سے متفقہ طور پرمنظور شدہ مسودہ قانون

،۲۹ الف میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے۔ کی ثق (۳) کی تقریحات کے مطابق محمہ ﷺ قیدہ رکھے یاعمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے

ا یکٹ،۱۹۷۳ء اور انتخابی فیرستوں کے قواعد،

۱۹۷۴ء میں نتخبہ قانونی اور ضابطہ کی تر میمات کی جائمیں۔ ( ) .....کہ اکتان کرتمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فر

(و) .....کد یا کستان کے تمام شہر یول خواہ وہ کی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، کے جان و مال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا۔

قوی آمبلی میں پیش کیے جانے کیلئے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مزید ترمیم کرنے کے لیے ایک بل

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔

لبذا بذريعه مذاحسب ذيل قانون وضع كياجاتا ب

ا ..... مختصر عنوان اور آ عَاز نفاذ ..... (۱) بدا يكث آ كين (ترميم دوم) ا يكث ، ١٩٤٠ وكهلات كالدر ٢ المين الفور نافذ العمل موكار

٢ ..... آئين كى دفعه ١٠١ يس ترميم - اسلامى جمهوريه پاكستان ك آئين يس، جے بعد ازيں آئين كما جائے گا، دفعه ١٠١ كى ش (٣) يس لفظ فرقوں ك بعد الفاظ اور قوسين "اور قاديانى جماعت يا لا مورى جماعت ك اشخاص (جو اپنے آپ كو احمدى كہتے ہيں)" درج كي جائيں گے۔

سسست کین کی دفعہ ۲۲۰ میں ترمیم \_ آکین کی دفعہ ۲۲۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نی شق درج کی جائے گی، لینی

"(") جو محض محمر الله ، جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النہین ہونے رقطبی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد الله کے بعد کسی مجمی منہوم میں یا کسی بھی مشم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔"
کی اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔"

### بیان اغراض و وجوه

جیبا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے، اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ فخص جو محمد الله کے خاتم النہیں ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد الله کے خاتم النہیں کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔ عبد الحفظ پرزادہ، وزیرانچاری

### وزبراعظم بإكستان جناب ذوالفقارعلى بعثوكي تقربر

جناب ذوالفقار علی بیمٹو وزیراعظم پاکستان کی اس تقریر کامتن جو انھوں نے قومی اسبلی میں سستمبر ۴ ۱۹۷ ء کو کی تقی۔

جناب اسپیر!
میں جب یہ کہنا ہوں کہ یہ فیصلہ پورے ایوان کا فیصلہ ہو اس سے میرا
مقصد یہ نہیں کہ میں کوئی ساسی مفاد حاصل کرنے کے لیے اس بات پر زور دے رہا ہوں۔
ہم نے اس مسئلے پر ایوان کے تمام ممبروں سے تفصیل طور پر جادلہ خیال کیا ہے، جن میں تمام
پارٹیوں کے اور ہر طبقہ خیال کے نمائندے موجود تھے۔ آج کے روز جو فیصلہ ہوا ہے، یہ ایک
قومی فیصلہ ہے، یہ پاکستان کے عوام کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ پاکستان کے مسلمانوں کے
ارادے، خواہشات اور ان کے جذبات کی عکائی کرتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ فقط حکومت بی
اس فیصلے کی تحسین کی مشخل قرار پائے۔ اور نہ بی میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایک فرداس فیصلے
کی تعریف و تحسین کا حقدار بے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ یہ مشکل فیصلہ، بلکہ میری ناچیز رائے میں
کی پہلوؤں سے بہت ہی مشکل فیصلہ، جمہوری اداروں اور جمہوری حکومت کے بغیر نہیں کیا
جاسکتا تھا۔

یہ ایک پرانا مسئلہ ہے۔ نوے سال پرانا مسئلہ ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بیدمسئلہ مزید ویجیدہ ہوتا چلا گیا۔ اس سے جمارے معاشرے میں تلخیاں اور تفرقے پیدا ہوئے لیکن آج کے دن تک اس مسئلے کا کوئی عل حلاش نہیں کیا جا سکا۔ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ بیدمسئلہ ماضی میں ہمی پیدا ہوا تھا، ایک بار نہیں، بلکہ کی بار بھی ویے ہی اقدامات سے اس پر مسئلے پر جس طرح قابو پایا گیا تھا، ای طرح اب کی بار بھی ویے ہی اقدامات سے اس پر قابو پایا جا تھا، ای طرح اب کی بار بھی ویے ہی اقدامات سے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ 190 ہوں کہا گیا تھا۔ 190 ء میں اس مسئلے کوحل کے لیے کیا گیا، لیکن مجھے معلوم ہے کہ 190 ء میں کیا کیا تھا۔ 190 ء میں اس مسئلے کوحل کے لیے وحثیانہ طور پر طاقت کا استعال کیا گیا تھا جو اس مسئلے کے حل کے لیے نہیں، بلکہ اس مسئلے کو دبا وینے سے اس کاحل نہیں تکا۔ اگر بچھ صاحبان عقل و دبا وینے سے اس کاحل نہیں تکا۔ اگر بچھ صاحبان عقل و

فہم حکومت کو بیہ مثو جذبات اور ان کی ہ آتا، کیکن بیرمسکلے کا کیکن بیرمسکلہ فتم ندہ

اور میں آپ کو یقیر نہیں چھوڑی ہیہ در ابھرے۔ قانون او

لحات ..... بھی آ۔ اور بیم و رجا کے عا کی گئیں،معجدوں دہرانا نہیں جاہتا ک بھی کچھ کہنا نہیں م

طرح تمام ملک کو موجودہ معاملات

تقریر کی طرف ولا اس تقر

بنیادی ادر اصولی' کے لیے وجود میر اکثریٹ، اسلام کو ادر اس کے تصور میری حکومت کے

لاہور مجھے کہہ رہے <del>ت</del>ق یا کنتان کےمسلم

کر دیں تو اس ۔

كوكوئي فيصله داح

### ستان جناب ذوالفقارعلى بعثوكي تقرير

ں بھٹو وزیراعظم پاکستان کی اس تقریر کامتن جو مملی میں سے تقبر ، 192ء کو کی تھی۔

ہتا ہوں کہ یہ فیملہ پورے ایوان کا فیملہ ہے تو اس سے میرا مفاد حاصل کرنے کے لیے اس بات پر زور دے رہا ہوں۔ نام ممبروں سے تفصیلی طور پر تبادلہ خیال کیا ہے، جن میں تمام نائندے موجود تھے۔ آئ کے روز جو فیملہ ہوا ہے، یہ ایک کے عوام کا فیملہ ہے۔ یہ فیملہ پاکتان کے مسلمانوں کے جذبات کی عکاس کرتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ فقط حکومت ہی پائے۔ اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی ایک فرداس فیملے ۔ میرا کہنا یہ ہے کہ یہ مشکل فیملہ، بلکہ میری ناچیز رائے میں یہ فیملہ، جمہوری اداروں اور جمہوری حکومت کے بغیر نہیں کیا

فہم حکومت کو بیمشورہ دیتے کہ عوام پر تشدد کر کے اس مسئلہ کوحل کیا جائے، اور عوام کے جذبات اور ان کی خواہشات کو کچل دیا جائے، تو شاید اس صورت میں ایک عارضی حل فکل آتا، لیکن بیمسئلے کا صحح اور درست حل نہ ہوتا۔ مسئلہ دب تو جاتا، اور پس منظر میں چلا جاتا، لیکن بیمسئلہ ختم نہ ہوتا۔

ہاری موجودہ مسائی کا مقصد بررہا ہے کہ اس مسئلے کا مستقل عل تلاش کیا جائے اور پس آپ کو یقین دلاسکتا ہوں کہ ہم نے سیح اور درست عل تلاش کرنے کے لیے کوئی کمر نہیں چھوڑی یہ درست ہے کہ لوگوں کے جذبات مشتعل ہوئے، غیر معمولی احساسات انجرے۔ قانون اور امن کا مسئلہ بھی پیدا ہوا۔ جائیداد اور جانوں کا اتلاف ہوا۔ پریشانی کے لیات سسبھی آئے۔ تمام قوم گذشتہ تین ماہ سے تھویش کے عالم بیں رہی اور اس پر محکش اور بیم و رجا کے عالم بیں رہی۔ طرح طرح کی افواہیں کشت سے پھیلائی شکیں اور تقریریں کی سیکیں، مجدول اور گلیوں بیں بھی تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ بیں بہال اور اس وقت سے دہرانا نہیں چاہتا کہ 17 اور ۲۹ می کو کیا ہوا تھا۔ بیں موجودہ مسئلے کی وجوبات کے بارے بیں بھی کچھ کہتا نہیں چاہتا کہ یہ مسئلہ کس طرح رونما ہوا اور کس طرح اس نے جنگل کی آگ کی طرح تمام ملک کو اپنی لیسٹ بیل کے لیا۔ میرے لیے اس وقت یہ مناسب نہیں کہ بیل موجودہ معاملات کی تہ تک جاؤں، لیکن میں اجازت چاہتا کہ اس معزز ایوان کی توجہ اس موجودہ معاملات کی تہ تک جاؤں، لیکن میں اجازت چاہتا کہ اس معزز ایوان کی توجہ اس موجودہ معاملات کی تہ تک جاؤں، لیکن میں اجازت چاہتا کہ اس معزز ایوان کی توجہ اس تقریر کی طرف دلاؤں جو بیں نے تو م سے مخاطب ہوتے ہو سے ۱۳ جون کو کی تھی۔

اس تقریر میں، میں نے پاکستان کے عوام سے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ یہ مسئلہ بنیادی اور اصولی طور پر فرہی مسئلہ ہے۔ پاکستان کی بنیاد اسلام پر ہے۔ پاکستان مسلمانوں کے لیے وجود میں آیا تھا۔ اگر کوئی ایسا فیصلہ کر لیا جاتا، جسے اس ملک کے مسلمانوں کی اکثریت، اسلام کی تعلیمات اور اعتقادات کے خلاف مجمعی تو اس سے پاکستان کی علمت عائی اور اس کے نصور کو بھی تھیں گئے کا اندیشہ تھا۔ چونکہ یہ مسئلہ خالص فرہی مسئلہ تھا۔ اس لیے مریک کومت کے لیے یا ایک فرد کی حیثیت میں میرے لیے مناسب نہ تھا کہ اس پر ۱۳ جون کی فیصلہ دیا جاتا۔

لا ہوریں مجھے کئی ایک ایے لوگ طے جو اس مسلے کے باعث مختعل ہے۔ وہ جھے کہ رہے گئی ایک ایے لوگ طے جو اس مسلے کے باعث مختعل ہے۔ وہ مجھے کہ رہے تھے کہ آپ آج ہی ابھی ابھی اور پہیں وہ اعلان کول نہیں کر دیتے جو کہ پاکستان کے مسلمانوں کی اکثریت جاہتی ہے۔ ان لوگوں نے میم کہا کہ اگر آپ میداعلان کر دیں تو اس سے آپ کی حکومت کو بڑی داد و تحسین طے گی اور آپ کو ایک فرد کے طور پر

نہایت شاندار شہرت اور ناموری حاصل ہوگ۔ انھوں نے کہا کہ اگر آپ نے عوام کی خواہشات کو پورا کرنے کا بدموقع گنوا دیا تو آب اپنی زندگی کے ایک سنہری موقع سے ہاتھ دھوبیٹیس گے۔ میں نے این ان احباب سے کہا کہ یدایک انتہائی پیجیدہ اور بسیط ملك ہے جس نے برصغير كے مسلمانوں كونوے سال سے بريشان كر ركھا ہے اور ياكستان بننے کے ساتھ بی یہ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے بھی پریشانی کا باعث بنا ہے۔ میرے لیے سیمناسب نہ تھا کہ میں اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا، اور کوئی فیصلہ کر دیتا۔ میں نے ان اصحاب سے کہا کہ ہم نے پاکتان میں جمہوریت کو بحال اور قائم کیا ہے۔ پاکتان کی ایک قومی اسمبلی موجود ہے جو ملکی مسائل پر بحث کرنے کا سب سے بردا ادارہ ہے۔میری ناچیز رائے میں اس مسلے کوحل کرنے کے لیے قومی اسبلی ہی مناسب جگہ ہے اور اکثری یارٹی کے رہنما ہونے کی حیثیت میں میں قومی اسمبلی کے ممبروں برسمی طرح کا دباؤ نہیں ڈالوں گا۔ میں اس مسئلے کے حل کو قومی اسمبلی کے ممبروں کے ضمیر پر چھوڑ تا ہوں، اور ان میں میری یارٹی کے ممبر بھی شائل ہیں۔ یا کتان پیپلز یارٹی کے ممبر میری اس بات کی تعدیق کریں مے کہ جہاں میں نے کئی ایک مواقع پر انھیں بلا کراپئی پارٹی کے موقف ہے آ گاہ کیا، وہاں اس مسئلے پر میں نے اپنی پارٹی کے ایک ممبر بر بھی اثر انداز ہونے کی کوشش نہیں کی ۔ سوائے ایک موقع کے جبکہ اس مسئلے پر کھلی بحث ہوئی تھی۔

جناب الليكر! من آب كويد بنانا مناسب نبين مجمتا كداس مسك ك باعث اكثر میں بریثان رہا اور راتوں کو مجھے نیندئیں آئی۔ اس مسئلے پر جو فیصلہ ہوا ہے، میں اس کے نتائج سے بخوبی واقف ہوں۔ مجھے اس فیصلے کے سیاس اور معاشی رعمل اور اس کی بجيد كيول كاعلم ب، جس كا اثر ، مملكت كے تحفظ ير بوسكنا ب\_ بيكوئي معمولي مسكنيس ب، کیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا۔ یا کتان وہ ملک ہے جو برصغیر کے مسلمانوں کی اس خواہش بر وجود میں آیا کہ وہ اینے لیے آیک علیحدہ مملکت جائے تھے۔ اس ملک کے باشندوں کی اکثریت کا فدہب اسلام ہے۔ میں اس فیطے کو جہوری طریقے سے نافذ کرنے میں ایخ کی بھی اصول کی خلاف ورزی نہیں کر رہا۔ پاکتان پیپلز پارٹی کا پہلا اصول یہ ہے کہ اسلام جارا دین ہے۔ اسلام کی خدمت جاری پارٹی کے لیے اولین اجمت رکھتی ہے۔ جارا دوسرا اصول سے کہ جمہوریت ماری پالیس ہے چنانچہ مارے لیے فقط یمی درست راستہ تھا کہ ہم اس مسئلے کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں چیش کرتے۔ اس کے ساتھ ہی میں فخرے کہ سکتا ہوں کہ ہم اپنی یارٹی کے اس اصول کی بھی پوری طرح سے پابندی کریں گے کہ پاکستان کی

معیشت کی بنیاد سوشا ہے، اس فیلے میں ، اصولوں برشمل طور۔ تزین اسول، ساجی

كرني ئے بھی خلاؤ بيه فيصله مسلمانوں کومتاثر کر

دور جدید میں رہے یا کستان کے تمام ش ہے کہ وہ فخر واعثاد آئين مِن بأكتاني بات بهت انهم هو نہایت ضروری ہے

شهريوں كے حقوق

جناب البيكرا! وینا حابتا ہوں کہ ے ذہن میں شبہ طبعے یا شہری کی تو آ جناب البيبكر! مرفاريان عمل م

تجعى جارا فرض تغا مارے فرائض ـ ابوان نے متفقہ معاملے بر نوری ا ہمارے کیے میمکا

کے اندر اندر کچھ

نباب سے کہا کہ یہ ایک انتہائی چیدہ اور بسیط وے سال سے پریشان کر رکھا ہے اور پاکستان کے لیے بھی پریشانی کا باعث بنا ہے۔ میرے نکدہ اٹھانے کی کوشش کرتا، اور کوئی فیصلہ کر دیتا۔

سرہ سکانے کی و س کرما، اور وق میصلہ سرویا۔ ستان میں جمہوریت کو بحال اور قائم کیا ہے۔ ) مسائل پر بحث کرنے کا سب سے بڑا ادارہ

کی میں ہو بہت کرتے کا سب سے بردا ادارہ نے کے لیے قومی اسبلی ہی مناسب جگہ ہے اور میں قومی اسمبلی کے ممبروں پر کسی طرح کا دباؤ

اسبلی کے ممبروں کے ضمیر پر چھوڑتا ہوں، اور یاکتان پیپلز یارٹی کے ممبر میری اس بات کی

مواقع پرانھیں بلا کرائی پارٹی کے موقف ہے اے ایک ممبر پر بھی اثر انداز ہونے کی کوشش

ر ملی بحث ہوئی تھی۔ اسب نہیں سبحتا کہ اس مسئلے کے باعث اکثر

۔ اس مسکلے پر جو فیصلہ ہوا ہے، میں اس کے لئے کے سیاس اور معاشی رقعل اور اس کی پر ہوسکتا ہے۔ ہو برصغیر کے مسلمانوں کی اس خواہش

ت چاہتے تھے۔ اس ملک کے باشدوں کی ہوری طریقے سے نافذ کرنے میں اینے کی

ن پنیلز پارٹی کا بہلا اصول یہ ہے کہ اسلام کے لیے اولین اجمیت رکھتی ہے۔ ہمارا دوسرا

یہ ہمارے لیے فقط میں درست راستہ تھا کہ

تے۔اس کے ساتھ ہی میں فخر سے کہ سکا طرح سے پابندی کریں گے کہ پاکستان کی

معیشت کی بنیاد سوشلزم پر ہو۔ ہم سوشلت اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ فیصلہ جو کیا گیا ہے، اس فیصلے بیں ہم نے اپنے کسی بھی اصول سے انحواف نہیں کیا۔ ہم اپنی پارٹی کے تین اصولوں پر ممل طور سے پابندرہ ہیں۔ بیں۔ بیں نے کئی بارکہا ہے کہ اسلام کے بنیادی اور اعلیٰ ترین اصول، ساجی انساف کے خلاف نہیں اور سوشلزم کے ذریعے معاشی استحصال کوختم کرنے کے بھی خلاف نہیں ہیں۔

یہ فیصلہ نم بھی ہے اور غیر نم بھی۔ نم بی اس لحاظ سے کہ یہ فیصلہ ان ملمانوں کو متاثر کرتا ہے جو پاکستان میں اکثریت میں جیں اور غیر نم بی اس لحاظ سے کہ ہم دور جدید میں رہتے ہیں۔ ہمارا آئین کی نم بیں۔ و ملت کے خلاف نہیں بلکہ ہم نے پاکستان کے تمام شہریوں کو بکسال حقوق دیے ہیں۔ ہر پاکستانی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ فخر واعتاد سے بغیر کی خوف کے اپنے نم بی عقائد کا اظہار کر سکے۔ پاکستان کے آئین میں پاکستانی شہریوں کو اس امرکی صافت دی گئی ہے۔ میری حکومت کے لیے اب یہ بات بہت اہم ہوگئی ہے کہ وہ پاکستان کے تمام شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ یہ نہایت ضروری ہے اور میں اس بات میں کوئی ابہام کی گنجائش نہیں رکھنا چاہتا۔ پاکستان کے شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ یہ شہریوں کے حقوق کی حفاظت ہمارا اخلاقی اور مقدس اسلامی فرض ہے۔

جناب الپیکر! میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور اس ایوان کے باہر کے ہر مخص کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ فرض پوری طرح اور کمل طور پر ادا کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں کسی مخص کے ذہن میں شبہبیں رہتا چاہیے۔ ہم کسی قسم کی غار گھری اور تہذیب سوزی یا کسی پاکستانی طبقے یا شہری کی تو بین اور بے عزتی برزاشت نہیں کریں گے۔

جناب اس کیر! کرشتہ تین مہینوں کے دوران اور اس برے بران کے عرصے میں کھے۔ یہ کرفناریاں عمل میں آئیں۔ کی لوگوں کو جیل میں بیجا گیا اور چند اور اقدامات کے گئے۔ یہ بھی ہمارا فرض تھا۔ ہم اس ملک پر برتھی کا اور نرائی عناصر کا غلبہ دیکھنانہیں چاہتے تھے۔ جو ہمارے فرائف تھے، ان کے تحت ہمیں یہ سب کچھ کرنا پڑا۔ کیکن میں اس موقع پر جبکہ تمام ایوان نے متفقہ طور سے ایک اہم فیصلہ کر لیا ہے، آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم ہر معاطع پر فوری اور جلد از جلد غور کریں گے، اور جب کہ اس مسلے کا باب بند ہو چکا ہے، معارے لیے یمکن ہوگا کہ ان سے نری کا برتاؤ کریں۔ میں امید کرتا ہوں کہ مناسب وقت ہمارے لیے افراد سے نری برتی جائے گی اور آھیں رہا کر دیا جائے گا جنھوں نے اندر اندر کچھا ایسے افراد سے نری برتی جائے گی اور آھیں رہا کر دیا جائے گا جنھوں نے

لوگ اس طر

معلوم ہوتا ک

رعی ہیں۔اا جا رہا ہے تو

کہ انھوں ۔ احرّ ام کرنا

لتين ان بان

ہم نے آئمبر

يفين دلايا كيا جائے'

ابوان کے

وفت تک اجلاسول ا

میں پہلیر

کہوں تو م

كوفتم كر.

يوھنے \_

ہے لیے

ركهنا ہوگا

مسائل ب

اميدرككخ

تمام نظ

جناب

جواصار

معالمه .

فيمله

اس عرصه میں اشتعال انگیزی سے کام لیا یا کوئی اور مسئلہ پیدا کیا۔

جتاب اسپیر! جیدا کہ میں نے کہا ہمیں امید کرنی چاہے کہ ہم نے اس مسلے کا باب بند کردیا ہے۔ یہ میری کامیابی نہیں، یہ عومت کی بھی کامیابی نہیں، یہ کامیابی پاکستان کے وام کی کامیابی ہیں۔ میں سارے ایوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہول، جھے احساس ہے کہ یہ فیصلہ متفقہ طور پر نہ کیا جا سکتا اگرتمام ایوان کی جانب سے اور اس میں تمام پارٹیوں کی جانب سے تعاون اور مفاہمت کا جذبہ نہ ہوتا۔ آئین سازی کے موقع کے وقت بھی ہم میں تعاون اور مجھوتے کا یہ جذبہ موجود تھا۔ آئین ہمارے ملک کا بنیادی قانون ہے۔ اس آئین کے بنانے میں ستائیس برس صرف ہوئے اور وہ وقت بنیادی قانون ہے۔ اس آئین کی تاریخ اور یا دگار وقت تھا جب اس آئین کوتمام پارٹیوں نے قبول کیا باکستان کی قومی آمبلی نے اس متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ اس جذبہ کے تحت، ہم نے یہ مشکل فیصلہ بھی کرلیا ہے۔

جناب المپلیر! کیا معلوم که متنقبل میں ہمیں زیادہ مشکل مسائل کا سامنا کرنا پڑے، لیکن میری ناچیز رائے میں جب سے پاکستان وجود میں آیا، یہ مسئلہ سب زیادہ مشکل مسئلہ تھا۔ کل کو اس سے زیادہ بیجیدہ اور مشکل مسائل ہمارے سامنے آسکتے ہیں۔ جن کے بارے میں پھر نہیں کہا جا سکا۔ لیکن ماضی کو دیکھتے ہوئے اس مسئلے کے تاریخی پہلووں پراچی طرح خور کرتے ہوئے میں پحر کہوں گا کہ سب سے زیادہ مشکل مسئلہ تھا گھر گھر میں اس کا اثر تھا۔ اور ہر فرو پر اس کا اثر تھا۔ یہ مسئلہ تھین سے تھین تر ہوتا چلا گیا۔ اور وقت کے ساتھ ساتھ ایک خوفاک شکل اختیار کر گیا ہمیں اس مسئلے کو مل کو دن ہی اسلامی نظریاتی کو اس میں تعلق کو ایک کو سامنے چیش کیا جا سکتا تھا۔ فلا ہر ہے کہ حکومت کے پروکر سکتے تھے یا اسلامی، سیکرٹر بیٹ کے سامنے چیش کیا جا سکتا تھا۔ فلا ہر ہے کہ حکومت کے سروکر سکتے تھے یا اسلامی، سیکرٹر بیٹ کے سامنے چیش کیا جا سکتا تھا۔ فلا ہر ہے کہ حکومت مصورت حال سے نبٹنے کے لیے معمولی اقد امات کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے اس مسئلے کو بہیشہ کے لیے حل کرتی ہوئی احمال کرتی کا جذبہ رکھتے تھے۔ اس جذبے کے تو می آسمبلی کی گئی ایک وجو بات تھیں۔ اگر قومی آسمبلی خفیہ اجلاس نہ خفیہ اجلاس نہ کرتی ہو جناب! کیا آپ جمعتے ہیں کہ میں تم بی تیں اور حقائق ہمارے سامنے آسے اور کیا آپ جو جناب کیا آپ جمعتے ہیں کہ میں تم بی تھیں اور حقائق ہمارے سامنے آسکتے! اور

م اميد كرنى چاہيے كہ ہم نے اس مسئلے كا باب بند ت كى بھى كاميانى نہيں، يه كاميانى پاكستان كے عوام يل اس سئلے كا باب بند يل ميل سارے ايوان كو خراج تحسين پيش كرتا له پر بند كيا جا سكا اگر تمام ايوان كى جانب سے اور ن اور مفاہمت كا جذب بنہ ہوتا۔ آئين ہمارے ملك كا وقت كا يہ جذب موجود تھا۔ آئين ہمارے ملك كا في ميں ستائيس برس صرف ہوئے اور وہ وقت في ميں ستائيس برس صرف ہوئے اور وہ وقت في ميں اس آئين كوتمام پارٹيوں نے قبول كيا در برمنظور كرليا۔ اى جذب كے تحت، ہم نے يہ در برمنظور كرليا۔ اى جذب كے تحت، ہم نے يہ

میں زیادہ مشکل مسائل کا سامنا کرنا پڑے، لیکن بود میں آیا، بید مسئلہ سب سے زیادہ مشکل مسئلہ اس جن کے بارے اس مسئلے کے تاریخی پہلوؤں پر اچھی طرح کے ذیادہ مشکل مسئلہ تھا گھر گھر میں اس کا اثر تھا، کے زیادہ مشکل مسئلہ تھا گھر گھر میں اس کا اثر تھا، شکل اختیار کر عمیا ہمیں اس مسئلے کوحل کرنا ہی اس مسئلے کو ہائی کورٹ یا اسلای نظریاتی کونسل اس مسئلے کو ہائی کورٹ یا اسلای نظریاتی کونسل اور اضرہ سامنے پیش کیا جا سکتا تھا۔ ظاہر ہے کہ حکومت اور اضرہ سے کہ حکومت اور اضرہ سے کہ حکومت کو سامنے پیش کیا جا س کھیے ہیں۔ لیکن ہم نے اس مسئلے کو اس سے کے کی مذہبہ رکھتے ہیں۔ لیکن ہم نے اس مسئلے کو اس مسئلے کو اس خفیہ اجلاس کرتی رہی۔ خفیہ وجہات تھیں۔ اگر قومی اسمبلی خفیہ اجلاس نہ بی اور حقائق ہمارے سامنے آ سکتے! اور

لوگ اس طرح آزادی اور بغیر کسی جمجک کے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ؟ اگر ان کو معلوم ہوتا کہ یہاں اخبارات کے نمائندے بیٹے ہوئے ہیں، اورلوگوں تک ان کی باتیں پہنے ربی ہیں۔ اور ان کی تقاریر اور بیانات کو اخبارات کے ذریعے شائع کر کے ان کا ریکارڈ رکھا جار ہا ہے تو اسمبلی کے ممبراس اعتاد اور کھلے ول سے اپنے خیالات کا اظہار ند کر سکتے ، جیسا كرانهول في خفيد اجلاسول من كيا- بمين ان خفيد اجلاسول كى كارروائى كا كافى عرصه تك احرّام کرنا جاہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ کوئی بات بھی خفیہ نہیں رہتی۔ لین ان باتوں کے اظہار کا ایک موزوں وقت ہے چونکہ اسمبلی کی کارروائی خفید رہی ہے، اور ہم نے اسمبلی کے ہرمبرکو، اور ان کے ساتھ ان لوگوں کو بھی جو ہمارے سامنے پیش ہوئے ہے یقین دلایا تھا کہ جو کچھ وہ کہدرہے ہیں اس کوسیاس، یاکسی اور مقصد کے لیے استعال نہیں کیا جائے گا اور نہ بی ان کے بیانات کو تو ز مروز کر پیش کیا جائے گا۔ میرے خیال میں سی ابوان کے لیے ضروری اور مناسب ہے کہ وہ ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی کو ایک خاص وقت تک ظاہر نہ کریں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہارے لیے ممکن ہوگا کہ ہم ان خفیہ اجلاسوں کی کارروائی کو آشکار کر دیں، کیونکہ اس کے ریکارڈ کا ظاہر ہونا بھی ضروری ہے۔ میں بہنیں کہتا کدان خفیدا جلاسوں کے ریکارڈ کو فن بی کر دیا جائے، ہرگز نہیں۔ اگر میں بد کہوں تو بیا ایک غیر حقیقت پسندانہ بات ہوگا۔ میں فقط بیکہتا ہوں کہ اگر اس مسئلے کے باب کوختم کرنے کے لیے اور ایک نیا باب کھولنے کے لیے نئی بلندیوں تک وہنینے کے لیے، آ مے برصف کے لیے اور قومی مفاد کو محفوظ رکھنے کے لیے اور یا کتان کے حالات کو معمول پر رکھنے کے لیے اس مسلے کی بابت بی نہیں بلکہ دوسرے مسائل کی بابت بھی، ہمیں ان امور کوخفیہ ر کھنا ہوگا۔ میں ایوان پر یہ بات عیال کر دینا جا ہتا ہول کہ اس مسلے کے حل کو، دوسرے کی مسائل پر تباولہ خیال اور بات چیت اور مفاصت کے لیے نیک فکون سجمنا جاہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ بیال ہمارے لیے خوش کا باعث ہے، اور اب ہم آ مے برھیں کے اور تمام نے تو می مسائل کو مفاہمت اور سمجھوتے کے جذبے کے تحت طے کریں۔

جناب الپیکر! میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ اس معاملے کے بارے میں میرے جو احساسات تھے میں انھیں بیان کرچکا ہوں۔ میں ایک بار پھر دہراتا ہوں کہ یہ ایک فیجی معاملہ ہے، بیرایک فیصلہ ہورے ایوان کا فیصلہ ہے، بیرایک فیصلہ ہے۔ میرے خیال فیصلہ ہے اور بیری قوم کا فیصلہ ہے۔ میرے خیال

میں بدانسانی طاقت سے باہر تھا کہ بدالوان اس سے بہتر کچھ فیصلہ کرسکتا، اور میرے خیال ، میں بہ بھی ممکن نہیں تھا کہ اس مسئلے کودوا می طور پر حل کرنے کے لیے موجودہ فیصلے سے کم کوئی اور فیصلہ ہوسکتا تھا۔

کھ لوگ ایسے بھی ہو سکتے ہیں، جواس فیلے سے خوش نہ ہوں۔ ہم برتوقع مجی نہیں کر سکتے کہ اس مسلّے کے نیعلے سے تمام لوگ خوش ہوسکیں کے جو گذشتہ نوے سال سے حل نبین موسکار اگر بیدستلد آسان موتا اور جرایک کوخوش رکمنا ممکن موتا، تو بیدستلد بهت پہلے حل ہو گیا ہوتا۔ لیکن یہ نہیں ہو سکا۔١٩٥٣ء میں بھی یہ ممکن نہیں ہو سکا۔ وہ لوگ جو ریا کہتے ہیں کہ بیمسئلہ ۱۹۵۳ء میں حل ہو چکا تھا۔ وہ لوگ اصل صورت حال کا صحیح تجزیہ نبیں کر سكے۔ ميں اس بات كوتلىم كرتا مول اور مجھے اچھى طرح معلوم بے كدايے لوگ معى بين جو اس فیطے پر نہایت ناخوش ہوں ہے۔ اب میرے لیے بیمکن نہیں کہ میں ان لوگوں کے جذبات كى ترجماني كرول ليكن ميل بيكهول كاكه بدان لوكول كي طويل الميعاد مفاد كحت میں ہے کہ سیمسلد حل کرایا گیا ہے۔ آج بیاوگ ناخوش موں کے ان کو یہ فیصلہ پسند نہ ہوگا، ان کو یہ فیصلہ ناگوار ہوگا،کیکن حقیقت پندی سے کام لیتے ہوئے اور مفروضے کے طور پر اینے آپ کوان لوگوں میں شار کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہان کو بھی اس بات برخوش ہونا جاہیے کہ اس فیصلے سے بیرمسلد عل ہوا اور ان کو آئین حقوق کی ضانت حاصل ہوگئ، مجھے یاد ہے جبکہ حزب خالف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے بیتح کیک پیش کی تو انھوں نے ان لوگوں کو ممل تحفظ دینے کا ذکر کیا تھا جواس فیصلے سے متاثر ہوں گے۔ ایوان اس بقین دہانی یر قائم ہے۔ بدہر بارٹی کا فرض ہے، بد حکومت کا فرض ہے، حزب مخالف کا فرض ہے، اور برشہری کا فرض ہے کہ وہ پاکستان کے تمام شہریوں کی بیسال طور پر حفاظت کریں۔اسلام کی تعلیم رواداری ہے،مسلمان رواداری پرعمل کرتے رہے ہیں۔اسلام نے فقل رواداری کی تبلغ بی نہیں کی، بلکہ تمام تاریخ میں اسلامی معاشرے نے رواواری سے کام لیا ہے۔اسلامی معاشرے نے اس تیرہ و تاریک زمانے میں یبودیوں کے ساتھ بہترین سلوک کیا، جبکہ عیسائیت ان پر بورپ می ظلم کر رہی تھی اور بہود بول نے سلطنت عانیہ میں آ کر بناہ لی تھی۔ اگر یبودی دوسرے حکران معاشرے سے فی کر عربوں اور ترکول کے اسلامی معاشرے میں پناہ لے سکتے تھے، تو مجریہ یاد رکھنا جاہیے کہ جاری مملکت اسلامی مملکت ہے۔ ہم سلمان ہیں، ہم پاکتانی ہیں اور بد ہارا مقدس فرض ہے کہ ہم تمام فرقوں، تمام لوگوں اور پاکستان کے تمام شہر یوں کو یکسال طور پر تحفظ دیں۔

**جناب اسپیکرصا**حه

قادیانی فا میں پچھوم سے تا ملکت نے گزشتہ مہا ہے اور مزید آ سال ۱۹۸۱ء (نبر بابت سال ۱۹۸۱ء (نبر تحت اسلامی جہو مل میں لائی تجہو دستور، ۱۹۷۳ء آ اور نہ ہوگی، اور کی نبیت چہو مخائق کا زن

پارلیمانی اموه قادیانندس کر اپریل ۱۹۸۲ (ترمیم ٹانی

جهوريه بأ

كوشال نظرآ

خا *طراس مسط* 

جناب الليكر صاحب! ان الفاظ كے ساتھ من الى تقرير ختم كرنا ہوں۔ آپ كاشكريد! قاديانى بدستور غير مسلم بيں

حكومت بإكتان كي توثيق (١٩٨٢ء)

قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی آئین حیثیت کے متعلق مختلف حلقول میں کچیوعرصے سے شبہات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ان شبہات کو دور کرنے کی غرض سے صدر ملکت نے گزشتہ ماہ کی بارہویں تاریخ کو ترمیم دستور (استقرار) کا فرمان مجربیال ١٩٨٢ء (صدارتی فرمان غبر ٨ محريد سال ١٩٨٢ء) جاري كيا تھا، جس كى رو سے اعلان كيا میا ہے اور مزید تو یُل کی گئی ہے کہ وفاتی قوانین (نظر ثانی واستقرار) آروی نیس مجرب سال ١٩٨١ء (نمبر ٣٥ مجريد سال ١٩٨١ء) كے جدول اول ميس وستور (ترميم ان) ايك بابت سال ١٩٧٨ء (نمبر ٢٩ باب سال ١٩٧٨ء) كي شموليت سے ان تراميم كا جواس كے تحت اسلامی جمہوریہ یاکتان کے دستور، ۱۹۷۳ء، میں قادیانیوں کی حیثیت کے بارے میں عمل میں لائی می بیں، تسلسل متاثر ہوا ہے اور نہ ہوگا اور وہ اسلامی جمہوریہ یا کستان کے وستور، ١٩٤٣ء كے جزوكي حيثيت سے برقر اروجي گا نيز قادياني كروپ يا لا مورى كروب ك اشخاص كى (جوخودكو"احدى" كبت بين) "غيرمسلم"كطور برحيثيت تبديل موكى ب اور نہ ہوگی، اور وہ بدستور ' غیر مسلم' میں۔ وضاحتی فرمان کے بعد عام حالات میں اس مسکلے كى نسبت چدميكوئيون كاسلسله بند موجانا جايي تفا، كربااي مه چند مفاد برست عناصر حقائق کا رُخ موڑ کر اس منمن میں بے چینی اور بے اطمینانی کی فضا پیدا کرنے میں بدستور کوٹاں نظر آتے ہیں۔ ان عناصر کی ریشہ دوانوں کا موڑ طریقے سے سدباب کرنے کی خاطراس مسئلے کی مزید صراحت اور وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

مجلس شوری کے گذشتہ اجلاس میں راجہ محمد ظفر الحق، قائم مقام وزیر قانون و پارلیمانی امور، نے قاری سعیدالرحن اور مولانا سمیج الحق، ممبران وفاقی کوس کی جانب سے قادیانیوں کی قانونی حیثیت کے بارے میں پیش کردہ تحاریک التواء کے متعلق مورخد ۱۲ ایریل ۱۹۸۲ء کوایک مفصل بیان دیا تھا۔

وزیر موصوف نے اس مسئلے کے پس مظر پرروشی ڈالتے ہوئے بتایا کہ دستور (ترمیم ٹانی) ایک بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) کے ذریعے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، ۱۹۷۳ء، کے آرٹیل ۲۲۰ میں شق (۳) کا اضافہ کیا گیا اور سے باہر تھا کہ یہ ایوان اس سے بہتر کھے فیصلہ کرسکتا، اور میرے خیال کماس مسئلے کو دوای طور پرحل کرنے کے لیے موجودہ فیصلے سے کم کوئی

یے بھی ہو سکتے ہیں، جواس فیلے سے خوش نہ ہوں۔ ہم بیاتو قع بھی للے کے فیصلے سے تمام لوگ خوش ہوسکیں مے جو گذشتہ نوے سال ہے بمئله آسان موتا اور برایک کوخوش رکهناممکن موتا، تو بید مسئله بهت ی پینیس موسکا۔۱۹۵۳ء میں بھی بیمکن نہیں ہوسکا۔ وہ لوگ جو بی ١٩ء مين هل هو چکا تھا۔ وہ لوگ اصل صورتِ حال کا صحیح تجوییز میں کر لیم کرتا ہوں اور جھے اچھی طرح معلوم ہے کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو ں ہول گے۔ اب میرے لیے بیمکن نہیں کہ میں ان لوگوں کے ا - ليكن من ميكهول كاكه مدان لوكول كے طویل الميعاد مفاد كے حق لیا میا ہے۔ آج بدلوگ نا خوش مول کے ان کو یہ فیملہ پندنہ ہوگا، الیکن حقیقت پندی سے کام لیتے ہوئے اور مفروضے کے طور پر لى تاركرت بوئ من يه كول كاكدان كويمى اس بات يرخوش سے مید مسئلہ حل ہوا اور ان کو آئی حقوق کی منانت حاصل ہو گئی، ف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے بیٹر یک پیش کی تو انھوں نے ان ذكركيا تماجواس فيط سے متاثر مول مے۔ ايوان اس يقين دہاني ا فرض ہے، یہ حکومت کا فرض ہے، حزب مخالف کا فرض ہے، اور اکتان کے تمام شریوں کی کسال طور پر حفاظت کریں۔ اسلام کی ن رواداری برعمل کرتے رہے ہیں۔ اسلام نے فقط رواداری کی اریخ میں اسلامی معاشرے نے رواداری سے کام لیا ہے۔اسلامی تاریک زمانے میں بہودیوں کے ساتھ بہترین سلوک کیا، جبکہ ظلم کر رہی تھی اور یہود بول نے سلطنت عثانیہ میں آ کر پناہ کی ، حکران معاشرے سے فی کر عربوں اور ترکوں کے اسلامی تے تھے، تو پھر یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جاری مملکت اسلامی مملکت إكتاني بين اوريه جارا مقدس فرض ہے كه بم تمام فرقوں، تمام لېر **يول کو بکسال طور پر تحفظ دي**\_ سال ۱۹۷۳ء) کی شم مطابق وزارت قانوا وريعے ان قوانين کو، ہوں، منسوخ کر دیا قوانین (نظرثانی وا وزیر موصوف نے قا ہوئے بتایا کہ ہروہ ن محتی ہو، ترمیمی قانور وفتت وه با قاعده طور والے قانون کی تنتیخ مؤثر رہتی ہے اور تر ليے رپہ کہنا قطعاً بجا ز وجود ہاتی رہے گا۔تر رہتی ہے۔ چنانچہ دسنا استغرار) آرڈی نین ، قانون کے ذریعہ۔ میں۔ان سب امور . کوشش جاری ربی\_ا تهمت لكنے كا انديشه مزيد قدم الخاما اورمه نمبر ۸ مجربه سال ۱۸۲

چونکیه دسنا

م 192ء) کے ذربا

تاكەصوبائى اسمبليول

(جوخودكو"احمري"

كوئى مخض جو خاتم الز

(۱۹۸۱ء) کے جدول

قادیانیوں کو غیرمسلم قرار دیا گیا۔ اس طمن میں آرٹیل ۱۰۶ کی شق (۳) میں صوبائی المبليول ميں غيرمسلم نشتوں كى تقيم كى وضاحت كرتے موئے قاديانى فرقد كے افراد كوغير مسلم اقلیت کے زمرے میں شامل کیا گیا۔ متذکرہ بالا آئین حیثیت کوشلیم کرتے ہوئے موجودہ حکومت نے برسرافتدار آنے کے بعدعوام کی نمائندگی کے ایکٹ مجربیسال ۱۹۲۱ء میں دفعہ سے الف کا اضافہ کیا جس کا تعلق غیرمسلم اقلیتی نشتوں سے ہے۔ اس جدید دفعہ 27 الف میں بھی قادیانی گروپ سے متعلق افراد کو ' غیرمسلموں' کے زمرے میں شال کر ویا گیا۔ ظاہر ہے کہ بیتبدیلی بھی قادیا نیوں کی آئینی حیثیت بطور د فیرمسلم ' اقلیت متعین ہو جانے کی بنا پرمعرض وجود میں آئی۔ای طرح ابوان ہائے پارلیمان وصوبائی اسمبلیوں کے (انتخابات) کے فرمان مجرب سال ۱۹۷۷ء (فرمان صدر بعد از اعلان نمبر ۵ مجرب سال ۱۹۷۷ء) میں بھی بذر اید صدارتی فرمان نمبر ۱۷ مجربیرسال ۱۹۷۸ء ترمیم کر کے قومی اسمبلی اورصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے سلسلے میں اہلیت اور نااہلیت کے متعلق ' دمسلم' اور' خیر مسلم' كالك الك زمرے طے كرديے مئے۔جس كے بتیج میں كوئي مخص اس وقت تك كسى اسمبلی کے انتخابات کے لیے ایل قرار نہیں یا سکتا جب تک کداس کا نام"مسلمانوں" یا" غیر مسلمول" كىنشتول سے متعلق جدا كانداتخاني فبرستول مل سے كى ايك ميل درج ند مور بعد ازاں فرمان عارضی دستور مجربیرسال ۱۹۸۱ء جاری کرتے وقت بھی قادیانیوں کی متذکرہ بالاحیثیت بطور غیرمسلم برقرار رکھی می۔ چنانچہ فرمان عارضی دستور کے آرٹیکل۲ میں اسلامی جمہوریہ یا کتان کے دستور، ۱۹۷۳ء جو فی الحال معطل ہے، کے پھے آ رشکل کو فرمان عارضی وستور کا حصمہ بناتے وقت آ رٹیل ۲۲۰ کو بھی شامل کیا گیا۔ اس واضح قانونی پوزیشن کے باوجود کچھ حلقوں میں قادیانیوں کی آکینی و قانونی حیثیت کے متعلّق شک کا اظہار کیا گیا، جے دور کرنے کے لیے فرمان عارضی وستور مجربیسال ۱۹۸۱ء میں آرٹیکل نمبر ا۔ الف کا اضافہ کیا گیا جس کی رو سے بیقرار پایا کہ ۱۹۷۳ء کے دستور اور ندکورہ فرمان نیز تمام وضع شدہ توانین اور دیگر قانونی دستاویزات میں مسلم اور غیرمسلم سے مراد وہی لی جائے گی جس کا ذکر فرمان عارضی وستور مجربیسال ۱۹۸۱ء کے حوالے سے ترمیم وستور (استقرار) کے فرمان مجربیسال ۱۹۸۲ء میں ہے۔ فرمان عارضی دستور مجربید ۱۹۸۱ء سال کے آرٹیکل ا۔ الف میں مسلم اور غیرمسلم کی تعریف کرتے ہوئے قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کو (جوخُود کو' احمدی' کہتے ہیں) غیرمسلموں کے زمرے میں شال کیا گیا۔

(۱۹۸۱ء) کے جدول میں وستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۴ء (نمبر ۲۹ بابت سال ۱۹۷۳ء) کی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عام طے شدہ مروجہ طریقہ کار کے مطابق وزارت قانون وقاف فوقا ایک تنسی اور ترمیمی قانون کا نفاذ کرواتی ہے۔ جس کے ذریعے ان قوانین کو، جن سے مروجہ قوانین میں ترمیم کی گئی ہواور جو اپنا مقعد حاصل کر بچکے ہوں، منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ای مروجہ طریقہ کار کے پیش نظر متذکرہ بالا وفاقی توانین (نظر ثانی و استقرار) آرڈی نینس مجربیر سال ۱۹۸۱ء جاری کیا محیا۔ اس ضمن میں وزیر موصوف نے قانون عبارات عامد بابت سال ۱۸۹۷ء کی وفعد ۲ الف کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ہروہ ترمیم جو کی ترمیم قانون کے ذریعے کی دیگر قانون میں عمل میں لائی گئ ہو، ترمیمی قانون کی تنتیخ کے باوجود مؤثر رہتی ہے، بشرطیکہ ترمیمی قانون کی تنتیخ کے وقت وہ با قاعدہ طور پر نافذ العمل ہو۔ اس سے بیابت واضح اور عیال ہے کہ ترمیم کرنے والے قانون کی تنتیج کے باوجود اس کے ذریعے معرض وجود میں آنے والی ترمیم زندہ اور مؤثر رہتی ہے اور ترمیمی قانون کا عدم اور وجود الی ترمیم کی بقاء کے لیے کیسال ہے۔اس لیے یہ کہنا قطعاً بجا نہ ہوگا کہ ترمیم ای صورت میں یاتی رہے گی جبکہ متعلقہ ترمیمی قانون کا وجود باقی رہے گا۔ ترمیمی قانون منسوخ کر دیا جائے یا موجود رہے، ترمیم بہر حال نافذ العمل ربتی ہے۔ چنانچدوستور (ترمیم ثانی) ایک بابت سال ۱۹۷۴ء کی وفاقی توانین (نظر ثانی و استقرار) آرڈی نیس مجربہ سال ۱۹۸۱ء کی جدول اول میں شمولیت سے فکورہ ترمیمی ، قانون کے ذریعہ سے کی جانے والی ترامیم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور وہ بدستور قائم اور رائج ہیں۔ان سب امور کے بادصف اس مسئلہ کو پھرسیاس رنگ دینے اور ابہام پیدا کرنے کی ناجائز کوشش جاری رہی۔ لبذا جیا کہ حدیث مبارکہ میں ہے"ان مقامات ہے بھی بچنا جاہے جہاں تهمت لکنے کا اندیشہ پایا جائے۔ ' فرکورہ بالاشک وابہام کو دور کرنے کے لیے حکومت نے ایک مریدقدم اٹھایا اورصدرملکت نے ایک انتہائی واضح اور کمل فرمان جاری کیا جو کرمدارتی فرمان نمبر ۸ بحریدسال ۱۹۸۲ء کے نام سے موسوم ہے۔ اس کامتن حسب ذیل ہے۔

چونکه دستور (ترمیم تانی) ایک بابت سال ۱۹۷۳ء (نمبر ۲۹ بابت سال ١٩٤٨ء) ك ذريع اسلامي جمهوريد ياكتان ك وستور، ١٩٤٣ء، من تراميم كي كي تعين تا کہ صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی کی عُرض سے قادیانی گروپ یا لا ہوری گروپ کے اشخاص (جونود كود احدى" كت بين) غيرمسلمون بن شائل كيا جائ اور تاكدية قرار ديا جائ كد كوئي فخف جو خاتم النبين حفرت محمر عليه كي ختم نبوت بركمل ادر غير مشروط طور برايمان نه

میا۔ اس همن میں آرٹیل ۱۰۶ کی شق (۳) میں صوبائی ہ تقتیم کی وضاحت کرتے ہوئے قادیانی فرقہ کے افراد کوغیر مال کیا گیا۔ منذکرہ بالا آئین حیثیت کوتسلیم کرتے ہوئے آنے کے بعدعوام کی نمائندگی کے ایکٹ مجربیرسال ١٩٤٦ء س كاتعلّ غيرمسلم اقليتى نشتول سے ب-اس جديد وفعه ب سے متعلّق افراد کو' فیرمسلموں' کے زمرے میں شامل کر . ل قادیانیوں کی آئینی حیثیت بطور''غیرمسلم'' اقلیت متعین ہو آئی۔ای طرح ابوان ہائے بارلیمان وصوبائی اسمبلیوں کے مال ۱۹۵۷ء (فرمان صدر بعد از اعلان نمبر ۵ مجربه سال تی فرمان نمبر کا مجریه سال ۱۹۷۸ء ترمیم کر کے قومی اسبلی ى كے سلسلے ميں الميت اور ناالميت كے متعلق "دمسلم" اور " غير لے كرديے مكئے \_ جس كے نتيج ميں كوئى فخض اس وقت تك كسى ، قرار نبیس یا سکتا جب تک که اس کا نام "مسلمانون" یا "مغیر عدا گاندائتانی فرستول میں سے کی ایک میں درج ند مو۔ بنی دستور مجربیسال ۱۹۸۱ء جاری کرتے وقت بھی قادیا نیول سلم برقرار رکھی گئے۔ چنانچ فرمان عارضی دستور کے آرٹیک ۲ کے دستور، ١٩٤٣ء جو فی الحال معطل ہے، کے پھے آ رشکل کو تے وقت آرٹکل ۲۷۰ کو بھی شامل کیا گیا۔ اس واضح قانونی میں قادیا نیوں کی آ کمنی و قانونی حیثیت کے متعلق شک کا کے لیے فرمان عارضی وستور مجربیسال ۱۹۸۱ء میں آ رشکل نمبر روسے بیقرار پایا کہ ۱۹۷۳ء کے دستور اور فدکورہ فرمان نیز نونی دستاویزات میں مسلم اور غیرمسلم سے مراد وہی لی جائے تورم مربیسال ۱۹۸۱ء کے حوالے سے ترمیم دستور (استقرار) س بے۔ فرمان عارضی دستور مجربد ١٩٨١ء سال كے آ رشكل ا۔ خریف کرتے ہوئے قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے ہے ہیں) فیرمسلموں کے زمرے میں شامل کیا گیا۔

رُفَاتَی قوانین (نظرتانی و استقرار) آرڈی نینس مجربه سال

.

مجربیرسال ۲\_ اسق (نظر ٹانی

جاری کیا۔

اوّل میں شمولیت ترامیم ش

(الف) جزوک< (ب).

قطعی ط فرمان سرمنہ

الف! سال م كر\_

برسية قاديا: سال

کے قائم چ ر کھتا ہو یا حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغیر ہونے کا دولیدار ہو، یا ایسے دعویدار کو پیغیریا نہ بھی مصلح مانتا ہو، دستور یا قانون کی اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔

اور چونکه فرمان صدر نمبر ما مجریه سال ۱۹۷۸ء کے ذریعے مجملہ اور چیزوں کے قوی اسلی اور چیزوں کے قوی اسلی اور صوبائی اسمبلیوں میں غیر مسلم بشول قادیانی کروپ اور لا موری کروپ کے اشخاص کی (جوخودکو''احمدی'' کہتے ہیں) مناسب نمائندگی کے لیے تھم وضع کیا گیا تھا۔

اور چونکہ فرمان عارضی دستور، ۱۹۸۱ء (فرمان ک۔ ایم۔ ایل۔اے نمبر المجربیہ سال ۱۹۸۱ء) نے ندکورہ بالا دستور کے ایسے احکام کو جومتعلقہ متصابنا جز قرار دیا تھا۔

اور چونکہ ندکورہ بالافرمان میں واضح طور پر لفظ دمسلم '' کی تعریف کی گئی ہے جس سے ایسا فخض مراد ہے جو وحدت وقو حید قادر مطلق اللہ تبارک وتعالے، خاتم النمین حضرت محمد علی کہ ختم ہوت پر ممل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغیبر یا فہ بی مصلح کے طور پر ایمان رکھتا ہو ایسا فضل پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد علی ہے بعد اس لفظ کے کسی بھی منہوم یا کسی بھی تشریح کے کھاظ سے پیغیبر ہونے کا دعوی کی کیا ہو یا جو دعوی کر سے اور لفظ ' فیر مسلم ' سے کوئی ایسا فضل مراد ہے جو مسلم نہ ہوجس میں عیسائی، ہندو، سکھ منہ ھو، یا پاری فرقد سے تعلق رکھنے والا فخض، قادیانی گروپ یا لا ہوری گروپ کا کوئی فخض (جو خود ایک سے کی ایک اور جدولی ذاتوں میں سے کی ایک سے تعلق رکھنے والا کوئی فخض شائل ہے۔

اور چونکہ فرکورہ بالادستور (ترمیم ثانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۵۴ء نے دستور میں فیکورہ بالا ترامیم شامل کرنے کا اپنا مقصد حاصل کرلیا تھا۔

اور چونکہ وفاقی قوانین (نظر فانی واشقرار) آرڈی نینس مجریہ سال ۱۹۸۱ء (نمبر اللہ ۱۹۸۱ء) مسلمہ طریقہ کار کے مطابق اور مجموعہ قوانین سے ایسے قرانین کوبشول میک مجریہ سال ۱۹۸۱ء) مسلمہ طریقہ کار کے مطابق اور مجموعہ قوانیا مقعد حاصل کر چکے تھے۔ مذکورہ بالا آکہ میں داضح طور برقرار دیا گیا ہے، خدکورہ الا آکہ کی نینس میں واضح طور برقرار دیا گیا ہے، خدکورہ

اور چونکہ، جیسا کہ ندکورہ بالا آرڈی سیس میں واقع طور پر فرار دیا گیا ہے، ندکورہ بالا دسنور یا دیگر قوانین کے متن میں جو ترامیم ندکورہ بالا ایکٹ یا دیگر ترمیمی قوانین کے ذریعے کی گئی ہیں ندکورہ بالا آرڈی نینس کے اجراء سے متاثر نہیں ہوئی ہیں۔

البذا، اب ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات کو استعال کرتے ہوئے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر نے قانونی صورت حال کے استفرار اور اس کی مزید توثیق کے لئے حب ذیل فرمان جاری کیا ہے۔ جاری کیا ہے۔

ا مختصر عنوان اور آغاز نفاذ (ا) ..... بيفرمان ترميم دستور (استقرار ) كا فرمان محربيسال ١٩٨٣ء كي نام سے موسوم موكا - (١) ..... بينى الفور نافذ العمل موكا -

استرار بذریعہ بڑا اعلان کیا جاتا ہے اور مزید توثیق کی جاتی ہے کہ وفاتی قوانین (نظر فانی واستقرار) آرڈی نینس مجربہ سال ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجربیہ سال ۱۹۸۱ء کی جدول اوّل میں دستو (ترمیم فانی) ایک بابت سال ۱۹۷۳ء (نمبر ۱۹ بابت سال ۱۹۷۳ء) کی شمولیت ہے ،جس کی رو سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء میں فرکورہ بالا ترامیم شامل کی مختص

(الف) ..... فدورہ بالا ترامیم کانتلسل متاثر نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا جو فدکورہ بالا دستور کے جزو کی حیثیت سے برقرار ہیں یا

(ب) ..... قادیانی گروپ یا لا موری گروپ کے اشخاص کی (جوخود کو "احمی " کہتے ہیں) غیرمسلم کے طور پر حیثیت تبدیل نہیں موئی ہے اور نہ ہوگی اور وہ بدستور غیرمسلم ہیں۔

منذکرہ بالامتن سے ظاہر ہے کہ قادیانیوں کی آئینی وقانونی حیثیت بطور غیر مسلم منذکرہ بالامتن سے ظاہر ہے کہ قادیانیوں کی آئینی وقانونی حیثیت بطور غیر مسلم قطعی طور رمسلمہ قائم ہے۔ پچے حلقوں نے اس اندیشہ کا اظہار کیا ہے کہ منذکرہ بالا صدارتی فرمان اور فرمان عارضی وستور بحربی سال ۱۹۸۱ء چونکہ عارضی قانونی اقدامات ہیں، لہذا ان کے منسوخ ہوجانے پرمسلم اور غیر مسلم کی تعریف جو فرمان عارضی وستور کے آئیک نمبرا۔ الف میں بیان کی گئی ہے، بھی ختم ہوجائے گی اور چونکہ دستور (ترامیم ثانی) ایک بابت سال ۱۹۷۳ء (نمبر ۲۹ بابت سال ۱۹۷۴ء) جس کی روسے ۱۹۷۳ء کے دستور میں ترامیم سال ۱۹۷۳ء کے دستور میں ترامیم کرکے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا تھا، وفاقی قوانین (نظر ثانی واستقرار) آئرڈی نینس مجربیہ سال ۱۹۸۱ء کے ذریعے منسوخ ہو چکا ہے، اس کئے دستور (ترامیم ثانی) ایک بابت تادیانیوں کی قانونی و آئین حیثیت اس طرح ہوگی جیسی کہ دستور (ترامیم ثانی) ایک بابت سال ۱۹۷۲ء کے نفاد سے پیشتر تھی۔

جیسا کہ مفصل بیان کیا جاتا ہے، دستور (ترامیم ٹانی) ایکٹ سال ۱۹۷۴ء کی رو سے جوترامیم ۱۹۷۳ء کے دستور کے آرٹیل ۲۷۰ و آرٹیکل ۲۰۱ میں لائی گئی تھیں وہ بدستور تائم ان دافذ میں

شاكع كرده، وزارت اطلاعات ونشريات ، محكمة للم ومطبوعات، اسلام آباد، ١٩٨٢م ١٩٨٢ء

اللہ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی منہوم یا کسی بھی تفریح کے لحاظ سے ہو، یا ایسے دعویدار کو پنیبریا نہ بھی مصلح مات ہو، دستور یا قانون کی انہیں ہے۔

بان صدر نمبر کا مجرید سال ۱۹۷۸ء کے ذریعے مجملہ اور چیزوں کے اسمبلیوں میں غیر مسلم بشمول قادیانی محروب اور لاہوری کروپ کے مدی' کہتے ہیں) مناسب نمائندگی کے لیے تھم وضع کیا عمیا تھا۔ مان عارضی دستور، ۱۹۸۱ء (فرمان ی۔ ایم۔ ایل۔ ایل۔ اے نمبر المجرید

ہ بالا دستور کے ایسے احکام کو جو متعلقہ سے اپنا جر قر اردیا تھا۔
ورہ بالافرمان میں واضح طور پر لفظ دمسلم " کی تعریف کی گئی ہے جس جو وحدت وقو حید قادر مطلق اللہ بتارک وتعالیے ، خاتم النمین حضرت مملل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغیر یا فرہی مصلع کے طور ان رکھتا ہو نہ ہو جس نے حضرت محمد میں گئے کے بعد اس لفظ بھی تشریح کے لحاظ سے پیغیر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے بھی تشریح کی کیا ہو یا جو دعویٰ کرے کی ایسا محض مراد ہے جو مسلم نہ ہوجس میں عیسائی ، ہندو، سکھ برح ما یا ایسا محض مراد ہے جو مسلم نہ ہوجس میں عیسائی ، ہندو، سکھ برح ما یا طوروں کروپ کا کوئی محض (جو خود

کوئی محض شامل ہے۔ رہ بالادستور (ترمیم ٹانی) ایکٹ بابت سال ۱۹۷۳ء نے دستور میں نے کا اپنا مقصد حاصل کر لیا تھا۔

م ب موسوم كرتے بيں ) يا كوئى بهائى اور جدولى ذاتوں ميں سے كى

لی قوانین (نظر ٹانی واستقرار) آرڈی نینس مجربیسال ۱۹۸۱ء (نمبر سلمه طریقه کارے مطابق اور مجورہ قوانین سے ایسے قرانین کو بشمول یے کے مقصد ساصل کر چکے تھے۔ بیا کہ خدکورہ بالا آرڈی نینس میں واضح طور پر قرار دیا گیا ہے، خدکورہ کے متن میں جو ترامیم خدکورہ بالا ایکٹ یا دیگر ترمیمی قوانین کے بالا آرڈی نینس کے اجراء سے متاثر نہیں ہوئی ہیں۔

جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز رات کو استعال کرتے ہوئے صدر اور چیف مارشل لاء ایمنسٹریٹر

121

127

نے آرڈی نینس کا اجراء (۱۹۸۴ء)

قادیانیوں کی اسلام وشمن سرگرمیاں

پیش نقظ مدر مملکت نے قادیانی گردپ، لا ہوری گردپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کو دوکتے کے لیے اور قانون میں ترمیم کے لیے آیک آرڈی نیس بنام قادیانی گردپ، لا ہوری گردپ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں (اختاع وتعزیر) ۱۹۸۳ء تافذکیا ہے۔ یہ آرڈی نیس ۲۲ اپریل ۱۹۸۳ء کو نافذکیا گیا ہے۔

تعربیات پاکستان میں دفعہ ۲۹۸ بی کا اضافہ کیا گیا ہے جس کی رو سے قادیانی گروپ، لاہوری گروپ کے کسی بھی ایسے فخص کو جو زبانی یا تحریری طور پر یا کسی فعل کے ذریعے مرزا غلام احمد کے جانثینوں یا ساتھیوں کو''امپرالمؤسین'' یا ''محاب'' یا اس کی بیوی کو ''ام المؤسین'' یااس کے خانمان کے افراد کو''الل بیت' کے الفاظ سے پکارے یا اپنی عبادت گاہ کو''مجر'' کے، تین سال کی سزااور جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔

اس دفعہ کی روسے قادیانی گروپ، لا ہوری گروپ یا احمد یوں کے ہراس فخص کی مجل مرا ہوگی جو اپنے ہم فرہب افراد کوعبادت کے لیے جمع کرنے یا بلانے کے لیے اس طرح کی اذان دے جس طرح کہ مسلمان دیتے ہیں۔

ایک نی دفعہ ۲۹۸ ی کا تعزیرات پاکتان میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے متذکرہ گروپوں میں سے ہراییا تخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پراپنے آپ کومسلمان ظاہر کرے اور اس میں کے یا اپنے عقیدے کی تبلغ کرے یا دوسروں کو اپنا ندہب قبول کرنے کی وقوت دے یا کہ مجی انداز میں سلمانوں کے جذبات مشتعل کرے اس سرا کامشتی ہوگا۔

اس آرڈی نینس نے قانون فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ ۹۹ اے میں بھی ترمیم کر دی ہو ہے۔ دی کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے اخبار، کتاب اور دیگر دستاویز کو جو کہ تعزیرات پاکتان میں اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی گئی، کو ضبط کر سکتی ہوئے شائع کی

اس آرڈی نینس کے تحت سب پاکستان پریس اینڈ پبلیکیفن آرڈی نینس ۱۹۹۳ء کی دفعہ ۲۴ میں بھی ترمیم کردی گئی ہے جس کی روسے صوبائی حکومتوں کو بیا افقیار ل گیا ہے کہ وہ ایسے پرلیس کو بند کر دے جو تعزیرات پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھا تا ہے۔ اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کر دے جو متذکرہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہراس کتاب یا اخبار پر قبعنہ کر لے جس کی چھپائی یا اشاحت پراس دفعہ کی روسے بابندی ہے۔

آرڈینس فوری طور پر نافذ ہوگیا ہے۔ آرڈینس کامتن مندرجہ ذیل ہے۔

140

قاد کے لیے قانون چوکا اسلام سرگرمیوا اور

کارروائی کرتا' البن کرنے والے

اور جاری کیا

ا يختفرعنواا

ا ..... بيه آرؤ (امتناع وتعز ٢..... بيه ني

.r

## ۳ روی نینس نمبر ۲۰ مجربه ۱۹۸۴ء

قادیانی گروپ، لا ہوری گروپ اور احمد یول کوخلاف اسلام سرگرمیول سے رو کئے کے لیے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈی نینس۔

چونکہ بیقرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروپ، لا موری گروپ اور احمد اول کوخلاف اسلام سرگرمیوں سے روکنے کے لیے قانون میں ترمیم کی جائے۔

اور چونکہ صدر کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی کرنا ضروری ہوگیا ہے۔

لبندا اب ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اورسلیلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام افتیارات استعال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈینس وضع اور جاری کیا ہے۔

#### حصتهاوّل

#### ابتدائيه

المخضر عنوان اورآ غاز نفاذ

ا ..... بیآ رؤینس قادیانی گروپ، لا موری گروپ اور احدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیاں (انتاع وتعزیر) آرؤینس ۱۹۸۳ء کے نام موسوم موگا۔

٢ ..... بير في الفور نافذ العمل موكا-

۲\_آ رڈیننس، عدالتوں کے احکام اور فیصلوں پر غالب ہوگا اس آرڈیننس کے احکام کسی عدالت کے کسی تھم یا فیصلے کے باوجود مؤثر ہوں گے۔

وهمن سر گرمیاں وری گروپ اور احمد بول کی خلاف اسلام ا کے لیے ایک آروی نیس بنام قادیانی سلام سرگرمیان (امتاع وتعزیر) ۱۹۸۴ء افذ کیا حمیا ہے۔ اضافہ کیا گیا ہے جس کی رو بے قادیانی جو زبانی یا تحریری طور بر یا کسی فعل کے امیرالمؤمنین' یا ''محاب' یا اس کی بیوی کو ل بیت ' کے الفاظ سے بکارے یا اپنی مرکیا جا سکتا ہے۔ ری گروپ یا احمد یوں کے ہراس مخص کی و کے لیے جمع کرنے یا بلانے کے لیے ص طرح كەمىلمان ديية بير\_ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے سطه طور پراین آپ کومسلمان ظاہر کرے کرے یا دوسرول کو اپنا نہب جول کرنے ت معتقل کرے اس سزا کا منتحق ہوگا۔ ۱۸۹ء کی دفعہ ۹۹ اے میں بھی ترمیم کر کیا ہے کہ وہ ایسے اخبار، کتاب اور دیگر

جراء (۱۹۸۳ء)

پیں اینڈ پہلیکیٹن آرڈی نینس ۱۹۹۳ء مصوبائی حکومتوں کو بداختیار مل گیا ہے کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ں اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کر دے جو یا اخبار پر قبضہ کر لے جس کی چھپائی یا

کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی

ینس کامتن مندرجه ذیل ہے۔

140

### حصّه دوم مجموعه تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر۳۵ بابت ۱۸۷۰ء) کی ترمیم

٣- ا يكث نمبر ٢٥ بابت ١٨٦٠ و ميل نثى وفعات

۲۹۸ ب اور ۲۹۸ ج کا اضافه

مجموعہ تعزیرات پاکشان (ایکٹ نمبر ۳۵، ۱۸۷۰ء میں باب ۱۵ میں، وقعہ ۲۹۸ الف کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔ لینی .....

۲۹۸ ـ بعض مقدس شخصیات یا مقامات کے لیے

مخصوص القاب، اوصاف يا خطابات وغيره كا تاجائز استعال

ا است قادیانی کروپ یا لا ہوری کروپ (جوخودکو ' احمدی' کیا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی مخص جو الفاظ کے ذریعے، خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے۔

(الف) ..... حضرت محمد علی کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کمی محض کو امیرالمؤمنین، خلیفتہ المؤمنین، خلیفتہ المؤمنین، خلیفتہ المؤمنین، خلیفتہ المؤمنین، خلیفتہ المؤمنین، خلیفتہ کرے۔ (ب) ..... حضرت محمد علی کی کسی زوجہ مطہرہ کے علاوہ کسی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر منسوب کرے یا مخاطب کرے۔

(ج) ..... حضرت محمد على الله على الله بيت) كى فرد كے علاوہ كسى فخض كو الل بيت ) كى فرد كے علاوہ كسى فخض كو الل بيت كے طور پر منسوب كرے يا كاطب كرے۔

(د) ..... انی عبادت کاہ کو در مید' کے طور پر منسوب کرے یا موسوم کرے یا پکارے۔ تو اے کسی ایک فتم کی سزائے قید آئی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

٢ ..... قادياني كروپ يا لا بورى كروپ (جوخودكو احدى ياكى دوسرے نام سے موسوم كرتے بين ) كا كوئي شخص جو الفاظ كے ذريعے خواہ زبانى بول يا تحريرى يا مركى نقوش كے ذريعے

147

اپنے خدہب میں ' کرے یا اس طور ' اتنی مدت کے لیے

\_P9A

کرتے ہیں) کا ' اسلام کےطور پر' مرئی نقوش کے ذ

ایک قتم کی سزا۔ جرمانے کا بھی م

کی دعوت دے.

س ایک نم مجر ازیں ندکورہ مج (الف).....ا

وفعه ۲۲ کی زیا (ب).....۴

ب يا دفعه ١٨

''اس نوعیت ک

اپ نہب میں عبادت کے لیے بلانے کے طریقے یا صورت کو اذان کے طور پرمنسوب کرے یا اس طرح اذان دے جس طرح مسلمان دیتے ہیں تو اسے کی ایک قتم کی سزائے قید اتنی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب بھی ہوگا۔

198\_ج قادیانی گروپ وغیرہ کا مختص جو خود کومسلمان کہے کے تاخی ہے تا ہے تی س

یااینے ندہب کی تبلغ یاتشہیر کرے۔ ذریع

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جوخود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلاواسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے ندہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعے خواہ زبانی ہول یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے ندہب کی تبلغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا ندہب قبول کرنے کی وقوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے ذہبی احساسات کو مجروح کرے۔ کسی ایک قتم کی سزائے قیداتی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے، اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

حقته سوم مجموعه ضابطه نوجداری ۹۸ ۱۹ (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء) کی ترمیم

٣ ـ ا يك نمبر ٥ بابت ١٨٩٨ء كي وفعه ٩٩ ـ الف كي ترميم

مجوعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء میں جس کا حوالہ بعد ازیں فہکورہ مجموعہ کے طور پر دیا گیا ہے دفعہ ۹۹، الف میں، ذیلی دفعہ (۱) میں۔
(الف) ..... الفاظ اور سکتہ ''اس طقہ ک' کے بعد الفاظ، ہند ہے، قوسیں، حرف اور سکتے ''اس نوعیت کا کوئی مواد جس کا حوالہ مغربی پاکستان پرلیں اور پہلیکیشنز آرڈی نینس ۱۹۲۳ء کی دفعہ ۲۲ کی ذیلی دفعہ (۱) کی میں (ی ی) میں دیا گیا ہے۔'' شامل کر دیے جا کیں گے، اور (ب) ..... ہندسہ اور حرف '' یا دفعہ ۲۹۸۔ الف کے بعد الفاظ، ہندسے اور حرف'' یا دفعہ ۲۹۸۔ بیا دفعہ ۲۹۸۔ ج شاملی کر دیے جا کیں گے۔

127

) **پا**کستان ۱۸ء) کی ترمیم

ا، ۱۸۲۰ء میں باب ۱۵ میں، وقعہ ۲۹۸ نے گا۔ بینی.....

ف یا مقامات کے لیے رہ کا ناجائز استعال 'احمدی'' یاکسی دوسرے نام سے موسوم خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرکی نقوش

لے علاوہ کمی شخص کو امیرالمؤمنین، خلیفتہ پرمنسوب کرے یا مخاطب کرے۔ ملاوہ کمی ذات کو ام المؤمنین کے طور پر

) کے کسی فرد کے علاوہ کسی فخص کو اہل

ب کرے یا موسوم کرے یا بکارے۔ تو کی جائے گی جو تین سال تک ہوسکتی ہے

ری یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے اوں یا تحریری یا مرئی نفوش کے ذریعے

**7**4 Y

ا یکٹ نمبر ۵ بابت ۱۸۹۸ء کی جدول دوم کی ترمیم ندکورہ مجموعہ میں جدول دوم میں دفعہ ۲۹۸۔ الف سے متعلق اندراجات کے بعد حسب ذیل اندراجات شامل کر دیے جائیں مے۔ یعنی

وَيَنْ إَظْلَهُ

٨	۷	4	۵	٦٩	٣	۲	1
الينا	تین سال کے لیے کسی	الينا	ناقابل	ايينا	اليضاً	i i	۲۹۸_ب
	ایک شم کی سزائے تید		ضانت			کے لیے مخصوص القاب،	
	اور جرمانه	,				اوصاف اور خطابات	
						وغيره كاناجائز استعال	
الينا	الينيا	اليضأ	الضأ	الينا	اليضا	ا قادیانی کروپ وغیرہ کا فعد	ر ۲۹۸_ع
						للخض جوخود كومسلمان	
						فلاہر کرے یا اپنے سے تباہ اند	
						ندهب كاتبلغ بالشبير	!
				Ĺ	<u> </u>	لرے	

حقته چهارم مغربی پاکستان پرلیس اور پبلی کیشنز آرڈی نینس۱۹۲۳ء (مغربی پاکستان آرڈی نینس نمبر ۳۰ جربه۱۹۲۳ء) کی ترمیم

۲۔ مغربی پاکستان آرڈی نینس۱۹۹۳ء کی دفعه۲۲ کی ترمیم مغربی پاکستان پریس اور پبلی کیشنز آرڈی بینس ۱۹۹۳ء (مغربی پاکستان آرڈی بینس نمبر ۳۰ مجربه۱۹۷۳ء) میں دفعه۲۳ میں ذیلی وفعہ(۱) میں شق (ی) کے بعد

حسب ذیل نی شق شامل کردی جائے گی۔ یعنی:۔

" ( ی ی ) ایسی نوعیت کی ہوں جن کا حوالہ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ نمبر ۲۵ بابت ۱۸۲۰ ج میں دیا گیا ہے، "یا"

شا کع کرده محکمه فلم ومطبوعات، وزارت اطلاعات ونشریات، اسلام آباد، پاکستان ۱۹۸۴ء قال الله تعالى وقَالَ الله تعالى وقَالَ الله وقال الله وقال وقال الله وقال

الصنبى لقايانى

بناة مِن الحوالث من اكا خيث

المفتی پھیٹون کری مجلس تحفظ حتم نبوّت باکستہان و

مینی للکنی بمکن ست الیم للعکول مکتا وعضوال برلمان الباکستاف سابق قام بنشاخ قطبعی

مَوْلِزاعِم على الحالناه مِيَّ رئيس مجليس تعفظ ختم النبرة. مُكتان (بَاكث الغربيّة) و کی جدول دوم کی ترمیم ۲۹۸۔ الف سے متعلق اندراجات کے بعد

الينا الينا

ا بشنز آرڈی بینس ۱۹۲۳ء ۳۰ جرریه۱۹۷۳ء) کی ترمیم هه۳۲ کی ترمیم آرڈی بینس ۱۹۷۳ء (مغربی پاکستان کن ذیلی دفعہ (۱) میں ثق (ی) کے بعد

حواله مجموعه تعزیرات پاکتان (ایک نمبر ب یا ۲۹۸-ج میں دیا گیا ہے، ''یا''

ه یات، اسلام آباد، پاکتان۱۹۸۴ء

#### بسمايلس الرجالي فيمر

الحين ددب العالمين والعدلاة والسلام على خاتم المنبيين ، سين ناهيل وعلى الله وصحبه ومن تبعهم اجمعين -امابعن فهن ه كلمات عن يرة تُبنئ عن احوال المتنبئ القادياني مرز ا غلام احد الهذرى جعتها ليكون تازيمًا على بصيرة من هذه الفتنة العظيمة -

## الكلمة الاولى في بلُ هذا الفتنة!

هذه الفتنة القاديانية قد ظهرت فى اخرالقى ن الناسع عثى الديلادى فى الهند بعد استقرار الحكى من الانجليزية ، ان المتنبى بن فى اول الاص فى اظهام الا فهامات والمتحديات حتى كتب فى حاشية البراهين الاجردية وذلك فى شهرمام سي عثمانه ما فهد حرفا - لقد الحمت أنفا يا احمد بارك الله في لا وذلك فى شهرمام سي عثمانه ما فهد حرفا - لقد الحمت أنفا يا احمد بارك الله في لا ومام ميت اذم ميت ولكن الله مى المجد على المجروعين قل الفي المتناز بن فى ما ما المن ما المجروعين قل الى المرت وانا اول المق منسين قل جاء الحق وزهق الما طل ان المباطل كان زهى قاكل بركة من عجم صلى الله عليه وسلم فيتبار الشعرة على الن افتريت فعلى اجرامي هى المن على الله مسل وسولة بالهالى ودين الحق ليظهرة على الدين كله لا مبل ل لكلمت الله ظلموان الله على نصر هم لقد المن الكفيناك المستهزئين يقولون الى لك مت الله الى الت هذا الى لك هذا الله المن على المن ها مع بن و المن ون من هذا الذي هي مع بن و المن حرون افتاتين و السحر وانتم أبص ون من هن الله ي هي ما تعبهات خال من ون من هن الله ي مع بن و المن حرون افتاتين و السحر وانتم أبص ون من هن الله ي حرون افتاتين و المن حرون على ون من هن الله ي حرون افتاتين و المن حرون افتاتين والمن حرون على المن على من ويكان حرون افتاتين والمن حرون افتاتين والمناح والنام أبي واله والله والمنان والمن والله والمنان والمناك والله والله والله والله والمنان والله والله والله والله والمناك والله وال

٢

ا ومجنین تل هانی علیلت لیکون آی مربك بمجنین تل

امرًة ويمتنع من اد للنبقّة والعن مرس العلماء في تكهنق

وقلكان

ایهاالناسعند: فهلانتممسلمود

المستعجلون آث ثقتلون انائُصِمْهُ القتل اودعاوی

ولن تعجز واالله أ

ویقول فی ان هذا الکلامراله و ان انبی ظلی و بروز مطلی و بروز علی علی مسلم ان و المیری مین مین اتی ا

**ع**ارب فی السماء فی رقت باننی کا

اننىصادقكمو

الرجالي فيمر

لاة والسلام على نماتم النبيين ، و من تبعهم اجمعين -

تُبنئ عن احوال المتنبئ القاديا في حرز ا شاعل بصيرة من حدة الفتنة العظيمة -

بلُ هن الفتنة!

مرت في الحرالقي ن الناسع عشر الميلادى وية ، ان المتنبى بن في اول الوحم في كتب في حاشية البراهين الاحماية ووفاء لقد الهمت انفايا احمد بارك الله من مى المرحم في علم القران لتنذير في ما ما يمن قبل الحي المركة من عين صلى الله عنين وانا اول المؤمنين المن فعلى اجرامي هو الماري المي المركة من عين صلى الله عليه المركة من عين المركة من عين المركة من عين المركة من المركة المن المد المد وفي المن المد المد المن يقولون التي لا حذا المروانة من مورون المناتي ن المدحروانة من مورون المناتي ن ولايئ ديس مواهد المناتي ن ولايئ ديس مواهد المناتي ن ولايئ ديس مواهد المناتي والمداتي و

ا د مجنون قل ها فول برها نکو ان کنتم صادقین هزامن برجة بربات يُتم نعمتد عليت ليکون آية المه منين انت على بينة من برباث فيت روما انت بنعمة بربات بعجنون قل ان کنتم تحبون الله فاتبعی في يحبب کوالله (في عبارة طويلة)

وقل كان هذا الدجال يُعلِن بمثل هذا والإلهامات والمتحديات في بنَّ المراوية من ادعاء النبرة في صاحة ووضوح حنى اذا بأى ان احرايظهرا و المنبوة والمعن برسالة في عام ١٠٩١ م سماها تحفة النزة وجها الى اعضاء نس و العلماء فى لكهنئ (الهنس) وادعى فيها النبوة كذب فيها بالعربية ما نعها حرقا: ايها الناس عندى شهادة من الله فهل التم مؤمنون ايها الناس عندى شهادة من الله فهل التم مؤمنون ايها الناس عندى شهادة المناه فهل التم مؤمنون ايها الناس عندى شهادة المناه وان تعتق واشها وات الله الا تحصى ها فاتقوا الله ايها الماس في في المستعجلون الكله الماس المالة تأكوبرسول بما لا تقوى انفسكو ففريقا كذبهم وفريقا تقتلون انا تُصِرنا مِن بنا ولا تُنصرون من الله ايها الخائزون اقتلتمونى بفتاكر المقتل اود عاوى رفعتموها الى الحكام تم لا تندمون كتب الله الا غلبين انا ورسلى المقتل ا ود عاوى رفعتموها الى الحكام تم لا تندمون كتب الله الا غلبين انا ورسلى وان تعجز واالله ايها المحام بهان -

ويقول في هذة الرسالة في لغة صريحة واسلوب سافي فكباذكرت مرارا ان هذا الكلا مرالذي اتلوه هو كلام الله بطريق القطع واليقين كالقراق التؤاة وانائبي ظلى وبروزي من الله ويجب على كل مسلم اطاعة في الامن الدينية ويجب على كل مسلم ان يؤمن باتى المسيح الموعق وكل من بلغته دعوتى فلم يحكمنى ولم يئ من باتى المسيح الموعق ولم يؤمن بأن الوجى ينزل على من الله هومسئول عارب في السهاء وان كان مسلمان نه قل من فضرائ مرالذي وبعب عليه قبوله فى وقت انفى لا اقتصر على قولى ان لوكنت كاذ بالهلكت بل اضيف الى ذالت اننى صادق كموشى وعيلى و داؤد وهي صلى الله عليه وسلم وقل انزل الله لتصديقى أيات سماوية تربى على عشرة ألاف وقل شهل لى القران وشهل لى المسول وقل شهل لى المسول وقد عين الانبياء أرمان بعثق و ذلك هو عصر ناه فأد القران يعين عصرى وقل شهل ت المساء والاحرض ومامن نبى الا وقل شهل لى \_ تحفة النراة مد الدران والعران ومامن نبى الا وقل شهل لى \_ تحفة النراة مد المساء والعراض ومامن نبى الا وقل شهل لى \_ تحفة النراة مد المساء والعراض ومامن نبى الا وقل شهل لى \_ تحفة النراة مد المساء والعراض ومامن نبى الا وقل شهل لى \_ تحفة النراة مد المساء والعران والعران والمساء والعران والعران والمساء والعران وال

تُعرقال في المنفوظات الاحلى يتالجزء الرابع من ١٥١ ما ترجمته بالعربية الكمالات المختلفة التي توجل في سائر الانبياء انما بحعث كلها في ذات هل صلى الله عليه وسلووالأن اعطيتُ انا ثالت الكمالات بطريق الظل ولهذا سميتُ باسم أدمر وابراهيم وموسى و نوج و داود ويوسف وسلمان وهيلي و عيساى - كان قبل ذلك كل واحل من الانبياء ظلّا تنبي انكريم عين صهل الله عليه وسلم لخاص من صفاته والأن افاظل له صلى الله عليه وسلم في عليه وسلم الله عليه وسلم أد

وبالحلة هذا المتنبئ صرح بنبق تدالظلية باوضوصراحة واعنى باستهاعه لحميع كالات النبية صارفا وحتى قال في حقه ابنه بشيراس ايم الد في كلمة الفصل ملك المندرجة في مريووان ريلجز من شهرمارس وابريل الدالدالدي ما ترجمت بأنعربين -

ومن الفاهران الأبياء الماين كانوا فى الازمنة السابقة كالداران يى جد فيه وجميع الكمكلات التى كانت فى عن صلى دلا عليد وسلوبل أعطى كل واحر منه ومن الكمكلات وأيناسب استعلادة ويها ثرى فعده بالزيادة والتقصا واما المسيح الموق ليرين ابا 13 فانما أعطى النبوة بعدماً استجمع جميع كالات النبوة المحمدية واستحق الن يقال لد بتى فتى وهذه النبوة لوتو خوق ممه النبى الكريم المنتى من مقامد بل الماقد مه في حد افا مد بجنب عمد النبى الكريم المنتى من عن مقامد بل الماقد مه في حد افا مد بجنب عمد النبى الكريم المنتى عن مقامد بل الماقد مه في حد افا مد بجنب عمد النبى الكريم المنتى عن مقامد بل الماقد مه في حد افا مد بجنب عمد النبى الكريم المنتى عن مقاد تشريعية

ſ

وکفرمن لویژمن بند وخا تعالیدیین سید ماید لعلی اندکان ذکرنی کتاب " الام ونهی وان کان هذا صاحب شریعت اد

ثمریطبق دلا الحست من الله قل انگلهم فان قال ق انتقض هذاالقو ابراهیم وصوسی ونسخه المها لذلك بكل صراح نهی یستطیع ان؛

المبراهين الاحمار، وكانت نتيا قال فى للزمالنام لتائير، ها وينجز حقت عليه موالغ

خلامنا شائح

المهوضة الانساء

رة ألاف وقل شهدى القرآن وشهدى لى وذلك هوعصرنا هذا والقرآن يعين عصري وذلك هوعصرنا هذا والقرآن يعين عصري من نبي الاوقد شهدى ... تحفة الذل ق مد يم الإز والرابع على ١٨١ ما ترجمته بالعربية ؛ وفي سائر الانبياء المائح عن كلها في ذات عيل ق ونح و و د و يوسف وسيمان و يحيى ق و الرنبياء ظرّة لنبي انكريم عي صهلى الد والأن اظ ظرّ لنبي انكريم عي صهلى الد في في الأنبي الكائم الد من الرنبياء ظرّة لنبي انكريم عي صهلى الد في في الأنبي الكائم الد من الرنبياء ظرّة لنبي الكريم عي صهلى الد في في في المناس المناس وسيلى المناس في في الد المناطل الد من المناطل الد من المناطلة المناطلة

ر تدالظلید بارفوصراحة واعنی باستهامه رفیحه این فی کلمیة رفیح من شهرمارس وابرمی الله البیلادی

ن كافوا فى الا زمنة السابقة كلا يلزمران اف على كل اف على كل الدعليد وسلوبل أعطى كل استعماد و ويا زى فعله بالزيادة والنقصا المليق بعد ما استجمع جميع كالات وهذه النبق المرتق خرق مه منابق المرتق خرق مه منابق المرتم المنتى الكريم المانتي وادعى نبق مستقل تشريعية

وكفّر من لوين من بنبوتد وادى تفق قدعلى سائر الا ببياء حتى على سيدالمرسلين وخاتم النبيد وسلم فاند قس جاء فى مق لفات مايد ل على اند كان مقتنعا باند نبى مستقل صاحب شريعة واحرد نهى فقد فكر في كتاب "الامربعين" ان النبى التشريعي هو الذى يشتمل وحيد على احم ونهى وان كان هذا الامر والنهى قد تقدما في كتاب نبى سابق و كايشترط لنبى صاحب شريعة الديار على وحقيد الذي قد تقدما في كتاب نبى سابق و كايشترط لنبى صاحب شريعة الديار على وحقيقة الوحى مره و

تمريطيق ذلك على نفسد ويغول ان وجيي يشتمل على الاحروالمبي مشلاً الحست من الله قل إلى منين يغضوا من المصام هر ويحفظوا فروجهم ذلك الكلم فان قال قائل ان المراد بالشريعة الشريعة التي تشتمل على الحام جديدة المتقض هذا القول لان الله تعالى يغول ان هذا الفي الصحف الاولى محف إمراهيم وموسى دالاربعين رقم عص ٢)

ونسخه المهاد الذى شرعد الله وجعلد ذراة سنام الاسلام والغاؤه لذلك بكل صواحة دليل على ان كان يعتقد الدنبى صلحب شريعة واحرو نبى يستطيع ان ينسخ شريعة سيد نا معمل صلى الله عليه وسلو ويستلزم ذلك ان ين على لنفسد الشريعة المستقلة بل اعلن هذا المتنبئ " النال وضد الانسانية كانت لا تزال ناقصة وقد تمت با ولا قها والمام هالقل مه المراحدية جه م ١١٠٠

وكانت نتيجة دعى النبوة المستقلة تكغير جميع من لا ين من بها وقب قال في الخزء الخامس من براهين احرية ستن سسجاعة وينفخ الله الصي بفيه لتاثير ها وينجن ب الى هذا الصوت كل سعيل ولا يبقى آلا الاشقياء الذين حقت عليه مراضلالة وخُلقل ليملئ والجمم - " براهين احل يه منت "

وقى جاء فى الهام له نشره فى اليوم الخامس والعشرين من ما يى تشكم الذك كا يتبعك ولا بن خل فى بيعتك ويبقى مخالفا لله عاص بدم ولرسوله وهجنمى ألا معياد الإخبار مث

وبن لك تن يمنت الديانة القاديانية حقى قال ابنده من الشيرالدين خليفة المسيح المثانى في كتابد أشيند صلافت صلا ان كل مسلولوين خل في بيعة المسيح المؤق سواء سع باسمه اولويد مع كافرة خارج عن دا ثرة الاسلام وعلى هذا الاساس يعاملون المسلمين في باكستان فلا يصاهم الهمة في اليصلون خلفهم و كا يصلون على اموا تهم وحتى إن القاديا في الكبير ظفل بعه خان الذي كان وزير الخارجية في باكستان لويصل في على وزار تدعى المسترجيل على جناح مق سس باكستان حية فلا في الدين متدينا بالديانية القاديانية -

ولديقتصرهالالمتنبئ على التنبق بل جاء فى كتب وكلامه ما يشعر بتفقة على اكترالانه باء فقل تال فى الجزء الخامس من براهين احل بة لقل اعطيت نصيبا من جميع الحي دئ والصفات التى كانت لجميع الانبياء سواء كانوامن بنى اسرائيل اومن بنى اسماعيل ومامن بنى الا اوننيت قسطامن احل الهاو حل دئه - يقول لقل الراد الله ال يتمثل جميع الانبياء والمرسلين فى شخص حل واحل واننى ذلا الرجل -

بل قى جاء فى كلامدما يصرح بتفى قد على النبى صلى الله وسلو كان م يعتقل ان مروحانية النبى صلى الله عليد وسلو إنما تجلّت فى عصرٌ بسهفات اجالية تُم جَلّت هذا الرُّحانية فى القرن العشرين باكل وجه -

وهنانص عبارته بعربيته التي يسميها الخطبة الهامية: - فكن التطلعت مروحانية نبيّنا هعمد صلى الده عليد وسلوفي الالف الخامس باجال صفاتها و

ماكان ذلك الزمان السادس اعنى فى هز للنالقين -

وجاء فی ملحق وازداد الهشنبی الک وسلمر زنزول المسیع عرفنی وما ساًی للخه

الكلمتالا

لقرجمتا

سلطتهاعىالشرق

هن االزحف والح تشرب في الجزيرة على الهن الاسلا في بلها تتصرف تنع الانجليزعلى ال ترسل الفساد والا القيم الرسيدة والا وخعة شم انه حركو

موشىعليهالص

م الخامس والعشرين من ما يوتثلة الذي فالغالك عاص بدب ولرسوله وجمني

عاديانية حتى قال ابنى مزابشيرالى ين ملاقت مشته ان كل مسلولوين خل في لديمع كافره خارج عن دائرة الاسلامرو فى باكستان فلا يصاهم نهد كايصلون فان القاديا في الكبيرظفل معه خان الن سل في عن وزار تماعلى المسترهي على لويكن متى ينابال يانة القاديانية -نبؤ بلجاء فى كتبه وكلامهما يشعى بتفوقه كخامس من براهين احرية لقن اعطيتُ لتىكانت لجميع الانبياء سواءكانوامن امن نبى الااونيتُ قسطامن احق المداو تمثل جميع الانبياء والمرسلين فيشغص جل

بتغى قدعلى النبى صلى الله وسلو كان، ليد وسلم إنما تجلت في عصر بصفات نرن العشرين بأكمل وج- ـ

يميها الخطبة الهامية : - فكن التطلعت يسلوني الالف الخامس باجال صفأتها و

ماكان ذلك الزمان منتبى ترقياتها ثم كملت ونجلت تلك الروحانية في أخرالإلف السادس اعنى فهذا الحين كاخلق أدم في اليوم السادس باذن الله أحسن

وجاء في ملحق حقيقة الوى مئد وأتاني مالريئ ت احلامن العالمين وازدادالمتنبئ الكناب تطرفاني الدعارى فادعى اندعين عي صلى المعليد وسلع دنزول المسيح مسطى الهامش، وقالمن فرق بيني دبين المصطفى فما عرفني وما سأى الخطبة الالهامية مكا -

#### الكلمتالثانيته فيالغائه الجهاد وتأبيل كحكومة الاجليرية

لقن عجست اورباعي الدول الاسلامية في القرن التاسع عشروبسطت سلطنها عى الشرق الاوسط والهند وكان في مقرمته الريطانيا التي تولت كبر هن االزحف والهجوم السياسي والمأدى واستى لت على الهند ومصروبلُ ت تتسرب فى الجزيرة العربية وتبذا مرفيها بذور الفساده فأوقن اصبحت مسيطأت على الهن الاسلامية حتى صامرت اللولة المسلمة الاخبرة مرهينة اواسيرة فى ين ها تتصرف فى المملكة الهندية المسلمة تصرف السلطان الخروصا قنع الانجليزعلى السلطة الغاصبة وتنفين حكى متدانظ المتبل كان الافرنجين ئرسل الضناد والالخاد والخلاعة والاباحة وكان هن االاستعام كان فواقعلي القيم الرصية والخلقية التى جاء بحاالانبياء ونزلت بهاا لصحف وسيتح الزنبياء وخصاصم انهم يكونون والماحرماعي الظالمين الطاغين كاعر فالهم نقل قال سيلا مواسى عليها الصلوة والسلامرس بما انعمت على فلن اكون ظهير اللمجرمين

ودعاعى فريتون مصرفاس بناانك أتبت فرعون وملأ كالرينة وامواك فالحيوة الل نياس بناليضلواعن سبيلات ربنا اطمس على اصل لهد وإشن علقلهم فلا يؤمنواحتى برواالعن اب الاليعروا لله عزوجل خاطب المؤمنين بقوله ولا تركنوا الى الن بين ظلموا فتمسكوالناس ومالكومن دون الله من اولياء ثم لا تنصرون - وقال النبي على الله عليد وسلم إفضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائز ولكن بالعكس من تعاليم القرآن الكريم ورثر حالى بن الإسلامي وبالعكس من اسوة الا بنياء والمرسلين واصحابه عروضفا بمعرميرح هذا المتنبئ غلاماس المرذأ اكبرفراعنة عصرة الانجليز وبجوص عى تأييب لملكونذالانجليز الغاشمة الظالمة ويتملقهافي اسلوب سافرحتي نسيخ الجهاد والغاة كاسبها بهنا الانجليز واتى بشريعة جس يساقا معظم تعاليمها الغاء الجهاد ونسخة التحريض على اطاعة الابنوليزحتى قال فى كتاب ترياق القلوب ص ١٥ " لقل قضير عظم عماى فى تأبيل للحكى منذ الانجليزيية ونصرتها وقد الفت فى منع المعاد دوجه طاعذ اولى الاممالا بجليزمن الكتب والاعلانات والنشرات مالوجع بعضها الى بعض لملاكنسين خزانة وقن نشرت جميع هذا الكتب في البلاد العربية ومصروالشام وتركيا وكان هس في دائمًا ان يصبح المسلمين عناصين لهذة الكرمة وتمعى من قلى بهم قصص المهدى السفاك والمسيح السفاح والاحكام التي تبعث فيهم عاطفة الجهاد ونفس تلىب الحمقى

وقال فى أخركتاب شهادة القرآن ان عقيدتى التى اكر هاان للاسلامر بحزأين الجزء الاول اطاعة الله والجزء الثانى اطاعة المكومة التى بسطت الامن وأوسنا فى ظلهامن الظلمين وهى الحكومة البريطانية (ملحق شهادة القرآن) ويقول فى دسالة قدمها الى ناسب حاكو المقاطعة عام شيشاري. نقر ظللت

٨

منزا گواله. گالی بالمسنم واُلتی فکرة الج

الخكومة وابرا ألا فهير- (أ

والاح ويدا الينابل بالعك وقل الفقت اناعاس فان

رسالة مقلّ ويقول البلاد وفي ال على المسلمين هن كالكتب حتى وصلت بلاد الشام و فكرة البجاد المسلمون

علىھنة

ناانك أتيت فرعون وملأة لاينة وامواكا في لخيوة ببيلات مربنا اطمس عى احوالهم واشل على قلوم ابالاليمروالله عزوجل خاطب المؤمنين بقوله لأفتمسكوالناس ومألكومن دون اللهمن اولياء ببحطى الله عليد وسلوافضل الجهاد كالمدجي عند م من تعاليم القرآن الكويع والمرس الرسلامي والمرسلين واصحابهم وخطفاتهم بميرح هذا المتنبئ مّ عصرة الانجليز وبحرص على تأييب للكون الانجليّز كاسلىب سأفرحنى نسنخ الجهاد والغاة لاسبما بصنا يهاة معظم تعاليمها الغاء الجياد ونسخة المحريض ل فى كتاب ترياق القلى ب ص ١٥ " لقى قضي معظم فليزية ونصرتها وقد الفت فى منع الجهاد ووجوب ن الكتب والاعلانات والنشرات مالوجع بعضها ند وقرنشرت جميع هذا الكتب في البلاد العربية م فى دا عُمَان يصبح المسلمين من الكومة لهن ى السفاك والمسيح السفاح والاحكام التي وتفس تلىب الحمقى ـ

وة القران ان عقيد قى التى اكم هاان الاسلام لله والجزء الثانى اطاعة الحكومة التى بسطت الامن وهى الحكومة البريطانية دملحق شهادة القران) الى ناتب حاكم المقاطعة عام شفشاء. نقد ظللت

من خَوْلَ منى وقد ناهزت اليوم الستين اجاهد بلسانى وقلى الاصرف تالل ب المسنين الى الاخلاص للحكومة الانجليزية والنصح فها والعطف بها وألتى فكرة الجهاد التى يدين بها بعض جهالهم والتى تنعهم من الاخلاص لهذا الحكومة والرى ان كتاباتى قل التَّرتِ فى قلى ب المسلمين واحد ثت تحرفى فى مائة الافهور - (تبليغ رسالت الحلى السابع ص الليف قاسم على القاديان)

وقال في موضع أخراق الفت عشرات من الكتب العربية والفاسية والرحم ويد إنبت فيها المريخ يحل الجهاد اصلا ضل الحكومة الانجليزية التحاجسنة المينابل بالعكس من ذلك يجب على كل مسلم ال يطيع هذا كالحكومة بكل خلاصر وقل الفقت على طبع هذا كالكتب اصل لاكبيرة وارسلتها الى البلاد الاسلامية واناعاس ف العدا كلكتب قل الترت تاثيرا عظيما في اهل هذا البلاد (الهند) ومن وسؤلة مقل مة الى للكن مة الانجليزية بقلم المن الحدى العن عالى عن الانجليزية بقلم المن الحدى الهند الهندى المناعلة ما الحدى المناطقة المناطقة ما الحدى المناطقة المناطقة ما الحدى المناطقة المناطقة الحدى المناطقة الم

ويقول في على أخرلق نشرت تمسين الف كتاب وس الذواعلان في هذه البلاد وفي البلاد الاسلامية تفيران الحكى مة الاغليزية صاحبة الفضل المنة عنى المسلمين فيجب على كل مسلوان يطيع هذه الحكى مة اطاعة صادقة وقل الفت هذه الكتب في اللغات الاسروية والفارسية واذعتها في اقطار العالو الاسلامي حتى وصلت وذاعت في البلدين المقل سين مكة والمدينة وفي الاستاند و بلاد المثام ومصر وافعانستان وكان نتيجة ذلك ان أقلع الموف من الناس عن فكرة المجهاد التي كانت من وحى العلماء الجاملين وهن هما شراتياهي بها يعجز المسلمون في الهندان ينافسوني فيها رستام قيصر تصنيف المرز غلام الحلى وقال هذا المتنبئ في كتاب في الحق بعبارة عربية هذا نقه المرز غلام الحن بعبارة عربية هذا نقه الولا يخفى على هذه الدولة المباس كة انا من حن افها ونصحائها ودواعي خبرها من قديم على هذه الدولة المباس كة انا من حن افها ونصحائها ودواعي خبرها من قديم

وجشاها فى كل دفت بقلب معيم وكان لابى عندها زاغى وضطاب التحسيلي و لنالدى هذك الدولة ايرى للخل منذ -

ويقول هذا المتنبئ في رسالة قد مها الى نائب حاكول تفاطعة الانجليزى في البيع الرابع والعشرين من فبرائر شفيله والمأمول من ظكر مة ان تعامل هذة الاستخ التي همن غراس الانجليز انفسهم ومن ضنا تعهم بكل حزم واحتياط وتخفيق وسماية وتوصى رجال حكى متها ان نعاملني وجاعتى بعطف خاص ورعاية فاتقة النبليغ الرسالة المجل السابع ص ١٥- ٢٥)

وقال فى كتاب ترياق القلى ب سس الله علا بعض القسوس البشري فى كتاباتهم وجا وزواحد الاعتلال ووقعل فى عرض رسول الله صلعم وخفت على المسلمين الذين يعرفون بحاستهم الدينية ان يكون لها من فعل عنيف وان تتق تاثرتهم على الحكم منذ الانجليزية ومرأيت من المصلحة ان اقابل هذا الاعتلاء بالاعتلاء جرى تهن أفرة السلمين وكان كن لات "

وقال فى كتاب "الإس بعين" لقل ألفى الجهاد فى عصر المسيح الموعق الغاءُ باتًا .

وقال فى انخطبة الإلهامية لقن أن ان تفتح ابناب السماء وقد عطل لجماء فى الروض وتن تفت انحروب كاجاء فى الحد بيث أن الجهاد للن ين مجرم فى عصر السبيح فيحرم الجهاد من هذا اليوم وكل من يرفع السيف للن ين ويقتل الكفاد باسم الغزو والجهاد يكون عاصيابته والرسولك.

ويقول فى كتابد ترياق القلوب مكت الدالف ت الاسلامية التى مكن الدر امامتها وسيادتها قذا زبانها لا ترى الجهاد بالسيف ولا تستطره بل المدالف قة المدركة لا تستحل سرَّ كان اوعلا نية وتخزيم تحريك بن ا

1.

وقال يخبيجلس تُقة الحكو

نى العنل العطيف الجهاد و روس الح

والملا وثائقة

الحكو. للزفغاً مأرس

علىخ كانت

للساً ان، اندك

وگان لای عشرها زاغی وضطاب التحسیق و شامه د.

رسالة قدمها الى نائب حاكوالمقاطعة الانجليزى رائر شائمة والمأمول من كلى مة ان تعامل هائة زانفسهم ومن صنائعهم بكل حزم واحتياط وتحقيق اان تعاملني وجاعتي بعطف خاص ورعاية فاتقة "

وب ص ٣١٠ لقل غلا بعض القسوش المبشري نال ووقع في عرض رسول الله صلع وخفت جاستهم الدينية ان يكون لهارج فعل عنيف و المجليزية ورأيت من المصلحة ان اقابل هن المقالمة المسلحة الشارة بالمهدن وكان كن المت "

" لقن الني الجهاد في عصر المسيح الموعق الغاءً

ت لقن أن أن تفتح إلاب السماء وقد عطل لجهاء جاء فى الحد بيث أن الجهاد للدين ليرم فى عصر اليوم وكل من يرفع السيف للدين ويقتل الكفاد اليوم وكل من يرفع السيف للدين ويقتل الكفاد بايند ولرسولك .

الفِل مِسَّدًا الله لله الله الاسلامية التى الفِل الرَّالِي المُن الجهاد بالسيف ولا تستظره بل سرِّا كان اوعلا نبية وتخرُّع مدتى عَلَى النَّا -

وقال هذا المتنبئ وقد امت هذه الحركة وهذه الفت المحكوة الرجلين بخبرجواسيس لمصالحها و اصر قاء او فياء ومتطق عين متحسين كانوا مؤمم ألفة الحكومة الانجليزية ومن خباس رجالها خدموالحكومة الانجليزية في الهند وخارج الهند و بن لوا نفي سهيع و دما تهم في سبيلها بسخا - كعبد اللطيف القادياني الني كان في افغ نستان يدعوالى الفاديانية وينكرعلى الجهاد وخافت حكمة افغا نستان التقضى دعن تعلى عاظفة الجهاد و الجهاد وخافت حكمة افغا نستان الافغاني فقتلته - كذلت الملاعب الخليم والملائن على القاديانية عندها على رسائل و والملائن على القاديانية عندها على رسائل و وقائق تدل عندها على رسائل و وقائق تدل عندها على رسائل و وقائق تدل عندها على رسائل و الملائن عائما وكيلان للحكم مد الانجليزية وانها يويل مواعرة ضل الحكومة الافغانية وكان جزا وهما القتل كاصرح بذلك وزير الداخلية في المنافع ما وس عاداء ونقل ذلك مجلة الفضل صحيفة القاديانية في المناس عاداء و

وبالجمدة كانت الجماعة القاديانية من اول يهم عميلة للا نجليز حريقة على خل من مصالحهم السياسية حتى إن المفكون اجمعوا على ان هذا الكلّ كانت من وى الا نجليز وكان هذا المتنبئ ولين السياسة الا نجليزية وغرسها.

ولهذا قال الدكتور على اقبال في حق هذا المتنبئ الدكان مولاً علصاً. للسادة الانجليز والديعتقد النبهاء الاسلام وعجلا في حياة العبقية و ان سعادة المسلمين في ان كايزالي عكومين اذكاء بين بدى الانجليز و اندكان بعن حكومة الرجانب المستعمرين مرحمة الحية لقل رقص المشالرجل معولي الكنيسة ومضى لسبيله -

١

# الكلمة الثالثة في بناء ته وسلاطة لسانة

كأنواجه

قال

<u>'থা</u>''

ويظبلن

لا بقب

اناا

الج

نقد

نقل بالسند، الصحیح ان رسول مده صلی الله عنیه شیم مکان قاحشاد لامتفحشاً و لا عبد خابانی الصحیح ان رسول مده صلی الله عند قال رسول مده صلیله علیه و صلولیس المؤمن با لطعان و لا باللعان و لا الفاحش و لا البذی مراهدا المترون ی در المداری در المترون ی در المترون یا المترون یا المترون ی در المترون ی در المترون ی در المترون ی در المترون یا المترون ی در المترون ی

ولكن هذا المتنبئ القادياني لكان هجاء بنّ اعسليطاطويل اللسان على المعاه وين وعبادالله الصالحين يقول في مسائلة التى وجها الي على عالما العناء وشيق حها الكبار باللغث العربية بعبارة ركيكة قال لعب عليناكل دى غواية ونعق عليناكل ابن و ايد محروم عن دراية وعوى كل خليع خلع المرسر ونبعر كل كل ولوكان كاليفن الى اخرة.

وقال فى المكتوب العربى الملحق بالجام أخم ملكا في حق العلما والمرابخين والمشائخ الكاملين اللاين كافيا شموس الهرايذ و البغين يقى ل عاطبا الشيخ عمر حسين البناكوى فمنهم وشيخك الضال الكاذب نزيرالمبشرين شرال المعلى عبل للق رئيس المنتصلفين ثم سلطان المتتكرين الذى اضاع دين وبالكر والمتق هين ثم الحسن الاحم هي الذى اقبل على اقبال من لبس المصفاقة وخله المعلى قد واعتلقت اظفاره بدر فنى كالزالي وعند وبنو المصفاقة وخله المعلى قد واعتلقت اظفاره بدر فنى كالزائل وعند وبنو كالكلاب ونطن بكاري شيطن المعمن الاحمد المعلى المعمن المعمن وهو شنقي به لاحمة هي من وهو شنقي به لاحمة هي من والمعنى من يقال لدر شين احمد المعنو عنى وهو شنقي به لاحمة هي من الملعى منين أنه الملعى منين أنها المعمن منين أنها المعمن منين أنها الملعى منين أنها المنين المناس المنه منين أنها المناس المنا

الظرواالى هن السنبئ و الى خرافات فى حق العلماء المربانيين اللاين

## لنقف بناءته وسلاطة لسانه

الاسول مدصلى الدرسية سلم مكان فاحشاد كامتفحشة عن ابن مسعق رضى الدير سند قال قال رسول دور صافيلة لطعان ولاباللعان ولاالفاحش ولاالبذى مراهما

لقاديانى لكان هجاء بذائر سليطا طويل اللسان على سالحين يقول في سالمة الني وتجها اليعلماء الهند عربية بعبامة ككيكة فال لعب عليناكل ذي غواية يحروم عن دمراية وعوى كل خليع خلع السرسس ونبعر

مربى السلحق بالجحام أكتم ميهي فيحق العنساءالراسخين كانواشموس الهازيد واليفين يقول عفاطبا للشيخ موشيخك الضال الخاذب نزيرالمبشرين سو المتعلفين تمسكان المتكربرين الذى اضأع لحسن الامروهي الذي اقبل على اقبال من لبس اعتلقت اظفاره بعرضى كالأفاب ومخليد يثوبي بمثلها الاشيطن لعين وأخرصه الشيطن لاستن ر شبين احمر، الجنجوعي وهو شقي كة لا عزه هي من

والح خرافات فيحق العلمآء الربانيين المناين

كانل جبال العلم وهكن اكانت عادته أيست ويشتم كل من يابئ من بدحتي قال فى كتابة أنينه كما لات اسلام ص ١٥٥٠مه ، اشار الى كتب وكتب " تلك كتب ينظر اليهاكل مسلم بعين المحبة والمق ة وينتفع من معارقها ويقبلنى ويصدق دعى في ألاذرية اليغايا الذين ختم الله على قلى بهم فهم لايقبلون.

ومن امتلة اشعاع الهجائية فيحق من لا ين من به . ع نساؤهدمن دوغن الاكلك ان العدى صارف اختار برالف لا ويقى ل فى شعرة عن الشيخ الشهير والعالم الكبيرمهرعلى الكولروى

العشتى ـ لعنت يسلعون فأنت تترش فقلت الميء الق يلات يارض جولم

ويقى لعن الشيخ سعن إلله اللن هيانوى ع و كون السفة السفه الم ومن اللئام ارى رُجيلا فاسقاً

نحسيبي السعل في الجهلاء شكس خبيت مفسل وهزور ان لوتمت بالخزى يابن بغاء أديتني خبثا فلست بصادق

الكلمتن الرابعة في سبه وشته النبي الصادق المعصوم سَيِّنَاعِيْسِي عَلَيْمِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَاهُ وَمَ أُمَّلُ لَصَّلِيقِهُ

ان سيس ناعيسى على نبينا وعليه الصلاة والسلام كان من اولى لعزم من الرسل والمدصل يفة - قال الله تعالى في حقها وهريم اللت عمران التي حصنت فرجها فنفخنا فيدمنس وحناوصل قت بكللت مربها وكتبه كانت من القنتين دسل ة التحربير)

لے نوالت می اور ت ایجانواری ک انوم آغر مو سال

p. .

وقال الله تعالى واذ قالت المليكة أيسريم إن الله اصطفلت وطهرات و المطالق و المطالق و المعارين و المع

وقال الله تعالى وجعنها وابنها أية للغلمين (الانبياء)

وقال الله تعالى انما المسيح عيسى بن مريم رسول الله وكلمت القها الى مريم وثرح منه (النساء)

وقال الله تعالى واذ فالت الملتكة ينويم ان الله يبشرك بكمة مناسهه المسيح عيسى بن مريم وجيها في السنياد الأخرة ومن المقرّبين (أل عزن) وقال الله تعالى ولنجعله أية للناس ومحمة منا رميم)

وقال الله تعالى ان هو الاعبى العمناعليه وجعلله مثلا لمبنى العراءيل (زخرف)

وقال الله تعالى ويعنمه الكتب والحكمة والتي مة والانجيل (العزن) وقال الله عزوجل وأتينا عسى بن مريم البينت واين نُدروم القال (البقرة)

لكن على عكس هن دالنصوص القطعية قال هذا المتنبئ ال سيدانا مريع حملت من الزنا والعياذ بالله ثم اجبرها اهلها على النكاح لتسترهن لا القبيحة -

قال فى كتابد كشى فى ج. س ١١ انااعظم المسيح بن مريم لا فى جسب المروحانية خاتم الخلفاء فى الرسلام كاكان المسيح بن مريم خاتم المخلفاء فى الوسرائيليين وكان ابن مزيم هى المسيح الموعق فى سلسلة موسى واسنا المسيح الموعق فى سلسلة محسل بهن لا المناسبة انااعظم من كنتُ سَمِيّد المسيح الموعق فى سلسلة محسل بهن لا المناسبة انااعظم من كنتُ سَمِيّد ومن يقول الى اعظم المسيح بن مريع هى المفسى المفترى بل وانا

انی اعظم دافل م وشان محریجرانها حملها باجباس ا حال حملها علی ووضعت اسام واحل قبل د لا ولکن اقب ل کاد انکن اب فی حز

اعظم اخى تەالام

ويقى ل الابوية وألاه وماجاء فى خياا

طاهرة مطهرة

منالزوانىالتم

انجام أتمهحاشي

متصفة بهن ال وقال في اندكان اكالالا مل عيا للالو وقال ذ اغظم اخى تداره بعد لان هن لاء الخيسة من بطن ام واحدة وفى ق ذلك الى اعظم واقل ساختيه لان هن لاء الاكابركله عرمن بطن ميم البتول وشان مريم انها منعت نفسها من ق من اللكاس وبعل ذلك نحست بسبب حملها باجباس اكابرق مها وكان للناس الاعتراض عليها بانها نحت فين حال حملها على خلاف تعليم التي ية ونقضت عمل تبتلها من النكاح ووضعت اساس تعن الا زواج يعنى مع ان يوسف النجاس كاف ازوجة واحلة قبل ذلك تم سفيت مريم بالنكاح معد وكانت هى تروجته المتائية ونكن اقى لكان هن اكله بسبب الاعتل والني انفقت فى ذلك الى قت ق كان حبيث الرحة والعطى فة لا ان يكزمول بالاعتراضات وقال هن الكن اب فى حق سير ناعيسى عليه السلام استهزاء ان اسرته كانت من الكن اب فى حق سير ناعيسى عليه السلام استهزاء ان اسرته كانت من المراد الى التي يكتسبن بالزنا وهن اعيسى قل تولل من دما يهن والا موية والا موية المنام التي يكتسبن بالزنا وهن اعيسى قل تولل من دما يهن وضيمه من المن المي من شي كن من من المن دما يهن وضيمه و المناه من من المن من من المن دما يهن و المناه من المن من من المن دما يهن و المناه من من المن دما يهن و المناه من والمنه من من المن دما يهن و المنه من والمنه والمنه

ويقول فى كتابد نى القران ملك الاعتراض المتعلق بجلات عيسى الابى ية وألاس يتهل تأملتم فى الجواب عند اما نحن فقل تملنا من النامل النامل وراجاء فى خيالنا الجواب الصعيم من ذلت - نعم الالدالذى كانت بسات متصفة بهن الكمال انتهى

وقال فى المكتوبات الاحمدية منتزيم كان من عاداته (اى المسيح) اندكان اكالا ماكان لاهل ولاعابل ولامتبعا للحقكان متكبرا معجبا بنفسه مدعياً للالوهية انتهى

وقال في ضميمة الجام أهم مشركان مبيله الى الزدانى وصحبت معهن بسبب

با كة أيمريعوان الله اصطفلت وطهرك و ما باأية للغلمين (الإنبياء)

ا ایت للفلمین (الانبیاء) سی بن مریم رسول الله وکلمته الشهآ

شكة يعويم ان الله يبشرك بكلمة منداسهه والأحرة ومن المفرّبين (أل عرن) ناس ومحمة منا رميم) وانعمنا عليه وجعلله مثلا لمبنى العراءيل

والحكمة والتئ مة والانجيل (العرب)

القطعية قال هذا المتنبئ ان سيدننا لم اجبرها اهلهاعلى النكاح لتسترهن

"انااعظم المسيح بن مريم لا نى جسب كان المسيح بن مريم خاتم الخلفاء فى سيح الموعق فى سلسلة موسى واسنا من كانتُ سَمِيّه من يوهِ المفسس المفترى بل وان

اندكان بينه وبينهن مناسبن جآية والافالرجل المتفى لا يستطيع ان يكن الزائية ان نضع بين ها النجسة على رأسد وتطيّب لا سدمن الطيب الذي ى كان من كسب زناها و تسحر برجليد بشعرها فليفهم المتفهم من هذا طى ركا وعادت انتهى .

وقال هذا المتنبئ فى حق سين اعيشى على نبينا وعليه الصلاة والسكم ولكن المسيح فى عصرى المركن فا تقافى صل قل على سائرا لصاد قبين بلكان يجبى المنبى افضل من لان كايش ب الخعروما شعر مندان العرأة الفاحشة تطيب رأسد من كسبها وتمسيح بن نه بشعى ها وما شمع مندان العرأة الفاحشة غير المحرمة تقل معدو لهن سمى الله: تعالى فى كتاب يجبى باسم الحصول ولم يسم المسيح بهذا الاسم لان مثل هذ والوقا تع كانت عانعة من تسميت باسم الحصول ودولا المسيح بهذا الاسم لان مثل هذ والوقا تع كانت عانعة من تسميت باسم الحصول ودافع البلاء تاشل بيج أخرى )

وكنتُ متحيرا في ان الرجل المتعلق الل ليل بين يبى الاجليز كيف يستُ سيدنا عيسنى عليه السلام لانى كنتُ اخت ان هذاه ما السبب القوى لسخط الا فرخيين العيسائيين فكيف يباشره هذا الذى هومهين ثم الى طفهت على مكتوب مند رج في تاليف ترياق القلوب على ١٠٠٨ و ١٠٠٥ كذب هذا المستنبى الى للكومة البريطانية في ذالت الوقت وعَنبَ نَهُ بافتراح العاجز الى حفي للكوة العاليدة باذاح عنى هذا المكتوب ما اجلاه واظهره فالمتنبى أن بذاء تدوستَيد فرحن سيدن عيسى عليه السدر م تحت حكمة علية وداعية سياسية بريب الردنا وغفر منامة المسلمين على الاخراط الافراطية على المبتعين منهور

قال هن المتنبئ في مكتوب هذا ما ترجبته الاعترف الدلما للتكدمن بعض القسيسين والمبشرين كلامه وتجاوز عن من الاعتمال مقاله و

ضیری،ناسلوك المتوحشین فقلهٔ قال)

استعمل هؤلاء المب

فضيحة مثلاانه

ان اذکربعض الکله

الكتبوالمجلات

قلق بهيرعلى خس الخ

هن دالشعلة ودف

في الكلامرعلىخلا

والأن ابر، عد تفسيرا منكان مثيل نبو بعيسى ولماكنت الصراط المستة والانسياء

استعمل هن لاء المبشرون في حق المنبى الكريم صلى الله عليه وسلم كلمات فضيحة مثلا انه قاطع الطريق واندسارق ...... (لا استطيع ان اذكر بعض الكلمات الآثية فتركت البياض ، فخفت بعلى ماطالعت مثل هذه الكتب والمجتلات ان المسلمين الذين هم ارباب المثورة على الانجليز شتعل نار قلى بهم على ضل لحكى مة الانجليزية العيسائية فعلمت ان المناسب لاطفاء قلى بهم على ضل لا المشعلة ودفع هذه المثل قان يختاس في جماب هن لا الملام على المناسب لا من في الملكة وافت في الكلام على خلاف عبسى عليه السلام كى لا يختل الامن في المملكة وافت في في الكلام على هذا المسلمين في الكلام على هذا المسلمين المشرى بن السلوك على هذا المسلمة الصعب يكفى في اطفاء نارغضب المسلمين المشرحة بين فقلتُ ما قلتُ في عيسى عليه المسلام وفريتُ بما رُمتُ (الى أخرما قال)

### الكلمة للخامسة فالاغونجرمن تفاسيره

والأن ام يدان اذكرتح يعاتد التفسيرية التى تفق د بحاهد االلعين .

المستقيم من الانبياء سمّى بأسم فيسمى مثيل موسى بموسى و مثيل عيسى من كان مثيل نبي من الانبياء سمّى بأسم فيسمى مثيل موسى بموسى و مثيل عيسى و لمرقى القران المجيل اهل نا الصراط المستقيم صراط المن ين العمت عليهم ماى يا الله الجعلنا مثيلين للرسل والانبياء \_ (الزالة الاوهام مسّنة الطبعة الخامسة مولف مراغلام احس)

مُلٌ تفسير قولدتعالى وانفل وامن مقام الرج عصلى عقول: هن و الرحية تُشيرالى ان الاحد المحدل ية كلما صاربت في قاكن يرقي لل في اخوالز من ابراهيم فتكون الفرقة التي تتبع ابراهيم عي الناجية دكان يرمي اني ابراهيم الفرقة

الافالرجل المستفى لإيستطيع ان يمكن ، وتَطيُّب لم سعامن الطيب الذي ى ماها فليفهم المستفهم من هذا طى ركا

اعیشی علی نهینا وعلید الصلاق والسکام فی صل فلاعلی سائر الصراد تبین باکان خعروما شمع مندان العراق الفاحشة اهاوما شمع مندان العراق الشاب ت فی کتاب بیجی باسم العصلی و فریسم افع کانت مانعة من تسمیت باسم العصل فع البلاد تاشل بیچ آخری ،

ان هناهوالسبب القوى لسخط الله المن عناهوالسبب القوى لسخط الله و مسمون تم الى طفوت عنى الله و مسمون تم الى طفوت عنى الله و مسمون تم المن طفوت المحافظ المحافظ المحافظ المحافظ المحافظ المحافظ المعافظ المعافظ

المرّاغلام[حل منك (ق) : في لباس اصفرً

رب، الم اللذان يشملا في وجع المرأس وه بنصفى الاسفر احتاج الى البق وقال هذ شأنى والعياذياد وماس م

دنىنى قلان انانت

انا اعد اسواد

لعاك

ماين وما

رام

القاديانية التي تتبعني في الناجية) (والعباذباسه) (الاربعين منك)

مل تفسير فول مقال ولق نصركوالله بس روانتم اذلة . يقول ينصوالله المؤمنين بظهل المسيح في قرن من القرص الآتية يكون على مساويا للبل المناهر ويعنى في القرن الرابع عشر المحرى بريل نفسه (اعجاز المسيح مسيد)

المرادباكنة اختى. وترياق القلوب الما الموادباد المرادباد المرادباد المرادبات المرادبات المرادبات المرادبات المرادبات المرادبالم المرادبات المرادب

عظ تفسيرقول تعالى و له الحمد في الاولى والاحزة - يقول:أمرين في هن الآيدة احدان المراد بالاولى رسولنا احدالمصطفى الدجتبى والمداد بالآخرة احدالان يكون في آخرالزمان اسم المسيح والمهدى ربري نفسه الاعازالمسيح عقلا)

ملت تفسیرقی لدتعالی سبخن الذی اسری بعبد و لیه من المسجد للزم الی المسجد الاقصی الذی با سرکنا حولم الآیت یقول: المراد بالمسجد الاقصلی المسجد الذی فی قادیان مسجد المسیح الموعوج (برید نفسه)

الخطبة الهامية منكل طبعجديد، ربع)

ك تفسيرق لدتعالى هوالذى السل سوله بالهلك ودين للق يقول: حن الآية فى للقيقة متعلقة بزمان هذا المسيح ايريل به نفسه)

(الالدالارهام مشك الطبعة لخامسة)

عد تفسيرقولدتعالى مبشرابرسول ياق من بعكاسهه احد ليسل الد بهو محل مسول الله صلى الله عليه وسلم بالمالد باحد في هذا الآية هو المراغلام احد الزالة الاوهام هد الطبعة لمنامسة )

عد واناعلى ذهاب بدلفن عرن - المرادب تشارع وهذا هوزمان

المناغلام احد (الأنة الاوهام معية الطبعة الخامسة)

من (و) جاء في للى يث ال سيدناعينى عليد السلام ينزل من الماء في لماس الفوب بل المراد المراد باللباس المثى ببل المراد من المرض الزالة الاوهام مات الطبعة الخامسة )

وقال هذا المتنبئ افتراء على الله ان الآيات المسطورة في الذيل نزلت في مثل والعياد بالله

وماس ميت اذس ميت ولكن الدس مى (ضميمة حقيقة الوى مدين) دنى فترلى فكان قاب قل سين اوادنى وايضا مد ) قل ان كمنتم غبون الله فا تبعونى يحببكم الدر (ايضا مد) انا فتحنا للت فتحامين الميغفر للت الله ما تقرم من ذنبك وما تأخو (ايضاً)

انااعطینات الکوتر (ایصامت) امهاد الله ان بیعنات مقاماً عمودا در الاستفتاء میم) لعال باخع نفسات ان لا یک نوامو منین درحقیقة الوی منث) ماینطق عن الهوی ان هو الاوی یُوخی در الاربعین میمیم وماکان الله لیعن به حوالت نبه حرود افع البلاء میمی واصنعالفات یا عیننا و و حینا در ایضا میسیم الله) (الارسين منك)

روانتم اذلت يقى ل ينصرالله يكون من دمساديا للبل المنا مر د اعجاز السيع مسلاً) أذوجات الحنة - يقول انا المراد بآدم

له الاولى والاحترة - يفول: أمرين فى ليناحى المصطفى المدجسي والمراد معدالمسيح والمهاى ريرين نفسه ) والجازالمسيح شكا)

، اسرى بعبد كا ليلامن المسجل لخرام اكتية يقول: المراد بالمسجل الاقتطى عوج (بريب نفسه)

الحامية منتئام طبعجديد، دبع ) سلسسول بالهن و دين للق يقو<sup>ل:</sup> االمسيع (يريل به نفسه)

الاوهام هي الطبعة لخامسة) لي ياق من بعدًا سمه احيل البسل لمرادر لم المراد باحيل في هذه الآية هو الطبعة لخذامسة)

- الماديد من الموها هوا هوا مان

ومااس سنك الارحمة للغلمين - (حقيقة الوحى مك)

### الكلكة السّادسة فالانخى مناستكا لانته

سلكت المرز اغلام اس الفائدياني كمتابا في صداقة الاسلام واعلن ان هذاالكاب يكون في خسبن جزءً واستلوغن خسين جزأمن المشترين تبلطبها فلماطبع اربعة اجزاء وارسلهاالى المشترين تغفل عن سائرها وسكت فلعاطالب المشترون على لجل فبعن ثلثة وعشرين سنة طبع بلزء المنامس منه وكتبفي اوله اندقد اوفى وعدة السابق وتم وعد تمسين بالجزء الجامس لان الغرق بين لنس والنسين يكون بالصفى (والصفى لا إعتبارله) فاوفيت ماوعى ث) البراهين الأحمليد مل

مل كانت امراة فاحشة تكتسب من زناها فجمعت امواك كثيرة م نابت نقبة فاستغتى اهلهامن العلماءعن صراالمال الذى اكتسبت بزناها فاجا العلماء بانته يجن استعمال حن المال وحورا م فطلب منهم والمرزاغلام اجر هذاالمال وتسلمه منهع فلمااعترض المسلمون وقالواان مرعى النبوة ليأكل المال المرام فاجاب بان المالات للمال في الحقيقة هو الله تعالى والعبد ناشب عند فاذا عصى العبس ما فكريعي المال على ما نكر فيهذا السبب لا يكون العبس وقت عصياندما ككالهن االمال وانماالما للت هوالله تعالى فليس جرام انتهى - وكاحول وكا قفة الابادد العلى العظيم -

(أيندكالات اسلامر المصطبع لاهل) اللهم د قرهن الفتنة واهلها واحفظنا وجميع المسلمين منها. يارت العلين -م وسي من الناست المعيم العليم. اللهم تقبل مذا الناست المعيم العليم. الخامس من ذى القعرة مستهم

جاعة

لماظهرت الفتنة ال الانجليزية حتى توجه تتسرب فى العراق وس اهدافها التنتشرف مبلى الله عليم وسلم الىدفع هن والفتنا العلامةالسيل محمدا وموكا ناالسيب عطاء رجمهمراسه تعالى والأد سئيس هذلا الجماع الجالن هرى الملى عنهنة الفتنتألة المرسول صلى اندادعا . هـزوالجماعة ا

ين دون في نُصُ تبل

الملكة ايضاحتى!

والمواتف في المالي المريد

### سقفالانخى وناسته لاته

الحمالقاديانى كتاباق صماقة الاسلام واعلن ان يجزءاً واستلوغن تنسين جزاً من المشترين تبل طبعها ملها الى المشترين تغفل عن سائرها وسكت فلماطالب نة وعشرين سنة طبع للخزء المنامس منه وكتب اوله وتم وعل تحسين با بحزء الحامس لان الفرق بين النس والصفى لا اعتبارله ) فاوفيت ما وعل ث

البراهين الأحمليه مك)

شة تكتسب من زناها فجمعت امواكيكتابرة ثم دابت العلماء عن هذا المال الذي اكتسبت بزناها فاجآ المل هذا المال هذا المراع المراع والمراعل منهم والمرزاغلام منهم والمرزاغلام منهم والمراعث المسلمون وقالوا ان مرعى النبوة بان المالات للمال في الحقيقة هو الله تعالى والعبل مما لك يعوج المال على ما نك فيهذا السبب لا يكون كالهذ المال والمائل المت هو الله تعالى فليس مجلم كالهذ العلى العظيم -

(أُلَيْن كَالات اسلاهر مُسَّك طبع لاهل ) المناود على المناود عبد المسلمين منها . يارت الغلمين -

انت السميح العليم. للنامس من ذى القعرة مسلم

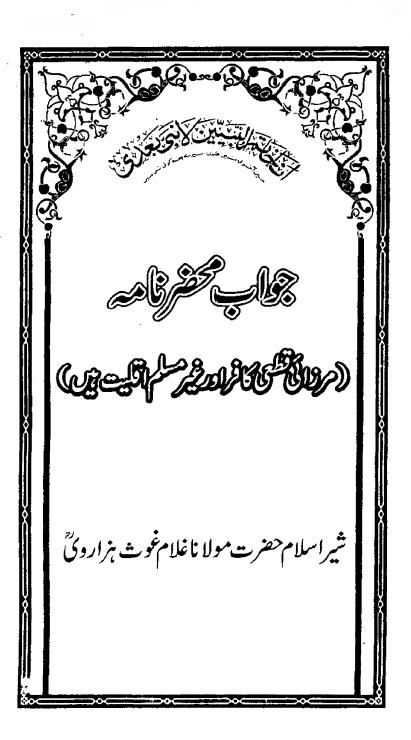
جَاعَت خفظحتم النبو

الماظهوت الفتنة القاديانية فى العن وانتشرت فيها بتأيين الحكومة الانجليزية حتى توجهت الى البلاد العربية الاسلام يتدوب أت تسرب فى العراق وسوريا وتنتشر فى المن ونيشيا ومن اعظم اما فيها والكبر اهدا فها ان تنتشر فى جديرة العرب عهى الاسلام وم كردع فقسين على ملى الده عليه، وسلور توجه علماء المسلمين وم جال المرعق الإسلامية المن وفع هن لا الفتنة من اول تأسيسها وعلى مأس هذه الطائفة العلامة السير محمد انور الكثيري مرئيس المن رسين بلا والعلما المربين المن ومولانا حبيب الرش اللق يانوى ومولانا حبيب الرش اللق يانوى ومولانا حبيب الرش المن في الحرب المن المن المن علاء المنه على الشهير و المجاهل المجدول المنه على المناعلة الخطيب الشهير و المجاهل الكبير مولانا عبر على المناعلة الفي المناعلة النها عن هذه المنادات المن عن هن الذي احمى المناعلة القى عن هذه المناس علية على الاسلام وكرا احت المناس وللمناس المنه المناس علية على الاسلام وكرا احت المناس وللمناس المنه المناس علية على الاسلام وكرا احت المناس وللمناس المنه المناس المناس على المناس علية على الاسلام وكرا احت المناس وللمناس المناس على المناس علية على الاسلام وكرا احت المناس المناس علية على المناس علية على المناس علية وسلمة والمناس المناس المن

هذوالجماعة لهااعضاء من العلماء الجابر مايبلغ عددهم الى تلتين يؤدون فرائض تبليغ الاسلام في اقطار مبلكة باكستان بل وخاس ح المسلكة ايضاحتى أن الامين العام لهر و الجماعة مراوي الإلحسين اختر ورفي في الديا يُريد ان ينتظم امر المسلسين هناك ليكون اعلى حذر من المائد الطيائف القاديانية التى ترتجه دع تهانى مسلمى اور باوا فريقيا -ان جاعت ختم النبق ة اشاعت الكتب الكثيرة فى رقم القاديانية ق ا ذاعت كتاب القاديانى والقاديانية باللغة العربية ليعلوعلاء العرب حقيقة هن ه الفتنة حتى يصح له حال كوعيها و يكنه وفق ها وتزييفها

حركة هذه للماعة صارت سببالاجاع العلماء على تغييل لقاديانيلا وتكفيرهم حتى اصدرت مراكز الفتاوى احكاماص بجة بكفهم وارتل دهم واصدرت المحكمة للحك مية في بها ولغول ستثناء بعد مناقشة طويلة للكوبكفهم وحرمة كاح المسلمة بالقاديا في وكتب القاضى (عج) على الكرخان ان نكاح عائشة بنت اللهى بغش مع عبد الزاق القاديا في باطل لام تلادة وبالجملة هذه النجاعة لها من كثيرة على المسلمين كثرها الله و ادامها لترويج الدين الفن يعر-

معتهاف مسلس ادربادا فريقيا. مت الكتب الكثيرة في من القاديانية و اديانية باللغة العربية ليعلوطاء العرب وله والحكوميها ويكنه ونقل ها وتزييفها تسببا لاجاع العلماء على تغيليل القاد بانيير إلفتاوى احكاماص بحة بكفهم وارتل دهو في بها ولغول ست للم بعس مناقشة طي يك المحة بالقاديا في وكتب القاضى (على عهل المحة بالقاديا في وكتب القاضى (على عهل المحة في على المسلسين كثر ها الله و



#### بسم اللدالرحن الرجيم

#### تعارف

الحمدلله وحده والصلواة والسلام على من لا نبي بعده . اما بعد ١٩٤٨ء كى مقدس تحريك ختم نبوت مين بطل حريت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی قومی اسبلی پاکتان کے معزز رکن تھے۔قادیا نیوں نے قومی اسبلی میں اپنامحضر تامہ پیش كياراس كے مقالم بيس آل بار شير مجلس عمل تحفظ ختم نبوت باكستان في "موقف ملت اسلامیة وش كيا\_ (جواس جلد من شامل اشاعت ب) مجلس عمل كي طرف سےامت مسلمه ك موقف كوپيش كرني اوراسيلي ميں پر من كاسعادت حق تعالى في مفكر اسلام حضرت مولانا مفتى محود كونعيب فرمائي بجبكه قادياني جماعت ميمحفرنامه كي جواب تيار كرني مكتاب مرتب سرنے اور اسمبلی میں پڑھنے کی سعادت تن تعالی نے بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث بزاروي كيمقدريل كعي تتمي حضرت مولاناغلام غوث بزاروي،علامته الدهرعلامه سيدمحمه انور شاہ کا شمیری کے شاگر درشید تھے۔وارالعلوم دیو بند میں پڑھانے کا اعزاز بھی آپ نے حاصل كيا تقسيم سے قبل مجلس احرار اسلام مند كے متاز رہنماؤں ميں آپ كاشار موتا تھا۔ پاكستان بنے کے بعد 'کل پاکستان جمیعہ علاء اسلام' کی بنیادر کھے اور خون جگر سے اس کی آبیاری كرنے والے سرفروش كروه ميں آپ چيش چيش جيں۔ ايك زمانے بيں پاكستان بيس آپ علاء حق كے قافلہ كے سرخيل تھے۔قاديانية كے خلاف آپ كے كرانقدر كارنا مے تاريخ ختم نبوت کا روش باب ہیں۔ جواب مصر نامہ برآپ کے علاوہ آپ کے دوگرامی قدر رفقاء مولانا عبدالحكيم ہزاروي، ايم اين اے اور مولا ناعبد الحق بلوچشانی ايم اين اے کے بھی و شخط تھے۔ جواب محضر نامد معزت ہزاروی کی باقیات السالحات میں سے ہے۔ جے شائع کرنے کی مجلس تحفظ ختم نبوت کوسعادت نصیب موربی ہے للحمد الله او لا وآ خرا۔

فقیر....الله وسایا ۱۰ وتمبر۲۰۰۵ء

الحمد

قاد ما نيور پار ڻي سميت ، پاڪتاا په سن ريون سان

ہے)زیرجواب بیان اس کے، پہلاعنوان پہلاعنوان ''ابوان

غلطی ہیں ہے کہ مرا رہبر کمیٹی میں حضرت بلوچتانی اور میں ۔ فرمائیں)۔خلیفدر! مخص سے میہ بنیاد ک دخل اندازی کرتے جماعت کی طرف۔ متحدہ کے دستور،ا

مرزائیوں کوجوار (۱) یجی پ فیصلے صرف قرآلا ہیں \_تحرمرزائی ا دستوراورقانون کا

سلام على من لا نبي بعده . اما بعد

ت میں بطل حریت حضرت مولانا غلام غوث وقاد باندل نے قومی اسمبلی میں اپنامحضر نامہ پیش ل تخط فتم نبوت باكتان في "موقف لمت عت ہے) مجلس عمل کی طرف سے امت مسلمہ ن سعادت حق تعالى في مفكر اسلام معرت مولاتا ع معربامد کے جواب تیار کرنے ، کتاب مرتب تعالیٰ نے بطل حریت حضرت مولانا غلام خوث للامغوث بزارويّ،علامتهالدهرعلامه سيدمحمرا نور يوبند من پرهانے كااعز از بھى آپ نے عاصل تازر بنماؤل من آپ كاشار بوتا تعارياكتان کی بنیا در کھنے اور خون جگر سے اس کی آبیاری ں ہیں۔ایک زمانے میں پاکتان میں آپ علاء لاف آب کے گرانفذر کارنامے تاریخ ختم نبوت ے علاوہ آپ کے دوگرامی قدر رفقاء مولانا الحق بلوچستانی ایم این اے کے بھی دستخط ہے۔ مالحات میں سے ہے۔ جے ثائع کرنے کی مجلس مُدللُداولاً وآخراً۔

> غَفير....الله وسايل • اوتمبر۵• ۲۰ ء

بسم اللدالرحمن الرحيم الحمدلله وحده والصلواة والسلام على من لا نبي بعده مرزائي قطعي كافراور غيرسكم اقليت بي قوى المبلى كوفيعله كرنے كاحق حاصل ب

قادیانوں کے ظیفہ مرزانا مراحد آف ربوہ نے بتاریخ ۲۲ جولائی م ۱۹۷ و کوائی پارٹی سمیت، پاکتان کی قومی اسبلی کی سمیٹی کے سامنے (جو تمام مبران قومی اسبلی پر مشتل ہے) زیر جواب بیان دیا۔ یہ بیان انھوں نے دودن میں کمل کیا۔ اس کے بیان کے چندعوان میر ہیں:

ببلاعنوان ''ایوان کی حالیہ قرار دادوں پر ایک نظر ہے''اس کے ذمل میں خلیفہ قادیانی نے ایک غلطي يدى ہے كەصرف دوقر اردادول كاذكركيا ہے مكن بان كواطلاع عى الى دى كى مو مكر رببر مینی میں معرب مولانا عبد الکیم صاحب ایم این اے اور مولانا عبد الحق صاحب ایم این اے بلوچتانی اور میں نے بھی ایک قرارواو پیش کی ہے (قرارواد بذا کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائيں) \_ خليفدروه في ايك اصولى سوال اشايا ب كرآ ياكى اسمبلى كويدى حاصل ب كدوهكى مخص سے یہ بنیادی حق چین سکے کدوہ جس ندہب کی طرف جا ہے منسوب ہو۔ یا فدہی امور میں دخل اندازی کرتے ہوئے اس بات کا فیعلہ کرے کہ کسی جماعت یا فرد کا کیا نمہب ہے؟ ربوہ جماعت کی طرف سے کہا گیا کہ ہم ان دونوں ہاتوں کوئیں مانے ۔اس سلسلے میں انموں نے اقوام متحدہ کے دستور، انجمنوں اور اس طرح پاکتانی دستور دفعہ نمبر ۲۰ کی آڑلی ہے۔

مرزائيون كوجواب يى يبلا اور بنيادى فرق ہے كہ جومرزائيوں اورمسلمانوں ميں ہے \_مسلمان اسے فيط صرف قرآن وشريت كى روشى شي كرنا جائية بين اوراي كوقانون زندگى كى بنياد تجميح ہیں گرمرزائی اقوام متحدہ کود کیمتے ہیں مجمی عالمی انجمنوں کواور بھی انسان کے بنائے ہوئے دستوراور قانون کوہم تو تمام امور میں صرف دین اور اس کے فیطے کود کھتے ہیں۔ نه شبم نه شب پستم که حدیث خواب مویم چوں غلام آفایم ہمہ ز آفاب مویم

مستجھتے ہیں۔ (س) ہا<sup>ک</sup> کوامریکہ اوراز

(۵) پاً اس کوختم نبور

مرزائيولكوا (٢) ؟

مو؟ کياييان (2)

رسے) اکثریت کوقہ والوں کوغیر پاکستانی مکو

ونقصا*ن پر-*(۸)

به فتک. بین مرج طرف منس

سے خارد اکثریت

(4)

مسلمانود مرقعندمج

خبیں سمجھ

للمجميل

ہےاور

(۱۰) اسمبلی تو میں ندرات ہوں ندرات کا پجاری کہ خواب کی باتیں کروں۔ میں جب آفاب (آفاب رسالت) کاغلام ہوں تو میری باتوں کا ماخذو دی آفاب ہوگا۔

تبب ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت جمونا ہے۔ گرجموٹے دعوے کی لاج بھی وہ اور اس کے جانشین نہیں رکھتے۔ پیٹیبرتو دنیا مجر کے توانین کو بدلتے آتے ہیں اور ساری دنیا کو ایٹ بیٹی چلانا چاہتے ہیں۔ و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله۔ (نسام ۲۳) ''اور ہم نے جو بھی پیٹیبر بیسجاس لیے کہ لوگ خدا کے تھم سے اس کی بیروک کریں۔''

تو ہم کوتو قر آن وحدیث کی روسے دیکھنا ہے کہ مرزائی غیرمسلم ہیں یائیں ؟ اوراس

مسئلے میں کسی بھی مسلمان کوشک نہیں ہے۔ صرف قانونی شکل دینے کی بات ہے۔

(۲) آپ کی نظر بہیشہ صحابہ کرام سے دور رہی ہے در ندآپ دنیا کی اسمبلیوں کو دیکھنے کی بجائے مسلمانوں کی سب سے پہلی اسمبلی انسیار ومہاجرین کو دیکھنے کی انسار ومہاجرین کے مشورے، اسلامی روشنی میں ندہوتے ہے؟ مگرآپ سے بیتو قع ہی نہیں کہ آپ صحابہ کرام کے رائے مسلمان رومہاجرین کی اسمبلی نے مکرین زکو قاوم مکریں ختم نبوت سے مسلمان کہلانے کاحق چھین کران سے جہاد کیا تھا۔

(۳) مرزائی خلیفہ نے ہے کہ کر کہ سلمان مجبران اسمبلی کو فدہی فیطے کرنے کی اہلیت ہے یا جہیں؟ مجبران اسمبلی کی خت تو ہین کی ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کروڑوں مسلمانوں کے فمانندے ہیں۔ اور مسلمان مجبی وہ جن کا کھلا دعویٰ ہے کہ '' ہمارا دین اسلام ہے۔'' کیا ہی مجبر صاحبان اتا بھی تہیں جانے کہ مسلمان کون ہے اور فیر مسلم کون؟ مرزائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ کا فروہی ہوتا ہے جو مروریات وین اور قطعیات وین کا انکار کرے۔ (مسلمان کی تعریف کی بحث آئے آئی ہے)۔ کیا کوئی مجبرات مبلی یہ بین جانتا کہ پانچ ارکان اسلام فرض ہیں؟ کیا کوئی مسلمان نہیں جانتا کہ پانچ ارکان اسلام فرض ہیں؟ کیا کوئی مسلمان نہیں جانتا کہ تو حید ورسالت پر ایمان لانے کے سوا تمام بی جزوایمان ہے؟ کرایوں، فرشتوں، قیامت، نقدیر، اور دوبارہ زندگی کو ول سے قبول کرنا بھی جزوایمان ہے؟ کیا کوئی مسلمان اس ہی بھی شک کرسکتا ہے کہ حضور مرور والم المقاللہ کے بعد دی نبوت کا دروازہ بندہ گیا ہے۔ اب نہ براہ دراست کی کوئی بنایا جاسکتا ہے نہ کس کی متابعت ہے؟ کہی وجہ ہے کہ تاریخ اسلام کے تقریبا کیا مرزا غلام احمد تا کہ وہ بھی نا ہو بھی سائل کو انہ اسلام کے بدیکی مرزا غلام احمد قادیانی حضوں قالی اسلام کے بدیکی مائل کو انہ کی کہی مرزا غلام احمد تا ہیں جس کی برائی کہی تی برکے ہیں بلکہ وہ مرزا ناصر احمد سے بھی زیادہ سائل کو انہلی کے تمام ممبران بھی تیں اور تج بدر کھتے ہیں بلکہ وہ مرزا ناصر احمد سے بھی زیادہ سائل کو انہلی کے تمام ممبران بچھتے ہیں اور تج بدر کھتے ہیں بلکہ وہ مرزا ناصر احمد سے بھی زیادہ سائل کو انہلی کے تمام ممبران بچھتے ہیں اور تج بدر کھتے ہیں بلکہ وہ مرزا ناصر احمد سے بھی زیادہ سائل کو انہلی کے تمام ممبران بچھتے ہیں اور تج بدر کھتے ہیں بلکہ وہ مرزا ناصر احمد سے بھی زیادہ سائل کو انہاں

r

پاکستان اسمبلی نے پاکستان کاملکتی ذہب اسلام قرار دیا ہے۔ کیا مرزانا صراحم ہم (r) كوامريكداورلندن كامقنداً بنانا جائج بي؟

باكتان اسبلى ن فيعله كرديا بيك باكتان كاصدراوروز يراعظم مسلمان بوكااور اس كوختم نبوت اور قرآن وحديث كے معضيات كو ماننے كا حلف اٹھانا بڑے گا۔ (شايد مرزائوں کواس ہے بھی تکلیف ہوئی ہو۔)

بملاجس اسملی کودستوروآ کمن بنانے کاحق ہاس کواس میں ترمیم کاحق کیوں نہ

مو؟ كيابيه بات دستوريس بي

(۷) تن تعب بے كه اقل قليل اقليت كوا جازت ہوكدوه كروڑوں كى اكثريت كوكا فر كيم اور اکثریت کوقطعات نه موکدوه ان مخی مجرتازه پیدادارادر مخصوص اغراض کے لیے کھڑے ہونے والوں کو غیرسلم کے؟ ہم کوحق ہے کہ اسمبلی کے اندرائے حق کا مطالبہ کریں یا اسمبلی سے باہر-یا کتانی حکومت اسبل کا نام ہے اور اسبلی عوام کی نمائندہ ہے۔ان کا فرض ہے کہ ملک کے نفع ونقصان يرموجيل-

م نے کب کہا ہے کہ آپ کوکسی فرجب کی طرف منسوب ہونے کا حق نہیں؟ آپ بِ نَك اپنے كونفرانى، عيسانى، قاديانى، احمدى، مرزائى وغيره ندا ب كى طرف منسوب كرسكتے ہیں ۔ مرجب آپ کو بیش ہے تو ۹۹ فی صدا کثریت کو کیوں بیش نہیں کہ دہ اس یاک مذہب کی طرف منسوب ہوجس میں سرور عالم اللہ کے بعد کسی کونی بنانا کفر ہوا ورابیا سیمنے والے کواہیے ہے خارج سمجھیں۔جس کا مطلب یہ ہے کہ اقل قلیل جو جانے کیے اور کرے اور غالب اكثريت صُمُّ مُحْمِّ في راساس كوبات كرنے كى اجازت شهو-

(۹) آپ جس ندہب کی طرف چاہیں منسوب ہوں محرینہیں ہوسکتا کہ آپ ستر کروڑ مسلمانوں کو کا فرجی کہیں۔ پھرانبی مسلمانوں کے نام سے عہدوں منصبوں اور فتلف ملازمتوں پر قبعنه بھی کریں۔ آپ جب کروڑوں مسلمانوں کومرزا قادیانی کونہ مانے کی وجہ سے مسلمان نہیں ہجھتے ۔اوراس طرح آپ کے غیراسلامی عقیدوں کی وجہ سے مسلمان بھی آپ کومسلمان نہ سجمیں تواب رونے کی کیا ضرورت ہے؟ اب تو آپ کی بات پوری ہوری ہے ' نتم ہم میں سے اور نہم تم میں ہے۔"

(۱۰) ہے نے اسمبل کے اختیارات پر بردی تقید کی ہے، مرآپ کومعلوم ہونا جا ہے۔کہ اسبل قوم کی نمائندہ جماعت ہے۔اس کوقوم کی نمائندگی کرنی ہے۔ جب قوم کا ایک متفقہ مطالبہ ا كەخواب كى باتىل كروں \_ ميں جب آ قاب ا ما خذوبى آفاب بوكا\_ ت جمونا ہے ۔ مگر جمو نے دعوے کی لاج بھی وہ

کے قوانین کو بدلنے آتے ہیں اور ساری دنیا کو مول الاليطاع باذن الله\_(ترا ۱۲۶)

کے عکم سے ای کی پیروی کریں۔" یکناہے کہ مرزائی غیرمسلم ہیں یانہیں؟ اوراس فالونی فکل دینے کی بات ہے۔

بی ہے درندآ ب دنیا کی اسمبلیوں کود کیمنے کی مہاجرین کود کیلئے۔ کیا انصار ومہاجرین کے پ سے میدوقع بی نہیں کہ آپ محابہ کرام کے منكرين زكوة ومنكرين ختم نبوت سيمسلمان

ان اسمل کو ذہمی فیلے کرنے کی اہلیت ہے یا علوم ہونا چاہیے کہ وہ کروڑ وں مسلمانوں کے ا ہے کہ " ہمارا دین اسلام ہے۔" کیا میمبر ر غیرمسلم کون؟ مرزائیوں کومعلوم ہونا جا ہے ت دین کا انکار کرے۔ (مسلمان کی تعریف ا جانا كه بافح اركان اسلام فرض بين؟ كيا مان لانے کے سوا تمام تغیروں، آسانی ل کودل سے قبول کرنا بھی جزوا بیان ہے؟ مرورعا المتلكة كے بعدوتی نبوت كا درواز ، ا ہے ند کسی کی متابعت ہے؟ یہی وجہ ہے کہ ، نی مونے کا دعویٰ کیا تو اس کوالل اسلام المام احمد قادياني حضور الله من فتا مو يك االيداجعون) ببرحال اسلام كے بديمي تة بين بلكه وه مرزا ناصر احمد سے بھی زياده ہے تو وہ خود آسمبلی کا مطالبہ ہوجاتا ہے اور اس کے فرائعن میں داخل ہوجاتا ہے۔ (۱۱) آپ کو بیدخیال تو چنگیاں لے رہاہے کہ سیاس جماعتیں سیاسی منشور پر اسمبلی میں آئی ہیں ، مگرآپ پاکستان کی بنیا دبھول جاتے ہیں کہ پاکستان کا معنیٰ کیا ہے؟

کیا پاکستان مسلم قومیت کے نام سے نہیں بنا؟ کیامسلم قومیت کی بنیاد فد بہب پرنہیں ہوگیا جے؟ اور کیا حضرت مولا ناسید حسین احمد مدفئ اور علامدا قبال کا نزاع لفظی ہو کرختم نہیں ہوگیا تھا؟ اور کوئی مسلمان اس سے اٹکار کرسکتا ہے کہ دین اسلام، اعتقادات، معاملات، عبادات اور سیاسیات سب پر حاوی ہے؟ اور اب تو حکومت ہی عوامی ہے اور عوامی خیالات اور معتقدات کی ترجمان ۔ پھراس کو کیوں عوامی مطالبات پر خاص کر جو ذہبی ہوں غور کرنے کا حق نہیں ہے؟ جبکہ مرکاری فد بہب ہی اسلام ہے۔

(۱۲) مرزائی جماعت کا متلفهادات کی وجہ سے زیر بحث نہیں بلکہ یہ چالیس سال سے زیادہ سے مسلمانوں کا متفقہ مسئلہ چلا آ رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت سب کو معلوم ہے۔ ہاں حالیہ فسادات اور فسادی مرزائیوں کی خرمتی نے اس کو قوت دے وی بلکہ ہوسکتا ہے کہ مرزائیوں نے بیفسادادر مسلمانوں کے پرامن جلوسوں پر گولیاں ہی دشمنان ملک کے ایماء پر چلائی ہوں۔ تاکہ پاکستان دو طرفہ شکلات میں بھی گھر اہو، اور اندر فسادات ہوں اور دشمن اپنا السید حاکر سکے۔

#### مرذاناصراحه كااقراد

دوران جرح میں جب مرزانا صراحہ نے بیکھا کہ جو محض اپنے کو مسلمان کہتا ہے کی دوسرے فض یا اسمبلی کو بیحق نہیں کہ وہ اس کو غیر مسلم قرار دے۔ جب اس سلسلہ میں محتر م اٹارنی جزل نے ان پرسوال کیا کہ ایک فخص میری اور عیسائی ہے کیکن وہ غلط طور سے مفاو کی خاطر اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور اس کی میرفریب دہی اور بے ایمانی دیکھ کر اس کے خلاف عدالت میں دعوی دائر کر دیا جاتا ہے تو کیا عدالت کو بیحق نہیں ہے کہ قطبی شوت ملنے کے بعد اس کے فریب کا پر دہ چاک کر کے اس کو غیر مسلم ، بیری یا عیسائی قرار دے دیں؟

مرزا ناصراحمہ نے بڑی بڑی ٹال مطول کے بعد عدالت کے اس حق کوتسلیم کیا ہویا اس طورح مرزا ناصراحمہ نے اقرار کرلیا کہ کسی بااختیارا دارے کو بیتق حاصل ہے کہ نبوت کے بعدوہ کسی مخف کے دعوے کوغلط قرار دے دے۔

اب اس اقرار کے بعد قومی اسمبلی کوجس کا کام قانون سازی ہے بیچق کیوں حاصل نہیں

4

کروه مرزائیوں کے فرضی ہاتیں س

فرضی ہا ٹیں لکو کر نے اب تک الر خطرہ ہے۔ محروط

مرزائیوں کومعا محارت میں کر رمحتی ہیں؟ مجر مرزائیوں اور

مسلمانوں کو م منج<sup>ی</sup> ،۵ برح

وشر بعت کود مضبوطی دور

مسلمانوں قوم کی مشن رہا۔مرزاز اقلیت قراد

ہے کرد۔ کے جان کریں۔

ومال اورع

آپ (مرزا ناصر) نے صفحہ جار پر انسان کے بنیادی حق اور دستور کے عنوان سے فرضی با تیں لکھ کرا بناول خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ محرآ پیقین کریں کرونیا کی سی حکومت نے اب تک اس قتم کے سوالات نداٹھائے ندامکان ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ کو جمارت کا خطرہ ہے۔ مگروہاں بھی مسلمان ان کے مقابلہ میں ایک ہیں اور ایک بی بات کہتے ہیں۔

کتے ہیں جو ہے کی نظر ایک بالشت تک ہوتی ہے اس سے آ مح نہیں و کھ سکتا۔ مرزائیوں کومعلوم نہیں کہ خانہ کعبہ میں اہل اسلام کس طرح اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ پھر معادت میں س طرح تمام مسلم جماعتیں اکٹھی ہوکر بھارتی مور منث کے سامنے اپنی بات ر کھتی ہیں؟ پھر لا ہور میں ماضی قریب میں کس طرح دنیا بھر کے سربرا ہان اسلام نے جمع ہو کر مرزائیوں اور دیگر دشمنان اسلام کے سینے پرمونگ دیے؟

مسلمانو سكوذراوا

مرزا نامراحمہ نے مرزائیوں کوغیرمسلم اقلیت قرار دینے کے بہت ہے نقصانات صغیہ، ۵ پر گنائے ہیں اور بیصرف رونے کے مترادف ہے ورنہ جمیں قرآن وحدیث اسلام ا وشریعت کود مکھناہے۔ نہ ہی کہ دوسرے کیا کرتے ہیں اور اگر خود مسلمانوں کی نہ جی صلابت اور مغبوطی دوسرے دیکھیں تو ان کوہمی ہمارالو ہا منا پڑے۔ جیسے کہ خیرالقرون میں تھا۔

مرزا ناصر احمد نے عیسائی حکومتوں کی عددی اکثریت کا ذکر کر کے وہاں کے مسلمانوں کوشہری حقوق سے محروم کرنے کا ڈراوا بھی سنایا ہے۔ دراصل تحریک ردمرزائیت اور قوم کی مشتر که آواز کے مقابلے میں اب ان (مرزا نامر) کوسوچنے اور سیجھنے کا ہوش بھی نہیں ر بالمرزانا صربیس نے کہا کہ ہم مرزائیوں کو ہندوؤں ہنکھوں اور عیسائیوں کی طرح غیرمسلم اقلیت قرارد بران کے شمری حقوق مجی خصب کرلیں مے؟ کیا اسلام نے کا فررعایا کی جان ومال اورعزت وآبرو بلکدان کےمعابد کی آزادی کی صانت نہیں دی؟ ندہم بیمعاملہ عیسائیوں ہے کردہے ہیں اور ندمرز ائیوں سے کریں مے۔ ہارے ہاں پرانے سیحی اور نے سیحی دونوں کے جان ومال کی حفاظت حکومت کے ذہبے ہے۔ بشر طبیکہ وہ ذمی بنے رہیں۔اگر بغاوت کریں مے تو پھران کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جس کے وہ ستی ہوں ہے۔

کے فرائض میں داخل ہوجا تا ہے۔ وكسياى جماعتين سياس منشور براسبلي بسآئي م یا کتان کامعنی کیاہے؟

رئیں بنا؟ کیامسلم قومیت کی بنیاد ندہب پرنہیں ورعلامها قبال كانزاع لفظي موكرختم نهيس موكميا مردين اسلام، اعتقادات، معاملات، عبادات عومت بی عوامی ہے اور عوامی خیالات اور بات برخاص کرجو مذہبی ہوں غور کرنے کاحق

وزير بحث نبين بلكه بيرج ليس سال سے زياده و کاتح کیک ختم نبوت سب کومعلوم ہے۔ ہاں نے اس کو قوت وے دی بلکہ ہوسکتا ہے کہ وسول پر کولیال ہی دشمنان ملک کے ایماء پر كالكمرابوه اورا ندرنسادات بول اوردشن ابنا

نے بیرکہا کہ جو مخص اپنے کومسلمان کہتا ہے کسی مِلْمُ قرار دے۔ جب ای سلسلہ میں محترم اورعیمائی ہے لیکن وہ غلط طور سے مفار کی دہی اور بے ایمانی دیکھ کراس کے خلاف کو بیت نہیں ہے کہ قطعی ثبوت ملنے کے بعد ما یاعیما کی قرار دے دیں؟

کے بعدعدالت کے اس حق کوشلیم کیا۔ کویا إرادارے كويدحق حاصل ہے كەنبوت كے

كام قانون سازى بيريق كيول حاصل نبيس

ایک خطرناک دهوکه:

ایک خطرناک دعوکه صغه ۱ پربیددیا میا ہے که "اگربداصول تنلیم کرلیا جائے تو دنیا کے تمام انبیا علیم السلام اور ان کی جماعتوں کے متعلق ان کے عہد کی اکثریت کے فیصلے قبول كرنے يزيں مے۔' بيكلا دموكا ب\_مرزانا صراح كومعلوم ہونا جا ہے كہ اسلام جامع تدہب ہاس میں معلوب یا اقلیت میں ہونے کے وقت کے لیے بھی را منمائی موجود ہے اور غلبہ ا كثريت ميں مونے كے وقت كے ليے بھى احكام موجود ميں ليكن يغيروں كا ذكر اپنى روايق مستاخي كى طرح خوامخواه درميان يس لاكراينا شوق بوراكيا ب-اب او يركي عبارت دوباره يرميس كد" آياان ك زمان ك اكثريت يعنى غيرمسلم اكثريت ك فيط انبياء عمم السلام ن مانے "اگرمرزانامراحد بدلکودیت تواہے او پرفتوی کفری ایک دفعد کا اضافہ کرادیتے کمر انھوں نے بدی ہوشیاری سے لکھا کہ اکثریت کے فیصلے قبول کرنے پڑیں مے۔ مرزا ناصر! بیہ فیلے آپ تبول کریں اور نددنیا کا کوئی مسلمان کا فرا کثریت کے فیلے پیفیروں کے خلاف تبول كرف كوتيار نيس ب- اورآب كومعلوم مونا چاسي كدوار الندوه ( كم معظمه من قريش كى اور حفرت ابراهيم عليه السلام كے زمانه كى كافر حكومتوں نے جواس وقت كرواج كے مطابق عوام کی نمائندہ تھیں ، پینبروں کے خلاف فیطے کے۔جن کوانعوں نے تسلیم نہیں کیا، اور آج ہم اکثریت میں موکرا قلیت کے غیر شرع سائل کو تدمیکرائیں؟ نہ غیرمسلم حکومتوں کے نصلے بغیر قوت حاصل کرنے کے روکے جاسکتے ہیں۔ نداسلام ہم کواس کے لیے مجبور کرتا ہے اور ندہم دوسروں کے کامول کے خداتعالی کے ہال ذمددار ہیں۔ ہم کواپنے ہال اور اپنے حدودافتیار وافتذار میں شریعت کی روشی میں فیصلے کرنے ہیں۔

لااكراه في الدين كقرآني ارشادس دموكه:

مرزانا صراحدنے اپنے سارے بیان میں بھی ایک ہات سیجے کی ہے کہ کی کا فد ہب جبراً تبدیل نہیں کیا جات سیج کی ہے کہ کا فد ہب جبراً تبدیل نہیں کیا جا جبراً تبدیل نہیں کیا جا مسلمان آب کے کامفہوم بھی بھی ہے۔ محرا پنے روا بتی فریب کو بھاں ہو۔ میں لائے کہ'' زیردی کسی مسلمان کو غیر مسلم قرار دینا بھی جبکہ وہ اسلام پرشرح صدر رکھتا ہو۔ اس آبیت کی نافر مانی میں وافل ہے'' بھاں آبیت کر یہ بھی قطعی ہے اور اس کا مطلب بھی واضح ہے۔ بھلا جس فض نے دل سے اسلام کو قبول نہیں کیا۔ اس کو مسلمان بنا کر کیا کریں مے اور وہ مسلمان کیے ہوگا؟ یہ درست ہے۔ محر ہم نے کب کہا ہے کہ مرز ائی کو جر از مسلمان کرو۔ آپ

اپی مرزائیت پردوکرا کریں کے لیکن آپ کے اپنے اعقاد پر ر۔ قومی آمبلی کا کام ہے آپ جیسی اقلیت کوم آپ کواسلام کی روشی

کر 99 فیمد کے حقوق کے احکام میں تھلم کھا کافرانہ ذہب پر قائم نیوت کے مرصول ا

دیں۔کیا دنیا محرک غلام احمد قادیائی کو تلک ہے آپ چاہتے ایر پرڈاکے ڈالتے رہے

پہنا کر بھیشہ کے لیا پابندی، ہم سرور عا مسلمان کینے کے۔

پاک کی ندکورہ آ ہے۔ آیت کریمہ

سیروج به بیمی غلط ہے، جد جب وہ خود پاکتا خلاف ورزی پرا ارتد ادوغیرہ کی س باہروالے فض کوا

ہے کہ''اگر بداصول تنکیم کر لیا جائے تو ونیا علق ان کے عہد کی اکثریت کے نیعلے تول تدكومعلوم بونا جإب كداسلام جامع تميب ن کے لیے بھی راہنمائی موجود ہے اور فلبہ موجود بیں لیکن پیخبروں کا ذکراینی روایتی ، پالارا کیاہے۔اب او پر کی عبارت دوبارہ لم اكثريت كے نفط انبياء سم السلام نے كأكفرك ايك وفعركا اضافه كراديية يمحر فیلے قبول کرنے پڑیں گے۔مرذا ناحر!یہ کثریت کے نیملے پیغیروں کےخلاف تبول به كددارالندوه ( كمدمعظمه من قريش كي موي عليه السلام، حضرت عيسى عليه السلام انے جواس وقت کے رواج کے مطابق ن کوانحول نے تشلیم نہیں کیاء اور آج ہم ائیں؟ نہ غیرمسلم حکومتوں کے نیعلے بغیر م کواس کے لیے مجبور کرتا ہے اور نہ ہم امهم كواپنے بال اور اپنے حدود افتیار

> ل ایک بات میچ کی ہے کہ سی کا فرہب گراپنے روایتی فریب کو یہاں بھی کام اجبكدوه اسلام برشرح صدرركمتا موب بقطعى باوراس كامطلب بمي واضح ساکومسلمان بنا کر کمیا کریں سے اور وہ كەمرزانى كو جرأمىلمان كرو-آپ

اپی مرزائیت پره کراپناشوق پوراکرتے رہیں۔ہم آپ کوقطعا تبدیل غد بب کے لیے مجبورند كريں كے ليكن آپ كوسلمان نه جمعتا بيد جارااعتقادادر فد بب ہے۔ كيا آپ اكثر بت كواس كاسيخ اعتقاد يرر بخاور قانوني طور ساس كى اشاعت كى اجازت نيس وية يرسوچنا قوی اسبلی کا کام ہے،جس کے سامنے سب سے پہلا اور بردا کام قانون شریعت ہے۔ کہ آیاوہ آپ جیسی اقلیت کومسلمان کے نام سے اکثریت کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت دے یا آپ کواسلام کی روشی میں آپ کے بی اقوال واعتقادات کے پیش نظر غیرمسلم اقلیت قراردے كر ٩٩ فيمد كے حقوق غصب كرنے سے روك دے، اوراس دھوكدسے كەنكاح، جنازه وغيره ك احكام ش كملم كملا اسلاى اصول كى خلاف ورزى بوقوم كو تكال و \_ \_ اكرآب اين كافراند فرجب برقائم رہيں ہم آپ پر جرندكريں مے محرجميں اسے اصول كے تحت جو فے نبوت کے مدعیوں اور ان کے پیردکاروں اور اس کومیدد مائے والوں کو غیرمسلم تصور کرنے دیں۔ کیا دنیا مجرے مسلمان مرزائیوں کواسلام سے خارج نہیں کہتے؟ اور کیا آپ کے مرزا غلام احمد قادیانی کو تلفیرعوی کابیشون بیس جرایا؟ پمر بات توختم ہے۔اب مرف بات اس قدر ہے آپ چاہے ہیں کہای طرح دوقو میں ہوتے ہوئے ہم مسلمان کے نام سےان کے حقق ق پر ڈاکے ڈالنے رہیں اور ملک میں نفاق اور فساد جاری رہے۔ پھر کیوں نہ اس کو قانونی جامہ پہنا کر بھیشہ کے لیے فتم کرا دیا جائے۔ پھر آ پ اپنے لیے آزادی جا جے ہیں اور ہمارے لیے یابندی، ہم سرور عالم اللہ کا کہ معراج جسمانی، حیات عیسی ابن مریع اور فتم نبوت کے محرکو مسلمان کہنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ کیا آپ ہم کواپنا عقیدہ بدلنے کے لیے مجود کر کے قرآن یاک کی ندکوره آیت کے ظاف نیس کررہے۔؟

آيت كريمدسے غلط مطلب براري:

مندرجة يت كريمه يقل مرتد كاسلامى مئله ك خلاف بعى كام لياجا تاب يمر يد محى غلط ہے، جب ايك مخص باكستان كى رعيت بيس اس بركوئى باكستانى قانون الاكونيس مر جب وہ خود پاکتانی بن جائے اور يہال كسارىقوانين كى پابندى كومان لے \_ محراس كى خلاف درزی پراس کوسزا دی جائے گا۔ای اصول پرزنا، چوری، ڈاکہ قل، بغاوت اور ارتدادوفیره کی سزاؤل کادارد مدارے۔ بداسلام کے اعدر بنے والول کے لیے ہے، لیکن کی بابروا فض كواسلام لانے كے ليے مجورتين كيا جاسكا \_ يى آيت كريم كامفهوم بے \_ سلام كرنے والے كومومن ند كہنے كاتھم:

قرآن کی اس آیت ہے بھی مرزاناصراحد نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ محرہم یہ بحث مسلمان کی تعریف میں کے (ان شاء اللہ تعالیٰ) حضرت اسامہ کی حدیث بھی ناصر احمد نے نقل کی ہے کہ جنگ میں ایک فیض نے کلمہ پڑھا۔ انھوں نے پھراس کو آل کردیا۔ اس پر محمد مسلمان کی تعریف کے وقت روشن ڈالی جائے سرورعالم تعالیٰ کا ظہار فرمایا۔ اس پر بھی مسلمان کی تعریف کے وقت روشن ڈالی جائے گی۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ)

تهتر فرقول والي حديث

مرزانا مراحمہ نے تکت استحقاق پیش کیا ہے کہ حدیث میں ہے کہ آپ نے فر مایا۔ مستفرق هذه الامة على ثلاث و مسبعین فرقة کلها فی النار الاواحدہ ٥ (مفکوة ص ٣ باب الاعتمام بالکتاب النت) "بیامت عنقریب تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔سب فرقے آگ میں ہول

بیامت مطریب ہر مرتوں میں یم ہوجائے ما۔ سب مرتب اس میں ہوما میں ایک کے۔''

یہاں مرزا ناصر نے اگلے لفظ کھا لیے ہیں گرآ ہے چل کرمودودی صاحب کے ترجمان القرآن جوری صاحب کے ترجمان القرآن جوری ۱۹۳۵ء نقل کیا ہے اس کے آخر میں باقی الفاظ تقل کردیتے ہیں۔ قالوا من ھی یارسول الله قال ماانا علیه واصحابی ٥

"محابہ نے عرض کیا کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون ہے۔ آپ نے فر مایا جو میرے اور میرے محابہ کے طریقے پر ہو۔"

صفی ا پر مرزا نامر نے مودودی صاحب کی تحریہ نے فاکدہ اٹھانے کی کوش کی ہے۔ وہ مودودی صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔ ''اس حدیث میں اس جماعت کی دو علامتیں نمایاں طور پر بیان کردی گئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ تخضرت ملک اور آپ کے صحابہ کے طریق پر ہوگی۔ دوسری یہ کہ نہایت اقلیت میں ہوگی۔'' مرزا نا صرکا کلت استحقاق ہیہ ہے کہ حضور ملک ہے مندرجہ بالا فر مان کے بالکل برکس اپوزیشن کے علماء کی طرف سے بیش کردہ ریز دلیشن یہ فا ہر کر رہا ہے کہ امت مسلمہ کے بہتر فرقے تو جنتی ہیں اور صرف ایک دوز خی ہے جوقعی طور پر حضرت خاتم الانبیا جلا تھی کی حدیث مبارک کے خلاف اور آپ کی صریح گئتا نی ہے۔

1.4

یهان گویا سب جنتی ہیں۔ بیتما ایک کی نجات کا ذکر محارمسلمان مجمی ایک خنر سمیر

الفاظ ُنیس بلکدوز ٹی خواہ مخواہ عوام کودھوک بہتر اور تہتر فرقے:

نہ پہتر کوکا فرکہتے ہیں۔ ب عقیدے رکھے تو وہ

فرقدُ الل سنت والج مسلمان نبيس ره سكماً حديث كاكفرواسلار كدوه غيرمسلم اقليه

ہے۔ بید حیات میں قادیانی کی دق کو فلا السلام اور تمام پینجیر میں داخل کرتا ہے

ناصر نے مودود کی صاحب نے بقول میں ہوگا۔حالا تکہ

اتبعو

برا گیمرا. اجنبی اور بیگاندگو یہاں گویا مرزا ناصر گھرا رہے ہیں کہ صرف وہی جہنم کے ایندھن ہوں سے باتی سب جنتی ہیں۔ بیتمام تقریرینا وفاسد علی الفاسد ہے۔ اس صدیث میں بہتر فرقوں کے ناری اور ایک کی نجات کا ذکر ہے۔ بیجنتی اور دوزخی ہونے کے بارہ میں ہے اور فلا ہر ہے کہ بعض گناہ میں ایک بارجہنم میں داخل ہوں سے۔ بہر حال اس حدیث میں کا فراور مسلم کے الفاظ نہیں بلکہ دوزخی اورجنتی کے ہیں۔ اب ان دونوں نے اس حدیث سے خلط فائدہ افعا یا اور خواہ تخواہ کو دھوکہ دینے کی کوششیں کی ہیں۔

بہتراور تہتر فرقے:

نہ یہ بھرواں فرقہ تمام بہتر فرقوں کو کا فرکہتا ہے نہ وہ بہتر فرقے اس بہتر ویں فرقے نہ یہ بہتر وال فرقہ تمام بہتر فرقوں ہیں ہے کوئی آ دی حدے کر رکر صاف کفریہ عقیدے رکھے تو وہ مسلمان نہیں رہ سکا ہے گریدان بہتر فرقوں کے ساتھ خاص نہیں ہہتر ویں عقیدے رکھے تو وہ مسلمان نہیں رہ سکا ہے گریدان بہتر فرقوں کے ساتھ خاص نہیں ہہتر ویں فرقہ کا افکار کر ہے تو وہ بھی مسلمان نہیں رہ سکا ہے گا افکار کر دے یا زنا اور شراب کو طال کہے۔ بہر حال اس حدیث کا کفر واسلام کے مسئلہ ہے کوئی تعلق نہیں اور مرزائیوں کا مسئلہ اس کے بالکل بھی ہے دی کھی کا فرییں ۔ انھوں نے مرزا غلام احمد قادیا نی کو نی مان رکھا ہے۔ یہ حیات کہتے علیہ السلام کا افکار کرتے ہیں، معراج جسمانی کے مکر ہیں۔ مرزا غلام احمد ہے۔ یہ حیات کہتے علیہ السلام اور تمام تغیروں کی قوجین کرنے والے کو بھر داور سے جسم نی ہوگھا ہے کہ مرزا السلام اور تمام تغیروں کی تو ہیں کرنے والے کو بھر داور سے جسم نے یہ جو کھا ہے کہ مرزا میں داخل کرتا ہے؟ بلکہ یہ ان سب سے خاراج اور قطعی کا فرہیں۔ ہم نے یہ جو کھا ہے کہ مرزا ناصر نے مودودی صاحب کی تحریر سے فائد اٹھانے کی کوشش کی ہے اس لیے کہ مودودی صاحب نے تول مرزا خوالے کا ارشاد ہے۔ میں ہوگا۔ حالا تکہ سرورعا کم المقالے کا ارشاد ہے۔

البعو السوا دالاعظم فانه من شذشذفي الناره

(مككوة ص٣٠ بإب الاعتصام باالكتاب السنة)

''بڑی جماعت کے ساتھ رہو۔اس لیے جوعلیحد ہ ہوادہ چہنم میں گیا۔'' پھراپنے اس فریب کوان الفاظ میں چمپایا اور''اس معمور دنیا میں اس کی حیثیت اجنبی اور بریگا نہ لوگوں کی ہوگی۔'' نامراحد نے ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ گرہم ہے واللہ تعالی ) حضرت اسامہ کی حدیث بھی ناصر لمہ پڑھا۔ انھوں نے پھراس کول کردیا۔اس پر ملمان کی تعریف کے وقت روشیٰ ڈالی جائے

کیا ہے کہ حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ وسبعین فرقة کلها فی النار الاو احدہ ن (مطکورس ۳۰باب الاعتمام بالکتاب النه) تسیم ہوجائے گی۔سب فرقے آگ میں ہوں

لیے ہیں مگر آھے چل کر مودودی صاحب کے اس کے آخر میں باقی الفاظ فل کردیئے ہیں۔ ماانا علیہ و اصحابی o

، پانے والا فرقہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا جو

 ویں۔آپواپٹاج

ندبب سے علیحدور کا

ان جرائم کی بحرمار.

از دواج كوغلا كم

ہے۔ وہ مجمعی شراب

خا كمراسلام كے كى

مسلمان كىتعريف

ى ، كونكە بغيرتعرا

کیتے ہیں۔اور بیا

الجحن مِس ڈال رکا

کیا حمیا۔ہم نے

بإلكل قانونى اورفعا

خود آئین بیں ہو بن سکتا تھا۔اورا

قرار وے دیا ہے

صدرا وروزيراعظ

اورسرور عالم فكا

. لانے کا بھی ذکر ہ

بو کملاحق ہیں۔اس

اورممبريوں پر قبا

ساتھ شال ہو گ

مرزاناصر!

معور دنیا بیل تو کافر بھی ہیں جوزیادہ ہیں اور صدیدے جو ہوئے گروہ کے ساتھ رہنے کا تھی مدی کا تھی ہو ہی ہے۔ یہ ہیں چودھویں صدی کا تھی مدی کے جہتد ، مجد داور خودساختہ خلفاء۔ در حقیقت مسلمانوں کا ذکر ہے اور مسلمانوں ہی میں بوی جا عت اور سوا داعظم کے اتباع کا تھی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ بیری جماعت ہمیشہ تن پر رہے گی۔ جنانچہ دنیانے دیکھ کیا کہ چودہ سوسال گزرنے پر بھی دنیا مجر کے مسلمانوں میں صحابہ کرام کا اتباع کرنے والوں کی کثرت ہے۔ یہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ گراس صدیث میں باتی بہتر فرقوں کو کافرنیس کہا گیا۔

مرزائیوں سے نزاع کفر واسلام کا ہے۔ اس لیے مرزانا صراحد کا بید کھن استحقاق بالکل غلط ہے۔ انھوں نے صرف مودودی صاحب کی عبارت سے اپنی اقلیت کو اشارہ حق پر ٹابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یا غلط امید رکھی ہے۔ مرزا ناصر احمد کو معلوم ہونا چاہیے کہ مودودی صاحب نے بھی صحابہ کو معیارت نہ مان کراس حدیث کے متنی سے بخادت کی ہے اور اقلیت کی بات اپنی طرف سے کھسیور کراپئی مٹی مجر جماعت کو مرزائیوں کی طرف برق ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے۔

مغحداانغنول ہے

مرزانا مراحد في محفرنا على مغداا برائي گزشة تحريدول كا فلاصد بيان كيا ہے۔ مرف احتياط كا وعظ ہے اور غير جانبدار دنيا ميں تفخيك كا واويلا كرك ڈرانے كى كوشش كى

مرزاناصراحمت

ہم بھی مرزانا صرکو وعظ کرتے ہیں کہ لندن کی جمہور ہت دنیا بحر کی جمہور تیوں میں مشہور ہے۔ لیکن وہاں کی پارلیمنٹ نے لواطت کو جائز قر اردیا ہے۔ کیا ہم ان لوگوں کے بینے سے ڈریں یا ان پر ہنسیں یا امریکہ سے شربائیں جوکسی کمیونسٹ کو کلیدی آسامی پر مقرر نہیں کر سکتا۔ یا روس کا خیال کریں جوکسی امریکی جمہور ہت پہند کو ذمہ دارانہ عہدہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہ اصولی حکومتیں ہیں جو تھی ان کے اصول کو نہ مانے اس کو وہ نہ رکھیں، پھر ہماراممکتی کے جہ اسلام ہے۔ ہمارادین اسلام ہے قوج جو تھی اس اسلام کے اصول کے خلاف ہواس کوہم کیوں پر داشت کر کے اپنے اوپر مسلط کریں اگر آپ واقعی جی پند ہیں تو مرزائیت ترک کر

دیں۔آپواہنا اجر بھی ملے گا اور ان دوسرے مرزائیوں کا بھی جومسلمان ہوں گے۔ مرز اناصر!

مغربی دنیا بین انجی تک کالے، گورے کی تغربتی موجود ہے۔ انھوں نے سیاست کو خرب سے علیحہ ورکھا ہے۔ وہ سرقہ اور زنا کی اسلامی سزاؤں کے خلاف ہیں اور اس لیے وہاں ان جرائم کی بحر مار ہے۔ وہ عورتوں کو دراشت دینے کے خلاف ہیں۔ وہ اسلامی طلاق اور تعدو از دواج کو غلط کہتے ہیں۔ شرعی پردہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کی اخلاقی حالت تباہ ہو چکی ہے۔ وہ بھی شراب کو قانو نا بند کر دیتے ہیں اور بھی اجازت دے دیتے ہیں۔ کیا ہم ان کی خاطر اسلام کے کسی جھے کو ترک کرسکتے ہیں۔ اور کیا ہم ان بی کی طرف دیکھتے دہیں گے۔

تو کجابېرتماشا می روکی

\_ المعتماشا كابعالم روكي تو

مسلمان كى تعريف

دوسلمان کی تعریف کے لیے پاسمتانی مسلمان عرصه دراز سے مطالبہ کردہ ہیں ، کیونکہ بغیر تعریف کے مسلمان کے نام سے پاکتان پیل غیر مسلم مرزائی عہدوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اور ہے اسلمان کی توں وقت تو کا میاب نہ ہوئی لیکن اس نے مسلمان ہونا شرط الجھن میں ڈال رکھا ہے۔ بہر حال جب پہلے دستور میں صدر مملکت کے لیے مسلمان ہونا شرط کیا گیا۔ ہم نے ای وقت سے مسلمان کی تعریف کرنے کا مطالبہ شروع کر دیا تھا۔ اور یہ بالکل قانونی اور فطری بات تھی۔ جب صدر کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے تو مسلمان کی تعریف خود آئین میں ہونی لازی ہوئی۔ ورنہ ہراہ یا غیرا اپنے کو مسلمان کہ کر صدارت کا امید وار بن سکل تھا۔ اور اب بنی تکومت نے تو صدر اور وزیر اعظم دونوں کے لیے مسلمان ہونا شرط قرار دے دیا ہے۔ اور اگر چہ صاف طور پر مسلمان کی تعریف سے گریز کیا گیا ہے۔ گر اور سرور عالم بھائے کے بعد کی کے بی نہ بنے قرآن وحد یہ کے بیں۔ ان بیل میں نوت پر ایمان اور مرور عالم بھائے کے بعد کی کئی نہ بنے قرآن وحد یہ کے تمام متعقبات پر ایمان اور مرور عالم بھائے کے بعد کی کئی نہ بنے قرآن وحد یہ کے تمام متعقبات پر ایمان اور مرور عالم بھائی کی درشائل ہے۔ موجودہ حکومت کا بیدہ کا رنامہ ہے جس سے تفرکی دلدادہ طاقتیں اور مربر یوں پر قبضہ کرنے کی خرض سے پیپلز پارٹی کی تھایت کی تھی اب یکوم اس کی جہرا کے ہیں۔ انعوں نے پہلے پہل عبدوں اور مربر یوں پر قبضہ کرنے کی خرض سے پیپلز پارٹی کی تھایت کی تھی اب یکوم اس تھی تیں۔ ان موری (سابق ائیر مارشل) ساتھ شائل ہو گے۔ (بحوالہ لولاک لائکیور) پھر مرزائی ظفر چو ہدری (سابق ائیر مارشل) ساتھ شائل ہو گے۔ (بحوالہ لولاک لائکیور) پھر مرزائی ظفر چو ہدری (سابق ائیر مارشل)

ہ ہیں اور صدیث جو ہوئے گروہ کے ساتھ رہنے بنے کا بھی تھ دیتی ہے۔ یہ ہیں چودھویں صدی ملمانوں کا ذکر ہے اور مسلمانوں ہی میں بوی علوم ہوا کہ بدی جماعت ہیشہ حق پر رہے گی۔ پر بھی دنیا بحر کے مسلمانوں میں صحابہ کرا م کا نت والجماعت ہیں۔ گراس حدیث میں باتی

ہے۔اس لیے مرزا ناصر احمد کا بید کھتۂ استحقاق ب کی عبارت سے اپنی اقلیت کو اشار ہ حق پر ) ہے۔ مرزا ناصر احمد کو معلوم ہونا چاہیے کہ لراس حدیث کے معنی سے بغاوت کی ہے اور مجر جماعت کو مرزائیوں کی طرح برحق ثابت

ا پرائی گزشت تحریروں کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ اتفتیک کا واویلا کر کے ڈرانے کی کوشش کی

ندن کی جمہوریت دنیا بحر کی جمہور تیوں میں ا جائز قرار دیا ہے۔ کیا ہم ان لوگوں کے ہنے ہے کہی کمیونسٹ کو کلیدی آسا می پر مقرر نہیں کر ہت سکتا۔ بہت پند کو ذمہ دارانہ عہدہ نہیں دے سکتا۔ یا کونہ مانے اس کووہ نہ رکھیں، پھر ہمارامملکتی اس اسلام کے اصول کے خلاف ہواس کوہم آپ واقعی حق کے کہ وات کوہم کے واقعی حق کہند ہیں تو مرزائیت ترک کر نے جو کر دارا داکیا جس کی اس کو سزا بھی مل گئی وہ سب کے سامنے ہے۔ بعد از ان کھارت نے ایٹی دھا کہ کیا۔اور چند ہی دن بعد ربوہ اشیشن پر مرز ائیوں نے فساد اور ظلم کا ارتکاب کیا۔مرز اکی لوگ بھی ملک کے وفا دار نہیں ہوسکتے۔ بیہ حکومت کے پابند نہیں اپنے خلیفہ کے اور میں

مسلمان کی تعریف: اب جب کہ ملک میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ میں میں میں سلمان کی تعریف کا شوق چرایا۔
میں میں سال کے بعد پھر طاقت آئی ہے تو مرزائیوں کو بھی مسلمان کی تعریف کا شوق چرایا۔
تاکہ ہم کمی نہ کی طرح مسلمانوں میں شار ہوجائیں۔ اس عنوان کے تحت سنجہ ۵ اپر مرزائی محنر
نامے کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ کمی الی تعریف کو جائز نہیں سیجھتے جو کتاب اللہ اور خود
سرورکا نتا تا تعلیف کی فرمائی ہوئی تعریف کے بعد کمی زمانہ میں کی جائے۔

اس کی تا ئیر صفی ۱۹ سلر نمبر کے ہوتی ہے، جہاں لکھا ہے کہ 'کہی جماعت احمد یہ کا موقف ہے کہ کہ کہ سلمان کی وہی وستوری اور آئٹی تعریف اختیار کی جائے۔ جو حضرت خاتم الا نبیا جائے نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی۔' اس سلسلہ میں تین حدیثیں پیش کیں۔ مویاز بان نبوی کی تعریفیں ہیں۔ مرآ پ جمران ہوں مے کہ مرز انا صراحمہ نے صفی کا سطر نمبر ۱۵ میں بیات کے در زانا صراحمہ نے صفی کا سطر نمبر ۱۵ میں بیات کے در زانا صراحمہ نے صفی کا سطر نمبر ۱۵ میں بیات کے در زانا صراحمہ نے صفی کا سطر نمبر ۱۵ میں بیات کے در زانا صراحمہ نے اسلام کا ایک اور اصطلاحی معتی بیان کردیا۔

دروغ كوراحا فظهباشد

حالاتکہ پہتریف پرانی تعریفوں کے زمانہ مرزائیت کی ہے۔ بچ ہے دروغ گورا حافظہ نہ ہاشد۔ مرزا ناصر نے بیا صطلا کی معنی مرزا غلام احمد قادیانی بی کے الفاظ ہیں (آئینہ کالاے اسلام سنیے ۵ تامنی ۱۲ نوائن ج۵ می اینا) سے قل کیا ہے ان چارصفات ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے دینے تصور دینے کی کوش کی احمد تھی اور اپنی تقریب یہ تصور دینے کی کوش کی کہ گویا وہ بھی کوئی خدار سیدہ اور حیتل الی اللہ ہے۔ گر مرزا غلام احمد قادیانی کا مقصد بھی دور دینا تھا اور بھی مقصد مرزا ناصر احمد کا بھی معلوم ہوتا ہے۔ ور ضرحہ یہ کی تین تعریفوں کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی اس چوتی تعریف اور اس تقریب کے قل کرنے کی کوئی ضرورت نہتی ، گر باور یہ کرانا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی استے فنا فی اللہ ہیں کہ ان کی کوئی حرکت تھم الی کے سوانہیں ہوسکتی۔ اس سلسلہ ہیں ہم مجور ہیں کہ مرزا قادیانی کی معاشر تی دیگی قوم کے سامنے چیش کریں۔ کیا اس قماش کی آدی کو اس تقریب سے ایک فی لا کھ بھی نہیں ہو ہے۔ ہیں۔

دوسری حلیث: جساء رجـل الم مـن اهـل نـجا دویـی صوته ا دنـا. فـاذا هـو

مسلمان کی تعریف پس اثر

خدمت بس آ کریوں کویا ا

یا محمد اخبرنی<sup>ع</sup>

الاسلام ان تشهد

وان محمدرت

البصبلونة وتوثى

ومسطسسان وتسع

استبطعت اليه سي

فعجينا لديسة

فساخيرنىعن

تؤمن بالله وملتك

واليوم الاخر وتو

وشره قال صلق

میکی مدیث:۔

فىقىال رسول صىلواة فىي

اووسب كرمامنے ب\_ بعدازال بمارت منین برمرزائیوں نے نساداور علم کا ارتکاب سنے۔ بیکومت کے پابندنیں اپنے خلیفہ کے

یں مرزائیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ وتومرزائيون كوبعى مسلمان كالعريف كاشوق جرايا ر ہوجا ئیں۔اس عنوان کے تحت سفحہ ۱۵ اپر مرز ائی محضر كاليحاتريف كوجائز نبيل تجحة جوكتاب الثداورخود کے بعد کسی زمانہ میں کی جائے۔

ہوتی ہے، جہال لکھا ہے کہ ' پس جماعت احمد سدکا اورآ کنی تعریف اختیاری جائے۔ جو صرب خاتم . رشا دفر مائی۔''اس سلسلہ میں تین حدیثیں پیش کیں۔ فران ہوں مے کہ مرزانا صراحہ نے سخت ۲۲ سلم نمبر ۱۵ اللاح معنى بيان كرويا \_

ہ معنی مرزاغلام احمد قادیانی ہی کے الفاظ میں (آئینہ الينا) فلل كياب ان جارمفات بسمرز اغلام وا ا ہے اور این تقریر سے بیاتصور دینے کی کوشش کی الى الله ب- حمر مرزا غلام احمد قادياني كا مقصد بمي مر معلوم ہوتا ہے۔ ور نہ حدیث کی تین تعریفوں مع اور اس تقریر کے نقل کرنے کی کوئی الله بیں کدان کی کوئی اللہ ہیں کدان کی کوئی م مجور ہیں کہ مرزا قادیانی کی معاشرتی وى كواس تقريرے ايك في لا كه بمي

ول کے زماند مرزائیت کی ہے۔ بی ہے دروغ مورا

-01 2 pt 1 200

ملمان كى تعريف مِن منقوله احاديث

ملى مديث: \_ معرت جرائيل عليه السلام انساني مجيس مين آنخضرت الله كي

فدمت ين آكريون كويا بوئ-

يا محمد اخبرني عن الاسلام قالِ الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان مسحمد رمسول السله وتقيم السعسلولة وتوتى الزكوة وتصوم رمسطسان وتسحج البيست ان استبطعت اليه سبيلاً قال صلقت فعجبتنا لنه يسئله ويصدقه قال فساخيسونبي عسن الايعسان قسال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخو وتومن بالقدر جيره وشره قال صدقت.

(مسلم شريف ج اس عاكتاب الايمان)

اے می مجھے اسلام بتائے، آپ نے فرمایا کداسلام بیہے کہم کوائی دو کہ خدا تعالی کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمرً الله كرسول بين اورتم نماز قائم رکمو اور زکوة دیج رمو- اور رمضان كروز يركمواور جج بيت الله كرو\_اكروبال جانے كى طاقت مواس مخض نے کہا آپ نے کی کہا ہم متعجب ہوئے کہ پوچھانجی ہے، پرتفدیق ہی کرتا ہے۔ پھراس نے کہا کہ جھے ایمان بتائیں، آپ نے فرمایا کدوہ بیہ ہے کہ تم اللہ تعالی پر ایمان لاؤ اوراس کے فرشتوں پراوراس کی کتابوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر، عاب اچمالی ہو یا برائی-اس مخص نے کھا کہ آپنے تھے فرمایا۔

دوسرى حديث:

جاء رجل الى رسول الله عُلَيْكُ من اهل نبجد تالو الواس نسمع دويسي صوته لانفقه ما يقول حتى دنيا. فياذا هو يسأل عن الاسلام فقال رمسول الله تأليك حمس صلوة فسي اليوم واليلة فقال

نجد کا ایک آ دی سرور عالم یاس آیا سر کے بال محرے ہوئے تعے۔اس کی محکمان ہم سنتے سے محر اس کامفہوم نہیں سمحدرے تھے، یہال تک که وه قریب آهمیا- دیکھا تو اس نے اسلام کے بارے میں بوجہا آپ

هل على غيرها قال لا الا ان تسطوع قمال دسول البلسه فليلك وصيسام رمسنسان قبال هل على غيرها قبال لا الا ان تسطوع قال وذكر له رسول الله عَلَيْكُ الزَّكُواة قال هل على غيرها قال لا الا ان تبطوع قسال فسادير الرجل وهو يقول والله لاازيد على هذا ولانقبص قبال رسول الله طُلِبُهُ افلح ان صدق.

(محج بخاري جام ااساباب الزكوة من الاسلام)

نے فرمایا۔ رات دن میں یا کی نمازی، اس نے کہا کیا اس کے سوا کوئی اور بھی میرے ذمہ ہے، آپ نے فر مایانہیں۔ ہال فل ہو سکتے ہیں، مچرآب نے رمضان کے روزوں کا فرمایا۔اس نے کہا کیا اس کے سواکوئی چز تو ضروری نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں، ہاں نفل کرو۔ (تو تمعارا اختیار ے) پھرآپ نے زکوۃ کا ذکر فرمایا۔ اس نے مجروبی سوال کیا کہ کیااس کے سوا کھواور بھی ہے۔آپ نے فرمایا۔ نبین بان اگرنقل کرد .. راوی کہتے ہیں كه وه أ دى يدكت موت واليل جلا ميا ـ خدا كي معم إ من اس برندزياده كرول كا، شكم كرول كا-آب في فرمایا اگراس نے کی کہاہے تو کامیاب موكر فلاح يا حمياً-

جس نے ماری نماز پرهی اور مارے قبله كى طرف منه كيا اور جارك باتحدكا ذبح كيا موا جانور كماياء توبيه وهمسلمان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ دارى من ہے، تو الله تعالى كى ذمددارى میں اس کے ساتھ دغا بازی نہ کرو۔ (بیہ ترجمه مرزا ناصر کا کیا ہوا ہے جواس نے مودودی صاحب سفق کیاہے)

من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا واكبل ذبيحتنا فذالك المسلم الذى له نعة الله وذمة رصوله قلا تخفر والله في ذمته.

تیسری حدیث:

(بخارى ج ١، ص ٥٦، باب فعنل استقبال القبلة)

ان تین مدیثی تعریفوں کے ساتھ اب مرزا قادیانی کی چوتھی تعریف بھی شامل کر دیں جومرزانا مراحد نے محفرنا سے مل صفحہ ۲۲ تک نقل ک ہے۔

اب ہم جاہتے ہیں مرحمني طور پربيان كرديات خودمرزانا صراحمه (0) ولا تقولوا لمن ا

° 'اور جو مخص حمصیر ا بت سے بیمطوم موتا ہے کہ مرزانامراحرن فرماتے ہیں کہ آنخضرت کے چشموں برہی ان کوجالیا۔ مر

ہم نے اس کوجالیا اورات فیس) اس بات سے مراا سر کے اس کولل کردیا۔جد نے فرمایا۔اے اسامہ! کم مرض كيا يارسول اللد-ووص نے، پیال تک کہ ٹل نے

اللدكا اقرادكرليا، يجرجى آ متعيار كاؤر سالياك ہے کہا ہے یانہیں؟ حض مسلمان بوابوتا\_( بخارا اس سے بح مشکل ہے۔

اورايك اوررا

اب ہم چھ (4) عن ابي<sup>4</sup> لى رسول الل نعليه وقال اذا

لاان نظر

على

إقال

كواة

ر ان

وهو

هذا

13

لاسلام)

X

إل

نے فرمایا۔ رات ون میں پانچ نمازی، اس نے کہا کیا اس کے سوا کوئی اور بھی میرے ذمہ ہے، آپ نے فر مایانیں۔ ہاں قال ہو سکتے ہیں، مرآب نے رمضان کے روزوں کا فرمایا۔اس نے کہا کیا اس کے سواکوئی چرتو ضروری نہیں۔ آپ نے فرمایا نین، بال نفل کرد\_ ( تو خمعارا اختیار ے) کمرآپ نے زکوۃ کا ذکر فرمایا۔ اس نے مجروبی سوال کیا کہ کیا اس کے سوا کھے اور بھی ہے۔ آپ نے فر مایا۔ نبیں ہاں اگرنفل کرو۔راوی کہتے ہیں كدوه آدى يدكت بوئ والي چلا ميا- خدا كي حم! من اس ير ندزياده كرول گا، ندكم كرول كا-آپ نے فرایا اگراس نے کا کہاہے و کامیاب ہو کرفلاح یا گیا۔

جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہمارے ہاتھ کا ذن کیا ہوا جانور کھایا، تو یہ وہ مسلمان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری میں ہے، تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں اس کے ساتھ دعا بازی نہ کرو۔ (یہ ترجمہ مرزانا صرکا کیا ہوا ہے جواس نے مودودی صاحب نے قل کیا ہے)

ورور کا حاص سب سے کا جاہے ؟ ماتھ اب مرزا قادیانی کی چوشمی تعریف بھی شامل کر پر۲۷ سے منعہ۲۷ تک نقل کی ہے۔

اب ہم چاہتے ہیں کہ جن امور کومرزا ناصر احمد نے مسلمان کی تعریف سے جدا کر کے خمنی طور پر بیان کر دیا ہے ان کا ذکر بھی کر دیں تا کہ پھراکشی سب پر بحث ہوسکے۔ (۵) خودمرز اناصر احمد نے مسلحہ غمرے پرقرآن پاک کی آیت کھی ہے۔

ولا تقولوا لعن القى اليكم السلام لست مومناه (نساء،٩٣) معرفي في الله عند الله الله السلام لست مومناه (نساء،٩٣)

"اس اور جوفض مسیس ملام کے۔اس کو (آ مے سے) بدنہ کو کہ تو مسلمان نہیں۔"اس آیت سے بیمعلوم ہوتا ہے کہ ملام کہنے والے کو بھی آپ کا فریاغیر مسلم نہیں کہ سکتے۔

ایت سے بید سوم ہونا ہے لہ ملام ہے وہ سے وہ اب پ بار بیا یہ ہدستہ اسامہ بن زید (۲) مرزانا صراحہ نے ایک اور روایت صفی نمبر کے رنقل کی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید فرما سے جیس کے جیسے جیسے جیسے جیسے اس کے خشرت کے خشرت کے جیسے جیسے جیسے جیسے میں جیسے جیسے کے خشرت کی طرف بھیجا۔ ہم نے میں حال ان کے ایک آدمی کا تعاقب کیا۔ جب ہم نے اس کو جالیا اور اسے مغلوب کرلیا ، تو وہ بول اٹھا۔ لا الدالا اللہ (خدا کے سواکوئی معبود میں) اس بات سے میر اانصاری ساتھی اس سے رک گیا۔ لیکن میں نے اس پر نیز کا وار کر کے اس کوئل کر دیا۔ جب ہم مدینہ والی آئے اور آنخضرت کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس اس مدا کیا لا الدالا اللہ پڑھ لینے کے باوجود تم نے اس جات کا علم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اے اسامہ! کیا لا الدالا اللہ پڑھ لینے کے باوجود تم نے اسے فل کر دیا؟ میں نے فرمایا۔ اس اس کہ کہ میں نے تمنا کی کہ کاش آج سے پہلے میں مسلمان بی نہ ہوتا۔
تھے، یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ کاش آج سے پہلے میں مسلمان بی نہ ہوتا۔

اس ہے بھی یہ فابت ہوتا ہے کہ کلمہ پڑھ لینا بی اسلام ہے۔ول چیر کرد مکمنا تو مشکل ہے۔

اب ہم چنداورروایات ای مم کی قل کرتے ہیں۔

(2) عن ابی هریرهٔ الله قال قال حضرت ابو بررهٔ فراتے که حضور لی دسول الله منطقه واعطانی عقصهٔ نے مجمع اپنے تعلیس (چہل نعلیه وقال اذهب فمن لقیت من مبارک) عطا فرمائے اور فرمایا کہ جاؤ

جو منے اور وہ لا الدالا اللہ سے ول سے برمت مواس کو جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابوذر کو حضور علیہ نے فرمايا كهجو بنده بمي لاالهالاالله كيح مجر اسی عقیدہ پر مرجائے تو وہ جنتی ہے۔ ابوذرنے پوچھا جاہے وہ زنا اور چوری مجی کرتا ہو۔حضور نے تین بار فرمایا اگرچەدە زىلادر چورى مجى كرتا ہو۔ متغق عليه دونوں روايتيں اختصار سے بيان موني بين-

مل جائے ، در نہ مجرا ا

كاوبال كأفي جائے كا.

اظهار حقيقه

مسلمان گی تعریف ۔

طرح کنہیں توجینہ

احرتو كسى شاروقطار

ان تعريفون كااختا

محنئ \_نمبرانجدوا\_

اور حدیث جبرائکل

مسلمان بینهیں ہوتا

ہاتھ کا ذبیحہ کھانے کا

بی تبین \_ حدیث نم

اسلام اورائمان کے

كهلا الدالا اللدكيز

روایت سے ثابت

نے اور کوئی عمل نہیں

نمبر عي مرف لا

ہے لڑائی کی اور مکا

نەرىم تقے۔

حغرت مدلقا

الله كنتي بين وحضا

. الىلە ( كە<u>ج</u>ىم

کمه کیں)مطلب

بمطايو

وراء هـذا طائط يشهد أن لا اله الا السله مستييقنا بها قلبه فبشره بالجنة (مسلم، ج ١، ص٥٩، باب الدليل على ان من مات على التوحيد) عن ابى زرقال قال رسول الله مُنْتُ مَامِن عبد قال لا اله الا الله ثم مسات عبلى ذالك الا دخل البجنة قبلت وان زنى وان سرق قال وان زنیٰ وان مسرق المیخ متفق علیه (بخاری، ج۲، ص۲۷، باب الشباب البيض)

(مفكلوة ص ١٠ كتاب الايمان)

ایک روایت میں ہے کہ محابہ کرام جب کی شہر پرمج کے وقت عملہ کرتے تو و میمتے، اگروہاں سے اذان کی آواز آتی ، تو حملہ نہ کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان کہنے سے وہ مسلمان ثابت ہورہے تھے۔

حضرت صديق اكبرنے مكرين زكوة كے ساتھ جهادكيا، جس معلوم ہوتا ہے كہ ز کو ة نه دینایاس کا انکار کفر ہے۔

حفرت صديق اكبرنے مكرين ختم نبوت اور جمو فے معان نبوت سے جہادكيا-جس معلوم ہوا کہ ختم نبوت کا سئلہ بھی جزوا بمان ہے اور اس کا منکر اسلام سے خارج ہو

جسنس منيريا مرزانا صراحمه

اب آگرجشش منیریا مرزا ناصراحه علاء کرام کا نداق اژائیں، یا اسلام کی تعریف پر متنق ہونے کو قابل اعتراض قرار دیں ، تو ان کا بیاعتراض علائے کرام پر تیں ،خودسرور عالم علیہ پرانعیاذ باللہ ہوجا تاہے۔

جسنس منيرتو سپريم كورث كا چيف جسنس موكر د نيوى مرادكو كاني عميا - قيامت كاتعلق الله تعالى اورتوبه سے ہے، باتی مرزا ناصراحمہ سے توبہ کی زیادہ امیز نہیں ہے۔اللہ تعالی اس کو مسلمان ہونے کی تو فیق دیں تا کہ ان ہزاروں مرزائیوں کےمسلمان ہونے کا تواب بھی اس کو

ال جائے، ورنہ پھراللہ تعالی نے جنت اور دوزخ دونوں تیار کرر کھے ہیں۔جو جہاں کامستحق ہو كاومال في جائے كا۔

اظهار حقيقة: كياجوباتي مندرجه بالادس نمبرون من بيان كي كي بين مياسلام كيا مسلمان گی تعریف ہے،اور کیاان میں باہم کوئی تضادیا تھی بیٹی ہے یانہیں،اگریہ تعریفیں ایک طرح کی نہیں تو جسٹس منبر کا اعتراض سرور عالم کا کا تک جا پہنچا ہے اور بے جارہ مرزا ناصر احرتو نسي شاروقطار مين بي نبيس\_

ان تعريفون كااختلاف

اب دیکمیں کرحدیث نمبرا جرائیل کی روایت میں ایمان واسلام جدا جدابیان کے مئے فہر انجدوا لے سادہ مخص کے سامنے آپ نے اسلام کی تعریف میں ج کامیان ہی جمیں کیا اور حدیث جرائیل کے مطابق ایمان کے ارکان کا ذکر بی نہیں ہے، جن کو مانے بغیر کوئی مسلمان بی تبین ہوسکتا۔ نمبر ۳ روایت میں تو ہاری طرح نماز بڑھنے قبلہ روہونے اور ہارے ہاتھ کا ذبیحہ کھانے کا ذکر ہے، ہاتی ان ہاتوں کا جو پہلی کی دوصدیثوں میں بیان ہوئیں کوئی ذکر بی جیس - حدیث تمبر ۵ میں علم بے کرسلام کہنے والے کوہم غیرمسلم نہ کہیں ، کویا سلام کرتا ہی اسلام اورا ہمان کے لیے کافی ہے۔ تمبر لا روایت میں آپ نے بار بار معرت اسامہ سے فرمایا كدلا الدالا الله كين ك بعدتم في اس كولل كرويا - كياتم في اس كاول جير ك ويكما تعا- اس روایت سے تابت موتا ہے کدوہ صرف لا الدالا الله کہنے سے مسلمان موگیا تھا۔ انجی تک اس نے اور کوئی عمل جیس کیا تھا۔معلوم ہوا کہ مسلمان ہونے کے لیے یکی کلمہ کافی ہے۔ روایت نمبر عي مرف لا الدالا الله كهني كوسب وخول جنت فرمايا كيا بهد

بمطابق روايت تمبر ٩ اورتمبر ١٠ مي حضرت مديق اكبرنے حجوث مرعمان نبوت سے لڑائی کی اور مکرین زکو ہے جی -جس کامعنی ہے ہے کدان دوجر موں کی وجہ سے وہ مسلمان

مسلمه كذاب ادر دوسر مع جمولة مدعمان نبوت كى بات تو صاف بيليكن جب حضرت صديق المبرنے منكرين زكوة سے جہاد كا اظهار فرمايا، مضرت عمر نے كہا كه وہ لا اله الا الله كمت بين \_حضورً في ارشا وفر ما يا به اصوت ان المائسل الناس حعى يقولوا لا اله الا الله (كم بحصة عم ديا مميام كمي كوكون ساس وقت تك الرون، جب تك وولا الدالا الله ند كهدليس) مطلب بدب كدلا الدالا الله كهني سے انحوں نے اپنے اموال اور جانيں ، ياليس \_

جو ملے اور وہ لا الہ اللہ سیح دل سے

پڑھتا ہواس کو جنت کی بشارت وے دو۔ حضرت البوذر کو حضور ﷺ نے

فرمايا كدجو بنده بمحى لاالهالاالله كيج يمر ای عقیدہ پر مرجائے تو وہ جنتی ہے۔

ابودرنے پوچھا جاہے وہ زنا اور چوری مجمی کرتا ہو۔حضور نے تین بار فرمایا

اگرچەدە زىناادرچورى بىمى كرتامو\_ متفق علیہ دونوں روایتیں اختصار سے بیان ہوئی ہیں۔

(مفكُّوة صم ابكتاب الإيمان) ام جب كى شر يمن كونت ملدكرت تود كمية، رتے۔اس سےمعلوم ہوتا ہے کداذ ان کہنے سے وہ

ز كوة كراته جهادكيا،جس معلوم بوتاب كه

فتم نبوت اورجموٹے مرعمان نبوت سے جہاد کیا۔ جزوایمان ہے اوراس کا مظراسلام سے خارج ہو

ندعلاه کرام کا نداق از ائیں، یا اسلام کی تعریف پر ن كابياعتراض علائے كرام برنبيں ،خودسرور عالم

جنس موكر دنيوي مرادكو كأفيح كميار قيامت كاتعلق رے توبہ کی زیادہ امیر نہیں ہے۔ اللہ تعالی اس کو بامرذائيول كےمسلمان مونے كا تواب بجي اس كو حفزت صدیق اکبرنے حضرت عمر سے نہ مناظرہ کیا نہ دلیل بازی، بلکہ فر مایا جوایک تیمہ بھی ز کو ق کاحضور کودیتا تھااور جھے ندوے۔ میں اس سے لڑوں گا۔ بعض روایوں میں ہے کہ جو بھی زكوة وصلوة يس فرق كرے كا بي اس سے الو و كار (الله اكبر) كيا باطن تماء كيا صفائ تلب تھی۔حضرت عرقر ماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ابو بر کا دل حق کے لیے کول دیا ہے، چر بالا تفاق جهادشروع موا\_

مسلمانون كي تعريف كي تحقيق

يهلية بقرة ن ياكى أيات سين:

(۱) ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا اوكذب باياته انه لا يفلح الظالمون. (الانعام ٢١)

(۲) ولوتـرئ اذوقفوا على النار فقسالوا يساليتنيا نرد ولانكذب بسايسات ربسنسا ونسكون من المومنين. (انعام، ۲۷)

(٣) ولقد كنذب اصحاب الحجر المرسلين. (جر،٨٠) (٣) كـذب اصـحاب الايكة المرسلين. (شعراء، 144) 🍐 (۵) واخي هارون هوا فصح مني لسانيا فارسله معى ردا يصدقني اني اخاف ان يكذبون.

(Y) والذي جاء بالصدق وصدق

(قصص، ۳۳)

اوراس مخص سے بوھ کرکون ظالم ہے

جوالله تعالى يرافتراءكرك ياالله تعالى

کی آ یول کو جمثلائے۔ بے شک نیس

اوراگرتم دیکمو جب وه لوگ دوزخ پر

کھڑے کر دینے جائیں مے اور کہیں

مے کاش ہم والی لوٹا دیے جا کیں اور

ہم اینے رب کی آجوں کو نہ

حبثلاتين اوربيركه بم ايمان والون مين

جمثلایا بن کے رہنے والوں نے

جملایا بن کے رہنے والوں نے پیام

اورميرا بحائي بارون محمد تزياده فسيح

ہے اس کومیرے ساتھ رسول بنا دیں

(مددگار) جومیری تقمدیق کریں، مجھے خطرہ ہے کہ وہ لوگ جمثلا دیں گے۔

اور جو پچ لايا اور پچ کې تعمد يق کې ، وه

فلاح ياتے ظالم۔

سے ہوجا تیں۔

لانے والوں کو۔

كذب وتولم (4) فاما من

بالحسنو (ليل٥-2)

به اولئک ه

(۷) وکنا

(مدالر، ۲۲۹)

(٨)فلامــَ

(۱۰) ارایـ (علق اسم)

(۱۱) ارا<u>ي</u> **بالدين**. (ال

(۱۲) ال ہے،جس کا صا جبرائيل عليهالسل

*طررح*آمنوا سے شرى تفديق

اب گفر\_اگرکونی

حديقصب

نہیں۔جیے ثا کرتے سے ا

يعرفون ابنا.

سباوك متى يىر

اوريم قيامت كوجهوات تق

تو اس نے نہ تعدیق کی، نہ عی

توجن نے مال دیا اور تقوی احتیار کیا

اور مح بالول كالمديل كى يواس كويم

كياآب نے ديكماء اكروہ جالات

كياآب كود فض مطوم بج قيامت

نماز يزهى باكرجيثلا بااور منه يجيرا

يرى كاقتىدى كـ

اودمنه مجروسه

مناظره کیا نه دلیل بازی، بلکه فر مایا جوایک تسمه مجمی اسے لڑوں گا۔ جعن روا بھوں میں ہے کہ جو بھی رُول كا\_(الله اكبر) كياباطن تما، كيامغائے قلب الوبر الحال حق كے ليے كول ديا ہے، پر بالا تفاق

> ادرال فض سے برد کرکون ظالم ہے جوالله تعالى يرافتراءكرك ياالله تعالى کی آ پنول کو جمثلائے۔ بے فکے نہیں فلاح ياتے كالم\_ ادراگرتم ویکمو جب وه لوگ دوزخ پر كفرے كردي جائيں مے اور كہيں مے کاش ہم واپس لوٹا دیے جا کیں اور ہم ایخ رب کی آنتوں کو نہ

ہے ہوجا نیں۔ جمثلایا بن کے رہنے والوں نے

حِمْلًا تَمِن اور بير كه بهم ايمان والوں ميں

مجتلاً ما بن كربخ والول نے پیغام لانے دالوں کو۔

اورميرا بعائى بارون محصے زياده تسيح ہے اس کومیرے ساتھ رسول بنا دیں (مدگار) جومیری تقیدیق کریں، مجھے خطرہ ہے کہ وہ لوگ جمثلاً ویں مے۔

اور جو کچ لايا اور سچ کي تفيد يق کي، وه

به اولئك هم المتقون.

(2) وكنا نكذب بيوم الدين.

(مدلو، ۲۲۹)

(٨) فيلا صيدق ولا صيلي ولكن كذب و تولى. (سورة القيامة ٣١٠)

(٩) فاما من اعطىٰ واتقى وصدق بالتحسني مستيسره لليسرئ. (ليل۵-2)

(۱۰) ارايت ان كذب وتولى.

(۱۱) ارايت الدى يكدب بالدين. (الماعون، ا)

كوجناا تاي-ان آیات کسواسار عقر آن یاکش آمنو و عملوالصلحت بادیاد ا ے، جس کا صاف مطلب بر ہے کہ وہ ایمان لائے اور تیک کام کیے۔ نیک کام تو مدیث جرائل عليه اللام عمعلوم كي جائي بن كمايت كام بن ماز ، دوزه ، في ، ذكوة اوراى طرح آمدوا سے بھی ای مدیث کے تحت ایمان کی تعمیل مولی ہے۔

اب د يكنابيب كرقرآن باك عن جا بجا تعديق واعان كما كيا ب اور مقدب كو كفر ـ اكركونى محف يد بورى طرح مجمد لے كداسلام تيادين ب،اوراس كويتين مو،محراس كو حدر تصب ، بث دهرى ياكى جو فرقارى فاطردل سقول كرن كوتارندو وومسلمان نہیں \_ جیے شاہ روم برقل نے اسلام کے اصولوں کو بیا قراردیا، مرافل دربار کے شورے قول كرنے الكاركرديا قرآن ياك بن الل كاب كياره بن بويعوفونه كما يعرفون ابناء هم۔(يَتره،١٣٦))

"اوراس يفبركواس طرح بيات بن يساب الرون كو يجات بن-" مطلب یہ ہے کہ ان کو اسلام کی صداقت ش شریس ، مریم محکی دواس کو تول میں اباسكومسل

اس كو كفراور حبا

سمجيح الكونك

کے بعدسی

تہیں ہے۔

حيو ئے جي

الااللدكينا

کے بعدسو

مں تحذیہ

الخا

سامنے ؟

ےہیر

نہیں ک

جنگ

زكوة

بكذ

كرتے۔اس ليے كافريں۔

اس تمام تقریر سے میرامطلب یہ ہے کہ قرآن وحدیث بالکل صاف ہیں، جن کے دلوں پر اللہ تعالی نے مہر نہیں لگا دی، وہ مجھ سکتے ہیں۔ اب آپ خودخور فرمائیں کہ حضرت اسامہ بن زید کی روایت میں کلمہ پڑھ لینے کے بعد اس آ دی کے قل پر کتنا رخی طاہر فرمایا، حالا تکہ اس وقت ای کے لیے میں سوائے کھے طیبہ کے اور کوئی علی نہیں تھا۔ تو اس کامنی بیتھا کہ اس نے دین اسلام قبول کرلیا تھا۔ اس کے خلاف تکذیب کا کوئی جوت نہیں تھا، اس لیے رحمتہ للعالمین نے رنج خلا جرفر مایا۔

"اصل ايمان اور كفر"

تواصل ایمان خدا تعالی اوراس بے رسول کوتمام باتوں بیں سچا جاننا اور ول سے سچا نیول کر لینا ہے اور کفراس کے مقابلے میں خدا تعالی یا رسول کی کسی ایک بات کو بھی جعثلا وینا

اب آپ کو نہ علاء کی تعریفوں میں اختلاف نظر آئے گا، نہ سرور عالم اللہ کے ارشادات میں، نہ قرآن پاک کے منہوم میں اس وقت سارے محابہ جانے تھے کہ حنہور کو مان لینا ہی اسلام ہے اور حضور کو نہ مانے کا نام کفر ہے اور بیہ بات اتن ظاہر تھی کہ ہر چھوٹا ہوا جانتا تھا گو یا ہر حض اس حقیقت کو جانتا تھا کہ دین کودل سے قبول کر لینا مسلمانی ہے، اور نہ کرنا بے ایمانی اور کفر ہے۔

ایمان اور کفر کی نشانیاں

ہات ہے ہے کہ جو کچے دس روایات میں بیان کیا گیا ہے، یہ سب نشانیاں ہیں۔ چونکیے ول سے مانتایا نہ مانتا یہ ول کی ہاتیں ہیں۔اس لیے قضا وشریعت میں اس کی جگہ نشانیوں پر عظم لگایا جائے گا۔اس لیے اگر آپ کی فض میں ایمان کی علامت دیکھیں تو اس کومسلمان کہیں گے اورا گر کفر کی نشانی دیکھیں، تو اس کوغیر مسلم تصور کریں ہے۔

اورآگر کفری نشانی دیکیس، تواس کوغیر مسلم تصور کریں ہے۔ ا ..... ایک شخص نے آگر کہا السلام علیم ۔ آپ سمجھیں گے کہ ہمارے دین کوسچا جانے اور مانے والا ہے ۔ آپ کوئی نہیں کہ اس کو کہیں، تو موئن نہیں یا کا فر ہے۔ مگر بھی شخص تصور ہی دیر کے بعد با توں با توں میں قیامت کا اٹکار کردے تو اب اس میں کفر کی نشانی پائی گئی۔ اس لیے اب اس کوکا فرکہیں گے۔

اس ای مرح ایک مخص قبلدرخ موکر نماز پر در بایدے۔ بی تقعدیق دین کی نشانی ہے۔

اباس کوسلمان ہی سمجھیں مے۔ اگر وہی مخص تھوڑی دیر کے بعد کہے کہ زنا حلال ہے تو پھر ہم اس کو کفراور جبٹلانے کی نشانی خاہر ہونے کی وجہ سے کافر کہیں ہے۔ سیسہ اگرا کیے گاؤں سے مبح اذان کی آ واز آئی ، کون بے وقوف ہوگا ، جوان کوسلمان نہ سمجے گا ، کیونکہ ان میں تصدیق کی نشانی پائی گئی ہے۔ لیکن اگر وہ تھوڑی دیر کے بعد کہیں کہ حضور کے بعد کسی کو نبوت مل سکتی ہے۔ اب یہ تکذیب اور جبٹلانے کی نشانی خاہر ہوگئی۔ اب ان کو کافر

س..... اہل عرب اللہ تعالی کو خیالق مسماوات والاد ض مانتے تھے، محروہ اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے خدا۔ اس لیے اس وقت لا اللہ کھوٹے چھوٹے خدا۔ اس لیے اس وقت لا اللہ کہنا اس بات کی نشانی تھی کہ اس نے دین اسلام تعول کر لیا ہے۔ لیکن اگر ایسا مخص اس کے بعد سود، زنا کو حلال کیے اور نماز کوفرض نہ سمجے، تو اب اس کو کافر کہیں ہے، کیونکہ اب اس میں تکذیب کی نشانی ثابت ہوگی۔

میں سدیب مل میں بات بھٹھ مدیدے جرائیل علیہ السلام کے مطابق سب باتوں کوول سے ہے۔۔۔۔۔ فرض کریں ایک فض مدیدے جرائیل علیہ السلام کے مطابق سب باتوں کو وقرآن پاک کو (العیاذ باللہ) گندے تالے بیں سب کے سامنے پھیک ڈیتا ہے، تو اب بیا لکاراور تکذیب کی نشانی ظاہر ہوگئی۔اب اس کو باتی باتیں کفر سے نہیں بھا سکتیں۔ ا

ے ہیں ہے ہیں۔ ٢ ..... مسلمہ كذاب اور دوسرے جمو فے مرعمان نبوت كى تكذیب بيل تو كسى نے تفتكو بى نہيں مجار نہيں كى اور جہاد دقال كے سواان كا كوئى علاج بى نہيں مجار

پاک زمانہ محابہ کا زمانہ پاک زمانہ تھا، وہ حضرات بحث و تحیص، جمت بازی اور لیے چوڑے ولائل کے بغیری منشا ونبوت کو سجھ جاتے تھے۔ اس لیے جنب وہ حضرت محمد اللہ کو کوئی مشورہ ہ بیہ کر آن وحدیث بالکل صاف ہیں، جن کے سیجہ کر آن وحدیث بالکل صاف ہیں، جن کے سیجہ سیح سیح سیح سیح سیح سیح کے ا لینے کے بعد اس آ دمی کے قل پر کتنا رنج ظاہر فر مایا، کلم طیبہ کے اور کوئی عمل نہیں تھا۔ تو اس کا معنی بیرتھا کہ کے خلاف تکذیب کا کوئی ثبوت نہیں تھا، اس لیے رحمتہ

، کے رسول کوتمام باتوں میں سچا جاننا اور دل سے سچا ی خدا تعالی یا رسول کی کسی ایک بات کو بھی جمٹلا دیتا

یا میں اختلاف نظر آئے گا، نہ سرور عالم اللہ کا کے اس اس وقت سارے محابہ جانے تھے کہ حضو کو مان اس وقت ساز دور نہ مرجمونا بردا جا نتا کا مرحمی کہ ہر چھوٹا بردا جا نتا ہے دور نہ کرنا ہے اور نہ کرنا ہے اور نہ کرنا ہے

یہ میں بیان کیا گیاہے، بیسب نشانیاں ہیں۔ چونکیے اس لیے قضا وشریعت میں اس کی جگد نشانیوں پر تھم المان کی علامت دیکھیں تو اس کومسلمان کہیں مے ودکریں مے۔

۔آپ مجس مے کہ ہارے دین کوسیا جائے اور اور مون نیس یا کا فر ہے۔ مگر یکی فض تعوثری دیر ۔ او اب اس میں کفری نشانی پائی گئی۔اس لیے

بماز پڑھ رہایہ۔ بیاتعمدیق دین کی نشانی ہے۔

\*\*

دینا چاہتے تو پہلے بڑے ادب سے دریافت فرہ لیتے۔ یارسول اللہ یہ تھم ہے یا مشورہ ہے۔ وہ جانتے تھے کہ رسول کا تھم نہ مانے کامعنی پر ہوسکتا جانتے تھے کہ رسول کا تھم نہ مانے کامعنی پر ہوسکتا ہے کہ وہ گویا کم از کم اس خاص بات میں آئخضرت کا گئے کو پانبیں مانتا اور پیقلعی کفر ہے۔ اس لیے محابہ کرام نے جب بھی مشورہ دینا چاہا، پہلے دریافت فرمالیا۔ ورنہ صغور کا ایک تھم بھی نہ ماناوہ دین کے خلاف تھے۔

پس ایمان بہ ہے کہ خدا اور رسول کی تمام باتوں کو سی سیجھاور ول ہے ان کو قبول کرے اور کفر بہت ہے کہ خدا اور رسول کی منام باتوں کو سیال اس کے پاک رسول کو حملا یا جائے تو بید تعلق کفر ہے مگر بید تقد بی و تکذیب دل کی صفات ہیں، اس لیے اسلام ہیں علامتوں اور نشاندوں پر حکم کا دارو حدار رکھا گیا، اور دنیا کی ہرعدالت بنا ہری کود بھتی ہے۔

محابہ کرام اور فیرالقرون کے مسلمان ان تھا کُن کو ایمانی بھیرت، اپنی منج قرآن وائی اور محبت نبوی کی برکت ہے پوری طرح سیجھتے تھے اور بیان کے ہاں قابل بحث چیز ہی نہ منگی۔ وہ حضور کے مانے کو ایمان اور نہ مانے کو کفر سیجھتے تھے اور یہی ہماری تحقیق کا خلاصہ ہے۔ اب آپ تمام احادیث آیات وروایات کو اس پر منطبق کر سکتے ہیں۔ سمارا قرآن پڑھنے والے اور برسوں آپ کی محبت میں رہنے والے محابب اس مسئلہ کو قابل بحث نہیں سیجھتے تھے کہ اسلام اور کفر کیا ہے۔ مسلمان اور کا فرکون ہے۔ ان کے سامنے ایک بی بات تھی جس نے آپ اسلام اور کفر کیا ہے۔ مسلمان اور کما اور جس نے حضور نی کریم کونہ مانا وہ کا فرہے۔

مرزاناصراحمه كى ترويدخودمرزا قاديانى نے كروى

مرزانا مراحد نے تین مدیثیں مسلمان کی تعریف میں پیش کیس، محرمرزا قادیائی نے بہلے من اسلم وجهد لله وهو محسن فله اجره عند دید ولا خوف علیهم ولا هم یعزنون (التره،۱۱۲) سے اس کی تردید کردی۔

یعنی وہ مسلمان ہے جو خدا تعالی کی راہ میں اپنے تمام وجود کوسونپ دے۔آگے دو مسلمان ہے جو خدا تعالی کی راہ میں اپنے تمام وجود کوسونپ دے۔آگے دو مسلموں کی ہے۔ کو یا پیشن حدیثوں کے سواچ تھی تعریف ہے۔ اس کو اپنی طرف سے اصافہ کر کے مسلمان کی تعریف بنا ڈالا ہے۔ دراصل آگے چارصفحات میں اس نے جومضمون کھتا ہے وہ اس لیے ہے کہ پڑھنے والے بجھیں کہ مرزا غلام احمد قادیا تی ایسے ہی بلند مسلمان ہیں۔ اس طرح محضر نا ہے میں مرزا ناصر احمد نے ذاستہ باری کا عرفان اور دوسرا معنوان قرآن عظیم کی اعلیٰ وارفع شان کے تحت جو کچھ کھتا ہے، وہ بھی اور شان خاتم الانبیاء عنوان قرآن عظیم کی اعلیٰ وارفع شان کے تحت جو کچھ کھتا ہے، وہ بھی اور شان خاتم الانبیاء

نوا کے موا ان سب سے

ہے۔حالانکہ میں۔ان ہاتو نبوت، تالع:

ساری بحث

ہے جس کی تر اس کیے اس مسلمان وہ مجھ

نخذیب کی: است

دیا ہے اورا قادیانی کونج

میں۔حالانک پیغمبروں کی

قرآن۔اد ہے۔ جم نبو

پرتمام امت ر

د مین اور تکند سد

ک ملی تو ہیر

سم..... آسانی کتا!

۵....

کے کے منوانات سے جتنے مضامین لکتے ہیں، وہ مرزا فلام احمد کی کمایوں نے قل کیے ہیں اور ان سب سے مقصد حوام پراور نا واقف مسلمانوں پراپی بزرگی، نقدس اور معارف کا رهب ڈالنا ہے۔ حالانکہ بیسب با تیس ہروہ خنص کہداور ککوسکتا ہے جس نے صوفیائے کرام کی کتا ہیں دیکھی ہیں۔ ان باتوں سے مرزا فلام احمد قاویانی نے اپنی نبوت، قلی نبوت، بروزی نبوت، فیرتشریعی نبوت، تالی نبوت، بین محمد اور فنانی الرسول ہونا فلام کرکے کو گوں کو دھوکا دیا ہے۔

ساری بحث کا نتیجه

کفراوراسلام کی بحث ہے آپ پر کافر کی تحریف واضح ہوگئ۔اس تعریف کے لحاظ ہے۔ اور اسلام سے خارج ہے۔ اور اس کے پیرو چاہے وہ قادیا نی ہوں یا لا ہوری لیعنی چاہے اس کو نبی مانیں یا مجدد یا مسلمان وہ بھی دائر واسلام سے خارج ہیں۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرز اغلام احمد قادیا نی میں مکذیب کی بہت ی نشانیاں اسٹی یائی جاتی ہیں۔

بسساً مرزاغلام احرقادیانی نے اللہ تعالی کے برگزیدہ پینبروں کی تو بین کی ہے جو تکذیب دین اور تکذیب رسل کی کملی نشانی ہے۔اس کا ذکر بھی اپنی جگه آپ پڑھ سکتے ہیں۔

سسسس مرزاغلام احمدقادیانی فراید آپ کوحفرت میسی علیدالسلام سے افضل بتایا اوران کی کملی تو بین کی ہے۔

۳ ..... مرزاغلام احمد قادیانی نے دحی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور اپنی دحی کوقر آن اور دوسری آسانی کتابوں کی طرح قرار دیا۔

ه..... ان تمام آیات کے معانی مرزاغلام احمد قادیانی نے تبدیل کردیے ہیں۔جن سے

ہے۔ یارسول اللہ یہ کم ہے یا مشورہ ہے۔ وہ ہے، کونکہ بالمشافہ کم نہ مانے کامنی میہ ہوسکتا گئی کے اس کا ایک کامنی میں ہوسکتا گئی کار ہے۔ اس اللہ کا ایک کام بھی نہ ریافت فر مالیا۔ ورند حضور کا ایک تھم بھی نہ

ریف میں پیٹر کیس ، گرمرزا قادیا ٹی نے عند دبہ ولا خوف علیهم ولا هم

پنے تمام وجود کوسونپ دے۔آگے دو بیٹوں کے سواچ کی تعریف ہے۔اس کو ہے۔ درامس آگے چارصفحات میں اس بھیس کہ مرزا غلام احمد قادیا نی ایسے ہی المدنے ذات باری کا عرفان اور دوسرا کھاہے، وہ مجی اورشان خاتم الانبیاء ہماراہ شیخ ہم مرزانا سوپرس کے عرصہ ٹیل اور دھی کا دھوئی کیا ہو ملائے رکھا ہو۔اس عنہم نے منکرین زکا

تھے۔ ڈویتے کو شکے کاس مرزا تا مسلمانوں کوہمی کاف اندررینے دیا۔اس قرار دیااوراس سل کہا کہ قرآن میں ' پڑھی۔ مسلم اللہ کیا۔

مجلااً لمت ابراجیی پیر لمت ابراجیی مسل ہے۔دوسری جگر ورضیت ا

المسلمين.

پہاد اسلام میں کیے طرح مسلمان ختم نبوت، نزول عیسی ابن مریم علیه السلام، حیات مسیح علیه السلام اور دیگر قطعی اور متواتر مسائل ابت ہوتے ہیں جس کا مطلب زعد قد ہے کہ قرآن پاک کے الفاظ تو وہی رہیں لیکن ان کے معانی بالکل بدل دیئے جائیں۔ بہتر یف قرآنی اور تیرہ سوسال کے اولیاء، صلحا، علاء اور مجتدین و مجددین امت کے متفقد معانی ومطالب کے خلاف قطعی کفرہے۔

۲ ..... مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ ند مانے دالے کروڑوں مسلمانوں کو کافر کہا اور ایسا ہی کافر کہا اور ایسا ہی کافر کہا جیسے خدا اور رسول کا اٹکار ہے۔ یہ بھی پرانے دین اسلام کی کھی تکذیب اور تطعی کفر

پس فابت ہوگیا کہ مرزاغلام احمد قادیانی اوراس کے تمام بیروچا ہے لا ہوری ہوں یا قادیانی قطعی کا فراور اسلام سے خارج ہیں۔

مرزائيون كانيا فريب

مرزائی فرقہ مجھ چکا ہے کہ اب اس بات کا اٹکارٹیس کیا جاسکا کہ مرزا قادیائی نے اپنے نہ مانے والوں کو فلقی کا فرکہا ہے اور مرزا بشیر الدین محود احمد نے اس تحفیر کو اور بھی پکا کر کے اعلان کردیا ہے کہ عام مسلمالوں (فیراحمدیوں) کا جنازہ نہ پڑھا جائے نہ ان کورشتہ دیا جائے اور عام اہل اسلام کی اقتداء میں نماز کو قو خود مرزا قادیائی نے بی بحکم خدا حرام قرار دیا جائے۔

اب انموں نے مسلمانوں میں ملنے اور اسلام کے نام سے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈاکنے کے لیے جس کا چمکہ ان کو اگریز پھر ظفر اللہ خان لگا چکا ہے یہ بات گھڑی ہے کہ تفر کی دو تسمیں ہیں۔ ایک کفر تو ابیا ہے جس سے آ دمی ملت اسلامیہ سے خارج ہوجا تا ہے اس کے ساتھ تو اسلامی تعلقات نہیں رکھے جاسکتے گردومرا کفراس درج کا ہے کہ وہ مسلمانوں ہیں ملے تھلے رہنے سے نہیں روکنا۔ گرقیا مت میں یہ ماخوذ ہوگا جو بات صرف خدا تی جانتا ہے۔ ایسے لوگ جب کے اسے کو مسلمان کہیں می آوان کو مسلمان ہی سمجھا جاسے گا۔

بيهازه بتازه فريب

جس کا مطلب یہ ہے کہ مرزائی اور خود مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کو ملت اسلامیہ سے خارج نہیں کہتے ، مگر ہمارے محترم اٹارنی جزل کے سوالات سے محک آ کر مرزا نامرا حد کو یہ ماننا ہی پڑا کہ عام مسلمان جو مرزا فلام احمد قادیانی کوئیس مانتے وہ کا فراور اسلام سے خارج ہیں۔ بڑے سے خارج ہیں۔ بڑے سے خارج نہیں۔

هارافيلخ

م مرزانا صراحداوراس كتمام مرزائيوں كو چينى كرتے بيں كدوہ تيرہ ساڑھے تيرہ سورت مورت انا صراحداوراس كتمام مرزائيوں كو چينى كرتے بيں كدوہ تيرہ ساڑھے تيرہ سورس كورس كورس كورس كورس كورس كورس كاروق كا دعوى كا دعوى كا دعوى كيا ہو۔اور پھر مسلمانوں نے اس كواس تقيدے پر رہتے ہوئے مسلمانوں بيس ملك و كھا ہو۔اس كے مقابلہ بيس ہم نے بتا ديا كه مرف زكوۃ كا الكاركرنے سے صحابرضى اللہ عنهم نے متكرين زكوۃ سے جہاد كيا۔ حالا تكدوہ باتى سارااسلام مانے اورا بينے كومسلمان كہتے مسلمان كتے۔

ڈویتے کو شکے کاسہارا

مرزا ناصر احمد نے مرزائیوں کو مسلمانوں سے ملے جلے رہنے کے لیے عام مسلمانوں سے ملے جلے دہنے کے لیے عام مسلمانوں کو مسلمانوں کا فراد دیا۔ اس دائرے میں رکھ کر بھی ان سے نکاح، شادی، جنازه، نماز علیمہ ہمرنے کو مسلم تراردیا اور اس سلسلہ میں قرآن پاک میں ملت کا لفظ و حوظ کر دھ کا نقارہ بجانے کی کوشش کی۔ کہا کہ قرآن میں ملت ایرا میں کا ذکر تو ہے مردائرہ اسلام کا ذکر نہیں ہے اور پھر بیآ یت کر یمہ برجی ۔

ملة ابيكم ابواهيم هو سماكم تممارك باپ ابرايم كل طت المسلمين. (العج، ۵۸) ملمان ركها مسلمان ركها د

بعلااس آیت بش کهال ہے کہ خدا اور رسول کی قطعی باتوں کا انکار کر کے بھی وہ طت ایرا جی بیش کہاں ہے کہ خدا اور رسول کی قطعی باتوں کا انکار کر ہے بھی وہ طت ایرا جی بیش ایس کے دوسلمان بی شہودہ طت ایرا جی بیش کیے روسکتا ہے۔ دوسری جگد قرآن باک بیش صاف ارشاد ہے۔

ورضیت لکم الاسلام دینا. اور ہم نے تممارے لیے دین اسلام کو (المائدہ، ۳) پیند کرلیا۔

یہاں دین کا لفظ بھی ہے اور اسلام کا بھی۔ آب جو اسلام سے خارج ہو وہ دین اسلام میں کیسے رہ سکتا ہے۔ اور مرزا قادمانی معدامت کے قطعیات دین کا اٹکار کر کے کس طرح مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ مرزا ناصراحمہ نے یہ کہہ کرجوا پنے کومسلمان کیے اس کو اسلام یات می علیہ السلام اور دیگر قطعی اور متواتر مسائل قرآن پاک کے الفاظ تو وہی رہیں لیکن ان کے رآنی اور تیروسوسال کے اولیاء، مسلحا، علاء اور ب کے خلاف قطعی کفر ہے۔

. ماننے والے کروڑوں مسلمانوں کو کافر کہا اور ایبا بھی پرانے دین اسلام کی تعلیٰ تکذیب اور تطعی کفر

دیانی اوراس کے تمام پیروچا ہے لا ہوری ہوں یا

بات کا اٹکارٹیں کیا جا سکنا کہ مرزا قادیانی نے ابٹیرالدین محود احمد نے اس تکفیر کو اور بھی پکا احمدیوں) کا جنازہ نہ پڑھاجائے نہ ان کورشتہ لوقو خود مرزا قادیانی نے بی بھکم خداحرام قرار

دراسلام کے نام سے مسلمانوں کے حقوق پر فغراللہ خان لگاچکا ہے یہ بات گھڑی ہے کہ کفر دمی لمت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے اس دسرا کفراس در ہے کا ہے کہ وہ مسلمانوں میں ماخوذ ہوگا جو بات صرف خدا ہی جا متا ہے۔ ومسلمان ہی سمجماح اے گا۔

فُومرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کو ملت رنی جزل کے سوالات سے تک آ کر مرزا ماحمہ قادیانی کوئیس مانے وہ کا فراور اسلام سے خارج ہیں۔ بڑے سے خارج نہیں۔ ے خارج كرنے كاكى كوئى بيس - اگر جداس طرح بہلے سے انموں نے خودا بے دادامرزا اديانى اوراي والدمرزا بيرالدين محودكى ترديد كردى ب جفول في مسلمانول كوايانى كا قركبا ييم كي أي مح متحركوكها با تأب مريك كرانمول في البيخ كو تحكية الناس بعي بناذ الا

ملتمام جحت

مرزانامراح فطت اسلامیے خارج ہونے کے لیے جرح میں بار بااس شرط كاذكركيا بكراتمام جمت مونے كے بعدجوا لكاركرے وولمت اسلاميد بحى فارج ب لین آب مرزانامراحد کوداددی عجنول نے اپنے مقعد کے لیے اتمام جت کامنی بی بل ذالا يكت بي اتمام جب كامطالديد يدكدولال س كرول مان جائ مركر بحي کے بعد پر یمی افاد کرے۔ معض ایا کافرے جو ملت اسلامیہ سے بھی فارج ہے۔ اس سلدش اتحول يكى إدبيا عدكر يدحران وجعدو بها وا استيقنتها انفسهم المسل آے: ۱۴ (اوران کافروں فرجونوں اوراس کی جماعت نے اٹکار کردیا حالا تکدان کے دلول نے بیتن کرلیاتھا) مرزاظام احدوادیانی ہم آپ کوآپ کے مطلب کی ایک ادر آیت بھی يروكرسادية بي-

وه اس قرآن یا نی کواس طرح جانتے يعرفونه كمايعرفون ابناهم. میں جیمائے بیڈل کور (بقره آیت۱۳۲)

مرآب ومعلوم معنا جائے کر بھل آیت ش فرونوں کا ذکر ہے اور دوسری آیت عن الل كاب (يودونسامين) كاساس عن كيافك بكربت سي كافراسلام ويحيح مجدكر بمي ازراه شدوحادا تاركر يح تهدوه و تعيى كافرمرزا نامراحدن اتمام جت كردواجزاء منى اتمام اور جحت كمعنول بن بحث كركونت ضائع كياب

جمت كامعى دليل اوراتمام كامعى بوراكر دينا-اس ش لبي جوزى بحث كاضرورت جیں ہے۔ کی فض کے سامنے داوی فابت کرنے کے لیے پوری وضاحت ہو جائے۔داوی كودالل بيان كرديه جاكس اب اكروه ندمان توكيل كياس براتمام جت موكى اس على شرطانس بكدوه دل سة بكدو سكوكي بحرك الناسان الكاركرد - يا معدمرذانامراحم کا فی ایات ہے۔ قرآن یاک ش

لئلايكون يعد الرسل

دی اور کا فرول تعالى كارسول بتا (مائده ۹ ا)

كروژمسلمانوز ا نکارنہیں کیا۔ تو ہیں تمر چھو۔ موعودنه كينے وا طرح کسی درجه

سمسي پيغبر کو دا موا\_ پھران -کی پیروی میر

جائیں ہے۔' الاطري

(پ۲ رک ان اللَّ سعيرأ

رکوع۵

ن پہلے سے انھول نے خودایے دادا مرزا کردی ہے جنموں نے مسلما نوں کوالیا ہی رانھوں نے اپنے کوشحکت الناس بھی بناڈ الا

جہونے کے لیے جرح بیں بار ہااس شرط اے دو ملت اسلامیہ سے می فاری ہے۔
پیٹے مقعد کے لیے اتمام جمت کا معنی ہی دولائل من کرول مان جائے۔ مرحق سمجنے دطت اسلامیہ سے بھی فارج ہے۔ اس محصد و بھا وا استیقنتھا انفسیم فی جا محت نے اٹکارکردیا حالانکدان کے کہا ہے کے مطلب کی ایک اور آیت بھی

اس قرآن یا نی کواس طرح جائے چیسے اپنے بیٹوں کو۔

ی فرمونوں کا ذکر ہے اور دوسری آیت ہے کہ بہت سے کا فراسلام کوسیح سمجھ کر بھی اناصراحمہ نے اتمام جمت کے دواجزاء کع کیا ہے۔

ہا۔اس میں لبی چوڑی بحث کی ضرورت ملیے پوری وضاحت ہوجائے۔ دعویٰ میں گے۔اس پراتمام جمت ہوگئ۔اس مرکبھی ماننے سے اٹکار کردے۔ یہ نئے

لئلا یکون للناس علی الله حجته ہم نے مندرجہ بالا پیمبر میشر اور منذر بنا بعد الرسل ( نساء ۱۲۵) بعد الرسل ( نساء ۱۲۵) بعد لوگوں کے پاس اللہ تعالی (کے

بعد تو تون کے پان اللہ تعالی ر۔ خلاف) برکوئی دلیل ہاتی ندرہے۔

جب الله تعالیٰ نے رسول بھیج دیئے انھوں نے ایمان والوں کو جنت کی خوشخبری سنا دی اور کا فروں کو دوزخ کا ڈر سنادیا۔ تو حید کی طرف دعوت دی اپنے کو دلیل کے ساتھ خدا تعالیٰ کارسول بتایا تو اب کوئی بیٹبیں کہ سکے گا۔

ماجاء نسامن بشير ولانبليو كم الارك باس كوكى ورائد والانجيل (مانده ١٩)

جت پوری ہوگئی اب مانیں یا نہ مانیں۔اگر مرزا ناصراحمہ کا مطلب میہ ہے کہ ستر
کروڑ مسلمانوں نے مرزاغلام احمد قادیانی کے دعوئی نبوت وقی وغیرہ کودل سے سیح سیجھنے کے بعد
انکار نہیں کیا۔ بلکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوؤں کو بی غلا سیجھتے رہے۔اس لیے سیکافر
تو ہیں گرچھوٹے کا فر ہیں۔ بڑے کا فرنہیں۔گرہم کہتے ہیں کہ جب مرزا قادیانی اپنے کو سیح
موعود نہ کہنے والوں کوخدا اور رسول کے محکر کی طرح کا فرکتے ہیں تو پھر خدا اور رسول کا محکر کسل طرح کی درجہ ہیں تو پھر خدا اور رسول کا محکر کسل طرح کی درجہ ہیں تھی مسلمان رہ سکتا ہے؟

پراگر مرزانا صراحمہ کی منطق درست مان لی جائے تو دنیا کے اکثر کا فرجھوں نے
کسی پنجبر کو دل سے سجھا ہی نہیں۔ ندان کو اطمینان ہوا کہ بیسچا نبی ہے ان پر تو اتمام جمت نہ
ہوا۔ پھران کے لیے طود نی النار اور دائی جنم سے جو کا فروں کے لیے مخصوص ہے۔ اپنے دادا
کی پیروی میں یہاں تو مرزانا صراحمہ نے تھلم کھلا کہ دیا کہ کا فرجمی بالا آخر جہنم سے نکال دیتے
جائیں ہے۔ جو تر آن پاک کی مندرجہ ذیل آیات کے خلاف ہے۔

الاطويق جهنم خالدين فها ابدأ عرجهم كاراسة جم ش وه يميشريل (ب۲ ركوع ۳ نساء آيت ۱۲۹)

(ب۲ رکوع نساء ایت ۱۲۹۱)

ان اللّه لمعن الکافرین واعدلهم یقیتا الله نے کافروں پرلفت کی اوران سعیداً و خالدین فیها ابدا (ب۲۲ کے لیے آگ تیار کردگی ہے جس میں رکوع ۵ احزاب آیت ۲۵۰ ۲۳۰)

وہ بمیشدر ہیں گے۔

اورجو خدااوراس كےرسول كى نافرمانى كري تواس كے ليے جہم كى آگ ہےجس میں ہمیشدر ہیں سے۔

ومن يعص الله ورسوله فان له نارجهنم خالدين فيها ابداً. (پ ۲۹ ركوع۲ ا الجن۲۳)

مرذاناصراحمس

مرزا ناصر احمد سے بتائیں کہ جب نی کی قوت قدسیہ نی تراش ہے اور آپ کے زبردست فیضان سے نی بن سکتے ہیں پرخاتم النجیل میں بین جمع کا میغہ ہے تو آپ کے فیضان ہے کم از کم تین چار پیغیبرتو بننے چاملیں تھے۔ جب کہ آپ مرزا غلام احمد قاویا نی کے بغیرکسی کانبی ہونا قیامت تک تنکیم ہیں کرتے۔

اوراگرآپ مرف مرزاغلام احمدقادیانی بی کوظلی نبوت دیے ہیں کہ سرور عالم كا بوراعكس مرزا غلام احمر قادياني ميس آسميا تو پمرسرور عالم الطبية تو صاحب شريعت اورفضل الانبياء تقيق مرزاغلام احمد قادياني كول ذى عمل كےمطابق صاحب شريعت نبي نه موں اور كيون حضوركي مطابقت سيظلى طور پرافضل الانبيا و نه مون؟

سس جب مرزابشیرالدین محمود نے (هیقته النو ت منحد ۱۸۸) میں تکھاہے کہ حضرت عیلی عليه السلام كي پيشكوكي (ومبشسر أبوسول ياتي من بعدى اسمه احمد القفآ يت٢)ك مصداق مرزارسول ہیں۔تورسول کے اٹکارہے کیسے ملت کے اندررہ کرمسلمان رہ سکتے ہیں۔

ورحقیقت المل کے اشعار جومرزا قادیانی کے سامنے پڑھے مکے اور جن کی مرزا غلام احمد قادیانی نے تصدیق کی۔اس بات کے مظہر ہیں کہ مرزائی غلام احمد کوخودسرور عالم مباللہ ہے ہمی افضل تصور کرتے ہیں۔المل کے اشعاریہ ہیں۔

اورآ کے سے ہیں بڑھ کرا بی شان میں م م م ال آئے ہیں ہم میں غلام احمد کو دیکھے قادیاں ہیں محم د کیمنے ہوں جس نے المل (بدرقادیان نمبر۳۳ ج ۲ ص۱۵۲۲ کوبر۲ ۱۹۰)

ان كفريرعقا كدوخيالات كى وجد سے مرز اغلام احمد قاديانى اوراس كے مانے والے ( قادیانی ولا ہوری) قطعی کا فراور ملت اسلامیہ سے خارج ہیں۔

ختم نبوت

تیرہ سوسال ہے دنیا بھر کے مسلمان اس بات پر شنق تھے کہ سرور عالم اللہ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے اور ہرز مانہ میں ایسے مدعیوں کو اتمام جبت کے بعد سزا دی گئی۔اس

امت نے تیرہ سو سزائے موت د کی چنداورنظائیر

مئله میں مرزا قادیا فر

مسيلمه كذاب حجوب

اس نے نبوت کا دعو

محابدانصار ومهاجر

شہادت نوش کرکے

دوسرے جھوٹے ما

ہے میں تعلیم دی می

نهيس كرسكتا اوربيدة

نے نبوت کا دعویٰ ا

وفتت سمي حاتم اور

کا ہے۔نبوت مست

امتی نی ہونے کا،

غيرمستقل يا تالع '

اس وف

اسلام 🕈

مسيلمه كذاب

م ..... آپ نے وی کے مدينه طيبه يهجانوا

( تاریخ طبری ج سيار

كذاب سے ل مسلمان ہوکرفور

مئلہ میں مرزا قادیانی کے ادعاہے پہلے اہل علم اور عام اہل اسلام میں کوئی اختلاف ندتھا۔ مسلمہ کذاب

اسلام میں سب سے پہلا اجماع ای مسئلہ ختم نبوت پر ہوا جبکہ تمام مسلمانوں نے مسلمہ کذاب جبوئے می نبوت کے مقابلے میں خلافت صدیقیہ میں جہاد ہالسیف کیا۔ چونکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اپنے گر در بیعہ قوم کی چالیس ہزار جماعت جمع کردی تھی۔ تمام صحابہ انفسار ومہا جرین نے اس سے جہاد کرنے پر اتفاق کیا۔ اور ہزاروں صحابہ نے جام شہادت نوش کر کے مسلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کا قلعہ مسہار کردیا۔ نیز مسلمہ کذاب کے علاوہ دوسرے جبوٹے کہ عالی نبوت کے ساتھ بھی حماد کیا۔ اور ہمیشہ کے لیے اہل اسلام کو ملی طور سے بیعوٹے مرعیان نبوت کے ساتھ بھی حماد کیا۔ اور ہمیشہ کے لیے اہل اسلام کو ملی طور سے بیعوٹے مراک کی کہ اسلام کا مشابی کی ہے کہ ان کے حدود اقتد ار میں کوئی فیض دعوئی نبوت نبیس کرسکما اور یددعوئی کفر صرت کا اور موجب جہاد ہے چنا نچہ بعد کے کسی زمانے میں بھی جس کس نبوت نبوت کا دعوئی کیا تو اس کے دعوے کو ہرواشت نبیس کیا گیا۔ بلکداس کو تحت سزادی گئی ۔ کسی وقت کسی حاکم اور کوئی کسی خوت سے بیدریا فت نبیس کیا گیا۔ بلکداس کو تحت سزادی گئی ۔ کسی کا ہے۔ نبوت مستقلہ ہے یا غیر مستقلہ تو بھی یا غیر تشریعی ۔ مستقل نبی یا غیر مستقل تا ہے نبی کا اس کے جم م ہونے کے لیے کافی تھا۔

اس وفت سے بہتفریق کسی کے ذہن میں نہتھی کہ بروزی نبی آسکتے ہیں یا تشریعی یا خیر ستقل یا تشریعی یا خیر ستقل یا تشریعی اللہ ہی ہیں۔ جس کو خیر ستقل یا تالح نبی یا امتی نبی۔ بیسب الفاظ دعویٰ نبوت کو ہضم کرنے کے لیے ہیں۔ جس کو امت نے ان کو امت نے ان کو سوسال تک نا قابل برداشت قرار دیا اور ہروورکی اسلامی حکومت نے ان کو سزائے موت دی۔

چنداورنظا ئير

۲ ..... اسود عسنی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ سرور عالم اللے کے میم سے تن ہوا۔ اور آپ نے وی کے ذریعہ سے خبر پاکر صحابہ کرام گوا طلاع کردی لیکن جب قاصد خوشخبری لے کر مدینہ طیبہ پنچا تو سرور عالم بھاتھ وصال فر ما چکے تنے۔

(تاریخ طبری جهم ۲۵۰ پیروت، این اثیر جهم ۲۵۰ ۳۰۲۰ پیروت بن خلدون جهم ۳۹۵ - ۰ ت) ۳..... سجاع بنت الحارث قبیله بنی تمیم کی ایک عورت تمی نبوت کا دعویٰ کی به کذاب سے مل گئی۔ بعد از ال مسلمانوں کے لشکر کے مقابلہ میں روپوش ہوگئی اور بالا آحر مسلمان ہوکرفوت ہوگئی۔
(این اثیر جهم ۲۰۱۳ ۲۰۱۸) جو خدااوراس كرسول كى نافر مانى بي تو اس ك ليے جنم كى آگ جس ميں بميشر بيں مع ـ

وت قدسید نی تراش ہے اور آپ کے میں میں مین جمع کا میغہ ہے تو آپ کے جب کرآپ مرزاغلام احمد قادیانی کے

ت مقد ۱۸۸) یس لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰی دی اسمہ احمد الشف آیت ۲) کے ت کے اندرہ کرمسلمان رہ سکتے ہیں۔
کے سامنے پڑھے شکے اور جن کی مرزا ہیں کہ مرزائی غلام احمد کوخود سرور عالم میں۔

کے سے ہیں بڑھ کراپی شان میں احمد کو دیکھے قادیاں میں رقادیان نبر ۲۳ جس ۲۵،۱۳ کو بر ۱۹۰۷) ام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے اح ہیں۔

ت پر شنق تنے کہ سرور عالم اللہ کے ابعد کواتمام جمت کے بعد سزادی گئی۔اس اصطلاح تجمي خودا بعدازاں نی غیرا نيوت كياطرف تر كوموااورآ خركار قادیانی کی کتابور ی اصطلاح ممڑ ک مثيل يمي ذات ثر ناجار کہلانے کی سعی ک ہے کہ پہلے پیمبرو ىيىن نبوت تو لى\_ کے بھی پر فیجاڑا برداشت بی نبیس دارالعلوم ديوبندكم مطالعه کریں۔جز تعيانيف فختم نبور ازمطومات ادرم واجين-ختم نبوت کے س

ماك

النبين() احزاب

تعالیٰ کےرسول ا

مخار بن الى عبيد تقفى اس نے دعوى نبوت كيا اور ٢٤ ه مل حضرت عبداللدابن (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۵) زبیر کے عم سے آل ہوا۔ مارث بن معید کذاب دشقی۔اس کوعبدالملک بن مروان نے قبل کر کے عبرت کے ( تاریخ این عسا کرج ۲ ص ۱۵ احالات حارث بن سعید الکذاب نمبر۱۰۱) عبدالملك بن مروان دشقی خود تا لبی تنے اور سينکر وں صحابة کوانموں نے ویکھا اور ان ہے حدیثیں روایت کی تعیں۔ ۲ ..... مغیره بن سعید عجل اور زنبیان بن سمعان یتمی رونوں نے بشام بن عبدالمالک کے زمات خلافت میں دعوی نبوت کیا عراق میں ان کے امیر خالد بن عبدالله قسری نے ان کولل کیا ہشام بن عبدالملک کی خلافت کے وقت جلیل القدر تابعین اورا جلہ علما وموجود تھے۔ (طبری چهص۱۲۱۲) خیرالقرون کے بعد خیرالقرون محابہ، تابعین، اور تع تابعین کے بعد دوسرے ادوار میں بھی مسلم تحرانوں نے جموٹے مدعیان نبوت کا بھی حشر کیا۔ ايران يس بهاء الله كا انجام برا بوا- اورآج بحى وبال بهائي فرقه خلاف قانون كابل مين تومرزائ قاديان كي نبوت كي تقيدين كرنے والے عبد الطيف كو بھي قل كرديا كيا \_سعوى عرب على قاديانيول كدافط يريابندى ب\_ بہر حال تمام عالم اسلام نے شام، عراق، حریث شریفین، کائل، ایران اور مصرتک کے علماء کرام اور سلاطین عظام نے جموئے مدعیان نبوت کے قبل کی جمایت وتصویب کی۔ اس

ولائل ختم نبوت

مسئلہ ختم نبوت کے لیے دلائل کی ضرورت نہتی۔ کیونکہ یہ بدیریات اور ضروریات
دین میں سے ہے۔ سب جانتے تھے کہ سرور یہ لم علیقہ کے بعد کوئی نی نہیں بن سکتا۔ اور جو
دعویٰ کرے اس کی سزاموت ہے۔ انگم این محملہ ری سے قائدہ اٹھا کریا خودا تگریزوں کے ایما
سے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ دعویٰ بھی اس نے تدریجا کیا۔ پہلے میافہ
اسلام بنا، پھر محدث بنا، پھر مثیل سے بنا اور بعد میں خودستقل سے موجود بن بیٹھا اور سے موجود کی

ملك بين مرزاغلام احدقادياني صرف انكريزكي پشت ينابي سے بچار ہا۔

اصطلاح بھی خودای نے ایجاد کی ہے۔ پڑائی کمایوں میں اس اصطلاح کا دجود ہی ٹیس ہے۔ بعدازاں نی غیرتشریس، نی بروزی، نی امتی، ہونے کا دعویٰ کیا اور بجازی نبوت سے اصلی نبوت کی طرف ترتی کرلی۔ پھرصاحب شریعت نی بن گیا۔ پھرخدا کا بیٹا ہونے کا الہام بھی اس کوہوااور آخر کارخواب میں خود خدا بن گیا اور زمین و آسان پیدا کیے۔ یہ یا تیس مرزاغلام احمد قادیانی کی کمایوں میں پھیلی ہوئی اور عام شائع وذائع ہیں۔

جب مرزاغلام احمد قادیانی کوآنے والے حضرت بیسیٰ علیدالسلام کی جگہ خود کسیح موعود کی اصطلاح گمر کرخود کسیح موعود بننے کی ضرورت محسوس ہوئی تو بات یوں بنائی۔آنے والے کا مثیل یکی ذات شریف ہے۔ مگر دو تو نبی تھے۔ یہاں تو انگریزی دفا داری بی تھی۔

ناچار نی بننے کے لیے فناء فی الرسول ہونے کی آٹر لی اورخود عین محمد بن کرنی کہلانے کی سعی کی۔ آخری سہارا جومرزا غلام احمد قادیا فی نے لیاوہ استی نبی کا ہے جس کا معنی سے کہ پہلے پیغیروں کو براہ راست نبوت ملتی تھی محر جھے سرور عالم اللہ تھا تھا کہ اتباع سے ملی ہے۔
لیخی نبوت تو ملی ہے۔ محرحضوں کی برکت سے علاء کرام نے مرز غلام احمد قادیا فی کی اس ولیل کے بعض پر نیچے اڑا دیتے ہیں۔ حقیقت سے ہے کہ کوئی مسلمان سرور عالم اللہ تھے ہیں۔ حقیقت سے ہے کہ کوئی مسلمان سرور عالم اللہ تھے ہے۔ بعد کسی کا نبی بنتا برواشت ہی نبین کرسکتا۔ بید مسئلہ ایسا ہے کہ جس پر ساری است کا اجماع ہے۔

اس مسئلہ کے تعصیلی ولائل کے لیے آپ مولانا مفتی محر شفیع صاحب سابق مفتی وارالعلوم دیو بندگی کتابیں فی نبوت فی القرآن بنتم نبوت فی الدوارکا دارالعلوم دیو بندگی کتابیں فی ختم نبوت فی القرآن بنتم نبوت اور ختم نبوت فی الدوارک مطالعہ کریں ۔ جن کی کا پی لف طلا ہے۔ یا مجر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کا عملوگ کی تصانف ختم نبوت اور حضرت علامہ انورشاہ صاحب کی کتابیں تو اس سلسلہ میں لاجواب پر از معلومات اور مرزائیوں پر جمت قاطع ہیں ۔ ہم یہاں اسمبلی کی ضرورت کے تحت کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

ختم نبوت کے سلسلہ میں بنیادی آیت کریمہ

ماكان محمد ابا احدٍ من رجا لكم ولكن رصول الله وخاتم النبين0 احزاب٠٠٠

آپ کی صاحبز ادبیاں تھیں۔ اور بچ بچپن میں میں فوت ہو مجے تھے۔ حضرت زید

لی نبوت کیا اور ۲۷ ه میس حضرت عبدالله این ( تاریخ انخلفا یم ۱۸۵)

لوعبدالملک بن مردان نے آس کر کے عبرت کے ۱۵۲ م ۱۵۲ مالات مارث بن سعیدالکذاب نمبرا ۱۰) پایتے اور سینکڑوں محابہ کو انھوں نے ویکھا اور

ان تتی ۔ دونوں نے ہشام بن عبدالما لک کے ) کے امیر خالد بن عبداللہ قسر ک نے ان کوقل کیا مرتابعین اورا جلہ علی موجود تنے ۔

(طبری چهم ۱۱۲،۱۷۳)

تا الیمین کے بعد دوسرے ادوار میں بھی مسلم ا۔ ۔ اور آج بھی وہاں بہائی فرقہ خلاف قانون

ن کی تعمد این کرنے والے عبدالطیف کو ہمی آتل این پابندی ہے۔ اِق، حرین شریفین، کابل، ایران اور معر تک ن نبوت کے آل کی حمایت وتصویب کی۔اس ت بنائی سے بچار ہا۔

رت نہ تم کی کونکہ یہ بدیمیات اور ضروریات معلقہ کے بعد کوئی نی نہیں بن سکتا۔ اور جو ری سے فائدہ اٹھا کریا خودا تگریز وں کے ایما ۔ یہ دعوی بھی اس نے تذریجا کیا۔ پہلے مبلغ ب خودستقل سے موعود بن بیٹھا اور سے موعود کی

بن حار الله إلى بينا بنالم تعديس كوآب في آزادكر كم معنى بينا بنالم اتعار جنانج اوك ان كو زید بن محمر کہنے لگ مکئے سے مرقر آن یاک نے جومرف اورصرف حقیقت پرلوگوں کو جلانا عابتا ہے۔ایا کنے سے روک ویا۔اب لوگ ان کوزید بن حارثہ کنے لگ محے حضور اللہ نے ان کی شادی اپنی پھوچھی زاد بہن حضرت زینٹے سے کرا دی۔ کین خاوند بیوی میں اتفاق نہ ہو سکا۔ حضرت زیڈ نے انھیں طلاق دے دی۔ اب ایک آزاد کردہ غلام سے ایک قریثی عورت کی شادی محرطلاق \_ دو طرح سے حضرت زینب رضی الله عنها براثر برا \_ محرآ ب الله ف ان سے تکاح کرلیا جس سے حضرت زینٹ کی تمام کدورتیں دور ہو گئیں ۔ محر مخالفین نے بوا پرد پیکنڈہ کیا۔ کدمنہ بولے بیٹے کی ہوی ہے آپ نے نکاح کرلیا۔ اس پراس آ سے نودھ ماددھ اور پانی کا پانی کردیا۔ فرمایا۔ کد حضور اللہ کسی کے باپ نہیں ہیں۔ یعنی زبان سے کہد دیے سے حضرت زید کے حقیقی باپنیس بن سکتے کہ نکاح تا جائز ہوجائے۔ پھر پیغیر کی شفقت مجی باپ سے زیادہ ہوتی ہے اور آپ کی شفقت ساری امت کے لیے ہے کہ آپ اللہ تعالی کے رسول میں اور بیشفقت کہیں ختم بھی نہ ہوگی کوئکہ تیا مت تک آپ کے بعد کئی کونی بنا نہیں ہے۔اس لیے آپ قیامت تک کے لیے تمام امت کے روحانی باپ پیغبراور بہترین شفیق ہوئے اور بیوہم کہ جب آپ روحانی ہاپ ہوئے اور امت روحانی اولا دہوئی تو روحانی وراثت لیعنی نبوت بھی جاری روعتی ہے۔اس ارشاد سے وہ وہم بھی رقع ہوگیا۔ نیز اس فرمان سے کہ آپ نبیوں کوختم کرنے والے ہیں۔ بدورافت بھی نہیں رہے گی اس کیے حضرت عمر اور حضرت علی نی نہیں ہوئے۔

آيت كالمعنى

آیت کامنی اور مختر مغہوم بیان ہوگیا۔ یکی آیت وہ مرکزی آیت ہے جس نے سرورعالم اللہ کا منی اور مختر مغہوم بیان ہوگیا۔ یکی آیت وہ مرکزی آیت ہے جس نے سرورعالم اللہ کے بعد نبی بننے کے تمام دروازے بند کردیئے ہیں۔ اگر کسی نے ان تمام کا استیعاب کرتا اور پوراد کھینا ہوتو ہم نے فتم نبوت فی القرآن ساتھ منسک کردی ہے۔ اس بیل سوآ بھوں سے بیٹا بت کیا گیا ہے کہ آپ نے نبیوں کی تعداد بوری کردی ہے اور آپ خاتم النہین ہیں۔ ہم یہاں صرف مختر الکے آیت کریمہ پر بحث کریں گے۔

قرآن کی تغییر قرآن ہے:

یقرآن کے معانی کے بیان کامسلمداصول ہے کہ پہلے ہم ید یکھیں مے کر آن کا ای آیت کامعی خود رآن سے کیامعلوم ہوتا ہے واس اصول کے تحت ای آیت "ولکن

7-7

رسول الله و: تفامير چن درن تمام نبيوں کوشم واضح کردیا کدآ بی بندہو گئے۔ بالکل صاف ہوگ

فل کون مجرسکتا۔ انسہ سید شلشوں خساتسہ دسرمسا

(۲)اس دمویٔ کرنابی (۳)وه وجا امت پیس به کردمونگ

(۱) که خاتم ا

نے ارشاد فہ بیفر مایا کہ ج

محےاوربعفر

سروردوعالم علفته كأتفبير

ظاہر ہے کہ جس ذات مبارک پر قرآن نازل ہواان سے بڑھ کراس قرآن کامعنی کون مجھ سکتا ہے۔ بیاصول بھی سب سے مسلم ہے۔اب آپ حضور کی تغییر سنے۔مسلم شریف کی حدیث ہے جس کی صحت میں کلام نہیں ہے۔

انسه سیکون فی امتی کذابون مختی بات بر ہے کہ میری امت میں المشوں کلهم یزعم انه نبی وانا تمیں کذاب (جموئے) ظاہر ہول خساتسم النبیین لانبی بعدی کے ہرایک کازعم بیہ ہوگا کہ میں نی السرمدی ج۲ ص۳۵ بساب ماجاء ہوں حالاتکہ میں خاتم النبیین ہول۔ لاتقوم الساعة حتی بخوج الکذابون) میرے بعدکوئی نی تیمیں۔

اس مبارک می اور کفرشکن حدیث سے چند با تیں معلوم ہوئیں۔ (۱) کہ خاتم النمین کامعنی ہے لائی بعدی کمیرے بعدکوئی نی نہ ہوگا۔

(۲)اس کے کذاب و د جال ہونے کی نشانی ہی ہے ہوگی کہ وہ کیے گا کہ بیس نبی ہوں اس کا ہے دعویٰ کرنا ہی اس کے جمو نے اور د جال ہونے کے لیے کافی ہے۔

(۳) وہ د جال و کذاب میری امت میں سے لکیں گے۔اپنے کوامتی نبی کہیں گے۔اگر حضور کی امت میں ہونے کا دعویٰ نہ کریں تو کون ان کی بات پر کان دھرے۔ان الفاظ سے امتی نبی کے دھویگ کیا۔

اس حدیث میں آپ نے بیٹیں فرمایا کہ میری امت میں بعض جموئے نی آئیں کے اور بعض سی بعض جموئے نی آئیں کے اور بعض سیچ بھی ہوں گے۔ دیکھناان کا اٹکار کر کے سب کے سب کا فرند بن جانا ند آپ نے ارشاد فرمایا کہ بروزی فلی عکسی اور غیر تشری نی ہوں تو کذاب و دجال نہ کہنا۔ ند آپ نے بیفر مایا کہ تیرہ سوسال تک سب دجال ہوں گے۔ بعد والوں کو مان لینا۔ اور اگر کوئی فض نبوت بیفر مایا کہ تیرہ سوسال تک سب دجال ہوں گے۔ بعد والوں کو مان لینا۔ اور اگر کوئی فض نبوت

دآپ نے آ زاد کر کے معمنیٰ بیٹا بنالیا تھا۔ چنا نچہلوگ ان **کو** اُن یاک نے جومرف اور صرف حقیقت پرلوگوں کو جلانا اب لوگ ان کوزید بن حارثہ کہنے لگ گئے رحضور اللہ نے نرت نہنب<sup>ع</sup> سے کرا دی۔ کیکن خاوند بیوی میں ا نفاق نہ ہو ےدی۔ابایک آزاد کردہ غلام سے ایک قریقی عورت فرت نامنب رضی الله عنها پراثر پرا - پرآب الله نان منب کی تمام کدورتی دور ہو گئیں۔ مرخالفین نے بدا دی سے آپ نے تکاح کرلیا۔اس براس آیت نے دود ۔ کہ حضورہ ایک کی کے باپ نہیں ہیں۔ یعنی زبان سے کہہ یں بن سکتے کہ نکاح نا جائز ہوجائے۔ پھر پیغمبر کی شفقت بكى شفقت سارى امت كے ليے بركر آپ الله تعالى بنی نہ ہوگی کیونکہ تیا مت تک آپ کے بعد کسی کو نبی بنا ے کے لیے تمام امت کے روحانی باپ پیغیر اور بہترین وحاتی باپ ہوئے اور امت روحانی اولا دہوئی تو روحانی ب-اس ارشادے وہ دہم مجی رقع ہوگیا۔ نیز اس فرمان ہیں۔ یہ ورافت مجمی جیس رہے گی اس لیے حضرت عمر اور

ا بیان ہوگیا۔ یمی آیت وہ مرکزی آیت ہے جس نے موروازے بند کرویتے ہیں۔ اگر کسی نے ان تمام آیات نے قتم نبوت فی القرآن ساتھ منسک کردی ہے۔ اس میں آپ نے نبیوں کی تعداد پوری کردی ہے اور آپ خاتم آیت کریمہ پر بحث کریں گے۔

ن کامسلمداصول ہے کہ پہلے ہم یددیکھیں مے کرقر آن مطوم ہوتا ہے تو اس اصول کے تحت اس آیت "و لسکن

کا دھوئی کر کے اگریز کے خلاف کڑنے اور جہاد کوترام کہ کرساری دنیا بھی کٹر پہنچائے تواس اگریزی نبی کو بھی مان لیما اور رید کہ تیرہ سوسال تک جھوٹی نبوت بند ہے بعد میں آزادی ہے (معاذ اللہ) بہر حال جناب خاتم النبین علقہ کی اس پاک حدیث نے مخالفین ختم نبوت کے سارے وسوے خاک میں ملادیئے۔

نى كريم الله كادوسراارشاد

آپگادوسراارشادمجی ملاحظ فرمائمیں کہ جو بخاری اورسلم دونوں میں ہے۔

حضرت ابو ہریہ ہے روایت ہے کہ آ تخضرت میں اور پیغیروں کی مثال ایک ایسے کی کے بیغیروں کی مثال ایک ایسے کی کی ہو۔ اس کو این کی کی گھر چھوڑ دی گئی ہو۔ اس کو دیسے قال ہے اس کی بیٹی والے تجب کرتے ہیں کہ کسی انجی تعمیر ہے۔ ہاں ایک اینٹ کی جگہ فال ہے (کیوں چھوڑ دی گئی) تو میں نے اس اینٹ کی جگہ پر کر دی۔ اور میرے دریے جاور میں خاتم کی جگہ پر کر دی۔ اور ایک روایت میں ہے تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم آنہیں ہوں۔

حدیثی نکته

اس مبارک

مرزاكي ايو

افسوس ـ

والون ہے ہے آپ ۔ رہنے کی ہات فرمائی ۔ا

ء كدخاتم كالعنتي سابقير

قوت نی زاش رہے گ

حضرت عيبني عليه الصا

بیانوں سے بازنیں

قادمانی آئیں مے

کوشش کریں سمے؟

باری باوی خدا کے

إعتراض موكا كتمم

باتحه جوز كركمزابو

نے صرف بیا لیک ؟

يەمرف مثال ختم طرح بےحس وحرَ

اور حضور الله ک

نوازی کے لیےج

زنده رکه کر پحرآ.

اس میں وخل و بر

مرزائج

عن ابى هريرة قال قال رسول الله خلية مشلى ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعبون من حسن بينانه الاموضع تلك اللبنة فكنت انا سددت موضع اللبنة فكنت انا الرسل وفي رواية فانا اللبنة وانا خاتم النبيين ٥ (مسلم ج٢ ص٢٣٨ باب ذكر كونه خاتم النبيين)

اس حدیث نے تو خاتم انعمین کامعنی حسی طور پر بیان فرما دیا کہ نبوت کامحل پوراتھا صرف ایک این نے کی جگہ باتی تھی۔ وہ حضور سے پوری ہوگئی۔ اب مرزا قادیا نی اس محل بھی کھسنا چاہتا ہے محرکون کھنے دیتا ہے۔ مرزائیوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں کیڑے تکا لتے اور کہتے ہیں کہ صاحب لولاک کی شان اور ایک چھوٹی می اینٹ کو کیا نبیت ۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ بیمثال تو آپ نے سارے جہال کی بیان نہیں کی صرف تعران بیا و کی بیان کی مرف تعران بیا و کی بیان کی سے دوبالا تعران بیا و کی بیان کی ہے۔ پھران مرزائیوں کو کیا معلوم ہے کہ اس ایک اینٹ کی کتنی جگہ ہے۔ وہ کتنی بڑی ہے۔ وہ کتنی بڑی ہے۔ میں ساراحسن ایس ایک اینٹ سے دوبالا کیون نہیں ہوسکا۔

ر جہاد کوحرام کہ کرساری دنیا میں لٹریچر پہنچائے تو اس وسال تک جمو ٹی نبوت بند ہے بعد میں آزادی ہے میں کا س ماک حدیث نے خالفین ختم نبوت کے

سیالیہ میں اس پاک حدیث نے مخالفین ختم نبوت کے

فرمائیں کہ جو بخاری اور مسلم دونوں میں ہے۔ پل حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اء آنخضرت مالیا کے میری اور پیغبروں کی مثال ایک ایسے کل کے ہو کر نہایت خوبصورت بنایا گیا ہو۔ گر ایک مد اینٹ کی جگہ چیوڑ دی گئی ہو۔ اس کو دیکھنے والے تجب کرتے ہیں کہ کیسی اچھی تغیر ہے۔ ہاں ایک اینٹ کی جگہ

فالی ہے (کیوں چھوڑ دی گئ) تو میں نے اس اینك كى جگه پركر دى۔ اور ميرے ذريعے پيغبرختم كرديتے مجے اور

ایک روایت ش ہے تو میں وہ اینٹ ہوںاور میں خاتم انٹھین ہوں ۔۔ نسبیا سان فیاں کر سرمجا

کامعنی حسی طور پر بیان فر مادیا که نبوت کامل پوراتها ارسی کستاری اس کل بین گستا کی پاس اس کا کیا جواب ہے۔ بخاری اور مسلم کی مماحب لولاک کی شان اورا کیک چھوٹی کی اینٹ کو کیا لو آپ نے سارے جہال کی بیان نہیں کی صرف کی کیا معلوم ہے کہ اس ایک اینٹ کی کتنی جگہ ہے۔ کی کئی جگہ ہے۔ کی اس ایک اینٹ کی کتنی جگہ ہے۔ کی کان ماراحسن ایک ایک اینٹ سے دوبالا

حدیثی نکتہ
اس مبارک حدیث نے بیروہم بھی دور کر دیا کہ آیت خاتم انھین کا تعلق آنے
دانوں سے ہے آپ نے تمام آنے والے پنجبروں کا ذکر کے صرف ایک این کی جگہ خالی
د انون سے ہے آپ نے تمام آنے والے پنجبروں کا ذکر کے صرف ایک این کی جگہ خالی
د بنے کی بات فر مائی ۔ اور اپنچ کو آخری این فر ماکر خاتم انٹیبین فرما دیا ۔ مطلب صاف ہو کیا
د بنے کی بات فر مائی ۔ اور اپنج کو آخری این فرما در آنے والوں سے بیس ہے کہ آپ کی مہر اور قدی
د کر خاتم کا تعلق سابقین سے ہے۔ لاھین اور آنے والوں سے بیس ہے کہ آپ کی مہر اور قدی
توت نی تر اش ر ہے گی اور آپ کی مہر سے لوگ نی بنا کریں گے اور امتی نی کہلائیں گے۔

مرزائی گفریر گفر

مرزائی ابوالعطاً جالندهری نے اس مدیث کے سلسلہ میں الکھا ہے کہ آخری زیانہ میں مرزائی ابوالعطا جالندهری نے اس مدیث کے سلسلہ میں تو جگہ خالی شہوگی وہ کہاں ہوں معزب میں تو جگہ خالی شہوگی وہ کہاں ہوں مرز

افسوس ہے کہ مرزائی گندی اِ توں سے اور خاص کر پیٹیبروں کے بارے میں غلط
بیانیوں سے باز نہیں آتے۔ پہلے تو آپ و یہے ہی اس کا جواب سی لیں۔ جب مرزا غلام احمد
تا دیانی آئیں گے اور کسی این کی جگہ خالی نہ ہوگی۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کہاں گئے ک
کوشش کریں ہے؟ یہ ایسی ہی بات ہوئی چسے ایک میراثی نے بات بنائی تھی کہ جب انبیاء سب
باری باوی خدا کے سامنے سے گزرجا کیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی باری آئے گی تو اس پر
اعراض ہوگا کہ تممارا تو نام فہرست ہیں نہیں۔ تم کدهر سے نبیوں میں رہے ۔ تو فوراً شیطان
باتھ جوڑ کر کھڑ ا ہوجائے گا کہ یا الی آپ نے کم ویش ایک لاکھ چوٹیں بڑار پیٹیمر بھیج۔ میں
نے صرف یہ ایک بھیجا تھا اس کو تو دا شل کراو۔

یے صرف پر ایک بینجا عال اودوں کا بدات اور است کو مخانہ ہوں۔اور مختیقی جواب ن لو۔
مرزائیو! پنیمبروں کا ندات اور امت کو سمجانے کے لیے اس سے پنیمبراین نے کا
میرصرف مثال ختم نبوت کے کل کی ہے۔اور امت کو سمجانے کے لیے اس سے پنیمبراین نے کا
طرح بے حس وحرکت اور بے جان ٹابت نہیں ہوتے۔نبوت کا کل مع حضرت میسی علیہ السلام
اور حضور میں اور لیے کھمل ہو چکا ہے۔ وہ تعداد پوری ہو چکی ہے۔ آخری نبی کی عزت
نوازی کے لیے جس پرانے پینیمبرکو لے آئے۔ پنیمبرآخرالز مان کی عزت افزائی کے لیے ان کو
زندہ رکھ کر پھر آپ کی امت کی الداد کراکروہ صاحب افتیار ہے۔ مرزائی کون ہوتے ہیں جو
اس میں فتل دیں۔ بحث کو علیحہ ہ مسئلہ حیات میسی این مربم علیہ السلام میں مفصل دیکھئے۔
اس میں فتل دیں۔ بحث کو علیحہ ہ مسئلہ حیات میسی این مربم علیہ السلام میں مفصل دیکھئے۔

44

**--** 4

المماسة

حفرت الوجريره رضى الله تعالى عنه فرمات بين كه سرور عالم الله في في فرمايادات لوكو (سنو) بات بيب كه نبوت بين سے صرف مبشرات باتى ره كي بين -

استنعال كرنے

ے ان کا م**ت** 

ے برفراذ کر

ہےاس سے

خلاصه بيهوأ

بعض اولياء

ے\_مطلب

-کوانسان -

سب كوحيوا

اعضاءكو

ہے۔ جمرا

بېرمال:

غلام احمد دونوں کو

قطره بمج

كوكي هخ

ووثول

نہیں َ

حضوا

عن ابسي هريرة رضى الله تعالى عن ابسي هريرة رضى الله خليلة على عنه عنه قال قال رسول الله خليلة يا ايها الناس انه لم يبق من النيوة الا السمبشرات. (رواه السخسارى في كتاب النعيرج 1، ص 1 9 1)

ایک روایت میں ہے کہ سرور عالم اللہ ہے ہوجھا گیا مبشرات کیا ہیں۔آپ نے فرمایا: ''ا چھے خواب جومسلمان دیکھے یا دوسرااس کے لیے دیکھے۔''

ایک روایت میں ہے کہ شرات نبوت کا چمیالیسوال حصہ ہیں۔ بہرحال نبوت کے اجزا كوالله تعالى بى جانع بين \_ نبوت ،شرف بمكلا مى ، اسرار الهيه تقذير اور اسباب ، مخلوق اور خالق كاتعلق ، نبوت كا واسط بياوراس تتم كيمباحث ..... بهاري عنول اورا فهام سے بهت بلند میں۔انسب کوراز میں رکھا ممیا۔ دواجز اظاہر کیے محتے۔اچھی اور کی خواہیں۔کون ہے جوان نیبی امور کے بارے میں خواب کی اطلاعات کی حقیقت بیان کر سکے۔ دوسراجز مکالمات الہیہ ہے۔ ندرب العزت جل وعلا کی ذات ہمارے احاط علم میں ہے اور نداس کی صفات اور خاص كرمكالمه البيرة خربيمكالمكس طرح موتاب بالشافدرب العزت جل وعلاس، طائكه توسط ہے، دل میں القامہ، پردے کے پیچے ہے یا غیب کی آوازیں سنائی دیے ہے، پھر ہر ا کے کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ ہمارے خیال میں بیمقام قرب اور مقام معیت کی ہاتیں ہیں۔ بهرحال بداجزا ونبوت بین برجزیات نبوت نبین بین برخی جس منم کا موجا ہے صاحب کتاب و صاحب شريعت مورجيم موى عليه السلام وغيره - جاب بغيرشرييت وكتاب موجيم بارون اور سارے انبیا می اسرائیل۔ بیاملاح فلق کے لیے ماجور ہوتے ہیں ان سے مکالمہوتا ہے۔ ان كومبعوث كيا جاتا ہے اور نبوت كا منصب عطا موتا ہے۔ ان يروه وحى آتى ہے جو فرشته یغیروں پرلاتا ہے۔ بیٹر بعت کے اجراء کے لیے مامور ہوتے ہیں۔ان کا وی میں شریعت ک باتیں ہوتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عہدہ نبوت پر فائز ہوتے ہیں۔ان دولوں نبولوں کو اولیا وکرام شریعی نبوت کهدریت بن اوردونو ل کوبنداورخم بتاتے بیں۔

عام الل علم كلام ، علم شريعت والي بهلى كونبوت تشريعي اور دوسرى كونبوت فيرتشر يعى كتي بين اور و وسرى كونبوت فيرتشر يعى كتي بين اور و لكن و مسول الله و خالع النبيين كي بعدد ونول كونتم بتات بين اولياء كرام بين سي بعض كوشرف مكالم نصيب بوتا بيكن ني اور نبوت كي نام كوفيرني كي لي

حضرت الوہریہ وضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم علی نے فرمایا۔اے لوگو (سنو) بات میں ہے کہ مورات باتی کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باتی دو کئے ہیں۔

Ų

مالم المالة سے پوچھا میامبشرات کیا ہیں۔ آپ نے رااس کے لیے دیکھے۔''

ل کو بنداور ختم متاتے ہیں۔ مہلی کو نبوت تشریعی اور دوسری کو نبوت غیر تشریعی م النہیین کے بعد دونوں کو ختم متاتے ہیں۔اولیاء اے لین نبی اور نبوت کے نام کو غیر نبی کے لیے

استبال کرنے کودہ کر بھے ہیں۔ وہ بھی صرف مکالمات کو نیوت فیرت فیرت کی کہدسیتے ہیں۔ جس

ان کا مقصد ہے ہوتا ہے کہ اللہ تعالی جس ذات مبارک کو نی کا نام دیتا ہے اور منصب نبوت

سے سرفراز کر کے اصلاح طلق کے لیے پرانے یا نظام دی کر کے پیجتا ہے ہیدہ نبوت کی بقاء اور اجراء کے قائل ہیں۔

ہاس سے دھوکا دیا جاتا ہے کہ شخ ا کبر وغیرہ تشریق نبوت کی بقاء اور اجراء کے قائل ہیں۔

طلامہ یہ ہوا کہ ارباب علم و کلام دشریعت جن دو نیوت کی علیحہ و ذکر کر کے تیم ہوجاتے ہیں قو بعض اولیاء ان دونوں کو نبوت تشریعی کہ کرختم بتا دیتے ہیں۔ مقصد دونوں کا ایک بی ہوجاتا ہے۔ جموعہ اجمالہ بالکل صاف ہے کہ انسان کے کی جرومان کہ سکتے ہیں۔ مثلاً محوز ا، گدھا، کی وغیرہ سب کو حیوان کہ سکتے ہیں۔ مثلاً محوز ا، گدھا، کی وغیرہ سب کو حیوان کہ سکتے ہیں۔ مثلاً محوز ا، گدھا، کی وغیرہ سب کو حیوان کہ سکتے ہیں۔ مثلاً محوز ا، گدھا، کی وغیرہ اصفاء کو کہیں گے۔ اب انبیاء کی ہم السلام کی نبوت کے چھالیس اجراء جمج ہوں تو کوئی نبی احدے محمد اور خوان بیا کہ کہا ہے۔ جموعہ اور فضل خداوندی ہے۔ حدیث بہر حال بخاری کی ہواور ختم نبوت کی صاف دلیل ہے بھی تغیر ہوگئی اس پہلی آ یت کی۔ مرز السلام احدے آیک ہی جرورز آئی ابوالعطائے کھا ہے کہ دیکھو پائی کا ایک قطرہ دریا کا جزوب کی خوان کی بیا تھا در دریا کا جزوب کی بائی ہے اور در دائی ای کا ایک قطرہ دریا کا جزوب کی تقیم ہے۔ وادر جزوان کو پائی کہتے ہیں۔ میں انسیار دھوکہ ہے اور جزواور جزی بھی انتی خار دریا گور دریا گور دریا گائی۔ خور دیا کا جزوب کی بیائی ہے اور دریا گھی ہائی ہے اور دریا بھی۔

قطرات پانی کے اجزا و نہیں ہیں۔ پانی کے اجزا ہائیڈروجن اور آسیجن ہیں۔ کیا کوئی فخص ان دواجزاء میں سے کسی ایک کو پانی کہ سکتا ہے۔ جیسے چھوٹا گدھا اور بڑا گدھا دونوں حیوان کے جزئیات ہیں۔ دونوں کوحیوان کہ سکتے ہیں۔ گرگدھے کے کسی جزوکو گدھا نہیں کہ سکتے۔ ابوالعطا مرزائی ہاتنی بنا کرقرآن اور حدیث کا مقابلہ کرتا ہے۔

حضوطي كاجوتماارشاد

بخاری غزوہ توک میں بیرحدیث ورج ہے۔

کیاتم اس پرخوش نیس ہوتے کہتم جھے سے اس طرح ہوجاؤ جیسے ہاردن علیہ السلام حضرت مویٰ علیہ السلام سے تھے۔ بات بیہ کہ میرے بعد نی کوئی فید

الا ترضی ان تکون منی بعنزلة هسارون و مومسی الا الله لا نیسی بعدی 0 (بهخاری ج ۲، ص ۹۳۳، باب غزوه توک)

جب آپ نے غز دہ تبوک کو جاتے ہوئے حضرت علی کو اہل خاند دغیرہ کی گرانی کے لیے چھوڑ اتو حضرت علی نے جی رہے کا جس پر آپ نے ان کو پیغر سنے کومسوس کیا جس پر آپ نے ان کو پیفر ماکر تسلی دے دی۔

حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موئی علیہ السلام کے پہا زاد بھائی تھے۔ اور حضرت موئی علیہ السلام کے تالع نبی تھے۔ متعقل صاحب شریعت نہ تھے۔ نہ صاحب کی بات تھے۔ حضرت موئی علیہ السلام کو وطور پر جاتے وقت ان کونگرانی کے لیے چھوڑ گئے۔ بہی بات آپ نے خضرت علی السلام پیغیر تھے۔ پیغلط آپ نے خضرت علی السلام پیغیر تھے۔ پیغلط فہم اس د متاوی دور فر ما کر ان کی کئی کرادی۔ لیکن چونکہ ہارون علیہ السلام پیغیر تھے۔ پیغلط فہم اس د متاوی دور فر ما دی کہ میرے بعد کوئی پیغیر نہیں ہوسکا۔ کویا تالع غیر متعقل نبی اور بینی اس د متاری آپ کے بعد کوئی تبییں بن سکا۔ آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ نبوت ایک عظیم منصب اور بھاری انعام ہے اور نفش موجہ د اور بخشش سے ماتا ہے۔ اس میں کسی کے اتباع و اطاعت کا دخل نہیں ہوتا۔ مرزا قادیائی نے امتی نبی کی خود ساختہ اصطلاح گئر کر لوگوں کو کا فرینایا ہے۔ است میں سے ہویا ہا ہر جس کو اللہ تعالی چاہے یہ منصب دے دیں وہ نبی ہے، لیکن اب یہ درواز و بند ہو چکا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیائی آپ لیے تو بھی صدیقیت کی گئر کی کھولتے ہیں بھی درواز و بند ہو چکا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیائی اس لیے تو بھی صدیقیت کی گئر کی کھولتے ہیں بھی فنائی الرسول اور آپ کے اتباع کا سہاراؤ ہونڈ تے ہیں۔ یہ سب دجل وفریب اور دوکو کہ ہے۔ فنائی الرسول اور آپ کے اتباع کا سہاراؤ ہونڈ تے ہیں۔ یہ سب دجل وفریب اور دوکو کہ ہے۔ فنائی الرسول اور آپ کے اتباع کا سہاراؤ ہونڈ تے ہیں۔ یہ سب دجل وفریب اور دوکو کہ ہے۔ فنائی الرسول اور آپ کے اتباع کا سہاراؤ ہونڈ تے ہیں۔ یہ سب دجل وفریب اور دوکو کہ ہے۔

الردای پرائے دین میں بیل بتا سلا۔
حضرت الوہری قفر ماتے ہیں سرور عالم
سیاست اور انظام ان کے پغیر کرتے
سیاست اور انظام ان کے پغیر کرتے
حصہ جب ایک پل بتا تو اس کی جگہ
دوسرا آجاتا۔ اور ختیق بات یہ ہے کہ
میرے بعد کوئی نی نیس (البتہ) خلفاء
میرے بعد کوئی نی نیس (البتہ) خلفاء
کو کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہلے جس
کے محابہ نے عرض کیا کہ آپ کا تھم ہم
کو کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہلے جس
سے بیعت کی ہے اس کا حق پورا کرو
دور اگر تمماراحق ادا نہ کریں) تو اللہ
دور اگر تمماراحق ادا نہ کریں) تو اللہ

عن ابى هريسو عن النبى عَلَيْهُ كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء حكما هلك نبى خلفه نبى والله لا نبى بعدى و سيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تامرنا قسال فو بيعة الاول فسالاول اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استوعاهم . (بخارى كابالانياء حام استوعاهم . (بخارى كابالانياء

ونص

نبوتیں نہمیں۔

اعلان کردیا۔ وہ

کریں ہے۔

حضورني كريم

لو كان!

(ترندی شریا

الى حفص عمر:

R\_ = 3 m

واقعی جوہستی،

انبياء ومرسكين

عليم السلام-

حفرت عرب

جنابالم

عس اد

الغد

طهو

تعالیٰ خودان سے رعیت کے متعلق ہو چھ لیں مے۔

فلاہزہے کہ بنی اسرائیل کی نبوتیں حضرت موٹ کے تالی تھیں۔ متعلّ اور تشریعی نبوتیں حضرت موٹ کے تالی تھیں۔ متعلّ اور تشریعی نبوتیں نہ تھیں۔ محرسرور عالم اللے نبی است میں سے ان کی بندش اور ختم ہونے کا بھی اعلان کردیا۔ وہاں سارا کام نبی کرتے تھے۔ یہاں حضور کے بعد خلفاء، امراء، علاء اور اولیاء کریں ہے۔

حضورني كريم علف كاجعثاارشاد

لو کان بعدی نہی لکان عمو . اگر میرے بعد کوئی کی ہوتا تو عمر ا (تری شریف، ج۲، ص ۲۰۹، باب مناقب ہوتے۔

الى حفص عربن انطاب)

صفرت عرق کے محدث ہونے کی تصریح بھی آپٹر ماچکے ہیں کدان سے مکالمات ہوتے سے گرما چکے ہیں کدان سے مکالمات ہوتے سے گر پھر بھی فرمایا کدوہ نی نہیں اور وجہ صرف یہ بتائی کہ میرے بعد نی نہیں ہوسکا۔ واقعی جو ستی مکارم الاخلاق، کمالات نبوت اور تمام اعلیٰ صفات نبوت کی جا مع ہو۔ اور تمام انبیاء ومرسلین سے اصفل اور سب کی سرتاج اور امام ہو۔ الی بی پاک ستی کولائق ہے تمام انبیاء علیم السلام کے بعد آنا اور منصب نبوت کا خاتم ہونا۔

معلوم ہوا کہ محدث بھی نبی نہ ہوسکا نہ کہلاسکتا ہے اور اگر کسی کو بید دعویٰ ہو کہ اس کو محدت بھڑ ہے جبی زیادہ مکالمات کی دولت نصیب ہوئی ہے تواسینے و ماغ کاعلاج کرائے۔

جناب امام الانبياء عليه السلام كاساتوال ارشاد

من ابني هويره ان رسول الله عن ابني هويره ان رسول الله علي الانبياء علي الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنسائيم وجعلت لي الارض طهورا ومسجدا وارسلت ان

ماتے ہوئے حفرت کی گواہل خاندوغیرہ کی گرانی کے وَّں کے ساتھ میچھے رہنے کومحسوس کیا جس پرآپ نے

مرت مولی علیہ السلام کے بچا زاد مجائی ہے۔ اور

متقل صاحب شریعت نہ ہے۔ نہ صاحب کاب

قروت ان کو گرانی کے لیے چھوڑ گئے۔ بہی بات

دادی۔ کین چونکہ ہارون علیہ السلام پیغیر ہے۔ بیغلط

عدکوئی پیغیر نہیں ہوسکا۔ گویا تالع غیر ستقل نی اور

بن سکا۔ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ نبوت ایک عظیم

مین سکا۔ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ نبوت ایک عظیم

مین نہی کی خودساخت اصطلاح گڑ کرلوگوں کو کا فرینایا

مین نہی کی خودساخت اصطلاح گڑ کرلوگوں کو کا فرینایا

مین اس لیے تو بھی صدیقیت کی کھڑ کی کھولتے ہیں بھی

اس لیے تو بھی صدیقیت کی کھڑ کی کھولتے ہیں بھی

ویشرت ابو بھی صدیقیت کی کھڑ کی کھولتے ہیں بھی

دیشرت ہیں۔ یہ سب دجل وفریب اور وموکہ ہے۔

ویک مرزائی پرانے دین ہیں نہیں بتا سکا۔

حضرت ابو ہریز ہون میں نہیں بتا سکا۔

عظرت ابو ہریز ہون میں نہیں بتا سکا۔

عظرت ابو ہریز ہون نہیں بتا سکا۔

عظرت ابو ہریز ہون میں نہیں بتا سکا۔

عظرت ابو ہریز ہون میں نہیں بتا سکا۔

عظرت ابو ہریز ہون میں نہیں بین سرور عالم

معرت الوہری قرماتے میں سرور عالم معرت الوہری قرمائے میں سرور عالم سیاست اور انظام ان کے پیغبر کرتے تھے۔ جب ایک چل بت تو اس کی جگہ دوسرا آ جاتا۔ اور تحقیقی بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نی نہیں (البتہ) خلفاء میرے بعد کوئی نی نہیں (البتہ) خلفاء روامراء) ہوں کے اور وہ بہت ہوں کے صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کا حکم ہم کو کیا ہے۔ آپ نے فرمایا پہلے جس کو کیا ہے۔ آپ نے فرمایا پہلے جس سے بیعت کی ہے اس کا حق پورا کرو رای طرح درجہ بدرجہ ) ان کا حق ان کو دو (اگر تماراحق ادانہ کریں) تو اللہ الخلق كافة وختم بى النبيون. (مسلم، جا، ص٩٩ ا، كتساب المساجدومواضع الصلوة)

میرے لیے طال کر دیا گیا ہے (جبکہ
پہلی امتوں میں مال نغیمت کے ڈھیرکو
آسان کی آگے۔ جلا دیتی تنی اور بہی اس
کی قبولیت کی نشانی تنی ) اور ساری زمین
میرے لیے مجد اور طبور بنادی گئی (نماز
زمین پر ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں) (اور
بوقت ضرورت تیم بھی کر سکتے ہیں) اور
میں تمام قلوق کے لیے مبعوث کیا گیا
میں تمام قلوق کے لیے مبعوث کیا گیا
کردیا گیا ہے (یعنی بیسلسلہ بند ہو گیا اور
تعدادِ میں بوری ہوگئی)

اس مبارک ارشادی آخری جمله صاف اور صریح ہے جس بیس کسی مرزائی کی تاویل یا وسوسہ کی مختائش نہیں۔ صاف صاف فرمان ہے کہ میرے آنے سے سارے نبی فتم کر دیتے گئے ہیں۔ یہاں مہروغیرہ کا معن نہیں چل سکتا۔

آ مخوال ارشادِرسول الملك

حفرت الوبرية عدوايت م كم آبً في الشادفرمايا: 'فعانسي آخو الانبياء و مسجدي آخو المساجد."

(سلم جا اس السلاق المسلاق السلاق السلاق السلاق السلاق السلاق السلاق السلاق المسلاق المسلوق المسلاق المسلوق ال

44

سسی ایک اشاروں: امت کا

علما وکرام نهیں یو ج

ا..... روایات تغییرکا

میره اجماع موچکی جائے

کالمین ہوئی(

ن أأ ف

صحابه كرام رضى التعنهم كي تغيير ان روایات ہے آپ کوسحا برگرام رضی الله عنم کی تغییر کا بھی علم ہوگیا۔ سی محابی نے کسی ایک حدیث کے مطلب کا انکارنہیں کیا اور کر کیسے سکتے تھے۔وہ تو حضور اکر منافقہ کے اشاروں پرجان قربان کرنے والے تھے۔

امت كالجماع

تیرہ سوسال تک انہی معانی پراور سرور کا کنات مالی کے خاتم انٹیین ہونے پرتمام على عرام، محدثين، مجددين، اورجمتدين بلكه عام الل اسلام كا اتفاق ربا اور مدى نبوت سيممى نہیں پو چھا گیا کہ تو سم تھی نبوت کا مدی ہے بلکہ اس کو خت ترین سزادی گئی۔

نقل اجماع

قرآن باک کی صریح روایات اورخودسرور کا بکات کی تغییر پیر صحاب کرام کی متواتر روایات کے بعد کسی اجماع کے نقل کی ضرورت نہیں۔ جبکہ کسی صحافی نے اس معروف ومشہور تفسيركاا لكارجعي نهيس كياء جبكه اس كاتعلق كفروا يمان سيقعا قوييه بات بجائح خودتمام اسلاف كا ا جماع مو گیا کدسرور عالم الله کی تشریف آوری اور بعثت سے انبیا علیم السلام کی تعداد پوری ہو چکی ہے اور خاتم انجین کے بعد کسی منم کا پیغیر کسی نام سے نہیں بن سکتا۔ اور اگر یہ مان لیا جائے تو خاتم النہین اور لا نبی بعدی اور خاتم الانبیاء کامعنی تیرہ سوسال تک صحابہ ورتا بعین اور كالمين اسلام ير باوجود بوري كوشش وكاوش كي كمل ندسكا تو قرآن بإك بدايت كى كتاب كيسي ہوئی (العیاذ باللہ) چیستان ہوئی اور پھرآج کے نے معنوں کا کیااعتبار رہ سکتا ہے۔

ا ..... تغییرروح المعانی میں ہے۔

وكونه منته خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدعت به السنة واجمعت عليه الامة فيكفر مدعى خلافه ويقتل ان اصر. (روحالمعنانیجز ۲۲، ص ٣٩، زير آيت خالم النبيين)

اور آنخضرت میاند کا آخرانبین ہوتا ان ماکل میں سے ہےجن پر قرآن نے تصریح کی۔اورجن کواحادیث نے ماف صاف بیان کیا اور جن پرامت نے اجماع کیا۔ اس لیے اس کے خلاف دعویٰ کرنے والے کو کا فرسمجما جائے گا۔اورتوبہنہ کرے بلکدائی بات

ے لیے طلال کردیا ممیا ہے (جبکہ امتول مي مال غنيمت كي د ميركو ن کی آ مگ جلا دین تھی اور یمی اس وليت كي نشاني حمى ) اورساري زين ے لیے معجد اور طبور بناوی کئی (نماز ن پر برجگه پڑھ کتے ہیں) (اور ف مرورت میم مجی کر کتے ہیں )اور تمام ملوق کے لیے مبعوث کیا میا اورمير بساتحه تمام پيغبروں كوختم یا میاہے ( بعن بیسلسلہ بند ہو کیااور

ومعین بوری ہوگئی) اور مرت ہے جس میں کس مرزائی کی وكميرا تن الناسان في فتم كر

ارتثادفرمایا:''فسانس آخسر الانبیاء و

مهم، باب فضل الصلوة بمسجدي مكنة والمدينة ) رور عالم علی کے آخری نبی ہونے کی ن کواحادیث کامعنی بدلنے کا موقعہ اس کہ جیسے حضور کی معجد کے بعد ہزاروں ں مرقدرت کوئی منظور ہے کہ ہر ہر جگہ ں، ابن نجار اور امام بزازٌ نے نقل فر مایا اجد الانبياء كدميري مجريغمرولك میث کی تشری خود دوسری حدیث نے 737

يرامراركر فل كرديا جائكا۔

و يا دوسري بات

ما كا

واخرج

كسافري

54.0

(۳)ما

رجالك

ج ۱۳۹۳

مختم نبوت با

مرزا قادياني

مخصوص کیا

مرزا کی ظرر

ص ۲۰۰۷)

صرف مرزا

ر ہیں تھےاا

ہے۔اس

كاايكسرا

ترختم ہوم

ہےتواس

بزها كرخا

س.... ججة الاسلام امام فرائى ناب "اقتمادى ١٢ امطبوعه مصر الباب الرابع فى بيان من يحب التكفير من الفوق من الفوق من المرابع التكفير من الفوق من الموق من الموق من الموق المرابيل كا وم يكواس ب- امت كا اجماع بكرة ب كرة ب ك بعدكونى في اور رسول نبيل آسكا اس من كى هم كى تاويل وتخصيص نبيل ب-

اسس شرح عقا كدسفاري ني بيم من ٢٥٠ پر احاديث كمتواتر بون كا قول فرمايا

اس مسللہ پرہم استے ہی پر اکتفا کرتے ہیں اور ساتھ ہی حضرت مولانا مفتی اعظم پاکستان مفتی محر شخط ماحب کرا ہی کی کتاب نسلک کردی ہے جس ہیں سوآ یات سے اور دوسو حدیثوں سے اور سینکڑوں اقوال سلف صالحین سے مسلم ختم نبوت ثابت کیا حمیا۔ اور خالفین کے متمام اورام اوروساوی کا تارو پودیکھیر کے رکھ دیا ہے جو تفصیل دیکھنا چاہے یہ کتاب دیکھیے۔ مام اورام اور دائیوں کا مند بندکر نے کے لیے خود مرز اغلام احد قادیاتی کے تین قول نقل کر الم تنہ مرز ائیوں کا مند بندکر نے کے لیے خود مرز اغلام احد قادیاتی کے تین قول نقل کر

بہتہ رور بین مستبعد رہے ہوں ہے۔ دیتے ہیں۔ مرز اغلام احمد قاویانی نے اپنی کتاب جمامہ البشری میں لکھاہے)

اس لیے کہ بی خدا تعالیٰ کے اس قول کے خالف ہے۔ مساکسان محمد ابسا احد میں رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النہیں کیا تو نہیں جانا کے خداتے مہریان نے ہارے نی کانام اور کھا اور ہمارے نی نے اس کی فیر لا نہیں ہمارے نی نے اس کی فیر لا نہیں محدی میں واضح بیان سے صاحب طلب لوگوں کے لیے کردی (دوسطروں کے بعدی اور وی منقطع ہو چی ہے آپ کے دور اید نیول کوئم کرڈ الا ہے۔ کی وفات کے بعداور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ نیول کوئم کرڈ الا ہے۔

(ا) لانه يخالف قول الله عزو جل ما كان محمدابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين الاتعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمى نبيا عليه خاتم الانبياء بغير استثناء وفسره نبيا في قوله لا نبي بعدى ببيان واضح للطالبين ..... وقد انقطع واضح يعد وفاته وختم الله به السبيين. (حمد الجثري من من تراأن

مرزا غلام احد کے اس قول سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ سرور عالم اللہ کا وفات شریف کے بعدومی بند ہو چک ہے اور اللہ تعالی نے بغیر کسی اسٹناء کے آپ کو خاتم الانبیاء قرار دیادوسری بات بیمعلوم ہوئی کر حضور کا بیارشاد لا نہی بعدی قرآن پاک کی واضح تغییر ہے۔ (۲) مرز اغلام احد قادیانی نے اس کتاب میں لکھا ہے۔

اور میرے لیے پید جائز نہیں کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کا فروں سے جاملوں۔

مساكسان لسى ان ادعى النبوسة واخرج من الاسلام والحق بقوم كسافرين. (حملة البشركاص 24، تزائن حديم ٢٩٧)

یعن محمد الله تم میں سے کی مرد کے باپ نبیں ہیں ۔ مروہ رسول اللہ ہیں اور ختم کرنے والا ہے۔ یعی دحوی نبوت کرنا کا فرہونا ہے۔ (۳) مسا کسان مسحسمد اہا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم السنبیسسن. (ازالة الادبام صمالا، فزائن جسم سسم)

اب مرزائيوں كوغاتم النهين كےمعنوں ميں بحث نہيں كرنى جاہي۔

ختم نبوت یا نبی تراثی ا ...... ''جودین دین سازنه بوده ناتس ہے۔'' یہ بات قطعاً غلط ہے بلکہ کج پوچیس تو خود مرزا قادیانی کے بال بھی میں غلط ہے، کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ نبی کا نام پانے کے لیے ہیں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ دوسرے اس کے مستحق نہ تھے حتی کہ صحابہ سے لے کرآج تک کوئی بھی مرزا کی طرح نہ تھا، چنا نچے اسی مضمون کو اس نے اپنی کتاب (ہیجة الوحی ص ۱۹۹۱، خزائن ۲۰۲۰) ص ۲۰۰۱) میں درج کر کے بیا بھی لکھ دیا کہ وہ ایک ہوگا تو دین دین ساز کہاں رہا۔ یہ تو

صرف مرزاغلام احمد قادیانی کی اپنے نفس کی پیروی اور تسویل ہے۔ مسرف مرزاغلام احمد قادیانی کی اپنے نفس کی پیروی اور تسویل ہے۔

 ٣٥٢ پرامراركر في آكرديا جائكار ب "اقتصادص ١٢٣م مطبوعه مصو الباب الوابع " هن اس مسلكويون بيان فرمايا ب كه جس نے ان ب كرة ب كے بعد كوئى ني اور رسول نيس ب-

۲۵۷ پراحادیث کے متواتر ہونے کا قول فرمایا

۔ تے ہیں اور ساتھ ہی حضرت مولانا مفتی اعظم ملک کردی ہے جس بیل سوآ بات سے اور دوسو سے متلہ ختم نبوت ثابت کیا گیا۔ اور خالفین کے ہے جو تفعیل دیکھنا چاہے ہے کتاب دیکھے۔ کیے خود مرزا غلام احمد قادیانی کے تین قول نقل کر ایم لیے کہ رین خدا تعالیٰ کے اس قول کے خالف ہے۔ مسا کسان صحمد اہما

احد من رجالکم ولکن رسول
الله وخاتم النبیین کیاتونیس جاتا
که خدائے مهربان نے ہمارے نی کانام
بغیر استثاء کے خاتم الانبیاء رکھا اور
ہمارے نی نے اس کی تغییر لا نبسی
بعدی شی واضح بیان سے صاحب
طلب لوگوں کے لیے کردی (دوسط و و ل کے بعد ) اور وی منقطع ہو چک ہے آپ
کی بعد ) اور وی منقطع ہو چک ہے آپ
کی وفات کے بعد اور اللہ تعالی نے آپ
کی دریو نبیوں کوئم کرڈ اللہ ہے۔

ئے در بعید بیوں کو م کرڈ الاہے۔ اس معلوم ہوا کہ سرور عالم شکلتے کی وفات بغیر کمی استثناء کے آپ کو خاتم الانبیاء قرار صدے۔اللہ تعالیٰ کا ارشادہے۔کل شی عندہ بمقدار . (رعد: ۸)''اس کے ہال ہرچزکی مقدار معین ہے۔''

اگرچہ ہارش رحت ہے لیکن بیضرورت کی حد تک رحت ہے اگر چندون مسلسل بارش ہوتو سب رو کنے کے لیے دعائمیں کریں ہے۔

سسس دین سازی کمال نہیں بلکہ نبوت آ دم علیدالسلام سے شروع کر کے اس کو کامل کرتے اس کو کامل کرتے آخری کمال نہیں ہے۔ کرتے آخری کمال نہیں ہے۔

سسس بودین کا کمال نہیں ہے کہ اس دین کے تمام اجزاء پر ایمان لانے کے باوجود صدیوں کے بعد کسی ایک مدگی نبوت پر ایمان نہ لانے سے کروڑوں کی تعداد میں امت کافر ہوجائے، جس مدی کا کوئی ذکر نہ کیا گیا ہو۔ اور نہ حضرت رحت اللحالمین نے تمام آنے والی نسلوں کو کفر سے بچانے کے لیے پچھ ارشاد فر مایا ہو جبکہ آپ نے اور بیسیوں امور کی خبریں ویں۔ بلکہ آپ نے لا نہیں بعدی کہ کرگویا پی امت کوآ مادہ کیا کہ کسی نمی کا بھی اقرار نہ کرو۔ اگر کوئی نمی آنے والا تھا جس کا انکار کفر تھا تو کیا حضور نے (العیاذ باللہ) خاموثی اختیار نہیں کی؟ بلکہ اپنی امت کے کافر بننے کا سامان کیا۔ انا للہ و انا الیه د اجعون۔

۵ ...... ید کمال نہیں ہے کہ امت کا تعلق اپنے کامل نبی سے واسطہ در واسطہ ہو۔ بلکہ یہ کمال اور بہتر ہے کہ تمام امت کا تعلق اپنے نبی سے بلا واسطہ قائم رہے۔

اللدن

54

,,

۲ ..... فاتم النميين مين "فاتم" كاتعلق سابقين اورگزر بهو انبياعيهم السلام سے بند" لاحقين" اورآ كنده والول سے مرزا فلام احمد قاديا في نے اوراس كے چيلوں نے كہا كه فاتم النميين كامعنی ہے كہ سارے نبيوں كی مهر ہيں۔ آپ بنی تراش ہيں۔ اور آپ كی قوت قدسيہ نے ہي بنتے ہيں۔ وراصل وائره نبوت كامركزى نقطر آپ كی ذات ہے۔ آپ نے تمام كمالات نبوت خود طے فرما كركمال تك پہنچا دے اور ختم كر ديئے۔ آپ اى ليے آخر ميں آئے۔ جيسے صدر جلسم تمام انظامات كے بعد آتے ہيں جن كے ليے جلسم منعقد كيا گيا ہو۔ اى وجہ سے آدم عليه السلام بھی تمام انظامات كے بعد لائے گئے كہ وہ انظامات آپ كے ليے تھے۔ جيسے زمين وآسان اور سورج و چا ندو غيره كی پيدائش۔ پھر جب نبوت كوختم كرنا تھا تو كائل كركے ايك كائل كے ذريعے ختم كرنا زيادہ مناسب تھا۔ اى ليے بيت المقدس ميں تمام پنجبر كركے ايك كائل كے ذريعے ختم كرنا زيادہ مناسب تھا۔ اى ليے بيت المقدس ميں تمام پنجبر امامت كے ليے آپ كائل كے ذريعے ختم كرنا زيادہ مناسب تھا۔ اى ليے بيت المقدس ميں تمام پنجبر امامت كے ليے آپ نے ارشاد فرمایا:

ے۔کل شی عدہ سفدار (رعد ۸) داس کیان برجزی

مت ہے لیکن یہ میروزت کی جد تک رحت ہے اگر چیزون مسلسل لے دعا كيں كريں كے ... ل فيل بكد نبوت آدم عليه النظام معترون كركاس وكال كرت

كرفتم كرنا كمال بے \_ باقعي في بنا كرفتم كرنا كمال فيمن ہے \_ انیں ہے کہ ال وال کے قام ایران برایدان لائے کے باد جود مدى نبوت پرايمان عالات سے كروزون كى تعداد ين امت كافر وكرندكيا محيا موراور يتدعفرت رحت اللعالين في تمام إفي وال کے لیے مجمد ارشاد فرنایا ہو جگہ آپ نے اور بیمیوں امور کی جڑین ى بىعىدى كىركۇيالى ايت كۆلادوكياكىكى ئىكامى اقرادند

لاقعاجس كاا تكار كفرتما تواكيا حضوراً في (العياد بالله) خاموي البتيار كمافر بخكاما بان كيارانا للهو انا اليدراجعون وكدامت كاتعلق اينة كانل في ينة واسطه در وانتطاع ويه بلك يديكمال

طلق این نی سے بلاوا علم قام رہے۔ " فاتم" كالعلق سابقين اورگزرے ہوئے انعیاء علیم النام ہے الوں سے مرزاغلام ایم تادیاتی نے اور اس کے میلوں نے کہا اگ

مارے بنیوں کی مرین ایک ہی تراش میں اور آ کے توج امل دائر ہ نبوت کامرکز کی نقط آپ کی ذات ہے۔ آپ نے تام كر كمال تك پېنچاد ئے اور <sup>خوج</sup> كرديئے \_ آپ اُن <u>ليے آخري</u>ن نظامات کے بعدا تے ہیں جن کے لیے جلے شتقد کیا گیا ہو۔ اس

لمَام انظامات کے بعد لائے گئے کہ وہ انظامات آپ کر لیے مورج دچا ندوغيره كي بيدائش فيجرجب نوت كوختر كرنا تعاق كامل ع مُن كرنا زياده مناسب تعايياتي ليلي بيت المقدل عن تنام ويغير

رکرتے رہے اور ای لیے آپ نے ارشاوفر مایا

ہم آ خری اور پہلے کے میں۔ ن حن الآخرون والسيابقون (<sup>ايخي</sup> ئىزىلىمال غى ھائىل مىلارىيى ، دە ( Gre )

ا أورد وسرى مديث جن كوائن الي شيها وداين معدّ وغيره نے روايت كيا ہے۔ من پدائن میں بے بہلائی فعااور كنت ول النون في الخاق ر أنخزهم ميون بون عن سياعة آخري ب البعث (نتي كزاممال كل مافية

(F.)U.FE.E

درای کے تیامت میں جی الواجد" آپ کو کے گا اور تنام اغیام ملیم المسلام فغامت برق كاسعالمة بي كيروفرناس كير اورائك مديث نے اس كاتور ع كى ہے جوشر ح السداور مندا كام احر مل ہے۔

التي هندالله مكوماً جاتم النين يهين الشرقال ك إن أس وقت خاتم وإن آدم ليستحدل فني طبته ، المنجل فا يجاز آوم علي السلام ايمي

رينكوفارص (۵۲)

يان مرف يدراوين كالله تعالى چيا سے يہ جائے تے اور تقديري يوسى كونك الله تعالی تو پر پنجبر اور ان کے وقت کو جانے تھے بلکہ مرادیہ ہے کہ آپ کو ایک طرح سے خسوصیت اور خلفت فتم برت کا شرف عطا ہو چکا تھا۔اس سے میمی معلوم ہوا کہ نبوت وہبی نت به رکز کالان به د

ے ﷺ یونیوت کا آپ پر خاتمہ دین کا نقصان نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بعدوں میں ہے ہوئ فت ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن میں ساری امتوں کوا کیے لطرف اوران سادی امت کو , در ي الر ت ركا ب چاچ چا يش هب دل اي . , در ي الر ت ركا ب چاچ چا يش هب دل اي ـ تم بهترین امت موجولوگون کی خاطر

كيتهم خيو المذاعرجت للكامل،

(آل عمران: • أ أ)

وكاالك جعلناكم امة واسطا لتكرنوا ههداء على الناس وينكون الرسول عليكم فهيدا و كيف اذا جنينا من كل امة بشهيد وجئنابك على هؤ لاء

پیدا کائی ہو۔ اورایے ی ہم نے تم کو درمیانی (اور بهترين)امت بنايا تا كهتم باتى لوكول ي مواہ بنو اور رسول تم پر کوائی دے۔ وہ كيهاونت بوكاكه جب بهم برامت ميل ے کواہ لائیں مے اور آپ کو ان

محورا \_ ببرحال ملی کو کہدیکتے ہیر امت كوضروررة نبوت كا دروازه معنى خودحديث ۹ ..... بيرکې ۳۰۷)جیے کہ امتیں بھی کہہ اطاعت کرکے عطا کی۔وہ دیم اینے نی ہے نببت قيامت دوسرے کا وار ہے میں آ دم۔ سجدہ کراتے ج اطاعت اختيار کے کیے بیں ہ تخاہے ہوئے

مجھے حضور کی ا پہلے کے پیغیر موہب اور بخ خودم مربانی کر الیلہ اع

(انعام:۳

حاينے اس۔

يغبر ہوئے۔

(سب) برگواه بنائیں ہے۔ شهیدا. (بقره ۱۳۳) الى بهتى آيات بير بهرهال أكركثرت كاكوئي انضباط نه بوتو وه بهير موجاتي ہے۔اگراس میں نظم وضبط ہوتو وہ ایک طاقت ہوتی ہے۔کثرت اگر کسی وحدت برختم ہوتو وہ مر بوط اور توی طاقت ہوتی ہے۔ تمام انبیا علیم السلام سرور عالم اللہ کے ماتحت ہیں۔ اوراس وحدت كامظامره معراج كى رات مجداقصى من مواراللدتعالى في سارى امتول كوايك طرف اور آپ کی امت کو دوسری طرف رکھا اس لیے کہ آپ آخری نبی اور آپ کی امت آخری پغیرشریعت و کتاب لاتے ہیں یا پرانی شریعت کو بیان کرتے اور چلاتے ہیں۔ یهان پخیل دین وشریعت کا کام پورامو چکاہے۔ آج میں نے تمعارا دین کمل کر دیا اور اليوم اكملت لكم دينكم اپی مہریانی تم پر پوری کر دی۔ اور واتممت عليكم نعمتي ورضيت تمهارے لیے دین اسلام پیند کرلیا۔ لكم الاسلام دينا. (مائده س) بقاء و تحفظ شریعت کی ذمدواری مجی خود خدانے لے رکھی ہے۔ ہم نے ہاں ہمیں نے بیقر آن اتارااور انسا نبحن نزلننا الذكر وانباله ہم بی اس کی حفاظت کریں گے۔ لحافظون. (الحجر: ٩) سیاست اور مکی انظام کا کام خلفاء کے سرد ہو چکا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

اورمبشرات سیخوابول کی طرح نبوت کا جز ہے۔ بعینہ نبوت نبیل نہ جز کوکل کا نام دیا جاتا ہے۔ آ دمی کی ٹا نگ کوآ دمی نبیل کہا جا سکتا۔ نداس کی ایک آ نکھ کا نام انسان ہوتا ہے۔ بیا جزاء انسانی ہیں۔ ہاں انسان کی تمام جزئیات کو انسان کہا جائے گا۔ جیسے مرو، عورت، کالا،

كانت بدو اسرائيل تسوسهم

الانبياء كلما هلك نبي خلفه

نبى ولكن لانبي بعدى وسيكون

الخلفاء فيكرون. (اوكما قال)

(بخاری کتاب الانبیاء، ج ابس ۱۹۷۱، مسلم

كتاب الامارة ج اص١٢٩)

بی امرائیل کا انظام پیمبر کیا کرتے

تعے جب ایک نی جاتا دوسرا آجاتا۔

محرمیرے بعد کوئی نی نہیں ہے۔البتہ

خلفاء ہول کے اور بہت ہول کے۔

اورتم پہلے خلیفہ سے وفاداری کرتے

گورا۔ بہر حال اجزاء اور جزیات کا فرق ہر پڑھ الکھا جا نتا ہے یا حیوان ہر گھوڑے، گدھے اور
لی کو کہہ کتے ہیں لیکن کسی یاؤں یا سرکوحیوان نہیں کہہ کتے ۔ اب کسی نے نبی یا نتی شریعت کی اس
امت کو ضرورت نہیں ہے اور سرور عالم اللہ نے نے صاف اور واضح اعلان فرما کر ہر طرح کی
نبوت کا دروازہ بند کردیا۔ سرزائیوں کو سرور عالم اللہ کی کا لفت میں مرہ آتا ہے۔ مبشرات کا،
معنی خود حدیث میں سرور عالم اللہ نے نے سے خواب بتایا ہے۔

٩..... بيكها كه وه تعنق دين ہے جوني ساز نه بو (براجن بنجم ص ١٣٨ ، خزائن ج٢١ ، ص ١٣٠٩) جيسے كه مرزا قادياني اوراس كے چلے چاخے كہتے جيں۔ بالكل غلا ہے۔ بيہ بات تو پہلى امتوں نے اپنے اپنے برك الشين بحى كه سكى تقي ميں بحرتمارى كون ي خصيص ہے! پہلى امتوں نے اپنے اپنے برك اطاعت كر كے نبوت كے سواباتى مراتب قرب حاصل كي اورجس كوالله تعالى نے چاہا نبوت على كالله على دوه دين نبى سازنه تعالى بلكه نبيوں كى تعداد باتى تعى اس كو پوراكر تا تعادان امتوں كى اپنے نبى سے تعلق ونسبت بحى قائم رہى۔ اس طرح الله تعالى كا خشاء ہے كہ بية خرى امت اپنى نبیت قيامت تك اپنے نبى آخر الزمان سے ركھتے ہوئے مراتب قرب حاصل كرتى دہے كى ورم دوم سے بہتر ہوں۔ آپ كا متحاب اور اجتباء پر دارو مداركيوں ہو۔ كه آپ اور احت اور سے ميں آدم سے بہتر ہوں۔ آپ كے امتخاب اور اجتباء پر دارو مداركيوں ہو۔ كه آپ آدم كو سے ميں آدم سے بہتر ہوں۔ آپ كے امتخاب اور اجتباء پر دارو مداركيوں ہو۔ كه آپ آدم كو سے دہ كراتے ہيں۔ اى ليے شيطان طبون و مردود ہوا۔ اور آدم عليہ السلام نے عبود ہے اور احلام احت اختياركى وہ متبول ہو گئے۔ يہاں بھى مرز اغلام احتر قاديانى نے لكھاكه نبى كانام پائے اطاعت اختياركى وہ متبول ہو گئے۔ يہاں بھى مرز اغلام احتر قاديانى نے لكھاكه نبى كانام پائے تعالى اور احت ابنا ہو گئے اور اس سے دور اب اس كے كم كردة راہ چلے على مى خصوص ہوں۔ دوسرے كوئى اس كے متحق نہيں۔ كويا يہ بھى شيطان كى وراخت تعالى سے دوبر ابنا استحقاق اور شدت اجاج عابت كرتا ہے۔ اور اب اس كے كم كردة راہ چلے على سے دوبر ابنا استحقاق اور شدت اجاج عابت كرتا ہے۔ اور اب اس كے كم كردة راہ چلے على سے دوبر اب اس كے كم كردة راہ کہ ہوئے اس سے دابست رہ كرائي عاقبت خراب كررہ ہيں۔

یہاں سے مرزا قادیانی کی یہ جہالت بھی ظاہر ہوگئی ہے کہ پہلے پیغیر براہ راست پیغیر ہوائی ہے کہ پہلے پیغیر براہ راست پیغیر ہوئے۔موی علیہ السلام یا کسی دوسرے پیغیر کے اتباع کا اس میں دخل نہ تھا۔ گر بہاں جمعے حضور کی اتباع اور خابت اطاعت سے نبوت کا مقام طاہے۔ (ھیقۃ الوی) اس لیے کہ پہلے کے پیغیر بھی کسی نہ کسی پیغیر کے دین کا اتباع کرتے تھے اور ہم بھی کرتے ہیں۔نبوت تو موہب اور بخش ہے۔ جہاں ظرف اس کے مناسب دیکھا دہاں عطافر مادی۔اور ظرف بھی خودم ہوائی کر کے عنایت کرتے تھے۔

الله اعلم حيث يجعل رسالته خدائل بهتر جانا هي كه كهال المي نبوت رانعام: ١٢٣)

(سب) پرگواہ بنائیں گے۔ کشرت کا کوئی انضباط نہ ہوتو وہ بھیٹر ہو جاتی تی ہے۔ کشرت اگر کسی وحدت پرختم ہوتو وہ لام سرور عالم بھیلئے کے ماتحت ہیں۔اوراس ا۔انلہ تعالیٰ نے ساری امتوں کوایک طرف ہ آپ آخری نبی اور آپ کی امت آخری

) شریعت کو بیان کرتے اور چلاتے ہیں۔

ئی میں نے تمحارا دین کمل کر دیا اور پی مہریائی تم پر پوری کر دی۔ اور معارے لیے دین اسلام پند کرلیا۔ رانے لے رکھی ہے۔ م نے ہال ہمیں نے بیقر آن اتا را اور میں اس کی حفاظت کریں گے۔ وچکا ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

ا اسرائیل کا انظام پیغیر کیا کرتے که جب ایک نی جاتا دوسرا آ جاتا۔ رمیرے بعد کوئی نی نہیں ہے۔البتہ ماء ہوں کے ادر بہت ہوں گے۔ بم پہلے ظیفہ سے وفاداری کرتے ا۔

جزے۔بعید نبوت نہیں نہ جز کوکل کا نام اس کی ایک آ نکھ کا نام انسان ہوتا ہے۔ مان کہا جائے گا۔ جیسے مرو،عورت، کالا، 2 ×

محراب توسلسلة نبوت کی تکیل کر کے اس کو بند فر مادیا۔ جتنے نبی آنے تھے وہ آگئے اور دائر ہ نبوت کی ساری مسافت آپ نے سلے کر لی۔ اور تکیل شریعت فرما گئے۔ اب آپ ک نبوت کے ہوتے ہوئے اگر کوئی اور بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ ایسے ہے جیسے کوئی احتی الذی دو پہر کے وقت پوری روشی میں اپنا چراخ جلا کر بھینس ڈھونڈ تا پھرے۔ اس احتی الذی کی عقل کو بھینس بی کی عقل کہ سکتے ہیں۔

ا اسس پر بید مدی تو دین محمد کی تو بین کرتا ہے کہ سرور عالم اللہ کی پیروی سے صرف مرزا اور یا نہ بی بین سکا اور وہ بھی ایبا جو انگریزوں کی اطاعت فرض قرار وے ۔ اور غیر محرم عورتوں سے مضیاں بحروائے اور اپنے نہ مانے والے کروڑوں افرادامت کو کا فرقر اردے ۔ اور جو پوداوی کا، ڈراوے کا اور لا کے کا اور تقدیم مرم کا واویلا کر کے محمد ی بیگم کو حاصل نہ کرسکا، بلکہ مسلسل بیس سال تک اس کی شادی کے زبانی مزے بھی لیتار ہا اور عقل کے اندھے کرگانٹھ کے مریدوں کو بتلا تا اور پھسلاتا رہا۔ اورا بے ساتھ سرور عالم اللہ کو بھی شریک کر سے جموٹا کرنے کی نا پاک کوشش کی اور بیدوی بھی الیم تھی بلکہ اس کو مرزا غلام احمد قادیا نی نے اپنے کہا تھا۔

کیا اسی بل بوتے پرہم اس کی بات یا گہاں کی اولاد کے۔ اپ خالفین کو مرح ان ان کس کہ میری وہی قرآن کی طرح ہے۔ پھر ایبا محف کہ جوایت نہ ماننے والوں کو تخریوں کی اولاد کے۔ اپ خالفین کو جنگل کے سور لکھے۔ حضرت پیرمبر علی شاہ صاحب گواڑہ شریف کو ملعون کے، حضرت مولا نارشید احمد گنگونی کو اندها شیطان لکھے، مولوی سعد اللہ کونسل بدکا رال قرار دے۔ تمام علاء کو بدذات فرقہ مولویاں سے تعبیر کرے اور حضرت مین تے مبارک ذکر کو گوہ کے ڈھیر سے تشبید دے، اپ کو حضرت مینی علیہ السلام سے افضل کے۔ بلکہ تمام پنجبروں کی صفات و کمالات کا اپ کو جامع قرار دے۔ (بیرمنہ اور مسور کی والی) ای طرح اس نے پیشگوئی کی کے عبداللہ آتھم پندرہ جامع قرار دے۔ (بیرمنہ اور مسور کی والی) ای طرح اس نے پیشگوئی کی کے عبداللہ آتھم پندرہ اور جسب ۲۲ ماہ بعد وہ اپنی موت مراتو اعلان کر دیا کہ اس نے دبھری پیشگوئی بیتی کہ حجموثا سیچ کے سامنے مرے گا۔ امنت اللہ علی الکا ذہین.

الله تعالی مرزاناصراحمداورسارے قادیانیوں کو مجھودے۔ بہت سے نیک آدمیوں کے باپ دادا گمراہ گزرے ہیں۔ اگریہ بھی توبہ کرکے سے مسلمان ہوجا کیں اور مرزا قادیانی کو خدا کے حوالے کریں۔ پیسے تواب بہت ہو گئے عزت بھی مل گئی اورا گریہ خیال ہوجیسے کہ آپ کی ڈیگول سے بوآتی ہے کہ کوئی آپ کا سرپرست آپ کو بچالے گاتو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ

\_\_`

آپ کو خدا کے عذا کے عذا کے عذا الیے ہم نے یہ چند ہم الیے ہم نے یہ چند ہم الیے ہم نے یہ چند ہم کے عذا کے عذا کو کا میں آپ کی قدا کو کے اس کی تعدا دکو کے سال کی تعدا دکو

ان الرسال فلا رسول فشـق ذالكا

اضافت اشخاص کم

موزوں ہیں جواما

يان لكن ال المسلم

السنبو-ة. النوةوبقيت

کرآپ آگانی کا کانی کانی کانی کانی کانی کانی بنایا جاسک دیئے گئے ہوں مبارک الفاظ نے نبوت آسکتی نے

ماحب ثربين

Ĩ

آپ کوخدا کے عذاب سے کوئی نہیں بچاسکے گا۔ وہ وقت کمیا جب خلیل خال فاختداڑ ایا کرتے تھے۔ آپ نے عام مسلمانوں کو بدنام اور ذلیل کرنے کی اپنے بیان میں کوشش کی ہے۔ اس لیے ہم نے یہ چیم سطریں لکھودی ہیں۔

اا ...... فاتم النمين میں فاتم کی اضافت همين کی طرف ہے۔ يہاں پرانے نمی فيش نظر بیں۔ آپ آلگے نے سابقین کی تعداد حتم کردی جوآنے تھے آگے۔ اب کی کوآپ کے بعد نبوت نہیں اسکتی۔ فاتم النمین کا معنی فاتم الاحقین نہیں ہے کہ آنے والے آپ کی مہر سے آیا کریں گے۔ یہ اور اللہ پرجھوٹ بولا گیا، کونکہ آپ کی مہر سے کون کون آئے کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر تیرہ سوسال قادیانی یا اس کا بوتا مرزا ناصر احمد بتا سے ہیں؟ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے بغیر تیرہ سوسال میں آپ کی قوت قد سیدنا کھمل رہی۔ خاتم انہین میں پرانے پیغیروں کا ذکر ہے کہ آپ اللہ میں آپ کی تعداد کوختم کردیا اور تھر نبوت کی جمیل فرما دی۔ اب کوئی فض نبوت نہ پاسے گا۔ یہ اضافت اشخاص کی طرف ہے۔ ہاتی نبوت ورسالت کے فاتمہ کے لیے وہ مبارک الفاظ ذیا دہ موزوں ہیں جوامام ترفی تی روایت کے ہیں۔ وہ حدیث ہیہ:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبى (قال) فشق ذالك على الناس فقال لحك المكن السمسرات فقال رأيا المسلم وهي جزء من اجزاء المنبوق. (تذي ٣١٩٠٥) النبوق. (تذي ٣١٩٠٥)

"درسالت اورنبوت منقطع ہو پیکی ہے تو اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے گانہ نی (راوی کہتا ہے ) یہ بات لوگوں کوشکل نظر آئی تو آپ سیالیہ مبشرات ہاتی ہیں۔ انھوں نے دریافت کیا کرمبشرات کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے فربایا۔ مسلمان کا خواب اور وہ نبوت کے اجزامیس سے ایک جزوجے۔"

اس مدیث نے تمام مرتدوں کی کمرتو ژدی ہے۔ جس سے صاف صاف معلوم ہوگیا کہ آپ ہوگئے کے بعد نہ کی کورسول بنایا جاسکتا ہے کہ جس کے پاس کتاب یا شریعت ہو۔ نہ کی کو نبی بنایا جاسکتا ہے وہ دو درسرے نبی کا تالع ہواورکوئی نئی شریعت یا ہے احکام اس کو نہ دیئے ہوں۔ جیسے لفظ خاتم النمیین نے اسطے پیغیروں کی تعداد شم کر دی۔ اس مدیث کے مبارک الفاظ نے بعد میں دعوئی کرنے والوں کی حقیقت بھی کھول دی۔ اب نہ کس کے پاس وی نبوت آ سکتی ہے ندوجی دسالت۔ اب یہ کہنا کہ مشقل نبی شم ہو گئے غیر مشقل باتی ہیں۔ یا ہی کہ صاحب شریعت نہ آ کیس گرتا کی اور غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں۔ یہ سب بکواس ہے کفر ہے صاحب شریعت نہ آ کیس کی گواں ہے کفر ہے

لرکاس کوبند فرمادیا۔ جتنے نی آنے تصور آگھے طے کرلی۔ اور پحیل شریعت فرما گئے۔ اب آپ کی ت کا دعویٰ کرتا ہے دہ ایسے ہوکی احتی الذی

ے اور وہ کرنا ہے وہ ایسے ہے بیسے وہ اس الدی لا کر جمینس ڈھونڈ تا کھرے۔ای احق الذی کی عقل

تا ہے کہ مرود عالم اللہ کی پیروی سے صرف مرزا ریزوں کی اطاعت فرض قرار دے۔ اور غیر محرم نے والے کروڑوں افراد امت کو کا فرقر ار دے۔ تقریم مرم کا واویلا کر کے محمد ی بیٹم کو حاصل نہ کر سکا، بانی مزے بھی لیتا رہا اور عش کے اندھے مگر گانٹھ اپنے ساتھ سرود عالم اللہ کو بھی شریک کر ہے جھوٹا کیا تھا۔ کیا تھا۔

ات یا گپ کو تی مان لیس که میری وی قرآن کی دوالوں کو تجریوں کی اولاد کیے۔ اپنے مخالفین کو منب گواؤہ مشریف کو بدوات لید کو اور دے۔ تمام علماء کو بدوات للد کو نسل بدکاراں قرار دے۔ تمام علماء کو بدوات فی کے مبارک ذکر کو گوہ کے ڈھیر سے تشبیہ دے، کیکہ تمام پیغیروں کی صفات و کمالات کا اپنے کو ملاح اس نے پیشکوئی کی کہ عبداللہ آئم تم پندرہ من اللہ آئم تم پندرہ من اللہ آئم کردیا تھا سے رجوع الی الحق کردیا تھا سے دیا کہ میری پیشکوئی ہی کہ جمونا سے کے سامنے دیا کہ میری پیشکوئی ہی کہ جمونا سے کے سامنے

ہ قادیا نیوں کو مجھ دے۔ بہت سے نیک آ دمیوں پر کے سچ مسلمان ہوجا کیں اور سرزا قادیا ٹی کو عزت بھی ل کئی اوراگریہ خیال ہوجیسے کہ آپ کی یہ آپ کو بچالے گا تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ

2

اور دین سے استہزاء ہے۔ اللہ تعالی بچائے۔ آبین! مرزاغلام اسمہ قادیانی بھی بروزی اورظلی نبوت کی آئر لیتا ہے۔ بھی فنائی الرسول ہوکرنی بنے لگتا ہے۔ بھی سے موعود بننے کے لیے نکول کا سہار الیتا ہے۔ بھی مربی بنآ ہے۔ پھر مرزاغلام اسمہ قادیانی کویش آتا ہے۔ پھر مربی سے عیلی کا سہار الیتا ہے۔ بھی مربی آتا ن میں اپنا نام محمہ واحمہ ظاہر کرتا ہے۔ بھی اپنا نام بی ابن مربی رکھ لیتا ہے، بھی محدث و مجد دکاروپ اختیار کرتا ہے اور بھی مہدی کی حدیثوں کو اپنے اوپر چہاں کرتا ہے، بھی کرشن کا اوتار بنآ ہے اور بھی ہے دیکھ بہا در بھی عین محمد بنآ ہے، بھی مثیل سے کہلاتا ہے و بھی (ان سے) افضل ۔ بھی انسان کی جائے نظرت بنآ ہے۔ بھی انگریزی عدالت میں توب نامہ داخل کرتا ہے اور بھی اپنے تام بھر ات حضور الگائے سے بڑھ کر ظاہر کرتا ہے۔ غرضیکہ مرزاغلام احمد قادیانی عجیب چیز اور ایک چیتان تھے۔ ہم اس کو صرف اگریز کا کمال تصور کرتے ہیں۔ یہ مال مرزانا صراحہ کومبارک ہو۔ آگر ایسانمیں تو پھر شیطان نے جوتلعب اس سے کیا ہے، بہت کم ہی کسی اور سے کیا ہوگا۔

س <u>کيم</u>

مر

ايك فريب اوراس كاجواب

مرزائی لوگ شخ آکبری بعض عبارتی پیش کرکے ثابت کرتے ہیں کہ وہ بھی غیر تشریعی نبوت کو باقی سیحے ہیں۔ یہ صریح دھوکہ ہا اور علمی جہالت ہے۔ دراصل بعض اولیا و بیا ہے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ ہوسکتا ہے جس کو لفت ہیں نبوت بھی کہتے ہیں۔ لیکن وہ ساتھ ہی بہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے مکالمہ و مخاطبہ ہوسکتا ہے نہ نبی کہلاسکتا ہے نہ اس کی اجازت ہے۔ یہ جو مکالمہ ہوتا ہے اس کا معنی پنہیں کہ وہ بیان شریعت کے لیے مامور ہو کر خدا تعالیٰ کے بال منصب نبوت پالیتا ہے۔ وہ صرف اس مکالمے کو غیر تشریعی نبوت کہتے ہیں۔ تشریعی نبوت وہ ہر اس وی نبوت کو کہتے ہیں جس میں شریعت کے لیے احکام ہوں۔ نے با پرانے اور بیصرف نبی اس وی نبوت کو کہتے ہیں۔ جس کا معنی یہ اس وی نبوت کو کہتے ہیں۔ جس کا معنی یہ کے کہر شری وی اور رسول ایک عہدہ ہے جواب کے کہر شری کی وی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کو یا ان اولیاء کے ہاں تشریعی نبوت میں وہ فیر تشریعی کا خوتی شریعت والی اور پرانی شریعت والی یعنی وہ غیر تشریعی کا وہوگئیں نبوت میں میں جو تشریعی کا وہوگئیں ہونے کے اعلان کی اجازت دی۔ آگر مرزائیوں میں سکت ہے تو کسی ولی کا وہوگئیں نبوت ثابت کریں۔

يهال مرزاغلام احمدقادياني كااكي قول اولهاءكي اطلاق واصطلاح كے بارے ميں

سن لیجی۔ مرزاغلام احمد قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔'' لیکن یا درکھنا چاہیے کہ جسیا کہ ابھی ہم نے بیان کیا ہے۔ بعض اوقات خدا تعالی کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور بجاز کے طور پراس کے بعض اولیاء کی نسبت استعال ہوجاتے ہیں۔ اور وہ حقیقت پرمحمول نہیں ہوتے۔ سارا جھڑا ہے جس کونا دان متعصب اور طرف تھنج کرلے میے ہیں۔ آنے والے سیح موجود کانام جو

صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی الله لکلا ہے وہ انبی مجازی معنوں کی روسے ہے جوصوفیائے کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الہمید کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا'' (انجام آئتم ص ۴۸، حاشیہ نزائن ج۱۱، ص ایبناً)

اس عبارت میں مرزاغلام احرقادیانی نے بہت دجل کیے ہیں۔ مثلاً عبارت نہ کورہ میں صحیح مسلم کے حوالہ سے کھا (کہ آنے والے سے موحود کا تام) حالا بہتے مسلم میں سے موحود کا الفظ نہیں ہے۔ بیا اصطلاح خود مرزاغلام احرقادیانی نے گھڑی ہے۔ کر یہاں ہم کو صرف بی بنانا لفظ نہیں ہے۔ کر یہاں ہم کو صرف بی بنانا ہے۔ کر یہاں ہم کو صرف بی بنانا ہے۔ کر یہاں ہم کو صرف بی بنانا ہے۔ کہ شخ اکر وغیرہ کے الفاظ ہو نبوت کا عہدہ اور نبی کے نام کا اطلاق وہ بھی ناجا کر جھتے ہیں۔ سے آپی کی اصطلاح ہے۔ ور شہوت کا عہدہ اور نبی کے نام کا اطلاق وہ بھی ناجا کر جھتے ہیں۔ جیسے یہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے نصرت کر دی ہے۔ بہرحال قرآن پاک نے خاتم انتہین کا مطلب نبی تراش قرار دیا یعنی آپ کی فرما ویا۔ مرمرزا غلام احمد قادیانی نے خاتم انتہین کا مطلب نبی تراش قرار دیا یعنی آپ کی اللہ آپ کی سے دیوں آدم کو بحدہ کر واتے ہیں۔ میں اس سے اچھا ہوں یعنی اللہ تعالی کی حکمت و مصلحت اور رضا اور اداد ہے پر راضی نہ ہوا، بلک اپنا حق بنایا۔ اس صرت عدول حکی اور جست مصلحت اور رضا اور اداد ہے پر راضی نہ ہوا، بلک اپنا حق بنایا۔ اس صرت عدول حکی اور جست ہیں اس میں کا فروم دوود ہوگیا۔ ای طرح اللہ تعالی دروازہ خاتم انتہین کہ کہ بر بندفر مانا چا ہے۔ ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس کا مطلب نبی تراش بنا کر اس کو کھلا رکھنا چا ہے ہیں تا کہ ہرگا یا کہ سے میں نائی الرسول بن کر نبی بن جایا کر ۔

یه می سامل کا بین کاراز تو آید ومردال چنال کنند است سرور عالم الله می نبوت کا خاتمه الله کی اس امت پر برداانعام ہے ایک مرزاجمودا نبی ا من امرزاغلام احمد قادیانی بھی بروزی اورظلی بنخ گلاہے۔ بھی میچ موجود بننے کے لیے تکوں ماجمد قادیانی بھی بروزی اورظلی ماجمد قادیانی کوچش آتا ہے۔ پھر مریم سے عیسیٰ طاہر کرتا ہے۔ بھی اپنا نام ہی ابن مریم رکھ لیتا ہور بھی مہدی کی حدیثوں کو اپنے اور چہاں کرتا ہادر ، بھی عین تحدیثوں کو اپنے اور چہاں کرتا ہے نظرت بنآ ہے۔ بھی انگریزی عدالت میں تو بہ فائس کے مشکل میں مرزاغلام اللہ کے مشکل میں کو بی اس کو مرف انگریز کا کمال تصور کرتے ہیں۔ یہ اس کے میاہ ، بہت بھر شیطان نے جوتلعب اس سے کیا ہے، بہت

ل پیش کرکے ثابت کرتے ہیں کہ وہ بھی غیر ہواد ملمی جہالت ہے۔ دراصل بعض اولیا ویہ ہمی کوئی دراصل بعض اولیا ویہ ہمی کوئیت ہیں۔ لیکن وہ کائے نہ نہی کہلا سکتا ہے نہ اس کی اجازت ہے۔ مرافر بھی نبوت کے ہاں غیر تشریعی نبوت وہ ہر لیے احکام ہوں۔ نئے یا پرانے اور بیصرف نبی لیے احکام ہوں۔ نئے یا پرانے اور بیصرف نبی لیے احکام ہوں۔ نئے یا پرانے اور بیصرف نبی لیے احکام ہوں۔ نئے یا پرانے اور بیصرف نبی اور رسول ایک عہدہ ہے جواب بیان اولیا و کے ہاں تشریعی نبوت میں دونوں ایک عہدہ ہے جواب الی اور پرانی شریعت والی لیتی وہ غیر تشریعی کا الی اور پرانی شریعت والی لیتی وہ غیر تشریعی کا الی اور پرانی شریعت والی لیتی وہ غیر تشریعی کا رسی کا دوی کا دوی کی ہیں کرمرز ائیوں میں سکت ہے تو کسی ولی کا دوی کی

بناا درتمام مسلمانوں میں ہلچل پڑگئی۔ بیستر کروڑمسلمانوں کو کا فر کہتے اور وہ سب ان کو کا فرجھتے ہیں۔ اگر سرور عالم الله ان جموالے بیول کا سلسلہ بنداور ان سے بیخے کی تاکید ندفر ماتے تو اب تک امت محدید میں کتنے ہی فرقے اور کتی ہی امتیں ہوتیں۔ جوایک دوسری کو کا فرکہتیں۔ ال ليمسكلختم نبوت رحمت الهيه ب- چنانچ تغييرا بن كثير مي ب-

اور بدالله تعالی کی اس امت پر بوی نعت ہے اور مہر بانی ہے کہ اس خدائے برتر نے ان کا دین کمل کر دیا اب وہ سى اوردين ك عماج بين ندايي ني کے بغیر کسی اور نبی کے اور اس لیے ان كو خاتم الانبياء بناكر جن و انس كي طرف بميجا كيار

نبوت کم

ني آيا

بناباحم

احادي

٦٠

وهذه اكبر نعم الله على هذه ا الامة حيث الكمل تعالى لهم دينهم فلايحتاجون الي دين غيسره ولا السي نبى غيسر نبيهم صلولة الله وسلاميه عليه ولذاجعله خاتم الانبياء وبعثه الي الانس والجن ٥ (تفسير ابن كثيرج ۳ ص۲۲)

متنهصاف هوهميا

يبال تك لكهاميا تفاكرة محدامست ١٩٤٠ وكوم زاناص احمدامام جماعت احدبيد بوه نے خصوصی میٹی کے سامنے بیان دے دیا کہ سرور عالم اللہ کے بعد تیرہ سوبرس تک کوئی نبی آیا نمرزا غلام احمد قادیانی کے بعد کوئی نی آئے گا جائے استی نی بی کول نہ ہو۔ جب محرم اٹارنی جزل نے سوال کیا کہ ابو العطا جالندھری نے لکھا ہے کہ آپ کی فاتمیت نے وسیع دروازہ کھول دیا ہے۔ آپ کی امت کے لیے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن الحصول بين جو پيلمنع عليدلوكول كو ملت رب بين - تو كيا حصوراس نيضان سے بيلے تيره سو يس من كوكى في يامتى في آيا بي يامرزاغلام احد ك بعد آئ كا؟اس كاجواب مرزانامرن قطعاً انكاريس ديا اورابوالعطاء كي بات كومرف امكان عقلى برحل كيا\_ يعنى موتو سكتا بيلين موعا نهين اوراس سلسله مين مرزانا صراحمه في مولانا استعيل فيهيدُكا قول تقل كيا كما للدتعالي كوقدرت ب كدايك آن مي كرورون فرشة جرائيل اور محرصي يغير پيدا كردية حالانكدان كاايمان تما كدايما تمي ندموكا كوكى بحى محدرسول الله كي طرح بيدانهين موكا، بلكه آپ خاتم النبيين مين مرف خدا کی قدرت کابیان ہے۔

مرزا ناصر احمد کے اس بیان کے بعد سارا مسلم صاف ہوگیا۔ بقاء نبوت اور اجزاء

ىطلدا

تعالیٰ لهم

ن اليٰ دين

يـر نبيهـم

بەعليە

وبعثه الي

ابن کئیرج

نوت كى سارى بحثيل فضول بين حضو ما الله پرنوت فتم موكل بدنه تيره سويرس على يهلكونى نی آیان مرزا فلام احد کے بعد آئے گا بقول مرزانا مراحد کے ایک بی مرزا فلام احدامتی نی بنایا کیا کیونکه سلم شریف میں چارجگہ آنے والے وئی کہا گیا، حالا تکه سلم شریف اور سینظروں ا مادیث میں ایک سے کے نزول کی خبر ہے جوآ سان سے نازل ہو کر دجال کولل کریں ہے، چالیس سال دنیا بیس رہیں سے۔ساری دنیا مسلمان ہوجائے گی، پھروفات ہوگی۔ دنیا کے كروژوں مسلمانوں كا ابتداء بى سے يكى عقيدہ رہا كەحضرت عيسىٰ عليه السلام آسان برزندہ المائے مکتے ہیں اور قرب قیامت کو دہی دوبارہ نازل ہوں مے اور سرزاغلام احمد قادیانی کہتے بیں کہ حضرت علی علید السلام مر بھے ہیں اور آنے والاسی میں ہول-

يهال دومسئلے بيں (١) كه آيا واقعي حضرت عيسيٰ عليه السلام وفات پانچکے بيں يا زندہ آسان میں موجود بیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہول گے۔ دوسرا مسئله بدي كداكر بالفرض وه فوت مو يحك بين توكيا مرز اغلام احمد قادياني وبي آنے والاسیج ابن مریم ہوسکتا ہے۔جس کی خبرسینکٹروں حدیثوں میں موجود ہے۔ہم پہال

دوسرےمتلہ پر پہلے بحث کریں مے فرض سیجے، معزت میسی علیدالسلام فوت ہو بھے ہیں تو کیا مرزافلام احدقاد یانی آنے والاسیح بوسکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی: ایمارے خیال پس بدوموی جموث، افتر اواور قرآن وحدیث سے نیاق واستہزاء کے مترادف ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح ابن مریم تو كيامسلمان بي نبيس موسكاً \_مندرجه ذيل امور ملاحظه فرما كيس -

مرزاغلام احدقادياني كوايك نامحرم عورت مسمات بعانورات كومتميال بعراكرتي تحى -(سیرت المهدی چهص ۲۱۰)

مرز اغلام احمد قاد مانی کا پهراراتو ل کوعورتین د ماکرتی تحیس -

(سيرت المهدى حصر موم ٢١٣) مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک دوشیز ولائی مسا ، محمدی بیم کے حصول کے لیے کوششیں کیں ۔ مرجمری بیلم کے رشنہ داروں نے خالفت کر کے اس کی شادی دوسری جگہ كرادى مرزاغلام احمرقادياني في اين بين فنل احمد اس كى بيوى كوطلاق دلوائي جواحمد (سيرت المهدى حصداول ص ٢٩) بيك ولدمحمري بيكم كى بها فجي تحى-

پزگل به متر کروژمسلمانو ل وکا فر کہتے اور وہ سب ان کو کا فرسجھتے موٹے نبیوںِ کاسلسلہ بنداوران سے بیچنے کی تاکید ندفر ماتے تو ى فرقے اور كتنى بى امتى ہوتى \_ جوايك دوسرى كو كافر كہيں \_ ہیہ ہے۔ چنانچ تغییرابن کثیر میں ہے۔

ادر بدالله تعالى كى اس امت ير بوى نعمت ہے اور مہر بانی ہے کہ اس خدائے برتر نے ان کا دین کمل کر دیا اب وہ تحسى اور دين كے مختاج بيں نداييے نبي کے بغیر کسی اور نی کے اور اس لیے ان کو خاتم الانبیاء بنا کر جن و انس کی طرف بميجا حميايه

كهآتها محاطت ١٩٤٢ وكومرزانا صراحمه امام جماعت احمدييد بوه وے دیا کہ مرور عالم اللہ کے بعد تیرہ سوبرس تک کوئی نی آیا کوئی نی آئے گا جا ہے امتی نی تی کیوں ندہو۔ جب محرم والعطا جالندهري نے لکھا ہے كه آپ كى خاتميت نے وسيع مت کے لیے آپ کی پیروی کے طفیل وہ تمام انعامات ممکن ا کو ملتے رہے ہیں۔ تو کیا حصوراس فیضان سے پہلے تیرہ سو يامرزاغلام احرك بعدة ع كا؟اس كاجواب مرزانا مرن ت كومرف امكان عقلى يرحمل كيا\_ يعنى موتو سكنا بي كين موكا همه ني مولا نااسلعيل شهيدتكا قول نقل كيا كها للدتعالي كوقدرت تے جرائیل اور محرم جیسے پیغمبر پیدا کر دیئے حالانکدان کا ایمان بول الله كي طرح پدائيس موكا، بلكه آپ خاتم النهيان بي

بیان کے بعد سارا مسئلہ صاف ہو گیا۔ بقاء نبوت اور اجزاء

(۳) جب محمدی بیم کا نکاح دوسری جگه ہوگیا اور مرز اغلام احمد قادیانی کی بیوی والدہ فضل احمد نے ان سے قطع تعلق کردیا تو مرز اغلام احمد قادیانی نے اس کوطلاتی و بے دی۔

(سيرت المهدى حصداول صهه)

سموئی کی

ندمراب

(1.)

(11)

وفعهماتح

كى بعضيا

حيارصفحار

(Ir)

آ دی مجھنے

(11)

تفاياوه

(IM)

(14)

**(۲1)** 

چيال

(14)

خزائن

(11)

(19)

(r)

دی ا

(۵) مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیلم کے سلسلہ میں اپنے بیٹے سلطان احمد کو جائداد سے محروم اور عاتی کردیا۔ کیونکہ یہ مجمی مخالفانہ کوشش کرتے رہے۔

(سيرت المهدى حصداول صفحة ٣٣)

(۲) مرزاغلام احمد قادیانی نے نبی بننے کے لیے جعوث کہا کہ امام رہائی نے کمتوہات میں انکھا ہے۔ کہ جب مکالمات المہیکی کثرت ہوتو پھروہ نبی کہلا تا ہے۔ حالانکہ اس کمتوب میں نبی کالفظ نہیں بلکہ محدث کا لفظ ہے۔ اور خود مرزاغلام احمد قادیانی نے اس سے پہلے جب تک کہ ان کو نبی بننے کا شوق نہیں چرایا تھا۔ (از انتہالا دہام ص ۱۹۵ فزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷) میں محدث کا لفظ کھھا۔ اب شوق نبوت میں امام ربانی پر جھوٹ بولا اور اس لیے کمتوہات کا حوالہ بھی درج نہیں کیا۔

(2) مرزاغلام احمد قادیانی نے یہ بھی امام بخاری کے حوالے سے جھوٹ لکھا کہ "آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت آسان سے آواز آئے گی۔ خدا اخلیفتہ اللہ المهدی۔ اب سوچو کہ بید مدیث کس پاید کی ہے جوالی کتاب میں ہے جواسی الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔ " (شہادة القرآن سی اس برزائل میں ہوری بھی بھا سکتا ہے؟

(۸) مرزاغلام احمد قادیانی نے سرور عالم اللہ پہنے پر جھوٹ کھا کہ آپ کے تھم سے ایک دن میں دس بزار یہودی قل کے گے۔ اس سلسلہ میں بعض مرزائی بیعذرائک پیش کرتے ہیں۔ وس بزار کے ہندسوں میں دراممل کا جب سے ایک مفر کا اضافہ ہوگیا۔ بیغلط بیانی ہے اس لیے کہ مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ گی بزار یہودی ایک دن میں آپ کے بعد جب مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ گی بزار یہودی ایک دن میں آپ کے بعد جب بوتر بنظہ نے دور نوان کو اس کے بعد جب بوتر بنظہ نے اپنی کتاب میں کہا تھا کہ ہمارا فیصلہ سعد بن معادی کر ہے۔ انعوں نے بوتر بولی کو برنام کرتا ہے۔ ورندغزوہ کر ہی۔ انعوں نے بوتر بنظہ نے کہا تھا کہ ہمارا فیصلہ سعد بن معادی کر ہی۔ انعوں نے تو رات کے مظابق فیصلہ کے خلاف سماز شیل کیا کہ تا جو باتا اور جزیرۃ العرب ہوجاتے تو جو جمید اسلام کے خلاف سماز شیل کیا کرتے تھے۔ غزوہ خدرت میں اگر یہ کا میاب ہوجاتے تو ہمیشہ اسلام کے خلاف سماز شیل کیا کرتے ہیں۔ غزوہ خدرت میں اگر یہ کا میاب ہوجاتے تو ہمیشہ اسلام کے خلاف سماز شیل کیا گیا عام ہوجاتا اور جزیرۃ العرب کے سارے مسلمان شہید کردیتے جاتے۔

(٩) مرزاغلام احمدقاد یانی نے عوام کو الو بنانے کے لیے ڈپٹی عبداللہ آ مقم کے لیے پیش

کوئی کی کہ بندرہ ماہ میں مرجائے گا۔ بشرطیکی شرف رجوع نہرے۔ محرآ تقم ۱۵ماہ میں (جنك مقدس من االمغزائن جه من ٢٩٣)

مرزا غلام احد قادیانی غلام احد قادیانی نے اسے مخالفوں کو مخلط گالیاں دیں جو (1.) علىدەلكىم ئى بىر ـ

مرز اغلام احمد قادیانی نے مخالفوں پرلعنت لکھی، مگر پورے ایک بزار بارکھی اور ہر وفعد ساتھ ساتھ مندسہ لکھتے گئے (نورائی ص ۱۵۸ تاص۱۲ افزائن ج ۸ بص ۱۹۲۲) حالانکہ کھنو کی بھیاری لکھ لعنت کہ کر ہی معاملہ ختم کر دیتی تھی۔اب کوئی مرزائی ہو جولعنت لعنت کے ان عارصفیات کو پڑھ پڑھ کر اواب کمائے۔

مرزا يبلصرف ملغ بنا بحريده، بحرمثيل ميح، بحر خودسيح موعود بنااور جب ويكها كه يجمه آ دمی پیش مکتے ہیں نبی بن بیٹھا۔ حالا نکہ بیندر تج خود فرضی اور بناد فی سکیم کی شازی کرتی ہے۔ ( ملا حظه بوضمیمه دعاوی مرز اازمفتی محمر شفیع مشموله احتساب قادیا نیت ج۱۳)

مرزا غلام احدقاد یانی نے ہروہ برا اختص بنے کی کوشش کی جس کا ذکر کسی کتاب میں تھایاوہ آنے والا ہے۔ چنانچہ کرشن کامٹیل بنا۔

وه كرشن بنااوررودر كويال كبلايا ـ (10)

> وه بي سنگه بها در کهلايا به (10)

مدی ، سے ، حارث ، رجل فاری بنا بلکہ تمام انبیاطیعم السلام کے نام اینے اور (rI) چیاں کیے حوالہ کے لیے ضمیمہ دعاوی مرزا ملاحظہ ہو۔ (مشمولہ احتساب قادیا نیتج ۱۳۳)

مرزاغلام احمد قادیانی نے سرور عالم اللہ کے معجزات تمن ہزار (تخد کولاویہ ص ١٧ خزائن ج ١٥ص١٥) اوراسية وس لا كه يتائه \_ ( برابين اجدية بم ٥٠ ٥ فزائن ج٢٥ص ٢١)

اس نے اپنے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے افضل کھا۔ (M)

(دافع البلاءم ٣٩ خزائن ج٨م ٢٣٣)

اس نے حضرت امام حسین کے ذکر کو کوہ کے دھرے تصبید دی۔

(اعازاحدي م ٨ فزائن ج ١٩ م ١٩٠٠)

مرزاغلام احدقادیانی نے ایک غیرمم ملاک سے اپنا نکاح آسان میں ہوجانے کی خرر دی اور کہا کہ ضدانے مجھ سے زوج کہا فر مایا ہے۔ (کہم نے اس لڑکی سے تمحارا تکاح کردیا ہے۔) اورمرز اغلام احمرقادياني كي بيوي والدوضل انی نے اس کوطلاق وے دی۔

(سيرت المهدى حصه اول ص٣٣) وسلسله يس ابيخ سلطان احمدكو جائداد ارتے دہے۔

(سيرت المهدى حصه اول صفيه ٣) ليجموث كهاكدامام رباني نے كمتوبات ميں وني كملاتا ب-مالانكهاس كموبين احمة ادياني نے اس سے پہلے جب تك كه ل ٩١٥ خزائن جسم ١٠٠) مس محدث كا اورای لیے کمتوبات کا حوالہ بھی درج نہیں

ن كوالے معوث لكماك " أخرى ئى گى - ھٰذاخلىفىتە اللەالىمەدى \_ابسوچو صح الكتاب بعد كتاب اللهبي-" (شهادة یث بخاری شریف میں بتلاسکتا ہے؟ جموث کھا کہ آپ کے حکم سے ایک دن رزائی بیعذرانگ پیش کرتے ہیں۔ دس مافد ہو گیا۔ بی فلط بیانی ہے اس لیے کہ الم يودى ايك دن يس لل كي مح ہے۔ورنہ غزوہ کندق کے بعد جب المعلد معدين معالى كريس انمول نے ا دمیول کونل کیا گیا۔ بیدوہ یہودی تھے اختدق من أكريكامياب موجات تو وجاتا اورجزيرة ألعرب كے سارے

(۳۱) جب بية ثابت نه دو گيا - جب کي دليل تغمرايا تعااده کي بمسري کا دهوي کم (۳۲) مرزاغلا مين پښچايا -

۳۳) مرزافلا

(۳۴) مرزاغلا ذلیل کرنے کی کوشد

(۳۵) مرذا۔ (۳۲) مرزاغا

وغيره۔

(۳۷) ریل کو (۳۸) مرزاهٔ

مربرایک بی بح

(۳۹) مرزاقا

(۴۰) مرذا

(۳۱) ایک کسی کواپنا جانشین (۳۲) مرزا

البامات ثمالُعُ زُ (۳۳) مرزا

ماصل کرنے کیا

(۲۱) اس نے کہا کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے کے لیے ہماری پیش گوئی ہے بڑھ کرکوئی چیز نہیں ہے۔ چیز نہیں ہے۔ جبکہ اس کی میر پیش گوئی غلط ثابت ہوگئی اور میس برس تک اس کو مایوس رکھ کرآخر کار جمعوثا ثابت کردیا۔

(۲۲) مرزا فلام احد قادیانی نے کہا کہ جمدی بیکم کا بیرے ساتھ نکاح تقدیم برم اور اثل بے۔ کوئی نیس جواس کوروک سکے۔

ب الروك كودوركر مرزاغلام احمد قاد يانى نه يديمي لكما كه خدا نه جهي كها سه كه يش برروك كودوركر (٢٣) مرزاغلام احمد قاد يانى نه يديمي لكما كه خدا نه جهي كها سه ٢٨٥ فرائن ج٥ص اينا) (٢٣) اس نه يرجمي لكما كه ايك باريمار بوااور قريب الموت بور با قعا كه جهيم في كا خيال آيا تو قدرت نه تملى دى كه اس يش فتك نه كرور بيه وكرر مه كا تب يش سمجما كه جب بيغ برمايي بور يا تواس طرح خداان كوتى ديتا به د

(ازالتهالاد بام م ۳۹۸ فزائن جسم ۳۰۱)

(۲۵) مرزاغلام احمد قادیانی نے بیمجی لکھا کہ بیر (محمدی بیکم) یا کرہ ہونے کی حالت میں موید بین موسد الوٹا کرمیرے یاس لائے گا (ازائیہ الاوہام ۱۳۹۸ نزائن جسم ۳۰۵)

(۲۲) مسلسل بیس سال تک بیپیش کوئی کرتار بااور مریدوں کی تازہ بتازہ الہاہوں سے طفل تبلی کرتا اور عوام کوالو بناتار ہا۔ مرآ خرکار بے نیل مرام چل بسا۔

(۲۷) مرزاغلام احمد قادیائی نے خدا تعالی پرافتر اءکیا کہ اللہ تعالی نے میرے ساتھ اس محمدی بیگم کا تکاح کردیا۔ اگر خدانے تکاح کیا ہوتا تو کوئی اور اس کو کیسے بیا ہتا۔ پھر تکاح پر نکاح کا مقدمہ ندمرز اغلام احمد قادیانی نے کیا اور نہیں ان کے مریدوں نے۔

(۲۸) سلطان محر کے ساتھ محری بیگم مک نکاح کے بعد خدانے مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ کیے نکاح پڑھا؟

(۲۹) اور جب خدائے تکاح پڑھ دیا تھا تو پھر دوسرے سے شادی کیسے ہونے دی؟ معلوم ہوا کہ آسانی تکاح کی وی اللہ تعالی پرافتر او تھا جو صرت کفر ہے۔

(۳۰) مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا اگر جمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئی اور بہ پیش گوئی بوری نہموئی تو میں بدت بدتر کی توری نہموئی تو میں بدے بدتر ہوں گا۔ کیا اس طرح وہ بدے بدتر نہ ہوگیا۔ کیا بدے بدتر کی تعبیر بخت سے بخت نہیں ہوسکتی اور کیا اس کو کا فرمفتری علی اللہ نہیں کہد سکتے۔

(۳۱) جب یہ پیشکوئی پوری نہ ہوئی تو کیا وہ اپنے مقرر کیے ہوئے معیار کے مطابق جموٹا ٹابت نہ ہوگیا۔ جب کہ اس پیش گوئی کومرزاغلام احمد قادیا نی نے اپنے صادق یا کا ذب ہونے کی دلیل تھم رایا تھا اورا تنابزا حموت بولنے والا آ دمی حضرت عیسی علیہ السلام یا محمد رسول التعلق کے ہمسری کا دعویٰ کرسکتا ہے؟

(۳۲) مرزاغلام احمد قاویانی نے جہاد کوحرام کہا ہے اور انگریز کی خاطریہ فتو کی ساری ونیا میں پہنچایا۔

(۳۳) مرز اغلام احمد قادیانی نے انگریز کی اطاعت کو اسلام کا حصر قرار دیا۔

(شهادة القرآن كاآخرى اشتهارخزائن ج٢ص٠٣٨

(۳۴) مرزا غلام احمد قادیانی نے اگریزوں کو دعائیں دیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کو دکھ کے دیا میں مسلمانوں کو دکھنے کے دیا ہے دیا ہے۔ دلیل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ وقعہ قیصرہ کا دیا ہے۔ ایک کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

(۳۵) مرزانے اپنے کو گورنمنٹ برطانیہ کا حرز اورتعویز کہا۔

(٣٦) مرزا غلام احمد قادیانی مکلف کھاتے کھایا کرتا۔ پرندوں کا کوشت بھنا ہوا مرغ وغیرہ۔

(٣٤) ريل كود جال كا گدها كه كرخود كرايدد يكراس كده يرسوار بوتا-

(۳۸) مرزا غلام احرقاد یانی نے خاتم النہین کے معنی بدل کرآپ کو نی تراش قرار دے دیا محر پھرایک نی بھی نہ کھڑا کمیا صرف خودہی نبی بن بیٹھا۔

(۳۹) مرز اغلام احمد قادیانی کے لیے قادیان میں حکومت نے ایک سپاہی رکھا تھا۔ (سیرة المهدی حصد اول ۲۷۵)

(۴۰) مرزاغلام احدقادیانی کے ساتھ جہلم تک گوروں کا پہرہ رہا۔

(سيرة المهدى حصد سوم ص ٢٨٩)

(۳۱) ایک انگریزنے دریافت کیا کہ بوے لوگوں کی طرح مرزاغلام احمد قادیاتی نے بھی کسی کواپنا جانشین بنایا ہے۔

(٣٢) مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک عدالت میں لکھ دیا کہ میں آئندہ اس متم کے الہامات شائع ندروں گا گویاری و بنام کھا۔

(۳۳) مرزا غلام احمد قادیانی نے فخر کرتے ہوئے اور انگریز وں کوممنون کر کے فائدے حاصل کرنے کے لیے انگریز وں کی سندیں اور چیٹیاں شائع کیں۔ نجنے کے لیے ہماری پیش کوئی سے بڑھ کرکوئی میند کمالات اسلام م ۲۸۸ ، خزائن ج ۵ می ایسنا) اور بیس برس تک اس کو مایوس رکھ کر آخر کار

يم كامير عساته نكاح تقدير مبرم اوراش

ندانے مجھے کہا ہے کہ ش ہرروک کو دور کر بنکالات اسلام ۱۸۲۷ ٹر ائن ج مس ایدا) قریب الموت مور ہا تھا کہ جھے پیش کوئی کا رو۔ یہ موکر رہے گا تب ش سمجھا کہ جب دیتا ہے۔

(ازالته الاد مام ۳۹۸ خزائن جسم ۳۰۹) ر محمدی بیگم) با کره هونے کی حالت میں ام س ۳۹۸ نزائن جسم ۳۰۵)

اورمریدوں کی تازہ بتازہ الہاہوں ہے مرام چل بسا۔

ا و کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ اس کی اور اس کو کیسے بیا ہتا۔ پھر تکاح پر تکاح کے مریدوں نے۔

لے بعد خدانے مرزا غلام احمہ قادیانی کے

رے سے شادی کیے ہونے دی؟ معلوم گفر ہے۔ میرے نکاح میں نہ آئی اور یہ پیش کوئی ہمرے بدتر نہ وگیا۔ کیا بدسے بدتر کی اللہ نیس کہ سکتے۔ (معادة القرآن ص ١٩١٩ تزائن ج٢م ٣٨٥ ٣٨٥)

( ۴۲ ) مرز اغلام احمد قادیانی نے سکھوں کے ساتھ شاہ استعیل شہید کی جنگ کومفسدہ لکھا۔

(۳۵) مرزانے ۱۸۵۷ء کے جہاد میں اپنے باپ کی امداد اور و فا داری کو انگریز کے سامنے پیش کر کے فرکیا اور اپنے خاندان کو انگریز وں کا و فا دار ثابت کیا۔

(ستاره قيمره ص حزائن ج ١٥ص١١)

(۳۲) مرزانے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو ناجائز قرار دیا اور حمله آوروں کو چوروں اور ڈاکوئاں ساتھ ک

ڈاکوؤں سے تشبیبہ دی۔

(۳۷) مرزاغلام احمد قادیانی نے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ اور مجھ میں جوجھوٹا ہے وہ مرجائے گا چنانچہ وہ مولوی ثناء اللہ کے سامنے مرکبا اور اس طرح اس کے جھوٹے ہونے کا قرآنی فیصلہ ہو گیا۔

(۴۸) مرزاغلام احمد قادیانی نے الی الی دوائیں تیار کیں جن میں صرف یا قوت دو ہزار روپے کی (آج کل شایدان کی قیت ہیں ہزار روپے ہو داخل کیے) بیمین محمد ہیں جن کے دولت خانہ میں آگ نہیں جلتی تھی۔

(۳۹) مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے چیلوں کو پورا پورا معتقد بنانے کے لیے یہ کپ بھی لگائی کہ خدا کا کلام جھے پراس قدر تازل ہوا ہے کہ وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزوے کم نہیں ہوگا۔ (هیقة الوجی ۱۹۳ خزائن ۲۲۵ مے ۲۰۰۷)

بھلا ہیں جزو کلام الی کا کیا مطلب ہے اور مرز اغلام احمد قادیا نی نے کیوں چھپایا جبکہ باتی شائع کردیا۔

(۵۰) مرزانے انبیا علیم السلام کی تو بین کی جیسے که اس عنوان کے تحت اور مرز اغلام احمد قادیا نی کی دعاوی ہے آپ کومعلوم ہوگا۔ قادیا نی کی دعاوی ہے آپ کومعلوم ہوگا۔

(۵) مرزانے اپنی وجی کوقر آن کی طرح تطعی کہا ہے۔ کیا ہیں سال کی جھوٹی اور پرفریب وجی کوقر آن پاک کی طرح قطعی سمجھا جاسکتا ہے۔ اور کیا کوئی نبی وجی کا معنی سجھنے ہیں ہیں سال یا موت تک قاصر رہ سکتا ہے ہم مرزائیوں کو چینئے کرتے ہیں کہ کیا کسی قطعی امر کے اٹکار کرنے والے آدمی کو یہ کہہ کرمعاف کیا جائے کہ بید ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔ خود مرزائی اس بات کا اقر ادر کرتے ہیں کہ پچھلی صدیوں میں علاء کے فتو وَں سے فلاں فلاں کو سرا دی گئی۔ اگر وہ نہیں ٹابت کرسکتے اور قطعی ٹابت نہیں کریں گے۔ پھر معلوم ہوا کہ کا فراور اسلام سے خارج کر کے ملت اسلامیہ میں باتی رہنے کی بات ایجاد بندہ ہے۔ اور مرزائیوں نے صرف اپنے بچاؤ

44

کے لیے ڈمو (۵۲) اتباع ادر کمل نبوت میمخر

حقیقت *کوخو* و لا ش

مجر هو ش نزائن

اور نی کئی نبوت کی ۔ خدائی بخشش مورنی بخشش بورنے میں بعدکوئی نی

اسبلی کی چراخ نبور کمالات

احمة قادياني

ندگوره اور فتو کی گفر

كے ليے دُمونگ بنايا ہے۔

(۵۲) یوسب جموف، بناوٹ اور فریب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت حضورا کے امتیاع اور کھل طور پر فنانی الرسول ہونے سے کی کیونکہ محد میت (خدا تعالیٰ سے ہم کلامی) ہویا نبوت بیش خدا تعالیٰ کی بخشش سے لمتی ہے۔ اس میں عمل اور کسب کو قطعاً وخل نہیں ہوتا۔ اس حقیقت کوخود مرزا قادیانی نے تسلیم کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ولا شک ان التحدیث موهبة محردة لاتنال یکسب البتة کما هو شان النبوة (تمامة البشرگان ۸۲ فرائن ۲۵ سان)

اوراس میں شک وشبنیں کہ محدث ہونا محض اللہ تعالی کی بخش ہے یہ کی طرح کی (محنت وعمل اور) کسب سے نہیں مل سکتی جیسے نبوت کی شان ہے۔ (یعنی جس طرح نبوت کی عمل یا کتماب کا نتیج نہیں ہوتی ۔ اسی طرح محدث ہونا بھی)

مرزا قادیانی نے کم ہوشان المنہ قاکہ کراس حقیقت کوادر بھی زیادہ واضح کردیا کہ محدث اور نبی کئی کمل کے نتیجہ بیس نہیں بن سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کی ہے۔ جیسے کہ مرزا ناصر احمد اور سارے مرزائی بلکہ خود مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں تو وہ محس خدائی بخش اور محبت الہیہ ہے جس طرح پہلے نبیوں کو طاکرتی تھی۔ اور اس نبوت میں یا محدث ہونے میں حضور کے اتباع اور فنافی الرسول ہونے کا کوئی دخل نہ تھا اور یہ کفر صرح ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی مبنے گے۔ یا کسی کو نبی مانا جائے عین محمد کی گہا اور کا لی اتباع کے دعوے سے مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہوسکتے ہیں۔ احمد قادیانی نہیں ہوسکتے ہیں۔ عیسی نبول گشت بھمد لی خرے چند

فتو کی کفر کی حیثیت

بيعنوان مرزا ناصر احمد في المن مصرنا ع كصفيه ٢ من قائم كيا ب-اس س

ته شاہ استعمل شہید کی جنگ کومفسدہ لکھا۔ پ کی امداد اور و فاداری کو اگریز کے سامنے دار ثابت کیا۔ (ستارہ تیمرہ ص ۳ خزائن ج ۱۵ ص ۱۱۳)

قرآ ن ص ۱۹۸ ما ۱۹ فزائن ۱۳۸۵ م ۳۸۷ تا ۲۸۸)

. (ستاره تیمره مس تزائن ج۱۵ س۱۱۳) جائز قرار دیا اور تمله آورول کو چورول اور

ناءاللہ اور مجھ بیں جوجھوٹا ہے وہ مرجائے گا اس کے جھوٹے ہونے کا قر آنی فیصلہ ہو

یں تیارکیں جن میں صرف یا قوت دو ہزار پے ہو داخل کیے ) یہ عین مجمہ ہیں جن کے

پورا پورا معتقد بنانے کے لیے ریم کپ بھی ام کھما جائے تو بیس جز دے کم نہیں ہوگا۔ (هیقة الوق ص ۱۳۹ خزائن ۲۲۵ص ۲۰۸) ور مرز اغلام احمد قادیانی نے کیوں چھپایا

، کهاس عنوان کے تحت اور مرزا غلام احمد

ہے۔کیا ہیں سال کی جھوٹی اور پرفریب اکوئی نمی وی کامعنی سجھنے میں ہیں سال یا میں کہ کیا کسی قطعی امر کے اٹکار کرنے میہ سے خارج ہے۔خود مرز ائی اس بات ماسے فلاں فلال کو سزا دی گئی۔اگر وہ علوم ہوا کہ کا فرادراسلام سے خارج کر ہے۔اور مرزائیوں نے صرف اینے بچاؤ متعكو كي توانه

نہ ہونے کی ج

بخفيرسا أكا

شیعه دوست مظهرعلی اظم

جب حغرت افتداه نه کر یمی حال الم

**(r)** 

(4)

جھی ہوں پیر بھی ریا

ا*ن حدود.* ہوئے ک

واقعات

للمجمى ابد

ہے کہ در ہے بلکہ

ہوتی ہے

(4)

کے دارانکو

معلوم ہوتا ہے کہ سواد اعظم والے ارشاد سے مرزا ناصر احمد پر کھی پڑی ہوئی ہے۔ مرزا موسوف نے مسلمانوں کے محلف مکا تب فکر کے فتو ایک دوسرے کے خلاف فل کر کے گویا ایک طرح دنیائے کفراس کی گزری ہوئی حالت میں محمل انوں پر جنے کا موقد فراہم کیا ہے ورنہ دنیائے کفراس کی گزری ہوئی حالت میں محمل انوں سے لرزاں ہیں اوروہ ان کے اتفاق سے خاکف اور نفاق والے کے لیے کوشاں ہے۔ مرزا ناصراحم کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کا سواواعظم (عظیم اکثریت) ان کو کا فرجمت ہو انحوں نے محضرتا ہے کے صفح ۱۳ سطر نبر ہو پر لکھ دیا ''کہ کہی ایک فرقہ کو خاص طور پر مذافر رکھا جائے تو اس کے مقابل پر دیم ترام فرتے سواداعظم کی حیثیت اختیار کرجا کیں گور ایس مرت باری باری باری برایک فرق کے خلاف بقیہ سواداعظم کا فتو کی کفر قابت ہوتا چلا حالے گا۔''

اس عبارت میں جو دھوکا اور فریب ہے وہ طاہر ہے۔ مرزا ناصر احمد کومعلوم ہونا

چاہیے۔ (۱) پیعی تو کی کید سک اور کتب اگر سے ال کرکی دوسرے فرقد کے خلاف سخت فتو کی مندر سے فرقد کے خلاف سخت فتو کی مندر مہیں دیا۔ پیلیمن افراد میں اورالیے افراد ہر برفرقد میں ہوسکتے میں۔

(٢) بعض معزات بے فک او فجی حیثیت رکھتے ہیں مگر ان کے افاء میں بہت احتیاط

(۳) بعض فقے جموئی خبروں پرمنی ہیں مثلاً دیو بندیوں پر بدائرام کدان کے ہاں خدا جموث بول سے حالا تکدید بات سب کے ہاں کرمرت ہے۔

وراصل بات مرف اتنی ہے جوخود مرزا ناصراحمہ نے تسلیم کر لی ہے کہ شاہ اسلیل میں ہے۔ شاہ اسلیل میں ہے۔ شاہ اسلیل می شہید نے کہا کہ اللہ تعالی ایک آن میں کروڑوں فرشتے جرائیل کی طرح اور کروڑوں پیغبر معزت محم مطفی کی گئے گئی کہ اسلیل معزت محم مطفی کی طرح پیدا کر سکتے ہیں۔ مرزا ناصراحمہ نے اقرار کیا کہ شاہ اسلیل میں میں کہ آپ کے بعد کوئی نی ندین سے گا مرصر ف اللہ تعالی کی قدرت بیان کردی گئی ہے۔

ای طرح خود احقر ہزاروی نے بعض علاء بریلوی سے گفتگوی۔ انھوں نے حضور مسلط کی ہے گفتگوی۔ انھوں نے حضور مسلط کیا گ مسلط کے بشر ہونے سے بالکل اختلاف نہ کیا اور کر کیسے سکتے تھے۔ جبکہ قرآن میں ایسا کہا گیا اور دنیا کا کوئی فروسرور عالم مسلط کے اولاوآ دم میں سے ہونے کا الکارٹیس کرسکتا۔ رہاآپ کا درجہ اور مرتبہ تویہ ہماری بجھ مشل اور وہم سے بھی بالاتر ہے۔

ای طرح احقر بزاروی نے بریلوی حضرات سے رسول کے حاضر ونا ظر ہونے پر

منتكوكي توانحول في اس كاخلامه وي علم غيب بتايا-

علم غیب میں بالواسط اور بلاواسط کی بحث بھی ہے بھر خداتعالی کے برابر علم ہونے یا نہونے کہ بھی بحث ہے بہر حال خود صرت مولانا اشرف علی تھا تو گاد ہو بندی نے بر بلو یوں کی سی بھیرے الکارکیا۔

شیعہ معرات ہیں ان کی کتابوں میں تحریف قرآن کا قول موجود ہے محرآج کوئی شیعہ دوست قرآن کی قول موجود ہے محرآج کوئی شیعہ دوست قرآن کی تحریف کا اقرار نہیں کرتا۔ ہاتی شان سحابہ کے ہارہ میں ان کا رویر قو مولانا مظہر طل اظہر (احرار لیڈر) جو تحریف میں بدے سلسلہ میں کھنٹو کئے اور انھوں نے تقریب کی کہ جب معرب طل نے جیس سال کے قریب ان محابہ کے بیجھے نمازیں پڑھیں قو ہم کوں ان کی اقداء نہ کریں۔ بہر حال شیعہ فرقہ پر بحیثیت فرقہ یا اس نے بحیثیت فرقہ کوئی فتو کی تھیں گایا۔

عى مال ال مديد عفرات كاب

(٣) له ين وي اكو الحريز كم مد كم يس- بس الحريز في جب الى فوجيل تركول كرداد الحريز وي الكو المريز ول كل كرداد الحريز ول كل ديار الحريز ول كل ديد كاريل كالم مونا آسان ند في اور نداب ب-

(۵) اسلام کا کاف دین ہندودھرم کی طرح نہیں ہے کہ پنڈت جوابر اس نہرو خدا کے مکر ہیں ہے کہ پنڈت جوابر اس نہرو خدا کے مکر ہیں ہوں بھی ہوں پھر بھی ہندو ہوں۔ سالی وھر تی ہت پرتی کریں اور آ رہیہ بت پرتی کے خلاف ہوں پھر بھی رشتے ناطے جاری ہوں۔ دین اسلام کی صدود ہیں۔ ان حدود کو پھلا تکنے والا خلا ہر ہے ان حدود دکو پھلا تکنے والا خلا ہر ہے ان حدود سے باہر سمجھا جائے گا مگر اسلامی وحدت، اسلامی حکومت اور خلافت کا شیراز ومنتشر ہونے کے بعد مختف طبقات میں افراتفری پدا ہوئی اور ای لیے اسلامی حمد کے بہت بی کم واقعات مرزانا صربیان کر سکانے۔ ان میں بھی کمی جگہ نیک نتی اور کہیں بدینی کا دخل ہے۔

مرزانامراحمراجراجب کوئی فرقد بحیثیت فرقد دوسرے کوکافرنیں کہتا توسب ل کرکسی ایک کو کیے کافر کہ سکتے ہیں۔اور برحقیقت ہے کہ صحابہ کو مانے والے سواد اعظم کے مصدات مجمی ایسانیس کر سکتے۔نہ آج تک کیاہے نہ آئندہ کریں گے۔

(۲) بہتوں کے قاوی دوسروں کے خلاف فروی سائل میں ہیں مثلا ایک فریق کا الزام ہے کہ دوسرا انبیا علیم السلام کی تو ہین کرتا ہے۔ گر دوسرا فریق اس الزام کے مانے سے محکر ہے بلکہ وہ اصول میں منفق ہے کہ تو ہین انبیا علیم السلام تفریج۔ آیا اس عبارت سے تو ہین ہوتی ہے یا نہیں صرف اس میں بحث ہے۔

(2) احماد اختلاف ای طرح کے الزامات یا علط فہیوں پر بنی ہے یا کا تم کے عملف

ے مرزا ناصر احمد پر کیکی پڑی ہوئی ہے۔ مرزا کے فتوے ایک دوسرے کے خلاف فقل کر کے گویا وقعہ فراہم کیا ہے ورند دنیائے کفراس کی گزری اوروہ ان کے اتفاق سے خاکف اور نفاق ڈالنے کے کہ مسلمانوں کا سواد اعظم (عظیم اکثریت) ان یہ اسلام برا کھودیا ''کہ کی ایک فرقہ کو خاص بمام فرتے سواد اعظم کی حیثیت اختیار کرجا کیں کے خلاف بقیہ سواد اعظم کی حیثیت اختیار کرجا کیں کے خلاف بقیہ سواد اعظم کی خیثیت اختیار کرجا کیل

ے وہ فاہرے۔مرزا تاصر احمد کومعلوم ہونا

ے مل کر کری دوسرے فرقہ کے خلاف سخت فتو کی فرقہ میں ہو سکتے ہیں۔

ت رکھتے ہیں مران کے افاء میں بہت احتیاط

مثل دیو بندیوں پر بیالزام کدان کے ہاں خدا فرمرز کے۔

رزا ناصراحمہ نے تنکیم کرنی ہے کہ شاہ اسلیل ال فرشتے جرائیل کی طرح اور کروڑوں پی فیبر المصرزا ناصراحمہ نے اقرار کیا کہ شاہ اسلیل اکمآپ کے بعد کوئی نبی نہ بن سکے گا مگر صرف

ہ علاء پر بلوی سے گفتگو کی۔ انھوں نے حضور رکر کیمے سکتے تنے۔جبکہ قرآن میں ایسا کہا گیا میں سے ہونے کا افکار نہیں کرسکتا۔ رہا آپ کا لاتر ہے۔

منرات سے رسول کے حاضر ونا ظر ہونے پر

مسائل ہیں۔

اب مرزائیون کا حال میں

(1) مردائوں سے ملمانوں کا اختلاف اصولی ہے وہ تھلم کھلا مرزا قادیانی کو حضرت عیسی علیه اسلام سے افضل کہتے ہیں۔

بیں ج مرزائ

براحا

فآوڭ

أوزال

\_

تعالى

2

میں

(i)

٣)

(٢) و و مقلم كلا خضور كے بعد مرزا غلام احمد قاد يانى كونى مانتے ہيں اور اس طرح ختم نبوت كى مهر تو ژكر غلاتا و يلول سے اس كوچمياتے ہيں۔

(m) وہ تیرہ سوسال کے مسلمانوں کے تمام فرتوں کے متفقہ عقائد کی مخالفت کرتے ہیں۔

(٣) اورتمام كے تمام فرقے ديو بندى، بريلوى، اہل حديث، شيعه، ئى سب بى ان مردائيوں کوکا فركتے اور جمعے ہيں۔خودمرزانا صراحمہ نے سب كا فاف نقل كيے ہيں اور يه بات حق ہونے كى تعلى دليل ہے كه آپس ميں مختلف ہو كر بھى وہ سب كے سب مرزائيوں وطعى كا فراور غيرمسلم اقليت الجمعے ہيں۔

(۵) پر مرزاغلام احمد قادیانی مجلی تمام مسلمانوں کو جواس کو سیح موعود نہیں مانے کا فرکہتا ہے (۵) ہے (میرات اس کو انگریزی سرپرتی ہے ہوئی ورندہ مجمعی ایسا کینے کی جرائت نہ کرتا۔)

(۱) اور مرزاغلام احمد قادیانی خدا کے عکم ہے کہتے ہیں کہ جومرزاغلام احمد قادیانی کے سے ہوئی کہ اور میں شک ہمی کرے اس کے پیچلے نمازنہ پڑھو۔

(2) مرزابشرالدین محود نے صفائی سے تمام مسلمانوں کو کا فرقرار دیا۔

(۸) تمام سلم فرقے مل کر مرزائیوں کو کافر کہتے ہیں اور مرزائی مسلمانوں کو کافر قرار دیتے اور شرزائی مسلمانوں کو کافر قرار دیتے اور شیتے تا طے اور نمازیں علیحدہ کرنے کا تھم دیتے ہیں۔ یہ کول مسلم حقوق اور منصوبوں پر قبضہ کرتے ہیں اور کیوں اپنی حقیقت کو چھپاتے ہیں۔

(الف) کی بیان سے دو ہاتوں کا جواب ہوگیا۔ایک تو فقاوی کفری حیثیت کے مندرجات کا۔کہ سٹارے فرقے فرقہ کے خلاف ہوکرسوا داعظم نہیں ہے نہ بین سے نہ بین س

(ب) دوسرے مرزائی ایک دوسرے کے خلاف فناوی لگانے کا جوالزام لگاتے ہیں اس ن بھی حقیقت واضح ہوگئی اور مرزائیوں کا ان اختلافات کو ہوا دینا اسلام دشمنی سے کم نہیں ہے ور دنیا کم میں مسلمانوں کوذلیل کرنے کے مترادف ہے۔

بعض وميكرالزامات

ای طرح کے ہاتھوں ہم مرزانا صراحہ کے محضرنا ہے صفیہ ۱۳۱ کا بھی جواب دیتے ہیں جو انعوں نے ہیں جو انعوں نے ہیں جو انعوں نے ہیں جو انعوں نے مرزائیوں کا مسلمانوں کے بیچے نمازنہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ اس موضوع ہیں مرزانا صراحہ کا کرا حال رہا ہے۔ انعوں نے جان چیڑانے کے لیے صفیہ ۱۵ سطر۱۳ سے لے کرصفی ۱۲۲ تک فقال رہا ہے۔ انعوں نے جان چیڑانے کے لیے صفیہ ۱۵ سطر۱۳ سے لے کرصفی ۱۲۲ تک فقال کرکے میں کھا ہے کہ ہم ان ہیں سے کس کے بیچے نماز پڑھیں جن کو فلاں نے کا فرکھا اوران کے بیچے نماز پڑھیں جن کو فلاں نے کا فرکھا اوران کے بیچے نماز پڑھیے ہے۔ دوکا۔ پڑھیں تو فتو کی دینے والے کے ہاں کا فرہوتے ہیں نہ پڑھیں تو غیر مسلم اقلیت۔

مرزانا صراحراس سوال بین بری طرح پینے ہیں۔وہ صاف نہیں کہتے کہ مسلمانوں کے پیچے نمازیم کس طرح پڑھیں کہ وہ ایک نی کے مشکراور کافر ہیں۔ جبکہ مرزا قادیائی نے خدا تعالیٰ کے حکم سے شک کرنے والے کے پیچے نماز پڑھنے سے روک دیا ہے۔ کو یا مرزا غلام احمد قادیائی کی نبوت کا اٹکاراوراس کو مفتری مجھنائی نماز نہ پڑھنے کی وجہ ہے۔ باتی لفاظی ہے مرزا ناصر احمد نے باتی بنائی ہیں باتی طبقات کا کس کے پیچے نماز نہ پڑھنے کا حکم وینا دعوی نبوت کا اٹکار کی وجہ سے نہیں ہے۔ اس لیے وہ باہم اختلاف رکھنے کے باوجود مرزائیوں کے سلسلہ بیں۔

- (۱) ذات بارى كاعرفان منجه ۱۳-
- (۲) قرآن عظیم کی اعلی وارفع شان صغه ۵۵ \_
- (٣) مقام فاتم النبين الملكة صفي ٥٥ برمرزانا صرف لكي بين-

ان تنیول عوانات بیس سے بہلے دوعوانوں کا تو کی مسلمان کوا کا رئیس تیسر سے عوان کا جواب کھے دیا گیا ہے اور دراصل بیساری بحث مسلمان قوم کو الجمعانے کے لیے ہے ورنہ بحث کی نبی کے آنے بیس نبیس ہے۔ صرف مرزا قادیانی کی ذات بیس ہے۔ باتی دو عنوان سے جو ککھا گیا ہے اگر چرعنوان مسلم ہے گران عبارات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عنوان سے جو ککھا گیا ہے اگر چرعنوان مسلم ہے گران عبارات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے حقود اقوال نے نقل کرنے ،اصلی مقصد مرزا قادیانی کی شخصیت بنا ٹا اوراس کو محدث نبی اور سے موجود جلا تا ہے اور کوئی مقصد شہیں ہے۔ چنا نچ صفح ۲۳ سطر ۱۱، صفح ۲۳ سطر ۱۸، صفح ۲۵ سطر ۱۸، صفح ۲۰ سطر ۲۳ سطر ۱۸، صفح ۲۰ سطر ۲۳ سطر ۱۸، صفح ۲۰ سطر ۲۳ سے فی اور سے کی سے کہ اس خلا ہے۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانی نے راستہ صاف کرنے کی سعی کی ہے۔

ں کا اختلاف اصولی ہے وہ تھلم کھلا مرزا قادیانی کو ان-

زا غلام احمد قادیانی کونبی مانتے ہیں ادر اس طرح ختم چھیاتے ہیں۔

کے تمام فرقوں کے متفقہ عقائد کی مخالفت کرتے ہیں۔ بندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ، سن سب ہی ان رزانا مراحمہ نے سب کے فآویٰ اپنے خلاف نقل کیے ہے کہ آپل میں مختلف ہو کر بھی وہ سب کے سب

تمام ملمانوں کوجواس کوسی موعود نہیں مانے کا فرکہتا معولی ور نہ دہ بھی ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتا۔) کے تھم سے کہتے ہیں کہ جومرز اغلام احمد قادیانی کے سیح زنہ پڑھو۔

ے تمام ملمانوں کو کا فرقر اردیا۔

ں کو کا فرکتے ہیں اور مرزائی مسلمانوں کو کا فرقرار نے کا تھم دیتے ہیں تو اب میس طرح ایک قوم رہ حقوق اور منعوبوں پر قبضہ کرتے ہیں اور کیوں اپنی

، ہوگیا۔ ایک تو فآد کی کفر کی حیثیت کے مندر جات کے خلاف ہوکر سواد اعظم نہیں ہے نہ بنیں گے نہ بن

کے خلاف فآوی لگانے کا جوالزام لگاتے ہیں اس ن اختلافات کو موادینا اسلام دشمنی سے کم نہیں ہے تراوف ہے۔

اورکو نی

قادياني ا

کریں.

اقرار

السلامء

مرزاغا

ترسكه

حميارا

تو اس

بعض

ڪٽابو بلکداز

سر*دا* . قوم

بنابا

مقام خاتم النبيين صغح ٢٩ تا٣٩

اس عنوان کے تحت مرزائیوں نے خواہ تخواہ خاتم انتھیں کامعنی بدل کراور بزرگان وین کے اقوام سے غیرتشریعی نبوت کا بقاء واجراء ثابت کرتے ہوئے مغزیا شی کی ہے۔ جب آپ نے مان لیا کہ سوائے قادیا نی کے نہ پہلے کوئی نبی بن سکا ہے نہ بعد میں آئے گا۔ تواب خاتم النبیین کے معنی میں بحث فنول ہے۔ بحث صرف آئی ہے کہ آئے والے مسے واقعی مسے ابن مریم عیسی رسول اللہ ہیں جو آسان پر زعمہ میں اور نازل ہو کر وجال کوئل کریں مے اور چالیس سال زندہ رہ کر وفات پائیں میں اور خالے کے مقبرہ میں فن ہوں مے۔ یا وہ مریج ہیں اور آنے والے می خوالے میں اور آنے والے می خواب کوئی ہیں۔

مرزانا صراحہ نے خاتم اُنٹین کامعنی بیان کرتے ہوئے مولا نامحہ قاسم نالوتو گا، چنے اکبر، ملاعلی قارگ دغیرہ وغیرہ دغیرہ حضرات کے نام لیے ہیں کہ یہ غیرتشریتی نبوت کو ہاتی سجھتے ہیں۔ حالا نکہ ان حضرات کی مراد صرف یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے وہ ہماری شریعت کو چلا کیں گے۔اس کی خاطرانموں ہماری شریعت نہیں لا کیں گے نہ چلا کیں گے۔اس کی خاطرانموں نے بعض الفاظ کھے ہیں۔

مرزاناصراحد كوينج

اگریہ بات نہیں تو ہم مرزا ناصراحد کوچیلنے کرتے ہیں کہوہ کسی ولی یاعالم کی کتاب سے دکھا ئیں کہ فلاں آ دمی حضور کھاتھ کے بعد سچانی بناہے۔

خود مرزا ندکورنے اقرار کیا ہے کہ کوئی سپانی مرزا قادیانی سے پہلے نہیں آیا تو بحث ختم ہوگئی۔ آپ خاتم النہین کے معنوں میں کیوں مسلمانوں کو الجمعاتے اور تیرہ صدیوں کے متفقہ معانی کی تردید کرتے ہیں۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے اور خود مرزانا صرَح حمد نے توبیمی اقرار کیا کہ مرزا قادیانی کے بعد بھی قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا تو ساری بحث اس پر کرو کہ سینکڑوں حدیثوں بیس سے ابن مریم کے نزول اور ساری دنیا پر حکومت کرنے اور چالیس سال کے بعد وفات پا جانے کی حدیثیں غلط بیں یا مجے۔

ہم خود ہے اکبر اور ملاعلی قاری وغیرہ کے ارشادات سے ثابت کریں مے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسان میں ہیں اوروہ آخری زمانہ میں نازل ہوں مے جب بید حضرات خود کی

اور کو نی نہیں مانے اور انھیں سے ابن مریم کوآسان سے نازل ہونے والا بتاتے ہیں تو مرزا قادیاتی تو سرزا قادیاتی تو اس کے ہم اس عنوان کے تحت زیادہ بحث نہیں کریں گے۔ البتہ ختم نبوت کے عنوان سے جو باب لکھا گیا وہ مرزا ناصر احمد کے مندرجہ بالا اقرارے پہلے لکھا گیا۔ ناظرین اس کو بھی کہ کھی لیں۔

ن کندہ صفحات میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی، ان کے دعاوی، تو بین انبیا وعلیم السلام، ان کی اخلاقی حالت، جہاد کے بارے میں ان کے تغریبه خیالات، انگریزی وربار میں ان کے عجز وانکساراوروفا داری کے مشت نمونہ از خروارے حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

مرزاغلام احمرقادياني

مین کورداس پورقسبہ قادیان ش مغل خاعدان کا بقول خود کمنام آوی تھا۔روزگار
کے سلسلہ شل ملازم ہوا، گرضرورت کے تحت مخاری کے امتحان ش شریک ہواجس میں فیل ہوا
گیا۔اس ز مانے کے مطابق اردو، عربی، فاری جانیا تھا۔ جب بیخ آری کے امتحان میں فیل ہوا
تو اس نے ایک اور طریقہ اختیار کیا۔ عیسا تیوں اور آریوں سے مباحثات شروع کر دیتے اور
بعض کتابوں کو چھا ہے کے اشتہارات شائع کر کے حوام سے خوب پیسے بٹورے مبلغ اسلام بنا
پھر مجدد و مامور بنا۔اس کے بعد مثیل سے ہونے کا دعوی کیا اور سے موجود ہونے کی تختی سے تر دید
کی۔(از التالاو ام م 10 برزائن تا ہم 10)

مر چندہی دنوں کے بعد سے موعود بن بیٹھایداس کی اپنی گھڑی ہوئی اصطلاح ہے۔ کتابوں میں صرف سیح یاعیسی ابن مریم کا ذکر آتا ہے۔ پہلے پہل اس نے دعوی نبوت کا انکار کیا بلکداس کو کفر تغیر ایا۔ (حمامة البشری م ۲۰ جزائن ج ۲۹ س

مر جب فاصے چینے چائے جمع مل کے تو نبوت کا دعوی کر بیغا۔ اپ معجوات مرورعالم اللہ اس کا میں نیادہ بتائے۔ اور دس لا کھ تک کی کپ لگا دی۔ اس کوعلم تھا کہ مسلمان ، قوم میں نی ہونا مشکل ہے تو اس نے اپنا شوق پورا کرنے کے لیے نزول سے این مریم والی صدیث کی آڑل مر چونکہ تیرہ سوسال سے مسلمانوں کا متنقد مقیدہ چلا آ رہا تھا کہ محترت بیسی علیہ السلام زندہ آسان پر موجود ہیں اور قرب قیامت میں نازل ہو کر د جال کولل کر کے دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ اس لیے اس کو حضرت سے علیہ السلام کوقر آن وحدیث سے وقات شدہ فابت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور پوچ دلائل سے چندفر کی زوہ افراد کو اپنا بیرو منایا۔ حضرت عینی علیہ السلام کی موت فابت کرنے اور خود سے جنے کے لیے اس کو بدے پاپٹ

نے خواہ تو او خاتم النہیان کامتی بدل کر اور بزرگان اواجراء فاتم النہیان کامتی بدل کر اور بزرگان اواجراء فاجر بیت ہوئے مغزیاتی کی ہے۔ جب پہلے کوئی نبی بن سکا ہے نہ بعد بیس آئے گا۔ تو اب بحث مرف اتن ہے کہ آنے والے سے واقعی سے این بیس اور نازل ہو کر دجال کوئل کریں گے اور چالیس ایس کے اور چالیس کے اور چکے ہیں ایس احمد اور مر چکے ہیں احمد اور پانی ہیں۔

متی بیان کرتے ہوئے مولانا محمر قاسم نا نوتو گا، پیخ ملیے ہیں کہ یہ غیرتشریتی نبوت کو ہاتی سیجھتے ہیں۔ معنرت عینی علیہ السلام جب نازل ہوں سے وہ میں لائیں گے نہ چلائیں گے۔اس کی خاطر انھوں

. محرکو چیلنج کرتے ہیں کہ دو کسی ولی یا عالم کی کتاب جیجا نی مناہے۔

کوئی سچانی مرزا قادیائی سے پہلے ہیں آیا تو بحث کوں مسلمانوں کو الجماتے اور تیرہ صدیوں کے

رزانا مزة حمد نے توبیہ می اقرار کیا کہ مرزا قادیانی ماری بحث اس پر کرد کہ مینکٹروں حدیثوں میں مسح نے ادر جالیس سال کے بعدوفات پا جانے کی

و کے ارشادات سے ثابت کریں مے کہ حضرت ماند میں نازل ہوں مے جب بیر حضرات خود کسی بیلنے پڑے۔اس نے انگریزوں کے لیے دعائیں کیں اور اشتہارات چھاپ چھاپ کراور ممانعت جہاد کے مضامین لکھ لکھ کرتمام مسلم ممالک میں پھیلائے اب اس کورو پوں کی کیا کی ہو سی تھی۔

بإكستا

لارق

بثالين

کے س

اورآ

(مو

عقا

مراس کوعلائے تی سات جمدی بیگم سے نکاح کاشوق چرایااور حضور بیگائی پڑی۔استے بیس اس کوایک نابالغ بی سمات جمدی بیگم سے نکاح کاشوق چرایااور حضور بیگائی کاش اتارتے ہوئے اپنی اس وی کا اعلان کر دیا۔ زوجکہا ہم نے (عرش پریا آسان پر) تمعارا نکاح محمدی بیگم سے کر دیا۔ شایدای نقل اتار نے کی اس کومزا کی اور جمدی بیگم کے دشتہ داروں نے اس کی شادی سلطان محمد نامی خص سے کردی اس کے بعد مرز اغلام احمد قادیانی پر بڑے بڑے خود ماختہ البامات ہوئے رہے کہ باکر اہو یا سیبہ اس کو تحماری طرف لوٹائوں گا۔ تمراس کی بست سالہ جدو جہداوروتی کی مسل میں ساری پیشکوئیاں غلط ہوئیں۔اگر چرمرز اغلام احمد قادیا نی نے اعلان کیا کہ اس کے ساتھ میرا نکاح تقدیم مراورائل ہے اور اس کے پورے نہ ہونے کی شکل میں میں بدسے بدر اور جموز نامراد چل بساراس پیشکوئی نے اس کی لٹیا ڈیودی۔ اور جموز نامراد چل بساراس پیشکوئی نے اس کی لٹیا ڈیودی۔ اور جموز نامراد چل بساراس پیشکوئی نے اس کی لٹیا ڈیودی۔ اور جموز نامراد چل بساراس پیشکوئی نے اس کی لٹیا ڈیودی۔ اور جموز نامراد چل بساراس پیشکوئی نے اس کی لٹیا ڈیودی۔ اور جموز نامراد چل بساراس پیشکوئی نے اس کی لٹیا ڈیودی۔ اور جموز نامراد چل بساراس پیشکوئی نے اس کی لٹیا ڈیودی۔ اور جموز نامرون کی مسیحیت کا بھانڈ انجوز کے رکھ دیا۔

یہ انگریز کا خاص وفا دار آ دی تھا۔ جہاں جہاں انگریز گیا اس کی تحریک بھی گئ۔ ترکی ، افغانستان اور ججاز میں نہ جاسکی۔معروشام وغیرہ میں جب تک فرنگی اثرات تھے یہ دندناتے رہے۔ جب انقلاب آیا ان ممالک نے ان کوخلاف قانون کرڈ الا اوران کے دفاتر ضبط کر لیے۔ یہودی فلسطین حیفا میں اب تک ان کا دفتر موجود ہے۔

حالی ہی میں عالم اسلام کے نمائندول نے جاز مقدس میں مرزائیول کے دعویٰ اسلام کی قلعی کھول دی ہے۔ وائسرائے ہند نے چوہدری ظفر اللہ خان مرزائی کو اپن آگیزیٹو کوسلمانوں کے پینسانے کا خوب موقع طا۔ پاکتان بنا تو چوہدری ظفر اللہ خان وزارت خارجہ کا قلمدان تھاہے ہوئے تھے۔ مخلف آسامیوں پر مرزائیوں کا قبنہ کرایا گیا۔ انگریز گیا توامر کی حکومت کو بی ظلم بھی ہوگئ کہ پاکتان میں ندہب کے علمبردارمرزائی ہیں۔ خواجہ ناظم الدین مرحوم نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں بیربیان دیا تھا کہ اگر میں ظفر اللہ خان کو نکال دوں گا تو امریکہ گندم نہیں دے گا۔ (تحقیقاتی رپورٹ، میں مقاکہ اگر میں ظفر اللہ قادیائی نہ کور نے ہیروئی دنیا میں سفار تخانوں کے در لیے مرزائی مجر دائی مجر دائی محردائی محردائی محردائی محردائی محردائی محردائی محردائی کھا ہے۔ آخر کار سیاس حرائے در ایک کی دیے سے باہر گیا تو بعض دوسر سے مرزائیوں نے گل کھلا نے۔ آخر کار سیاس حرکات کی دجہ سے ایئر مارشل ظفر چوہدری کوذوالفقار علی معدودزیرائیوں کے لیکتان نے علیحدہ سیاس حرکات کی دجہ سے ایئر مارشل ظفر چوہدری کوذوالفقار علی معدودزیرائیوں کے لیکتان نے علیحدہ سیاس حرکات کی دجہ سے ایئر مارشل طفر چوہدری کوذوالفقار علی معدودزیرائیوں کی کونیات نے علیحدہ سیاس حرکات کی دجہ سے ایئر مارشل طفر چوہدری کوذوالفقار علی معدودزیرائیوں کے کار

یری ذلت افغانی پڑی۔ استے میں اس کوایک ایا اور حضوصات کی نظر اتارتے ہوئے اپنی اس یا آسان پر ) تمعارا نکاح محمدی بیکم سے کر دیا۔ بیکم کے رشتہ داروں نے اس کی شادی سلطان محمہ قادیانی پر بڑے بڑے خودسا خنۃ البامات ہوتے وُں گا۔ محراس کی بست سالہ جدو جہداوروتی کی رمز اظلام احمد قادیانی نے اعلان کیا کہ اس کے ورے نہ ہونے کی شکل میں میں بدسے برتر اوچل بسا۔ اس پیشکوئی نے اس کی لئیا ڈبودی۔

ن کا دفتر موجود ہے۔

یدوں نے جاز مقدس میں مرزائیوں کے دعویٰ
نے چو ہدری ظفر اللہ خان مرزائی کواپی آگیز یکٹو
ان تھاہے ہوئے تھے۔ مختلف آسامیوں پر
مان تھاہے ہوئے تھے۔ مختلف آسامیوں پر
مومت کو پیفلاہتی ہوگئی کہ پاکستان میں ند ہب
م نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں سیربیان دیا
مریکہ کندم نہیں دے گا۔ (تحقیقاتی رپورٹ، می
فی دنیا میں سفار بخانوں کے ذریعے مرزائی مجر
فی دور سے مرزائیوں نے قل کھائے۔ آخر کار

كرك كروژون مسلمانون كومطمئن كيا-

پاکستان بننے کے بعد آثمر ہر ول کا دخل ہاری قست میں بھی کھا تھا کہ پاکستان بننے کے بعد صوبہ سرحد کا گورز تھم آثمر ہز ہو۔ساری پاکستانی فوج کا کما نڈرا نچیف مسٹر کر لی انگریز ہو۔ جبکہ ہندوستان کا گورز جزل لارڈ ماؤنٹ بیٹن تھا۔مسٹر کر لی کے زمانہ میں مرزائیوں کی ایک فوج بنائی گئی جس کا نام فرقان ٹالین تھا۔جس کو بعد میں مسبلمانوں کے شدید مطالبہ پرمسٹر کر لی نے تو ڑا۔ مگر بے انتہا تعریف ٹیالین تھا۔جس کو بعد میں مسبلمانوں کے شدید مطالبہ پرمسٹر کر لی نے تو ڑا۔ مگر بے انتہا تعریف کے ساتھ کشمیر کی لڑائی میں میجر جزل نذیرا جمد چیش پیش رہاچہ ہری ظفر اللہ خان کا ہم زلف تھا۔ اور آخر کارشہ پید کمت لیا ہت علی خان کے سازش کیس میں گرفتار ہوکر ملازمت سے علیحدہ ہوا۔

تنجب ہے کہ تجھ عرصہ بعد اس مجرم کو لا ہور کار پوریشن کا ''میسر'' بنا دیا عمیا جس کے خلاف (مولا ناغلام غوث ہزارویؓ) نے مغربی پاکتان اسمبلی ۱۹۲۲ء میں آوازا تھائی۔

اب اس بیان کی ضرورت نہیں کہ کس طرح مرزائی فرقد آ ہستہ آ ہستہ ہزاروں
آ سامیوں پر فائز ہوکر مسلمانوں کے لیے مار آسٹین بنا۔ ہمارے بچوں کے حقوق جاہ ہوئے،
عقائد کی جنگ شروع ہوئی جس سے ندہب کوظیم نقصان پہنچا۔ ایک بات سے اس پر تھوڑی
روشنی پڑتی ہے کہ چو ہدری ظفر اللہ خان نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں منیر کمیشن کے
سامنے کہا کہ جب لیافت علی خان مرحوم باہر جاتے تو وزارت عظمی کا قلمدان میرے سپرو

فرگلی نے متحدہ ہندوستان سے جاتے جاتے مرزائی وفاداری کاحق یوں ادا کیا کہ پاہاب کے گورزامگریز سرموڈی نے اِن کو چنیوٹ کے پاس بہت بزی زمین کوڑیوں کے مول دے دی جواجمن احمدیہ کے نام وقف ہے۔گر مرز ابشیر الدین محمود نے اس زمین کے ساتھ ذاتی جائیداد کا سامحا ملہ بناڈالا۔ پہلی بہش مقبرہ بنایا اور پہلی نبوت کا کاروبار چلایا۔

موجوده فساداوراسمبلي

اب جبر مرزائیوں نے ۲۹ می ۱۹۷ و کور یوہ شیشن پرکالج کے طلبہ پر تملہ کر کے ان کو زدوکوب کیا تو ملک میں جو پہلے ہی ہے ان کے خلاف تھا۔ جس کی نشا تدی مسٹر معیری تھے اکوائری کورٹ پہلے ہے کر بچھے تھے۔خطر تاک المچل شروع ہوگئ اوران کے خلاف دریا المہ آیا۔ ہم نے تو می اسمبلی میں پھر لا ہورٹر بیوٹل کے سامنے ریکھا کہ ہوسکتا ہے کہ مرزامیوں فے ربوہ تھیشن کی جرکت پاکستان دشمنوں کی سازش سے کی ہوتا کہ ملک میں فسادات ہوں اوردشمن ا پاالوسید حا (4)

عيىلى :

كاحيا

بجبربز

(V)

مريم

عالم

4)

کرے۔ اس کا ایک قرینہ ہے جبکہ مرزائیوں نے مسلمانوں کے پر امن جلوسوں پر گولیاں چلائیں۔ عوامی حکومت نے عوامی مطالبہ کے پیش نظر اسمبلی سے کہا کہ دو اس سلسلہ میں مرزائیوں کی ذہبی پوزیشن کا تعین کرے۔

یہلے بطور تمہید کے چند باتیں عرض کی جاتی ہیں۔ پھر مسئلہ تم نبوت پر بحث کی جائے گی۔

#### عقائد فاسده كى بجرمار

(۱) مرزا قادیانی نے جب خود سے موعود بننے کی ٹھان لی تو اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ٹابت کرنے کے لیے سینکٹروں آنجوں، حدیثوں اور روایات اسلامیہ کا انکاریا ان کی مطحکہ خیزتا ویلات کرنی پڑیں۔

(۲) آنے والا میں چونکہ نی تھا اور مرزاغلام احمد قادیانی کا دامن اسلام کے مقتضیات الکل خالی تھا۔ اس لیے اس نے سرور عالم اللہ کے اتباع کی آٹر لی اور آپ کا تالع نی بنا۔ اس طرح غیر منتقل اور غیر تشریحی نبوت بھی اس کو تابت کرنی پڑی اور ختم نبوت کی سینکڑوں آتھوں، حدیثوں اور امت کے اجماعی فیصلے کے خلاف رکیک باتیں بنانی پڑ کئیں۔

(۳) چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمام اہل اسلام کے متفقہ عقیدے کے مطابق آسان پر زندہ لے جائے گئے ۔ تو مرز اغلام احمد قادیانی نے آسان پر جانے کو محال ثابت کرتے ہوئے نبی کر پر متاللہ کی معراج جسمانی سے بھی انکار کردیا۔

(٣) بعضوں کے قول کے مطابق وہ چند منٹ یا چند سینڈ سوکر آسان پر اٹھائے گئے اور عیسائیوں نے لکھا کہ پھر زندہ ہوکر آسان پر لے جائے گئے اس طرح قر آن پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجز ہ احیا و موتی یعنی مردے زندہ کرنے کا ذکر کرتا ہے تو مرز اغلام احمد قادیا نی کو ان آبھوں کا بھی اٹکار کرتا پڑا۔ جن سے دنیا میں حسب فرمان وبیان قر آن مردہ زندہ کرنے کا ذکر سے اور الی آسیش قر آن میں بہت ہیں۔

(۵) بچونکه معرت عیسی علیه السلام کے معجزات تعدادریہ بے چارہ خالی خولی تعا۔اس لیے اس نے سرے معزت عیسی علیہ السلام کے ان معجزات کا بھی اٹکارکردیا۔

(٢) في وَلَمَداس كَى پيشكوئيا سَجوقُ لَكُلِيل اس لَيهاس في باتى انبياً عليهم السلام اورخود سرور عالم الله الله الله الله على الله على الله وي اور البام كامعنى نيس بحصة تها من ميكان كالمي الله كالمعنى نيس بحصة تها الله على الله يهال تك تبهت لكادى كدا يك بارجا رسونبول كى پيشكوكى فلا تا بت موكى - (استغفر الله)

(2) اس کوسی ابن مریم بننے کے لیے بڑے پاپٹے بڑے ۔ مجمی مریم بنا، پھر مریم سے عیسی پیدا ہو کر خود عیسی ابن مریم بنا۔ کبی اروا وافلاتی عما مکت فابت کرے کی بنا۔ کبی الجد کا حساب لڑا کر کئی بنا۔ کبی کہا کہ محالف میراحین و کینا چاہجے ہیں وہ اب کبال رہا۔ وہ اب کا حساب لڑا کر کئی بنا ہے۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیاتی نے مریکی مرتبہ سے جیسوی مرتبہ ہیں داخل بچرین کمیا ہے۔ اس طرح مرزا غلام احمد قادیاتی نے مریکی مرتبہ سے جیسوی مرتبہ ہیں داخل کے مینکل وال کے مینکل کا مہارا لے کر سی بنا۔ پھر سے کے نزول کی مینکل وال

روایات کے معانی اپی طرف سے کھڑنے پڑے۔ (۸) چوکد مروا اللام احمد قادیانی کو سے این مریم بننے کا شوق تھا اور ساری امت سے این مریم حضرت عیسیٰ کے مواممی کو مائے سے لیے تیار نہی تو اس نے سرور عالم اللہ کے کی اجاع کی آڑئی۔ای لیے آپ کی تمام صفات کا معدل ما باکداس کوفانی الرسول ہونے اور حضرت سرور

عالم الله ي خوالذاف مون كالبيل الله يس-

(۹) مجمی مجدد والی روایت کا سمارا لے کرمجد دکھلایا اور بھی مکالمات البیداور تحدیث کے بہانے محدث اور ناقع نی بنا۔

(۱۱) وجابت، اقد اراور دولت كالحمك جائے تو بات كيں روكتے سے ركى نيل، دان في مرز اغلام احمد قاديانى بندوك كوساتھ طانے كے ليے كرش كا اوتار بنے۔اى طرح روور دن في مرز اغلام احمد قاديانى بندوك كوساتھ طانے كے ليے كرش كا اور سكموں كے ليے جستگھ بها در بھی۔اس نے مبدى۔ سے بلك تمام بغيرول كے نام استخاد پر چيال كے۔

(۱۲) (تذكره ص ۲۰۱۱، ۱۳۱۱، تریاق القلوب ص ۸۸ فرزائن ج۵، ص ۱۰۲) می بیددی بحی اید او پراتر واکی دی واهن "جس کامتی بحی خودمرز اغلام احمد قادیانی نے کیا که "خداتم مارے ایر راتر آیا ہے" (معاذ اللہ) وہ کون ساکفر ہے کہ جومرز اغلام احمد قادیانی نے افتیار در کیا ہو۔

خدائی کا دموئی (۱۳) اور جب دیکھا کہ چیلے جانے مانے چلے جاتے ہیں تو یمال تک کمددیا کہ چلے اُنے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں پھر میں نے زمین واّ سان پیدا کئے۔ (ظاہر ہے کہ تعلیم کا خواب وتی ہوتا ہے تواب اس دی کوآپ خود دیکھیں شیطانی ہے یارحمانی)

(آئیند کمالات اسلام ص ۲۵ ، فزائن ج۵ ، ص الیناً)

جبکہ مرزائیوں نے مسلمانوں کے پر امن جلوسوں پر گولیاں مطالبہ کے بیش نظر اسبلی سے کہا کہ دہ اس سلسلہ میں مرزائیوں

بالل وض كا جاتى بين \_ بحر مسئلة ثم نبوت ير بحث كى جائے

خود میچ موعود بننے کی ٹھان لی تو اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام لڑوں آینوں، حدیثوں اور روایات اسلامیہ کا اٹکاریا ان کی

تھا اور مرزاغلام احمد قادیانی کا دامن اسلام کے مقتضیات نے سرور عالم اللہ کے اجاع کی آٹر لی اور آپ کا تالع نبی می نبوت بھی اس کو ثابت کرنی پڑی اور ختم نبوت کی سینکڑوں ای فیصلے کے خلاف رکیک باتنی بنانی پڑگئیں۔

ابق وہ چندمنٹ یا چندسینڈسوکر آسان پر اٹھائے گئے اور سان پر لے جائے گئے ای طرح قر آن پاک معزت عیسیٰ ردے زندہ کرنے کا ذکر کرتا ہے تو مرز اغلام احمد قادیانی کو سے دنیا میں حسب فر مان و بیان قر آن مردہ زندہ کرنے کا بہت ہیں۔

لام کے معجزات تھے اور یہ بے جارہ خالی خولی تھا۔اس لیے لسلام کے ان معجزات کا بھی انکار کردیا۔ ہوئی تکلیں اس لیے اس نے باتی انبیاء علیم السلام اور خود

ہوں میں اس بیے اس بے ہاں امبیاء یہم اسلام اور خود کہوہ بھی بھی بھی اپنی وی اور الہام کامعتیٰ نہیں سیجھتے ہتے۔ معارسونبیوں کی پیشکوئی غلاقا برے ہوئی۔ (استغفر اللہ) دعویٰ یہ ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔ مگر پیغمبر دین کا محافظ ہوتا ہے۔ کی پیغمبر نے ایسا خواب یا کشف بیان نہیں کیا۔

(۱۳) چوکد کے علیہ السلام کے زبانہ شن آخری دفت میں اسلام کی عالم کیر فق مردی ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اگریزوں کے دعا کو تھاس لیے فقے ہے روحانی اور مباحث کی فقے مراد کی اور اس کے مریدوں نے روحانی فقح کوخوب ہوا دی۔ گراس میں بھی چاروں شانے چت رہا۔ علائے حق نے اس کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور باوجود سرکاری سرپری کے مرزائی کی جگہ کامیاب مقابلہ ومناظرہ نہ کر سکے۔ بھاگ بھاگ کر دوحانی فق کا نقارہ بجاتے رہے۔ بیسے کامیاب مقابلہ ومناظرہ نہ کر سکے۔ بھاگ کو وقی ہے۔ قدم جرمن کا یوحتا ہے۔

(10) ہمارے پاس کی کے الہام، کی کی دی، کی کے کشف اور کی کے دوے پر کھنے
کے لیے قرآن وحدیث بی تھے۔ گرمرزا قادیانی نے حیات کی کے سلسلہ میں حدیث کا قصہ
یوں شم کیا۔ اس نے لکھا ' میں تھم بن کرآیا ہوں جھے اختیار ہے۔ حدیثوں کے جس ڈ چرکو
جا ہول خداے دی یا کرردی کردوں جا ہے ایک بڑار حدیث ہوں۔

(ویکموجاشینمیمه کولزوریس ۱۰ نزائن ج ۱۷ س۵-۱ی طرح اعجاز احدی من ۳۰ نزائن ج۱۹ من ۱۹۰

اب حدیث کے بھی اس کوئیں پر کھا جاسکا۔ بس آتھیں بند کر کے اس پر ایمان
لانا ہوگا ور نہ سر کرو دِ مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ مانے کی وجہ سے کا فر ہو جا کیں گے۔
قرآن و حدیث سے کی الہام یا انسان کو پر کھنے کا راستہ تو اس نے بند کر دیا۔ اب جو چا ہے
کرے۔ دین بحث سرور عالم ہو تھے سے تعلیٰ ہوتا چلا آرہا ہے۔ گرم زا غلام احمد قادیانی نے
ہوسکتی ہے۔ دین ہے بی وہ جو چتھے سے تعلٰ ہوتا چلا آرہا ہے۔ گرم زا غلام احمد قادیانی نے
ہوسکتی ہے۔ دین ہے بی وہ جو چتھے سے تعلٰ ہوتا چلا آرہا ہے۔ گرم زا غلام احمد قادیانی نے
کا بی کتاب (اربعین نمبر ۲ ص ۱۰ فر ائن ج کا اور فلاں جموئی ہے اور قرآن کے میح معنوں
کر کے بھیجا اور بتا دیا ہے کہ فلال حدیث کی اور فلاں جموئی ہے اور قرآن کے میح معنوں
سے جھے اطلاع بخش ہے تو بھر میں کس بات میں اور کس غرض کے لیے ان لوگوں سے منقولی
بحث کروں جبکہ جھے اپنی دئی پر ایسا ایمان ہے جسے کہ توریت ، انجیل اور قرآن پر۔

(۱۷) افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی سخت کلامی اور تشدد میں فرام یقد اختیار کیا جو کی میں فدہبی حدود کے اندر بہنا کافی نہ سمجھا بلکہ اس نے اپنی تحریرات میں وہ طریقہ اختیار کیا جو کی دائرہ تہذیب میں نہیں آسکتا۔ حالا تکہ اس کا دھوئی نبوت اور مسیحیت کا تھا اور وہ سرور عالم اللہ کا تھا۔ کی تمام صفات واخلاق اپنے اندر جذب ہونے کا مجمی مدمی تھا۔ اس نے ظاہری طور پرسمی مگر اپنے جموٹے دعور کی لاح نہر کی۔ (چنانچہ اس کی گالیاں بطور فیمر علیحہ و آپ ملاحظہ کریں)

۷!

فخص نہیں ایک فخص نہیں ایک ٹوٹ کئی اور ر مرز اغلام احم

ہے کہ مرزا ہ بیانی خیس ہو ڈال دیئے۔

معیم نہیں۔ (۱۸)

سايه ميش ده أ پوچھتے ہيں کر

سے زیادہ ا اور ضائع : جاروں مغن

(۲)رحمان

ظلّی طور پر۔ ہے۔

(19) ہی کے ہات کوئی جدا

عین محمد مونے کا دعوی

(۱۷) اس بل ہوتے پر مرزا قادیانی دعوئی کرتے ہوئے ایک غلطی کا (ازالہ ۱۱، تزائن ن ۸ اس ۲۱۲) میں لکھتے ہیں کہ میں بین محد ہوں اس طرح مہر نبوت نہ ٹوٹی اور محد کی نبوت محد ہی کے پاس رہی۔ (اٹا لللہ واٹا الیہ راجعون) کیاز پر دست چورے کہ مہر بھی نہ ٹوٹی اور مال بھی چالے میں رہی ۔ (اٹا للہ واٹا الیہ راجعون) کیاز پر دست چورے کہ مہر بھی نہ ٹوٹی اور مال بھی چالے مخص نہیں ایک ہی ہیں ۔ تو یہ صاف غلط اور مشاہد نے کے خلاف ہے۔ اور اگر دو ہیں تو مہر نبوت فوٹ نور کئی اور یہ کہنا غلط ہوا کہ محمد کی اور یہ کہنا غلط ہوا کہ محمد کی نبوت محمد ہی کے پاس رہی اور اگر صور بھا تھے کی روح پاک مرز اغلام احمد قادیانی ہیں آگئی تو یہ ہم دوؤں کا عقیدہ تائے ہے جو قطعاً باطل ہے اور اگر مراد یہ ہے کہ مرز اقادیانی آپ کے اخلاق وصفات کے مظہر ہیں تو اس سے بیڑھ کر دنیا ہیں کوئی غلط بیانی نہیں ہوسکتی کے تکہ جس تی خبر کے اخلاق و عادات کے سامنے بڑے برے واقعات والاحض کرے۔ یہ قطعاً باللہ دیئے۔ اس کی ہمسری کا دعوئی مندرجہ بالاحوالہ جات و واقعات والاحض کرے۔ یہ قطعاً واللہ دیئے۔ اس کی ہمسری کا دعوئی مندرجہ بالاحوالہ جات و واقعات والاحض کرے۔ یہ قطعاً مرحمد ہوگئی۔

(۱۸) فلامرے کی طل (سامیہ) اور ذی عل (جس کا سامیہ) قطعاً ایک ٹیل ہو سکتے۔ سامید میں وہ تمام صفات ٹیل آ سکتیں ۔ اور اگر کوئی فض بعض صفات کی وجہ سے بین مجم ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ مرز اغلام احمد قادیانی نے ارابیوں نمبر ۳ (ص ۲ اخز ائن ج کام ۳۴۷) میں لکھا۔

یقینا سمجموکہ خداکی اصلی اخلاتی صفات جارہیں (۱) رب العالمین سب کو پالنے والا (۲) رحمان بغیر عوض کی خدمت کے خود بخو در حمت کرنے والا۔ (۳) رحیم کی خدمت کی خدمت کرتے والا اور خدمت تجول کرنے والا اور خدمت تجول کرنے والا اور ضالح نہ کرنے والا۔ (۳) اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔ سواجمہ وہی ہے جو ان چاروں صفتوں کوظلی طور پراپنے اندر جمع کرے تو کیا مرز اغلام احمد قادیاتی یا رسول الشفافیہ ظلی طور پرخدا اور عین خدا ہو گئے؟ بیرس غلط اور بندیان مرف نی بنے کے شوق کو بورا کرنا ظلی طور پرخدا اور عین خدا ہو گئے؟ بیرس غلط اور بندیان مرف نی بنے کے شوق کو بورا کرنا

(۱۹) ایک بات اس معلوم که جب مرزاغلام احدقادیانی کتے بین کہ محد کی نبوت محد ہیں کہ محد کی نبوت محد ہیں کہ محد کی نبوت محد ہیں کہ میں اور مہر نبوت نبیس ٹوئی تو وہ اس بات کے معتمر ف ہوگئے کہ نبوت تو ختم ہے اور کوئی جدا محصل اور سرور عالم اللے فیلے میں کوئی ور کئی جدا محصل اور سرور عالم اللے فیل کوئی دوئی نبیس ہے۔ میں بالکل وی ہوں۔ (بیرمند اور مسور کی دال)

این کا محافظ ہوتا ہے۔ کسی پیغبرنے ایسا

وقت میں اسلام کی عالم کیر فقح مروی ہے ں لیے فقے سے روحانی اور مباحثہ کی فقح ہوا دی۔ مگر اس میں بھی چاروں شانے جود مرکا دی سر پرتی کے مرز ائی کسی جگہ روحانی فقح کا فقارہ بجاتے رہے۔ جیسے ہے۔ قدم جڑمن کا بدھتا ہے۔

ہدار ہون ہرساہے۔ ان کے کشف اور کی کے دعوے پر کھنے حیات کی کے سلسلہ میں حدیث کا قصہ افتیار ہے۔ حدیثوں کے جس ڈ میر کو میٹ ہوں۔

رن اعاز احری ص ۳۰ بزائن ج۱۹ بس ۱۲۰ بر ایمان

- بس آنکسی بند کرکے اس پر ایمان
المانے کی وجہ سے کا فر ہوجا کیں گے۔
الجاب معتول روایات کے ذریعے
الماب معتول روایات کے ذریعے
الماب محرم زا غلام احمد قادیانی نے
المجب کرم زا غلام احمد قادیانی نے
المجبوئی ہے اور قرآن کے محمح معتول
المحرض کے لیے ان لوگوں سے معتول
افرض کے لیے ان لوگوں سے معتول
افرض کے لیے ان لوگوں سے معتول

دیانی نے اپنی شخت کلامی اور تشده ریات میں وہ طریقہ اختیار کیا جو کسی رمسیحیت کا تھا اور وہ سرور عالم الکھنے ن تھا۔ اس نے ظاہری طور پرسمی مگر بطور ضمیمہ علیحہ ہ آپ ملاحظہ کریں)

### دعاوی مرزا (ازمنتی مرفتع)

یوں قومبدی بھی ہوچیے بھی ہوسلمان بھی ہو تم سبی کچھ ہو بتاؤ کو مسلمان بھی ہو

دنیا یس بہت سے گراہ فرقے پیدا ہوئے اور آئے دن ہوتے رہے ہیں۔ لیکن مرزائی فرقد ایک جیب چیستان ہاس کے دھوے اور حقیدہ کا پند آئ تک خودمرزائوں کوئی مرزائی فرقد ایک جیب چیستان ہاس کے دھوے اور حقیدہ کا پند آئ تک خودمرزائوں کوئی فہیں لگا جس کی وجہ اصل جی بیب کداس فرقد کے بانی مرزاغلام احمد قادیائی نے خوداپ وجود کو دنیا کے سامنے لا بیل معے کی شکل جی پیش کیا ہا اور ایسے مناقش اور متفاو دھوے کیے کہ خودان کی امت بھی معیبت جی ہے کہ ہم اینے کروکو کیا کہیں کوئی تو ان کومستقل صاحب شریعت نی کہتا ہے کوئی فیر تھر بھی نی مان ہے اور کسی نے ان کی خاطم ایک ٹی تم کا نی لفوی تر اشاہا وران کوئی موجود مهدی اور لغوی یا مجازی نی کہا ہے۔

اور بہ حقیقت ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کا وجودایک الی چیستان ہے جس کامل نہیں۔انموں نے اپنی تصانیف میں جو پکھا ہے متعلق لکھا ہے اس کود کھتے ہوئے یہ متعین کرنا مجمی دشوار ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی انسان جیں یا اینٹ پھر۔مرد جیں یا مورت مسلمان جیں یا ہندو۔مہدی جیں یا حارث ۔ولی جیں یا نبی فرشتے جیں یا دیو۔

نون: اگر کوئی مرزائی بیرقابت کردید کدیدعبارت مرزاغلام احدقادیانی کی نمیس بے ق فی عبارت دس روپے انعام۔

مرزائيول كتام فرقول وكملافيخ

اس لیے دھوئی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مرزائی امت کے تینوں فرقے مل کر قیامت تک بینی مقتل نہیں کرسکتے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کا دھوئی کیا ہے اور وہ کون ہیں اور کیا ہیں۔ ونیاسے اپنے آپ کو کیا کہلوانا چاہتے ہیں۔ لیکن جب ہم مرزاغلام احمد قادیانی کی تحریرات کو بغور پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بید عاوی ہیں اختلاط واختلاف بھی ان کی ایک کہری چال ہے۔ وہ اصل ہیں خدائی کا دھوئی کرنا چاہتے ہے۔ لیکن سمجھے کہ قوم اس کو تسلیم نہیں کرے گی ۔ اس لیے مقدرت کے کام لیا۔ پہلے خادم اسلام مسلفہ ہے۔ پھر مجد دہوئے۔ پھر مہدی ہوگئے اور جب دیکھا کہ قوم میں ایسے بے دقو فول کی تحریب جوان کے ہر دھوئی کو مان لیں تو ہوگئے اور جب دیکھا کہ قوم میں ایسے بے دقو فول کی تحریب جوان کے ہر دھوئی کو مان لیں تو بھر کھے بندوں۔ نبی ، دسول ، خاتم الانجیا ء وغیرہ سمجی پھے ہو گئے اور ہونہار مردنے اپنے آخری

دمویٰ (خدائی) کی مجمی تم بخو بی ہوتی ہے۔ کین قس فیشن کا بن گیا ہوتا۔خوا سبب ہمارے دعویٰ کی گر (براہین اح مشکلات میں سے ایک

اس کے اور مشکلات میا قوم ان کو قبول کر سکے زیانہ نبوت و حی غیر تشریم نیز هفیته ا معلوم ہوتا ہے کہ پہل

اں سر نمی اور خدا کے بزرگر میں اس کو جزوی فضم نازل ہوئی اس نے

<u>ت</u>ے\_بعدارزانی غلہ.

صفحات نقل کرتے ، عبارت توان چیں ۔ مبلغ اسلام اور ر ''بیاعا ہے کہ بنی اسرائیل کے لیے کوشش کر مجد دہونے کا دع دوئ (خدائی) کی بھی تمہید ڈال دی تھی جس کی تقدیق عبارات فدکورہ صفحہ ۲۷ الغایت ۳۰ سے بخوبی ہوتی ہے۔ کین قسمت سے عمر نے وفا نہ کی ورند مرز افل دنیا کا خدا بھی نئی روشی اور سے فیشن کا بن گیا ہوتا۔خود مرز اغلام احمد قادیانی کی عبارات ذیل اس تدریجی ترقی اور اس کے سبب ہمارے دوگی کی گواہ ہیں۔

(براجین احدید می ۵۳، حاشیه فزائن جامی ۱۸) پر لکھتے ہیں۔ میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت ایک وجی الی ایک سے موعود کا دعویٰ تھا (اور پر الکھتا ہے) علاوہ اس کے اور مشکلات یہ معلوم ہوئیں کہ بعض اموراس دعوت میں ایسے سے کہ ہرگز امید ندھی کہ قوم ان کوقبول کر سکے اور قوم پر قواس قدر بھی امید ندھی کہ وہ اس امر کو بھی تشکیم کرسکیس کہ بعد زمانہ نبوت وجی غیر تشریعی کا سلسلہ منتظع نہیں ہوا اور قیامت تک باتی ہے۔

نیز هلی الوی کی عبارت ذیل بھی خوداس قدر بھی ترقی کی شاہد ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مرزا غلام احمد قادیانی ختم نبوت کے قائل تھے اور اپنے کو نبی نہیں کہتے تھے۔ بعد ارزانی غلہ نے نبی بنادیا۔

''ای طرح اوائل میں میرا بھی عقیدہ تھا کہ مجھ کو سے این مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے اوراگر کوئی امر میری فضیلت کے متعلق ظاہر ہوتا تھا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ کر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وقی بارش کی طرح میرے پر میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ کر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وقی بارش کی طرح میرے پر مین اس نے جھے اس مقیدہ پر قائم ندر ہے دیا اور صرتے طور پر نبی کا خطاب جھے دیا گیا۔
(حقیقت الوجی من ۱۵ مرز ائن ج۲۲ میں ۱۵ مرد الوجی من ۱۵ مرز ائن ج۲۲ میں ۱۵ مرد

اس کے بعد ہم مرزاغلام احمد قادیانی کے دعاوی خودان کی تصانیف سے معہ حوالہ صفحات فیل کرتے ہیں جود ہوں۔ بغرض اختصار عبارت توان میں سے ایک بی نقل کردی گئی ہے باتی حوالہ صفحات درج کردی ہے گئے ہیں۔ مبلغ اسلام اور صلح ہونے کا دعویٰ

رو المعلق جل شاند کی طرف سے مامور ہوا المحدید حضرت قا در مطلق جل شاند کی طرف سے مامور ہوا ہے کہ بنی اسرائیل میں کے طرز پر کمال مسکینی وفروتنی وغربت و تذلل وتواضع سے اصلاح خلق کے لیے کوشش کرے ۔''

المجموعہ اشتہارات جا اس ۲۰۰۰)

مجدد ہونے کا دعویٰ

اب بتلادیں کہ اگر بی عاجز حق پرنیس ہے تو مجروہ کون آیا جس نے اس چودھویں

مان مجی ہو رآئے دن ہوتے رہتے ہیں۔لیکن پدہ کا پندآج تک خودمرز ائیوں کو بھی مرز اغلام احمد قادیائی نے خود اپنے ورا لیے متنافش اور متفاد دموے کیے لیا کھیں۔کوئی تو ان کو متفل صاحب لیا کھیں۔کوئی تو ان کو متفل صاحب

سلمان یمی ہو

ودایک الی چیستان ہے جس کاحل ہے اس کود کھتے ہوئے یہ تعین کرنا افر مرد ہیں یا حورت مسلمان ہیں ہے۔

رت مرزاغلام اجمه قادیانی کی نبیس

ائی امت کے تیوں فرقے مل کر کا دوئی کیا ہے اور وہ کون ہیں اور جب ہم مرز اغلام احمد قادیانی کی اختلاف مجمی ان کی ایک کے اختلاف مجمی ان کی ایک کی استمام میں کہا ہے کہ مجمد کی اور موٹی کو مان کیس تو این اور ہونی اور مان کیس تو این آخری کے اور ہونی ارمرونے این آخری

مدی کے سر پرمجد دہونے کا ایساد گو کی کیا جیسا کہا س عاجز نے کیا۔'' (دینا یہ مام میں مدخود کئیں جسوم یہ

(ازالداو بام ص ۱۵ اینزائن ج سم ۱۷۹)

نبوت بچ

نيوت و

11AZ

رسولاا

ا پي و ح

جل بير

ساد-

خداكا

25

ب<u>ہلے:</u> منگر

,

')

محدث ہونے کا دعویٰ

"اس میں کچھ فک نہیں کہ بی عاجز خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدث ہوکر آیا ہے اورمحدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے گواس کے لیے نبوت تا مذہبیں مگر تاہم جزوی طور پروہ ایک نبی ہی ہے۔" (توضیح الرام میں ہزائن جسم ۲۰)

امام زمان مونے کادعوی

میں لوگوں کے لیے تھے امام بناؤں گا توان کار ہر ہوگا۔

(حقیقت الوخی ص ۹ کنز ائن ج ۲۲ص۸۲)

مہدی ہونے کا دعویٰ

اشتهار معیار الاخیار در بو بوآف ریکجنو نومبر و دمبر ۱۹۰۳ و صفحه یم وغیره - به دعوی مرزاغلام احمد قادیانی کی اکثر تصانیف میں بکثرت موجود ہے اس لیے نقل عبارت کی حاجت نہیں ۔''

خليفه الهي اورخدا كاجانشين مون كادعوى

میں نے اراد و کیا کہ اپنا جائشین بناؤں تو میں نے آ دم کولیعنی تحقیم پیدا کیا۔ ( کتاب البرییس ۸۸ بزائن ج ۱۰۵ س

حارث مددگارمهدی مونے کا دعویٰ

"واضح ہوکہ یہ پیشن کوئی جوابوداؤ دکی سیح بی درج ہے کہ ایک فخض حارث نام یعنی حارث ما مینی حارث ما دروان ہوکہ یہ بیشن کوئی جوابوداؤ دکی سیح بی دروان ہوں کو تقویت دےگا جس کی ایداداور نصرت ہرایک موئن پرواجب ہوگی۔ الہامی طور پر جمعے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشن کوئی ادر سیک اور سیلمانوں میں سے ہوگا۔ وراصل ان اور سیح کے آنے کی پیشن کوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا۔ وراصل ان دونوں کا معدات یہ بی عاجز ہے۔"

نی امتی اور بروزی وظلی یا غیرتشریعی مونے کا دعویٰ

"اور چونکہ وہ محمدی جو قدیم سے موعود تھا وہ میں ہوں۔اس سے بروزی رنگ کی

نبوت مجمع عطا کی گئی۔''

نبوت ورسالت اوروکی کا دعویٰ

سچا خداوہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنارسول بھیجا۔دافع البلام سخدااخر اس ج٨٥م ٢٣١ حق يهد "كه فداك وه پاك وي جومير ير نازل موتى بهاس من ايسے لفظ رسول اورمرسل اورنی کے موجود بیں ندایک دفعہ بلکہ صد باوقعہ۔

(ایک غلطی کااز الدم ۳ فزائن ۱۸۵ م ۲۰۷)

ایی وی کابالکل قرآن کے برابرواجب الایمان مونے کا دعویٰ " من خدا کی تیس برس کی متواتر وی کو کیوں کررد کرسکتا ہوں۔ میں اس کی اس پاک وی پرایای ایمان لاتا مول جیما کدان تمام وحیوں پرایمان لاتا مول جو جھے سے پہلے مو ع مِن ، (هيقة الوي من ٥٠ فزائن ج٢٢ م ١٥٥)

سارے عالم کے لیے مدارنجات ہونے کا دعوی اپنی ....

امت كسواامت محريك جاليس كروزمسلمان كافروجهني

" كفردونتم رب ايك كفريدكدا يكفض اسلام سا الكاركرتاب آنخفرت المالي خدا کارسول نہیں مانتا۔ دوسرے بیکفر کہ مثلاً وہ سیح موعود کونیس مانتا اوراس کو باوجود اتمام جحت كے جموا جاتا ہے جس كے مانے اور جا جانے كے بارہ بي خدااور رسول نے تاكيدكى ہے اور پہلے بیوں کی کتاب میں بھی تا کیدیائی جاتی ہے۔ پس اس لیے کہوہ خدااور رسول کے فرمان کا مگر ہے۔ کا فرہے اور اگر غور ہے دیکھا جائے تو بید دونوں تھم کے کفرایک ہی تھم میں داخل بیں \_' ( هیقت الوی ص ۱۷ خزائن ج۲۲ ص ۱۸۵) \_ اور اس بات کو قریباً نو برس کا عرصه گزر کیا كه جب مين دبلي كميا تعااورميان نذير حسين غير مقلد كو دعوت دين اسلام كي حي-' (اربعين نبرم ص ٢ حاشينزائن ج١م ٢٥٥٥) اور فرماتے بين اب ديكموخدانے ميرى وحى اور ميرى تعليم اور بیعت کونوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے مدار نجات مخبرایا (اربین ۴۸ ایساً)

(مستقل تشریق نی ہونے کا دعوی اور بیکدوہ اصادیث نبوید برحاکم ہے جس کوچاہے

قبول کرے اور جس کوچاہے ردی کی طرح مجینک دے) اور جھے بتلایا ممیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا

لاس عاجزنے کیا۔" (ازالهاوبام ص۱۵۴ نزائن جسم ۱۷۹)

فدائے تعالی کی طرف سے اس امت کے لیے

نی بی ہوتاہے کواس کے لیے نبوت تامہ ہیں مر (توضيح المرام ص وخزائن جسم ٢٠)

كاتوان كارببر بوكا\_ (حقیقت الوحی ص ۹ یخز ائن ج ۲۲ ص ۸۲)

تزلومبر ودتمبر ١٩٠٣م ومغيره - بيدعوى بت موجود ہے اس لیے نقل عبارت کی حاجت

باتو میں نے آ دم کو یعنی تھیے پیدا کیا۔ (كتاب البريص ٨٨جز ائن ج١٠٥ ١٠٥)

ل سیح میں درج ہے کہ ایک مخص حارث نام یعنی نظے کا جوآل رسول کو تقویت دے گا جس کی امی طور پر جھ پر ظامر کیا گیا ہے کہ بیشن کوئی ام اورمسلمانول میں سے ہوگا۔ درامل ان (ازالەم 9 يخزائن ج ٣ ص١٣١)

وعوى و تھا وہ میں ہوں۔اس سے بروزی رنگ کی

مدال ہے۔ "هواللی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهر علی الذین کله" (ایجازاحری معافزائن جهام ۱۱۳)

اس عبارت بیل بوت تشریعیہ کے ساتھ ساتھ یہ کی دھوئی ہے کہ ہمارے رسول اللہ اس آیت کے مصداق نہیں جو مرت کفر ہے (اور فریاتے ہیں) اگر یہ کو کہ صاحب شریعت افتراء مرک کفر ہے (اور فریاتے ہیں) اگر یہ کو کہ صاحب شریعت افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی باسوااس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چز ہے جس نے اپنی وی کے ذریعے چھوامرونی بیان کیے۔ وہ صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی دو سے بھی ہمارے خالف طرح ہیں کیونکہ میری وی میں امر بھی ہے اور نمی بھی مشلا یہ "الھام قل سے بھی ہمارے خالف طرح ہیں کوئکہ میری وی میں امر بھی ہے اور نمی بھی مشلا یہ "الھام قل للمدومنین یہ مشووا من ابصار و ھم یہ حفظوا فروج ہم ذلک از کی لھم" یہ براین احمدید میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نمی بھی از راس پر ۲۲س کی مدت بھی گزرگی اور اس پر ۲۶س کی مدت بھی گزرگی اور اس پر ۲۰س کی مدت بھی گزرگی اور ایس پر ۲۰س کی مدت بھی گزرگی اور اس پر ۲۰س کی مدت بھی گزرگی اور ایس پر ۲۰س کی مدت بھی گزرگی اور اس پر ۲۰س کی مدت بھی گزرگی اور اس بھی امر بھی ہوتے ہیں اور نمی بھی الخ

(اربعين نمبرهم ٢ فزائن ج١٥م ٢٣٨)

اين ليه دس لا كم مجزات كا دعوي ا

"اور ش اس خدا کی تم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے جھے بیجا ہے اور اس نے میری تقدد ات کے لیے بڑے بڑے نشانات ظاہر کیے جو تمن لا کھ تک مین چسے ہیں۔ اور (تمیہ حقیقت الوقی میں ۱۸ ، خزائن ج ۲۲ میں ۵۰ ، برایان احمد بید حصہ پنجم میں ۵۰ خزائن ج اس ۵۰ ، برایان احمد بید حصہ پنجم میں ۱۵ خزائن ج اس میں لاکھ جھوات شار کیے ہیں۔

تمام انبياء مابقين سے افضل مونے كادعوى اورسب كى توبين

'' بلکہ کی تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر مجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باسٹنا ہارے نہ باسٹنا ہارے نہ باسٹنا ہارے نہ باللہ بھی اور ہمارے نہ باللہ بھی اور بھالے ہے کہ باسٹنا ہیں ہوت اس کثرت کے ساتھ قطمی اور بھال ہے اور خدانے اپنی جمت پوری کردی ہے اب جا ہے کوئی قبول کرے جا ہے نہ

۷٨

کرے۔ آ دم علیدالسل آ

اسكن انت ايراهيمعليها •

جب امت<sup>ع</sup> سب فرقوں

نو مح، يعقو

یس داؤده بس محرادر

خزائن، عيسام

خدا<u>ا</u> بجرح کام:۶

\_\_\_\_

آدم عليدالسلام مون كادعوى

کیسے میں کہ خدا تعالی نے ان کواس کلام میں آ دم علیدالسلام قرار دیا ہے یا "آ دم اسکن انت و زوجک المجنعه" (اربین نبرسم ۳۳ فرائن ج ۱مس ۱۳۰)

ابراهيم عليدالسلام بون كادعوى

"" آئے یہ است کو التخلوا من مقام ابراهیم مصلی" اس کی طرف اشاره کرتی ہے کہ جب امت محل یہ ایراهیم پیدا ہوگا اور ان مب فرق میں بہت فرقہ ہوجا کیں گے تب آخرز ماندیں ایک ابراهیم پیدا ہوگا اور ان مب فرق سیں وہ فرقہ نجات پائے گاجواس ابراهیم کا پیروہوگا۔"

(اربعین نمبر ۱۳ مساس ۱۳۴۱)

نو مح، بعقوب، موی، داور، شیگ، بوسط، الحل مون کادعوی

بیں آ دم ہوں، بیں شیٹ ہوں، بین نوح ہوں، بین ابراهیم ہوں، بین الحق ہوں، بین داؤ د ہوں، بین تلینی ہوں، اور آنخضرت میں ہے تام کا بین مظہراتم ہوں، لینی ظلی طور پر بین مجد اوراحیہ ہوں۔ تمام انبیا واسرائیلی وغیراسرائیلی ہرنی کی فطرت کا تعش ہوں۔

بام دعمیا واسرای و بیرامرای هم بری می صفرت به سابون-(پرایین پنجم م4 ۸خزائن جامع ۱۱۷)

عيسى ابن مريم موني موني كادعوى

اس خدا کی تعریف جس نے تھے مسیح ابن مریم بنایا۔( حاشید هیقتہ الوحی ص۲۷ خزائن ج۲۲ص ۷۵) یہ دموی تو تقریباً سب ہی کمابوں میں موجود ہے۔

عيسى عياق سے افضل ہونے كا دعوى اوران كومغلظات بازارى كاليال

این مریم کے ذکر کوچھوڑو۔ اس بہتر غلام احمہ ہے۔ (دافع البلاء میں ہنزائن جہاس ۱۳۳۰) خدانے اس امت بیس سے سے موجود بھیجا جواس سے بہلے سے سیانی تمام شان میں بہت پڑھ کر ہے۔ بچھے ہم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر سے بن مریم میر سے ذمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو بیس کرسکا ہوں ہرگز ند کرسکا اور دہ نشان جو جھے سے ظاہر ہور ہے ہیں ہرگز ند کھلاسکا۔ (هیقة الوقی میں میں از اس جہ ۲۲ میں ۱۵۲ میں ۱۵۲ میں میں افرائن جہامی ۱۵۲)۔ بدى ودين الحق ليظهر على الذين كله" (اعجازاتمري مانزائن ج١٩ص١١١)

ما تعما تعدیہ بھی دعویٰ ہے کہ جارے رسول سکانٹے راور فرماتے ہیں ) اگریہ کہو کہ صاحب شریعت قواول تو یہ دعویٰ ہے دلیل ہے۔ خدانے افتر ام مالے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے

ه صاحب شریعت بوگیا - پس اس تعریف کی رو شل امریکی ہے اور نبی بھی مثلاً بد "المهسام قبل معطوا فروجهم ذلک اذکبی لهم" بیر ہے اور نبی بھی اوراس پر۲۳ برس کی مدت بھی

**ی ہوتے ہیں اور نبی بھی اُگئے۔** (اربعین نبر مص ۲ خز ائن ج ۱۵ ص ۲ مس

رارین بران کرتے ہیں کہ میرے اس دعوے کی ممان کرتے ہیں کہ میرے اس دعوے کی رہے ہوئی۔ وہاں تائیدی طور پر ہم وہ مطابق ہیں اور میری دی کے معارض نہیں اور برائی دی سے معارض نہیں اور برائی دی ہوں ۱۳۰۰)

ل كرجس كے ہاتھ مل ميرى جان ہے كداس وادراس نے مجھے سے موعود كے نام سے بكارا بدے نشانات فلامر كيے جو تين لا كو تك وكنچة ٢٢ ص٣٥، برامين احمد بيد صد پنجم ص٢٥

ورسب كى توبين

ر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستنا ال ان کا جوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور وی ہے اب چاہے کوئی تبول کرے چاہے نہ اورا۔ بتلائی ہے کہ خد "اس میرے لیے جاتماہ اسٹ میکا ئیل ہونے

خدا کے مثل ہو. اورم

ا<u>پے بٹے</u> کے الماء

خ*دا کا پیٹا ہو۔* انہ

اپنے اندرخد آ یک بیکرتے: خودخداہونا

مول (چربه میں بیوں وزمین کوارہ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار کسی مور تیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

(عاشینمیدانجام آئلم می عززائن ج ۱۱ می ۱۹۱۱)
پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشن گوئی کیوں نام رکھا۔ (میسانجام آئلم می ا خزائن ج ۱۱ م ۲۸۸)۔ پیچی یا در ہے کہ آپ کو کس قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ (عاشینمیر انجام آئلم می ہزائن ج ۱۱ میں ۱۸۹)

نو مع ہونے کا دیموی اور ان کی تو بین اور خدائے تعالی میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوٹے کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔ (تیر هیتیہ الوقی میں سائز ائن ج۲۲م ۵۷۵)

مریم علیہاالسلام ہونے کا دعویٰ پہلے خدانے برانام مریم رکھا اور بعد میں اس کو ظاہر کیا کہ اس مریم میں خداکی طرف سے روح پھوگی گئی اور پھر فرمایا کہ روح پھو گئنے کے بعد مر کی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی طرف خفل ہوگیا اوراس طرح مریم سے عیسیٰ پیدا ہوکر ابن مریم کہلایا۔

(ماشيدهيقية الوي من المخرِ ائن ج٢٢م ٥٥)

آ تخضرت الله کے ساتھ برابری کا دعویٰ اور دو دو ان ساللہ کی ساتھ

اینی محرمسلفی میلی اسلام و اسلام و اسلام و اسلام و اسلام و الاست می بوکراوراس تا م محر واحد سه مسی بوکر می رسول بهی بول اور نی بهی \_ (ایک فلعی کا از الد ترائن می ۱۸ س ۱۱۱۱) بار بار بتلا چکا بول که میں بموجب آیت و احد بین منهم اسما یلحقوا بهم \_ بروزی طور پرونی خاتم الانبیاء بول \_ (ایک فلطی کا از الدص افزائن می ۱۸ س ۱۱۱) میں نے اکثر ان اوصا ف کو اپنے لیے الانبیاء بول \_ (ایک فلطی کا از الدص افزائن می ۱۸ س ۱۱۲) میں نے اکثر ان اوصا ف کو اپنے لیے ابت کیا ہے جو آتخصر سیالی کے لیے محصوص بیں \_ (تر هید الوی ۱۷ افزائن می ۱۲ س ۱۲ س ۱۲ س افضل بونے کا دعوی بیارے نے ملاحد کی الوی کا دعوی بیارے نے ملاحد کی الوی کا دعوی بیارے نے ملاحد کی الوی کا دعوی کا دعوی بیارے نے ملاحد کی الوی کی دوران ک

میں ہے۔ اس ہونے ہاروں '' ہمارے رسول اکرم ہی کے معجزات کی تعداد صرف تین ہزارکھی ہے۔'' (حمفۂ کولڑوییں ۴۰ شرائن ج∠ام ۴۰۰)

.

اورائ مجرات کی تعداد (براین احرید صدیجم ۱۵ و ترائن ۱۲ م۲۰) پروس الکه الکه میاد کرد این احدید صدیج میاد و ترائن ۱۲ م ۲۰) پروس الکه میان که خسف القدم الدند و ان لمی . غسا القدم ان الدخو د اس کے لیے این آخر سیال کی ایک چا تھ کے خسوف کا نشان طاہر موااور میرے لیے چا تداور مورج دونوں کا اب کیا تو افکار کرے گا۔ '(اعجاز احدی می اے ترائن ۱۸۳ می میرے لیے چا تداور مورج دونوں کا اب کیا تو افکار کرے گا۔ '(اعجاز احدی می اے ترائن ۹۲ میں کمی ہے۔ اس میں آپ پرفضیلت کے دعوے کے ساتھ مجر اوش القمر کا افکار اور تو ہیں مجی ہے۔

میکا ٹیل ہونے کا دعوی اور دانیال نی نے اپنی کتاب میں میرانام میکا ٹیل رکھا ہے۔ (عاشیہ اربعین نبر ۴ م ۲۵ مرائن ج ۱۵ مراسس ۲۵ مرائن ج ۱۵ مراسس

خداکے مثل ہونے کا دعویٰ اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔خداکے مانند۔ (ماشیار ابھین نبر ۲م ۲۵ مزائن ج ۱۵ میں ۲۸ میں ۲۱ میں ۲

ا پے بیٹے کے خداکا مثل ہوئے کا دمحولی السماء انا نہشرک بھلام مظہر الحق و العلیٰ کان الله نزل من السماء (اعتکام ۵۵ فزائن ج۲۲م ۱۲۰)

> خدا کا بیٹا ہوئے کا دیمئل انت منی ہمنزلتہ او لادی۔ (ماشیراپین نبریمس ۱۹ انزائن جے ۱۸ س۵۲۰۰)

ا پنے اندرخدا کے اثر آنے کا دعویٰ آپ کو الہام ہوا آ وا ہن جس کی تغییر ( کتاب البریة م ۸۴زائن ج ۱۰۲ م ۱۰۲) پرخود عی پیرکتے ہیں کہ خدا تیرے اعدرا تر آیا۔

خود خدا ہونا بحالت کشف اور زمین وآسان پیدا کرنا

اور میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہ ہی ہوں (پھر بھونکا ہے) اور اس کی الوہیت جھے میں موجز ن ہے (پھر کہتا ہے) اور اس حالت میں ۔ یوں کہ رہا ہوں کہ ہم ایک نیا نظام اور ٹی زمین چاہیے ہیں تو میں نے پہلے تو آسان وزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہتی پھر میں نے منشا مت اورمطمرے۔ تین دادیاں اور نائیاں آپ کی زنا کار چودظہور پذیر ہوا۔

واشینمیدانجام آخم می نزائن جااص ۲۹۱) و کالیشن گوئی کیول نام رکھا۔ (خمیدانجام آخم می ۴ وکی قدر جموث بولنے کی بھی عادت تھی۔ (حاشینمید انجام آخم می دنزائن جاام ۱۸۹)

ں کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کدا کر نوخ کے غرق ندہوتے۔

(تمرهيقة الوي م ١٣٥ نزائن ج٢٢م ٥٧٥)

ور بعد ش اس کوظاہر کیا کہ اس مریم بیں خدا کی روح پھو تکنے کے بعد مریمی مرتبہ عیسوی مرتبہ کی پیدا ہوکرا بن مریم کہلایا۔

(ماشيه هيقة الوي م ٢ يخر ائن ج ٢٢ م ٧٥)

ظر کو کراوراس بی ہوکراوراس نام محمدُ واحد سے
(ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۱۱۱) بار بار بتلا چکا
ہم لسما یلحقوا بھم ۔ بروزی طور پروہی خاتم
۱۸ ص ۲۱ سال کے اکثر ان اوصاف کوایتے لیے
ل چیں۔ (تتر هیقة الوجی ص ۱۸ مزدائن ج ۲۲ ص ۱۲)

ی لاات کی تعداد مرف تین ہزار کھی ہے۔'' ( تحفہ کولادیم ۴۸ نزائن ج ۱۵م۰۰۰) کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور ش و یکھا تھا ش اس کے طلق پرقا در ہوں۔ چرش نے آسان و نیا کو پیدا کیا در اسان السسماء الدنیا بعصابیح۔ چرش نے کہا کہ اب ہم انسان کومٹی کے ظلامہ سے پیدا کریں گے۔ چرمیری حالت کشف سے الہام کی طرف نظل ہو مگی اور میری زبان پرجاری ہوا "او دت ان است خفک فی خلفت آدم انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم" یہ الہا ات بی جواللہ تعالی کی طرف سے جھے پرظا بر ہوئے۔ الانسان فی احسن تقویم" یہ الہا ات بی جواللہ تعالی کی طرف سے جھے پرظا بر ہوئے۔ (آئیہ کمالات اسلام س ۲۲ ۵ ترائن ج ۵ می ایشاً)

مرزاغلام احمرقادیاتی میں حیض کاخون ہوتا اور پھراس کا بچہ ہوجاتا منٹی اللی بخش کی نسبت ہے الہام ہوا۔ یہ لوگ خون حیض تھے میں و کھنا چاہتے ہیں۔ یعنی نایا کی اور پلیدی اور خباشت کی حاش میں ہیں اور خدا چاہتا ہے اپنی متواتر نعتیں جو مجھ پر ہیں دکھلا وے اور خون حیض سے مجھے کیوکر مشابہت ہواور وہ کہاں تھے میں باتی ہے۔ پاک تغیرات نے اس خون کوخوبصورت لڑکا بناویا اور وہ لڑکا جواس خون سے بنامیرے ہاتھ سے بیدا ہوا۔

حامله جونا

عبارت ندکوره تشتی نوح \_ (ص ۲۷ نزائن ج۱۹ ص۵۰)

حجراسود ہونے کا دعویٰ

الهام بدہے۔ یکے پائے من سے بوسیدومن میکفتم کہ جمراسودمنم۔ (حاشیدار بعین نبر مس ۵ اخزائن ج ۱۵ سر ۲۵ س

سلمان ہونے کا دعویٰ

الهام بوارانت صلمان ومنى ياذ البركات.

(ربويو) ف ريليجزج نمبر السرام ١٩٠١ ابابت الإيل ١٩٠١م)

كرش مونے كادعوى

''آریہ تو م کہ الگ کرش کے ظہور کا ان دنوں انتظار کرتے ہیں وہ کرش میں ہی ہوں۔'' ہول۔آہ۔''

آ ريون کاباد " که جوکرش آ

چ کی تغییر یوں ک

يي مسلمانوں کوا' علا تو بين انبياء'

نموندازخردا، مرزاغلام!<sup>ح</sup>

(1)

ہن ہے ہو۔ ہوتے ہو۔

من رسول

(۲) اس قدر نشا

بن مدرسط ثابت ہوسکن

**(r)** 

آربوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ

''اور بددعوی مرف میری طرف سے بی نیس بلکه خدانے بار بار جمع پر خابر کیا ہے کہ جوکرش آخری زبانہ یس خابر ہونے والا تھاوہ تو بی ہے آریوں کا بادشاہ۔''

(هيقة الوي م ٨٥ مززائن ج٢٢ م٢٢٥)

چونکہ آریوں کا بادشاہ بنا ظاہر طور ہے بھی آسان نہ تعااس کے اس کے بعد الہام

کی تغییر یوں کرتا ہے اور بادشاہت ہے مراد صرف آسانی بادشاہت ہے۔

یہ ہے عمروعیار کی زئیل جس کے چوالیس مظاہر آپ ملاحظ فرما بچے ہیں۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کواس کے شرہے محفوظ رکھے۔آمین۔

توبين انبياء يعهم السلام

مرزاغلام احمدقا دیانی نی نیس قه محرکونی بحی نی نیس موا

(۱) "د حضرت موتل اور حضرت می نوت جن دلائل اور جن الفاظ سے ثابت ہے۔ ان سے بر مدکر دلائل اور صاف الفاظ حضرت می موجود کی نبوت کے متعلق موجود ہیں۔ان کے ہوتے ہوئے اگر می موجود نی نبیل تو دنیا میں کوئی نی ہوائی نبیں۔''

(هيقعة المنو وحصه اول ص٠٠٠ ازمرز الحمود)

(مرزاغلام احمد قادیاتی) آیت "فلایظهر علی غیبه حداً الامن ارتضی من رسول" کاممدال ہے۔ من رسول" کاممدال ہے۔

انبياء يهم السلام كاسخت توجين

(۲) "اورخداتعالی نے اس بات کوٹایت کرنے کے لیے کہیں اس کی طرف سے ہول اس قدرنشان دکھلائے ہیں کہ اگر ہزارنی پر بھی تقتیم کیے جائیں تو ان کی بھی ابن سے نبوت ٹابت ہوسکتی ہے۔''

مزیدتو بین انبیا میمهم السلام (۳) "دراگر کبو که اس دی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیا علیم السلام کو ہوئی تنی۔

ل کا خون ہونا اور پھراس کا بچہ ہوجا تا م ہوا۔ بیلوگ خون حیض تھے میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پیس ہیں اور خدا چاہتا ہے اپنی متو انز نعستیں جو جھے پر اگر مشابہت ہواور وہ کہاں تھے میں باتی ہے۔ پاک دیا اور وہ گڑکا جواس خون سے بنامیرے ہاتھ سے پیدا (ماشیار بعین نبر ہم ہوانز ائن جے اس ۲۵۲)

ر ۱۹۶۷ اکن ۱۹۵ ص ۵)

مے بوسیدوش میکفتم کے حجراسودشم۔ (ماشیداربین نبرام ۱۵ فزائن ج ۱۷ ص ۳۳۵)

**نی یا ذ البوکات**. (دیویهٔ آفریلچتوج نبریمس ۱۲ابایت اریل ۱۹۰۷م)

ي مونے كادعوى

یظپور کا ان دلوں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہی (هیته الوی ۸۵مز ائن ج۲۲م (۵۲۱) مجزات اور پیش گوئیاں ہیں تو اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ مجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں بلکہ بعض گزشتہ انبیاع مجمع السلام کے مجزات اور پیش گوئیوں کوان مجزات اور پیش گوئیوں سے مجونسبت نہیں۔'' (بحالہ تنرهمی تبدالمبر وس۲۹۲)

قرآن مر

خداتعالي

(4)

ييش کوئی

طور پر بر

خاص زو

کی پیش

عالم

کیا تھا جانتے

**(**A)

جوآ بے

رسول

الينا

(4)

حفرت عيىلى عليه السلام يرفعنيات كلى

(٣) حطرت سے موجود نے (مرزا قادیانی) اپنے آپ کو سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

افعنل اس لیے نہیں قراردیا کہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ غیر نبی نبی سے افعنل ہوتا ہے۔ بلکہ اس

لیے آپ کو اللہ تعالیٰ کی وحی نے مرح طور پر نبی کا خطاب دیا اور وہ بارش کی طرح آپ پر نازل

ہوئی اور بیم میں ثابت ہو گیا کہ آپ نے تریاق القلوب والے عقیدہ کو بدل دیا کیونکہ آپ نے

تریاق القلوب میں لکھا تھا کہ سے سے مرف جزوی فضیلت رکھتا ہوں اور بعد میں فرمایا کہ میں تمام
شان میں اس سے بردھ کر ہوں۔

(هیند الندہ میں عاصراوں۔

حضرت عیسی سے میری افضلیت پراعتر اض شیطانی وسوسہ ہے

(۵) آپ نے (مرز اغلام احمد قادیانی) نہ مرف رید کہ کے سے اپنے افضل ہونے کا ذکر
فرماتے ہیں بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ آپ کے حضرت سے سے افضل ہونے پراعتراض کرنا
شیطانی وسوسہ ہے۔ اور یہ کہنا کہ حضرت سے موجود نی نہیں کہلا سکتے۔ خدا تعالی سے جنگ کرنے
کے متراوف ہے۔''

(هیتہ النہ وس ۱۲)

حضرت عيسي كي صرح تو مين اورقر آن پر بهتان

قرآن میں ہے۔ (٣) تيسري بات سافاب موئي كه مرزا قادياني كے خيال مي معرت عيى ك عليه السلام پر الزامات كى تعمد بن خود خدا تعالى نے بھى كردى ہے ورندكى پيغمبر پر غلط الزام كى تو خداتعالی مفائی کیا کرتے ہیں۔

جناب ني كريم عليه السلام كي توجين

"اس پیش کوئی کی تصدیق کے لیے جناب رسول اللہ کا نے بھی پہلے سے ایک پی گوئی فرمائی ہے کہ "يسزوج ويو لداه. "يعنى ده سے موعود يوى كرے كااور نيزوه صاحب اولا د ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولا دکا ذکر کرنا عام طور پر مقعود نہیں کیونکہ عام ۔ طور پر ہرایک شادی کرتا ہے اور اولا دمجی ہوتی ہے اس میں پچھٹو بی نہیں بلکہ اس سے مرادوہ خاص خزوج ہے جوبطورنثان ہوگا اور اولا دے مرادوہ خاص اولا دہے جس کی نسبت اس عاجز كى پيش كوئى موجود ب\_ كويا اس جكدرسول الله والله ان سياه دل مكرون كوان كشبهات كا جواب دے رہے ہیں اور فرمارے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گا۔''

(انجام آئتم حاشيص ٣٣٧ نزائن ج ١١ص ٣٣٧)

مرزا غلام احمد قادیانی کوجمری بیم کی محبت نے اندھا ببرا کردیا تھا۔اس نے سرور عالم الله الله كالم المناسبة كالم المناسبة كالم المناسبة كالم كالم المناسبة كالم كالم المناسبة كالم المناسبة كالم المناسبة كالمناسبة كال كي تماركيا حضويل الله مراج تعديد محرى بيكم مرزاك كاح مين آسك كا اوريدند جانتے تھے کہ وہ مجمی نہ آئے گی۔

قرآن میں مرزا کانام 'احد' ہے

حضرت سے موعود کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یا دفر مایا ہے، چنانچہ ایک جوآيت" ميشواً مِن بعد اسمه احمد" عابت عكرآن والي كانام الله تعالى رسول رکھتا ہے۔ (هنينة الله وص ١٨٨)

"دوسري آيت جس مين موجودكورسول قرارديا بي "و آخسويسن منهم لما بلحقوبهم" كا يت - جس من الخفرت الله كابعث بتائ كئ - الله ضرورى ہے کہ دوسر ابعث بھی رسالت کے ساتھ ہو! (هیتمة النبية تام ١٨٩)

لزشته نبیول کی نسبت بهت زیاده معجزات اور پیش السلام كے مجزات اور پیش كوئيوں كوان مجزات ترهيقة النووس٢٩٢)

يانى) ايخ آپ كوسي (حضرت عيسىٰ عليه السلام) م مواليا كدفيرني ني سے افغال موتا ہے۔ بلكداس ی کا خطاب دیا اوروه بارش کی طرح آپ برنازل القلوب والعقيده كوبدل ديا كيونكه آپ نے وى فضيلت ركمتا مول اور بعد مي فرمايا كدم تمام (هيقة المنووص احصداول)

ت پراعتر اض شیطانی وسوسہ ) نەمرف يەكە ئىج سے اسىخ افغنل مونے كا ذكر ع صرت متح سے افعل ہونے پر اعتراض کرنا وودنی بین کہلا سکتے۔ خداتعالی سے جنگ کرنے (هيقندالنووس ٢١)

و بن اورقر آن پر بهتان ماند میں دومرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پتیا تھا اور مجھی نہیں سنا عمیا اسے اس کے سر پرعطر طاتھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے ا برتعلق جوان مورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ دركما كمرسح كاينام ندركما كونكداي قصاس (حاشيددافع البلاءم ٥ فزائن ج١٨ ص٢٢٠)

موكس (١) كملى بدكه مرزا قادياني نے جوتوبين اكى ب-دەمرزانے خودحفرت عيىلى عليدالسلام ، ہوئی کہ بیہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہیں جن کا ذکر

مرزاغلام احمقادياني كي اخلاقي حالت مرصع اورغليظ كاليال "اے برذات فرق مولویان بتم كب تك تل كوچمياؤك\_ك بودونت آئكاك تم يبوديا نخصلت كوچمور دو ك\_ا \_ فالممولويوبتم برافسوس كتم في جس بايانى كايياله بيا (انجام آنخم ص الافزائن ج ااص ۲۱) وى موام كالانعام كويمي باليا-" و محركيا يروك حم كماليل عيد بركز فيل - كونكه يرجمون بي اوركول كاطرح (مغيمدانجام آئتم م ٢٥خزائن ج ١١ص ٣٠٨) جوث كامرداركماري إلى" (٣) و د بعض جانل سجاده فشین اورمولویت کے دشتر مرغ۔ (ضميمه انجام آتخم ص ۸ انزائن ج ۱۱ ۱۳۰۲) میرے مخالف جنگل کے سور ہیں إِنَّ العديم صَارِو ٱخنازيُر ٱلْفلا ونساء هُمْ مِّنُ دُوْنهِنَّ ٱلْااكْلُبُ میرے خالف جنگوں کے سور ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بو حکر ہیں۔ ( فيم المد ي م ۵۳ فزائن ج ۱۸ م ۵۳) مولوي سعداللد كي نسبت مولوى سعدالله صاحب لدهميانوى كمتعلق چنداشعار ملاحظة فرماوين: وَمِنَ الَّلْثَامِ ارَى رُجَيُلاً فَأَسَقاً عَوُلاً لَعِيْناً نُطْفَتهَ السَّفَهَاءِ

**(Y)** 

مَعَادٍ

أولاو

أعرا

"اورلیموں میں سے ایک فاس آدی کود کھا ہوں کہ ایک شیطان ملمون ہے۔
مفیموں کا نطف۔"
مفیکس خینٹ مُفسِد و مَزَوَر نسخے اللہ عَدَد فِی
الْسَعُد فِی
السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فِی السُّعُد فی السُّعُد فی السُّعُد فی السُّم السُّمُ السُّمُ السُّمُ السُّم السُّمُ السُّمُ السُّمُ السُّمُ السُّم ا

مير ميخالف بنجريون كي اولادين

(٢) عِلْکَ كُتُبٌ يَنُظُرُ اللّهَا كُلُّ مُشَلِمٍ بِعَيْنِ الْمُحَبَّةِ وَالْمَوْدَةِ وَيَنطَّعُ مِنُ
 مَعَارٍ فِهَا وَيُقَبُلِنِى وَيَصَدِّقْ دَعُوتِى اللّا ذُرِيَّةَ الْبُغَايَا.

آئیند کالات اسلام سے ۵۴۷ نور ن ج می ایناً)

دان میری کما بول کو ہر مسلمان مجت کی نگاہ سے دیکما ہے اور ان کے معارف سے
فائدہ اٹھا تا ہے اور جھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تعمد بی کرتا ہے سوائے تجربوں کی
اولا د کے ۔''

اعمردارخورمولو بوادر كندى روحوا

دوبعض خبید طبع مولوی جو بہودیت کاخیرائے اندرر کھتے ہیں ..... دنیا میں سب جا عداروں سے زیادہ پلیدوہ لوگ ہیں جو جا عداروں سے زیادہ پلیدوہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے تن اور دیانت کی گوائی کو چھپاتے ہیں۔اے مردارخورمولو یو! اور گئری ردح تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی بچی گوائی کو چھپایا اے اندھیرے کے کیڑو ..... سوتم جھوٹ مت بولواوروہ نجاست ندکھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی۔ اندھیرے کے کیڑو ..... سوتم جھوٹ مت بولواوروہ نجاست ندکھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی۔ (انجام آتھم میں اعزائن جااس ۲۰۵)

چور، فتزاق ، حرامی

''ہم ١٨٥٧ کی سوائح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانے کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں، جنموں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں۔ جواگریزوں کو آل کردینا چاہیے تو ہم بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں۔ یہ کیسے مولوی تقے اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں ندر مم تھانہ عقل، نداخلاقاند انصاف۔ ان لوگوں نے چاروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن محور نمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اس کانام جہادر کھا۔ (عاشیاز الدُ اوہام س ۲۸۸ نے اُن جسمن ۴۹۰)

**زامی،بدکار** 

"اس گورنمنف ..... ہے جاد کرنا درست ہے مائیل سویا درہے کہ بیسوال ان کا نہایت جماقت ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا میں فرض اور واجب ہے۔اس سے جہاد کیسا۔ میں کی کچتا ہوں کھن کی بدخوائی کرنا ایک جرائی اور بدکار آ دمی کا کام ہے۔سو ت مرصع اور غلیظ گالیاں کوچمپاؤ کے۔کب وہ وقت آئے گاکہ نموں کہتم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا (انجام آئتم ص الافزائن ج ااس ۲۱) کیونکہ میہ جمو فی ہیں اور کتوں کی طرح فیمہ انجام آئتم ص ۲۵ فزائن ج ااص ۳۰۸) ضیر انجام آئتم ص ۸ افزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

م**ے مور بیل** ء کھٹم مِنُ دُونھِنَّ الْااکُلُبُ اورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (جم العدیٰ ص۳ہ نزائن جہاص۵۳)

چنداشعار طاحظه فرماوی: لَعِیْناً نُطَافِیَهٔ السّفَهَاءِ لِمِیاً ہوں کہ ایک شیطان ملحون ہے۔

سسٌ پُسَسَمُّی السَّسَعُدَ فِی لاءِ کرکے دکھانے والامنحوس ہے جس کا

قَمُتْ بِالْخِوْيِ يَا إِنْنَ بَعَاء يا ہے۔ پس يس چانيس موں گا اگر

חופש פול ויש שדאשר מח בפחה)

میراید ندمب جس کوش بار بار ظاہر کرتا ہوں یہ ہے کہ اسلام کے دوجعے ہیں۔ایک یہ ہے کہ خداتعالی کی اطاعت کریں۔دوسرےاس سلطنت (لینی کورشنٹ برطانیہ) کی جس نے امن قائم ( مو رنمنٹ کی توجہ کے لائق از الداو ہام ص ۸ مخز ائن ج ۲ ص ۲۸۰)

## مولوى شاءالله

"اے وراؤں کے عارثا واللہ كب تك مردان جك كى طرح بلتكى وكھلاتے كائ (اعجازاحدي صلامزائن جواص١٩١)

والمن حجب

قرادها

تو بين

كؤكى

حفرت امام حسين كي نسبت

كربلاايست سيرحرآنم مدسين است دكريانم (وثين س١٨٠) تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تممارا ورومرف حسین ہے۔ کیا تو اٹکار کرتا ہے۔ اس بداسلام پرایک معیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس کوہ کا ذھر ہے۔ (اعجازاحدي مس٢٨ فزائن ج١٩ ١٩٠٠) "ادر جمه ين ادرتممار يحسين بن بهت فرق بي كونك جمية برايك وتت خداك

تائنداور مددل ربی ہے۔ مرحسین کی تم دشت کر بلاکو یا وکرلو۔ اب تک تم روتے ہوسو چ لو۔ " (اعازاحري ٩٠٠٠زائن ١٩٥٥م١٨١)

# مولا تارشيداحه كنكوي كي نسبت

· اندهاشیطان اودگراه دیو. " (انجام آکتم ص۲۵۲ پنزائن ج۱۱ص۲۵۲) (ای کےساتھ بواوی نذر حسین ،مولانا احد علی سیار نوری ،مولانا حبد الحق و بلوی ، محرحسن امروہوی پر بھی نے کارہ کتاب میں تیراء کیاہے)

يرمهرعلى شاه كواز وي كي نسبت

ایک تاب کذاب کی طرف سے پیٹی ہے۔ وہ خبیث کاب اور چھو کی طرح نیش زن ۔ پس میں الے کہاا ہے گواڑہ کی زمین تھے پرلعنت تو ملعون کے سبب سے ملعون ہوگئی۔ پس تو قیامت کو ہلا کت ش پڑے گی۔''

بدان فرو مایدنے کمیندلوگوں کی طرح کال کے ساتھ بات کی ہے۔" الدون المراى ك في يكان كرتا ب كديس في جوث بناليا ب- إلى جان كديرا دامن جوث سے پاک ہے۔'' ﴿ 'جب ہم نے دیکھا کہ تیرادل ساہ ہو گیا تو آ کھوں سے آنو جاری ہو گئے اور دل بے قرارتھا۔''

ہے''' تم نے شرک کے طریق کواپے دین کا مرکز بنالیا۔ کیا بھی اسلام ہے اے متکبر۔'' ہے'''اے دیوتو نے بدیختی کی وجہ سے جموٹ بولا۔اے موت کے شکار خداسے ڈرکیوں دلیری کرنا ہے۔''

اور زیس میں سانپ بھی ہیں اور درندے بھی، گرسب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو میری تو ہیری تو ہیں۔''

(اعجازاحدي ص ۲۵، ۲۵ مترائن جواص ۱۸۸، ۱۸۸)

1

شيعيه عالم على حائيري كي نسبت

'' میں شمسیں حیض والی عورت کی طرح دیکھیا ہوں۔ نداس عورت کی طرح جو حیض سے پاک ہوتی ہے۔'' (اعجاز احمدی من ۱۸ ہزائن جوام ۱۸۰)

مسلمانول سے بائیکاٹ '' حضرت سے موہود کا تھم ہے اور زبردست تھم ہے کہ کوئی احمدی فیراحمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔اس کی قبیل بھی ہرا یک احمدی کا فرض ہے۔''

(برکات خلافت می ۲۵ بواله قادیانی ند ب)

"بندوو ن اور عیسائیول کے بچول کی طرح غیراتھ کی بچول کاجنازہ بھی بیس پڑھنا جا ہیں۔"

(اثور خلافت م ۹۳ ملا مگند اللہ م

مرزاغلام احمدقادیانی کی گالیال ..... بحساب حروف بیکی
اب ہم مرزاغلام احمدقادیانی کی گالیال اوران کے ''سترے الفاظ'' ابجد کے
طریقے پرالف ہے ی وتک نقل کرتے ہیں تا کہ مرزائی پڑھ کرلفف اٹھا کیں۔
الف: ''اے بدذات فرقہ مولویان تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا۔ وہی موام
کالانعام کو بھی پلایا۔ اعمر ہے کے کیڑو، ایمان وانعاف ہے دور بھا گئے والا۔ اعمر مے نیم
دیریہ۔ ابولہب ۔ اسلام کے دیمن اسلام کے عارمولویو۔ اے جنگل کے وشی۔ اسے نابکار۔ ایمانی

ہے کہ اسلام کے دوجھے ہیں۔ایک بیہ ہے کہ ، (مین گورنمنٹ برطانیہ ) کی جس نے امن قائم کے لائق از الداد ہام ص۸مزائن ج۲ص ۳۸۰)

مردان جنگ کی طرح پالٹکی دکھلائے گا۔'' (اعجاز احمدی ص۳۸ فرز ائن جواص ۱۹۱)

ناکی نسبت مدسین است درگر بانم (مثین ص ۱۸۷) تمادا در دمرف حسین ہے۔ کیا تو اٹکار کرتا نوشبو کے پاس کوہ کا ڈھیر ہے۔'' (انجاز احمدی ۲۸فرزائن ج ۱۹۳ م۱۹۳)

فرق ہے کو تکہ جھے تو ہرایک وقت خدا کی دیاد کر لو۔ اب تک تم روتے ہوسوج لو۔ " (اعجاز احمد کاس ۲۹ ، خزائن ج ۱۹س ۱۸۱)

له کی نسبنت (انجام آنتم ص ۲۵۱ فزائن ج۱۱ ص ۲۵۲) حمطی مبار نیوری مولانا عبدالحق د بلوی،

کی نسبت ۔ وہ خبیث کماب اور پھو کی طرح نیش ملحون کے سبب سے ملحون ہوگئی۔ پس تو

. بات کی ہے۔'' نے جوٹ منالیا ہے۔ اس جان کدمیرا

روشی سے مسلوب \_ احتی مخالف \_ اے بلید دجال \_ اسلام کوبدنا م کرنے والے \_ اے بدبخت \_ ۸۹ مفترید ایمی اشرار اول کافرین اوباش اے بدذات خبیث دشن الله اور رسول کے ان بدوق فوں کے ہما کئے کی جگر ندر ہے گی اور صفائی سے ناک کث جائے گی۔''

ب پ:بایمان اندهم مولوی پلید طبح یا گل بد دات بدگو جری ظاہر نہ کرتے ۔ بدخیان سے بات بد محاتا۔ بدویانت ۔ بدحیانسان ۔ بدوات فتنہ انگیز ۔ بدقسمت محر ۔ بدچلن تخیل ۔ بدائدیش ۔ بد بجنت قوم ۔ بدگفتار ۔ بدباطن ۔ باطنی جذام ۔ بحل کی سرشت والے ۔ بدوقوف جائل ۔ بیبودہ ۔ بدعلاء ۔ بدبعر۔

عقب الكلد

الكذب.

كاررواكي

مفتری۔

محبوب مو

نابينا علما

م*یں ڈ*و۔

ت: تمام دنیاہے بدتر۔ تک ظرف رترک حیار تقوی ددیانت کے طریق کو بھی چھوڑ دیا۔ ترک تقوے کی شامت سے ذات کافئے گئی۔ تکفیر داھنت کی جھاگ منہ سے لکا لئے کے لیے۔

ث: تعلب لومرى مم اعلم إيها الشيخ الضال والدجال البطال

ج چ: جموٹ کی نجاست کھائی۔جموٹ کا گوہ کھایا۔ جامل دحش۔ جادہ صدق و تو اب سے منحرف ودور۔ جعلساز۔ جیتے ہی جی مرجانا۔ چوہڑے۔ پھار۔ ح: حمار۔ حقا۔ حق ورائتی ہے منحرف۔ حاسد۔ حق پوش۔

رخ: خبیث طبع مولوی جو یہودیت کاخیراین اندر رکھتے ہیں۔ فزریسے زیادہ پلید۔خطاکی دلت انمی کے مند پر۔خالی گدھے۔خائن۔خیانت پیشہ خاس بین عسالیة من نور الوحمن۔خام خیال۔خماش۔

وڑ : دل سے مجدوم ۔ومو کا دہ۔ دیانت، ایما نداری، رائتی سے خالی۔ د جال دروغ کو۔ ڈومول کی طرح منز ہ۔وشمن سچائی ۔وشمن قرآن دلی تاریکی۔

ذ: ذلت كى موت \_ ذلت كے ساتھ پرده دارى \_ ذلت كے سياه داغ ان كے منوس چرول كوسورول ادر بندروں كى طرح كرديں گے \_

ر: رئیس الدجالین \_ ریش سفید کومنافقانه سیای کے ساتھ قبر میں لے جا کیں ہے \_ روسیاہ \_ روباہ یاز \_ رئیس المنصلفین \_ راس المعتدین \_ راس الغاوین \_

ز: زبرناک ادے والے۔ زئر بق خور کم یفشوا کی مواحی الزوادا۔ س: سچائی چھوڑنے کی احت انجی پر بری سفلی طارسیاه ول مکر یخت بے حیا سیاه ول فرقہ کس قدر شیطانی افتراروں سے کام لے دہا ہے۔ سادہ لوح سابنی سفہا۔ سفلہ مسلسط ان

فرقه من تدرشیطانی افتر ارول سے کام لیدبا ہے۔ ساوہ لوح۔ سابلی۔ عمار سفلہ مسلسطان المعتکبوین اللہ ی اصاع دینه بالکبو و التواهین۔ سک یکان۔

ش: شرم وحیاسے دور۔ شرارت۔ خیانت وشیطانی کارروائی والے۔ شریف از سفلہ نے ترسد۔ بلکہ از سفلنگی او مے ترسد۔ شریر مکار۔ چنی سے بہرہ ہوا۔ پیٹنے نجدی۔ ص:صدر القناة نيوش صدرك ضربه ويريك رماني بحار دماء. ص:ضال. ضررهم اكثر من ابليس لعين.

ط : طالع منحوس حطبتم نفسا بالغاء الحق والدين ـ

ظ: ظالم فظلماني حالت.

عناده السوء عداوت اسلام عبد ويتداروا في عدوالعم عمادي السلام عبد ويتداروا في عدويا معادية السلام عقب الكلب عدويا

غ غول الاغوى \_غدارسرشت \_غالى \_غافل \_

ف: فيمت ياعبدالشيطان فريي فن عربي سيبره فرح في رنگ . ق: قرش با كل كائ بوت قسست قلوبهم. قد مسق السكل في

لكذب.

ک گ: کتے۔ کدھا۔ کینہ در۔ کندے اور پلید فتوی والے۔ کمینہ۔ کندی کارروائی دالے۔ کمینہ کندی کارروائی دالے۔ کہماء (مادرزاد اندھے) کندی عادت۔ کندے اخلاق۔ کندہ دہاؤں کندے اخلاق دالے ذات سے فرق ہوجا۔ کے دل قوم۔ کوتا انظر۔ کو پڑی میں کیڑا۔ کیٹرول کی طرح خودی مرجادیں مے۔ کندی روح۔

ل: لاف وكزاف وأله لعنت كي موت.

م: مولویت کو بدنام کرنے والے مولو بوں کا منہ کالا کرنے کے میالی ۔ مثالی ۔ مفتری ۔ مورد فضب ۔ مفسد ۔ مرے ہوئے کیڑے ۔ مخذول مجور ۔ مجتون ۔ مغرور ۔ مکر۔ محبوب مولوی ۔ کمس طینت ۔ مولوی کی بک بک ۔ مردار خورمولو ہو ۔

ن: نجاست ند کھاؤ۔ نااہل مولوی۔ ناک کٹ جائے گی۔ ناپاک طبع لوگوں نے۔
نابیتا علاء۔ نمک حرام۔ نفسانی۔ ناپاک نفس۔ نابکار قوم۔ نفرتی و ناپاک شیوہ۔ ناوان متعصب ۔ نالائق فیس امارہ کے تبعنہ میں ۔ نااہل حریف بہاست سے بحرے ہوئے۔ ناوانی میں ڈویے ہوئے نجاست خوری کاشوق۔

و: وحشى طبع به وحشانه عقائد والے ب

ه: بامان \_ بالكين \_ مندوزاده\_

ی: یک چثم مولوی\_ یہودیا نتح یف\_ یہودی سیرت رہاایہ الشدیع السعنال والمفتری البطال \_ یہود کے علماء \_ یہودی صفت وغیرہ وغیرہ ( ازعصائے موک) اے بدذات خبیث دشن اللہ اور رسول کے۔ان کی سے ناک کٹ جائے گی۔"

ا- پلیدطیع- پاگل- بدذات- بد کو بری ظاہر نه ت-ب جیاانسان- بدذات فتنه اکیز- بدقسمت نت قوم-بدگفتار-بدباطن-باطنی جذام کیل کی و-ب بھر-

و ہے ہمر۔ پر ک حیار تقوی و دیانت کے طریق کو بھلی چیوڑ ارواحت کی جماگ منہ سے نکالنے کے لیے۔

الشیخ الصال والدجال البطال بحوث کا گوه کھایا۔ جائل وحثی۔ جادۂ صدق و رجانا۔ چو ہڑے۔ پھار۔

رجانا-چوبرے-بھار۔ --حاسد رحق پوش\_

کا خمیرا پنے اندر رکھتے ہیں۔ فزیرے زیادہ ۔ خائن۔ خیانت پیشر خاسرین حسالیہ من نور

ت،ایما غداری،رائی سے خالی۔ دجال دروغ آن دلی تاریک۔

پردہ داری۔ ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس ۔

قاندسیای کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے۔ ین ۔ راس الغادین ۔

زور کم یفشوا لی مواحی الزوادار اسفی طاسیاه دل محریخت بحیار سیاه دل ماده لوح سما بنی منهار مفلر مسلسطان این سمک بچگان ر

انت وشیطانی کارروائی وائے۔شریف از اریشی سے بہرہ ہوا۔ شخ نجدی۔ جهاداورمرزاغلام احمرقاد یانی کے تفرید خیالات

جهاد حرام ہے

(۸) "مجيح بخ

الحرب يعنى جب ت

(9) لوگوں کو بیہ

جہاد کی شدر

(۱۰) "جهاد

موی کے وقت میں بیچ بھی قتل کیے جا

كرناحرام كياحميا.

يسے نجات بإنا قبول

كاايك تكم منسور

باتی رہے گا۔مرا عیسیٰ علیہ السل<del>ا</del>

مطلب بیہ ک

جے كەمدىث!

مے تو جزیہ خود :

بخو دختم ہوجا۔

جان بوجھ كردم

(۱) مرا قادیان میں کم (۱) اب چیور دو جهاد کا اے دوستو خیال دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قبال (۱) اب چیور دو جہاد کا اے دوستو خیال (منم یخد کولودیس ۲۷ ہزائن ج ۱۹ میں ۷۷)

وین کے لیے جنگ ختم ہے

(۲) اب آ گیامتے جو دیں کا امام ہے دیں کے تمام جگوں کا اب اختام ہے (۲) اس آخرائن جدام دیں اس کا بنزائن جدام دیں

جہاد کافتو کافضول ہے

(۳) اب آسال سے نور خدا کا نزول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتو کی فضول ہے (۳) اب آسال سے نور خدا کا نزائن ج ۱۵ میں ۲۷ مزائن ج ۱۵ میں ۵۷ میں دسی ۲۷ مزائن ج ۱۵ میں ۵۷ میں دسی ۲۷ میں ۲۵ میل ۲۵ میں ۲۵ میں ۲۵ میں ۲۵ میں ۲۵ میل ۲۵ میں ۲۵ میں ۲۵ میں ۲۵ میں ۲۵

جہاد کرنے والاخدا کا وشمن ہے

(۳) وشن ہےوہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد (۳) (شمیر تخذ کواڑ دیس ۲۷، نزائن ج ۱۵، ص ۷۸)

تكواركا جهادسراسرغلط اورنهايت خطرناك ب

(۵) "دمسلمانوں میں بیدودمسکے نہایت خطرناک اورسراسر غلط بیں کہوہ دین کے لیے توارک جہادکوایے ند جب کا ایک رکن بھے ہیں۔ " (ستارہ تیمریم ۹، نزائن ج ۱۵، ص ۱۲۰)

قرآن میں جہادی ممانعت ہے

(۲) " و قرآن میں صاف محم ہے کہ دین کے پھیلانے کے لیے تکوارمت اٹھاؤ۔'' (ستارہ قیصریم ۹، فزائن ج ۱۵، ص ۱۲۰)

مِس جہاد کوختم کرنے آیا ہوں

(2) "دمیں ایک تھم لے کرآپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب اس تکوار کے جاد کا خاتمہ ہے گراپ نفوں کے پاک کرنے کا جہا دبا تی ہے۔" جہاد کا خاتمہ ہے گراپ نفوں کے پاک کرنے کا جہا دبا تی ہے۔" (گورنمنٹ آگریزی اور جہادس ۱۵، نزائن ج ۱۹س ۱۵) میرا آنادینی جنگوں کے خاتمہ کے لیے ہے

(۸) ''صبح بخاری کی اس حدیث کوسوچو جہاں سے موجود کی تعریف میں ککھا ہے کہ یغنی

الحرب یعنی جب مسے آئے گا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کردےگا۔''

(مورنمنث انگریزی اور جهادص ۱۵ بخز ائن ج ۱۶ بص ۱۵)

جہاد تھی اور حرام ہے (۹) لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت سی ہے اب جنگ اور جہاد حرام اور فیج ہے (ضیر تخذ کولاویس ۲۹، خزائن ج ۱۵، س۰۸)

ان عبارات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرز آغلام احمد قادیا نی نے قرآن وحدیث کا ایک تھم منبوخ کیا، جبد حدیث میں ہے المجھاد ماض المی یوم القیامة. جباد قیامت تک باقی رہے گا۔ مرز اغلام احمد قادیا نی نے بخاری ہے بھی استدلال کیا ہے جبال آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کے لیے فرمایا۔ ویضع الحرب بعض میں یضع الجزیة ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کفار مغلوب ہوجا کیں مے اور جو باقی ہوں کے وہ بھی مسلمان ہوجا کیں گے جسے کہ حدیث میں ہے قربز بیکا فررعایا ہے لیا جا تا ہے۔ اب جب سب لوگ مسلمان ہوجا کیں گے سے تو جز بیخود بخود خود خود خود خود الل عالم مسلمان ہوجا کی سے قر لا الی خود عنو دخود خود خود خود الل ماحم منسوخ کرویے کا محتی سمجما۔ یا جان ہوجھ کردھوکہ دیا۔

(۱) مرزاغلام احمد قادیانی نے اپنے نزول کا وقت برطانوی عبد قرار دیا ہے اور وہ بھی قادیان میں مگر مرزاغلام احمد قادیانی کوخبر نہیں کہ آخری زمانہ میں ومثق میں زبر دست جنگیں انی کے *کفر بی*خیالات ہے

' دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قمال (میمہ تخد گولڑو میں ۲۶، خزائن ج ۱۷، م ۷۷)

نگ م ہے دیں کے تمام جنگوں کا اب اختیام ہے (میر تحذ کولڑو یوں ۲۶ بزرائن جے ۱۹۸۷)

مول ہے اب جنگ اور جہاد کا فتو کی نفنول ہے (مبیر تحذ کولڑوییں۲۲،فزائن ج۱۵،م22)

را کارشمن ہے مگر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد (میر تخذ کولادیم ۲۷ ہنزائن ج ۱۷ م

ناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ وین کے لیے " (ستارہ قیمرییں ۹، نزائن ج۱۵، س۱۲۰)

ممانعت ہے مہیلانے کے لیے کوارمت اٹھاؤ'' مہیلانے سے ایک اور میں اٹھاؤ''

(ستاره قیمریی<sup>م ۹ بز</sup>ائن ج ۱۵ بم ۱۲۰) **نه آیا بهون** 

پاس آیا ہوں وہ میہ ہے کہ اب اس تلوار کے نہاد باتی ہے۔'' نٹ اگریزی اور جہادس ۱۵ افزائن ج ۱۱ مس ۱۵) جب دوحک

فريق جَنَّك مِيں ہيں۔

(س) اگر دوحکوا

. کرتے ہیں تو معاہدہ

چاہیے۔ پھر دونوں ح

ہ زادی کے لیے ضرو

بيتمام باتيس دراصل

حيديا ۋرىيىمىلمان

تفاا ورمسلمان اپنی ج

جا تار ہا۔ گمر جب م شیروع کیے۔ تمام صل

تكبين تفا-اى طررا

سہی مگر پھر بھی مسل کرے اگر ایک خل

يحربهمي غنيمت هوگا.

مسلمان کیا۔تیکن ہ

كوسينگ ،كسى كوژا

كربها محتے بى رغ

کی بقاء کے کیے ض

قاد مانی نے اس

تعريفين اورخوشه

توصيف اوروفا

قاویانی اینی کفر

أكركو

**(m)** 

ہوں گی، جس کی تیاری مہدی علیہ السلام کر رہے ہوں گے۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور دجال کوئل کریں گے۔ ہر درخت آواز دے گا کہ یہ یہودی میرے پیچے چمپا ہوا ہے۔ جب بتمام خالف ایمان کے آئیں کے تو لڑائی بند ہوجائے گی اور جزیہ بھی ندرہے گا۔ (۲) مرزا قاویانی نے جا بجاخونی مہدی اور خونی میچ کھے کرمسلمانوں کو پریٹان کیا ہے اور کیا جہاد پہلے سے شائع ندتھا۔ کیا خود مرزا غلام احمد قادیانی نے حوالہ نمبرے میں نہیں کہا کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔ گویا پہلے تھا۔ اب یہ پیغام لے کرمرزا غلام احمد قادیانی منسوخ کرنے آئے ہیں۔

اورحواله نمبرا کے مطابق'' کہ نزول میے کا وقت ہے اب جنگوں کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ گویا پہلے سے جنگیں جاری تھیں اب میے نے آ کر بند کرا دیں۔ان حوالوں میں ایک طرح اقرار ہے کہ جہاد پہلے تھے اور جاری تھا مگرانسوں کہ جا بجا مرزا غلام احمد قادیا نی نے لکھا ہے کہ '' دین کے لیے کوارا فعا نا غلط ہے۔اسلام کو پھیلا نے کے لیے جباد کرنا خطا ہے۔اورسرحدی و کو ہتانی علاقوں میں علماء جبالت سے لوگوں کوان غلط کا موں میں لگانے ہیں۔ یہ کوئی جہاوئیں

اور حضور عنایت نے جوتلوا را تھائی تھی وہ ان نو گوں کے مقابلہ بیں اٹھائی تھی ، جنھوں نے پہلے مسلمانوں پر بڑاظلم روار کھا تھا۔ ور نہ اسلام میں تلوار کا جہاد نہیں ہے''

حالانکہ بیصدیوں پہلے مسلمانوں کے دین وقہم پر پر احملہ ہے۔ اور تاریخی لحاظ ہے بھی غلط ہے۔ قریش نے ہمیشہ پہل کی اور اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے دریے رہے۔ پھر روم وابران نے مسلمانوں کو پریشان کیا۔سلطنت عثافیہ (ترکی) کے وقت یورپ ترکی کے خلاف نبرد آزما تھا اور ترکی حکومت کو وہ مرویکار کہتے رہے۔ یہاں تک کے طرابلس اور بلقان کی دیاستیں مسلمانوں سے چھین لیں۔

آخر میں انگریز نے ہندوستان کی مسلم حکومت کو دجل دفریب اور خاص چالبازیوں سے تباہ کیا۔ حتی کہ قبائلی علاقوں تک جا پہنچا۔ قبائل اور بہاڑی علاقے کے لوگ کیا کرتے وہ جانتے تھے کہ زی اختیار کرنے سے انگریز سب کو ہز پ کرجائے گا۔ وہ بھی جنگ کے لیے مجبور تھے۔ مرز اغلام احمد قادیانی کومعلوم ہے کہ مدا نعانہ جنگ کیا ہوتی ہے۔

(۱) دفای جنگ ایک توه موتی ہے کہ دشمن حملہ کردے اور ہم اس کا جواب دیں۔

(۲) محملہ تونہیں کیالیکن وہ طانت اور قوت بنار ہاہے تا کہ موقعہ مطقے ہی مسلمانوں کو تہ تنے کردیں \_اس وقت بھی ان کی قوت کوتو ڑٹا اور ان کو پہل کر کے کمز ور کرنا دفا می جنگ ہے۔

م کررہے ہوں گے۔اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۔ ہر درخت آ واز وے گا کہ یہ یہودی میرے پیچھے چمپا یں گے تو لڑائی بند ہوجائے گی اور جزیہ بھی ندر ہے گا۔ یا مہدی اورخونی مسے لکھ کرمسلمانوں کو پریشان کیا ہے

ہ مہدی اور حوق میں ملکہ تر مسلمانوں تو پریشان کیا ہے۔ رزاغلام احمد قادیانی نے حوالہ نمبرے میں نہیں کہا کہا ہے۔ مقاراب یہ پیغام کے کر مرز اغلام احمد قادیانی منسوخ

بزدل می کا دفت ہے اب جنگوں کا خاتمہ ہوگیا ہے۔ آنے آئر بند کرا دیں۔ ان حوالوں میں ایک طرح رافسوں کہ جا بجا مرز اغلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ مو پھیلانے کے لیے جہاد کرنا خطا ہے۔ اور سرحدی و دں کوان غلط کا موں میں لگاتے ہیں۔ یہ کوئی جہاد نہیں

ئی تھی وہ ان لوگول کے مقابلہ میں اٹھائی تھی ، جھوں پنداسلام میں تکوار کا جہاؤ نہیں ہے۔''

ں کے دین وقیم پر بڑا تھلہ ہے۔ اور تاریخی لحاظ سے اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے دریے درہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے استیصال کے دریے درہے۔ اِسلطنت عثانیہ (ترکی) کے دفت پورپ ترکی کے بیاں تک کہ طرابلس اور بلقان کی

ل مسلم حکومت کو دجل وفریب اور خاص چالبازیوں پا۔ قبائل اور پہاڑی علاقے کے لوگ کیا کرتے وہ سب کو ہڑپ کر جائے گا۔ وہ بھی جنگ کے لیے مجبور افعانہ جنگ کیا ہوتی ہے۔

ہ دخمن حملہ کرد ہے اور ہم ہاس کا جواب دیں۔ قوت بنار ہاہے تا کہ موقعہ ملتے ہی مسلمانوں کو تہ تیخ رران کو پہل کر کے کمز در کرنا دفاعی جنگ ہے۔

(۳) جب دوحکومتوں میں کوئی معاہدہ نہ ہواورمسلمان خطرہ محسوں کریں تو بھی بیدونوں فریق جنگ میں ہیں ۔

(۴) اگر دو حکومتوں میں معاہدہ ہے تو اگر مسلمان اس کومفر سیجھتے ہیں اور خطرہ محسوں کرتے ہیں تو معاہدہ کی منسونی کی اطلاع کردینی کرتے ہیں تو معاہدہ کی منسونی کی اطلاع کردین و چاہیے۔ پھر دونوں حکومتیں ہوشیار رہیں گی۔ اگر مسلمان اپنی بقاء اور اسلامی تبلیغ کی حریت و

آزادی کے لیے ضروری تصور کریں تو بے شک اعلان جنگ کردیں گر پہلے سخ معاہدہ کرنا ہوگا۔

پیتمام ہا تیں دراصل اپنا دفاع ہیں اور کا فراسلام کی قدرتی کشش اور دوزافزوں پھیلاؤ دیکھ کر
حدیا ڈرے مسلمانوں کی بیخ کنی کے دربے ہوتے تھے۔ گرمدیند منورہ کا کرنٹ جب تک ہاتی
تھااور مسلمان اپنی جانیں محض خدا کے لیے قربان کرتے تھے۔ اس وقت تک اسلام آگے ہی کو
جاتا رہا۔ گر جب معاملہ برعس ہوا۔ دوسری طرف ملک کی توسیع ہوئی تو قدرتا خالفین نے حملے
شروع کیے۔ تمام صلببی لڑائیاں اس طرح ہوئیں۔ ربع مسکون کا بڑا حصہ جومسلمانوں کے زیر
تگلیں تھا۔ اسی طرح وشمنوں کے قبضہ میں چلاگیا۔ خدا خدا کرکے اب دوبارہ انفرادی طور سے
سبی گر پھر بھی مسلمانوں نے کروٹ کی ہے اور تقریباً سارے ملک آزاد ہو گئے ہیں۔ خدا
کرے اگرایک خلافت قائم نہیں ہوتی تو نہ سبی گر سبب کا آپس میں معاہدہ اور تعاون رہ تو

پھر بھی تغیمت ہوگا۔ بہ کہنا بالکل غلط ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی تبلیغ کے لیے تلوارا ٹھائی یا کسی کو جبراً مسلمان کیا۔ لیکن ضروری دفاع اورا بی بقاء کے لیے اللہ تعالیٰ نے کسی حیوان کو پنجے دیے تو تھس کوسینگ ،کسی کوڈاڑھیں کسی کولاتیں کمبی دے دی ہیں۔ اگر مرزائی بیرچا ہیں کہ مسلمان ڈرکوش بن

کر بھا گئتے ہی رہیں تو یہ ند بب ان کومبارک ہو۔ ہم جہادادر جہادی قوت کواسلام اورمسلمانوں کی بقاء کے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔اوریہی اسلام کا تھم ہے۔

مرزائی وہم کا جواب

اگر کوئی مرزائی ہیہ کہے کہ دراصل جہاد کی ضرورت نہ تھی اس لیے مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کوحرام کیا تو یہ قطعاً غلط ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کوحرام کیا تو یہ قطعاً غلط ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی اس قدر نقس اور خوشامدیں کیس کہ اس سے بڑھ کر کوئی ٹوڈی نہیں کرسکتا۔ گریہ سب تعریف و توصیف اور وفا داری محض اس لیے تھی کہ انگریز دن کی سرپرستی اور پہرے میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کفریات خوب پھیلاتے اور روپیر کماتے رہے۔ ورنہ کیا انگریز کے زمانہ میں کسی کو

جهادكوح

مبحث

خدانخوا

غلا ہو

طاقت

جل

اسک

مشرق

يں۔

عالى

انگار

مميا

یہ طاقت بھی کہ زنا یا چوری کی شرق سزا جاری کرنا۔ اور کیا انگریزی حکومت باتی دنیا کے مسلمانوں پرظلم وستم کے پہاڑ نہیں تو ڑر ہی تھی؟ اور کیا فارورڈ پالیسی کے تحت سرحد کی مجدیں اور عورتوں، بچوں کو شہید نہیں کر رہی تھی۔ کیا جب تم پر انگریز نے احسان کیا تو اس کواجازت ہونی چاہیے کہ وہ تسطنطنیہ ہیں داخل ہو کرعمات پر قبضہ کرے۔ وہ پارس کے حلیف مسلمان بچوں اور تورتوں کی جھاتیاں کا ٹیس اور عمدتوں کو تی کر کے افترہ پر چڑھائی کی تیاریاں کریں تا کہ ترکوں کو بالکل ختم کردیا جائے۔ کیا انگریزوں کو مرزا غلام احمد قادیا نی پر احسان کرنے کے عوض ہم اجازت دیں کہ وہ و نیا مجر کیا انگریزوں نے کا مرزا غلام احمد قادیا نی پر احسان کرنے کے عوض ہم اجازت دیں کہ وہ و نیا مجر کے بیادئ کی میں کہا تھا کہ کے میں کہا تھا کہ کہا تھا کہ کیا مولیہ تو م کوانگریزوں نے زیا نہ خلافت جیس کی جیلوں میں تعلیم کرکے کھانسیاں دے کر کھانمیں کیا؟

دوسراوتهم

مرزائی دوسراوہم یہ پیش کرتے ہیں کہ بعض دوسروں نے بھی جہاد کے بارے بیل یا انگریز سے جنگ نہ کرنے کے بارہ بیل یوں کہا .....اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ کی کا انفرادی قول ہوسکتا ہے مشقل کی مسلمان فرقے نے یہ فیصلے نہیں کیا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہا گر کسی نے الا ان تعقو امنہ ہم تقف کے تحت صرف اپنے بچاؤک کے لیے کیا ہے تواس کی حیثیت اور ہے اور مرزا غلام احمد قادیا نی نے بحوالہ عبارت نمبر اصاف صاف نہیں لکھا کہ موٹی علیہ السلام کے زمانہ بیل جہاد میں بڑی شدت تھی۔ سرور عالم میں نے اس بیل بہت ی نری کی بچوں، بوڑھوں اور عور تول کے تل سے روک دیا اور سے (لیمن مرزا غلام احمد قادیانی) کے وقت بالکل بی موتوف نے ہوگیا۔

اس کے سلیے اسلام کا مسئلہ جہاد بالکل ختم کرنا چا ہتا تھا۔ جوفرض ہے بھی تو فرض عین اور بھی فرض کفاریہ۔

سیسسمرزا قاویانی نے انگریزی نبی بن کرفتوی دیا۔ نبوت کے نام سے بلکہ عیسی . ابن مریم کے نام سے مسلمانوں کو دھوکا دینے والے کو دوسروں پر قیاس کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے۔

'' ہے۔۔۔۔بعض فتو ہے جوانگریز سے جہاد کرنے کے خلاف ہیں وہ کوئی اتھار ٹی نہیں ہیں ان کی مثال مرزا قادیانی اور چو ہدری ظفر رنڈ ہیں۔

ماری کرتا۔ اور کیا اگریزی حکومت باتی دنیا کے ایک اور کیا فارور ڈپالیسی کے خت سرحدی مجدیں ایک جب اور کیا فارور ڈپالیسی کے خت سرحدی مجدیں لیا جب تم پرانگریز نے احسان کیا تو اس کوا جازت ابی سملمان بچوں افل محمر نا بیس مسلمان جورتوں کی چھا تیاں کا نمیں اور نیار کی ساور کیا جائے۔ مان کرنے کے حوض ہم اجازت دیں کہ وہ دنیا بھر مان کرنے کے حوض ہم اجازت دیں کہ وہ دنیا بھر مطلم تھا؟ کیا مویلے تو م کوانگریز دل نے زمانہ خلافت کے بھانسیاں دے کھا مہیں کیا؟

ر ذاغلام احمد قادیانی آگریز کے لیے اسلام کا مسئلہ فرض عین اور بھی فرض کفا ہے۔ ان بی بن کرفتو کی دیا۔ نبوت کے نام سے بلکہ عیسیٰ والے کو دوسروں پر قیاس کرنا کیسے درست ہوسکیٰ

ادکرنے کےخلاف ہیں وہ کوئی اتھار ٹی نہیں ہیں

ه ...... پرفتوئ وین والول نے صرف مسلط حکومت کے بارہ میں فتوئ ویا ہے۔ جہاد کوحرام یا موقوف نہیں کیا۔ (ان میں بردا فرق ہے)

أيك خاص دجل

مرزائیوں اوران کے نمائندوں نے مسلّہ جہاد اوراسلام بالجبر کو طلا کر غلط طور پر خلط محث کیا ہے۔ کیا آج یہود اورشام کی جنگ جہاد نہیں۔ کیا اس میں مسلمان ظلم کررہے ہیں۔ کیا خدانخو استداگر دمشق میں عظیم نقصان ہوجائے اور مسلمانوں کی باگ ڈورکوئی اللہ والاسنجال کر تمام مشرق وسطی کو دوبار ومنظم کردے۔ کا میہودی کوئی بڑی طاقت مقابلہ کے لیے آجائے تو یہ غلط ہوگا کہ حضرت میں ابن مریم ہمارے اہما می عقیدے کے مطابق نازل ہوکر اس یہودی طاقت کوئیس نہیں کردیں۔

الكريزي وفاداري

عنوان بالا کے تحت مرزا کی بارگاہ ملکہ دسر کاراگریز میں عاجزی دا تکساری کے چند حوالے ملاحظہ کیے جائیں کیا بیشان نبوت ہے؟

عالى جناب قيصرة مندملكه معظمه دام إقبالها

"اور بینوشته ایک مدیه شکرگزاری ہے کہ جوعالی جناب قیصرۂ ہند ملکہ معظمہ والی انگلتان ہندوام اقبالها بالقابها کے حضور میں بتقریب جلسہ جو بلی شست سالہ بطور مبارک ہیں کیا ۔ میا ۔ مبارک ۔ مبارک ۔ مبارک ۔ " (تحد تیسریس انز ائن ج ۱۲ م ۲۵۳)

میری جماعت کا طاہروباطن گوزنمنٹ برطانید کی خیرخواہی سے مجراہواہے ''بالخصوص وہ جماعت جومیرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے۔ الی تجی مخلص اور خیرخواہ اس گوزنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعویٰ سے یہ کہ پیکٹا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔وہ گورنمنٹ کے لیے ایک وفا دارفوج ہے جن کا ظاہرو

-

والبال ملكه ممروحه

ملكهعظ

ے اور تیرے ا فضل مجھتے ہیں.

' ڪريڪته ٻين۔ حق ميں قبول:

'' گورنمنٹ بر

. ممارس کرا باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیرخواہی سے بھراہواہے۔'' (تحد قیصریہ ۱۲ ہزائن ج۱۱،ص۲۱۴)

اے ہاری ملکہ! جھ پربے شار برکتیں نازل ہوں

''اے ہماری ملکہ معظمہ تیرے پر بےشار برکتیں تازل ہوں۔خدا تیرے وہ تمام فکر دورکرے جودل میں ہیں۔جس طرح ہو سکےاس سفارت کوقبول کر ۔''

( تحفه قیصر پیم ۲۵ ،خزائن ج ۲۲،ص ۲۷۷)

جاري قيصره منددام اقبالها

''ان واقعات پرنظرڈ النے سے نہایت آرز و سے دل چاہتا ہے کہ ہماری قیصر ہُ ہند دام اقبالہا بھی قیصر روم کی طرح .....'' (تحذیقیریص ۲۷ ہزائن ج ۱۲ م ۱۲ میں ا

اےقادروکریم ہماری ملکہ کوخوش رکھ

''اے قادر وکریم اپنے نصل وکرم سے ہماری ملکہ معظمہ کوخوش رکھ جیسا کہ ہم اس کے سامیر عاطفت کے نیچےخوش ہیں۔'' (تخذ تیصر پیر ۳۲ ہزائن ج ۱۲ ہر ۲۸ م

میرے والدانگریزی سرکارے دل سے خیرخواہ تھے

''اور میرے والد مرزاغلام مرتف دربار گورنری میں کری نشین بھی تھے۔اور سرکار انگریز کے ایسے خیرخواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء (یعنی جہاد آزادی) میں پچاس مھوڑے اپنی گرہ سے خرید کراور پچاس جوان جنگ جوبہم پہنچا کراپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدددی تھی۔'' (تخذیجہ میں ۱۲،خزائن ج۲۱،م،۲۵)

خدا کا حکم ہے کہ اس گور نمنٹ کے لیے دعا میں مشغول رہوں
'' بلکہ خدا سے مامور ہوں کہ جس گور نمنٹ کے سایہ عطوفت کے پنچ میں امن کے ساتھ ذندگی بر کرر ہاہوں اس کے لیے دعا میں مشغول ہوں ۔ اور اس کے احسانات کا شکر کروں اور اس کی خوثی کو اپنی خوثی مجمول۔''
اور اس کی خوثی کو اپنی خوثی مجمول۔''

ملکہ کے لیے دل اور وجود کے ذرہ ذرہ سے دعا ''اس موقعہ جو بلی پر جناب ملکہ معظمہ کے ان متواتر احسانات کو یا دکر کے جو ہماری جان و مال اور آبر و کے شامل حال ہیں ہدیہ شکر گز اری پیش کرتا ہوں اور وہ ہدیہ دعائے سلامتی ملکہ معظمہ کی اقبال وسلامتی کے لیے ہماری روصیں سجدہ کرتی ہیں "ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لیے حضرت احدیت میں مجدہ کرتی ہیں۔" (تحد قیصریص ۱۴ ہزائن ج۱۱م ۲۹۱)

ملکہ کا وجود ملک کے لیے خدا کا بڑافضل ہے

'' خدا تجے ان نیکیوں کی بہت بہت جزادے جو تھے سے ادر تیری بابر کت سلطنت
سے ادر تیرے امن پند حکام سے ہمیں کپنی ہے۔ ہم تیرے وجود کواس ملک کے لیے خدا کا بڑا فضل سیجے تیں۔''
فضل سیجے ہیں۔''

شکررہ کے لیے الفاظ نہ ملنے پرجمیں شریدگی ہے ''اور ہم ان الفاظ کے نہ ملنے ہے شرمندہ ہیں جن ہے ہم اس شکرکو پورے طور پرادا کر سکتے ہیں۔ ہرا یک دعا جوا یک سپاشکرگز ارتیرے لیے کرسکتا ہے۔ ہماری طرف سے تیرے حق میں قبول ہو۔'' حق میں قبول ہو۔''

خدا نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ برطانیہ کی تجی اطاعت کی جائے ""
"سوخدا تعالی نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کھٹن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ سوخدا تعالی نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کھٹن گورنمنٹ کی جیسا کہ یہ سورنمنٹ برطانیہ ہے کچی اطاعت کی جائے اور کچی شکر گزاری کی جائے۔"
"کورنمنٹ برطانیہ ہے کچی اطاعت کی جائے اور کچی شکر گزاری کی جائے۔"
(تخذیمریش اا بزائن ج ۲۱ م ۲۹۳)

محور نمنٹ کی سچی اطاعت کے لیے تصانیف ''سومیں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں، چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عملدر آمد کرانے کے لیے بہت می کتابیں عربی، فارس اور اردو میں تالیف کیس۔'' (تخذیصربیص اانزائن ج۲۱،ص۲۲۳) اله به الم الم الم الم الم الم الم الم الم ٢١٥ م ٢

بے ثار برکتیں نازل ہوں۔خدا تیرےوہ تمام فکر اس سفارت کو تبول کر یے'' -

(تخفه قيصرية ٣٥ ،خزائن ج١٢ ،٩ ٢٧ )

ایت آرزو سے دل جاہتا ہے کہ ہمار**ی قیصر ہُ ہند** (تخذ قیصر پیش ۲۷، نزائن ج ۱۲، می ۴۷۹)

ے ہاری ملکہ معظمہ کوخوش رکھ جیسا کہ ہم اس (تحد قصریت ۳۱، خزائن ج ۲۱، ص ۲۸،۲)

رکے دل سے خیرخواہ شے دربارگورنری میں کرسی نشین بھی تھے۔اور سرکار مفیدہ ۱۸۵۷ء (لیعنی جہاد آزادی) میں پچاس جنگ جوہم پہنچا کراپنی حیثیت سے زیادہ اس د تخذ قیصریش ۱۸،نزائن ج۱۲،مس۲۷)

کے لیے دعا میں مشغول رہوں منٹ کے سایہ عطوفت کے یتجے میں امن کے نغول ہوں ۔ اور اس کے احسانات کا شکر کروں (تخذیصریہ میں انہزائن ہے ۲۹۲ (۲۹۲ )

ئے فررہ فررہ سے وعا کے ان متواتر احسانات کو یا دکر کے جو ہماری اری چیش کرتا ہوں اور وہ ہدیید دعائے سلامتی محور نمنٹ برطانی کی نسبت خیال جہاد بھی ظلم اور بعناوت ہے '' پھراس مبارک اورامن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدرظلم اور بعناوت ہے۔'' (تحدیدے میں ۱۲، نزائن ج۱۲، ص۲۲،)

ملكه ي وفادارى بعظيم الشان خوشى

"اس خدا کا شکر ہے جس نے آج بھیں کی طقیم الثان خوشی کا دن دکھلایا کہ ہم نے اپنی ملکہ معظمہ قیصرہ ہندوا نگلتان کی شت سالہ جو کمی کود یکھا۔ جس قدراس دن کے آنے سے مسرت ہوئی کون اس کا ندازہ کرنگتا ہے؟ ہماری محسنہ قیصرہ مبارکہ کو ہماری طرف سے خوشی اور شکر سے بعری ہوئی مبارکہ او بہنچے۔ خدا ملکہ معظمہ کو ہمیشہ خوشی سے رکھے۔"

(تخذ تيمريي ٢٥ بخزائن ج١٢ ، ١٥٣)

مرزا غلام احد قادیانی کی کلمهٔ شامانه کے لیے تؤپ

اور دربار انگریزید میں انہائی عاجزانہ وفاداری
دور بار انگریزید میں انہائی عاجزانہ وفاداری
دور جمینهایت تعجب ہے کہ ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں منون نہیں کیا گیااور میرا کانشز
ہرگزاس بات کو قبول نہیں کرتا کہ وہ ہدیا جزانہ یعنی رسالہ تحد قیصر بیشنور ملکہ معظمہ میں چیش ہوا ہو۔
اور پھر میں اس کے جواب سے ممنون نہ کیا جاؤں۔ یقینا کوئی اور باعث ہے۔ جس میں جناب ملکہ
معظمہ قیصرہ بند دام اقبالها کے ارادہ اور مرضی اور علم کو کچھ دخل نہیں۔ لہذا اس حن زن نے جو میں
صفور ملکہ معظمہ دام اقبالها کی خدمت میں رکھتا ہوں دوبارہ جمیے مجبود کیا کہ میں اس تحدیدی رسالہ
تخد قیصریہ کی طرف جناب میروحہ کو توجہ دلاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوشی عاصل
کروں۔ ای غرض سے بیعر یفنہ دوانہ کر دہا ہوں۔ " (حوالہ ستارہ قیصریوس انہ نزائن جہ اس کا

حکومت انگریزی کے قیام سے میرے والد کو جوا ہرات کا خز اندل گیا

"اور پھر جب گورنمنٹ انگریزی کا اس ملک پر دخل ہو گیا تو وہ اس نعت اپنی انگریزی حکومت کی قائمی سے ایسے خوش ہوئے کہ گویا ان کوایک جوا ہرات کا خز اندل گیا ہو۔"

(ستارہ قیصریص ہزائن ج ۱ اس ۱۱)

میرے والدسر کا رانگریزی کے بڑے خیر نواہ جا نار تھے ''اور وہ سرکا رانگریزی کے بڑے خیرخواہ جا نار تھے۔ای وجہ سے انھوں نے ایام غدر ۱۸۵۷ و ( یعنی جهاد آزادی ) ش پیاس گور مدسوادان بیم پینیا کرسرکاد اگریزی کو بطور مدد یے تھاوروہ بعداس کے بی بیشاس بات کے لیے مستعدر ہے کہ اگر پھر بھی کی وقت ان کی دد کی ضرورت بوتو بدل وجان اس گور نمنٹ ( برطانیہ ) کو مدد س ۔ "
وقت ان کی مدد کی ضرورت بوتو بدل وجان اس گور نمنٹ ( برطانیہ ) کو مدد س ۔ "
(ستارہ تیمریس ، خزائن ج ۱۵ س ۱۸۳)

مرزاغلام احمد قادیانی نے سرکارانگریز کی خدمت کے لیے پچاس ہزار کے قریب کما ہیں، رسائل اوراشتہارات لکھے ''اور بھے سے سرکارانگریز ک کے تن میں جو خدمت ہو کی دو یہ تمی کہ مٹس نے پچاس ہزار کے قریب کما ہیں اور رسائل اوراشتہارات چچوا کراس ملک اور نیز دوسرے باؤ واسلامیہ میں اس منمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریز کی ہم مسلمانوں کی جس ہے۔'' میں اس منمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریز کی ہم مسلمانوں کی جس سے۔''

گورنمنٹ برطانید کی تجی اطاعت ہرمسلمان کافرض ہے ''لہذا ہر ایک مسلمان کا بدفرض ہونا جاہے کہ اس گورنمنٹ (برطانیہ) کی تجی اطاعت کرے اور دل سے اس دولت کاشکرگز اراور دعا کورہے۔''

(ستاره تیمریس ۱۳، بزائ ج۵۱س ۱۱۱) مما لک اسلامیدیش اگریزی وفا داری کی اشاعت "اوریه کتابی ش نے مختف زبانوں مینی اردو، قاری ، عربی شن تالیف کر کے اسلام کتام ککوں ش پیمیلادیں۔"
(ستاره تیمریس ۱۳، تائن ج۵۱س ۱۱۳)

میری کوشش سے لاکھول مسلمانوں نے جہاد کے قلط خیالات چھوڑ دیئے

"جہاد کے وہ فلط خیالات چھوڑ دیے جہانی کہ طاؤں کی تھیے۔ وہ کہ لاکھوں انسانوں نے
جہاد کے وہ فلط خیالات چھوڑ دیے جہائیم طاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک خدمت جھے سے تلمیور میں آئی کہ جھے اس بات پر فخر ہے کہ پراٹش اعلیا کے تمام مسلمانوں
میں سے اس کی فطیر کوئی مسلمان دکھلا نہ سکا۔"

(ستادہ قیمریس، فردائن جھاس، اسکا۔"

وولول باتھ اٹھا کردھا کرتا ہول "میں مدایے تمام وردوں کے دونوں باتھ اٹھا کردھا کرتا ہوں کہ یا الی اس **ت خیال جہاد بھی ظلم اور بغاوت ہے** ش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لا تا (تخد قیمرین ۱۲، نزائن ۲۲،م ۲۲۴)

واری پر عظیم الشان خوشی نے آج ہمیں سے عظیم الشان خوشی کا دن دکھلایا کہ ہم نے مالہ جو بلی کودیکھا۔ جس قدراس دن کے آنے سے ہے؟ ہماری محسنہ قیصرہ مبارکہ کو ہماری طرف سے خوشی اور لکہ معظمہ کو ہمیشہ خوشی سے دیکھ۔''

(تحنه قيمريه ٢٠ نزائن ج١٢ م٠ ٢٥٣)

فی کی کلمہ شاہانہ کے لیے تڑپ ہیں انتہائی عاجزانہ وفاداری ایک کلمہ انتہائی عاجزانہ وفاداری ایک کلمہ انتہائی عاجزانہ وفاداری ایک کلمہ شاہانہ سے بھی میں منون نہیں کیا گیاادر میرا کانشز جائں۔ یعنی ارسالہ معظمہ میں بیش ہوا ہو۔ جاؤں۔ یقینا کوئی ادر باعث ہے۔ جس میں جناب ملکہ رضی ادر علم کی کی دفل نہیں۔ لہذا اس حسن زن نے جو میں اور علم کی کی دفل نہیں۔ لہذا اس حسن زن نے جو میں

الاؤں اور شاہانہ منظوری کے چند الفاظ سے خوثی حاصل ہاہوں۔'' (حوالہ حارہ قیمریس ہنزائن ہے اس ۱۱۱) سے میر سے والد کو جواہر ات کا خزان مل گیا ریزی کا اس ملک پر دخل ہو گیا تو وہ اس نعت لیمنی ہوئے کا خزان ل گیا ہو۔'' ہوئے کا خزان ل گیا ہو۔''

وركمتا هول دوباره مجهي مجبوركيا كدمين استخفه يعني رساله

**یزی کے بڑے خیر خواہ جانثار تھے** بڑے خیرخواہ جانثار تھے۔اس دجہ سے انھوں نے ایام

(ستاره قيصريين ٣،خزائن ج١٥ص١١١)

میں تیج

نتتي

زياده

مبار کہ قیصرہ ہند دام ملکہا کو دیرگاہ تک ہمارے سرول پرسلامت رکھاوراس کے ہرایک قدم کے ساتھا پی مدد کا سامیشال حال فر مااوراس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔'' (ستارہ قیصریس ہم بزائن ج ۱۵س ۱۱۱۱)

عالى شان جناب ملكه معظمه كى عالى خدمت ميس

"اور ش اپنی عالی شان جناب ملکه معظمه قیصره بند کی عالی خدمت میں اس خوشخری کو پہنچانے کے لیے بھی مامور ہوں کہ جیسا کہ زمین پراورز مین کے اسباب سے خدا تعالی نے اپنی کمال رحت اور کمال مصلحت سے ہماری قیصرہ ہند دام اقبالها کی سلطنت کو اس ملک اور دیگر ممالک میں قائم کیا ہے تاکہ زمین کوعدل اور امن سے مجرے '' (ستارہ قیصریہ من منائن ج ۱۵م ۱۵)

غیب سے،آسان سے،روحانی انظام

"اس نے آسان سے ارادہ فرمایا ہے کہ اس شہنشاہ مبارکہ کے دلی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے جوعدل اور امن اور آسودگی عامہ خلائق اور رفع فساد اور تہذیب اخلاق اور وحشیا نہ حالتوں کا دور کرنا ہے۔ اس کے عہد مبارک میں اپی طرف سے اور غیب سے اور آسان سے کوئی ایسارہ حافی انظام قائم کرے جو حضور ملکہ معظمہ کے دلی اغراض کو مدد دے۔ اور جس امن اور حافیت اور صلح کاری کے باغ کو آپ لگانا چاہتی ہیں۔ آسانی آبیا شی سے اس میں امداد فریاوے''

مرزاغلام احمرقادياني كمسيح موعود بنن كامقصد

''سواس نے اپ قدیم وعدہ کے موافق جو سے موعود کے آنے کی نسبت تھا۔ آسان سے جھے بھیجا ہے۔ تاہم اس مر دخدا کے رنگ ہیں ہوکر جو بیت اللحم ہیں پیدا ہوا، اور ناصرہ ہیں پرورش پائی۔ حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور با برکت مقاصد کی اعانت ہیں مضول ہوں۔ اس نے جھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوا۔ اور اپنا سے بنایا۔ وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کوخدا آسان سے مدددے۔''

ملكه كنوركي كشش

''سوخدانے تیرے نورانی عہد میں آسان سے ایک نورنازل کیا کیونکہ نورنورکواپی الرف کھنیتا ہے اور تاریکی تاریکی کو کھنچتی ہے۔اے مبارک اور بااقبال ملکہ زبان جن کتابول میں سے موعود کا آنا لکھا ہے۔ ان کتابول میں صریح تیرے پرامن عہد کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔'' جاتے ہیں۔''

جاری پیاری قیصره مند

''سواے ہماری پیاری قیصرہ ہندخدا تھے دیرگاہ تک سلامت رکھے۔ تیری نیک فیق اور رعایا کی تی ہدردی قیصرروم سے کم نیس بلکہ ہم زور سے کہتے ہیں کداس سے بہت زیادہ ہے۔''
زیادہ ہے۔''

مرزاغلام احمدقادیانی کی بعثت ملکه وکٹوریدی برکت سے ہوئی در سوید سے مود دنیا میں آیا تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور کی مدردی کا نتیجہ ہے۔'' (ستارہ تیمریس ۸، نزائن ج۵اس ۱۱۸)

خدا کا ہاتھ ملکہ وکوریدی تا مید کررہاہے

" تیراعبد حکومت کیابی مبارک ہے کہ آسان سے خداکا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کرر ہاہے۔ تیری ہدردی رعایا اور نیک نیتی کی را ہوں کوفر شتے صاف کررہے ہیں۔''
(ستارہ قیصریص ۸، نزائن ج۵اص ۱۱۹)

تیری سلطنت کے ناقدر شریراور بدوات ہیں

'' تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اٹھ رہے ہیں تا تمام ملک کورشک بہار بنا دیں۔شریر ہیں وہ انسان جو تیری عہد سلطنت کی قدر نہیں کرتا اور بد ذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکرگز ارنہیں۔'' (ستارہ تیسریہ ۵ ہز ائن ج۵ اص ۱۹۹)

مرزاغلام احدقادياني كى ملكه وكثوربيه سيد في محبت

''چونکہ یہ سمالتحقیٰق شدہ ہے کہ دلی کودل سے راہ ہوتا ہے۔ اس لیے جھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پرآپ کی محبت اور عظمت ہے۔ ہماری دن رات کی دعا نمیں آپ کے لیے اور آپ رواں کی طرح جاری ہیں۔'' (ستارہ تیمریم ۹ ہزائنج ۱۹ مام ۱۱۹) ملامت رکھ اور اس کے ہرایک قدم کے دن بہت لمبے کر۔''

(ستاره تيمريم ۴، خزائن ج۱۵ ص۱۱۱)

لی خدمت میں شد کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو ن کے اسباب سے خدا تعالی نے اپنی کی سلطنت کواس ملک اور دیگرمما لک سارہ قیمریرص ۵،نز ائن ج ۱۵ ص ۱۱۵)

نی انتظام ہنشاہ مبارکہ کے دلی مقاصد کو بورا در رفع فسادادر تہذیب اخلاق اور طرف سے اورغیب سے اور آسان مدنی اغراض کو مدد دے۔ اور جس ایں۔ آسانی آبیاثی سے اس میں

یات مربیم ۵، خزائن ج۵ام ۱۱۵\_۱۱۱)

بننے کامقصد

ورک آنے کی نسبت تھا۔ آسان اللم میں پیدا ہوا، اور ناصرہ میں مانت میں مشغول ہوں۔ اس نے لمہ کے پاک اغراض کو خدا آسان تارہ قیمریوم ۵، نزائن ۱۵م ۱۱۲)

پ نورنازل کیا کیونکه نورنورکواپی در با اقبال ملکه زیان جن کتابوں میں۔ کے نظر می رش

''ا بات پرزورد <u>با</u> خیال بمی دل:

آ حفرت عیسیٰ محمد الله بول فلا بے ملائے خشک ہوجا۔ نزول کو ملکہ آ بیس اس کی ج ندکرتا۔ نامج علم ہواکر۔ ندکرتا۔ نامج

یان کے بو چکے ہیں یا بالفرض وہ ا اے بابرکت قیصرہ ہندجس ملک پرتیری نگاہ اس پرخدا کی نگاہ "اے بابرکت قیمرہ ہند تھے یہ تیری عظمت اور نیک تای مبارک ہو۔ خدا کی نگابیں اس ملک پر ہیں جس پرتیری نگابیں ہیں۔خدا کی رحت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پرتیرا ہاتھ ہے۔"

خدانے مرزا کو ملکہ کی پاک نیتوں کی تحریک سے بھیجاہے
'' حیری بی ( ملکہ ہند) پاک نیتوں کی تحریک سے خدانے جھے بیجا ہے۔ تاکہ پر ہیزگاری اور نیک اظلاتی اور صلح کاری کی را بوں کو دوبارہ و نیا میں قائم کروں۔'' (ستارہ قیمریم ۹، ٹزائن ج ۱۵می۔۱۲)

> ملکہ کی خدمت پورے طورے اخلاص ، اطاعت اور شکر گزاری کے جوش کو اوا نہیں کر سکے

"اب بیں مناسب نہیں دیکتا کہ اس حریف نیاز کوطول دوں۔ کویش جاتا ہوں کہ جس قدر میرے دل بیں مناسب نہیں دیکتا کہ اس حریف نیاز کوطول دوں۔ کویش جاتا ہوں کہ جس قدر میرے دل بیں یہ جوش تھا کہ بیں اپنے اظامی اور اطاعت اور شکر گزاری کو حضور تھر میں اس جوش کوادا نہیں کرسکا۔ بلکہ ناچار دعا سے تم کرتا ہوں ۔۔۔۔۔وہ (اللہ تعالی) آسان پرسے اس محسد قیمرہ ہند دام ملکہا کو ہماری طرف سے نیک جزادے۔"
رتارہ قیمریم ۱۲ ارتان ج ۱۵م ۱۳۵ اس کے تیک جزادے۔"

گور نمنٹ برطانیہ کے خالف، چور، قزاق اور ترامی ہیں ''میں کچ کچا ہوں کی من (گور نمنٹ برطانیہ) کی بدخوای کرنا ترامی اور بدکار آ دمی کا کام ہے۔''

اسلام کےدو جھے ہیں دومراحصہ گورنمنٹ برطانیک اطاعت

"ش بار بار فا ہر کرتا ہوں بھی ہے کہ اسلام کے دو جھے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالی کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے اس قائم کیا ہو۔ جس نے فالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ شن ہمیں بناہ دی ہو۔ سود وسلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''
ہاتھ سے اپنے سایہ شن ہمیں بناہ دی ہو۔ سود وسلطنت حکومت برطانیہ ہے۔''
( کورنمنٹ کی توجہ کے لائق ہم س المحقی شہادة القرآن میں می خزائن ج ۲ می ۲۸۰)

میں نے ابتدا ہے آج تک گورنمنٹ برطانیہ کی بے نظیر خدمت کی ہے میں نے اپن قلم ہے گورنمنٹ کی خیرخواہی میں ابتدا ہے آج تک وہ کام کیا ہے جس کی نظیر گورنمنٹ کے ہاتھ میں ایک بھی نہیں ہوگی۔' (انجام آئتم ص ۲۸، نزائن ج ااس ۲۸)

مورنمنٹ برطانیک مخالفت سخت بدواتی ہے

''اور میں نے ہزار ہارو پیر کے صرف سے کتابیں تالیف کر کے ان میں جا بجا اس بات پر زور دیا ہے کہ سلمانوں کواس گور نمنٹ کی تجی خیرخواسی چاہیے اور رعایا ہوکر بغاوت کا خیال بھی ول میں لا تانہایت درجہ کی بدؤاتی ہے۔' (انجام آئٹم ص ۲۸ ، فزائن جااص ۲۸)

مرزا قادياني اور ملكها تكلشتان

آپ والہ جات نہ کورہ کو بار بار پڑھیں اور انصاف سے کہیں کہ جو تف سے کہتا ہے کہ میں عین حصرت عینی ابن مریم کی پوری روحانیت جھ میں اتر آئی ہے اور بھی کہتا ہے کہ میں عین عرصت کی تحریف میں زمین آسان کے مسالتہ بول، میں نبی اور رسول ہوں۔ پھر سے کافر حکومت کی تحریف میں زمین آسان کے قالے باد کا اور بار بار ملکہ لنڈن کے لیے دعا کی کرے اور دام اقبالها کہہ کہہ کراس کی زبان خواک ہوجائے اور آرز و کرے کہ ایک لفظ شاہانہ ہی ملکہ اس کو لکھ کر بھیج دے اپنے نور کے زول کو ملکہ نور انی عہد کی شش قرار دے اگریز کی حکومت کو خدا کی رحمت کے اور تمام ملکوں خوالی کی فرخواہی کے لیے اشتہارات بھیجے۔ کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے۔ ایسے آ دی کو عمل اس کی خرخواہی کے لیے اشتہارات بھیجے۔ کتنے افسوس اور شرم کی بات ہے۔ ایسے آ دی کو عمل اس کی خرخواہی کے بیں ۔ کاش کہ دیا ہے آپ کومسلمان کہہرمسلمانوں کو ذلیل ورسوا نے بی برا سے بی ہوا کرتے ہیں۔

بهلامئله .... حيات سيح عليه السلام

ناظرین کرام .....جیما کہ ہم نے دوسئلے کے زیرعنوان لکھاتھا کہ مرزاناصراحد کے بیان کے بعداب ساری بحث ان دوسئلوں پر ہوگی۔(۱) آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا کھیے ہیں یا زندہ آسان پر موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہوں گے۔(۲) اگر بالفرض وہ نوت ہو بچکے ہیں تو کیا مرزاغلام احمد قادیانی وی آنے والاستے ابن مریم ہوسکتا ہے

ری نگاه اس برخدا کی نگاه ت اور نیک نامی مبارک مور خدا کی رحت کا باتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا (ستاره قیمریم ۹ مزائن ج ۱۵ می ۱۲۰)

الح میک سے بھیجاہے ب سے خدا نے جمعے بھیجا ہے۔ تاکہ رہ دنیایس قائم کروں۔'' (ستارہ تیمریم ۹، نزائن ج ۱۵ص ۱۲۰)

خلاص، اطاعت

وا مہیں کر سکے یاز کوطول دوں۔ کوشل جانتا ہوں کہ یں اورا طاعت اورشکر گزاری کو حضور ں جوش کوادائیں کرسکا۔ بلکہنا چاردعا شدقیمرہ ہنددام ملکہا کو ہماری طرف سازہ تیمریرس ۱۲ ہزائن ج۱۵ ص ۱۲۵)

**زاق اورحرا می بین** نیه) کی بدخوای کرنا حرامی اور بدکار (مورننٹ کی توجہ کے لائق مسس)

ف برطانید کی اطاعت کے دو صے بیں۔ایک بید کہ خدا تعالیٰ ان قائم کیا ہو۔جس نے ظالموں کے ت برطانیہ ہے۔'' ادة القرآن صسم خزائن ج۲ص ۲۸۰) جس کی خبرسینئٹڑ وں حدیثوں میں موجود ہے۔ حنانچہ مئلہ نمبر۲ مرکا فی بحث کر دی گخ

چنانچدمسئلد نمبر برکافی بحث کردی گئی جس سے بد ثابت ،و کیا کدمرزا غلام احد قادیانی قطعاً آنے والا مسیح بی نہیں بلکدوہ مسلمان بھی ثابت نہیں ہوسکتا۔اب ہم مسئلہ نمبرالیتی حیات عیسی علیه السلام پر بحث کرتے ہیں۔

کی آل

### اسلامي عقائداورموجوده سائنس

پہلے پہل جوسائنس کا چرچا ہوااورا گھریزوں کی غلامی کا طوق بھی گردنوں بیس تھااور ہرایے نے رہے نے ہے کہ روش خیال ہرایے نے رہے کو سائنس کے نام سے اسلامی عقائد پر اعتراض کر کے اپنے کو روش خیال ثابت کرنے کا شوق تھا، اس وقت قیامت کے دن ہاتھ پاؤں کی گوائی بھی تابل اعتراض تھی جاتی تھی۔ دور سے سننا بھی سمجھ بیس نہ آتا تھا، وزن اعمال پر بھی بحث تھی، جسم کے ساتھ معراج اور حضرت عیسی علیہ السلام کی زندگی سے انکارتھا، اوران کے بچڑات مردول کوزندہ اور پیاروں کواچھا کرنے پر بھی اعتراض تھا۔ حق کہ آسانوں اور فرشتوں کا دجود بھی کی نظر سمجھا جاتا تھا۔ گرجوں جوں جدید فلفے نے ترقی کی تمام شبہات خود بخو درور ہوتے چلے گئے۔ گرامونون کی سوئی اور پلیٹ نے جوانسانی و ماغ کی ترجمانی کرتے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی سمجھا دیا۔ گرامونون کی کالو ہے کی سوئی سے نیادہ نے تھا۔ سائل کے محفوظ ہونے کا مسئلہ بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے مردہ مینڈک کوزندہ کر کے بھی اپنا کمال دکھایا۔ چاند پر جانے اور مرتخ کوراک پہنچانے نے نہ مردہ مینڈک کوزندہ کر کے بھی اپنا کمال دکھایا۔ چاند پر جانے اور مرتخ کوراک پہنچانے نے نہ اور برجانے کی بات بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے در برجانے کی بات بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے در برجانے کی بات بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے در برجانے کی بات بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے کر بانے کی بات بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے کی بات بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے کی بات بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹرون کی بات بھی سمجھا دیا۔

ایسے ایسے اجرام (جسموں) کے جوت نے جوہم سے اربوں کھر بوں میل سے بھی زیادہ دور ہیں اور تمام کے تمام با قاعدہ حرکت کرتے اور مقررہ راستوں پر چلتے اور باہم کراتے بھی نہیں ۔ نے تمام ان باقوں کو معقول ثابت کر دیا جو غیر معقول معلوم ہور ہی تھیں اور ذرہ بے مقدار کے تج بے سے روشنی ، کڑک اور حرارت کی زبر دست پیدائش نے تو طاقت کا معیار ہی بدل دیا۔ ہوائی جہاز کی اڑان نے تخت سلیمانی علیہ السلام کا مسلہ بھی حل کر دیا۔ اس دریافت بدل دیا۔ ہوائی جہاز کی اثر ان نے تخت سلیمانی علیہ السلام کا مسلہ بھی حل کر دیا۔ اس دریافت کے در خت ہوا میں سے آئی میڈا کر کے اپنی غذا بناتے ہیں۔ ہواؤں اور عناصر کے جدا کر نے اور ملانے کا فلسفہ بلکہ تج بہمی بتادیا۔ غرضیکہ ایک ناچیز انسان کی مادی تو جہات سے وہ وہ کام دیکھے گئے جن کو سوسال پہلے کوئی نہ مانیا۔ حالانکہ بیتمام اسور مادیات سے تعلق رکھتے ہیں اور مادیات سے تعلق رکھتے ہیں اور مادیات سے تعلق رکھنے والی بھی کا دیے عالم ہے کہ لو ہے کی ہیں ہزار میل موثی چا در سے وہ آن

سلمان مجي ثابت نبيس موسكا -اب مم سنله نمبراليعني

راورموجوده سائتنس دراگگریزول کی غلامی کا طوق بھی گر دنوں میں تھااور ملامی عقائد پراعتراض کرے اپنے کو روثن خیال کے دن ہاتھ یاؤں کی گواہی بھی قابل اعتراض سجی ،وزن انمال پربھی بحث تھی،جسم کے ساتھ معراج مقاءاوران کے معجزات مردوں کوزندہ اور بیاروں مانون اور فرشتون كا وجود بهى كل نظر سمجها جاتا تها\_ بہات خود بخو د دور ہوتے چلے مجئے ۔گراموفون کی ا كرتے ہيں۔ ہاتھ ياؤں كى گواہى كوسمجھا دياجس لق ہے۔ ریڈ ہو کی ایجاد نے بھی بہت سے مسائل لے محفوظ ہونے کا مسّلہ بھی سمجھا دیا۔ ڈاکٹروں نے

وت نے جوہم سے اربوں کھر بوں میل سے بھی لرتے اور مقررہ راستوں پر چلتے اور باہم ککراتے مردیا جوغیرمعقول معلوم ہور ہی تھیں اور ذرہ بے و كا زيروست بيدائش في توطاقت كا معياري اعليه السلام كامسئله بمحى حل كرديا به اس دريا فت ابنی غذا بناتے ہیں۔ ہواؤں اور عناصر کے جدا ر منیکدایک ٹاچیزانسان کی مادی تو جہات ہے وہ حالاتكه بيتمام إمور ماديات سيتعلق ركهتي بين کہلوہے کی ہیں ہزارمیل موثی جا در سے وہ آن

-چاند پرجانے اور مریخ کوراکٹ پہنچانے نے،

کی آن میں گزر سکتی ہے اور روشی جواجسام سے تعلق رکھتی ہے وومنٹوں میں کروڑوں میل ک رفارے پلتی ہے۔ابآپاس خداے برتر کی طاقت کا کیا اندازہ لگا سکتے ہیں جس نے ان سب میں یہ بیتو تیں رکھی ہیں پھران تو توں کو صرف دریافت کیا گیا ہے ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں ہوسکتی۔ پھر جو سول اس خدائے برتر ہے من کراورمعلوم کر کے فرماتے ہیں۔ان کی بات میں شب کرنا کسی محمد الفطرت آدی کا کا منبیں موسکا۔

وراصل بہلے کی کام کاامکان و یکھا جائے آیا ایسا ہونامکن ہے، اگرمکن ہے تو پھریاک اور سے پیغیبروں کی اطلاع پر یقین کیوں نہ کیا جائے جولا کھسے زیادہ ہو کر بھی سب متفق ہیں۔

بحث حيات مسيح عليه السلام كي حيثيت

لبذااب بحث صرف اس بات بركرنى ب كدخداادراس كرسول في اس باره میں کیا فرمایا۔اس میں تو بحث ہی نہیں رہی کہ ایا ہوسکتا ہے یانہیں اور ہم کو بحقیت مسلمان ہونے کے اس بات کوو کھنا ہے کہ آیا قرآن وصدیث نے سے بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیاللام کو بہودی سولی دے رہے تھے مگر اللہ تعالی نے انھیں اٹھا کرآ سان پر لے جا کر بچالیا اور قرب تیامت کو پھر نازل کر کے یہود و نصاریٰ کو راہ راست پر لائیں گے اور اسلام کوساری و نیا میں پھیلائیں گے۔اگر قرآن وحدیث سے بیہ بات ثابت ہوجائے تو پھر بحثیت مسلمان کے ہم کوا نکار کرنے کی کوئی مخبائش نہیں ہے۔ اگریہ بات فابت ہوجائے کدوہ جموٹے لوگ جوسی كے نام سے آتے ہيں يا آئے ہيں سب كذاب اور جموئے ثابت ہوجائيں گے۔

اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں۔ایک بیر کہ حضرت سیح بن مریم آ سان کواٹھائے گئے، دوسرابیکدوه نازل مونے والے ہیں۔ نزول رقع جسمانی کی فرع ہے آگر نزول ثابت موجائے توبد بات خود بخو د ثابت موجائے كى كدوه جمم سيت آسان برا تھائے كے يى اور رفع ثابت موجائ تونزول وصعود بالقابل زياده واضح موجات بير-

قرآن یاک گاتعیرے چنداصول مسلمة قادیانی

'' قرآن شریف کے وہ معانی ومطالب سب سے زیادہ قابل قبول ہوں گے جن کی تائد قرآن شریف ہی (محویا شواہ قرآنی) میں دوسری آیات سے ہوتی ہے۔'' (بركات الدعاص ١٦٦٨، فرائن ٢٥ ص١٦١٨)

پھروہ تغییر .
جنموں نے
جنر ہے جن
اگر کئی آ ،
اگر کئی آ ،
کیا جائے ہ
(۸)
کیا جائے ہ
خلام احمۃ
تمیں حضر

**(I)** 

(r)

(m)

(۳) •

(6)

(Y)

(4)

**(A)** 

(4)

(1.)

(II)

رسول الشك كى كوكى تغير تابت بوجائة فيراس كانمبر بـاس لي كرقر آن پاک آپ برنازل مواادرآپ عی اس کے معانی بہتر جائے میں۔مرز اغلام احمد قادیانی نے مجى (يركات الدعام ١٨ مر ائر ائن ٢٥ م ١٨) ش ال والليم كيا بـ (m) تیرے نمبر بر صحابہ کرام کی تغیر ہے کونکہ بد حضرات علم نوت کے پہلے وارث تے۔اس کو محی سرز اغلام احمد قادیانی نے (برکات الدعاص ۱۸ ایترائن ۲۵ ص ۱۸) ش الم یاک، وی کادل مین خوداینانش ملیره وه می کالی کی بر کو کے لیے ایجا معار بوتا ہے۔ (بركات الدعاص ١٨، خزائن ٢٥ ص ١٨) اس كى تائىد مرز اغلام احمقاديانى كے مندرجہ ذیل اقوال سے بھی ہوتی ہے۔ (۱) برمدی کے مریز خداتعاتی ایک ایے بندے کو پیدا کرتارے کا کہاس کے دین (خُ الاسلام ١٨ فرائن جسم ٢) کی تحدید کرے گا۔ (ii) (شادة الحرآ نص ٣٨ ، فرائن ١٥ ص٣٣٣) على المد موداول وين على کے کی دینٹی ٹیس کرتے ہاں مم شدہ دین کو پھر دلوں ش قائم کرتے ہیں۔'' اس بات پراتاع موچاہے کفسوس کوظاہر پرخل کیا جائے۔اس کومرز اغلام احمد (ازاله حدودم ص ۵۴۱، تزائن جسم ۳۹۰) قاديانى فالليم كياب-جس مديث يل تم مواس بن تاويل اوراستناوناجاز بمرزا غلام احد قادياني بى ( علمة البشري م ١٩ يَوْانُ ج عم ١٩١١) من لكت بير-والقسم يبدل عبلي أن الخبير محمول على الظاهر لا تاويل فيه واستشنا والافاى فأئدة فى ذكر القسم. "اورتم كامديث شاك بات كاوكل ب كداس مديث كے طاہرى متى عى قابل قول بين \_كوئى تاويل اور استفاونيس بوتى ورندتم كمان ش كياة كده تعا-" "مومن كايدكام بس كتغير بالرائ كرك-"

(ازالهاد بام س۳۲۸ بخزائن جسم ۳۲۷) قر آن باک شیرانجی داش د ماتو

میردیث شریف کامغمون ہے کہ جس نے قرآن پاک ش اپنی رائے کودخل دیا تو اپنا شکانا جہم میں بنا لے اور بعض روایات میں ہے کہ اس نے مجع بھی کیا۔ تو بھی فلطی ک۔ بہر حال قرآن یاک کی تغییر وہی معتمر ہوگی جو خود قرآن کی کی دوسری آ ہے ہو بھروہ تفییر قابل اعتاد ہوگی جوخود سرور کا کئات میں نے بیان فرمائی ہو۔ تیسرانمبر محابیر کا ہے جنھوں نے اپنے علوم سرور عالم اللہ سے حاصل کیے ہیں۔اس کے بعدان حضرات کی تغییر کا نمبر ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے وین کے تازہ کرنے کے لیے، بعد ہرصدی میں پیدا کیا ہے۔ ان جار باتوں کے سواج تغییر اپنی رائے سے کی جائے گی پیقطعاً جائز نہیں ندمومن کا کام ہے۔اور اگر کسی آیت یا حدیث میں قتم کے لفظ ہوں تو ان کوتا ویل واستثناء کے بغیر ظاہری معنوں برحمل

انجل برنباس نهايت معترانجيل ب\_ (سرمه چثم آرييس ٢٨٠، خزائن ج ٢٥ م٨١) ان اصول کواچی طرح ذبن شین کرلیں ۔ان کومرز اغلام احمد قادیانی نے بھی تسلیم كياب جس كحوالي بم فيتادي بير.

تیره صدیول کے مجددین کی مسلمہ فہرست

ایک کتاب ہے " وعسل معنی" جس کو خدا بخش مرزائی نے لکھا ہے۔ یہ کتاب مرزا غلام احمد قادیانی کوسنائی گئی ،اس برمرزائیول کے خلیفہ دوم اور محد علی لا ہوری کی تقمدیق و تقریظ درج ہاس نے تیرہ صدیوں کے مجددین شار کیے ہیں جوتقریباً اس میں۔ ہم ان میں مشہور تمیں حضرات کے نام لکھتے ہیں۔

امام شافعی مجد دصدی دوم (1)

امام احمه بن طنبل مجد دصدي دوم (۲)

ابوجعفرمجد دى مجد دصدى سوم (٣)

ابوعيدالرحن نسائي مجد دصدي سوم (r)

حافظ ابولعيم مجد دصدي سوم (a) امام ما كم نيثا بورى مجدد صدى چهارم **(Y)** 

امام البيبقي مجد دصدي چهارم (4)

امام غزالي مجد دصدي پنجم

امام فخرالدين رازي مجد دصدي ششم

امام مفسرابن كثير مجد دصدى ششم  $(1 \cdot)$ حفرت شهاب الدين مهرور دي مجد د صدى شقم (II)

**(A)** (9)

الداويام معدد الناجه مع ٢١٨) ن پاک میں اپنی رائے کووشل دیا تو نے می کیا۔ تو ہی خلطی کی۔

مديد حفرات علم نبوت كي بهل وارث ماس ۱۸ فرائن ۱۲ س ۱۸) من تسليم الى كى يركوك ليا تجامعار موابد (بركات الدعاص ١٨، خزائن ج٢ص ١٨)

ذیل اقوال ہے می ہوتی ہے۔ ے کو پیدا کرتارے کا کراس کے دین (خُ الاسلام ٥٨ خزائن چهس ٢) ل٣٣٣) يل إ "محدداوك دين من

و مراس كانبر إس لي كرقر آن

جانع بي مرزاغلام احدقادياني ن

ما كوتنكيم كياب\_

قائم کرتے ہیں۔'' ريحل كياجائي-اس كومرز اغلام احمد لدهدودم م ١٨٥ فرائن جسم ٢٠٠) تثناه ناجائز بسرزا غلام احمد قادياني

مول على الظاهر لا تاويل فيه کامدیث ش اس یات کی دلیل ہے ا ول اوراستناء بيل موتى ورندهم

وقرآن کی کی دومری آیت ہے ہو

كراور حفزت

بغیر ہاپ کے

کرنے ،اورا

يبود ونصاري السلام كوزنده ً

نصرا نيول كوحط

و یا که یمپووپ

نے بھی تدبیر

امامابن جوزى محددمدى شقم (Ir)حضرت فيخ عبدالقاور جيلاني مجد دصدي ششم (11)امامابن تيميد خبلى مجدد صدى بفتم (11)حضرت خواجه عين الدين چشتى مجد دصدى مفتم (10) حافظ ابن تيم جوزي مجد دصدي مفتم (rI) حافظ ابن جرعسقلاني مجدد صدى بشم (14)امام جلال الدين سيوطى مجد دصدى تم (IA)ملاعلى قارى مجددصدى وبم (19) محرطا برمجراتي مجددصدي دبم (r<sub>1</sub>) عالمكيراورتكزيب مجدد صدى يازدهم (ri) شخ احمد فاروتی مجد دالف ٹانی مجد دصدی یاز دہم (rr) مرز امظهر جان جانال والوي مجد دصدي دواز دبم (٣٣) حضرت شاه ولى الله محدث وبلوى مجد دصدى دواز دبهم (٣) امام شوكاني مجددصدي دواز دجم (14) شاه عبدالعزيز وبلوى مجد دصدى دواز دهم **(۲4)** شاه رقيع الدين مجد دصدي دواز دہم (14) مولا نامحمرا ساعيل شهيد مجد دصدى سيزدهم (M)

شاه عبدالقا در مجد دی مجد دصدی سیز دہم

سيداحمه بريلوي مجد دصدي سيزدبم

(عسل مصعیی ، جراب ۱۲۲ تا ۱۲۵)

# حضرت عیسی علیه السلام کے بارے میں عقا کد

بهود بول كاعقيده

(rq)

(r<sub>1</sub>)

یہود یوں کاعقیدہ ہے کہ ہم نے حضرت سے علیدالسلام کوسولی دے رقل کردیا ہے۔ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیدالسلام کی مخالفت کی۔ پھر بادشاہ سے کہدکران کے خلاف تھم جاری کردیا اور پولیس کے ذریعے ان کواپنے خیال کے مطابق سولی پر چڑھا کرفل کر دیا۔ قرآن پاک نے اس کی بخق سے تر دید کی بلکدان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آل کر دیا ہے۔ان پرلعنت کی۔اور فلا ہر ہے کہ یہود کا دعویٰ یہی تھا کہ ہم نے سولی کے ذریعے ان کوآل کر دیا ہے۔

### عيسائيون كاعقيده

عیمائیوں نے خودتو دیکھانہ تھا۔ حوار بین موقعہ پر موجود نہ تھے۔ یہودیوں کے کہنے سے انعول نے کہنے سے انعول نے بھر کفارے سے انعول نے بھر کفارے کا محترت عیمی علیہ السلام نے ساری امت اور مخلوق کی نجات کے لیے اپنی کا عقیدہ گھڑ لیا کہ حضرت عیمی علیہ السلام نے ساری امت اور مخلوق کی نجات کے لیے اپنی قربانی دے دی۔ مسب کی طرف سے وہی کفارہ ہوگئے۔

بعض عيسائي كہتے ہيں

البنة بعض عيسائى ميعقيده ركعة بين كه حضرت عينى عليدالسلام بحرزنده بوكرآسان برتشريف في محكة -

## مسلمانون كاعقيده

اس سلسله میں مسلمانوں کاعقیدہ وہی ہے جوقر آن پاک نے بیان کیا ہے۔ قرآن ان پاک اپنے پاک تینجہروں کے بارہ میں بہتوں اور غلط بیانیوں کی اصلاح فرما دیتا ہے۔ چنا نچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت میں علیہ السلام کے خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کی تر دید فرمادی۔ عیسائیوں کے عقیدہ شلیث السلام اور حضرت مربم علیما السلام کوصدیقہ کہہ کراور حضرت مربم علیما السلام کوصدیقہ کہہ کراور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا قصہ بیان کرکے کہ بیفر شتے کی چھونک مار نے ہے، کراور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا قصہ بیان کرکے کہ بیفر شتے کی چھونک مار نے ہے، بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت مربم علیما السلام کی صفائی بیان کی۔ قرآن جوضح فیصلے کرنے ، اور اختلافات میں حضرت میں کا اعلان کرنے آیا تھا۔ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں میں میں ور میں مود و نون اور میں میں کو دید کر تھا کے اعلان کر ویا اور بیمی اعلان کر دیا کہ تام میہود یوں اور میم اعلان کر دیا کہ میہود نے بھی اعلان کر دیا کہ تام میہود یوں اور دیا کہ میہود نے بھی اعلان کر دیا کہ تام میہود یوں اور دیا کہ میہود نے بھی اعلان کر دیا کہ تام کی دون کر ہے کہ میں ایک تر بیر کی اور اللہ تعالیٰ سب مد بروں سے بیلے اللہ موسولی دے کرفل کر اور بیا ہیں اور ہی قدر نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب مد بروں سے بڑھ کر بہترین تدبیر کرنے والے ہیں۔ یہی دیا کہ بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب مد بروں سے بڑھ کر بہترین تدبیر کرنے والے ہیں۔ یہی

(عسل مصليٰ ،ج ١،ص ١٦٢ ت١٦٥)

ه بارے میں عقائد

دوازوتهم

مرى دواز دہم

سے علیہ السلام کوسولی وے کرفتل کردیا ہے۔ ربادشاہ سے کہہ کران کے خلاف حکم جاری مطابق سولی پرچڑھا کرفتل کر دیا۔ قرآن

ہوں انگریزے

تھا، میرے سا

ممانعت جہاد کم

ہمیشہ قائم رکے

تو پہلے زمانے

خدمت ای شر

میں جھی نبی ہوا

ُ ابو بمرصد پن 🕆

حضرت پیران

نہیں کرسکا۔<sup>:</sup>

میری شان ا

بزار پینمبردل

اب ہم قرآ ل اصول کو پھر پ

میل آیت:۔

المسيح ع

ایک کلمه کی (

ہے اور آخر،

كيا\_ بلكدام

عام طور پره

واكرام كے

ہے اور اخرا

مسلمانوں کاعقیدہ ہے۔ساڑھے تیرہ سوسال ہےمسلمان یہی کہتے لکھتے اور ہانتے چلے آئے ہیں کہ یہود نے سولی دین جا ہی۔ممراللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوفرشتوں کے ذریعے آ سان پراٹھا لے مجئے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شکل پر بعنی باتوں اور صورت میں ایک ا یسے مخص کو کر ڈالاجس نے حواری ہو کرغداری کی اور اپنی طرف سے پولیس کو لے کر حضرت عیسی علیدالسلام کو پکروانا چاہا۔ جب پولیس آئی تو اس مخص کو گرفنار کر کے سولی وے دی۔جس ک شکل وصورت اور با تیں ہو بہوحضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہو چک تھیں ۔اس طرح یہود یوں کی تدبیر دھری کی دھری رہ گئی۔غدار کو بھی سزامل تئی اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب آئی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوان کے درمیان ہے اٹھا کرآ سان پر لے مجتے ۔ یہی فیصلہ قرآن یا کر۔ نے دیا ادرای پرمسلمانوں کا ایمان ہے۔اورسینکڑوں حدیثوں میں حضور الطاقے نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم دوبارہ زمین برآ سان سے نازل ہوں گے، د جال کوئل کریں گے۔ساری دنیا میں اسلام تھیل جائے گا اوراس وجہ سے لڑائی ختم ہوجائے گی اوراس وجہ سے کسی سے جزید (غیرمسلموں کا نیکس) نبدلیا جائے گا ۴۰ برس تک وہ زندہ رہیں گے فج کریں گے، شادی کریں گے۔ پھر وفات ہوگی ۔ اور حضور اللہ کے روضہ پاک میں دفن ہول مے۔

مرزاغلام احمرقا دياني كاعقبيره

مرزا قادیانی نے ندمسلمانوں کےعقیدے کو محیح قرار دیانہ یہودونساریٰ کی بات کو درست مانا، بلكداس نے چونكه خود آ نے والاستح ابن مريم بنا تھا۔اس ليے بہلے توبيكها كداملى عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ کوئی آ دمی دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتا۔اس لیے آ نے والامسے بن مریم میں ہوں اور اپنی طرف سے مسے موعود کی اصطلاح کھڑلی۔ حالانکہ تمام پرانی کتابوں میں سیج ابن مریم یاعیسی ابن مریم ند کور ہے۔ سیج موعود کا لفظ کہیں نہیں ہے۔

مرزاغلام احدقادیانی کہتا ہے کہ یہودی قل تونہیں کر سکے مگرسونی برعیسیٰ علیه السلام کو ضرور چڑھایا۔ان کو گرفتار کیا۔ان کے منہ پرتھوکا،ان کے منہ پرطمانچے مارے،ان کا نداق ا ژایا ادر سولی پر چر هایا \_ان کے جسم میں میخیں ٹھونگیں اور ان کو مار کرا بی طرف سے مرا ہواسمجھ كرسولى سے ابارليا \_مردراصل اس ميں ابھي رمق باقي تھي \_مرجم لكائے محے \_خفيه علاج كيا حميا اوراحچها موکروه و ہال سے چيکے سے نکل گئے اور مال سميت کہيں بطے گئے ۔ جاتے جاتے وہ افغانستان بہنچ۔ وہاں سے ، خاب آئے۔ پھر کشمیر چلے محتے اور سری مگر میں دن گز ارے وہیں مرکئے ان کی قبر بھی وہیں ہے۔

سے مسلمان ہی کہتے لکھتے اور مانتے چلے آئے مطرت عیسیٰ علیہ السلام کوفرشتوں کے ذریعے ملام کی شکل پر لینی باتوں اور صورت میں ایک اور اپنی طرف سے پولیس کو لے کر حضرت تو اس محض کو گرفتار کر کے سولی دے دی۔ جس لئی اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر غالب آئی وہ حضرت مان پر لے گئے ۔ ہی فیصلہ قرآن پاک نے دیا محل اسلام میں حضور علیہ نے فر مایا کہ عیسیٰ ابن معدیقوں میں حضور علیہ نے فر مایا کہ عیسیٰ ابن معدیقوں میں حضور علیہ نے دیا میں اسلام ، دجال کوئل کریں گے۔ ساری دنیا میں اسلام کی اور اس کے۔ ساری دنیا میں اسلام کی اور اس وجہ سے کسی سے جزیر (غیر مسلموں کا کی سے ج

برے کوئی قرار دیا نہ یہود ونصاری کی بات کو ان مریم بنا تھا۔ اس لیے پہلے تو یہ کہا کہ اصلی آدی ہے اس لیے پہلے تو یہ کہا کہ اصلی آدی دنیا میں دوبارہ نہیں آسکا۔ اس لیے موجود کی اصطلاح گھڑئی۔ حالا نکہ تمام آتی تو نہیں کر سکے گرسولی پرعیسیٰ علیہ السلام کو امان کے منہ پرطما نچے مارے، ان کا غداق میں اوران کو مار کرا بی طرف سے مرا ہوا سمجھ میں اوران کو مار کرا بی طرف سے مرا ہوا سمجھ ما باتی تھی۔ مرہم لگائے گئے۔ خیہ علاج کیا ماں سمیت کہیں چلے گئے۔ جاتے وہ میں دن گر ارے وہیں جاتے وہ ہیں۔ مرہم لگائے میں دن گر ارے وہیں

اورآنے والا می ابن مریم میں ہوں اورآگیا ہوں۔ جھ پرایمان کے آؤمیں کہتا ہوں اگر بزے جہا دحرام ہے۔ اس کی اطاعت آ دھا اسلام ہے ۱۸۵۷ء کا جہا دخنڈ وں کا کام تھا، میرے سارے فائدان نے آگریزی خدمات بجا لائیں۔ میں فقیرتھا اور کچھ نہ ہوا تو مہانعت جہاد کی کتابیں کھ کھے کہ سارے مسلمان ملکوں تک پہنچادیں۔ خدا قیمر واندن کا اقبال ہمیشہ قائم رکھے۔ اس کی سلطنت میں ہم سب پچھ کر سکتے ہیں، کس نے کہا کہ آنے والے سے بھی مرت اس کی سلطنت میں ہم سب پچھ کر سکتے ہیں، کس نے کہا کہ آنے والے سے فدمت اس شریعت کی روے کر کے اس کو خالب بنا ئیں ہے۔ تو مرز اغلام احمد قادیانی نے کہا خدمت اس شریعت کی روے کر کے اس کو فالب بنا ئیں ہے۔ تو مرز اغلام احمد قادیانی نے کہا ابو بکر صد بن میں موں اور بے شک نبوت ختم ہوگئی ہے۔ بھر میں فنا فی الرسول ہو کر نی بنا ہوں حضرت میں ہیں کہ مورت حسن ، حضرت عمر فاروق ، حضرت عثال ، حضرت عثال ، حضرت عثال ، حضرت عیال ، حضرت میں میں میں ہیں ہوں اور بے تھی ہیں مرز ابنا مرب فی اور شخ اس کرگوئی بھی میرے برابر درجہ حاصل نہیں کر سکا۔ نبوت کا نام صرف مجھے ملا ہے تیا مت تک ، اور بھی امت میں سے کوئی نبی نہوگا میں میں مرز ابنا وال سے ہیں ہوں اور بیہ ہیں ہیں کہ ایک میں ہوں اور بیہ ہیں ہیں مربی ہیں ہیں مرز ابنا ور بیانی اور بیہ ہیں ہیں اس کا عقیدہ۔ میری شان اس پر ان خور ہیں ہیں مرز ابنا ویانی اور بیہ ہیں ہیں کہ بوت ہیں ہیا ہیں کہ ہیں۔ آب ہی تہید میں بیان کے ہو کے ہر بڑار تی بھر بیوس اور بیش نظر کھیں ۔ نیز مجد دوں کی تغیر کی ایمیت بھی مجھر کھیں۔ اس مسئلہ پر روشنی ڈوالے جیں۔ آپ تمہید میں بیان کے ہو کے اس مسئلہ پر روشنی ڈوالے جیں۔ آپ تمہید میں بیان کے ہو کے اصول کو پھر پڑھیں اور جیش نظر کھیں۔ نیز مجد دوں کی تغیر کی ایمیت بھی مجھر کھیں۔

قرآنى آيات سے حيات عيسىٰ عليه السلام كاثبوت

بلي آيت: واذقالت الملائكة يمريم ان الله يبشرك بكلمة منه اسمه المسيح عيسى ابن مريم وجيها في الدنيا والاخرة (آل مران٥٧)

اور جب کہا فرشتوں نے اے مریم بے شک اللہ تعالیٰ تم کو خوشخبری سناتا ہے اپنے ایک کلمہ کی (لینن بچ کی) اس کانا م سے ابن مریم ہے جود نیا میں بھی صاحب عزت ووجاہت ہے اور آخرت میں بھی۔ ہے اور آخرت میں بھی۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے حضرت عیمیٰ علیہ السلام کی دینوی و جاہت کا ذکر ہی نہیں کیا۔ بلکہ اس کی خوشخری دی۔ اب سہ و جاہت وہ و جاہت وعزت تو ہے نہیں جو دنیا داروں کو عام طور پر حاصل ہوتی ہے۔ ورنہ اس کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ خاص کر ذکر انعام واکرام کے موقعہ پر۔ روحانی و جاہت بھی مراد نہیں ہے۔ وہ تو جھنرت مریم علیما السلام کو لفظ کلمہ سے اوراخروی و جاہت سے معلوم ہوسکتا تھا۔ وجیہا فی الدنیا کے بیان کا کیا مقصد ہے۔ پھر اللہ

تعالیٰ کی دی ہوئی عزت و د جاہت معمولی عزت و جاہت بھی نہیں ہوسکتی جو خاص طور پر بطور نعت و بیثارت کے ہو۔

اب فاہر ہے کے میں علیہ السلام کو پہلی عمر میں دینوی و جاہت تو حاصل نہیں ہوئی بلکہ یہود کی خالفت نے جوگل کھلائے وہ سب کے سامنے ہیں۔ لاز آاس سے وہی و جاہنے مراو ہے جو نزول کے بعد ہوئی۔ اس وقت تمام اہل کتاب بھی آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ ساری دنیا مسلمان ہوجائے گی وہ جالیس سال تک دنیا بحر میں شریعت محمد یہ کی روشی میں دین کی خدمت کریں گے۔ بوی اور اولا وہمی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر دینوی و جاہت کیا ہوسکتی ہے۔ اس سلم میں مرزائی حوالہ جات بھی طاح تھے ہوں۔

(۱) رسالہ سے ہندوستان میں ۵۳ میں مرزا غلام احمد قادیانی کہتاہے۔'' ونیا میں بھی مسیح علیہ السلام کواس زندگی میں وجاہت، یعنی عزت، مرتبہ، عظمت بزرگی ملے گی۔اور آخرت میں بھی بھی بھی بھی اب خلا ہر ہے کہ حضرت مسیح نے ہیرو دلیں اور پلد طوس کے علاقہ میں کوئی عزت نہیں ۔ پائی۔ بلکہ غایت درجہ تحقیر کی گئے۔''

(۲) محمطی لا ہوری (امیر جماعت لا ہوری مرزائی) نے بھی اس کوتسلیم کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہود ہیت المقدس میں کامیا بی حاصل نہیں ہوئی۔

(تنسير بيان القرآن ج اص ٢٠١١ أل عمران ٢٥)

(۳) مرزاغلام احمد قادیانی کو جب تک خودعیسی ابن مریم بننے کا شوق نہیں چرایا تھا تو خود انھوں نے بھی (براہین احمدیص ۴۹۹نز ائن ج اص ۵۹۳) میں لکھا۔

"مو الدى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كلف "مو الدى الدين كلف الدين كلف من الدين كلف من الدين كلف من الدين على كلور بر معزت كالله من الله كالماء وياكيا ب-وه غلبك كذر يدس ظهور ش آكا"

پس مسلمانوں کے اس معنی کو مانے بغیر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ و نیا میں آ کر دینوی جاہ وجلال کے مالک ہوں گے جارہ ہی نہیں ہے۔ اس کے سواسری گلر میں کسی وجاہت کی بات کسی مفسر یامجد دیے قول سے مرزائی ثابت نہیں کر سکتے۔

110

کون الله کی محربهم الله لائے اس م

وے۔اورانم کرنے والا.

اور ہماری تد د

۳ که بغول مر اا ان کی شکل وم

سولی دلانی تھ نے اس کو سے میں اور لوگ

ہے۔ابآ، پرلٹکا یا جائے

سکتاہے؟ تور -

محرفآر ہونے

کئے۔میخیں فہ کاران کومقتو طرح تویبودا ہرطرح ذلیل

کرہم کے ایر میں شخص

پہلی عمر میں دینوی وجاہت تو حاصل نہیں ہوئی بلکہ کے سامنے ہیں۔ لاز مااس سے وہی وجاہت مراد امل کتاب بھی آپ پر ایمان نے آئیں ہے۔ ل تک دنیا بحر میں شریعت محمد یہ کی روشن میں دین وگی۔اس سے بڑھ کر دینوی وجاہت کیا ہوسکتی حظہ ہوں۔

یں مرزاغلام احمد قادیانی کہتاہے۔'' دنیا میں بھی اعزت ،مرتبہ عظمت بزرگی ملے کی۔اور آخرت دلیں اور پلد طوس کے علاقہ میں کوئی عزت نہیں

دری مرزائی ) نے بھی اس کوشلیم کیا ہے کہ حضرت بی حاصل نہیں ہوئی \_

(تفیر بیان القرآن جام ۲۰۱۱، آل عمران ۳۵) خودعیسی ابن مریم بیننے کا شوق نہیں چرایا تھا تو خود س۵۹۳) میں لکھا۔

بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين در پر حفرت سيح كن من پيش كوئى باورجس به كن كذريد سے ظهور ش آئ گائ له بغير كه حضرت عيسى عليه السلام دوباره دنيا ميں

پارہ عی نہیں ہے۔ اس کے سوا سری محریش کسی زائی ٹابت نہیں کر سکتے ۔ اس کے اللہ اللہ ملاقال ۔ الکھ قال من الصادي مناطقة اللہ الله ملاقال

ران تابت بن رحص من المسارى المن الله طقال من المسارى المن الله طقال لله عن المساوي المن الله والله المنا ال

" پھر جب عیلی علیہ السلام نے ان لوگوں کی طرف سے اٹکار محسوس کیا فر مایا کون
کون اللہ کی راہ میں میرے مددگار ہوں گے۔ حواریتان نے کہا ہم اللہ کے دین کی مدد کریں
گے۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ ور بیں کہ ہم مسلمان ہیں۔اے ہمارے رب ہم ایمان
لائے اس پر جو آپ نے نازل کیا اور تیغیر کی ہم نے اطاعت کی۔ تو ہم کو گواہوں میں لکھ
دے۔اورانعوں (یہودیوں) نے تدبیر کی اوراللہ نے بھی تدبیر کی۔اوراللہ تعالی بہترین تدبیر
کرنے والا ہے۔ " (تمام مدبروں سے بدھ کر)

اس آیت شی الله تعالی نے بتایا کہ یمودیوں نے تدبیر کی اور ہم نے بھی تدبیر کی اور ہم نے بھی تدبیر کی اور ہم ان ہم

یبود بوں کی متدبیر بیتھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوگر فار کرا کر سولی پر چڑ ھا دیں تا کہ بغول مرزاغلام احمد قادیانی تورات کی تعلیم کے مطابق (معاذ اللہ) و دلعتی ہوجا کس ۔ انٹد تعالیٰ کی مذبیر بیمسی کہ عیسیٰ علیہ السلام کوفر شتے کے ذریعے آسان پر اٹھا لیا۔اور

ان کی شکل وصورت کے مشابہ ایک اور آدی کو کردیا کہ جس نے جاسوی کر کے آپ کو پڑوا کر سال کی شکل وصورت کے مشابہ ایک اور آدی کو کردیا کہ جس نے جاسوی کر کے آپ کو پڑوا کر سولی ولائی تھی۔ چنا نچے دہی (جاسوس) سولی ولائی تھی۔ اس کو سیح اب وہ لوگوں کو پاگل سمجھ رہا تھا کہ جھے بے گناہ کو کیوں قتی کر رہے ہیں اور لوگ اس کو پاگل سمجھتے اور کہتے تھے کہ اب موت سے بہتے کے لیے یہ پاگل بنتا ہے۔ اب آپ مرز اغلام احمد قادیانی کی قابلیت کی داددی ''کر تورات کی تعلیم یہتی کہ جوسولی پر لٹکا یا جائے وہ لعنتی ہوتا ہے۔ کیا کوئی بے گناہ سولی پر لٹکا یا جائے سے خدا کے ہال لعنتی ہو سکتی ہو تا ہے۔ کیا کوئی بے گناہ سولی پر لٹکا یا جائے سے خدا کے ہال لعنتی ہو سکتی ہو تھی۔ کی دادر ہے۔

ب كناه توكت يغير خورتر آن كارشادات كمطابق تل كيد مح جوشهد بوي-

مرزاغلام احمد قادیانی کی دوسری قابلیت کی بھی داودیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرفقار ہوئے۔ ان کے منہ پر (معاذ اللہ) تعویا گیا، طمانچے مارے گئے، سولی پر چڑھائے گئے۔ یخین شوکلیں کئیں۔ خوب نداق اڑایا گیا اوروہ چی چی کرخدا کو پکارتے رہے۔ اور آخر کاران کومتول مجھ کرا تارویا گیا۔ بھلا بہ خدا کی تدبیر تھی جو بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ اس طرح تو بہود کی تدبیر کامیاب ہوئی اور بقول مرزاغلام احمد قادیانی کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہم کر کر زیاری کیا گیا اور جو بہودی چاہتے تھے وہ کر گزرے۔ حتی کہ اندین کو بھی ایقین دلاویا کہ ہم بہتے ہوئی کہ جان کہ ہم بہتے ہوئی کہ جان کہ ہم بہتے ہوئی کہ دیا۔ مرزاغلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ خدا کی تدبیر بہ ہوئی کہ جان نہیں گئے دیا۔

11~

کیا یمی وہ تدبیر تھی کہ جس کو قیاست میں اللہ تعالی بطور احسان کے جتلا کیں گے؟ پس معلوم ہوا کہ جومسلمان سمجھ ہیں وہ حق ہے۔

احمدقاد

يبودي

ذراناا

ئيول ـ

أيك

تابائے معنی.

بوری

اس آیت کریمہ کے قمن میں مجددیں نے کیالکھا ہے وہ من لیجے۔

(۱) حضرت مجد وصدی ششم امام فخرالدین رازی نے (تنیر بیرس ۲۹ مین ۴ جزنبر ۸ بر ۱۸ مین ۴ جزنبر ۸ بر اس میر اور شدا کی تدبیر توقل کی تیاری تعی اور شدا کی تدبیر یقی که جرائیل حضرت عینی علیه السلام کو مکان کے روزن سے آسان کو اشا لے مجے ۔ اور ایک اور شخص کو حضرت عینی علیه السلام کی شکل پر کردیا جس کو یہودیوں نے سولی پر چڑ ها دیا۔ اس طرح اللہ تعالی نے یہودکا شران تک ندی بینے ویا۔

مجد دصدي ششم حفزت حافظ ابن كثير كي تفسير

(۲) (ابن کیرص ۳۱۵ آل عمران آیت نمبر۵) پرانموں نے بھی لکھا ہے کہ حضرت عسیٰ علیدالسلام کوآسان پر لے جایا گیا۔اوران کی جگداس غدار مخض کوسولی دی گئی۔ جس کی شکل حضرت علیدالسلام کی طرح کردی گئی تھی۔

(۳) حضرت مجد دصدی تم امام جلال الدین سیوطی نے فرمایا کہ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کو آت کی سے السلام کیا۔ گران تھام کیا۔ گرانلہ تعالیٰ نے بیتد بیرکی کہ ان کوآسان پراٹھالیا اور ایک اور آوی کوان کی شکل پر کردیا۔ جس کوسولی دے دی گئی۔ (جلالین ۲۰۵۰ آل عران ۵۴۰)

(۴) یکی تغییر مجد دصدی دواز دہم حضرت شاہ ولی الله دہلوئ نے کی اور فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجھ کرفل عیسیٰ علیہ السلام مجھ کرفل کردیا گیا۔ مسلی علیہ السلام کوخدانے آسان کی طرف اٹھالیا۔اور دوسرے آدمی کوعیسیٰ علیہ السلام مجھ کرفل کردیا گیا۔

اب ان مجددین کی تغییر کوچیج نه مانے والا کیے مسلمان ہوگا؟

آیت نمبر ۱۳۰۰ اس آیت میں الله تعالی نے اپنی تدبیری تفصیل بتا کر حضرت عیسی علیه السلام کو اطمینان ولایا۔ وافقال الله یاعیسیٰ انبی معوفیک و دافعک البی و مطهرک من الله یت کفر و او جاعل الله ین اتبعوک فوق الله ین کفر و البیٰ یوم القیامة نم البی موجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیه تختلفون ( آیت نمبر ۱۵۵ ل عران) جب کها الله نے اے عیسیٰ میں تم کو پوری طرح اپنی طرف اٹھاؤں گا اور کافروں یہ باک کروں گا اور تمارے بعین کوکافروں پر (قرب) یوم قیامت تک عالب رکھوں گا۔ پھر میرے یاس آؤگاور میں تمار سے درمیان فیعلہ کروں گا۔

یہاں بھی مرزا قادیانی کی جہالت آپ پرخوب واضح ہوجائے گی۔ کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے متوفیک کا معنی کیا ہے۔ '' میں تجھے موت دوں گا۔'' بھلا یہ بھی کوئی آلی ہے کہ یہودی تو کہیں ہم اس کوآل کرتے ہیں اور اللہ تعالی آلی دیتے ہیں کہ بیں موت دوں گا۔ یوں تو اور ڈرانا اور پریشان کرنا ہے۔ متوفیک کے معنی میں ان مجددین کے اقوال ملاحظہ فرما کیں کہ جومرزا کیوں کے ہاں بھی مسلم مجدد ہیں۔

ايك مجدد كى تفسير

اس آیت کامتی اور مطلب مجدوصدی شیم امام راز گا (تغییر کیبر ج ۸ می ۲۷ کا ۱۵ آل عران آیت کامتی اور مطلب مجدوصدی شیم امام راز گا (تغییر کیبیر ج ۲ می ۲۷ کا ۱۵ آل عران آیت ۵۵ ) میں وہی لکھتے ہیں جوہم نے بہاں بیان کیا۔ اے بیٹی میں تیری عمر معنی ہیں اخذا ایشی وافیا۔ یعنی کی چیز کو ہر لحاظ ہے اپنے قابو میں کر لیما۔ اے بیٹی میں تیری عمر بلکہ مخیم آسان کی طرف اٹھا اور گھر کو اس کے قابو میں آنے سے بچالوں گا۔ اللہ تعالی کو معلوم ہو کہ دور آبو میں آنے سے بچالوں گا۔ اللہ تعالی کو معلوم ہی کہ دور آبھائی گئی معلوم ہو کہ دور آور جسد دونوں آسان کی طرف اٹھائے گئی۔ اگر کہا جائے کہ جب تونی کے معنی پوری طرح قابو کر لیما ہے تو پھر اس کے بعد رافعک کئے۔ اگر کہا جائے کہ جب تونی کے معنی پوری طرح قابو کر لیما ہے تو پھر اس کے بعد رافعک کیے۔ اگر کہا جائے کہ جب تونی ہے۔ ایک بموجہ م آسان کی طرف اٹھا لینے سے۔ ورافعک ایک فرمور تیں ہے۔ ایک بموجہ م آسان کی طرف اٹھا لینے سے۔ ورافعک نے دوسرے میں کہ معنی کردیا۔ '(یہ سارا بیان حضرت امام دازی کا تھا)

وسرے مجدد کی تقسیر

امام جلال الدين سيوطيٌّ جوقاد ياني له موري دونوں كے ماں مجد دمدى ثم بيں -اوران كواس درجه كا آ دى سجمتے ہيں كہوہ'' متازع فيەمسائل ميں آنخصرت ملك ہے بالمشافه پوچھ ليتے تنے ''(ازالہ او ہام صا۵افزائن جسم ۱۷۷)ووفر ماتے ہيں -

یاعیسی انی متوفیک (قابضک) ورافعک الی ومن الدنیا من (تغیرهالین ۱۵۳ ل عران آیت نمبره) موت در موت در می در در می در در می در می

ہم نے قرآن پاک کے وہ معانی کیے جن کی تائید دوسری آیت بھی کرتی ہیں۔ پھر حضور مالی ہے۔ ہم کے فرائی ہیں۔ پھر حضور مالی ہے ماکر نزول میسی ابن مریم کا ذکر کرتے ہیں۔ جو بلحاظ اصول ندکورہ ظاہر پر محمول ہے۔ پھر صحابی نے بہن مایا اور دومجد دوں کی تغییر مجمی آپ کے سامنے ہے۔ محر مرزائی ایک بی

میں الله تعالی بطورا حسان کے جتلائمیں مے؟ پس

نؓ نے کیالکھاہے وہ س کیجے۔ بین رازیؓ نے (تغییر کیرس ۲۹ تا ۲۰ ت ۴ جز نمبر ۸ فریر توقل کی تیاری تھی اور خدا کی قد بیر یہ تھی کہ وزن سے آسان کواٹھا لے گئے۔ اور ایک اور سکو یہودیوں نے سولی پر چڑھادیا۔اس طرح

بر ت نمبر۵۳) پرانھوں نے بھی لکھا ہے کہ حضرت ن کی جگہ اس غدار مخض کوسولی دی گئی۔ جس کی ں

ین سیوطی نے فرمایا کہ یہود نے عیسیٰ علیه السلام بیرکی کمان کوآسان پراٹھالیا اورا یک اورآ دمی ۔ (جلالین ص۵۳، آلِ عران ۵۳)

، شاہ ولی اللہ دہلوگ کے کی اور فر مایا کہ حضرت یا۔اور دوسرے آ دمی کوعیسیٰ علیہ السلام سمجھ کرفش

والاكييم سلمان بوگا؟ تدبير كي تفصيل بتا كر حفرت عيسي عليه السلام كو يوفيك و دافعك الى و مطهرك من فوق اللاين كفروا الى يوم القيامة ثم أ يه تختلفون ((أي بي نبر ٥٥ آل عمران) پورى طرح الني طرف اللاول كا اور كا فرول پر (قرب) يوم قيامت تك غالب ركھول كا۔ فيعله كرول كا۔ رث لگاتے چلے جاتے ہیں۔اوراس مقولے پڑل کیے ہوئے ہیں۔'' کہ جمو ف اتنا بولو کہ اس کے مج ہونے کا کمان ہونے گئے۔ مرز ائی ہلدی کی گرہ لے کر پنساری بننے کی کوشش کر سے ہیں۔اور خاص کر این عباس کے معتی کو لے کرلوگوں کو دھو کہ دیسے ہیں اس لیے ہم چاہتے ہیں کہتو تی کے معتی اور صفرت این عباس کی تغییر پر ذراتفصیلی روشنی والیں۔

لفناتوني كالحقيق

اب ان مجددین کے مقابلہ میں ہم اگریز کے خاص وفادار مرزا قادیانی کی بات کیے مان سکتے ہیں۔

تيسر ميدد كاتغير

الم ابن تيمير ومدى مفتم - ائي كاب "المجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح" ربكي بير -

"لفظ التو في في لغته العرب معناه الاستيفاء والقبض وذالك ثـلثة انـواع احـدها تو في النوم والثاني تو في الموت والثالث تو في الروح والبدن جميعاً فانه بذالك خرج عن هال اهل الارض."

تونی کامتی افت عرب میں استیفا وادر تبض ( یعنی کی چیز کو پورا پورا لے اینا اور اس کو اپنے قابو میں کر لیما ہے) اس کی پھر تین قسمیں ہیں ایک نیند کی تونی ایک موت کی تونی اور ایک جسم اور دونوں کی تونی اور عیمی علیه السلام ای تیسرے طریقہ سے اہل زمین سے جدا ہوگئے ہیں۔ موگئے ہیں۔

قرآن پاک اور لفظاتونی

قرآن پاک میں لفتاتونی بائیس مقامات پرآیا ہے۔ اگرتونی کا حقیقی معنی بقول مرزا غلام احمد قادیانی کے موت دینے کے مانے جائیس تو بعض مقامات پر معنی بی تبیس بنآ (۱) الله یتو فی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منا مھافیمسک التی قعنی علیھا الموت ویوسل الاخوی الی اجل مسمیٰ ۵ (الزمرآیت نبر۲۳)

۲۲ مل کے ہوئے ہیں۔'' کہ جموث اتنا ہولو کہ اس کی کی گرہ لے کر پنساری بننے کی کوشش کرتے گوں کو دھو کہ دیتے ہیں اس لیے ہم چاہتے ہیں ڈراتفصیلی دوشی ڈالیں۔

ن كى يركو بورا بورا قابوكر ليمايا بورا بوراك ن دى بجود ومحددين فيان كرديا\_ كريز كم خاص وفادار مرزا قادياني كى بات

ب"الجواب الصحيح لمن بدل دين

معناه الاستيفاء والقبض وذالك وفي الموت والثالث تو في الروح إهل الارض."

ف ( بینی کسی چیز کو پورا پورا لے لیما اور اس ایں ایک نیند کی تو فی ایک موت کی تو فی اور ای تیسرے طریقہ سے الل زمین سے جدا

پرآیا ہے۔اگرتونی کاحقیق معنی بقول مرزا مخل مقامات پرمعنی بی نہیں بنرآ کئی لم تمت فی منا مھافیمسسک کی اجل مسمیٰ ہ (الزمرآیت نبر۴۳)

الله تعالی قابوکر لیتا ہے۔روحوں کو ان کی موت کے وقت جومری نہیں ان کو قابوکر لیتا ہے۔ نیند میں پھر جن کا فیصلہ موت کا کیا اس کوروک دیتے ہیں اور دوسری روحوں کو واپس کر دیتے ہیں مصین میعاد تک۔

اگرموت دیتا مراولیس تومعنی به ہوگا کہ اللہ تعالی روحوں کوموت دیتے ہیں حالانکہ بیفلا ہے، بلکم معنی بدہے کہ اللہ تعالی روحوں کو قابو کر لیتے ہیں موت کے وقت بھی اور نیند کے وقت بھی۔

(۲) هو اللى يتوفاكم باالليل ويعلم ماجرحتم باالنهاره. (آل عران آيت نبر ۲۰)

" خداوه ب جوتم کورات کے وقت قابوکر لیتا ہے اور جوتم دن کوکرتے ہواس کو جانتا

ہے۔'' یہاں بھی توفی سے مراونیند ہے در ندلازم آئے گا کہ دات کوسار سے لوگ مرجایا کریں۔ (سو) والسذیسن میسوفون منسکم البقرة (اوروه لوگ جوتم میں سے اپنی عمر پوری کر لیتے جیں) جب قر اُت زبر کے ساتھ ہوتو پھر یہاں موت دینے کے معنی بن بی نہیں سکتے ور نہ معنی نہ ہوگا جولوگ اپنے کوموت دیتے ہیں۔

تو فی کا اصلی اور انتوی معنی توبیہ ہوا۔ اور چونکہ موت میں بھی روح قابو (قبض) کی جاتی ہے اس کے اس کو تو فی کہددیتے ہیں۔ اس طرح نیند میں بھی روح کو ایک طرح قبض کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس کو بھی تو فی کہدویا جاتا ہے۔ مگر اصلی معنیٰ کے سواباتی معانی کے لیے قریب اور دلیل کی ضرورت ہوتی ہے جیسے قرآن پاک کی بعض دوسری آیات میں قریبے موجود ہیں۔ جن کی وجہ سے وہاں موت کا معنی ہوتا ہے۔

أيك مسئله

باتی رہایہ سئلہ کہ کسی لفظ کا استعال زیادہ تراس کے اصلی معنی کی بجائے شرع معنی یا عرفی معنی یا عرفی معنی استعال نہ عرفی معنی میں بدلفظ بھی استعال نہ موگا، یہ قطعاً غلط ہے۔

المل حال

مثلاً صلوٰ ق کے معنی دعا کے ہیں، محرشری اصطلاح میں صلوٰ ق ایک خاص عبادت ہے جس میں رکوع اور مجدے وغیرہ ہوتے ہیں اور قرآن پاک میں اس اصطلاحی معنی میں سینکڑوں ~ - 1

جگرسلوة كااستعال جوتار بتا ب\_مثلاً قرآن پاك يس ب\_وصل عليهم ان صلوتك سكن لهم o (التوبنبر١٠٣)

'' اور آپ ان کے لیے وعا کریں اس لیے کہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ۔''

دوسری مثال

ای طرح زکوة کالفظ ایک خاص معنی میں زیادہ استعال ہوتا ہے لینی مالی عبادت کا ایک مخصوص طریقہ کر اصلی معنی میں بھا ہوگ استعال ہوتا ہے۔ مثلاً وحساناً من لدنا . وزکونة O و کان تقیاط (سورہ مریم ۱۳)

''اور بچی علیه السلام کوہم نے اپنی طرف سے شوق دیا اور سخرائی اور تھا پر ہیزگار۔''
یہاں زکو ۃ اپنے اصلی معنی پاک میں مستعمل ہوا۔ یعنی سخرائی اور پاکیزگی۔ اس
طرح تو فی کا لفظ ہے، زیادہ تر اس کا استعال روح کوقیض کرنے میں ہوتا ہے، چاہے نیندگی
صورت میں ہویا موت کی صورت میں، لیکن بھی اس کا استعال روح اور جسم دونوں کے قیض
کرنے میں بھی ہوتا ہے اور بہی اس کے اصل معنی ہیں۔ یعنی: احملہ المشیبی و افحیا۔ (کمی چزکو
پوری طرح قابوکر لینا) جیسے کہ المل لفت اور مجددین نے کہا ہے۔

ایک مرزانی دهکوسله اوراس کاجواب

مرزا قادیانی اوراس کے پیرد کہددیا کرتے ہیں کہ تونی کا فاعل خدا ہواور مفعول کوئی ذی روح ہوتو اس کا معنی قبض روح اور موت ہی کے ہوتے ہیں۔ یدایک دھوکہ یا ڈھکوسلہ ہے۔ ہم کہتے ہیں تونی کا فاعل خدا ہو مفعول ذی روح ہواوراس کے بعدر فع کا ذکر ہوتو تونی کا معنی جم وروح دونوں کا اٹھایا جانا مراد ہوتا ہے۔

ایک اور دھوکہ

مرزائيوں بلكه خود مرزا غلام احمد قاديانى نے حضرت ابن عباس كے اس قول سے مسلمانوں كو بردا دھوكہ دينے كى كوشش كى ہے كہ انھوں نے بخارى بين "متوفيك" كامعنى "مميتك" كيا ہے۔ بيد قطعاً محميتك" كيا ہے۔ بيد قطعاً دھوكہ اور غلط ہے كہ حضرت عبداللہ بن عباس نے "متوفيك" كامعنى" مميتك" كيا ہے۔ بيد قومت كيا اور وعدہ ہے كہ جس تجھے تونى كر كے اپنى طرف اٹھاؤں گا۔ اب بيات كہ بيد وعدہ كب خدا

نے پورا کےمطاب

پوری نکل وعده تھا.

نجى اس

والايوا

حکامطا طرف قائل:

جلال

ابنء زمانه!

**b** ::

لتوا

~**.** 

ٹابت کے،

ثابر: ہوکر

قرآ

نے پوراکیا ہم کہتے ہیں کہ جب وہ سولی پر چڑھانے کا ارادہ کرنے گئے۔اللہ تعالیٰ نے وعدہ کے مطابق ان کو پوری طرح قبض کرے آسان کی طرف اٹھالیا۔ مرزائی کہتے ہیں کہ پوری پوری تعلیف اور ایڈاؤں کے بعد سال گزار کرموت دی۔موت تو ہر محض کو دی جاتی ہے یہ کیا وعدہ تھا۔ کیا اللہ تعالیٰ کے شایان شان بھی تھا۔

تسکین اما تت کے حقیقی معنی صرف مار نا اور موت دینانہیں بلکہ سلانا اور بے ہوش کرتا بھی اس میں داخل ہے۔

(دیمورزاغلام احرقادیانی کی کتاب از الداد بام حصد دم ۹۴۳ ، خزائن جساس ۲۲۱) تومعنی بیر ہوا کہ اے عیمیٰ میں تجھے سلا کریا ہے ہوش کر کے آسان کی طرف اٹھانے والا ہوں ۔ تو اب تمام آیات اور تغییرین ایک طرح ہوگئیں۔

دوسری ہائت ہیہ ہے کہ اگر ممینک کا معنی وہی موت دینے کے لیے جا کیں تو ا کا مطلب میہ ہے کہ اے عینی میں تجھے موت دوں گا پہنیں دے سکتے اور فی الحال آسان کی طرف اٹھا تا ہوں اور ان لوگوں ہے تم کو پاک کرتا ہوں۔ گویا آیت میں وہ تقدیم وتا خیر کے قائل میں کہ موت میں دوں گا،لیکن بعد میں اور فی الحال تم کواٹھا تا ہوں۔

یہ معنی ہم اپی طرف ہے ، مرزائیوں کی طرخ نہیں کرتے بلکہ مجد دصدی تم امام جلال الدین سیوطیؒ نے خود حضرت ابن عباسؒ ہے روایت نقل کی ہے کہ تابعی ضحاک حضرت ابن عباسؒ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ مراواس جگہ رہے کہ بیں تجھے اٹھاؤں گا اور پھر آخری زمانہ میں فوت کروں گا۔ (درمنثور)

ای طرح مجد دصدی دہم حضرت علامہ محد طاہر مجراتی مصنف مجمع المحار نے فرمایا کہ: انسی متوفیک ورافعک السی علمی التقدیم و التاخیر ویجیشی اخو الزمان لتواتیو خبیر النزول. '' بیمتوفیک اور رافعک الی تقدیم و تا خیر کے ساتھ ہیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آئیں گے۔ کیونکہ ان کے زول کی خبر متواتر ہے۔''

امام رازی نے تفسیر کبیرج دوم سورہ آل عمران میں لکھا ہے کہ یہاں واؤ سے ترتیب فابت نہیں ہوتی کہ پہلے وفات ہو پھر رفع ، بلکہ آیت کا مغہوم ہے ہے کہ اللہ تعالیٰ بیکا م کریں علی ، باتی کب کریں علی ہی کس طرح کریں عے ؟ توبیہ بات دلیل پر موقوف ہے اور دلیل سے فابت ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور حضورت یہ بات فابت ہے کہ وہ نازل ہو روجال کوئل کریں ہے۔ پھران کو اللہ تعالیٰ اس کے بعد وفات دیں مے ۔ اور یہ تقذیم و تاخیر قرآن میں بہت ہے مثلاً

ك م ب- وصل عسليهم ان

ل کیے کہ آپ کی دعاان کے لیے باعث سکون

ي زياده استعال موتاب يعنى مالى عبادت كا استعال موتاب مثلاً وحسا سأ من لدنا.

سے شوق دیا در سخرائی اور تھا پر ہیزگار۔'' ستعمل ہوا۔ بین سخرائی اور پاکیزگی۔ اس 7 کوتبش کرنے میں ہوتا ہے، چاہے نیندگ س کا استعال روح اورجیم دونوں کے قبض بل۔ بینی:اخلہ الشیبی وافیا۔ ( کمی چیز کو نے کہا ہے۔

تے ہیں کرتونی کا فاعل خدا ہوا ورمفعول کوئی کے ہوتے ہیں۔ یہ ایک دھوکہ یا ڈھکوسلہ کے ہواور اس کے بعدر فع کا ذکر ہوتو تونی کا

نے حضرت ابن عباس کے اس قول سے مول نے حضرت ابن عباس کے اس قول سے مول نے بخاری میں ''متوفیک'' کامعنی ۔ میقطعاً میں ۔ میقطعاً توفیک'' کیا ہے۔ میقو ماؤں گا۔اب میر بات کہ میدوعدہ کب خدا

(۱) یا مریم افنتی لوبک واسجدی واد کعی: (آل عمدان ۳۳)
"اےمریماپٹے رب کی عمادت کراور بجدہ اور دکوئ کر۔"
تو یہاں سے میٹا بت نہیں ہوتا کہ دکوئ سے بجدہ پہلے کرے۔ کیونکہ بجدے کا ذکر پہلے آگیا ہے۔

يرموجودندتن

پرجان ند<u>نک</u>نے

<u>مے</u> کہ بیں \_

(۳)

کیکون مخصر کیکون مخص

(m)

رافعك كالقظ

شانسب۔

; (a)

انی متوفیک ف

اس ونت وا

آ بت نمبرهم

عيسىٰ ابر

اختلفوا فيا

رقعه الله اأ

ہے اور بیہ۔

انھوں نے ا

اس میں اخد

ہے۔مرف

كيا بلكداس

عليدالسلام كأ

(۲) اس طرح "واوحینا الی ابراهیم و اسمساعیل واسحاق و یعقوب و الامباط وعیسی و ایوب و یونس و هارون و آتینا داؤد زبودا."(موروناء ۱۲۳) اس آیت بین بحی واؤست ترتیب تابت نیس بوتی کیونکه معزت میسی علیه السلام ندکود

باتی انبیا علیم السلام سے بعد میں آئے ہیں۔ مرآ بت میں ان کا فر پہلے ہے۔

(٣) اگر ہم کہیں کہ یہاں زید عر، بکراور خالد آئے تواس کا یہ منی میں کہ پہلے زید آیا مجر عرآیا پر بکراور آخر میں خالد آیا۔ واؤ ترتیب کے لیے نیس ہے۔مطلب یہ ہے کہ یہ سب حعرات آئے۔ باقی کس طرح اور کس ترتیب سے آئے اس کا ذکر نیس ہے۔

مطلب یہ ہوا کہ حضرت این عباس کے نفظوں کامعنی موت دینا تی لے لیس تو بھی وہ حیات سے کے قائل ہیں ۔ حیات مسے کے قائل ہیں اور آیت ہیں تقتریم و تا خیر کے قائل ہیں ۔

چندنگات اور سوالات

(۱) جب تونی کے بعد رفع ہوااور رفع کا وقوع بھی بعد میں ہوتواس کامعنی یقیناً موت نہ ہول کے۔الی کوئی مثال نہیں ہے۔

(۲) اس سے پہلے کی آیت میں ہے کہ یہودیوں نے بھی تذہیر کی اور اللہ تعالی نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالی نے بھی تدبیر فرمائی اور اللہ تعالی کی طرح کون بہتر تدبیر کرسکتا ہے۔ اب آپ فرمائیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی تغییر مان لیں اور متوفیک کا مفہوم ہم تیرہ سو برسوں کے مجددین ومحدثین کے مطابق نہ لیں تو پھر کس کی تدبیر غالب آئی۔ یہود کی یا خدا تعالی کی، بقول مرزا غلام احمد قادیانی کے یہود نے دھزت میسی علیہ السلام کو پکڑوایا، غداق اڑایا، منہ پر تھوکا، منہ پر طمانچ مارے، سولی پرچ شایا، ان کے اعضا میں پینی شونگیں اور جو پچھ کر سکتے تھے کیا۔ آ خرکار مراہوا ہجھ کو سولی سولی سے اتارا۔ حالا نکہ ان میں ابھی جان تھی۔ خفیہ علاج کیا گیا وہ بھی اور خم اجھے ہونے کے بعد ماں سمیت وہاں سے چلے گئے اور دو ہزار سال پہلے کے جنگلوں، محراؤں، دریاؤں، میر باب نوں کو طے کرتے کرتے افغانستان پنچے۔ خدا جانے کس طرح پھر پنجا ب آئے۔ کی نہ کی طرح سری تکر جانچ دہاں ساری عمر گمتا می میں گزاری اور مرسے۔

لعي: (آل عمران:٣٣) ع مجده ملے کرے۔ کیونکہ مجدے کا ذکر

> أسمساعيل واسحاق ويعقوب آلينا داؤد زبورا. "(سوره ناء:١٦٣) موتى كيوتكه حضرت عيسى عليه السلام ندكور ان كاذكر يملي بـ يرتواس كاليمعي نيس كريهل زيدآيا بمر لے ہیں ہے۔مطلب یہ ہے کہ بیرب

اوردکوع کر۔''

ة اس كاذ كرنيس بـ ں کامعی موت دیتا ہی لے لیں تو بھی وہ ائل ہیں۔

ى بعد من بوتواس كامعنى يقييناً موت نه

) نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہے۔اب آپ فرمائیں کدا گرمرزاغلام رہ سو برسول کے مجددین ومحدثین کے را تعالیٰ کی ، بقول مرز اغلام احمه قادیا فی رایا، منه پرتھوکا، منه پرطمانچے مارے، فاكر كت تع كيا- آخر كارم ا مواسجه كر ج کیا گیاوہ فی گئے اور زخم اجھے ہونے مِبِلَے کے جنگلوں ،صحراؤں ، دریاؤں ، المن طرح فير بنجاب آئے - سى ندكى دم محے۔

يبود يول نے اپن طرف ئے ل كے ان كوفتى قراردے ديا، عيمائول كوجوموقد يرموجودند تنع يقين دلا ديا ، جنمول نے كفارے كاعقيده كمر ليا۔ الله تعالى اثنائى كرسكے كرسولى برجان نه <u>نکلن</u>دی۔

کیا پی فدا تعالی کی بہترین تد بیرتی ، مجرای تدبیر کا قیامت کے دن احسان جا کیں مے کہ یس نے بن اسرائیل کوتم سے روکے دکھا کیا بھی روکنا تھا؟

(m) کیاموت کے بعد اوروں کا رفع روحانی نہیں ہوتا۔ اس می معرب عیلی علیا اسلام کی کون ی تحقیص ہے۔

اگرمتونیک کامتی موت دیا ہے اور رافعک کامتی یکی روح کا اشانا ہے تو پھر رانعک کا لفظ زا کداور بے سود ہو جاتا ہے جس سے قرآن کی بلافت قائم نیس رہتی۔ جس ک شان سب سے اعلی وارخ ہے اور شربی میں ایا ہوتا ہے۔

خدا تعالی کی یہ تد بیرتو فتنر ملیب کے وقت کے لیے تعی ای وقت کی تعلی کے لیے انی متونیک فرمایا گیا\_مرزاغلام احدقادیانی کےمطابق بدرفع روسانی اس وقت موااورموت اس وقت واقع موئى جكرتمام طرح كى تكاليف كزر بكي تيس \_ الميحى تىلى دى كالا

#### آيت نمبرهم

وبكفرهم وقولهم على مريم بهتانا عظيمان وقولهم انا قتلنا المسيح عيسسي ابسن مسريسم رصول الله وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهمط وان الذين اختلفوا فيه لفي شك منه ط مالهم به من علم الا اتباع الطن وما قتلوه يقيناً ٥ بل رفعه الله اليه وكان الله عزيز احكيما ٥ (سوروالسام: آيت ١٥٨١٥٥)

"(اورہم نے ان يهود يرلعنت كى )ان كے كفراور مريم ير بزاببتان باعد صنے كى وجه ے اور یہ کہنے کی وجد سے کہ ہم نے سے این مریم کول کرڈ اللے جواللہ کے رسول ہیں۔ مالا مکہ انھوں نے ان کو نہل کیا نہ سولی بر چ حایا۔البندان کے لیے (ایک آ دی) مشابہ کردیا۔اور اس میں اخلاف کرنے والے (خود) شک سے اعد ہیں۔ان کواس واقعد کا کوئی قطع علم میں ہے۔ صرف ظن (مخمین) کی پیروی ہے۔ اور انموں نے اس کو (عیسیٰ علیدالسلام) يقينا كل نبيل كياً بلكه اس كوالله تعالى في المين الموالية المارالله بوع عالب اور حكمت والع جيل ـ''

اس آیت کریمہ نے اصل مسلے کا بالکل فیعلہ کردیا کہ نہ تو یہود یوں نے حصرت بیسی عليه السلام كول كيا ورندى سولى يرها بالكه الله تعالى فان كواني طرف الماليا- انماكر بجال

ممنامی کی م

مجددينام

د واور نهل ۱۹ اور نهل

ہوئی کہ یہ

مميار (تنبي

تغييرجلاك

(۲) :''شانھوں

**(m)** 

. فدرت اور

كالمرف

اس میں کوا

وجهان سيخ

د *\_ کرقل* 

(1)

مرزاغلام احمد قادیانی بمعی کہتے ہیں کہروح کواٹھایا بمعی کہتے ہیں اٹھانا بمعنی عزت دی۔ بھلاآ پخودغورکریں۔

(۱) کرقرآن پاک بین ای ذات کا اتفاف کا ذکر ہے جس کے قبل کا یہودی دعویٰ کرتے ہے۔ یہ کا یہودی دعویٰ کرتے ہے۔ یا جم اور روح دونوں پر آل کا فعل واقع ہوتا تھا۔ اس سے صاف وصریح معلوم ہوا کرفع اس کا ہوا جس کو وہ قبل کرتا یا سولی پر چڑھا تا چاہتے ہے۔ اور حضرت عیمیٰ علیدالسلام کا جم اور روح دونوں تھے۔ صرف روح نتی ۔

(۲) وما فتلوه وما صلبوه ادر پحر وما فتلوه میں جبتمام خمیری حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف راجع نہیں۔ السلام کی طرف راجع نہیں۔

(۳) بات بیمی قابل غور ہے کہ رفع کا ذکرای دفت کا ہے جس دفت وہ قبل کرنا چاہتے ہے۔ تھے۔مرزاغلام احمد قادیانی روح کارفع مراد لے کر ۸سال بعد تشمیر میں رفع روحانی کہتے ہیں۔ ایس کا راز تو آپیدومر دال چنیں کنند

(٣) یبود مطلق قل کے قائل نہ تھے، بلد وہ سولی پر پڑھا کرسولی کے ذریعے قل کے قائل علیہ دوسولی پر پڑھا کرسولی کے ذریعے قل کے قائل تھے۔ تو جب اللہ تعالی نے فرمایا' وہا فعلوہ و ما صلبوہ'' تو اس کامٹن یہ ہوا کہ ان یہود ہوں نے ان کو قل نہیں کیا۔ اور نہ بی سولی پر پڑھایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا ترجمہ یوں ہے کہ نہ ان کو قل کیانہ سولی پر قل کیا۔ ( کتا بحد اترجمہ ہے )

(۵) آیت میں ہے کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ ہر تقلند جاتا ہے کہ بل کے بعد والی بات بل سے پہلے والی بات کی ضد ہوتی ہے۔ جیسے کہا جائے کہ زید لا ہور نہیں گیا بلکہ سیالکوٹ گیا۔ یا یوں کہیں زید مسلمان نہیں بلکہ مرزائی ہے تواس کا بھی معنی ہے کہ دوسری بات پہلی بات کے خلاف ہے۔

ابالله تعالى كايدفر مانا كدان كولل نبيل كيا بكديش في المي طرف الخاليا توية بى مح موسكتا به كرفع جسمانى مراد مو ورندمرز اغلام احمد قاديانى كامتى يد موگا كدانموں في تل منهم كيا بكدالله تعالى في ان كوموت دے دى توقتل اور موت ميں كوئى تضاد نبيل ، كيونكه قبل ميں محموت موتى ہے۔ اس " بل "في مرتائيوں كا بل تكال ديا ہے۔ سب جانت بيل كه تل ميں ميں محموت خدائى ديا كرتے بيل قوال كيا مطلب مواكدانموں في تحريق نبيل كيا بكدخدا في موت خدائى ديا كرتے بيل قوال كا كيا مطلب مواكدانموں في تحريف كيا بكل خدا في موت دے دى۔

(۲) آیت سے معلوم ہوتا ہے کو آل کے ارادے کے وقت خدا تعالی نے ان کواپی طرف

اٹھا کر بچالیا۔اور مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں کہاس واقعہ سے ۸۸سال بعد سری تکرمیں مکمنا می کی موت مرے۔(معاذ اللہ)

مجدوین امت کے بیانات

(۱) اس آیت کریمہ کی تفسیر ش مجد دصدی تم امام جلال الدین سیوطی قرماتے ہیں۔
داور فقل کر سکے۔ یہود معزت عینی علیه السلام کو اور نہ چانسی پر بی افکا سکے۔ بلکہ بات یوں
ہوئی کہ یہود کے لیے معزت مسے علیه السلام کی هیمیه بنا دی می اور وہی قتل کیا حمیا اور سولی دیا
عمیا۔ (تفسیر جلالین م ۱۹)

تغييرجلالين زبرآيت كريمه

(۲) مجدد صدی سیز دہم حضرت مولانا شاہ عبدالقادر دہلوگ اسپنے ترجمہ میں فرماتے ہیں کہ ""ندانموں نے حضرت عسیٰ علیہ السلام کوتل کیانہ مولی چڑھایا۔" (ترجمہ شاہ عبدالقادر ہس ١٣٢)

(٣) ''و کان الله عزیر حکیما ط"اس پرآیت ختم کردی کی که الله تعالی کو کمال قدرت اور کمال علم حاصل ہے تو الله تعالی نے متنب فرمایا کیسی علیه السلام کا دنیا ہے آسانوں کی طرف اٹھا تا۔ اگر چہ آومیوں کے لیے تعذر رکھتا ہے۔ گرمیری قدرت و حکمت کے لحاظ ہے۔ اس میں کوئی تعذر نہیں ہے۔ یہ تغییر حضرت امام رازی مجدد صدی ششم نے بیان فرمائی ہے۔ ممال

میلی بات

یہاں پانچ ہاتیں ہیں۔اگرصلیب کامعنی سولی پڑتی کرنا ہے تو سولی پر چڑ حانے کے لیے عرب میں کون سالفظ ہے۔

دوسري بات

یہ کہ آگرسولی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوچ حمایا تھا تو بجائے اس کے کہ لعنت کی وجہ ان کے قبل کے کہ است کی وجہ ان کے قبل کا قول بتاتے ۔ یوں فرماتے (وہ صلبھم) لیمنی ان پر لعنت معفرت عیسیٰ علیہ السلام کوسولی پرچ حمانے کی وجہ سے ہوئی ۔

نيىرى مات

یے یہودی تو قائل ہی اس بات کے تھے کہ ہم نے حضرت عیلی علیدالسلام کوسولی دے کوئل کیا ہے۔ تو پھر و مسافعلوہ کائی تھا۔ و مسا صلبوہ کی کیا ضرورت تھی۔معلوم ہوا کہ دے کوئل کیا ہے۔ تو پھر اس مسافعلوہ کائی تھا۔ و مسافعلوہ کائی تھا۔ و مسافعلوہ کی کیا ضرورت تھی۔معلوم ہوا کہ

یں کدروح کوا ٹھایا بھی کہتے ہیں اٹھا ٹا بمعنی عزت

کے اٹھانے کا ذکر ہے جس کے قتل کا یہودی دعویٰ یا جہم اور روح دونوں پرقتل کا فعل واقع ہونا تھا۔ یا ہوا جس کو وہ قتل کرنا یا سولی پر چڑھانا چاہیے ج دونوں تھے۔صرف روح نہتی۔

ما فعلوہ میں جب تمام خمیریں حفزت عیسیٰ علیہ خمیر کیوں ان کی طرف راجع نہیں ۔

ا ذکرای وقت کا ہے جس وقت وہ قل کرنا چاہتے مکرے مسال بعد تشمیر میں رفع روحانی کہتے ہیں۔ وم دال چنیں کنند

رومنولی پرچ ها کرسولی کے دریائے آل کے قائل ما صلبوہ" تواس کامعتی ہیہوا کہان یہود یوں مرزاغلام احمد قادیانی کا ترجمہ یوں ہے کہ ندان

ن عینی علیدالسلام کوتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعدوالی بات بل سے پہلے والی بات کی گیا بلکہ سیالکوث گیا۔ یا یوں کہیں زیدمسلمان اگیا بلکہ سیالکوث گیا۔ یا یوں کہیں زیدمسلمان مری بات پہلی بات کے خلاف ہے۔

ل کیا بلکہ میں نے اپی طرف اٹھالیا تو بیت ہی فلام احمد قادیانی کامعتی بیہ ہوگا کہ انھوں نے قل قل اور موت میں کوئی تضاد نہیں ، کیونکہ قبل میں اس کا بل تکال دیا ہے۔سب جانتے ہیں کہ قبل کیا مطلب ہوا کہ انھوں نے قبل نہیں کیا بلکہ خدا

ادے کے وقت خدا تعالی نے ان کواپی طرف

1

مرف سولى يرج عان كوملب كيتي بن اور الله تعالى ممل طور يرحقيقت آشكارا كرنا جاج يتعد

چوشی بات

یہ ہے کہ واقعہ صلیب کا ضرور ہوا تھا۔ لا کھوں لوگوں کو علم تھا۔ ایک آ دی کوسولی دی گئی میں میں میں ہولی دی گئی اور مشہور کیا گیا تھا کہ وہ حضرت سے علیدالسلام ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ سولی دی گئی میں اگروہ حضرت عیمی علیدالسلام نہ ہے تو چرکون تھا۔ اس کا جواب قرآن پاک نے دیا "بسل میں۔ شب لهم" کہ ایک شخص پر حضرت عیمی علیدالسلام کی هیچہد ڈال دی گئی ( یکی غدار یہووا تھا) اس کوسولی پرلٹکا کر یفرکروار تک پہنچا دیا گیا۔

بانجويںبات

يب كه بحريح عليه السلام كدهر كئداس كاجواب ديا كياكه "بسل د فعه السله الميه" (الساء،١٥٨) كدان كوالله تعالى في المي طرف المعاليا

آ فریس "عزیزاً حکیما" فرماکرمسلمانوں کے عقیدے کومضبوط سے مغبوط فرمادیا۔

آیت نمبر۵

"وان من اهل الكتاب الاليومنن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا." (التراء،١٥٩).

'' جتنے فرقے ہیں۔اہل کتاب کے سوئیسیٰ علیدالسلام پریفین لاویں مے اس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن ہوگاان پر گواہ''

مطلب یہ ہے کہ اہل کتاب سارے حضرت عیلی علیہ السلام پر ان کی وفات سے
پہلے پہل ایمان لے آئیں مے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں مے۔ اس آیت کریہ
نے تو بہت ہی صفائی سے اعلان کر دیا کہ حضرت عیلی علیہ السلام زندہ ہیں۔ ان کے مرنے سے
پہلے یہود و نصاری ان پر ایمان لا تیں مے ۔ گویا وہ بیبوں حدیثیں اس آیت کی شرح ہیں جن
شی ہے کہ حضرت عیلی سید السلام عادل حاکم (فیصلے کرنے والے) ہوکر تازل ہوں گے،
د جال کولل کریں مے۔ اس وقت اسلام تمام اکناف عالم میں پھیل جائے گا اور جو یہود و نصاری کی علیہ جو د جیں مے۔ سب ان پر ایم ن لے آئیں مے اور ایسے مجزات اور قوصات دیکھنے کے بعد جو

11

اسلامی روایار چوشی اور پانچ (۱) مر کبمی کہتے ہیں

بجانے)کے! محاورہ ہے۔ مدمطلب میں

(۲) ؟ بات پرایمان سےمرزاغلام

ورنہ *مب بھی* خاص کرلیاہے معنی **لی**ومنن

(مرف فوک (۳) پاپر

(غرغره اورنزا کا نامنظور تعا. تعریباً بچاس

تربيبي من مجكور پرايمار

مارتے ہیں کہ، پرائمان کے مخ

(۳) اگر موته" ن*دگ*اما

سوہ میں ہ غرخرے کا ابھار کتاب کوموت

"عندُ موتهِ<sup>"(</sup>

. تعالى ممل طور پرحقیقت آشکارا کرنا جا ہے

ا کوں اوگوں کوعلم تھا۔ ایک آ دی کوسولی دی ام تھے۔ تو سوال پیدا ہوتا تھا کہ سولی دی گئ ا۔اس کا جواب قرآن پاک نے دیا ''ہل م کی هیمیہ ڈال دی گئی ( کئی غدار یہودا تھا)

باكاجواب دياكياكه "بسل رفعه السله انحاليا\_

سلمانول كے عقيدے كومضبوط سے مغبوط

قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم في عليه السلام بريقين لاويس كي اس كي

ت عینی علیه السلام پر ان کی و فات سے ان پر گواہ ہوں گے۔ اس آ بت کریمہ لیے السالام زعرہ ہیں۔ ان کے مرنے سے بول حدیثیں اس آ بت کی شرح ہیں جن کرنے والے ) ہوکر نازل ہوں گے، کم میں میل جائے گا اور جو یہود و نصار کی میں جو ات اور فقو حات و کیھنے کے بعد جو

اسلامی روایات کے عین مطابق تلمور پذیر ہول مے کول ایمان ندلا کیں مے۔اب آپ ذرا چھی اور پانچ یں آیت کا ترجمد الماکر پر حیس۔

(۱) مرزاغلام احمد قادیانی اس آیت کے ترجے اور مطلب میں بری طرح مینے ہیں،
کمبھی کہتے ہیں کہ یہود و نصار کی تو قیامت تک باتی رہیں گے۔ حالا نکہ صور پھو گئنے (بگل
یجانے ) کے بعد کون زعم و رہے گا۔ ایک تمام آجوں میں مراد قرب قیامت ہوتی ہے ور نہ عام
محاورہ ہے۔ مثلاً یہ کہیں کہ مرزائی قیامت تک مرزاغلام احمد کومسلمان ثابت نہیں کر سکتے تو اس کا
میر مطلب نہیں ہے کہ جارا مناظرہ قیامت تک جاری رہے گا۔

(۲) کمی مرزاغلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ مرنے سے پہلے سارے یہود و نصار کی تیج بات پرایمان نے آتے ہیں کو تکہ موت کے وقت ان کو حقیقت مطوم ہوجاتی ہے۔ ان ہا تو ں سے مرزاغلام احمد قادیانی اپنے مریدوں کو قابور کھنے اور سادہ لوگوں کو دھو کہ دیتا چاہتے ہیں۔ ورنہ سب مجھ سکتے ہیں کہ آیت کر یمہ بی (لیسو منن) کے صیغے نے اس بات کو متنقبل کے ساتھ خاص کر لیا ہے کہ آئندہ الیا ہوگا کہ وہ ضرورا کیان لائیں گے۔ گرمرزاغلام احمد قادیانی اس کا متی لیومنن کی جگہ لیومن کرتے ہیں کہ تمام الل کتاب ایمان لے آتے ہیں حالا تکہ یہ گرائمر (مرف نحوے) قواعد کے لیا تا سے بالکل فلا ہے۔

(۳) پھر مرزاغلام احمد قادیائی یہاں ایمان کامعنی وہ ایمان کرتے ہیں جو آخری وقت (شرخرہ اور بزاع کے وقت) کا ایمان ہے جوالیان مقبول نیس جیے فرعون کا ایمان ڈو بتے وقت کا تامنطور تھا۔ حالا تکہ قرآن پاک میں صرف ایک سورة بقرہ میں ایمان یا اس کے مشتقات تقریباً پچاس جگہ ذکر ہوئے ہیں۔ ان سب مقامات پر بلکہ قرآن پاک کی دوسری سینکٹووں جگہوں پرایمان سے مراد ایمان مقبول ہے۔

جب مرزا غلام احمد قادیانی شمی آیت کے معنی میں دھوکہ دینا جاہتے ہیں تو لکھ مارتے ہیں کہ پیلفظ قرآن میں اتن جگہ اس معنی میں استعال ہوا ہے مگر یہاں سینکڑوں مقامات پرایمان کے معنی ایمانِ مقبول سے کر ہز کر کے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

(٣) اگرایمان سے ایمان مردوداورنامتول بی مرادہوتا ہے تو پھر 'نہومنن به قبل موته " نہ کہا جاتا کیونکہ مرنے سے پہلے کا ایمان تو متول ومنفور ہے۔ ہاں موت کے وقت لین فرخ سے کا ایمان مقبول بین ہوتا چاہے تھا کہ ان اہل فرخ سے کا ایمان مقبول نہیں ہوتا تو "قبل موته " کی جگہ 'عند موته " بوتا چاہے تھا کہ ان اہل کا بیا کہ جسی فیج و بلیخ کتاب کموت کے وقت حقیقت کا پتا چل جاتا ہے، حالا تکہ قرآن پاک جسی فیج و بلیخ کتاب دعند موته "نہیں فرماتی بلکہ "قبل موته " فرماتی ہے۔

(۵) مجمى مرزائي آ زليت بين كـ "قبل موقيه" كينميريسي عليه السلام كالمرف راجع نہیں ہاورایک شاذ قرات کا سہارا لیتے ہیں جس میں 'قبل موقعه" کی جگه 'قبل موتهم" آیا ہے، حالاتکہ پہلے تو قر اُت متواترہ کے مقابلہ میں قر اُت شاذہ کا کیا اعتبار ہے جبکہ وہ کمزور ہے۔ پیراگر مان لیا جائے تو اس صورت میں معنی اس طرح کریں مے جوقر اُت متواتر ہے مطابق موں-اس طرح معنی یوں مول مے کہ جب (عیسی علیدالسلام) دوبارہ آئیں مے تو اس وقت کے بیچے ہوئے سارے اہل کتاب اپنے مرنے سے پہلے معزرت عیلی علیہ السلام پر ایمان لے آئیں تھے۔

اور سمعنی ان بیسیوں حدیثوں کے عین مطابق ہے کہ معرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ساری دنیا میں اسلام میں جائے گا۔

(۲) اب آیت نمبر ۱۳ اور آیت نمبر ۵ کو طا کر پھر پر حیس یہاں ذکر بی حضرت عیمیٰ علیہ السلام کا ہے۔ان کو آنہیں کیا۔ان کوسولی نہیں دی۔ان کواللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ان یران کے مرنے سے پہلے تمام اہل کتاب کوائیان لانا ہوگا۔ اوروہ قیامت کے دن ان پر کواہ ہوں مے - تمام ضمیریں حضرت عیسیٰ علیه السلام کی طرف راجع میں آمیں کا ذکر ہے۔ اس مے سوا كوئى اورمعى كرنا قرآن ياك سے نداق كرنے كے مترادف ہے۔قرآن ياك كافيملہ بالكل صاف ہے۔

(4) اب آپ مرزا قادیانی کاتر جمدد کی کرز را لطف اٹھا ئیں۔وہ اس کامعنی (ازالہاوہام طبع اول ص ٢٤٦ خزائن جسم ٢٩١) من يول لكهت بين:

· ' كوئى الل كماب يل سے ايسانيس جو هارے اس بيان فدكوره يرجو بم نے (خدا نے) اہل کتاب کے خیالات کی نسبت ظاہر کیے ہیں۔ ایمان ندر کمتا ہو قبل اس کے جووہ اس حقیقت پرایمان لادے جوسے اپی طبعی موت ہے مرکبا۔''

يهلة مرزاغلام احمدقادياني كاس ترجيكا مطلب يكولى ندسج كااكر بجوبعي جائ تو مرزا ناصراحمداورسارے مرزائی بتا ئیں کہ بدالفاظ جومرزاغلام احمد قادیانی نے ترجمہ میں تھیلے ہیں قرآن یاک کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔ ورنہ پھر حدیث رسول کے مطابق جہم کے لیے تیار ر ہیں۔خودمرزاغلام احمد قادیانی نے لکھاہے کہ''مومن کا کام نہیں کتفبیر بالرائے کرے۔''

(ازالداد ہام حصداول ص ۳۲۸ بززائن جسم ۲۶۷)

اگرایمان ہے تو تیرہ سوسال کے مجددین یا کسی حدیث سے بیمعنی ثابت کریں۔اس آ ب*ت کریر*کا مطلب بالکل صاف ہے۔ ۱۲۸

محمرمناه کے ارشادات بیان الدليا

موته اے حین!

الكتب الاليوا آ سان کی *طرف ا*غ (۲) مجدوم المسيح (٢٥٠/

غرغر ہے اور نزع کیے ہے اور تمام حعزت مسيح كى كوأ

كتاب عفرت رخ (۳) عزر آیت کریمہ پڑھم جن کے نزول کی اوراس طرح الأ

ایک چینچ میر يكون عليهم موت کے وقت! دومرا في خ كما

تقبل موت " كاخمير عيلى عليه السلام كى طرف را جع تين جس مين نقب ل موته" كى جگه نقب ل موتهم" كى محكه نقب ل موتهم " كے مقابلہ ميں قر أت متواتره كرور كه مين مال طرح كريں مے جوقر أت متواتره كے كه حب (عيلى عليه السلام) دوباره آئيں مے تو كاب السلام ير اللہ اللہ ميں عليه السلام ير

ں کے مین مطابق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یکا۔۔۔

۵ کو طاکر پھر پڑھیں یہاں ذکر ہی حضرت عیسیٰ علیہ پنیں دی۔ان کواللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا۔ان کوائیان لانا ہوگا۔اوروہ قیامت کے دن ان پر گواہ ملام کی طرف راجع ہیں آٹھیں کا ذکر ہے۔اس کے سوا لرنے کے مترادف ہے۔قرآن پاک کا فیصلہ بالکل

رو مکی کروز را لطف اٹھا تیں۔وہ اس کامعتی (از الداوہام اکھتے میں:

انیں جو ہمارے اس بیان فرکورہ پر جوہم نے (خدا ارکیے ہیں۔ائیان ندر کھتا ہو۔ قبل اس کے جووہ اس نے سے مرکیا۔''

س زیمی اصطلب بی کوئی ند سمجے گا اگر سمجھ بھی جائے رہا لفاظ جوم زاغلام احمد قادیا نی نے ترجمہ میں مسیطے ۔ دورنہ پھر مدیث رسول کے مطابق جہم کے لیے تیار دائمون کا کام نہیں کر تغییر بالرائے کرے۔''

(ازالدادہام حصداول ص ۱۳۲۸ بزائن جسم ۲۹۷) جهددین یاکی حدیث سے میمعنی ثابت کریں۔اس

مرمناسب معلوم ہوتا ہے کہ حزید وضاحت یا تا تید کے لیے بعض بزرگان سلف کارشادات بیان کردیے جا کیں۔ ام شعرانی (ایوانیت والحواہر ۲۲،۵ ۱۳۲) میں لکھتے ہیں۔
الدلیل عملی نزولہ قولہ تعالیٰ وان من اهل الکتاب الالیومنن به قبل موتلہ اے حیان بنزل ..... والدق انه رفع بحسد لا الی السماء والایمان به واجب.

"اور جب حفرت عيى عليه السلام كنزول كى دليل بيآيت ب "وان من اهل الكتب الاليومن به قبل موته المح حين ينزل ....." اور تن يه كروه جم كساته آسان كى طرف الله الم مح ين اوراس بات يرايمان لا ناواجب ب-"

(۲) محدوصدى مفتم امام ابن تيريًا في كتاب البحواب المصحيح لمن بدل دين المسيح (٢٢صمم) من فرمات بين -

"الالمسؤمنن به میں ایمان نافع مراد ہے جو قبل ازموت ہے۔ موت کے وقت غرخرے اور نزع کے وقت کا ایمان نافع مراد ہے جو قبل ازموت ہے۔ موت کے وقت خرخرے اور نزع کے وقت کا ایمان نیس ہے۔ جس سے بھی انکار کرتے تھے اس میں حضرت سے کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ نہو من منتقبل ہی میں مستعمل ہوتا ہے اور سب اہل کا برحضرت سے علیہ السلام کی وفات سے پہلے ایمان لے آئیں ہے۔''

(٣) حضرت ابو ہریرہ جلیل القدر محالی ہیں۔ انموں نے ایک حدیث بیان کرکے ہیہ آئی کریے ہیں۔ انموں نے ایک حدیث بیان کرکے ہیہ آئیت کریمہ بیں ای سے علیہ السلام کی زندگی کا ذکر کیا ہے۔ جن کے نزول کی خبر سرور عالم مطاقہ نے دی ہے۔ ہزاروں محابیش سے سی نے انکارٹیس کیا۔ اوراس طرح اس مسئلہ پراجماع محابیہ منعقد ہوگیا۔

(بخاري ج ا بم ۴۹۰، باب نزول عيسيٰ بن مريم)

ايك چيلنج

یت کے مسلمان کے معنی کے لحاظ سے قومعنی ٹلاہر ہیں گرمرزائی بتا کیں کہ 'یہوم السقیہ مة یکون علیهم شهیدا" کا کیامعنی ہے وہ کس بات کے گواہ ہوں گے ، حق وناحق کو قوتمام کا فر موت کے وقت پہچان لیں گے ۔ تو وہ کس پر گواہی دیں گے اور کس بات کی دیں گے۔

> دوسرا چیلنج بریس

کیا کسی ایک محدث ، مفسراور مجدد کانام لیا جاسکتا ہے جس نے اس آیت کا وہ معنی کیا

ہوجومرز اغلام احمد قادیانی نے کیا ہے؟ اگرید من مکرت معنی ہوتو مرز اغلام احمد قادیانی کے اس قول کو یا در کلیس کر' ایک نیامتن اپنی طرف کھڑ نا الحاد دوز عرقہ ہے۔''

(ازالداد بام ص ۲۵ منزائن جسم ۱۰۵)

آيت نمبرا

واذقال الله يا عيسى ابن مريم اذكر نعمتى عليك وعلى والدتك اذا يدتك بروح القدس تكلم الناس فى المهد و كهلا (واذ علمتك الكتاب والسحكمة والتوراة والانجيل واذ تخلق أن الطين كهيئة الطير باذنى فتنفخ فيها فتكون طيرا باذنى و ابرئى الاكمة والابرص باذنى واذ تخرج الموتى باذنى واذ كففت بنى اسرائيل عنك اذ جيئتهم بالبينات فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين (المائده:١١)

"اور جب کے گا اللہ اے عیلی بیٹے مریم کے میری مہر پانی یاد کر جوتم پر اور تمماری والمدہ پریش نے گا۔ جب میں نے تمحاری مددون القدس سے گی۔ تم گودیش اور بدی عریش لوگوں سے باتیں کرتے تھے۔ اور جب میں نے تممیں کتاب و حکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی۔ اور جب میں نے تممیس کتاب و حکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی۔ اور جب میں نے تما کراس میں پھونک دیتے تھے تو وہ پریم وہ وہ اتا میرے حکم سے۔ اور جب میں نے بی امرائیل کورو کے دکھاتم سے۔ جب تم ان کے پاس کھلے دلائل لائے تو کا فروں نے ان میں سے کہا ہے تو بس صاف صاف جادو ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے قیامت کا ذکر فرمایا ہے کہ اس دن اللہ تعالی حضرت عینی علیہ السلام پراپ احسانات کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ اور احسانات کے یہ بھی فرمائیں کے کہ میں نے ان کوتم سے رو کے رکھا۔ یعنی دست درازی اور ہاتھوں کو روکنا تو در کنارہم نے ان کوآپ تک جینچے بھی نہ دیا۔ اس میں کمال حقاظت کی تعمت کا ذکر ہے اور اس مصورت میں بیاللہ تعالی کی تعمت اور احسان ہے ورنہ جس طرح مرزا قادیانی نے بیان کیا۔ وہ اکس خدات ہی ہے۔

یمال مرزائیوں نے اعتراض کیا ہے کہ وعدہ عصمت کے بعد رسول اللہ اللہ کا جنگ اور جنگ احد میں تکلیف پیٹی۔ پہلے تو اس کا جواب سے ہے کہ عصمت اور بچاتا اور چیز ہے اور "دکف" بمعنی رو کے رکھنا اور چیز ہے۔ پھر بیرآ بت کر بمہ سورۃ مائدہ کی ہے جو ۵ جحری اور مجری کے درمیان تازل ہوئی۔ مجمع ملی امیر جماعت احمد بیدلا ہور نے اپنی (تغیریان الترآن میں جحری کے درمیان تازل ہوئی۔ مجمع ملی امیر جماعت احمد بیدلا ہورنے اپنی (تغیریان الترآن میں

1100

۳۳۷) میں اس بات دوران سفر ذات مرزائیوں کے مسلم کپس (نزول اُسکے م حضور کو جنگ احد

ملاحظه بول به

اس نے اسرائیل کوتم سے ر طرح رو کے رکھا کر اعشامیں پینیس ٹھو کومر دہ بجھ کرا تار پہاڑوں اور دریاؤ

پهارون اورورياد گئے اورسری گر میر بیداللہ تعالی کی کام دیا۔(اناللہ واناالی کف کامعنی

گف) مودهٔ أ مودهٔ فح

سورهٔ سورهٔ ر سورهٔ ر

النتما

کیاہے۔ قرآن پاک کااڈ چونکہ او

إبن مريم اذكر نعمتي عليك وعلى والدتك لناس في المهدو كهلا (واذعلمتك الكتاب ذتخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها كمه والابرص باذني واذ تحرج الموتي باذني اذجيئتهم بالبينات فقال الذين كفروا منهم ان

مینی بینے مریم کے میری مہر بانی یاد کر جوتم پر اور تماری رىددروح القدس سے كى يم كوديس اور يوى عربي مل في تمين كتاب وحكمت اورتورات والجيل كالعليم شکل میرے تھم سے بنا کراس میں پھونک دیتے <u>تصا</u>قو وہ میں نے تی اسرائیل کورو کے رکھاتم سے۔ جبتم ان ان میں سے کہار تو ہی صاف جادو ہے۔ الى نے قیامت كا ذكر فرمايا ہے كداس ون الله تعالى ت کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ اور احسانات کے بیامجی وکے رکھا۔ لینی دست درازی اور ہاتھوں کو رو کنا تو دياراس ش كمال حفاظت كانعت كأذكر باوراى ان ب ورنہ جس طرح مرزا قادیانی نے بیان کیا۔وہ

س كيا ہے كه وعده عصمت كے بعد رسول السيان كو كا جواب يد بي كم عصمت اور بيانا اور چيز ب اور مربية بت كريمه مورة مائده كى ب جود اجرى اور ي ر جماعت احمد بدلا مور نے اپنی (تغیر بیان القرآن م

٣٣٦) بن ال بات كا اقرار كياب اورفاص كربية يت كريم والله يعصمك من الناس دوران سفر ذات الرقاع غزوه انمار ش نازل موئی تھی جو ۵ جحری میں واقع موا۔ یہ بات مرزائیوں کےمسلم مجد دصدی نم امام سیوطیؓ نے '' تغییر انقان جزواول ۳۲٬۰۳۳ میں کمعی ہے۔ لیں (نزول اُس م ۱۵ افزائن ج۸۸ می ۲۹ میں مرز اتا دیا فی کامیا کھتا کہ وعدہ عصمت کے بعد حضور کو جنگ احدید اللیف کینی تمی بالکل جموث ثابت ہوجا تا ہے۔اب محددین کی رائے

اس می الله تعالی نے اسے احمانات میں مغائی سے یہ بیان کیا کہ ہم نے بی اسرائیل کوتم سے رو کے رکھا۔ جبکہ مرز اغلام احمد قادیانی کے ہاں تو خدا تعالی نے ان یہود کواس طرح رو کے رکھا کدوہ کر کرلے گئے۔منہ رِتھوکا،طمانے مارے۔خال اڑایا،مولى برج حایا، اعضا بیں میخیں شونلیں ، وہ چیخار ہا کہاے خدا تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ پھریہودیوں نے اس کومردہ سجھ کرا تاردیا۔خفیہ علاج ہوا۔ مرہم رکھتے رہے آخراچھا ہوکروہ وہاں سے بھا کے اور پہاڑوں اور دریاؤں ، بیابانوں کو مطے کرتے ہوئے سرحد پنجاب پہنچے۔ پھر کسی طرح تشمیر پہنچ مے اور سری محریل (توبہ کرے) خاموش زعر گی گزار دی اور وہیں مرتھے۔ مرز ائیوں کے ہاں بدالله تعالی کی کامیاب تد بیر تھی اوراس طرح الله تعالی نے یبود کومیسی علیه السلام تک نہیں پینچنے ديا\_(انالله وانااليه راجعون)

كف كامعنى

کف کامعی عربی میں رو کے رکھنے کے ہیں قرآن یاک میں ہے۔ سورة نساءآ يت نمبرا ويسسيكفوا ايديهم سورة تساءآ يت نمبراا من .....فكف ايديهم عنكم مورة نساءاً يت نمبر ٢ يش ..... كفوا ايديهم سوره في آيت نمر ٢٠ يل ..... "وكف ايدى الناس عنكم " سورة في آيت نمبر٢٣ يش ..... "الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم" ان تمام مقامات یس قرآن یاک نے ای کف کورو کے رکھنے کے معنی میں استعال

کیاہے۔ قرآن ياك كااعجاز

چونکدان جگہوں میں ایک دوسرے کا سامنا ہوا یا مقابلہ کی شکل بنی تو الله تعالیٰ نے

فر مایا کہ ہم نے ایک کے ہاتھ دوسرے تک وکہتے ہے روکے رکھے۔ مرحضرت میسی طہالسلام کے قصہ میں بہوداور پولیس سے مقابطے اور آ سے سامنے ہونے کی ٹوبت ہی ہیں آئی اس لیے ''اید ک''نہیں فر مایا کہ ہم نے بنی اسرائیل کو آپ سے روکے رکھا۔ نہ تو وہ آپ تک وانہتے پائے اور نہ بی مقابلے کی صورت پیدا ہوئی۔ ایک صورت اعجاز کی بیجی ہے۔ اب آپ مجددین کی رائے ملاحظ فرمائیں۔

(۱) مجدومدى تهم اما مجلال الدين سيوطى تغيير جلالين زير بحث آيت عن فرمات بن : "وكهلا" يضيد نزوله قبل الساعة لانه رفع قبل الكهولة كما سبق في آل عمران . (جلالين شريف)

"وكلا" بے ثابت ہوتا ہے كيسلى طيدالسلام قيامت سے بہلے نازل ہوں مے اس ليے كدوه كولت سے يہلے بى الله الله على متعد

(٢) مجدومدى تقشم المام فخر الدين رازي (تغير كير ١٦، ١٥، ١٥، ١٥ شرما ٢٠ ين: نقل ان عمر عيسى عليه السلام الى ان رفع كان ثلاثا وثلاثين سنته و ستة اشهر وعلى هذا التقدير فهو ما بلغ الكهولة والجواب من وجهين ..... والثانى قول الحسين بن الفضل ان المراد بقوله وكهلا ان يكون كهلا بعد ان ينزل من السماء فى آخر الزمان ويكلم الناس ويقتل الدجال قال الحسين بن الفضل وفى هذه الاية نص على انه عليه السلام سينزل الى الارض.

'ودنقل ہے جب بیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے ان کی عمر ساڑھے ۳۳ برس تھی۔ (گویا انھوں نے او میرعمر میں لوگوں سے با تیں ٹہیں کیں ) حضرت حسین بن الفعنل فرماتے ہیں کہ مرادیہ ہے کہ نزول کے بعد کہولت کے زمانہ ہیں وہ با تیں کریں گے۔ دو ہزار سال کے بعد بوڑھا نہ ہوتا پھراد میرعمر ہوکر با تیں کرتا ہے وہ لئت ہے جس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنا کیں گے۔ حضرت حسین بن فعنل فرماتے ہیں کہ آیت میں تصریح ہے کہ حضرت عسیٰ علیہ السلام عنقریب زمین پراتریں گے۔''

باتی دوسرا احسان حضرت عیسی علیہ السلام کا پیکھوڑے میں باتیں کرنا یہ کیا مشکل ہے جب جبرائیل علیہ السلام کے پاؤں کے بیچے کی مٹی سے سامری کا پچٹر اجود حات سے بناتھا بول اٹھا، توجو بزرگ پیدا ہی جرائیل علیہ السلام کی پھوٹک سے ہوئے تنے۔ان کا بچپن میں باتیں کرنا کیوں تجب خیز ہے۔ مرز اغلام احمد قادیانی نے تو تکھا ہے کہ میرے اس لڑکے نے دو بارماں کے پیٹ میں باتیں کیس۔خداجانے کہاں کان رکھ کریہ باتیں کی گئیں۔ بہر حال یہ اس

ے زیادہ مشکل ہے۔

آ بت نمبر ۷

واذ قال الله باعيسى ابن مريم أ انت قلت للناس التخلوني و امى الهين من دون الله قال سبحنك مايكون لى ان اقول ما ليس لى بحق ط ان كنت قلته فقد علمته ط تعلم ما نفسى ولا اعلم ما فى نفسك ط انك انت علام الغيوب ط ما قلت لهم الا ما امرتنى به ان اعبلوائله ربى وربكم، وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتنى كنت انت الرقيب عليهم ط وانت على كل شيء شهيد ط ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الماكده: ١٨١٨)

''اور جب کہاں گا اللہ تعالیٰ اے سی بن مریم کیاتم نے لوگوں ہے کہا تھا کہ جھے
اور میری ہاں کو خدا تعالیٰ کے سوا معبود بنالو۔ وہ عرض کریں گے کہ اے اللہ آپ برتر اور شرک

ی پاک ہیں، یہ میرے لیے کیے مکن ہے کہ وہ بات کہوں جس کا کی طرح بھے جی نہیں۔ اگر
میں نے کہا تھا تو آپ اس کو جانتے ہیں۔ آپ میرے دل کی بات جانتے ہیں جس آپ کی
بات نہیں جانا۔ آپ بے فک فیب کی باقوں کو ایجی طرح جانتے ہیں۔ جس نے ان کو وہی
بات کی ہے جس کا آپ نے تھم دیا کہ میرے اور اپنے مالک کی عبادت کرواور جس ان کا
منہ بان (یا گواہ) تھا جب تک ان میں رہا۔ پھر جب آپ نے بھے افعالیا آپ خود ہی تکمبان
(یا گواہ) تھے اور آپ ہر بات کے گواہ (اور واقف) ہیں اگر آپ ان کو عذا ب دیں تو ہی آپ رہے بیا۔
کے بندے ہیں۔ (آپ کو تق حاصل ہے) اور اگر آپ ان کو بخش دیں تو آپ (پوری طرح)
عالب اور حکمتوں والے ہیں۔ (سب کھ کر سکتے ہیں)۔ "

یہاں اللہ تعالی قیامت کے دن کا ذکر فرماتے ہیں۔ یہاں لیے ہیں کو اللہ تعالی جانے نہیں کہ اللہ تعالی جانے نہیں یا حضرت عیسی علیہ السلام (نعوذ باللہ) طرح ہیں، بلکہ الل کتاب کو فیل ورسوا اور لا جو اب کرنے کے لیے ہو جھا جائے گا۔ کو تکہ عیسائی ان کو خدا اس لیے بناتے ہے کہ ان کا خیال تعالی جو اب ہو کہ کو گئر لیا تعا کہ یہ تعلیم حضرت عیسی علیہ السلام نے دی ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضرت عیسی علیہ السلام وی کچھ کہیں ہے جواب میں حضرت عیسی علیہ السلام وی کچھ کہیں ہے جواب میں حضرت عیسی علیہ السلام وی کچھ کھی اس کے حمد اللہ اللہ عمل میں فرمائیں ہے جب تک میں ان میں رہا ان کا گران تعام کر جب آپ نے جھے المحالیا ہم میں خود ہی گران اور گواہ تے۔ مرز اغلام احمد قادیا نی نے بیاں بھی " توقیقی" کا متی غلاکیا

ک کافیتے سے رو کے رکھے ۔ گر حضرت میسیٰ علیہ السلام اور آئے سامنے ہونے کی تو بت می تیس آئی اس لیے س کوآپ سے رو کے رکھا۔ نہ تو وہ آپ تک کافینے پائے کی صورت اعجاز کی رہمی ہے۔ اب آپ مجددین کی

ن سيولي خير جلالين زير بحث آيت شرقر ماتے ہيں: ل الساعة لانه رفع قبل الكهولة كما سبق في

میسیٰعلیہ السلام قیامت سے پہلے نازل ہوں مے اس میمہ۔

رازيَّ (تنيركير ۱۸، ۳۵، ۵۵) يُل قراس آين: ان رفع كان ثلاثا وثلاثين سنته و ستة اشهر كهولة والجواب من وجهين..... والثاني قول بقوله وكهلا ان يكون كهلا بعد ان ينزل من لناس ويقتل الدجال قال الحسين بن الفضل سلام سينزل الى الارض.

ہا تھائے گئے ان کی عمر ساڑھے ۳۳ برس تھی۔ (گویا لیس کیس) حضرت حسین بن الفضل فرماتے ہیں کہ مانہ میں وہ باتیں کریں گے۔ دو ہزار سال کے بعد وقعت ہے جس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جما کیں کہ آیت میں تصریح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

علیہ السلام کا پنگھوڑے میں با تیں کرنا یہ کیا مشکل ، پنچے کی مٹی سے سامری کا پچٹر اجود ھات سے بنا تھا لسلام کی پھونک سے ہوئے تھے۔ ان کا بچپن میں مدقادیانی نے تو لکھا ہے کہ میر سے اس لڑکے نے دو کہاں کان رکھ کریہ با تیں تی گئیں۔ بہر حال یہ اس ہے کہ''جب آپ نے مجھے وفات دی'' مگر صریحاً فلا ہے کیونکہ مرزا فلام احمد قادیانی تو ستای سال واقعہ صلیب کے بعد سری نگر میں ان کو مارتے ہیں اور اس وقت تک بھول ان کے وہ زیمہ متے اور میسائی ان سے پہلے ہی مجڑ بچے ہتے۔

بانلإ

مسلمانو

عىان

النايرة

انت ا کاموا

يملرو

آيت

أوري

(1)

چتانچہ(چشمہ معرفت می ۲۵۲، خزائن ج۲۲ می ۲۷۱) پر لکھتا ہے۔ ''انجیل پر ابھی تنمیں برس بھی نہیں گزرے تنے کہ خدا کی جگہ عاجز انسان کی پرستش لے لی۔''

اس طرح بقول مرزاغلام احمد قادیانی کے حضرت عیمی علیدالسلام کی وفات سے اس فوے سال پہلے عیسائی جُر چکے تھے۔ تو وہ کیسے کہ سکتے ہیں کہ مرنے سے پہلے بیس گواہ تھا۔ وہ تو دروں، پہاڑوں، دریاؤں اور بیابانوں میں پریشان پھرتے پھراتے سری محر پنچے جبکہ اس زمانہ بیس وہاں بغیر لشکر کے پنچ اور اپنی تو م کے حالات سے واقف ہونا مشکل تھا۔ نیز آیت کریمہ سے مرزائی ترجمہ کے مطابق معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علید السلام کی علیحدگی ان لوگوں سے موت کے ذریعے ہوئی تھی۔ حالانکہ بقول مرزا غلام احمد قادیانی علیحدگی عرصہ دراز کیسلے ہوئی اور موت بعد میں۔

اب آپ آیت کریمدکا عاز طاحظ کریں کہ "مسادمت فیھم" فرمایا ہے۔
"مسادمت حیسا" نہیں فرمایا کہ جب تک میں زعدہ رہان بلک یہ نرمایا کہ جب تک میں ان
میں رہا۔مطلب صاف ہے کہ جب آپ آسان کی طرف لے جائے گئے تو آپ کی ذمہ داری
یا گرانی کیے باتی رہی۔

مرزا غلام احمد قادیانی لوگوں کواحق بنانے کے لیے کہتے ہیں کہ جب ان کو دوبارہ آنا ہے تو وہ کیسے کہ سکتے ہیں کہ جھے کوئی علم نہیں۔

(۱) حالا تكرآن باك يس ايمانيس بداورا كري مطلب بوتو سارد انبياء يبم السلام ك باره يس مرزا غلام احمد قادياني كاكيا خيال ب جب ان سے قيامت ميں يو چها جائے گا۔ حافا اجبت مقالوا لاعلم لنا ٥ دوسميں كيا جواب ويا كياوه عرض كريں مح بميں كوئى علم نيس -"

مرزاغلام احمد قادیانی، جوجواب یهال دیں گے وہی جواب مهارا بھی سجورلیں۔
(۲) دوسرے مرناغلام احمد قادیانی خود تسلیم کرتے ہیں کہ آسان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوان کی امت کی براہ روی کاعلم ہوا تو انھوں نے زشن پر اپنامٹیل اور صفاتی رنگ میں اپنا بروز چاہا۔ جب مرزاغلام احمد قادیانی کو بروزی سے بننے کی ضرورت ہوئی تو یہاں تک

١٣١٦

مان لیا کہ حضرت عیلی علیہ السلام کو آسان میں ان کی امت کی برائیوں کاعلم ہوا۔ اور جب مسلمانوں کو دھوکا دینا ہوتو ہوں کو یا ہوتے ہیں کہ 'لطمی طا ہرکریں ہے؟ حالاتکہ آنے ہے پہلے ہی ان کواللہ تعالی نے سب باتوں کاعلم دے دیا ہوتا ہے اور خیاب کے زمانہ کی کوئی و مدداری ان پرعا کذیوں ہوتی نہ وہ گران ہوتے ہیں۔ باتی انھوں نے علم سے اٹکارٹیس کیا ہے۔ 'مسحنت ان پرعا کذیوں ہوتی ہوتا ہے۔ 'مسحنت کا ان پرعا کہ بیاں علم کا سوال ہی نہیں۔ بات صرف ہے کہ میں نے ان غلط باتوں کا نہیں کہا اور جب تک میں ان کا سوال ہی نہیں۔ بات صرف ہے کہ میں نے ان غلط باتوں کا نہیں کہا اور جب تک میں ان میں رہا میں گران تھے۔

آیت نمبر۸

وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها واتبعون دهذا صراط مستقيم.

(الزفرف، ۲۱)

"اور یقیناوه (عیسی علیه السلام) یقینی نشانی بین قیامت کی سوشک نه کرواس میس اور میری تابعداری کرو، بیسیدهمی راه ہے-"

اس آیت میں صاف میان ہے کہ حضرت عیلی علیہ السلام کا نزول اور دوبارہ تعریف لانا قیامت کی دلیل ہے۔ جس کا ذکر ہم عنقریب کریں گے ان شاء اللہ۔

(۱) قرآن پاک کی آیات کی تقریحات کے بعداس میں کیا فک روسکا ہے کہ معرت عینی علیہ اللہ میان کا فردل قیامت کی نشانی ہے۔

(۲) احادیث مجی آ مے جل کرآپ پردھیں مے لیکن یہاں خاص مناسبت کی وجہ سے
ایک اور روایت درج کرتے ہیں۔ حضرت عبداللد ابن مسعود سے روایت ہے کہ جس رات
حضور کو معراج ہوئی اس رات سرور عالم اللہ کی طاقات حضرت ایراہیم ، حضرت موئی اور
حضرت عینی ہے ہوئی۔ قیامت کا تذکرہ چلاتو حضرت ابراہیم نے اس کے علم سے انکار کردیا۔
اس طرح حضرت موئی نے ہمی انکار کردیا۔ جب حضرت عینی کا نمبرآیا۔ انھوں نے فرمایا کہ
وقوع قیامت کا علم سوائے خدا کے کی کوئیس اور جو عہد میرے ساتھ ہے وہ اتنا ہے کہ قرب
قیامت میں دجال خارج ہوں گا۔ میں نازل ہوکراس کوئی کروں گا۔''

(ابن ماجه منداحمه - ماكم - ابن جريراور ببعق بحواله درمنثور)

(۳) حعرت عبدالله این عباس سے درمنثورش روایت ہے کہ وہ عسلیم فلساعة سے حعرت عیسیٰ کا قیامت سے پہلے تشریف لانام اولیتے ہیں۔ مریخا فلط ہے کیونکہ مرزاغلام احمدقادیا نی تو ستاس ریح میں اوراس وقت تک بھول ان کے وہ زیرہ

ج۲۲ بر۲۷۷) پر نکمتاہے۔ گزرے تنے کہ خدا کی جگہ عاجز انسان کی پرستش

انی کے معرت میسی علیہ السلام کی وفات ہے اس کہ سکتے ہیں کہ مرنے سے پہلے میں گواہ تھا۔ وہ تو پریشان پھرتے پھراتے سری محر پہنچ جبکہ اس کے حالات سے واقف ہونا مشکل تھا۔ نیز آیت دنا ہے کہ معرت میسیٰ علیہ السلام کی علیمدگی ان یہ بقول مرزا غلام احمد قادیانی علیمدگی عرصہ دراز

ا منانے کے لیے کہتے ہیں کہ جب ان کو دوبارہ

ہ۔اوراگر بھی مطلب ہوتو سارے انہا وعلیم لیا خیال ہے جب ان سے قیامت میں پوچھا مسیس کیا جواب دیا میاوہ عرض کریں مے ہمیں

ں دیں گے وہی جواب ہمارا بھی ہجھ لیس ۔ نلیم کرتے ہیں کہ آسان پر حضرت عیسیٰ علیہ واضوں نے زمین پر اپنامٹیل اور صفاتی رنگ بروزی سے بننے کی ضرورت ہوئی تو یہاں تک (۳) امام حافظ ابن کیر آنی آئی تغییر (۲۵، ۳۰) میں اور امام فخر الدین رازی مجدو مدی ششم نے (تغییر کبیر ۱۲۳۶ ۱۶ ۱۹ م ۲۲۲) میں اس آیت کریمہ کے تحت انسانہ لسب طسمیسر حضرت عیسی کی طرف راجع کی اور ان کے نزول کو قرب قیامت کی نشانی قرار دیا۔ تقسادت بر شجا

تفىد يق ازاجيل

(انجیل متی باب ۲۴، انجیل مرقس باب ۱۳) اور انجیل لوقا میں ہے کہ "میرے نام سے بہترے آئیں گے یقین نہ کرنا۔ یبور عسے پو چھا گیا کہ دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے اور میہ با تیں کب ہوں گی، جبکہ وہ زیون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا، اس نے کہا جموئے نمی اور جمولے میں تم کو گمراہ نہ کریں کی کی بات نہ ماننا، بیسے بکل کوئد کر پورب سے پہتم کو جاتی ہے اس طرح ابن مریم آئے گاقد رت اور جلال کے ساتھ۔

اس سے بینائ برآ مدوئے۔

(1) ووائي تمام مليول سے بيخ كى بدايت كرر بي بيل-

(٢) حفرت عيلى عليه السلام كالما تا قيامت كي نشاني بـ

(m) حفرت مع عليه السلام إليا ك (آسان) - آسم مع م

(٣) ووبدى قدرت اورجلال كرماتها كي مع\_

یکی مغمون قر آن وحدیث میں بھی موجود ہے .....مرزائیوں کو جا ہیے کہ اس پر ایمان لاکرمسلمان ہوجا ئیں \_

أيت نمبره

ويكلم الناس في المهدوكهلا. الايد(آل عمران:٢١)

یہ دراصل وہی پہلی آ ہت ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر ہے۔ یہاں اس طرف توجہ دلانی مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر زمانہ ''کہولت'' (اد چیز عمر) میں باتیں کرنے کا ذکر فرماتے ہیں۔ پھر قیامت کے دن اپنے احسانات میں بھی زمانہ کہولت میں باتیں کرنے کا ارشاد ہوتا ہے۔

حالاتکہ بڑی عمر میں باتیں کرنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خاص نہیں ہے کہ ان پراحسان جمایا جائے۔ بیقو سب انسانوں کو حاصل ہے۔ بات یکی ہے کہ چونکہ بڑی عربیں باتیں کرنے کا موقع نہیں ملا کیونکہ وہ آسان پراٹھالیے گئے تھے۔اس لیے جب دوبارہ آسیں گے تو وہ زمانہ کھولت میں اوگوں سے باتیں کریں مے۔ پی خاص اور مجزاندا تدازی باتیں ہوں گی۔ مرزاغلام احمقادياني كي تقديق

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیدالسلام جب دوبارہ آئی سے تو چونکہ پہلے ان کی شادی ند ہوئی تھی۔ اس لیے وہ شادی بھی کریں ہے۔ اس میمن میں مرزا غلام احمد قادیا تی گلعتے ہیں۔ "شادی تو ہر مخص کرتا ہے۔ اور اولا دہمی ہوتی ہے۔ بلکہ تزوج سے مرادوہ خاص تزوج ہے جوبطور نشان ہوگا۔ "(ضمیر انجام آئیم مسیم خزائن جاام سسے)

(اس مقام پرمرزاغلام احمرقادیانی نے محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکات کے ہارہ شل سرور عالم اللہ کو بھی ملوث کرنے کی تا پاک کوشش کی ہے۔ اگر حضور نے تیرہ سو برس پہلے فرمایا تھا کہ محمدی بیگم سے مرزاغلام احمد قادیانی کی شادی ہوگی اور اس ارشاد کا معنی وفات شریف تک آپ پرند کھلاتو آپ یغیم کیسے ہوئے۔ (العیاذ باللہ)

اس طرح ہم کہتے ہیں کہ او چیڑ عربی ہاتیں کرنا کون سا کمال ہے کہ پیدائش کے ذکر میں بھی اللہ اللہ کا درکرتے ہیں اور قیامت میں بھی احسان جنلا ئیں گے۔معلوم ہوا کہ یہ کہولت مجز انہ کہولت ہے جودو ہزار سال گزرنے کے بعد کی ہے۔

انجيل كافيصله

قرآن كريم كے نفطے كے ساتھ انجيل كا فيعلم عي ملاحظ كريں۔

انجیل برناس جس کو مرزا غلام احد قادیانی نے اپنی کتاب "سرمدچشم آریی" (ص ۲۲۸ بزائن ۲۲ بس ۲۸۸) میں نہایت معتبر قرار دیا ہے کہ (فسل نبر۲۱۲،۲۱۵،۲۱۸) ای . طرح (فسل۲۲۲ ۲۳۲) میں معزرت میں کے حواری برناس نے تفسیل سے لکھا ہے کہ:

جب بہود نے حضرت بیوع میے کو پکڑ کرسولی کے ذریعے تل کرنا چاہا اور جاسوی کا کام بہود اسر بیطی سے لیا تو اللہ نے بہودا کی شکل وصورت اور آ واز حضرت عین کی طرح بنا ڈالی اور حضرت عین کی کوفرشتے کے ذریعے جہت کے دوزن سے آسان پر (زیرہ جم سمیت) اٹھالیا۔ بہوداہر چند چینا چاہیا گرسب نے اس کوسے ابن مریم بی سمجھا اور بڑی ذلت سے لے جا کراس کوسولی پر چڑ ھایا۔ بیٹیس ٹوکلیں اور تل کے بعد لاش کو اتار دیا۔ برنباس کہتا ہے کہ بس اور حضرت بیوع میں کی ماں سب بہوداکواس کی آ واز اور صورت وشکل کی وجہ سے میں بی سمجھ اور حضرت بیوع میں کہ میں اور کو گیف اور خم بیان سے باہر ہے۔ بعد میں اصل حقیقت کملی کر بہود ہوں نے مشہور کر دیا کہ ہم نے ان کوئل کر ڈ الا۔ حواری بھاگ گئے تھے اور کو کی موجود نہ تھا۔ " بعض عیسا نیول نے تئن دن کے بعد آسان پر زیرہ کر کے اٹھانے کا اور کوئی موجود نہ تھا۔" بعض عیسا نیول نے تئن دن کے بعد آسان پر زیرہ کر کے اٹھانے کا اور کوئی موجود نہ تھا۔" بعض عیسا نیول نے تئن دن کے بعد آسان پر زیرہ کر کے اٹھانے کا اور کوئی موجود نہ تھا۔" بعض عیسا نیول نے تئن دن کے بعد آسان پر زیرہ کر کے اٹھانے کا

ایش اورامام فخرالدین رازی مجدد ریمه کے تحت انسه لسبی طنعیسو ت کی نشانی قرار دیا۔

فیل لوقا میں ہے کہ''میرے نام دنیائے آخر ہونے کا نشان کیا ہے تھا، اس نے کہا جموٹے نمی اور رپورب سے پچتم کو جاتی ہے اس

-6

... مرزائيوں كو چاہيے كداس پر

ان ۳۷٪) ماعلیه السلام کی پیدائش کا ذکر برزمانه در کبولت' (ادمیزعمر) احسانات میں مجمی زمانه کبولت

کے ساتھ خاص نہیں ہے کہ ان ہے کہ چونکہ بڑی عمر میں باتیں لیے جب دوبارہ آئیں گے تو دہ از کی باتیں ہوں گی۔ عقیدہ کمڑاحق جیپ گیا اور باطل نے اس کود بالیا۔ انجیل بردباس کا یہ بیان قرآن پاک کے بالکل مطابق ہے۔ بالکل مطابق ہے۔ عقیم نام میں۔

اس ارو مطابق

جاتات

**(r)** 

مسوغ

**(r)** 

کرواکج

(r)

يری پر

(a) (Y)

(4)

كتابور

**(**A)

تمازول

جا ہوآو

ايمان

أعلال

نہیں ک

کےمعا

برسيا

عقل ووانش كأنقاضا

جب قرآن پاک اصلاح کے لیے نازل ہوا ہے اور اس نے یہودیوں اور عیدائیوں کی کے فلاعقیدوں کی تروید کردی ہے تو پھر جب عیسائیوں کی اکثریت ان کآ سان پرزیرہ ہونے کا عقید ورکمتی تقی تو قرآن پاک نے "دافعک" اور "بل دفعه الله اله"فرما کرکیوں ان کے فلاعقیدے پرمبر تعدیق جب کی؟

قرآن کریم نے تواس طرح صاف دمرت بیان کیا کہ تمام صابر اور تیرہ سوسال کے مجددین وحد ثین نے میک سجما کہ دہ زندہ آسان پر اشالیے گئے ہیں۔ اگر واقعی وہ زندہ جسم سیت آسان پر ندا تھائے گئے ہوتے تو پہلے تو قرآن پاک واضح طور سے ان کی تر دید کرتا ورندا لیے الفاظ تو قطعاً استعمال ندکرتا کہ جس سے ان کی تائید ہوسکتی۔

مردرعالم الفي كأفسير

قرآن کے معانی حضور سے بر مدرکون مجدسکا ہے۔اب ہم آپ کوحضور کے بیان کردہ معانی بتاتے ہیں۔

حديث نمبرا

عن ابى هريرة قال قال رسول الله عَلَيْنَهُ والذى نفسى بيدى ليوشكن ان يستول فيسكم ابن مريم حكما عدلا فيكسر الصليب و يقتل الخنزير ويضع السجزية ويفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خيرًا من المدنيا وما فيهم لم يقول ابوهريره فاقرؤا ان شتتم وان من اهل الكتب الاليؤمنن به قبل موته. (بخارى حاص ١٩٩٠) برول عيلي وسلم حاص ١٨٠٨ برول عيلي)

" د معرت الو بریر قسے دوایت ہے کہ جناب دسول الله الله الله استان مریم حاکم و کہ میں ابن سریم حاکم و کہ میں ہے کہ جناب دسول الله الله کے میں ابن سریم حاکم و عادل بوکر پس صلیب کو قو ڈیں کے اور خزیر کو آل کریں کے اور جزیدا شاویں کے ۔ ان کے زمانہ میں مال اس قدر بوگا کہ کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک بجدہ دنیا و مانیہا ہے بہتر ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک بجدہ دنیا و مانیہا ہے بہتر ہوگا۔ اگرتم چا بوتو (قرآن کی بیآیت) پڑھوو ان من اھل الکتاب الاليؤمنن به قبل موته ٥ اگرتم چا بوتو (قرآن کی بیآیت) پڑھوو ان من اھل الکتاب الاليؤمنن به قبل موته ٥

د بالیا۔ الجیل بردباس کا سیمیان قرآن یاک کے

ومرت بیان کیا کرتمام محابراور تیره سوسال کے ان يرافعاليے مح إلى اگر واقعى وه زنده جم اتو قرآن پاک واضح طورے ان کی تر دید کرتا

ل الله طَالِبُهُ والذي نفسي بيدي ليوشكن لافيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع عد حتى تكون السجدة الواحدة خيرًا من ا ان شئتم وان من اهل الكتب الاليؤمنن

ہے۔ محقیق ضرور آئیں سےتم میں ابن مریم حاکم و س کریں مے اور جزیدا شادیں مے۔ان کے زمانہ بہال تک کرایک عبدہ دنیاد مافیما سے بہتر ہوگا۔

کیے نازل ہوا ہے اور اس نے میودیوں اور و پرجب میسائول کی اکثریت ان کے آسان ف "رافعك" اور "بسل رفعه المله اله سقرما

سان كى تائىيەوسكى\_

رکون بجوسکا ہے۔اب ہم آپ کوحضور کے بیان

ومسكم جام ٧٨ باب زول عيسلي) ہے کی جناب رسول التعالیہ نے فرمایا۔ اس ذات

ن اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته ٥

اس ارشاد میں سرور عالم اللہ فیصلے نے تشم کھا کر بیان فر مایا ہے اور مرز اغلام احمد قاد یانی کے کہنے کے مطابق فتم كامطلب يهوتا بكراس كلام من كوئى تاويل يااشتنا ويس بورندتم ب قائده بو جاتا ہے۔ پس بیٹی ٹابت ہو گیا کہ:

كمنازل مون والمريم كربيغين (ندكدج اغ في في ك)

وہ حاکم اور فیطے کرنے والے ہوں ے (مرز اغلام احمد قادیانی تو اگریزی عدالتوں میں دھکے کھاتے رہے)

وہ عادل ہوں مے (مرزانے تو محمدی بیٹم کے طعبہ میں خودا نی بیوی کوطلات دیے دی تمی اوراین ایک از کے و عال اور ورافت سے محروم کردیا تما اور دوسرے سے بوی طلاق

وه صلیب تو زیں کے إمرا غلام احمقادیانی نے ندتو صلیب تو ژا اورندی صلیب (r) ريتي ميس کي آئي)

وہ خزیر کو آل کریں گے (تا کہ لوگوں کواس سے نفرت ہوجائے)

جزير موقوف كريں كے (سارى دنيامسلمان موجائے كى مجرجزيكس سے ليس كے) **(Y)** 

اس قدر مال دیں کے کہ کوئی تحول کرنے والا ندہوگا (مرزاغلام احمرة وياني توجمي (4) کتابوں مہمانوں اور بھی مینارة استے کے لیے چدے کی اپلیس کرتے کرتے تھک گئے تھے)

اس وفت ایک محده دنیا مجرسے بہتر ہوگا (مرز اغلام احمد قادیانی کے آنے کے بعد تو نماز دں اور مجدوں میں نمایاں کمی آختی۔ پھر جلیل القدر صحابی مصرت ابو ہر میاففر ہاتے ہیں اگر عامواتورياً يت يرُحلو ـ "وان من اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته"

اورکوئی اہل کتاب ہیں رہے گا محر حضرت عیسیٰ علیدالسلام کے مرنے سے پہلے ان پر ايمان لائے گا۔

آنے والے کوقرآن کی روسے حضرت عیسی علیہ السلام قرار دیتے اور ان کی زعر گی کا اعلان کرتے ہیں۔ ہاقی ہزاروں کی تعداد میں محابہ فموجود تھے۔ان میں ہے کسی نے مجمی تر دید نہیں کی۔اور حدیث ہے بھی بخاری اور مسلم شریف کی۔ان الفاظ نے تو آیت کامعنی متعین کر کےمعاملہ ہی صاف کردیا۔

بزىبات

بہے کہ حدیث میں حضور نی کر بہ اللہ فاقت کا کی ہا اور مرزا کے سلم اصول کے

تحت اس میں کوئی تاویل واستنا وہیں ہو سکتی ورند تم میں فائدہ ہی کیا ہے۔اب آپ خودا ندازہ فرمائی کراس مدیث شریف سے مربم علیہ السلام کے بیٹے کا نزدل مراد ہے یا چراغ بی بی کے بیٹے کا۔اور مدیث میں بیان کی گئیں ہاتی ہی مرزا فلام احمد قادیا نی پر منطبق ہوتی ہیں؟ مدید یہ فیمری

عن ابى هريرة عن النبى على النبياء اخوة لعلات امهاتهم شتى ودينهم واحد ولانى اولى الناس بعيسى ابن مريم لانه لم يكن بينى وبينه نبى واته نازل فاذار تيتموه فاعرفوه رجل مربوع الى الحمرة والبياض عليه ثوبان ممصران وأصه يقطر وان لم يصبه بلل فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزيه ويد عوائناس الى الاسلام فتهلك في زمانها الملل كلها الاسلام وترتع الامسود مع الابل والنمار مع البقر واللياب مع الغنم وتلعب الصبيان بلحيات فلا تضرهم فيمكث اربعين سنته ثم يتو في ويصلى عليه المسلمون.

(رداهابداؤدج من ١٦٥ منداحر ح من ١٠٥٠)

حضرت الو جريرة عدوايت ب كرآب في في مايا انبيا عليهم السلام پدرى بعائى

على ان كى ما تمي جدا جدا بين اور دين ايك ب اور بين عينى ابن مريم كسب لوگوں سے

زيا دہ قريب ہوں۔ اس ليے كمير ب اوران كے درميان كوئى ني نيس ہوا۔ اوروہ تا زل ہوں

گے۔ پس جبتم ان كوديكمو قو بجيان لودہ درميان قامت من مرخی سفيدى ملا ہواريگ زردريگ

كے پش جبتم ان كوديكمو تو بجيان لودہ درميان قامت رسم في سفيدى ملا ہواريگ روريگ

و كري سے ہوئے ان كرس سے بانى فيك رہا ہوگا۔ كوسر پر بانى ند ڈالا ہو وہ صليب كو

و دي كے اور خزيركو تل كو اسلام كى طرف

دوس سے ان كو دمان كے دمانے عن سادے غدا ب بلاك ہوجا كيں كے سوائے اسلام

كے اور شير اون تول كے ماتھ اور جينے گائے بيلوں كے ساتھ ۔ اور جيم شريب كوں كے ساتھ ۔ اور جيم روبا كي لوں كے ساتھ ۔ اور جيم روبا كوں كے ساتھ

چتے پھریں گے۔اور بچ سانیوں سے تعمیلیں گے۔اور وہ ان کونقصان نہ دیں گے۔ پس عینی ابن مریم چالیس سال تک رہیں گے اور پھر فوت ہو جا کیں گے۔اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پرجمیں گے۔

(ہم نے اس روایت کو مرزا بیر الدین محود کی کتاب (هیقت النوه حصد اول من المان میں کتاب (هیقت النوه حصد اول من المان کی سے آئی کر جمد کے ساتھ قبل کیا ہے)

اس مدیث کی محت تو فریقین کے ہاں مسلم ہے۔اس میں حضور کا ارشاد صاف

ر در میں فائد ، بی کیا ہے۔اب آپ خودانداز ، ملام کے بیٹے کا نزدل مراد ہے یا چراغ بی بی کے می مرزاغلام احمد قادیانی پر منطق ہوتی ہیں؟

الله قال الانبياء اخوة لعلات امهاتهم شتئ اسى ابن مريم لانه لم يكن بينى وبينه نبى مربوع الى الحمرة والبياض عليه ثوبان للم فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع ك في زمانها الملل كلها الاسلام وترتع لياب مع الغنم وتلعب الصبيان بلحيات في ويصلى عليه المسلمون.

(رداه ابداؤدج من ۱۳۵، منداحرج من ۲۰۰۸)

کرآپ نے فرمایا انبیاء علیم السلام پدری بھائی

ہادر میں عینی ابن مریم کے سب لوگوں سے
کے درمیان کوئی نی نبیں ہوا۔ اور وہ تا زل ہوں

نہ قامت۔ سرخی سفیدی ملا ہوار تگ ۔ زردر تگ

د ہا ہوگا۔ گوسر پر پائی نہ ڈالا ہو وہ صلیب کو

پیرک کر دنیں کے اور لوگوں کو اسلام کی طرف

فی اہب ہلاک ہوجا کیں کے ۔ سوائے اسلام

یورک کر دنیں کے اور بھیٹر نے بکر یوں کے ساتھ

الی کے۔ اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے۔ پس

الدین محمود کی کتاب ( هلیقته النبوه حصه اول ) ) ، بال مسلم ہے۔اس میں حضور کا ارشاد صاف

وصرتے ہے کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ان کے اور میرے درمیان کوئی نی نہیں ہوا۔

مرزائي خيانت

"لم یکن بینی و بینکم کامعنی مرزامحود نے یہ کیا کداس کے اور میرے درمیان نی تیس مالا تکدلفظ الم یہ کسن کامعنی مرزامحود نی تی تیس مالا تکدلفظ الم یہ کسن کامعنی ہے کوئی نی تیس ہوا۔ یہ ماضی کابیان ہے جس کو طبیغہ محود نے چھپایا۔ پھر آ پ اللہ اللہ نے قرمایا کہ وی عینی این مریم نازل ہوں گے تو معلوم ہوا کہ انھیں کا رفع ہوا ہے اوروہ زیرہ آ سان میں موجود ہیں کیونکہ بقول مرزا غلام احمد قادیائی نزول فرع ہے صعود کی۔ ملاحظہ ہو (انجام آ تھم س ۱۲۸، فزائن ج ااس ۱۲۸) اس حدیث یاک نے بھی مرزائی تا ویلات کی دھجیاں بکھیردی ہیں۔

دوسری خیانت

مرزامحودقادیانی نے دوسری خیانت یہ کی کہ ابدداؤدشریف میں فدکور حدیث کے الفاظ "ویقاتل الناس علی الاسلام" کوسرے سے کھا گئے کیونکہ مرزاغلام احمدقادیانی نے مقاتلہ نہ مجھی کیا نداس کے حق میں تھے۔وہ تو صرف اگریزوں کے لیے دعا کیس کرنا جانتے تھے۔

حديث تمبره

عن عبدالله ابن عسر وابن العاص قال قال رسول الله المنافظة النول عيسى ابن مريم الى الارض فيتزوج ويولد له ويمكث خمسا واربعين سنة ثم يسموت فيد فن معى في قبرى فاقوم انا وعيسىٰ ابن مريم في قبرو احد بين ابي بكر وعمو . (رواه اين جوزى في الوفاع والمعطى م ٨٣٨ م كلوة ص ٨٨٩ اب زول على)

اس روایت کومرزا قادیانی نے نقل کر کے "فیسنزوج ویولد" کے حصہ سے محمدی بیگم کے مرزا قادیانی نے نقل کرکے "فیسنزوج ویولد" کے حصہ سے محمدی بیگم کے مرزاغلام احمد قادیانی کے نکاح میں آنے کی خوشخری برخمول کیا ہے اور "ید فسن فسی قبوی" سے اپنافٹانی الرسول ہونا ثابت کیا ہے۔ بہر حال حدیث کو محمد سلیم کرلیا ہے۔

بیحدیث امام این جوزی نقل فرمائی ہے جومرزائیوں کے مسلم مجدوصدی ششم این محساصدیث سے انکاری نیس ہوسکا۔اس سے بیٹا بت ہواکہ:

حدیث نمبر۵

من السماء أ

خوشی کے )تم

امام (تمازكا)

یزحانے کے

پڑھانے کا کھ

حنی ہے۔(ا

خودحغرتم

اس كومرزائوا

حديثتمبر

ينزل اخى

كاحندبندكم

میرے بھا

ر ۱۹۷) میں

حديثتم

فيعث الْأُ

(۱) حدیث مین ال الارض 'کے لفظ سے کہ حصرت عینی علیہ السلام زمین کی طرف نازل ہوں محمطوم ہوا کہ زمین پر پہلے سے نیس ہیں۔

(۲) چونکہ پہلے معرت علی علیہ السلام نے شادی نہ کی تھی اس لیے اب ان کی شادی کرنے کا ذکر بھی کردیا۔

(۳) اور پرتفری محی فرمادی کئی کہ قیامت کے دن حضور اللہ ایک بی مقبرے سے ابو بکر اور میان بمعینی علید السلام کمڑے ہوں گے۔

مرزائی وہم

یہاں مرزائی ہے کہددیتے ہیں کہ حضوری قبر میں کیے دفن ہوں ہے ۔ بھرمرزاغلام اجر
قادیانی نے خود (زول اُسے ص ۲۲، فرائن ۱۸ ص ۴۵) پر لکھا ہے کہ ان (یعنی حضرت ابو بھڑو
حضرت عمر اُک کو میر مرتبہ ملا کہ آنخضرت منافل ہے ایسے گئی دفن کئے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے ۔

یکی مطلب مرقا ق میں مرزائیوں کے مسلم مجد دحضرت ملاعلی قاریؒ نے بیان فر مایا ہے ۔

اس کے ساتھ وہ دوایت بھی ملا دیجیے کہ حضرت عائش نے حضور نبی کریم سے
اجازت جابی کہ میں آپ کے پیلو میں دفن ہوجاؤں ۔ آپ نے ارشاد فر مایا دہاں تو جگہ نہیں
ہمرف ایک قبر کی جگہ ہے جہاں عیلی علیہ السلام دفن ہوں مے ۔ ان کی قبر چوشی ہوگی ۔ اس

حديث نمبرس

ان روح الله عيسى نازل فيكم فاذار أيتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الى الحمرة والبياض.....ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون.

(رواه الحامم عن الي هريرة في المستدرك ص٠٩٠)

یہ حدیث مرزائیوں کے امام اور مجد دصدی چہارم نے روایت کیا ہے۔اس لیے
اس کی صحت میں تو شک ہوئی نہیں سکتا۔اس حدیث میں صفون اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام
کوان کے قرآنی لقب''روح انڈ'' سے یا وفر مایا۔ تمام باتوں کا ذکر کرکے فر مایا جاتا ہے کہ
اس کے بعدوہ فوت ہوں گے اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

مديث تمبر۵

عن ابي هريرة أنه قال قال رسول الله عَلَيْكُ كيف انتم اذ نزل ابن مريم (كتاب الاساء الامام المبتقى مسهمه) من السماء فيكم و امامكم منكم.

'' حضرت ابو ہریرہ ہے روایت ہے کہ رسول الشمالی نے فرمایا اس وقت (مارے خوثی کے )تممارا کیا حال ہوگا۔ جب مریم کے بیٹے تم میں آسان سے نازل ہوں مے اور تممارا ام ( نماز کا ) مسيس مل سے موگا۔ "روايات مل آتا ہے كد معرت مهدى عليدالسلام نماز برُ مانے کے لیے تیار ہوں مے کہ حضرت بیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجا میں مے۔وہ ان سے نماز بر مانے کا کہیں مے وہ الکار کرتے ہوئے فرمائیں مے کہ اس نمازی اقامت آپ کے لیے ک اللي مراكب عيد ماكس كرا).

اور بعض روایات میں ہے کہ اس امت کواللہ تعالی نے نغیلت دی ہے۔ بہر حال وہ نماز خود حعرت مبدى عليه السلام بى يرحما كيس ك\_اس حديث يش كن السماء كاصاف لفظ موجود باور اس كومرزائيوں كے مسلم مجد وحدى جيارم مام يعلى نے روايت كيا ہاس ليے اور زياده معتبر ہے۔

حديث تمبرا

عن ابن عباس (في حديث طويل) قال رسول الله عليه فعند ذالك ينزل اخي عيسيٰ بن مريم من السماء على جبل افيق اماماًهادياً حكماً عادلاً (كنزالالعمال جهوايص ١١٩ محديث نمبر٢٩٧١)

(١) اس مديث من سرور عالم الله في من السماء كالفظ اضافه كر يمرزا قادياني كامنه بندكر ديا ہے۔ (٢) اس ميں اخي (ميرا بعائي) فرما كرعيسى عليه السلام جو پيغيرين واي ميرے بمائى بين (كوئى چراغ بى بى كابياحسوركامسوى بمائى بين ب

اس مدیث کومرزا غلام احمد قادیانی نے (حمامتدالبشری مما بخزائ جمس ١٩٤) من تقل كيا محر خيات كريمن السماء كالفظ كما كيا-

حديث لمبرك

عن عبدالله بن عسمر (في حديث طويل) قال قال رسول اللَّمَنَائِبَيْهِ فبعث الله عيسيّ ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه. (رداوسلم بحواله محلوة بإب لأتقوم الساعة ص ١٨١)

سومها

أل فر ائى ہے جومرزائوں كے مسلم محدوصدى ششم الكارال سے يا ابت مواك لفظ سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین کی طرف ے کیل ہیں۔ ام نے شادی ندی معی اس لیے اب ان کی شادی

مت کے دن حضور ملاقعہ ایک عی مقبرے سے ابو بکڑ اول کے۔ منور کی قبریس کیے وفن ہول کے مرمرز اغلام احمر

۱۸م ۲۲۵) پر نکھا ہے کہ ان ( یعنی حضرت ابو بکڑو ے ایسے محق وفن کئے مجئے کہ کویا ایک بی قبرہے۔ حضرت ملاعلی قاری نے بیان فر مایا ہے۔ دیجے کہ معزت عائشہ نے معنور نی کریم سے اوجاؤں۔آپ نے ارشاوفر مایا دیاں تو جگہیں لبلام دفن ہوں کے۔ان کی قبر چوتھی ہوگی۔اس ت کوخم کر کے رکھ دیا۔

لم فاذار أيتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع لى عليه المسلمون.

(رواه الحائم عن اني هريرة في المستدرك ص٠٩٠) مدوصدی چہارم نے روایت کیا ہے۔اس لیے يث ين حضو والمالة في حضرت عيسى عليه السلام مایا۔ تمام باتوں کا ذکر کرے فر مایا جاتا ہے کہ جناز و پڑھیں گے۔ حضور سرور عالم الله نے جیسے کہ مکلوۃ شریف (باب بدہ الخلق) میں ہے معراج کے ذکر میں آسان پر حضرت عیسی علیہ السلام کی ملاقات کے ذکر میں فرمایا کہ:

فاذا اقرب من رايت به شبيها عروة بن مسعود.

(معكلوة م ٥٠٨، باب بدواطلق)

' \* حضرت عیسیٰ کی مشابهت زیاده تر عروة بن مسعود سیقی ۔''

اب آپ خود ہی فرمائی جس عروۃ بن مستوۃ کے مشابہ ستی کوآسان میں ویکھا۔
حدیث نمبرے میں انہی کے نزول کا ذکر فرمائے اور پھر حضرت عروہ بن مستوڈ سے تشہید وے کر
ارشاد کرتے ہیں کہ بید جال کا پیچھا کر کے اس کو ہلاک کریں گے۔اس حدیث میں آپ نے خر
و ماغ انسانوں کو بھی بتا و یا کہ نازل ہونے والے وہی عیسی ابن مریم ہیں جو حضرت عروہ بن
مستوڈ کے مشابہ ہیں۔جن کوآسان میں ویکھا تھا۔

حديث تمبر٨

عن نواس بن سمعان رضى الله عنه قال قال رسول الله المسيح بن مريم فينزل عندالمنارة البيضاء سسقيدها هو كذالك اذبعث الله المسيح بن مريم فينزل عندالمنارة البيضاء شرقى دمشق بين مهروذتين واضعاً كفيه على اجتحة ملكين اذا طأطا وأسه قطر واذا رفعه تحدرمنه جمان كاللؤلؤفلا يحل كافريجدن ريح نفسه الامات ونفسه ينتهى طرف فيطلبه حتى يدركه بهاب لدفيقتله.

(مسلم جهم ۱۹۰۱)

ماجاا

نواس بن سمعان کے حدیث یس جو بدانظ' رنگ کا ہوگا۔'' (جادوا حدیث تمبر ۹

حدیث بر<del>ہ</del> حغرتا

والىلى) اولىتىھما.

مجھےاں: \_ کے لیک کہیں \_ \_ اس مدے

ظاہر پر ہی محمول کرناء حبیں کرے گا) اور ہ مرا دوگا۔

حدیث تمبروا حفرت،

اورجش نے گھے ہے السکندب والبہت وهو يشبهه ابنا عيسائی رسول کريم المائی جش نے ا باره يمن جش نے ا خدا كابيا ہے ) آب موتى ہے آپ نے ف

بهت آسان تفاكدآ

كيے خدا ہو سكتے جير

نواس بن سمعان کے بارہ میں (ازالتہ الاوبام ۱۸ بخزائن جسم ۱۳۲۰) پر لکھا ہے۔''میجے مسلم کی حدیث میں جو بید لفظ موجود ہے کہ حضرت مسج جب آسان سے اتریں کے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (جاددوہ جومرچ' ھکر ہولے )

حديث نمبره

حضرت ابو ہر ری ففر ماتے ہیں کہ رسول اللہ علقہ نے فر مایا۔

والسلى نفسسى بيسده ليهسلسن ابسن مويم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً (روادستم في ميحن اص ۴۰۰۸)

ر سی بیات کا است کا تم جس کے قبعنہ پیس میری جان ہے۔ این مریم کی فروحاء میں جی کے اس دات کی تم جس کے لیے اور اور است کر کے۔ کے لیے لیک کمیں مجے یا عمر سے کے لیے میا دونوں کی نیت کر کے۔

- اس مدیث میں بھی سرور دوعالم اللہ نے اس کے تمام الفاظ مدیث کو فام کی ہے اس لیے تمام الفاظ مدیث کو فام پر پری محمول کرنا ہوا گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود جج کریں گے (کوئی اور ان کی طرف سے نہیں کرے گا) اور فج روحاء سے مراد وہی روحاء کی گھائی ہوگی۔ نزول سے مراد نیچ اتر ناہی مراد ہوگا۔

حديث نمبروا

حضرت رقع سے روایت ہے۔ انموں نے کہا کہ نصاری صفور اللہ کے اس آئے اور جھڑنے نے کے عینی این مریم کے بارہ یس و قالو اللہ من اہوہ و قالو اعلی الله اللہ کہ استم تعلمون انه لایکون ولد الا السخہ و البہتان فقال الهم النبی علیہ السخم تعلمون ان رہنا حی لایموت وان عیسی یا تھے علیہ السفناء فقالو بلی (ورمنور ۲۳ س) رق کہ ہیں کہ نجان کے عیسی یا تھی علیہ السفناء فقالو بلی (ورمنور ۲۳ س) رق کہ ہیں کہ نجان کے عیسی یا رہ اللہ کا رہوئے اور آپ سے حضرت عینی علیہ السلام کے بارہ ہیں جھڑنے کی خدمت ہی حاضرہ ہوئے اور آپ سے حضرت عینی علیہ السلام کے بارہ ہیں جھڑنے کے کہ خورت عینی علیہ السلام کا باپ کون ہے۔ (مطلب بیتھا کہ وہ فدا کا بیٹا ہے ) آپ نے فر مایا کہ بیٹے ہیں باپ کی مشابہت ہوتی ہے یا نہیں۔ انموں نے کہا جو تی تھی السلام پر تیاں ہوئے السلام ہوئے ہیں ہوئی ہے تھے تھے ہاں پر بھی خدا ہو سکتے تھی السلام تو مرکے وہ بہت آسان تھا کہ آپ الو بیت سے خدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات ابطال الو بیت وابیع پر زیادہ صاف دلیل ہوجاتی یا ہوں تی

ة شريف (باب بدوالخلق) بين معراج قات كذكر بين فرماياكه: روة بن مسعود.

رو میں مستول (مکلوۃ مس۸۰۵،باب بدوالخلق) وہ بن مسعود سے تھی۔'' ان مسعود کے مشابہ ستی کو آسان میں دیکھا۔

ن سودے ساب کی واسمان میں دیھا۔ رپھر حضرت عروہ بن مسعود سے تشہید دے کر لاک کریں گے۔اس حدیث میں آپ نے خر لے وی میسیٰ ابن مریم ہیں جو حضرت عروہ بن

(سلم جهم ۱۳۰۱) را در سلم جهم ۱۳۰۱) پر اول ۲۰۱۳ تا ۲۰۱۴ بر نزائن جهم ۱۳۰۱ کا پر ۲۰۱۳ تا ۲۰۱۳ کا پر ۱۳۰۱ کا پر در کا کی در کا می کی می در افغاظ میں ہے ''ان یسٹ سے سرج رخ کر اجبکہ میں تم میں ہوں تو میں اس سے میں کہ سکا ربھی کہتا ہے امام بخاری نے اربی کا کمی حدیث کونٹل شرکنا ضعف کی دلیل اربی کا کمی حدیث کونٹل در کا ضعف کی دلیل بر مرزانے اپنی شیویت کی بنیا در کمی ہے۔

زول من السماء بخوداى مديث

كيارانم

آخرالا

لتحمياتمار

اورفر مایا

یں۔ا، جیے کہا

جوعيسلي

ھے قتل

دجال

اميىرە

الأمة

نہیںا

امیر**ت**و مےک

ان کوم

فرمادیتے کہ تمعارے خیال میں تو وہ مرکئے ہیں تو پھر خدایا خدا کے بیٹے کس طرح ہو سکتے ہیں۔
پھر بھی بہترین دلیل تھی محرممکن تھا کہ کوئی مرزائی چودھویں صدی میں اپنی کورچشی سے اس سے معتب خورت میں معالی سے تق اور صرف تق فرمایا کہ خدا معالی ہے معالی سے تق اور صرف تق فرمایا کہ خدا تعالیٰ جی ہیں جو بھی نہیں مرتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فنا آئے گی لیعنی بجائے ماضی کے مستقبل کا صیفہ استعال فرمایا۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام و فات پا سکتے ہوتے تو یقینیا اس بحث میں بمی بہتر تھا کہ عیسسیٰ ، فلدانی علیہ الفنا فرما دیتے۔

## عديث نمبراا

عن المحسن قال قال رصول الله منافظ لليهود ان عيسى لم يمت وانه راجع اليكم قبل يوم القيامة (درمنور ٢٥ ١٥ ١٥) بيراوي معزت ص بعري بين جورتان اولياء بين اور جوتا بي بوكرفر ات بين كدرسول الله الله المنظمة في ايقينا أنحول في مديث كوجوك صحابي كوسط كريني معزت الماعل محرف منورك طرف منسوب بوكن و حضرت الماعلى قاري في فر ما يا كه جحت ب (شرح نخبه) معزت الماعلى قاري في فر ما يا كه جحت ب (شرح نخبه) معزت الماعلى قاري صدى دايم مسلم مجدد تق ان كاقول كون دوكرسكا ب بيرحال اس حديث في تقرق كردوياره دنيا بين بكدوه لوث كردوياره دنيا بين آس كردوياره دنيا بين آسي كردوياره دنيا بين الكردوياره دنيا بين المين كردوياره دنيا بين المينوية كردوياره دنيا بين كردوياره دنيا بين كله مين كردوياره دنيا بين كردوياره ك

## حديث تمبراا

حضرت عبداللد بن مسود سابن اجداورمندامام احريس روايت بكر.

لسما كان ليبلة اسرى برسول الله مَنْ لَكُ لَقَى ابراهيم عليه السلام وموسى عليه السلام وموسى عليه السلام وعيسى عليه السلام فتذ اكر والساعة فبدوا بابراهيم فسشلوه عنها فلم يكن عنده فردعلم فسشلوه عنها فلم يكن عنده فردعلم المحديث الى عيسى بن مريم فقال قد عهد الى فيما دون. وجبتها فاما وجبتها فلا يعلمها الا الله فذكر خروج الدجال قال فانزل فاقتله ٥

(ابن باجه باب فتنالد جال وفروج عینی ابن مریم ۱۹۹۰)

د حضرت عبدالله بن مسعود همچا بی فر ماتے ہیں کہ معراج کی رات رسول کر پیم سیاللہ
نے ملاقات کی ۔ حضرت ابراهیم علیہ السلام ، حضرت موی علیہ السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام
ہے ۔ پس انھوں نے قیا مت کا ذکر چھیڑا اور حضرت ابراهیم علیہ السلام نے اس کے متعلق سوال

۲۲

ر محے بیں تو پھر خدایا خدا کے بیٹے کس طرح ہو سکتے ہیں۔ انی مرزائی چورمویں صدی میں اپنی کورچشی سے اس سے اللہ نے نہایت مغائی سے حق اور صرف حق فرمایا کہ خدا فرت میسیٰ علیدالسلام پر فلا آئے گی لیعنی بجائے ماضی کے اعلیہ السلام وفات پا محتے ہوتے تو یقینیاً اس بحث میں یمی فغنا فحر مادیتے۔

ائن البراورمندام الحرش روايت بكر: رسول الله مُلْكُ لقى ابراهيم عليه السلام عليه السلام فتذ اكر والساعة فبدوا بابراهيم اعلم ثم سألوا موسى فلم يكن عنده فردعلم فقد عهد الى فيما دون. وجبتها فاما وجبتها عال قال فانزل فاقتله 0

(ابن اجه باب فتذالد جال وخروج عینی ابن مریم م ۲۹۹) افی فرماتے ہیں کدمعراج کی رات رسول کریم میں اللہ )، حضرت موی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام در حضرت ابراهیم علیہ السلام نے اس کے متعلق سوال

کیا۔ انھوں نے لاعلی طاہر کی۔ اسی طرح حضرت مولی علیہ السلام نے بھی بھی جواب دیا۔ آخر الامر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے ساتھ قرب قیامت کا ایک وعدہ کیا کیا تھا۔ اس کا ٹھیک وقت سوائے خدا عزوجل کسی کومطوم نہیں۔ پس انھوں نے دجال کا ذکر کیا اور فر مایا کہ پھر میں امر وں گا اور دجال کو آل کروں گا۔ (آخر تک)'' بیحدیث امام احمد نے مرفوعاً بیان فر مائی ہے کہ یہ تمام الفاظ کویا خود حضور میں اللہ کے کے دیا تمام الفاظ کویا خود حضور میں کا میں

بیحدیث امام احمد نے مرفوعا بیان فر مان ہے کہ بیمام الفاظ کو یا مود مسول بھتے ہے۔
ہیں۔امام احمد مدی دوم کے مسلم مجدد ہیں اس لیے حدیث کی صحت میں بحث بی نہیں ہو سکتی بیسے کہ اصول تغییر میں لکھا جا چکا ہے۔اس حدیث سے ٹابت ہو گیا کہ دجال ایک فخض کا نام ہے۔ پادر یوں کے گروہ کا نام نہیں جیسے مرزانے کہا ہے۔اس حدیث سے بھی بی ثابت ہو گیا کہ جو سینی علیہ السلام آسان پر ہیں وہی اثر کر دجال کولل کریں ہے۔ قبل دجال نے بھی دلیل وغیرہ سے قبل کی نفی کر دی جیسے کہ مرزائی ہرزہ سرائی ہے کیا معراج کی رات میں مرزا قادیائی اس آسان سے اتر سے ہیں۔کیا انعول نے بی دجال کولل کولل کیا ہے۔
دجال کولل کیا ہے۔

حديث نمبرساا

عن جابر قال قال رسول الله مَلْكُمْ ..... فينزل عيسى ابن مريم فيقول اميس هم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة الله هذه الامة.

مرزاغلام احمدقادیانی "وامامکم منکم" سے ثابت کرتے ہیں کہ نماز بھی کہی پر رہائیں کے۔ بیامت محمد میں سے ہوں کے۔ حالا تکدید قطعاً غلط ہواملے منکم کا معنی اگر مرزاغلام احمد قادیاتی کے بیان کے مطابق کیس تو بیعطف بیان ہوگا جس کے لیے واؤ نہیں لائی جاتی جو یہاں موجود ہے۔

یں بی میں بہت کی ہے۔ کہ کہ کرنے کے مترادف ہے۔ حدیث ندکورنے صاف کر دیا ہے کہ امیر قوم (لینی مہدی علیہ السلام) کہیں گے آؤ آ کے ہوکر نماز پڑھاؤ دوا ٹکار کرتے ہوئے قرما نمیں گے کہ اللہ نے اس امت کے بعض کو بعض برفضیات دی ہے۔ اب مرزائی اگرائیان چاہتے ہیں تو ان کومرزا کے معنوں کی بجائے سروردوعالم اللہ کے بیان کردہ معنوں کو تعول کرلینا چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن عباس کا ارشادا در حضرت حسن بھرگ کی قتم (نتج الباری ج۲م ۳۹۳) میں ہے کہ امام ابن جریر نے اساد سیجے کے

1172

ורץ

 $(\Lambda)$ 

269

(9)

(11)

الدنو

<u>-ë</u>

(11)

تائم ا

Ir)

(۳) (سا

(ها

(YI

۷)

A)

9)

1)

ساتھ سعید بن جیڑے حضرت این عباس کا قول قل کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے ای طرح حزم فرمایا ہے کہ لیدو مسند بعد قبل موقد میں دونوں خمیر ین حضرت عینی علیہ السلام کی طرف را جع میں تمام اہل کتاب جسرت عینی علیہ السلام پران کی وفات سے پہلے ایمان کے آئیں کے اورای کتاب میں ای صفحہ پر حضرت حسن بھری سے جواولیاء کے سرتاج میں قل کیا ہے کہ انحوں نے بھی قبل موت عینی۔ ''والمله انعه الآ لمحی ولکن اذا نزل آمندوا بسه اجمعین. '' کیا پر حم کھائی اور کہا خدا کی حم کہ وہینی علیہ السلام اس وقت زئرہ موجود ہیں۔ جب تازل ہوں محدوہ سب ان پر ایمان کے آئیں مح۔

یہاں تک آپ کواحادیث سے تغییر کاعلم ہواجس کا الکار ایک محالی نے بھی نہیں

كيا\_

زول من ابن مريم كي نشانيان

تیفیراعظم علیہالصلوۃ والسلام بے ضرورت بات نہیں فر ماتے تھے، جو بات فر ماتے تو وہ مختر مگر جامع اور تمام امور کوصاف کرنے والی ہوتی تھی۔

معرت سیل این مریم کے نزول کے سلسلے ش آ پھانے نے نشانات کا اتنااہمام فر مایا کداس سے بور کرمشکل ہے تا کہ کوئی نادان میجیت کا جمونا دعویٰ کر کے امت کو کمراہ نہ کرے۔آپ نے ارشاد فر مایا۔

(۱) آخری زمانہ میں می تازل ہوں کے۔ (مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہزول صعود کی فرع ہے۔ جب زول تو ارتب ہو گیا تو صعود عروج خود بی ثابت ہو گیا)

(۲) آپ نے بیبودہ اعتراض کرنے والوں کا منہ بند کرنے کے لیے رجوع کا لفظ بھی استعال فر ایاد اجع المبکم کروہ ممارے پاس دوبارہ آکیں گے۔

(٣) آپ نے تمام وسوسول کودور کرنے کے لیے بیائی قرمادیا کہ وہ آسان سے نازل موں کے۔ موں کے۔

(٣) آپ آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ زیمن کی طرف آکیں۔ کے،اورزیمن کی طرف وہی آتا ہے جو پہلے زیمن میں نہو۔

(٥) آپ نفر مایا که آف والے کانام سیلی موکار

(١) مهين آپ نے سے فرمايا۔

(٤) ان كى دالد وكانام مريم موكا (چراغ لى بى ندموكا)

(۸) باربار ماں کا نام لے کربتادیا کہ کی مرد کیم غلام مرتفظ کا بیٹا نہ ہوگا بلکہ وی عیسیٰ ہوگا جو بن باپ پیدا ہوا اور قرآن نے ان کو ماں بی کے نام سے پکارا۔

(۹) وو آخری زماند می نازل ہوں کے۔

(۱۰) وورسولاً المی بنی اسوائیل تے۔ کلمة الله تے۔روح الله تے۔وجمعاً فی الله نیا الله تے۔ وجمعاً فی الله نیا و الآخو و تے۔ لئے جرائیل سے پیدا ہوئے تے۔ ان کوز بردست مجرات دیے گئے۔ تے۔ بنی امرائیل نے چربی نہ مانا تو وہ آ کرئی دجال کوفل کریں گے اور تمام المل کماب مسلمان ہوجائیں گے۔ساری دنیا پس اسلام پھیل جائے گا اور ان کے شایان شان تمام با تمی ہوجائیں گی جو پہلے نہ ہوئی تھیں۔

(۱۱) اورول کی جرت ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف، حضرت عیمی علیدالسلام کی اجرت ساری زیمن میں عادلاند نظام تا مرساری زیمن میں عادلاند نظام تا تا مرساری زیمن میں عادلاند نظام تا تا تم فرمائیں گے۔

(۱۲) وہ دمشق میں اتریں تھے۔

(۱۳) ومثل كي مشرق كي طرف مناره كي پاس-

(۱۴) ان پردوزردچا درین مول کی-

(١٥) ان كرس موتول كالمرت إنى فيكا-

(۱۲) فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے نازل ہوں ہے۔

(١٤) اس وتت منح كي نماز كي ليدا قامت بوكن موكل-

(۱۸) وواس ونت پہلے ہی اہام کونماز پڑھنے کا کہیں گے۔

(١٩) فارغ موكروه وجال ساؤيس مي-اس ولل كرديس مي-

(۲۰) يېود يون کوککست فاش ہوجائے گی۔

(۲۱) اگرکسی در فت یا پھر کے پیچیے کوئی یہودی چمپا ہوگا وہ بھی مسلمانوں کواطلاع دیں گے تا کہ اس کوئل کردیا جائے۔

(۲۲) پر باتی تمام یبودادر صیائی مسلمان بوجائیں مے۔ دنیا مجریس اسلام میمل جائے گا۔ گا۔

(۲۳) حضرت عینی علیدالسلام جنگ بند کردیں سے کیونکہ ساری دنیا اسلام کے تالی ہوتی ہوگی۔ موگی۔

برات (۲۴) وہ غیرمسلموں سے جزیر فیکس) لینا بند کردیں مے۔ دووجہ سے ایک تو غیرمسلم ہی یے ضرورت بات نہیں فرماتے تھے، جو بات فرماتے نے دالی ہوتی تھی۔ ں کے سلسلے میں آپ مالیکھ نے نشانات کا اتنا اہتمام ) نا دان مسجیت کا جموٹا دعویٰ کر کے امت کو کمراہ نہ

سے۔(مرزا قادیانی نے لکھاہے کہزول صعود کی او صعود کی او صعود عروج خود ہی ابت ہوگیا) نے دول کا لفظ بھی نے دول کا لفظ بھی ایس دوبارہ آئیں گے۔

رنے کے لیے ریم می فر مادیا کددہ آسان سے نازل تے ہوئے ارشاد فرمایا کدوہ زمین کی طرف آئیں۔

> ے زیمن میں نہو۔ کا نا میسیٰ ہوگا۔

يُرَاعُ فِي فِي مِنْ مِن وَكَا)

(ra)

*∟,,*; (۳4)

(%) Pj T

(M)

(۳۹) طرف (۵۰) (۵۱)

ar) ar) ar)

(۵۵

24) 24) 24) 24) 27, 29)

السلا دی.

اس

ا کے ۔ دوسرے مال کی سخت بہتا ت ہوگی۔	ندوجي
مال کشرت سے لوگوں کو دیں ہے۔ یہاں تک کدکوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔	(ra)
اس دفت ایک مجده ساری دنیا سے زیادہ بہتر ہوگا۔	(۲۲)
یہ نازل ہونے والا وہی عیسیٰ علیہ السلام ہوگا جن ہے آسان میں قیامت کی یا تنیں	(14)
ں اور انھوں نے کہا تھا کہ اتر کر د جال کوئل کروں گا۔	ہوئی تھی
وه منرور فوت ہوں مے مگر انجی تک ان پر فانہیں آئی _	(M)
وہ چاکیس سال دنیا میں زندہ رہیں ہے۔	(rq)
وہ فچ کریں گے۔	(r•)
روحاک کھا تی ہے لیک کہیں ہے۔	(M)
پہلے شادی نہ ہوئی تھی اب شادی کریں مے۔	(rr)
وہ پرانے اور اپنے وقت کے رسول تنے اور اب شریعت محمد بیر (علی صاحبہا العسلوۃ ا	(mm)
) پرمل کریں تے اور کرا میں تے ۔	•
جب ان کی وفات ہوگی مسلمان ان کا جناز و پڑھیں گے۔	(mm)
وہ حضور اللہ کے کے روضہ مبارک میں دفن ہوں ہے۔	(30)
جبوہ نازل ہوں گےایک حربہ ( ہھمیار ) لے کر دجال کوٹل کریں ہے۔	(٣٩)
ان کے زمانے میں اتناعدل ہوگا کہ شیر اور بکرا یک کھاٹ ہے پائی ہیکن ہے۔	(12)
یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام ہوں ہے جو حضور کے چند میدیاں پہلے تنے اور ان کے اور	(MA)
، درمیان کوئی پیغمبر ند تعالی مران کوئی پیغمبر ند تعالی	
بیدو بی ہوں گے جن کا نام روح اللہ بھی تھا۔	(P4)
ان سے پہلے مردصالح ہوں مے جونماز پڑھائیں مے۔ وہ مہدی ہوں مے۔ معالم مدروں سرمدن م	(m+)
رواس بيت عاول عيد	(m)
ان کا نام حضور کے نام کے مطابق ہوگا۔اوران کے والد کا نام حضور کے والد کے حمیحا	(PY)
_03/L	نامی طرر
وہ جس وجال کو آل کریں مے وہ کا نا ہوگا۔اس کے ماتھے پرک ف رکھا ہوگا لینی	(mm)
	کافر۔
وہ بھی طرح طرح کے عجا ئبات دکھائے گا۔جس سے لوگوں کو کفر اور ایمانی پھٹکی کا	(hh)
• .	-62 ==

(۳۵) ووساری دنیا کا چکرنگائے گا۔ گراس دن مدیند منور و اور مکم منظمہ ی فر هنوں کے پہرے ہون کے ان دوشموں شرو سے گا۔

(٣١) ييسل عليه السلام وجال كاليتياكركاس كوباب لدين قل كري مي-

(۳۷) ان کے زمانے میں یاجوج و ماجوج خروج کریں گے۔ لوگ بڑے تک ہول گے۔ آخر حصرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے لیے بدد عافر مائیس گےاورلز مجر کر مرجائیں گے۔

(٢٨) عيلى عليه السلام ومثق من جهال نازل مول ك\_وه افيق نام كاشِله موكار

(۳۹) ان کی آ معلوم کر کے مسلمان مارے خوثی کے پھولے نہ سائیں ہے۔جس کی طرف حضور نے کیف انتم سے اشارہ فرمایا ہے۔

(۵۰) ووروف اطهر پرحاضر موکرسلام پیش کریں مے حضوران کا جواب دیں مے۔

(۵۱) آپ نے طف اٹھا کر حضرت عیسی این مریم کے نزول کی خردی۔

(۵۲) ان کانزول قامت کی (بدی) نثانی ہوگی۔

(۵۳) وه حاکم (کم) بول مے۔

(۵۴) عادل اورمقط مول کے۔ دمور مصر عسل اور الموجود ماہ مار

(۵۵) حفرت عیسیٰ علیه السلام حفرت عروه بن مسعود کی طرح ہوں ہے۔

(۵۲) ان کارنگ سفیدی دسرخی کی طرف ماکل بوگا۔

(۵۷) و ملیب کوو ژدی مے جس کی پوجاموتی تنی یا جو بھار یوں کی نشانی تنی۔

(۵۸) خزر کوئل کریں گے۔ بینجس العین ہے اور عیسائی اس کوشیر مادر سمجھ کر کھاتے ہیں نفرت دلانے کے لیے ایسا کیا جائے گا۔ آئ کل بھی بینسلوں کونقصان پہنچاتے ہیں تو لوگ جمع موکران کے لل کا انظام کرتے ہیں۔

(٥٩) د جال كے پاس اس وقت ستر بزار يبودى ككر موكار

(۲۰) یا جوج ما جوج کے باہی مقاتلے اور مرنے سے بد بو ہوگ۔ پہلے حضرت میسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لیے رکن ہوگی وہد بودور کر دی جائے گی (اوکما قال) دی جائے گی (اوکما قال)

کیا سرور عالم اللہ جیسی ہستی نے کسی اور بات کے لیے بھی اتنا اہتمام فر مایا ہے۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ کوئی اور د جال سے ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہ کر بیٹھے۔ ں۔ بہاں تک کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔ زیادہ بہتر ہوگا۔ سلام ہوگا جن سے آسان میں قیامت کی ہاتیں ل کروں گا۔

> ن پرفنانبیں آئی۔ م

ں گے۔ تھے اور اب شریعت محربی (علی صاحبیا العملو 8

ا جنازہ پڑھیں گے۔ ن ہوں گے۔ فعیار) لے کرد جال کوئل کریں گے۔ ہراور بکرا یک گھاٹ سے پانی پئیں گے۔

ور من چند مدیال پہلے تھے اور ان کے اور

ر پڑھائیں گے۔ دہ مہدی ہوں گے۔

ا اوران کے والد کا نام حضور کے والد کے

وگا۔اس کے ماتھ پرک ف راکھا ہوگا لین

ة گا۔جس سےلوگوں کو كفراورا بمانی پختل كا

خود کاشته بودا

كماكه خاعمان

غلام احرقاديا

غلام احرقاديا

طرح پاک ہو

اتمام جحت

ہے اور اس

جحت <u>کے ا</u>

ونيا كے متر ك

اتمام جحت

كاشته بودا

مسيح موعود

سامنے دال

زبردست

ولی کے کلام

مرادكوكي الز

احمين چرا

اباكرايكامق کے کیسی سے مراد غلام احمد ہے ....مریم سے مراد جراغ بی بی ہے۔دمش سے مراد قادیان ے .... بابلدے مرادلدمیانے ول سےمرادماحد می عالب آنانے .... معیل مسے ہے۔زوچا درول سے مرادمیری دو بھاریاں میں .....دجال سے مراد پادری ہیں۔ خردجال سےمرادر بل ہے۔جس پردہ خود بھی سوار ہوا ہے۔ مبدى سےمراد بھی غلام احرب۔ مارث سےمرادمی فلام احد ہے۔ رجل فارس سےمرادیمی فلام احرب منارة بمرادقاديان كامناره بجوبعد شروا الام احرقاديا في مايا نزول سراد سنركركيكيل اترناب-.... اسان عرادا مان بدايل بن مسيلي بن مريم عمراد غلام احمد قادیانی ہے۔ .... فلام احمد علی علیہ السلام سے متحد ہے۔ .... فلام احمد عین محمد -- سفلام احمرآن والاكرش اوتار ب- سفلام احر حضورى كى بعثت ثانيه-غلام احمر كي زمانيدين وه عالم كير غلبه اسلام بهوار جوحضور كي زمانيد بس ند بوسكار نماز من جود عاماً كل كل ع رغيس المعضوب عليهم) اس مرزا قادياني كودكودي والول سے علی دی وعاہے۔ میری دحی قرآن کے برابر ہے۔ .... جھے ش تمام تیغبروں کے کمالات جمع ہیں۔ میں حضرت حسین سے تعلی افغل ہوں۔ وہ کیا ہیں میں حضرت عیلی علیہ السلام سے افضل مول ان کا بروز اور مثل مورجی ان سے آ مے لکل میا مول بلکہ تمام انبیاء سے میرے مجوزے زیادہ ہیں اور میں معرفت میں کمی پیغبرے کم نہیں ہوں۔ پھر وہ اپنے بیٹے کو کیے بیر کویا خدا آسان سے اتر آیا ہیں۔ اور وہ بیٹا کہنے گلے۔ برخض ترتی کرسکا ادراس کے چیلے اکمل کا شعار ذیل کے مطابق حضور سے افضل ب (معاذ اللہ) محر بر ات آئے ہیں ہم میں اورآ کے سے ہیں بدھ کرائی ثان میں محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دکھیے قادیان میں پھران شعروں کومرزاغلام احمد قادیانی س کر حسین کریں اور بڑاک اللہ کمیں۔ اب آپ خود بی فیصله کریں که دیخص اوراس کوسلمان جانے والے کیے مسلمان روشكتے بیں۔

## متفرقات

خود كاشته بودا

وروں سے پیدید مرزائی نمائندہ (امام جماعت مرزائیہ) مرزاناصراحمہ نے خودکاشتہ پودے کے بارہ میں کہا کہ خاعمان کو کہا گیا ہے۔ مراٹارنی جزل صاحب نے ممبروں کی کعمی موئی فہرست متائی جومرزا غلام احمرقادیانی نے وہیں کعمی ہے کو یا مرزاغلام احمدقادیانی اس فرقہ کوخودکاشتہ پودا کہدہے ہیں۔

ہم کہتے ہیں چلومرزا غلام احمد قادیانی کا خاتدان بی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوا تو مرزا غلام احمد قادیانی اسی انگریزی پودے کی شاخ ہوئے۔اگروہ پودا پلید ہے تو پودے کی شاخیس کس طرح یاک ہوئتی ہیں۔

اتمام جحت

مرزانا صراحد نے عام مسلمانوں کو بیزا کافر کہنے ہے گریز کر کے چھوٹا کافر قرار دیا ہے اوراس کی وجہ بینائی ہے کہ ان پراتمام جمت نہیں ہوئی۔ کیونکہ مرزانا صراحمہ کے ہاں اتمام جمت کے لیے ضروری ہے کہ دوسرے کا دل بیان جائے کہ بات تو تچ ہے پھرا نکار کرے۔ تو دنیا کے سر کروڑ مسلمان تو مرزا غلام احمد قادیانی کو کا ذب مفتری سجھتے ہیں۔ ان پران کے ہاں اتمام جمت نہیں ہوئی۔ اس لیے بیامت اسلامیہ ہے خارج لیخی بڑے کا فرنیس ہیں۔ لیکن خود کاشتہ بودا تھے بڑی احتیاط تھی تھی۔ پہلے کھو دیا کہ ہیں مثیل سے موجود ہوں۔

(مجوراشتهارات م ٢٠٥) كم فهم لوگ مجمع موعود خيال كربيش بين محر بعد يس بوت زورشور سے خود بى مسيع موعود بن ميك (ازالداد بام م ۴۵ نزائن ج ۴ م ۱۲۲) داور جب و يكها كه علاء كرام ك

سامنے دال نہیں گلتی تو فعانی الرسول کی آٹر لی اور میں محمد ہونے کا دعویٰ کرڈ الا۔

(خطبهالهاميص الانزائن ج٢ اص اليناً)

زبردست اورلا جواب تنج

ہم تمام امت مرزائیہ کو چینی کرتے ہیں کہ تیرہ سوسال کے کسی مجدد محدث محاتی اور ولی کے کلام سے بیاتابت کردو کہ عیسیٰ علیہ السلام مر بچے ہیں۔ سے ابن مریم یاعیسیٰ ابن مریم سے مراد کوئی ان کامٹیل مراد ہے۔ خود معزت عیسیٰ علیہ السلام نیس آئیں گے۔ یا ان سے مراد غلام احمد بن چراغ بی بی ہے۔ اگرتم سے ہوتو تیرہ سوسال کے سی محدث یا مجدد کا قول پیش کرو۔ اسے مراد چراغ بی بی ہے۔ومثل سے مراد قادیان سے مرادمباحثہ میں قالب آنائے ..... می سے مراد ویاریاں میں .....د جال سے مراد یا دری میں۔ اموار مواہد۔

الم الم الم الم الديال في منايا: نزول سے مراد اوا الى بدائي بيں \_....على بن مريم سے مراد عليه السلام سے متحد ہے \_....فلام احمد عين محمد ويسفلام احمد حضور على كي بعثت فانيہ ہے \_ ال جو حضور كذ ماند بل نہ بوسكا \_ ال جو حضور كذ ماند بل نہ بوسكا \_ ال حوب عليهم) الل بل مرزا قادياني كود كود سے

ام و فبروں کے کمالات ہتے ہیں۔ کیا ہیں ش معرت عیسیٰ علیہ السلام سے افعنل کے کل ممیا ہوں۔ میں معرفت میں کی پیفبر سے کم نیس ہوں۔ پھر آیا ہے۔ اور وہ بیٹا کہنے گئے۔ برقض ترتی کرسکا

کے مطابق صنور سے اضل ہے (معاذ اللہ)
اور آگے سے ہیں بڑھ کرائی شان میں
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں
اُن من کر محسین کریں اور جزاک اللہ کھیں۔
اُن اور اس کو مسلمان جانے والے کیے مسلمان

16

دوسرا چيلنج

تیرہ سوسال کے اعرکی زمانہ کے ہارہ جس بیٹا بت کروکہ کی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ اور سلمانوں نے اس کو طاقت ہوتے ہوئے برداشت کیا ہو۔ یا کس نے کسی مرقی نبوت سے بیدد یافت کیا ہوکہ تمحارا دعویٰ انشریتی نبوت کا ہے یا غیرتشریتی کا بروزی اورظلی کا یاستقل کا۔ تو اس طرح آپ ڈیل کا فرہوجاتے ہیں۔

أيك اور ذعونك

مرزاغلام احمد قادیانی اور مرزائیوں نے دنیا بحریش بیدڈ مونگ رچایا ہے کہ نبوت بند ہوگی یا تی آسکتے ہیں۔ حالا تکہ خودان کے ہاں ندمرزا قادیانی سے پہلے کوئی نی آیا نہ بعد میں قیامت تک آئے گا۔ تو بیساری بحث مرف امت کوالجھانے کے لیے ہے۔ بات بیرکو کہ مرزا قادیانی علیمالسلام بن سکتے ہیں یا آنے والا دہی ہے جس کو تیرہ سوسال کے تمام محدثین صحابہ کرام اور مجددین نے میں این مریم قرار دیا ہے کہ دہی آئیں گے۔

مرزاغلام احمرقادیانی کی پریشانی

اسلمله بیس مرزاغلام احمدقادیانی کی پریشانی کا بیعالم ہے کہ آت کے آنے کی پیش کوئی کومشہور ومعروف اور متواتر بھی قرار دیا اور (ازالتہ الاوہام سے محافرائن ہے میں مربیکی مارا کے مناف کھودیا" بیاول ورجہ کی پیش کوئی ہے۔اس کوتو اتر کا اول درجہ حاصل ہے۔" مگریہ کھی مارا کہ" خدانے قرآن کے معنی لوگوں سے چھپادیے۔" (آئینہ کمالات میں ۲۳ مزائن ہے ہی کھی مارا حتی کہ مرزاغلام احمد قادیانی کو مامور ومجد دبتا کران پردس مال تک ند کھولے اور یہ کی لکھی مارا کہ حیات میں کا عقیدہ شرک حقیم ہے۔ اور نہج کے لیے پرانے اولیا و سلی اوار صحابہ کو معذور مرکب کا عقیدہ شرک حقیم ہے۔ اور نہج کے بیار اجماع و قات میں ہرواتو پر ممثل مردوں سے کیسے چھپا رہا۔ بھی شرک حقیم کہ کرخود بھی مشرک بند رہے۔ اور جمی اپنی ممثلہ مسلم نوں سے کیسے چھپا رہا۔ بھی شرک حقیم کہ کرخود بھی مشرک بند رہے۔ اور جمی اپنی مضرورت کے لیے تیرہ سوسال بعد قرآن و ان کا دعوی کر کے خود میں ابن مربی بن بیٹھے۔ بھلا جو مشرک حقیم ہم بنا ہے۔ خداا یہ قرآنی مسلکے کولوگوں سے جمیاسکا ہے۔ پھر قرآن کے خزول کا فائدہ کیا ہوا۔

تيراجيلنج

كيابيه وسكما ب كدخدا تعالى قرآن كيعض معانى قرون اولى سے چمپاوي اور

ilar .

مدبوں کے مجدو مجددوما مورجوکر؟ عظیم کواجتہادگی وہ البذک و والبا لے

ھاظت کریں گے حضرات کی آگھوا ہےاور ذاکر قیام حفاظت اصل کام

چوتھا چیلنج کیا کم خدمت کی ہے جود

یانچال چینئ اگرکو عالم بیلانی نے جا

امت کو کفرے بچا رفع کا ذکر کرکے ا آپ نے امت۔

مرزا: کام کیاہے۔

ووم کرے چاہے نہ کر دیکھیے سچا مجھ کرا ٹکارکر۔

سيا جھو کرا لکار کر۔ اس۔ بات ہوگئ۔دعومة

لے بارہ ش بی ابت کرد کہ کی نے نبوت کا دعویٰ کیا وقع برداشت کیا ہو۔ یا کس نے کسی مرق نبوت ت کا ہے یا غیر تشریحی کا بروزی اورظلی کا یاستقل

ن دنیا بحریش بید دہونگ رچایا ہے کہ نبوت بند ن شرزا قادیانی سے پہلے کوئی نبی آیا نہ بعد میں ت کوالجھانے کے لیے ہے۔ بات بیر کرو کہ مرزا الاوبی ہے جس کو تیرہ سوسال کے تمام محدثین ہے کہ دبی آئیں گے۔

کی پریشانی کابی عالم ہے کہ سے کے آنے کی پیش ار ( ازالت الا دہم م ۵۵ م خوائن جسم م مرب کھے مارا کو آر کا اول درجہ حاصل ہے۔ "مگر یہ کھے مارا ہے۔ " ( آئینہ کمالات م ۴۲۲ خوائن ج ۵ م ۴۲۷) ن پردس سال تک نہ کھولے۔ اور یہ بھی لکھ مارا کے لیے پرانے اولیا وصلی و اور صحابہ کو معذور محل کیے گیا کہ پہلا اجماع و فات کے بر ہوا تو پھر کھی کرخود بھی مشرک ہے دہے۔ اور بھی اپنی اوکی کر کے خود کے اہن مربے بن بیٹے۔ بھلا جو اعظم بنما ہے۔ خدا ایسے قرآنی مسئلے کو لوگوں

بعض معانی قرون اولی سے چمیا دیں اور

مدیوں کے مجددین اولیاء کرام اور علاء کرام مشرکا ندمتی پر جے رہیں۔ حق کہ مرزا قادیائی مجددوما مور ہوکر بھی دس سال تک عیسیٰ علیدالسلام کوآسان پر زعدہ مانے رہے۔ اور کیاشرک عظیم کواجتہاد کی وجہ سے برداشت کیا جاسکتا ہے۔ کیا خود قرآن پاک نے انسا نسحین نیز لنسا اللہ کو و انسا لملہ لمحافظون نہیں فر مایا کہ ہم بی نے قرآن (ذکر) اتا را اور ہم بی اس کی مفاقت کریں گے ۔۔۔۔ کیا حفاظ ت کا یہ مطلب ہے کہ اس کے معانی کو صدیوں تک بہترین مفاظت کا یہ مطلب ہے کہ اس کے معانی کو صدیوں تک بہترین حضرات کی آئی موں سے خود خدا او جمل کردے۔ حالانکہ خود مرزانے بھی کہا کر قرآن پاک ذکر ہے اور ذاکر قیامت تک رہیں۔ اس کا مفہوم دلوں ٹیس رہے گا۔ اس کے مقاصد ومطالب کی مفاقت اصدومطالب کی عناصد ومطالب کی عاصد اس کے مقاصد ومطالب کی عناصد اس کا مقاصد ومطالب کی عناصد اس کا م

يوتعاجينج

کیا کسی نی نے کا فرحکومت کی اتنی خوشامد کی ہے اور اتنی دعا کیں دی ہیں اور اتنی خدمت کی ہے جومرز اغلام احمد قادیانی نے اگریزی حکومت کی کی ہے۔

> يانچوال چيلنج پانچوال

مرزاناصراحد نے اتمام جمت کے ساتھ دل سے بھی مان لینے کی دم لگا کرا بجاد بندہ کا کام کیا ہے۔

خودمرزا کا قول ہے۔''اور خدانے اپنی جمت پوری کردی ہے اب چاہے کوئی قبول کرے چاہے دائن ج۲۲م ۵۷۲ ( ترحقیقت الوجی ۱۳۹۰ بڑوائن ج۲۲م ۵۷۲ ( ترحقیقت الوجی ۱۳۹۰ بڑوائن ج۲۲م ۱۳۹۰ ( ترکس الوجی ۱۳۹۰ بڑوائن ج

دیکھیے اس عبارت بیں مرزاغلام احمد قادیانی نے بھی اتمام جمت کے ساتھ دل سے سچا سجھ کرانکار کرنے کی دم نہیں لگائی۔

اس سے فاہر ہے کہ اگل مانے یانہ مانے سمجے یانہ سمجے جب اس کی سامنے دلیل سے بات ہوگئ ۔وحوت حق بینی گئ اب اس پر اتمام جمت ہوگیا جائے مانے یانہ مانے ۔

というとうないというないのでというというというとうないがっている。 とればとないまのというと

مردانا مراهم نے کہا ہے کہ مرزا قادیاتی ہے انگارے خدادا فرید بھی مواد مگار دیاشی ہے ملیاتوں بی میں جادیوں اوران ہے گل دنیا بی سلوک میلیاتوں کی طرح موگار اس طرح دوائی تھیم پر بردو ڈالنے بین میران کو سلوم انوگودل کی بات خدا جا ساتھ ہیاں قامی اور میزان ہے بی طابر بر تفلید کو ان ہے۔ اگر مرزا بی ہے تو اس کا افکار کنز ہے چرکوئی اندی جو برزاغلام اندرقادیاتی افت مانے مسلمان میں روسکا۔ اورا کر نبوت منم ہے قوم زاغلام اندی تادیاتی اوران کے مانے والے سے تعلی کا فریس۔

دور فاطرن بخار آن باک علی بے "و ما کنا معذبین حتی بعث رسولا" "كرىم دب مكردول دركار ترينداب الرين ديے۔"

علال مرف رول كي الأرائد الله المراف الله المرف المرف المرف المؤلاة كريس بها المدول في المرف المؤلاة كريس بها المدول في المرف المرف

مرد اغلام احمد قادیا تی اوردان کے تعیین نے عام پھیلیا لوں لو کافر کہا لیکن اپنی ایس تعیم کو جمہ محمر یعند سے جمعیالیا۔ کہ جو تکہ دو مرد ن النے تھے کافر کہا اور مسلمان کو کافر کھنے ہے وہ خود بی کافر ہو کے عیال نہوں نے قرآن وصدیت کے بیان کر دہ متح موجود کا اٹکار کیا۔ اس لیے درجہ دی کافر کرک

۔ واوی عرز اوادا آپ اگر خلائی شمین قرآب کولوک مگر نگائی کا جھے ایکا زمطان اللہ کے مجراآپ کین کے کیا کروں سے لاک تھے کا بڑینے کی دبیرے تروی زبور کئے آپ کی بیش جمیز دی کی قومین کریں مسلمان مجودا آپ کوکا دائین کے بیش آپ کے لئے یہ باز کا گیے کے دلوک تھے کا فرائے سے کا فر ہوگئے۔

جی پوچس اوا آب و نن کا فرود جاتے ہیں۔ اگ علا د کو کا کا وجہ ہے وہ سرے مسلما لون کواری شکلن کے لیا قاسے کا فران جانے کا جب بلے ہے

کیا قل کا واؤ گازید نن عمر پر بهوتو اس کیا واقعه لا به

یا واقعہ لاہم دنیا گے کام مل کتے ہیں البھہ بلا کن کرا چی آ دھمکے

کھرا ہی بی مزاد ہے۔ کیا اس حم کی کیا مرزا غلام

العدد حضاد الص ۱۸۸) پرید امیسه احسد" میں مرزا بعدجائے کا اکالی قرآن با مناقران مین

ت بي گيامرزا قاديا

انگہ بھر ال آئے ! محمد ویصے ہوں جس میرزانامراجمہ

غلام أحمد معنا، خوب غلام غلا غلام بن الرحمة وكي و كرو

یوے یہ بیٹان ہوئے اور } مامیران جیعت سے الکارکر پیکی سے اکمل متایا ہے۔

چھٹا چیلنج

کیا قتل کا واقعہ شام میں ہواور گواہ لدھیانہ کا کہے! وہ گواہ مردود نہ ہوگا۔....کیا دعویٰ زید بن عمر پر ہوتو اس کی جگہ خالد بن سلیم کو پکرا جا سکتا ہے۔

کیا واقعہ لا ہوکا ہواور ہم لا ہور کا معنی تاویلیں کر کے راولینڈی کریں تو اس طرح دنیا کے کا م چل سکتے ہیں؟ .....کیا ثکاح احمد خان ساکن ہری پور کا ہواور عورت کے پاس غلام احمد ساکن کراچی آ دھمکے اور کہے کہ احمد خان سے مراد غلام احمد خان ہی ہے اور ہری پور سے کراچی ہی مراد ہے۔

کیا اس فتم کی با تین مان بی جا ئیں تو نظام عالم درہم برہم نہ ہوجائے گا۔

کیا مرزاغلام احمد قادیانی کے بیٹے اور مرزائیوں کے ظیفہ دوم مرزامحود نے (هیتند النہ وحداول سالسی من بعدی النہ وحداول سالسی من بعدی اسمه احمد " میں مرزا قادیانی ہی کورسول کہا گیا ہے اور کیا اس طرح و واحمد کا بھی مصداق نہ ہوجائے گا۔ کیا بی قرآن پاک سے تلعب اور نے اق نیس ہے۔

ساتوال چيلنج

کیامرزا قادیانی کے سامنے بیاشعار نہیں پڑھے گئے اوراس نے تحسین نہیں کی تھی! (اخبار البدر قادیان ۲۵ راکو بر۲۰ ۱۹- اور الفضل قادیان ۱۲۲ اگست ۱۹۳۳ء)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں اورآگے سے ہیں بڑھ کراپی شان میں محمد ویکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھیے قادیان میں مرزانا صراحمہ نے اس کے جواب میں کہا کہ ان کے بعد والاشعراس کا جواب میں کہا کہ ان کے بعد والاشعراس کا جواب میں میں میں ہے ۔

غلام احمد عثار ہو کر ہدارتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں خوب غلام احمد عثار ہو کر ہدارتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں خوب غلام بنام غلام کہ کرعیٹی علیہ السلام سے افضل بنو، حضور سے اپنی شان بر حالو، غلام بن کرحضور کی ۵ کر وڑ امت کو کا فرکر ڈ الونسخدا چھا ہے۔ مرز انا صراحمد بیشعرس کر پہلے تو بڑے پریشان ہوئے ایر جواب گھڑ لیا۔ کیا مرز اناصراس حقیقت سے انکار کر کتے ہیں تو انھوں نے حضور کی دو تعثیب مانی ہیں اور دوسری بعثت کو بہلی سے اکمل بتایا ہے۔

۔ دور کا فرجو حضوں کے کونی نہیں سمجھتے ان کے

ائی کے اٹکار سے خدا آخرت میں سزا دے کی وسیاس سلوک مسلمانوں کی طرح ہوگا۔ معلوم ہو کہ دل کی بات خدا جانتا ہے۔ یہاں رمرزانی ہے تو اس کا اٹکار کفر ہے پھر کوئی اں روسکتا۔ اوراگر نبوت ختم ہے تو مرزا غلام

'و ما کتا معلمین حتی نبعث رسولا" ب'میں دیتے۔'' ۔اس کودل سے سچا سجھ کرا لگار کا ذکر نہیں ہے

دی نہیں دیا جاتا بلکہ وہ مسلمان بھی نہیں سمجھا رسکتی کہ ''مساجاء نامن نلدیو'' کہ ہمارے کرمیں ہے۔ بیصرف ایجاد مرزاہے۔ ہاں دانکار کرتے ہیں محر بعض دوسرے بھی ہیں۔

انے عام مسلمانوں کو کا فرکہالیکن اپنی اس نے جھے کا فرکہا اورمسلمان کو کا فرکہنے سے وہ نے بیان کر دہ مسج موعود کا اٹکار کیا۔اس لیے

آ پ کونوگ محلے لگا ئیں مے یا کا فرمطلق کا فر کہنے کی دجہ سے خود کا فر ہو گئے ۔ آپ کا فرکہیں مے ۔ پس آپ کے لیے یہ بہانہ

ں۔ایک غلط دعوؤں کی وجہ سے دوسرے سبب بننے ہے ..... کے بار۔

بخثيت

قصداور! نیچسار

ہوں مے

وهتماماه

ہوں مے

خيانت كم

عمادات

مناره پر: (۴)

مے پر ق

**(r)** 

فرمات

قبل موا

(4)

كےخیال

وجبى نبور

م حفرت

(1)

آ شموال چيلنج

مرزائی فرقہ کے لوگوں اور مرزا ناصر احمد نے کوشش کی ہے کہ شخ اکر کے نام سے
ملمانوں کو دھو کہ دیا جائے کہ وہ خیر البشر لینی نبوت کو باتی سجھتے تھے۔ ہمارا دھوئی ہے کہ شخ اکر گر
اور بعض دوسرے اولیاء نے جو کہا ہے کہ شرقی نبوت باتی ہے وہ صرف مکالمات وہ شرات (پی
خوابین) اور ولا بت ہے۔ نبی تشریعی مستقل صاحب کتاب جیسے حضرت موکی علیہ السلام انبیاء
غیر تشریعی جیسے (دوسرے انبیاء بنی اسرائیل اس سے ان کے کلام کا تعلق بی نبیس ان دونوں کو وہ
شرقی نبوت کہتے ہیں جس میں کسی کو نبی کہا جائے یا نبوت کا دھوئی کیا جائے وہ جائے ہیں کہ
منصب نبوت، ولا بت، قابلیت اور روحانی ارتقاء سے نبیس ملتا بی خدا کی دین ہے۔ ورنہ تیرہ سو
سال میں کوئی صحافی علیہ السلام کا آنا تھا کہ ان کی حیات اور آ مہ ٹانی نہ کہلاتا؟ دوسرے ان کے
بی نظر حضرت عیسی علیہ السلام کا آنا تھا کہ ان کی حیات اور آ مہ ٹانی پر انی شریعت پر عمل کریں
جو جائے۔ اس لیے وہ لکھتے رہے کہ وہ جب آ کیں گے۔ تو نہ اپٹی پر انی شریعت پر عمل کریں
گے نہ کوئی نئی شریعت لاکیں گے۔ بلکہ شریعت جمد سے پر بی عمل کریں گے۔ کرا کیں گے۔ بہی مقصد
گے نہ کوئی اور کیا اور دوسرے حضرات کا ہے۔

حضرت يشخ اكبركا كلام

ا ما ما بَن عربی شخ اکبر نے حدیث معراج کے همن میں فرمایا۔

..... جب سرور عالم المسلطة ووسرے آسان میں داخل ہوں گے۔ وہاں عیسیٰ علیہ السلام بعدیہ جسم وجسد کے ساتھ موجود ہوں گے۔اس لیے کہ وہ ابھی تک فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کواللہ تعالیٰ نے اس آسان تک اٹھا کروہاں سکونت بخشی۔ (نوعات کیہ جسم ۳۳۱)

دوسرى عبارت كاارودترجمه

۲:۔ اور یمی مطلب ہے کہ حضور اللہ کے اس فرمان کا کہ رسالت و نبوت فتم ہوگئ ہے نہ میرے بعد کوئی نہیں اس کے اندر سول جومیری شریعت کے خلاف شریعت جاری کرے۔

(اس کے بعد لکھا ہے) اس لیے کہ اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے (بیاجمائی عقیدہ ہے) کئیسیٰ علیہ السلام نی اور رسول ہیں اور یہ بھی امت کا اجتمائی عقیدہ ہے کہ وہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے یہ بزے عدل وانصاف ہے ہماری شریعت محمدی پڑھل کریں گے اور کرائیں گے۔ کی دوسری شریعت اور اپنی سابقہ شریعت پر بھی ممل نہ کریں گے۔ (نتوحات کمیں دوم س)

101

انامراحم نے کوشش کی ہے کہ فیخ اکبر کے نام سے بی نبوت کو ہاتی ہے تھے۔ ہماراد حویٰ ہے کہ فیخ اکبر گئی نبوت ہا آئی ہے وہ صرف مکالمات ومبشرات (پی مصاحب کتاب جیسے حضرت موکی علیہ السلام انبیاء مان سے ان کے کلام کا تعلق ہی نبیس ان دونوں کو وہ اسے یا نبوت کا دعویٰ کیا جائے وہ جانے ہیں کہ ارتفاء ہے نبیس ملتا ہے خدا کی دین ہے۔ ورنہ تیرہ سو ارتفاء ہیں ملتا ہے خدا کی دین ہے۔ ورنہ تیرہ سو ان کی دعوت نہ کرتایا نبی نہ کہلاتا؟ دوسرے ان کے ان کی حیات اور آ مد تانی سے انکار کر کے کوئی کا فرنہ ب کی حیات اور آ مد تانی پر انی شریعت پر عمل کریں ہے۔ تعمد یہ بہت کمل کریں ہے۔ حضرات کا ہے۔

ی معراج کے همن میں فرمایا۔ ہے آسان میں داخل ہوں گے۔ وہاں عیسیٰ علیہ گے۔اس لیے کہ وہ انجی تک فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ ں سکونت بخشی۔ (نتو عات مکیہ جسس ۳۴۱)

کے اس فرمان کا کدرسالت و نبوت ختم ہوگئ ہے نہ رہیت کے خلاف شریعت جاری کرے۔ مکداس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے (بیا جمائی اور دیمجی امت کا اجمائی عقیدہ ہے کہ وہ آخر زمانہ سے ہماری شریعت مجمدی پڑھل کریں گے اور کرائیں برجمی عمل نہ کریں مجے۔ (فتوحات کیدن دوم س)

": مرزائحوون اپنی کتاب (هیندالنده می ۱۳۸۸) ش لکھا ہے کہ ابن عربی نے سے موجود کے بارے میں لکھا ہے کہ دمیج موجود کے بارے ماتھ کے دار دو حشر ہول کے ایک رسولوں کے ساتھ بحثیت رسولوں کے اور ایک ہمارے ساتھ بحثیت ولی کے تالع ہوگا محمد علیہ کے اس طویل عبارت میں شخ اکر ترزول عیدی علیہ السلام کا قصد اور پر قیامت میں ان کے علیم و جنڈے اور رسول اللہ علیق کے عام جنڈے جس کے بنچ سارے یغیبر ہوں کے پھر حضور کے خاص جنڈے جس کے بنچ امت اور امت کے اولیا میں ہول کے ۔ اب فرماتے ہیں کہ حضور علی کے ۔ اور اپنا علیحدہ جنڈ ابھی ہوگا جس کے بنچ ان کے امتی وہ میں ہول کے ۔ اب فرمات کے اور اپنا علیحدہ جبنڈ ابھی ہوگا جس کے بنچ ان کے امتی ہول کے ۔ ابران مرز دے کا کون سا ذکر ہے مرمرز احجود نے میچ موجود کا لفظ ترجمہ میں بر ماکر خیانت کی ہے۔

عبارات حضرت ملاعلى قارئ مجدداسلام

۱) امام ملاعلی قاری (مرقات ص ۱۸ ج ۱۰) ش تحریفرمات س

داوی انس موفوعا ینزل عیسی ابن مویم علم المنارة البیضاء شوقی دمشق. حضرت الس نے مرفوع روایت کی ہے کھیلی بن مریم علیه السلام دشق کے مشرقی مناره پرنازل ہوں گے۔

(٢) اور (مرقات ج اس١٨٨) من لكمة بير\_

فینزل عیسیٰ بن مویم من السماء علیٰ منارة مسجد دمشق فیاتی القلعس. '' پیم عیسیٰ علیہ السلام مریم کے بیٹے آسان سے دمشق کی مجد کے بینارے پراتریں مے پھرقدس تشریف لے جائیں گے۔''

(٣) ص ٢٣١ مرقات ج ١٠ ش لكما ب حفرت ابو بريرة محابي روايت نقل كرك فرمات بين علامه طبي في دوايت نقل كرك فرمات بين علامه طبي في ارشاد فرماياكم عند كريم وان من اهل الكتاب الاليؤمنن به قبل موته "سه خرى زمانه حفرت عيلى عليه السلام كنزول پراستمال ل فرمايا بــــ قبل موته "سه خرى زمانه حفرت عيلى عليه السلام كنزول پراستمال ل فرمايا بــــ

(٣) عیسی علیه السلام زیمن پرناز ل ہوں گے۔اور بھی بہت ی عبارات ہیں جن کواختمار کے خیال سے ترک کرتے ہیں۔ کیا مرزائی بتا کیں گے کہ ان جس سے کسی بزرگ نے نبوت یا وہی نبوت کے دوئی کی اجازت دی ہے یا کسی مدگی کو مانا ہے۔ بلکہ ان کے سامنے مرف حضرت سے ابن مریم علیہ السلام تھے۔

نوال جيلنج

کیا کوئی مرزائی کسی ولی۔ شیخ اکبراہام ربانی مجدوالف ٹائی شاہ ولی اللہ دھلوئی، اہام رازئی یا کسی مجدود محدث کا قول پیش کر سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیدالسلام مریکے ہیں اور آخری زمانہ میں آنے وا حلے وہ نہ ہوں ہے۔ بلکہ کوئی مثمل یا دوسری قسم کا مدگی بن کر آئے گا۔ اور شریعت ہیں سنتعمل ہونے والے تمام الفاظ کے معانی بدل کے رکھے گا۔ اگر کوئی مرزائی صدافت کی رتی رکھتا ہے تو تیرہ صدیوں کے مجدوین میں سے کسی ایک مجدد کا عقیدہ یا قول بتا وے کہ عیسیٰ علیدالسلام مریکے ہیں اور اب ان کی جگہ کوئی اور آئے گا۔ اگر نہیں ہے تو تو بہ کرو۔ جہنم سے بچے تم اور تمھارام رزا قادیائی تیرہ صدیوں کے مجددین محدثین علاء وسلحاء اور اولیاء کرام سے رہنم میں نے کہا۔ انا خیر مند میں آ دم علیدالسلام سے بہتر ہوں

مرزا قاديانى كے خلاف عدالتى فيلے

آج کل عدالتوں پراعتا دکیا جاتا ہے اور بڑی حد تک وہ تحقیق بھی کرتے ہیں۔ مرزائی تو بہت ہی جلدان عدالتوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔اب آپ ان عدالتوں کے فیلے ہی س لیں۔

ایک فیصله

ڈسٹرکٹ نج بہاولکر (بہاولپور) کا فیصلہ ہے جس میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے بور پورا پورا زور مرف کر دیا تھا۔ عدالت نے جو فیصلہ لکھا وہ تاریخی ہے اور ریاست بہاولپور کا بڑا کارنامہ ہے اگرکوئی منصف مزاج ہے تو اس فیصلے سے اس کو عرب حاصل کرنی چاہیے اس فیصلے میں فاضل نج نے صرف مرزا غلام احمہ قادیانی کا دعویٰ نبوت ہی ذکر ٹیس کیا۔ اس کا دعویٰ وہی جو قر آن کے برابر ہے اس کی تو بین انبیا علیم السلام وغیرہ سب کفریات کیا۔ اس کا دعویٰ وہی جو قر آن کے برابر ہے اس کی تو بین انبیا علیم السلام وغیرہ سب کفریات کے بین اور حقیقت یہ ہے کہ بہترین تحقیق کی ہے اور اس میں حضرت علامہ محمد انور شاہ صدر المدرسین وار العلوم دیو بند جیسی مخصیتوں کی شہاد نیس بیں۔ اور قادیا نیوں کے چوٹی کے ملازم مربی میں شریک شے ۔ یہ فیصلہ کے فروری ۱۹۳۵ء برطابق سوزی القعد سے ۱۳۵ ھیں ہوا۔

دوسرافيصله

وسركث ج ضلع كيمبل پور فيخ محدا كركا ب جوس جون ١٩٥٥ء كو بمقام راوليندى

14.

میں ہوا۔ار تیسرافیصلہ

مسلمان عورر چوتھا فیصلہ

خلاف کیس دی تنمی اس تق بہت می باتیر دکان سے ٹا

کیا که مرزاغا ب

تمنی جس مع

مرزائيول ـ د

اپناوپر کفر) فیصلے کی توثیق فآوی

ہم ان کی معلو اور عرب مما کہ کے زمانہ کے

قادیانی کوئی کافریس نے میں ہوا۔اس میں تمام است مرزائیے کے تفری تقدیق کی گئے۔

تيسرافيصله

یشخ محدر فیزین گوریجه بخ سول اور قبیلی کورث جیمس آباد (سندھ) کا ہے اس میں بھی ۔ مسلمان عورت کا نکاح مرزائی سے نا جائز اور مرزائی کوغیرمسلم قرار دیا گیا۔

چوتھا فیصلہ

مسٹر کھوسلہ کا فیعلہ ہے جو حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف کیس کے بارہ میں ہوا اور عدالت نے حضرت شاہ صاحب کوتا برخواست عدالت سزادے دی تھی اس تقریر میں حضرت شاہ صاحب نے سرزائیوں کو''دم کے سگان برطانیہ'' کہا تھا اور بھی بہت تی با تیں تھیں ۔ اس فیصلے میں عدالت نے لکھا ہے کہ سرزاغلام احمد قادیا نی لا ہور کی پلومر کی دکان سے ٹا تک وائن (شراب) منگوا تا تھا اور مرزاغلام احمد قادیا نی کے بیٹے مرزامحمود نے تسلیم کیا کہ درزاغلام احمد قادیا نی تھی۔

بہر حال اس مقدمہ میں مرزا غلام احمد قادیا نی کی خوراک کی تفصیل بھی پیش کی ممثی متمی ۔جس میں یا قوتیاں ۔وغیرہ مقویات اور قیمتی غذا کیں درج ہیں ۔

مرزائيول سيصوال

لیکن مرزائیوں نے پہلے کے مقدمات کی ایل کیوں نہیں گی۔ کیوں سکوت کر کے اپنے اوپر کفر کی مھر کی تقدیق کردی۔وہ جانتے تھے کدا گر ہائی کورٹ نے بھی ماتحت عدالت کے فیلے کی تو یق کردی توبیة انون بن جائے گا۔ پھر مغر کی رہ ہی بند ہو جائے گی۔

فآوي

مرز اناصراحمہ نے اپنے خلاف تمام فرقوں اورعلاء کرام کے فآو کی بیان کیے ہیں۔
ہم ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ کلکتہ ہے دیو بند تک کے علاء کرام نے
اور عرب مما لک نے بھی مرزائیوں پر کفر کے فتوے دیئے اور بیآج کے فتوے نہیں ہیں بیا تکریز
کے زمانہ کے فتا وے ہیں۔ اور پرانے ہیں بہر حال اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد
قادیا نی کو نبی یا مجد دیا مسلمان سجھنے والے اس کی کفریات کی تصدیق کرتے ہیں اس لیے قطعی
کا فریں ۔ بہی فیصلہ ماضی قریب میں مکہ معظمہ کے اور تمام عالم اسلام کے نمائندوں نے جمع ہو

ر بانی مجد دالف ٹائی شاہ ولی اللہ دھلوئی، اہام محضرت عیسیٰ علیہ السلام مرچکے ہیں اور آخری مثیل یا دوسری قسم کا مدعی بن کر آئے گا۔ اور کے معانی بدل کے رکھے گا۔ اگر کوئی مرزائی دین بیس سے کی ایک مجد دکا عقیدہ یا قول بتا کے مجد دین بحد ثین علاء وصلحاء اور اولیاء کرام سے کر میں بہتر ہوں

ا**ف عدالتی فیملے** ہے اور بڑی حد تک وہ تحقیق بھی کرتے ہیں۔ رخ کرتے ہیں۔اب آپ ان عدالتوں کے

ملہ ہے جس میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے ۔ نے جو فیصلہ لکھا وہ تاریخی ہے اور ریاست ہے تو اس فیصل کرنی ملم احمد قادیانی کا وعویٰ نبوت ہی ذکر نہیں کی تو بین انبیاء علیم السلام وغیرہ سب کفریات ہاوراس میں حضرت علامہ محمد انورشاہ صدر فیس بیں۔ اور قادیانیوں کے چوٹی کے ملازم سطابق سودی القدیم الاحمد میں ہوا۔

رگاہے جو ۳ جون ۱۹۵۵ء کو بمقام راولپنڈی ۷ علامها قبال مرحوم اور مرزائي

مرزائیوں نے اپنے حق میں بہت ہے مشہور حضرات کے نام بھی پیش کیے ہیں اور نہایت و هٹائی سے علامہ اقبال مرحم کا نام نام بھی لیا ہے گرمسلمان قوم اب سی نام سے دھو کہ نہیں کھاتی ۔ جب تک سی کومرزاغلام احمد قادیانی کے عقائد، مرزائی خیالات معلوم نہ شے اس وقت ان کی تحریرات کو پیش کرنا وجل وفریب ہے۔ کیا ونیا کومعلوم نہیں ہے کہ علامه اقبال مرحم نے مرزائیوں کو انجمن حمایت اسلام لا ہور سے خارج کردیا تھا۔ کیا ان کوعلامہ مرحم کے مندرجہ ذیل خیالات کاعلم نہیں ہے۔

ہے عل بروز حلول میے موعود کی اصطلاحات غیر اسلامی ہیں۔ .... شریعت میں فتم نبوت کے بعد مدی نبوت کا ذب اور واجب القتل ہے۔

ذاتی طور پر میں اس تحریک ہے اس وقت پیزار ہوا جب ایک نئی نبوت ..... بائی اسلام کی نبوت ہے۔ اسلام کی نبوت ہے۔ اسلام کی نبوت ہے۔ اسلام کی نبوت ہے۔ اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر آراد ویا گیا۔ بعد میں نیج کی حدیث کی حدیث کی حدیث کی حدیث کی حدیث کی حدیث کی معلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ انا للدوا ناالیہ راجعون ۔ مسلمان قادیا نبوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے میں جن بجانب ہیں۔

حكومت كومشوره

علامہ محمد اقبال مرحوم نے حکومت کومشورہ دیا کہ وہ قادیا نیوں کو ایک الگ جماعت تنگیم کرے۔ (بیتمام حوالجات حرف اقبال کے مجموعہ مولف لطیف احمد شیروانی ایم اے سے لیے مسے ہیں۔)

147

بقاء کے قر حصوٹ کی

برت توجدا پنے ا سامنے پیژ

متن ب*ل*. (۱)

را) اتباعے

(r)

کیاہے۔

*(2012)* (4)

وحديث

(س) ہےاس کا

(۵) ياكىط

يا ٽن آنچ ہم

جب مكا!

انھوں نے مختلف اکا برامت کی طرف غلط بات منسوب کی وہ بھی غیر تشریعی نبوت کی بیتاء کے جن میں سے چنٹی کر کے بیتاء کے جن میں سے شیخ اکبر اور علامہ ملاعلی قاری کی عبارتیں ہم نے پیش کر کے جموٹ کی قلعی کھول کے اصلی مطلب کو واضح کر دیا ہے۔ آخر میں ہم محتر م ممبران قومی اسبلی کی توجہ اپنے اس بل کی طرف مبذول کراتے ہیں جوہم نے رہبر سمیٹی قومی اسبلی پاکستان کے سامنے پیش کی ہے۔

متن بل ہرگاہ کہ:

(هيقنة الوي ص ١٥٠ فرزائن ج٢٢ ص١٥١)

(۲) مرزاغلام احمد قادیانی حضرت سیح موعود بن بیشا ہے اور حیات سیح کا اس لیے انکار کیا ہے۔ جب کہ براہین احمد یہ لکھنے تک اس کاعقیدہ یہ لیمنے ملیہ السلام آسان پر زندہ موجود ہیں۔ (هیقیہ الوی ص ۱۲۹ ہزائن ۲۲۶ ص ۱۵۳)

(٣) مرزا قادیانی نے سرور دوعالم علیہ کی معراج جسمانی کا انکارکیا ہے حالا تکہ قرآن وصدیث اورامت کا فیصلہ ہے کہ آپ کو جا گتے ہوئے جسم مبارک کے ساتھ معراج ہوئی۔

(سم) مرزا غلام احد قادیانی نے جہاد کا انکار کیا ہے اور انگریز کی اطاعت فرض قرار دی ہے اس کا پناشعریہ ہے

اب مجمور دو اے دوستو جہاد کا خیال دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور جدال

(ضميمة تخفه كولز وبيص ٢٦ خزائن ج ١٤ بص ٧٤)

(۵) مرزا قادیانی نے وحی اور مکالمات الله یکا دعوی کرتے ہوئے اپنی وحی کو قرآن پاک کی طرح کہا ہے۔ پاک کی طرح کہا ہے۔

آنچ من بشوم زوجی خدا بخدا پاک دامش زخطا بچو قرآن منزه اش دانم از خطا باہمیست ایمانم (زول الم ص ۹۹ فزائن ۱۸م ۱۸۵ م

اوراس سلسلہ میں امام ربانی مجد دالف ٹائی پرجموث بولا اور بہتان با عدمائے "کہ جب مکالمات اللہ کی کثرت ہوجائے تواس آ دمی کو نبی کہتے ہیں۔ " عالا تکدانھوں نے محدث

شہور حضرات کے نام بھی پیش کیے ہیں اور بھی لیا ہے گر سلمان قوم اب کسی نام سے یانی کے عقائد ، مرزائی خیالات معلوم نہ تھے ہے ۔ کیا دنیا کو معلوم نہیں ہے کہ علامہ اقبال سے خارج کردیا تھا۔ کیا ان کوعلامہ مرحوم کے

زائیت) کو یا یہودیت کی طرف رجوع ہے۔ ہے۔....مرزا غلام احمد قادیانی کے نزویک لئی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لیے

عات غیر اسلامی جیں۔ .... بشریعت میں ختم ہے۔ وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت ..... بانی

اورتمام مسلمانوں کو کافرقرار دیا گیا۔ بعد میں نے تحریک (مرزائیت) کے ایک رکن کواپنے ت کتے سنا۔ اناللہ واناالیہ راجعون ۔مسلمان ابجانب ہیں۔

شورہ دیا کہ وہ قادیانیوں کوایک الگ جماعت پمجوعہ مولف لطیف احمد شیروانی ایم اے سے

وُں کا اندازہ لگا ئیں ) بعض دوسرے حضرات محجوث ثابت ہیں تو ہم کیوں اس کی امت کو

14

727 كعاب ني قطعانبيل لكعار مرزا قادیانی نے اپنے کوحفرت عیلی علیہ السلام سے افعنل قرار دیا ہے۔ "ابن مریم کے ذکر کوچھوڑ واس سے بہتر غلام احمہ ہے۔'' (دافع البلاس ۲۰ ترائن ج ۱۸س ۲۲۰) ا يك منم كه حسب بشارت آيدم كيسي كجااست تانهند بالمعمرم مرزا قادیانی نے حضرت عیسی علیه السلام کوشرالی تکعاب ( مشتی نوح حاشیم ۲۳ خزائن ج • اص ٢٩٤) اور يغيرول كي محى توبين كى بـــاس كاشعاريه بيل -انبیاء گرچہ بودہ اندہے من بہ عرفان نہ کمترم زکے آ نکه دادست بر نبی راجام داد آن جام رامرا به تمام (نزول المسيح ص ١٠٠ اخزائن ج ١٨ص ١٨٥٠ (١٤٨٠) مرزا قادیانی نے کافر کے جہم میں بیشہ بیشہ رہے کا الاراور آ فرکاران کے نظفی کا تول کیا ہے جوقر آن یاک کی نصوص کے قطعاً خلاف ہے اور ہرگاہ کر بیتمام امور کفریہ ہیں ان ك كنياور مان سے وى اسلام سے فارج موجاتا ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے کومیح موعود نہ مانے والے تمام مسلمانوں کوای طرح کافر کہا ہے۔جیے قرآن اور حدیث کا انکار کرنے والوں کو۔ اورعام مسلمانوں سے شادی کرنے اور ان کا جنازہ پڑھنے سے روکا ہے۔ اور برگاہ کددنیا بحری تمام نمائندہ جماعتوں نے مکمعظمہ میں جمع ہوکر مرزائوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا ہے اور اس مسئلہ میں ہمی شک وشبہیں ہے کہ مرز اغلام احمر قادیانی کے پروجا ہے اس کوئی مائیس یا مجدد یامیح موعود اسلام سے خارج ہیں۔ اور برگاه که پاکستان کے عوام تمام مرزائیوں کوغیرمسلم اقلیت قرار دیے اوران کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے اور بوہ کو کھلاشہ قراردیے کامطالبہ کررہے ہیں۔ بنابریں پاکستان قومی اسمبلی کے اس اجلاس میں ہم بیٹل پیش کرتے ہیں۔ كه مرزاغلام احمد قاديانى كے پيرول كوچاہے وہ مرزاكونى مانيس يا مجد و وسيح موجود (1) چاہے دہ قادیانی کہلائیں یالا ہوری یا احدی ....سب کوغیرمسلم قرار دیا جائے۔

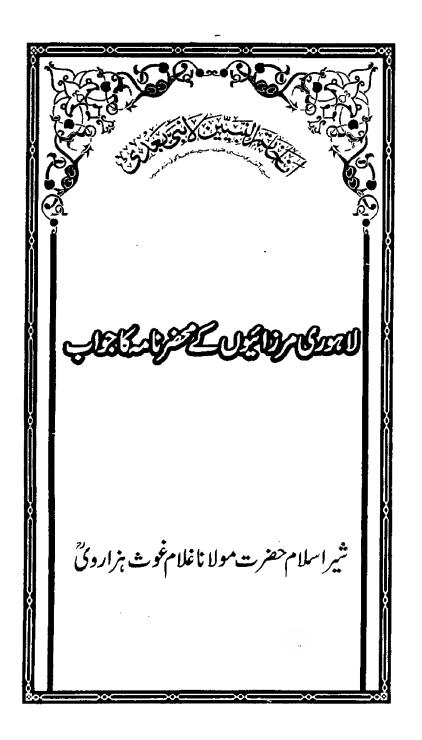
ان سب کوکلیدی آسامیوں سے علیحدہ کردیا جائے اور آئندہ ان کوان آسامیوں پر

اوران کا کوئی مخصوص شہر نہ ہو جہاں بیٹھ کروہ ملک کے خلاف ہر طرح کی سازشیں کر

(٢)

(۳) سکیں۔

متعین نه کیاجائے۔



اہے کو حضرت علی علیہ السلام سے افضل قرار دیا ہے۔ '' ابن مریم غلام احمدے'' ( دافع البلاص ۲۰ خزائن ج ۱۸ص ۲۳۰ ) ک بیارت آدم کوئیسی مجااست تا نهند با بمعیم معرت میسی علیدالسلام کوشرانی تکعاہد ( مشتی نوح حاشید ص ۲۳ فبرول کی بھی تو ہین کی ہے۔اس کے اشعاریہ ہیں۔ ، اندب من به عرفان نه كمترم ذك ني راجام داد آن جام رامرا به تمام (زول أسيح ص ١٠٠ افزائن ج٨١ص ١٨٠٠٠) کافرے جہم میں بیشہ بیشہ رہنے کا الکاراور ا فرکاران کے لطنے کا ل نصوص ك قطعاً خلاف باور بركاه كدية تمام امور كفريه بين ان اسلام سے فارج ہوجاتا ہے۔ ابيغ كوسيح موجود نه مان والعاتمام مسلمانون كواس طرح كافركها كااتكاركرنے والوں كو۔ ے شادی کرنے اور ان کا جنازہ پڑھنے سے روکا ہے۔ مجری تمام نمائندہ جماعتوں نے مکہ معظمہ میں جمع ہوکر مرزائیوں کو راس مئلہ میں بھی دیک وشبہیں ہے کہ مرز اغلام احمد قادیانی کے جددیا مسے موعود اسلام سے خارج ہیں۔ تان کے عوام تمام مرزائیوں کوغیرمسلم اقلیت قرار دینے اور ان کو اورر بوہ کو کھاشہر قرار دیے کامطالبہ کردہے ہیں۔ وی اسمبلی کے اس اجلاس میں ہم یہ بل پیش کرتے ہیں۔ قادیانی کے پیروں کو چاہے وہ مرزا کو نبی مانیں یا مجدد وسیح موعود ہوری یا احمدی .....مب کوغیر مسلم قرار دیا جائے۔ أساميون معالمحده كرديا جائع ادرآ كنده ان كوان آساميون بر

وم شهرند ہو جہاں بیٹھ کروہ ملک کےخلاف ہرطرح کی سازشیں کر

## بسم الله الرحمان الرحيم

## تعارف

الحمدلله وحده والصلواة والسّلام على من لانبي بعده. اما

عد

۲۹ مئی ۱۹۷۳ مانحہ رہوہ (چناب عمر) روحل میں پاکستان میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ میلی سنلہ پرقو می اسبلی کی ۱۹۷۴ میلی سنلہ پرقو می اسبلی کی ۱۹۷۴ میلی سنلہ پرقو می اسبلی کی ۱۹۷۴ میلی سنلہ برقو می اسبلی میں قادیانی جماعت کے چیف گروہ مرزا ماسر قادیانی آ نجمانی آور لاہوری مرزائیوں کے لات پادری صدر الدین لاہوری مرزائی اور لاہوری مرزائیوں کے لات پادری صدر الدین لاہوری مرزائی نے آنجمانی پیش ہوئے انھوں نے اپنے محضر نامہ تو می اسبلی میں پیش ہوا۔ اس کا منت فیصلہ دیا۔ لاہوری مرزائیوں کی جانب سے جو محضر نامہ تو می اسبلی میں پیش ہوا۔ اس کا جواب مادر سے خدوم مخدوم العلماء بطل حریہ موات منت منت منت کی اس جلد میں پیش کرنے میں میں بیش کرنے میں میں بیش کو اسبلی میں پیش کرنے میں میں میں کا سے دیا میں بیش کرنے میں میں بیش کرنے کی سعادت عاصل کردہی ہے۔ فلم حمد فلہ او لا و آخو اً.

فقیر.....الله وسایا ۱۰۰۵مبر۲۰۰۵ جم نے جاعت مرزائید ہوہ کے محفرنانے کا جواب کھ کرقو می اسمیلی کی کمیٹی جس چیش کر دیا ہے۔ یہ محفرنامہ مرزائیوں کے امام مرزاناصراحد نے پڑھ کرسنایا تھا۔ ہم نے اس کے جواب جس مسلد حیات سے ابن مربی علیہ السلام کوتر آن پاک، ارشاد رسول، تشریح صحابہ کرا جتیرہ سوسال کے مجد دین کی تغییروں اوراجماع امت سے ٹابت کر دیا ہے۔ اگر لا ہوری مرزائی اس کتاب کونیٹر افعاف دیکھیں محرقو مرزاکو کذاب و دجال کہنے لگ جائیں گے۔ اس کتاب جس ہم نے خودمرزاغلام احمد قادیائی کا کچا چھا بھی کھول دیا ہے اور اس کا اگریزوں کوٹو ڈی ہونا۔ ملکہ قیمرہ ہندگی اختیائی خوشامہ کرتا اور مسئلہ جہاد کو بھی واضح کر دیا ہے۔ کیا ایسا مخص میں مجہ ہونے کا دعوی کر سکتا ہے؟ اب اس مختصر رسالے جس لا ہوری مرزائیوں سے خطاب کر کے بقیہ با تیں عرض کی جاتی ہیں۔

مرز اغلام احمد کا دعوی نبوت اور مرز انا صراحمد کی حرکات ند بوحی لا بوری مرز ائیوں کو قابل رقم حالت

(۱) مرزاجی پہلے ملغ بنے۔ پر مثیل سے بنا اور سے موجود ہونے سے افکارکیا۔ (ازائند الله بام دھہاول ۱۱ فزائن جسم ۲۱۳) پھر سے موجود بنے پھر نی بن گئے اور آخر کارئیں جھہ بنے۔ مرزا ناصر احمد صاحب ان کو نی ورسول بھی کہتے ہیں۔ گرسوال کے جواب بیں پر بیٹان ہو کر کہہ ویتے ہیں وہ تو غلام ہیں۔ وہ ہیں بی نہیں۔ جو پھھ ہے۔ خود حضرت جھو الله ہیں۔ لا ہوری بیچارے نی کہنے سے بھی گھراتے ہیں، لغوی بروز ویکس فنا فی الرسول اور ظل کے الفاظ میں جیپ کرمرزاجی کی نبوت کا افکار بھی نہیں کر سکتے۔ دراصل مرزاجی کی نبوت کا افکار بھی نہیں کر سکتے۔ دراصل مرزاجی نے دونوں طرح کی با تیں کھی ہیں تا کہ عندالعرورت کام دے سکیس۔ جب اونٹوں کو بیکار میں پکڑا جانے لگا تو شتر مرغ نے کہ دیا کہ میں اونٹ ہوں۔

ای طرح مرزاجی کی بٹاری میں دعویٰ نبوت اورا نکار نبوت دونوں آپ کولمیں گے اور بیاس نے جان ہو جھ کر کیا ہے ورنہ حضور میں گئے کیوں بول فرماتے کہ میری امت میں سے تمیں بڑے جموٹے اور فریق آئیں گے؟ اب ہم اختصار سے مرزاجی دعویٰ نبوت ذکر کرتے

ہیں۔ (۱) مرزانے''اپنے اوپر وقی اتاری جس کا اس نے ای طرح ایمان اور یقین کیا جیسے تورات، انجیل اورقر آن پراورانمی کتابوں کی طرح سمجھا۔''جیسے کرآپ پڑھ بچکے ہیں۔ رحمان الرحيم

نارف

ملواة والسّلام على من لانبي بعده. اما

بگر) رومل میں پاکتان میں تحریک ختم نبوت او دوالفقار علی بعثونے قادیانی مسئلہ پرقو می آسیل کی اسمبلی میں اسمبلی میں قادیانی جماعت کے چیف گروہ مرزائی کے لات پاوری معدر الدین لا ہوری مرزائی ہے بیش کیے ان پرجرح ہوئی۔اور پھر آسبلی نے سے جومخسر نامہ قو می آسمبلی میں پیش ہوا۔اس کا سے حضرت مولانا غلام خوث ہزاروگ نے کتاب ساحت ماری ایس کا سیاس جلد میں پیش کرنے ساحت اور لا و آخوا اگر

فقیر....الله وسایا ۱۰مبر۲۰۰۵ (۲) ''اس نے معجزات کا دعویٰ کیا اور اپنے معجزات اسنے بتائے کہ ان سے ہزار پنیمبروں کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔'' (۳) اس نے اپنے نہ ماننے والوں کو کا فر کہا جیسے کہ حقیقت الوحی کے حوالے سے آپ پڑھ چکے جیں۔ (۳) مرزاجی نے اعجاز احمدی میں لکھا۔ جمعے بتایا حمیا

لمل ہے

آ پ۔

سكتاب

ندكدا

ميرانا

ة *د* لعير

**(**\(\)

نبوت

(9)

وجدم

آئل

(1+)

نےم

نبوت

تادالا

كرتا

يں۔

بمل

(11)

<u>:</u>

روس الناف المسلمان ا

'' خدا وہ ہے جس نے اپنارسول بھیجا۔ ہدایت اور وین الحق دے کر\_اس کو تمام دسؤں پر غالب کرے۔''

(2) " ' یا در ہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ بیں نبی کا نام من کر دھو کہ کھاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا بیں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں براراست نبیوں کو مل ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں شلطی پر ہیں۔ میر اابیاد کوئی نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی مسلحت اور عکست نے آئے خضرت اللہ کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ٹابت کرنے کے لیے میر شربہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے جھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لیے میں صرف نبی نہیں کہلا سکا۔ بلکہ ایک پہلو ہے آئی۔ اور میر کی نبوت آئخضرت ملک کے کا کا ساتھ کی طل ہے نہ کہ اصلی نبوت آئخضرت ملک کے کا ایسانی نہ کہ اصلی نبوت اس کی رکھا گیا۔ ایسانی میں جسیا کہ میرانام نبی رکھا گیا۔ ایسانی میرانام ایسانی میرانام ایسانی میرانام ایسانی میرانام ایسانی میں ان میں کھا گیا۔ ایسانی میرانام ایسانی اور آپ کے میرانام ایسانی اور آپ کے میرانام ایسانی اور آپ کے در لیعہ سے ملا ہے۔'' (هیقة الوجی میں ۱۵ ماشی نزائن میں ۱۵ میں اور ایسانی اور آپ کے در لیعہ سے ملا ہے۔''

(هيقة الوحي ص ٩٥ اخزائن ج٢٢ ص٢٠٢)

(۹) جماء نبى آئل واختار وادار اصبعه واشار ان وعد الله اتى فطو بى لمن رجدور ائ o

''میرے پاس آئل آیا۔اوراس نے مجھے جن لیااورا پی انگل کوگروش اور بیاشارہ کیا۔ کہ خداکا وعدہ آگیا۔ کہی مبارک وہ جواس کو پاوے اور دیکھے۔ (حاشیہ پرہے) اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جرائیل کا نام رکھا ہے۔اس لیے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔

(حقیقت الوی می ۱۰۱ من محمد بیش سے آج تک کی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرانام بیر کھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وجی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔اور بیہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ کس قدر جہالت ، کس قدر حماقت اور کس قدر حق ہے خروج ہے۔ اب ناوانو میری مراو نبوت سے نہیں کہ نبوو فیا للہ آئخضرت کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ دعوالیہ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراومیری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الہیہ ہے جو آئخضرت کی اتباع سے مخاطبہ حاصل ہے سومکا لمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس میصرف فظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکا لمہ و خاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام مہوجب تھم الی نبوت رکھتا ہوں (ولکل ان العظم کے)

(تترهیقد الوق ۱۸ فزائن ج۲۲ س۵۰۳) (۱۱) "داور ش اس خداکی شم کھا کرکہتا ہوں جس کے ہاتھ ش میری جان ہے اوراس نے مجھے بھیجا ہے ادراس نے میرانام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے سے موجود کے نام سے پکارا ہے اور ۷۷م اور اپنے معجزات اسٹے بتائے کہ ان سے ہزار

كافركها جيے كه حقيقت الوحى كے حوالے سے آپ

<u>. مجمع بتایا کما</u> که

چود ہے۔اورتو بماس آیت کا مصدال ہے۔ می و دین الحق لیظهرہ علی الدین کلدہ (اعجاز احری سے نزائن جاس ۱۱۲)

واجرا مدل صدواق المراس المن المحق و مدر اس كوتمام

زا کہتا ہے کہ اس کا مصداق میں ہوں۔ قیدہ تھا۔ کہ جھے کوئی بن مریم سے کیا نسبت ہے وہ ہے اورا گرکوئی امر میری فضیلت کی نسبت طاہر ہوتا عدمیں جوخدا تعالیٰ کی وقی بارش کی طرح میرے پر کم ندر ہے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب جمھے ایک پہلوے امتی .....

(هیت اوی م ۱۳۹۰، ۱۵ نزائن ج ۲۲ م ۱۵۴،۱۵۳) تروی کو کیوکرر دکرسکتا ہوں۔ بیس اس کی اس پاک خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو سے کم ندر کھے ..... بیس کیا کروں کس طرح خدا لام میں پھر تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالیٰ کی وی کی لام میں پھر تناقض نہیں۔ میں تو خدا تعالیٰ کی وی کی وکی نہیں ..... میں نہیں جات کہ خدا نے ایسا کیوں وکی نہیں ..... میں نہیں جات کہ خدا نے ایسا کیوں فی خادم اسرائیلی سے ابن مربی سے بڑھ کر ہیں۔''

(هیته اوی م ۱۵ فزائن ج۲۲ م ۱۵۵،۱۵۳) دوی ش نی کا نام س کردموکه کھاتے ہیں۔ کادموی کی کیا ہے جو پہلے زمانوں براراست نبیوں کو اس نے میری تفدیق کے لیے بوے بوے نشان طاہر کیے ہیں جو تین لا کوتک بی جی ہیں۔" (تترهیقد الوی م ۱۸ فزائن ج۲۲ م ۵۰۳)

(عاشیہ)....اس طریق نے نہ و خاتم انھین کی پیش کوئی کی میرٹو ٹی ۔ندامت کے کل افراد مغبوم نبوت سے جوآیت لا بطہو علیٰ غیب کے مطابق محروم رہے۔''

(ایک نظمی کاازالد م ۸، کززائن ج ۱۸ م ۱۱۱۰)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳)

(۱۳

لے گا۔ایابی اس کا نی لقب بھی لے گا۔ " (آیک ظلمی کا زالی سو افزائن ہماس ۱۹ سام اس اس ان ان ہماس ۱۹ سام میں ان ا (۱۵) "آگر خدا تعالی سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نبیں رکھا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔آگر کھواس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو بھی کہتا ہوں کہ تھد یہ کے متی کسی لفت کی کتاب بیں اظہار غیب نہیں ہے ۔۔۔۔۔۔ یہ صرف موجد ہے جس کے ذریعے سے امور غیب کھلتے ہیں۔۔

(حاشد)اس امت کے لیے دعدہ ہے کدہ ہرایک ایسے انعام کو پالے گی جو پہلے ہی اورصد اِق پا بچے ہیں۔ پس من جملہ ان انعامات کوہ نبوتی اور پیش کو کیاں ہیں جن کی روسے انہاء کیم اسلام نبی کہلاتے رہے۔ کین قرآن شریف بجو نبی بلکدرسول ہونے کے دوسروں پر علم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت "فیلا بعظ ہو علی غیبہ احداً الامن ارتضیٰ علم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت "فیلا بعظ ہو علی غیبہ احداً الامن ارتضیٰ مسن دسول" سے فاہر ہے۔ پس معنی غیب پانے کے لیے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انسمت علیهم کوائی دیتی ہے کہاس معنی غیب سے بیامت محروم نیس اور معنی غیب حسب منطوق آیت نبوت درسالت کو چاہتی ہے اور وہ طریق ہراہ راست بند ہے۔ اس لیے مانا پڑتا ہے کہاس موہبت کے لیے حض ہروز اور ظلیت اور فائی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"

(ایک غلطی کا از الدم ۵ خزائن ج ۱۸ م ۲۰۹)

(۱۷) "اور جب که خود خدا تعالی نے میرے بینا م رکھے ہیں۔ تو میں کیونکر دد کردول یا کیونکر اس کے سواکسی دوسرے سے ڈرول۔" (ایک غلمی کا زالہ میں ہوتائن ج ۱۸می ۱۳۰) (۱۷) "مرزاجی پر بقول اس کے چندو حیاں تازل ہوئیں جن میں سے بعض کا ذکر کیا جا تا ہے۔ سچا خداو ہی ہے جس نے قادیان میں اپنارسول جمیجا۔ (واضح البلام میں انزائن ج ۱۸می ۱۳۳)

(۱۸) وما ارسلنک الا رحمته اللعلمين (هيتدالوي ۱۸۴ ترائن ٢٢٣ س ۸۵) (اورېم نے آپ کوعالمين پر رحمت کے ليے بھيجا)

(۱۹) لاتخف انه لایخاف لدی المرسلون (جندالوی ۱۴ افزائن ج۲۲ س۱۲) (ندور مرے ال رسول بین وراکرتے)

انا ارسلنا الیکم رسولا شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً (۲۰) (هیترانوی ۱۰۵ افزائن ۱۰۳۳ ۱۵۵ (هیترانوی ۱۰۵ افزائن ۱۰۳۳ ۱۵۵ ۱۵ ا

(ہم نے آپ کی طرف پیغیر بھیجا جوتم پر گواہ ہے جیسے ہم نے فرمون کی طرف رسول بھیجا تھا۔)

(۲۱) انی مع الرسول اجیب اخطی و اصیب (هیندالوی ۳۰ اتراژن ۲۳۳ س۱۰۷)

نے نشان فاہر کے ہیں جو تین لا کو تک یکنی ہیں۔"

( تر هی الوی ۱۸ خزائن ۲۲ سام ۱۵ میں ۱۵ خوائن ۲۲ سام ۱۵ میں ۱۵ خوائن ۲۲ سے افکار کیا ہے صرف ان معنوں سے فے والا نہیں ہوں اور نہ ہیں متنقل طور پر نبی ہوں گران ایف سے باطنی فیوش حاصل کر کے اور اپنے لیے اس کا سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں گر بغیر کی سے میں نے بھی افکار نہیں کیا۔ بلکہ انھی معنوں سے خدا سواب بھی میں ان معنوں سے نی اور رسول ہونے سے بست میں مسول دنیا ور دہ ام کتاب" اس کے معنی

ہت ہوں ..... یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پرنہیں ہیں کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے۔ یعنی محمصطفیٰ یہ کو کر بیس محمد اور احمد ہے مسلمی ہو کر بیس بیجا گیا بھی اور خدا ہے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ ربی کیونکہ بیس نے افعاسی اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ میں اور خاری میں است میں اللہ میں است میں اللہ میں اللہ

ں اس دحی الی پر ناراض ہو کہ کیوں خدانے میرانام نی ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خداکی میرنہیں

ندنو فاتم النبيين كى پيش كوئى كى مهرنو ئى \_ ندامت كے لهو على غيبه كے مطابق محروم رہے ۔ ''
ایک ظلمی كازاله م ۸، عزائن ج ۱۸ م ۱۱،۲۱۰)
ر پر آنخضرت علی از الهم ۸، عزائن ج ۱۸ م ۱۱،۲۱۰)
ه آئيز ظليت بيل منعكس بيں \_ تو پيركون ساالگ انسان يا۔ ''
يا۔ '' (ایک ظلمی كازاله م ۸ فرائن ج ۱۸ م ۱۲۰)
يا۔ '' کبی اس موعود (مهدی) كوشن كی اولا د بنایا اور کمی سے سیالی كا اور د نایا اور کمی سیالی كا اور د ندوں كی طرح سیالی كا وارث اور دارث اور

طور براس کا نام کے گا۔اس کا خلق لے گا۔اس کاعلم

لا يوريوا

ودجال فر

لابوريء

دلائی که ق

طرح ويج

. پيندلگ کيا

المبشر

ہےجسکو

الغسك

واسكبار

کوفت ہو

کم ازکم ء

واللهاله

قابليت كإ

نبوت كأدا

جائے بیراتو (۱) پہلے تو

اس کے دڑ

قول تبين

بغيرتو حيدأ

(٢)

(1)

(یں رسول کے ساتھ ہوکر جواب دوں گا۔خطابھی کروں گا اورصواب بھی ) انى مع الرسول الخوم الخطر واصوم. (هيقة الوحي مس١٠١٦ ١٠ اخزائن ج٢٢ ص١٠٠) (یس اینے رسول کے ساتھ کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔افطار کروں گا اور روزہ بھی رکھول گا۔) (۲۳) يالى قمر الانبياء (هيتدالوي ١٠٠٥ ترانن ٢٢٣ م١٠٩) (نبیون کا جائد آئے گا) هوالذي رسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الذين كله (هيقة الوي م الخزائن ج٢٢م ٢٧) (وہ خداجس نے اپنارسول دین تق اور ہدایت دے کر بھیجا تا کہ اس کو ہردین پر عالب كردك) واتل عليهم ما اوحى اليك من ربك (هيتدالوي ١٥٠٥ تراس ٢٦٥) (rs) (اوران يربو مجا بى المرف آب كرب كى المرف عدى كائى ب) ان الذين يبا يعونكُ الماها يعون الله يد الله فوق ايديهم. **(۲1)** (هیقته الوی من ۸ خزائن ج۲۲ ص ۸۸) (جولوگ تیرے باقع بر بعد کرتے ہیں وہ خدا کے باتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے جوان کے ہاتھوں برہے۔ (12) مسیلم کذاب اور عبدالله بن الی سرح اور عبیدالله بن جش آ مخضرت الله ک ز ماندیس اور یا چج سوعیسائی سبودا اسکر بولمی مرتدعیسی کے زمانہ میں اور چراغ دین جموں والا عبدالكيم خان بمار اس زمانه على مرتد موئ (هيقة الوي ص ١٥١ نزائن ج٢٢ ص ١١١) (٢٨) (تبليغ رسالت ي ١٥٠ م ١٢١ مجموعه اشتهارات ج٥٥ م٥٥ ) من لكمتا بـ " بر ایک اسلامی سلطنت تمهار فی کرنے کے لیے دانت پیس ربی ہے۔ کیونکدان کی نگاہ میں تم كافرادرمر تدمخبر يكي بو\_'' (٢٩) أرتبلغ رسالت ج ١٥ ص ١٣٣ مجموعه اشتهارات ج ٣ ص ٥٩٧) مين خدا كر عمم موافق ني مول\_" (اخبارعام ۲۳ رمتی ۱۹۰۸ء) " قادیان کانام قرآن می ب\_در حقیقت می جات بے."

۸

(تبلغ رسالت ج م ٣٩ مجوعه اشتهارات ج ٣٩ ص ٢٨٨ ماشيه)

لا مور يول كودهو كهاوران كي قابليت

(۱) کا اوری بے جارے مرزا غلام ائم کو کیا سمجیں، جس فض کو سرور عالم اللہ کا اب ود جال فرما کیں بیرسار و بلغ بہلغ کا شور کانے والے ان پراس کو کہاں تک پر کھ سکتے ہیں؟

ان کی لاطمی قابلیت کے لیے دونی ہاتوں کا بیان ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ جب لا ہوری مرز ائی اپنا مطبوعہ بیان خصوصی کمیٹی (قومی آسبلی) کے سامنے پڑھ چکے تو میں نے توجہ دلائی کہ فلاں معلم کی سطر فلاں میں کوئی فلطی تو نہیں۔ انھوں نے کہا بھرا بھی طرح دیکھو۔ انھوں نے خوب دیکھا اور بتایا کہ ہالکل ٹھیک ہے اس سے ان کی عربی قابلیت کا پیدائگ کمیا۔

اس سطر میں حدیث کی پیمبارت نقل کی گئتی۔ لسم بسق مسن السنب وخ الا السمب شوائیں ہاتی ہے۔ اسم بسق مسن السنب وخ الا السمب شوائیں ہاتی روگئ ہیں ) اس میں لفظ لم آیا ہے جس کی وجہ بیسقی کا حرف علت (آخر کا الف) گرجا تا ہے۔ گران مبلغوں نے لسم بیسقی الف کے ساتھ کھاا ور توجہ دلانے پر بھی اس کو سے کہا۔

دوسری بات بہے کہ جب ان حضرت کو جرح کے لیے بلایا گیا تو یکی بیان پڑھنے والے بار بارکتے تھے والی العظیم (خدائے علیم کی سم) باکی پیش کے ساتھ جس ہے ہم کو کوفت ہوئی اور احظر بزاروی نے کوٹرے ہو کر صدر کمیٹی کو متوجہ کیا کہ ان حضرات سے فرمائیں کم از کم عبارت تو سی پڑھیں واوحرف جارے جو مدخول کو جرویتا ہے۔ دراصل لفظ یوں ہے والله العظیم پڑھتے رہے۔ اس سے ان کی قابلیت کا بھا نڈا چورا ہے میں مجوث کیا۔

(۲) لا موری جماعت بیکتی ہے کہ ہم تو مرز اغلام احمد قادیانی کو نی ٹیس مانے نداس نے نوت کا دعویٰ کیا ہے۔

اس طمینی ان کی اس بات ہے مسلمانوں کود حوکہ ہوسکتا ہے کہ پھران کو کیوں کا فرکہا جائے ہے تو مرزا قادیانی کو نبی ٹیس مانے نہ بقاء نبوت کے قائل ہیں؟ یہ بھی سرا سرد حوکہ ہے (۱) پہلے تو مرزانے دحویٰ نبوت کا کیا ہے۔ (۲) پھر یہ بھی کسی نہ کی در ہے ہیں اس کو نبی کہتے یا اس کے دحووٰ کی تاویل مسموع اور قابل اس کے دحووٰ کی تاویل مسموع اور قابل تحول نبیں ہو سکتی مشل تو حدید کا افکار کر کے سکم کہ تو حدید کام حق قوم کا اتحاد ہے۔ وحدت قوی کے بغیر تو حدد کا دعوٰ میں اتحاد ہے۔ وحدت قوی کے بغیر تو حدد کا دعوٰ میں اتحاد ہے تو ظاہری طور پر

بەدولگالەخطانجى كرولگاادرصواب بىمى) رواصوم.

رهیتدالوی ۱۰۲ ۱۳۲۱ افزائن ۲۲۵ ۱۰۷ (۱۰۷ کا اور دوره میمی کے ساتھ کمڑا ہوں گا۔ افطار کرون کا اور دوره میمی

**١٠٩١/١٠**٥ (١٠٩ (١٠٩))

دى و دين الحق ليظهره على الذين كله (هيتدالوى مائزائن ٢٢٥م٥) ناتق اور بدايت دے كرجيجا تاكداس كو بردين پر

من ربک (هیقد الوئ سیمنز اکن ۲۲ ص ۷۸) ایس کرب کی طرف سے وقی کی گئ ہے ) بیا یعون الله ید الله فوق ایدیهم.

(هیقیدالوی من ۱۸خزائن ۲۲۵ می ۸۳) ارتے بین ده خدا کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ یہ

ل مرح اور عبیداللہ بن جحش آنخضرت علی کے کے مرح اور عبداللہ بن جحش آنخصرت علی کے کے مرد علی کا اور چراغ دین جمول والا کے۔

اللہ درد کے اور میں میں اور چراغ دین جمول والا ایک کا میں کہتا ہے۔ ' ہر ایک دانت چیں رہی ہے۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں تم

مجوعه اشتهارات ج۳م ۲۵۹۵) میں خدا کے تھم (اخبارعام ۲۳رکی ۱۹۰۸ء)

ا ورحقیقت میرمج بات ہے۔'' سالت جوم ۳۹ مجموعه اشتہارات جسم ۲۸۸ ماشیہ ) بنوں کو بحدہ کرنے ہے آ دمی مشرک نہیں ہوتا۔ نماز کی فرضیت ہے انکار کرتے ہوئے کہے کہ صلوٰۃ کا معنی دعا ہے۔ یہ مشہور نماز مراد نہیں۔ یہ سب تاویلیں اس فخص کو کفر سے نہیں بچا سکتیں۔اس طرح دعو کی نبوت کا کرکے بروز ظلیت افعکاس اور فنافی الرسول کے الفاظ سے اس کی تاویل کرنے ہے آ وی ہی نہیں سکتا۔ نہ مرز اقادیا فی بی سکتا جیں نہ لا ہوری مرز ائی وں برحم کرکے اور ان کے اسلام قبول کرنے کی غرض کی وجہ سے چند یا تیں کئی حاتی ہیں۔

چند باللی تعلی جاتی ہیں۔ (۱) مرزا قادیانی نے کہا میں نبی اور رسول ہوں۔....(ب) میرایینا م خدانے رکھاہے۔

(ج) من في مقام نبوت كو بالياب ..... (و) من في منصب نبوت كو بالياب -

(ھ) جھے نی کا لقب دیا گیا ہے۔....(و) اس نام کامستحق صرف میں ہوں (حضرت الو بکر صدیق سے لرکرخواجہ اجمیری تک ۔اہل بیٹ "،تمام اولیا واست"،علما وسلحا و، مجدوین ،محدثین ، مجہدین اور آئمہ کرام اس نام کے مستحق نہ ہے )

(ز) میرے پاس جرائیل آئے (اوروہ بار بار جوع کرتے ہیں) اور انھوں نے انگل کوگردش دی اوروعدہ آجانے کا علان کیا۔

(ح) اگر مجھ جیسے آ دمی کو نبی نہ کہا جائے تو پھراس کا کیا نام رکھا جائے۔ محدث بھی تو اس کونہیں کہد سکتے۔

(ط) میرے ا تکارسے چراخ دین جوں والا اور عبدا کیم مرتد ہوئے اور حضور کے زمانہ میں مسلمہ کذاب مرتد کہلایا اور عیلی علیہ السلام کے زمانہ میں مسلمہ کذاب مرتد کھا۔

ال مضمون سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی اپنے نہ مانے والوں کومسیلمہ کذاب اور یجودااسکر یوطی کی طرح کا فرمر تد سجھتے تتھے۔ حالانکہ ان کا قصور صرف بیتھا کہ وہ مرزا قادیانی کے دعوؤں بیں ان کی تقید نی نہیں کرتے تھے۔

پھر مرزا قادیانی نے قرآن پاک کے وہ تمام کلمات اپنے اوپراتارے جو صرف حضور کے لیے تصاوران میں نبوت کی بات تھی۔

(ی) لاہوری جماعت نے اپنے بیان کے ص نمبر کے سطر نمبر کہ مرکبا ہے۔ کہ بیر ق وباطل کی امتیازی شان ہے کہ تق ہمیشہ ایک ہی مسلک پر قائم رہتا ہے۔ اور باطل اپنا پیئتر ابداتا رہتا ہے۔ ای طرح لاہوریوں نے مرز اقادیانی کے نہ بدلنے برشہادت بھی پیش کی ہے۔

مراب آپ خود غور کرلیں اور مارے دونمبر پڑھیں " نمبر ۵ اور نمبر ا" کہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے عیسی علیہ السلام پر اپنی کل فضیلت نہیں مانتے تھے۔ اس لیے کہ وہ پیغمبر

تھے۔ کر پرڈالتے علیہ السلا کافرنیس

برسوا

<u>ه</u>س در رج

الدين آ مونا ثابر:

(ل)

ہارائمبر ہے(میر

کے اس ہے) دس

(√) (√)

میرےآ آئیے :

اورخعا<sup>اً</sup> نبوت محم

غلام احمد

(ن)

پروزنجد' اورطام

ا قادیانی فی سکتے ہیں ضلا ہوری مرزائی۔ ان کے اسلام قبول کرنے کی غرض کی وجہ سے

يع انعكاس اورفنافي الرسول كالفاظ ساس

۔۔۔۔۔(ب)میرایہ نام خدانے رکھاہے۔ )میں نے منصب نبوت کو پالیاہے۔ مست

ں نام کامنتی صرف میں ہوں (حضرت ابو یکر تمام اولیاءامت"،علماء صلحاء، مجدوین، محدثین،

رجوع کرتے ہیں)اورانھوں نے انگل کو گردش

ں کا کیا نام رکھا جائے۔محدث بھی تو اس کوئیں

اور عبدا کیم مرتد ہوئے اور حضور کے زمانہ ہیں۔ رماند ہی بہودا اسکر بوطی مرتد تھا۔

ا دیانی اپنے ندماننے والوں کومسیلمہ کذاب اور لا تکدان کا قصور صرف میتھا کہ وہ مرز ا قادیانی

کے وہ تمام کلمات اپنے اوپر آتارے جوصرف

۔ کے م نمبر کے سطر نمبر کی ۸۰ پر لکھا ہے۔ کہ یہ تق مسلک پر قائم رہتا ہے۔ اور باطل اپنا پینتر ابدا تا کے نہ بد لنے پر شہاوت بھی پیش کی ہے۔ رے دونمبر پڑھیں'' نمبر ۵ اور نمبر لا'' کہ مرز ا فضیات نہیں مانتے تھے۔ اس لیے کہ وہ پیٹمبر

سے ۔ گر وی بارش کی طرح بری اور آخر کاروہ بدل گئے اور پھراس بدلنے کی ذمدواری خدا پرڈالتے ہیں جس نے اس کو صرح نبی کا نام دیا۔ای طرح براہین احمد یہ لکھنے تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوزندہ آسان میں مانا۔ پھر بدل گئے اور خود ہی عیسیٰ بن بیٹے۔ای طرح مسلمانوں کو کافرنہیں کہتے تھے۔اب کہنے لگ گئے۔

(ک) مرزاغلام احدقادیانی نے اپنے کوسینکڑوں بار بی اوررسول کہا بلکہ ''و مبشدر آ بسر مسول یا تھی من بعدی اصمه احمد'' (جو مفرت میسیٰ علیہ السلام کی پیش کوئی قرآن میں درج ہے) کا مصداق اپنے کوقر ارویا۔

اُس طرح''هواللّذي ارسـل رسـوله بلهدئ و ديُن الحق ليظهره على الدين كله" كامصداقائيخ كقرارديا-

مر "فلا يظهر على غيبه احداً الامن ارتضى من رسول" عابارسول مونا ثابت كيار

کیار کرتو تیں ایسے فض کی ہو کتی ہیں جودل سے نبی کہلانے کاشوق ندر کھتا ہو؟

(ل) پھر مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی ثبوت ثابت کرنے کے لیے کتنے پاپڑ بیلنے پڑے۔
ہمارا نمبر ۱۲ پڑھیں۔ اس نے تعینی تان کرتین واسطوں سے اپنی نبوت ثابت کی۔ ایک جملہ یہ
ہے (میں نے اپنے رسول مقتدی سے باطنی فیوش حاصل کر کے ) دوسر اجملہ یہ ہے (اوراپنے
لیے اس کا نام لے کر) تیسر اجملہ یہ ہے (اس کے واسط سے خدا کی طرف سے علم عیب پایا
ہے)رسول اور نبی ہوں۔ دیکھی کس مصیبت سے نبی بنتا پڑا؟ اس لیے لوگ اس کو کھینی وال نبی
کہتے ہیں۔

(م) ہاری عبارت نبر ۱۳ پڑھیں (بروزی رنگ میں تمام کمالات محمر مع نبوت محمد ہیے کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں) ویکھا آپ نے نبوت محمد بیمجی مرزاغلام احمد قادیانی کے آئینے میں آئی ہے؟ حالانکہ آئینے میں صرف سامنے کی ایک صورت آئی ہے اندر کی چیزیں اور خسائل اور اخلاق نہیں آیا کرتے لیکن اگر مرزاغلام احمد قادیانی کا دعویف مان لیا جائے کہ نبوت محمد بیکا عکس بھی آگیا تو حضور کی نبوت تو مستقل نبوت اور ہا شریعت تھی تو پھر آپ مرزاغلام احمد قادیانی کو بروزی طور پر مستقل صاحب شریت نبی کویل نہیں کہتے ؟

(ن) پھرآپ نے بیہ بروز کا مسئلہ کہاں سے شریعت میں کھسیوا۔ کوئی جرائت کر کے ہم کو بروز محمد ہونے کا معنی سمجھائے بیتو ہونییں سکنا کہ دونوں مل کرایک ہی آ دمی بن گئے بیتو بکواس اور طاہر کے خلاف ہے۔ دوہوں تو ختم نبوت کی مہرٹوٹ گئی۔ اگر حضور کی روح مرزا قادیانی میں آئی تو بیہ بعدووں کا مسئلة تائم نے جو قطعاً فلط اور باطل ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ مرق یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا انحمنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، کھانا، بینا، عادات وعبادات، اخلاق، اعتقادات، حیال چلن، معاشرہ تھن، سیاست، حقوق الله، حقوق العباد معاطات، انسانی مساوات، شفقت اور در و تبلیخ ، تو اضع وا کسار، زید و تقوئی، کمزوری کے وقت تو سے کا اظہار اور قوت میں تواضع کا اظہار ۔ اسلامی اخوت اور کفر سے خالفت اور کا فر بادشاہوں سے خطاب غرض میہ کہر ہر بات میں مرزا قادیانی مرورعالم اللہ نی کی طرح سے۔ بیروی نویا ہی محارات ہم نے کر آج تا کہ کوئی میں کر سکا نداس طرح ہوسکتا ہوتو مرزا قادیانی جن کے حالات ہم نے رہوہ پارٹی تے معفرنا مدے جواب میں لکھے ہیں کس طرح میں مجمد ہوسکتے ہیں؟ (انسا لسلہ و انسا المیہ و اجمعون) آپ بروز بھل بھی وغیرہ الفاظ سے لوگوں کو دھوکہ ہی دھوکہ دیتے ہیں۔ المیہ د اجمعون) آپ بروز بھل بھی مانتے ہیں تو ہیر پھیر کر کے کیوں مرزا قادیانی کو مسلمان عابت کرتے ہیں؟ مرزا قادیانی نے صرف آنے والے عیسی این مربے کرانیا کاروبار مسلمان عابت کرتے ہیں؟ مرزا قادیانی نے صرف آنے والے عیسی این مربے کرانیا کاروبار خطانے کی کوشش کی۔

مجوعداشتهارا

لاجوري مرزا

ہے آئیں ہائ

مِس جِمْنَاراتُ

زمانديسان

دون کنز کا فا?

خلاف شریعت<sup>ا</sup> کا تقاضا ہے م

قرارنہیں دے

کیکن مدگی نیوست

حیات کھیا

مرآپ ربوہ جماعت کے محضر نامہ کے جواب میں ہماری کیا دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آنے والے مسئ این مریم جی اور نشاندوں سے بھی مرزا قادیانی کے حالات سے بھی اور نشاندوں سے بھی مرزا قادیانی کے حالات سے بھی ۔

(ع) آپ ہمارا نمبرہ اکا حاشہ پڑھیں۔ کس مصیبت سے مرزا قادیائی نے اپنے لیے اطلاع علی النیب تابت کرنے کی کوشش کی ہے؟ لاہور ہوں نے بلکہ خودمرزا قادیائی نے آ بت پوری نقل نہ کر کے دھو کہ دیا ہے۔ پوری آ بت ہوں ہے۔ 'عالم النفیس فلا یظهر علیٰ غیب احداً الامن ارتبضیٰ من رسول فانه ہسلک من بین یه ومن خلفه رصداً "٥

'' خدا عالم الغیب ہے وہ اپنے بھید (خیب اور وی) پر کسی کو (پوری طرح) مطلع نہیں کرتا گرجس کورسول چن لے۔ پھریقینا اس کے آگے پیچے وہ پہرانگا دیتے ہیں۔''

یہاں دمی بھید اور غیب کا ذکر ہے جس کو فرشتے نیفیر کے پاس پہروں کے اندر لاتے ہیں۔اس غیب اور وہی میں اس لیے کوئی شک وشبر میں رہتا۔ یہ دمی تیفیبروں کے پاس آتی ہے۔اس میں مرزاشر یک ہوکر پیفیبر بنتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کروں ایسام صفی غیب بغیر پیفیبر سبتے ملتا نہیں چارونا چار حضور کا بروزین کرتی پیچو بنما پڑتا ہے۔

(ف) مرزا تادیانی نے آخری مضمون جوز مرکی کے آخری دن میں اخبار عام کردیا اس

یں بھی اپنی نبوت کا ڈھنڈورا پیا۔ تولا ہور ہوا بتا واگراس نے نبی کے لفظ سے روکا تعایا اٹکارکیا تعالق پھر کیا ضرورت تھی کہ مرتے مرتے بھی اپنے کو نبی کہ کرا پی اولا دکو تباہ ویر یا دکر ڈالا اور آپ جیسے سادہ آ دمیوں کو بھی۔

(بیمضمون جومرزا قادیانی نے اخبار عام کو بھیجایہ (تبلیغ رسالت حصد دہم ص ۱۳۳ مجموعہ اشتہارات جسم ص ۱۳۳ مجموعہ اشتہارات جسم ص ۵۹۷ مجموعہ اشتہارات جسم ص ۵۹۷ مجموعہ اشتہارات جسم ص ۵۹۷ میں

لا ہوری مرزائی

اٹارنی جزل کسوال پر کمرزاغلام احمقادیانی نے اپنے نہ مائے والوں کو کافر کہا

ہم آکس ہا کیں شاکس کی ہے۔ کفو دون کفو کی آڑل ہاورمرزانا مراحمی تلایی
میں چھکاراسمجا ہے۔ حالاتکہ ایک زکو ہ کے اٹکارے افعار ومہاجر بنانے حضرت ابو بکڑ کے
نمانہ جس ان سے جہاد کیا۔ ان کو یہ کہ کر کہ یہ ملت سے خارج نہیں ہیں ماف نہیں کہا اور کو
دون کو کا فائدہ دے کر ان کوزئدہ نہیں رہنے دیا گیا۔ یہ و حکوسلہ ہے۔ آپ کی کافرانداور
خلاف شریعت قال و کمل کو کافرانہ قبل کہ سکتے ہیں کو نکہ خدا کے حکم کی قبل نہ کرناورا مل الاور کا فائد الدور کے مالی کی کروری سے اس کو اسلام سے خارج مراق اور کا فرانہ اور کی بات والے کو کھو دون کفو کا معمدات ہمائی ہے۔
کا تقاضا ہے کر آپ کی مسلمان کی ایک عملی کروری سے اس کو اسلام سے مگر اور قبل جا اسلام ہے مگر اور قبل کی این مریم کے مشکر اور قبل جا اسلام سے مگر اور قبل کو این وحد یہ کے
حیات میں نہ کی بزرگ محانی ، بحد ے نام ملمان کہ سکتا ہیں خاس کو کھروں کو کرمان کو میں نہ کے دیا تھی یا بحد دنے ایسا کہا ہے۔

لا موری مرزائیو!

اب ہم آپ کے سامنے مرزاغلام احمد قادیا فی کی چھویا تیں نقل کرتے ہیں۔ کی اس قتم کا جموٹا آ دمی مجدد ، محدث یا میں بن سکتا ہے۔

اوریہ باتیں اس کے نقل کرتے ہیں کہ لا ہور**ی** مرز افی جلینی شوق ہیں اس غلا کار آ دمی کی پیروی کرکے خواہ گذے نہ ہوں اور سید ھے سادے مسلمان بن کر تبلیغ کریں اور دونوں جہاں کی مرخرد کی حاصل کریں۔ الطاور باطل ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ مرق یا، جاگنا، کھانا، بینا، عادات وعبادات، اخلاق، سے، حقوق الله، حقوق العباد معاملات، انسانی زیر دتقوئی، کروری کے وقت قوت کا اظہاراور گفر سے خالفت اور کا فر بادشاہوں سے خطاب الله بی کی طرح متے۔ بیروکوئی دنیا میں محابیہ سکا ہے تو مرزا قادیانی جن کے حالات ہم نے اس طرح میں محمد ہو سکتے ہیں؟ (انسا لسلہ والما

اظ سے لوگوں کو دھوکہ ہی دھوکہ دیتے ہیں۔ نتے ہیں تو ہیر پھیر کر کے کیوں مرزا قادیانی کو مرف آنے والے عیسیٰ ابن مریم کراپنا کاروبار

مد کے جواب میں جاری کا دیکھیں تو آپ کو

وى اصلى عيلى ابن مريم بين كوئى بناو فى مسيح نبين قاديا فى كے حالات سے بھى -ي كس مصيبت سے مرزا قاديا فى نے اپنے ليے يہ؟ لا بوريوں نے بلكہ خودمرزا قاديا فى نے آيت يوں ہے۔ 'عمالم المغيب فىلا يظهر علىٰ ول فحانمه يسلك من بين يه ومن خلفه

ید (خیب اور وی) پر کمی کو (پوری طرح) مطلع سی کے آھے بیچے وہ پہرالگادیتے ہیں۔''
ہے جس کو فرشتے تیغبر کے پاس پہروں کے اندر کی فک وشبہ جیس کہ مروں ایسامصفی غیب بغیر پیٹیبر کے جیس کے خوال کے پاس کے خوال کے پاس کے خوال کے پاس کے خوال کے بات کے خوال کے بات کے خوال کے بات کے خوال کا کہ خوال کا کہ کے آخری دن شن اخبار عام کر دیا اس

11

(۱) مرزا قادیانی کو جب تک نی بننے کا شوق نہ چرایا تھا انھوں نے از التدالا وہام میں لکھ دیا کہ حضرت امام رہانی مجدوالف ٹانی شخ اہم صاحب سر ہندگ نے اپنے کمتوب میں لکھا ہے کہ جس شخص سے مکالمات اللہد زیادہ ہوجا کیں وہ محدث کہلاتا ہے۔ (از الد دہام ص ۱۹۵ خزائن جسم سا ۱۹۰ کیکن جب خوشامدی مریدوں کی مهر بانی سے نبوت کا شوق چرایا تو ای کمتوب کے حوالے سے کلھ دیا کہ ایسے شخص کو نمی کہا جاتا ہے اور چالاکی کرکے یہاں کمتوب کا نمبر نہیں دیا تا کہ داز فاش نہ ہو۔

(۲) جب تک می موعو بننے کے رائے میں پھھکا نے نظر آئے تو از التہ الا وہام میں لکھ دیا کہ ' میرا دعویٰ مثیل سے کا ہے۔ کم فہم لوگ اس کو سے موعود سجھ بیشے ہیں۔' از الہ اوہام ص کویا مسی موعود کہنے والے کو کم فہم کا لقب دیا اور اپنے کو صرف مثیل کہا تمر جب دیکھا کہ چیلے چائے مانے ہی بیلے جاتے ہیں تو اس کتاب ہیں آور پھرتمام تحریروں ہیں تھلم کھلا اپنے کو سے موعود لکھنا شروع کر دیا۔

لورا

چې پېر

١)

1)

(٣) ا پنی صدافت ظاہر کرنے کے لیے اس سے جموث کہا کہ بخاری شریف میں کوقر آن کے بعد سب کتابوں سے زیادہ میں ہے ہے اس سے جموث کہا کہ بخاری شریف میں کوقر آن کے بعد سب کتابوں سے زیادہ میں درج آئے گئی کہ بیر خدا کا خلیفہ ہے۔ اس حدیث کودیکھوکس پائے گئی ہے اور کتنی معتبر کتاب میں درج ہے۔ (شہادة القران ص اس خزائن ج ۲ ص ۳۳۷) (حالا نکہ بیر حدیث بخاری شریف میں قطعاً نہیں ہے۔ (شہادة القران ص اس خزائن ج ۲ ص ۳۳۷) (حالا نکہ بیر حدیث بخاری شریف میں قطعاً نہیں ہے)

(٣) سرور عالم الله و برجموث بول دیا که آپ نے دی بزار یہودی ایک دن بیل آل کرائے۔ (هما انزائن ٢٢ص١١) کرائے۔ (هما انزائن ٢٢ص١١) کرائے۔ (هما انزائن ٢٢ص١١) کرائے۔ (هما انزائن ٢٢ص١١) کو ان کی بزار یہودی آل کرائے یہ قطعاً جموث ہے صرف بنوقر بظہ کا ایک واقعہ ہے جس میں چارسے چوسوتک یمبودی آل کیے گئے تھے لیکن وہ ان کے اپنے تجویز کردہ الف فالث کے نقطے سے آل ہوئے اور یہ بھی وہ یمبودی تھے جنموں نے غزوہ خندق کے نازک موقع پر ٢٢٣ بزار لئکر کفار سے مل کرمسلمانان مدینہ کے آل عام کا انظام کردیا تھا، بلکنفس اسلام کے استیمال پر کمر باندھ دکھی تھی۔

(۵) مرزا قادیانی نے قرآن پاک پرجموث بولا که (آخری زمانے میں طاعون اور زران کے درا قادیات میں طاعون اور زرلوں کے خوادث میں کا برجوں سے کا ہر موں سے ) تندهیت الوی ص ۲۴ خزائن ج۳۲ مردائید اقرآن پاک میں کہال کھا ہے؟

(٢) مرزا قادياني في كتاب اربعين من لكما ب كه بخاري شريف مسلم شريف اور

نی بننے کا شوق نہ چرایا تھا انھوں نے از التدالا وہام میں لف وائی شخ امم صاحب سر ہندگ نے اپنے مکتوب میں لکھا پر زیادہ ہوجا ئیں وہ محدث کہلاتا ہے۔ (ازالہ وہام ۱۵۳ میں میں میں میں میں کہا جا تا ہے۔ وازالہ وہام میں دیا ہوت کا شوق چرایا تو ای مکتوب وی کہا جا تا ہے اور چالا کی کر کے پہال مکتوب کا نمبر نہیں ویا

کے رائے میں کچھ کانٹے نظراً نے تو از التدالا وہام میں لکھ دیا ہم لوگ اس کوئے موعود بجھ بیٹے ہیں۔'' از الداوہام مس گویا ویا اور اپنے کومرف مثیل کہا مگر جب ویکھا کہ چیلے چائے بیش آور پھرتمام تحریروں میں تھلم کھلا اپنے کوئیے موعود لکھنا

ہے لیے اس سے جموث کہا کہ بخاری شریف میں کوتر آن ہے بیر حدیث موجود ہے کہ مہدی کے لیے آسان سے آواز حدیث کودیکموکس پائے کی ہے اور کتی معتبر کتاب میں درج م سے (حالا تکہ بیر حدیث بخاری شریف میں قطعانہیں

ی بول دیا کہ آپ نے دس ہزار یہودی ایک دن میں قل به ۲۲م ۱۹۱۱) پرای کتاب کے (ص ۱۱۱ نزائن ج۲۲م ۱۱۳) پیقطعاً جموٹ ہے صرف بنوقر بظہ کا ایک واقعہ ہے جس میں ایے تھے لیکن وہ ان کے اپنے تجویز کردہ الف ثالث کے فیصلے بی مطابق ہوئے اور بیا بھی وہ یہودی تھے جھوں نے غزوہ اگر کفار نے ل کرمسلمانان مدینہ کے آس عام کا انتظام کردیا مربا ندھ رکھی تھی۔

ن پاک پر جموث بولا کہ (آخری زمانے میں طاعون اور وجہ سے ظاہر مول کے ) تتر هیقد الوی ص ۲۴ خزائن ج۲۲ مال کھا ہے؟

لتاب اربعین میں تکھا ہے کہ بخاری شریف مسلم شریف اور

انجیل اور دوسرے نبیوں کی کماب میں جہاں میرا ذکر ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔''اربعین نبرام ۲۵ عاشیہ خزائن جام ۱۳۱۸ مرزائیو! مسلم شریف میں حضرت عینی ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے ذکر میں ان کو نبی کہا گیا ہے گریہ تو اس بات کی دلیل ہے کہ آنے والے وہی ابن مریم پیغیر ہوں گے۔کوئی بناوٹی میں نہوں گے گرہم بحث خضر کرنے کے لیے بوچتے ہیں کہ بخاری شریف اور دوسرے نبیوں کی کمابوں میں کہاں مرزا قاویانی کو نبی کہا گیا ہے؟ ذراا ہے مرشد کو جاتو قابت کریں۔ پھر کہتے ہیں کہان سب کمابوں میں میراذ کرہے۔کیا بیدی کیا بیدی کا مور با۔

(2) " " مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیش کوئیاں پوری ہوتئی جن میں کھیا تھا ہے گا۔ پوری ہوتئیں جن میں لکھا تھا ہے موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علاء کے ہاتھ سے دکھا تھائے گا۔ اوروہ اس کوکا فرقر اردیں گے۔" (ضیر تحد کولا دیمی ساخزائن جے اس ۵۳)

مرزائیو! مل کرقر آن شریف ش سے کوئی آیت الی نکالوجس میں بیلکھا ہوورنہ چھوڑ واس جھوٹے، کو) پھرقر آن اور حدیث میں سے کس کتاب میں مسے موہود کا لفظ بتا دوتو انعام حاصل کرو۔

(۸) جب مرزا قادیانی کومحمدی بیگم سے شادی رجانے کا شوق جرایا جو تابالغ لڑی تھی اور مرزا قادیانی ادر جب کہ اور مرزا قادیانی ادمیر شقے تو اپنے اوپر دحی اتاردی کہ اللہ تعالی نے کہد دیا ہے (زو جب کھیا) انجام آتھم من انزائن جا الابنا کہ ہم نے اس محمدی بیگم کا نکاح تم سے کردیا ہے۔ یہ خدا تعالی پر صریح جھوٹ تھا۔ اگر خدانے نکاح کیا تھا تو بھروہ دلا کیوں نہ سکا۔ اورا گر رکاوٹیس بہت تھیں جن کو خدا در نہ کرسکتا تھا تو نکاح کیوں کرؤالا؟ اور مرزا قادیانی کا خدااتنا بھی نہ مجھا کہ ہیں سال کے مسلسل کوشش کے بعد ریاز کی نہل سکے گی۔خواہ تو اونکاح کرؤالا۔

(مرزا قادیانی کی اس پیش کوئی کوآپ اس کی ساری کتابوں بیں پائیں گے)

(۹) مرزا قادیانی نے فتو کی دیا کہ ایسے مردول کے سواخن سے نکاح جائز جمیں ہاتی سب
مردول سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ (سرۃ المہدی حصوم ص۱۳) پھر ہائو نام کی عورت سے
مختیاں بھروائیں (سرۃ المہدی ص۳۳) اورائد میری را توں میں اپنے پہرہ پر مائی فجو خشیانی اور
مائی رسول بی بی مقرر کی۔ ایک جوان لڑکی زینب تمام رات خدمت کرتی پکھا ہلاتی میں تک خوشی اور سرور حاصل ہوتا (سیرت المہدی حصوم ص۳۲) آپ بتا کیں کہ فتو کی سیحے ہے یا ان غیر

(۱۰) مرزا قادیانی نے محمدی بیم کے نکاح کی طرف سرور عالم الله کاار شادیا اشارہ بھی

کھا۔ (کہ اے بے وقو فوایہ ہوکر رہے گا۔ حضور نے بھی ارشاد فرمایا ہے) حالاتکہ بیشن جموت تفاصرف عشق جمری بیگم نے مرزا قادیانی کوائد ها براکر رکھا تھا۔ جیسے بھوکے نے دودو نے چارکامنی چاردو ٹیاں بتایا تھا۔ بھلا رسول الشہائے کومرزا قادیانی اور جمری بیگم کی شادی کی غلط اطلاع ہوسکی تھی تو سیحی اطلاع کیوں نہ ہوسکی تھی کہ بیشادی نہ ہوگی اور مرزا قادیانی کی ناک کٹ جائے گی۔

(۱۱) مرزا قادیانی نے لکھا کہ معراج والی آ ہت (من السمسجد المحوام المی السمسجد المحوام المی السمسجد الاقصیٰ) ہیں مجدافعیٰ سے مراد میری بھی مجدقادیان ہے۔ اس کو برک دی گئی ہے۔ تبلغ رسالت حدیم می ۳۱ اور لکھا ہے کہ مجدافعیٰ سے مراد بورو حکم کی مجدفیں ہے بلکہ سے موعود کی مجد ہے تبلغ رسالت حدیم میں دحول میں دحول فرائے کی سعی کی ہے ) چرکھا کہ قادیان کا ذکر قرآن میں موجود ہے (ص ۲۹ تبلغ رسالت حدیم مجدور شہارات جسم ۲۸۸ عاشر نبرا)

(۱۲) مرزا قادیانی نے اپنے نہ مانے والوں کو تجریوں کی اولا دکھا۔ گرخود مرزا قادیانی کا برابیٹا مرزا افعنل احمرزا قادیانی پرابیان نہ لایا اوروہ مرکیا تو مرزا قادیانی نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی تو کیاوہ مجمی تجری کا بیٹا ہو گیا؟ اورا گراس کی والدہ مرزا قادیانی کی بیوی الی تھی تو پھرجس پاک گھر میں الی عورتیں اور لڑ کے ہوں وہ کتنا پاک گھر ہوا؟ (بیسب اس بکواس کی مزاہے جو حضرت میسی علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی نے کی ہے) اور اس عورت کے خاوند کا کیا حال ہوا۔

(۱۳) مرزا قادیانی نے وہ منارہ جودش کے مشرق کو ہوگا جس کے پاس حضرت سے نازل ہوں گے۔اپنے قادیانی منارے کو بتایا اور کہا کہ وہ منارہ بھی ہے۔ بہنے درسالت جہ ص ۲۹۲۳ سے مواد قادیان مجوعہ شہارات جسم ۲۹۲۰ سے کویا منارہ سے مراد منارہ بھی ہے کین دمش سے مراد قادیان ہے۔ (ایس کاراز تو آید ومردان تونش کنندہ) مرزا قادیانی ذراسوچا تو ہوتا کہ سے علیہ السلام اس منارے کے پاس نازل ہوں گے۔ گویا منارہ بہنے سے موجود ہوگا مگر مرزا قادیانی نے تو چدہ کر کر دیا جائے درا پی والادت شریف یا نازل ہوں کے۔ گویا منارہ بنایا۔ یہاں اگرایک افیونی کا قصد ذکر کر دیا جائے تو بنا نہ ہوگا۔وہ جب پا خانے جاتا تو پانی کا لوٹا مجرلے جاتا مگرانیونی تھا اس کو بف رہتی تھی اور تو بنا میں سوراخ تھا جب تک وہ فارغ ہوتا پانی لوٹے سے ختم ہوجاتا۔ ایک دن اس کو خصہ آیا اور پا خانے میں جاتے بھی پہلے استخاء کر ڈالا بعد میں پا خانہ کرنے لگا اور کہا کہ سسرے اب وہ کی میں کی سے تو ختم ہوتا ہے؟

14

(m)

نزائل کی: (۱۵)

KZ.

ظرف

شان

U.

وجل اشار

ئيء

بيان لا بو

(1)

مرزا قاد یانی تے حضرت عیسی علیدالسلام کی پیدائش کے بغیر باب کے لکھادیکمو۔

(منيرها يقند الوحي الاستغناء م ٢٥ خزائن ج٢٢ م ٢٤٢)

پر کھے مارا کرقر آن اس کے بن باپ کی پیدائش کورد کرتا ہے (هیقد الوی س اس جات خزائن ص ٢٣) (ديكمويد ب مرزاجي كي قرآن واني اب دوباتول مي ساكي توضر درجمو في مو كى جومرزا قاديانى كوكذاب ثابت كرك مديث كاتعدين كركى)

لا ہوری مرزائیوں! ذراسوچوآپ کس فریب میں جٹلامیں کہ مرزا قادیانی حضور ﷺ كے كامل ابتاع اور فافى الرسول ہونے كى وجدسے عين محدب اوراس طرح نى كہلائے۔

د کھے اور یقین کر لیجے کہ نبوت محض موہست اور خدا تعالی کی بخش ہے سیک عمل یا كسب يا اتباع سے نبيل ملتى بلكه جس كوالله تعالى جاييں نبوت دے ديں ۔اس نے پہلے سے ان كا ظرف بى ايماينايا بوتا بادرونى بهتر جهية بين كرس كويفير بناكي -

الله اعلم حيث يجعل رسالته و (انعام١٢٢)

"الله تعالى عى بهتر جانع بين كدايي وفيمرى كس كودي-" خودمرزا قادیانی نے اس حقیقت کوشلیم کیاہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

لاسك ان التحديث موهبة مجردة لاتنال بكسب البتة كما هو

**ش**ان النبوة o(حامة البشرئ م١٨ خزائن ج٢م ٣٠١)

"اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ محدث ہونامحن خدا کی بخشش ہے ریکسی کسب اور عمل ہے نہیں کتی جیسے نبوت کا حال ہے۔

پس فنانی الرسول ہونا، کثرت اجاع سے امتی نی ہونا بیسب ڈھونگ ہے ورند حضور نے یمی ارشادفر مایا کدمیری امت میں سے کذاب و دجال پیدا ہوں گے۔ ہرایک کچ گائی تي ہوں۔

اس ارشاد میں اس کی نشانی میں تنائی می ہے کہ وہ اِمت میں سے ہوگا اور اس کے وجل وقریب کا ذکر کرے مرزاقتم کے ان تمام لوگوں کے دھوکوں اور دجل وفریب کی طرف اشارہ کیا گیا۔ جومرزا قادیانی کے حالات میں ہم نے ربوہ یارٹی کے معترفا سے کے جواب میں بیان کیے۔

لابورى مرزائي

لا مورى مرزائى اس دعو كيش بيس كهم تو مرزا قاديانى كوني نيس مائة مهريانو!

ورنے مجی ارشاد فرمایا ہے ) حالاتک میمن واندها ببرا كرركها تعار جيت بموكے نے دودو ومرزا قادیانی اور محری بیکم کی شادی کی عی که بیشادی نه موگی اور مرزاً قادیانی کی

يت (من السمسنجيد البحزام الي بری بھی معجد قادیان ہے۔اس کو برک دی گئی منی سے مراد بورو علم کی میدنہیں ہے بلکہ سے یں کہ کس طرح لوگوں کی آ محموں میں دمول ن میں موجود ہے (ص ۹ ستیلغ رسالت حصرتم

) کونجریوں کی اولا دکھا۔ **م**رخودمرزا قادیانی کا اوروه مركيا تومرزا قادياني في اس كي نماز لراس کی والدہ مرزا قادیانی کی بیوی الی تھی ه وه کتنایاک گمر بوا؟ (پیسب اس بکواس کی . زا قادیانی نے کی ہے ) اور اس مورت کے

سر ق کو ہوگا جس کے پاس مفرت سے نازل امنارہ میں ہے۔ تبلغ ورسالت ج ٥٩ ٣٩٥ ٣٩١ رادمنارہ بی ہے لیکن ومثق سے مراد قادیان قادياني ذراسوجا توموتا كمسح عليه السلام اس سے موجود ہوگا مگر مرزا قادیانی نے تو چندہ کر - يهال أكرابك افيوني كاقصية كركرد بإجائ ركي جاتا مرافيوني تعااس كقبض رهتي تقي اور في في الما الله والما الله والما المعامة الما میں باخانہ کرنے لگا اور کھا کہ سرے اب

پہلے تو آپ ان سینکڑوں اقوال کورونہیں کر سکتے جومرزا قادیانی نے نبوت کے لیے کیے۔ پیرآ پیفین مانیں کدمرزاجی نے دوشم کی باتیں اس لیے جان بوجھ کر کہیں کہ ہر موقع پر کام آسکیں۔ یمی دجل ہے۔

متواتر

(4)

ياك

**(۲1)** 

قرآا

رے مار

14)

مرذا

بميار

لاكم

ИIJ

تیسرے اس کے مانے ہے آپ کواہے سے بن مریم ماننا پڑتا ہے جو تیرہ سوسال کے عقیدے کے خلاف ہے۔ اور اس طرح آپ اور قادیانی گروہ دونوں اس کوسیح موعود کہہ کر ایک بی موجاتے ہیں۔اور نی بھی اس لیے کہتے ہیں کہ سلم شریف کی حدیث میں حضرت مسج ابن مريم عليه السلام ك وكريس في كالفظ آميا ب- توكيا حضور في بحى في لغوى بى استعال کیا؟ آپ نے بروز استعارہ اور لغت کوابیاعام کردیا ہے کہ سب جگداستعارہ بن استعارہ ہوگیا -۴

پرآپ کو بیسیوں آیات قرآنیکا اٹکارکر ناپڑتا ہے۔ (r)

آپ كوحفرت عيسى عليه السلام اور ديكر انبياء عليهم السلام كي تو بين ميس مرزاغلام احمد **(a)** قادیانی ک بات ماننی پرتی ہے۔

آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی خاطر رسول الشفی کے جسمانی معراج کا انکار **(Y)** کرتے ہیں۔

آپ مرزاغلام احمد قادیانی کے اجاع میں مرزاغلام احمد قادیانی کی وجی کوقر آن (4) وتورات کی طرح قطعی اور یا ک سیحتے ہیں۔

**(**A)

آپ کا فروں کے بیشہ جہنم کے اندر ہے کے منکر ہو گئے ہیں۔ آپ ایک ایسے مخص کومجد د مانتے ہیں اور سیح مسلمان کہتے ہیں جس کے عقائد کفریہ (4) س.

آپ مرزا قادیانی کے ان تمام اقوال کومچ مانتے ہیں۔جن انگریز کی اطاعت فرض (1•) اور جها د کوموقوف کیا مما ہے۔

آ برزا قاديانى كو دياندخيالات كى تعمديق اورقطعيات دين كا الكاركرتي بين-(II)

آپاک غیرنی برفغیلت دیے ہیں۔ (11)

آپ مرزا قادیانی کے اس قول کی تعمد بق کرتے ہیں کہ حضرت عیلی علیہ السلام کے (11") معرات مسمريزم تعر (اورخودمرزا قادياني مجى ايها كرسكاتاتا) اورحضوركا معراج روحاني تما\_(اورخودمرزا قادیانی کو بھی اس طرح کی معراج ہوئے)

آپ جوٹیلیغ کرتے ہیں اس میں آپ حضور کے بعد ختم نبوت کی آ ڈیے کرنے اور

پرانے پیغیروں کی تنی کر سے معرت میسیٰ طیرالسلام سے دوبارہ نزول کا اٹکار کرتے ہیں۔ جو متواتر ہے اور جس کا اٹکار کفرہے۔

(۱۵) اُ آپ مرزا قادیا لَی کاس کلام کی مجی تقدیق کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے خود قرآن ا پاک کے اصلی معانی جن میں علیہ السلام کی موت کا ذکر تھا قرون اولی سے چھپا دکھے تھے سی کی کہ خود مجد د بننے تک مرزا قادیا تی مجی نہ سمجھ۔

(۱۲) ہم کمی دی، کمی کشف، کمی الهام اور کمی بھی بات کا حسن فیح اور حق وباطل ہوتا قرآن وصدیث سے بی مجھ سکتے ہیں۔ گرقرآن پاک کوخود خدا تعالیٰ کی نظروں سے اوجمل کر دے۔ اور حدیثوں کے جس ڈھیرکی مرزا قادیانی اپنی وی کے خلاف مجسیں روکر دیں تو مارے ہاتھ میں کون کی کموٹی روگئی؟

(12) الا مورى مرزائر إذرافوركروكس تم كة دى كوآب كم موقوداور مجدد منابيشے إلى مرزا قاديانى (برائين احديد حديثم )ك ديا چد (ص عفرائن جام ٥٠) برك " بلط بهاس حد (برائين احديد ك) كفي كااراده تعام بهاس سے بائم براكفاكيا كيا اور چونكد بهاس اور بائم كا عدد من مرف ايك نظاكا فرق بداس ليے بائم حسول سے ده وعده بورا موكيا۔"

مرزائو! مج كوي إس بزار قرضه وقو يا في بزارد كرتم جان چرزاكت مو؟ يا يا في الله كا مال منكوا يا كيا تم بال منكوا يا كيا تم بياس بزارد كرم و مرة موسكة مو؟ اكرم زا قادياني كويمنطق مان لى جائة ونا كاسارا فلام در بم يهم موجائ -

کوں اس عجیب وغریب آ دمی کی پیروی کرکے اپنی عاقبت خراب کررہے ہو۔

ا ہور بوں سے ایل

ہم آخریں لا ہوری مرزائیوں سے ایک کرتے ہیں کہ قادیا نیوں نے تو باپ دادا
کی گدی بناڈ الی۔ کروڑوں روپے کمالیے ان پر صبیت عالب ہوسکتی ہے گرآپ اب ای ظلمی
سے باہرآ کر کی توبہ کر کے اللہ تعالی کی ساری قدرتوں اور پرانے دین کو مان کر سلمانوں ہیں
مل جا کیں تا کہ آپ کی دین دنیا بہتر ہوجائے۔ آپ تملخ کریں مسلمان آپ پر فدا ہوں گے
ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اجاع ستر کروڑ مسلمانوں کے مقیدے ہیں غلط اور قرآن وحدیث اورا جماع است کے خلاف ہے۔

ان سطور کے بعد ہم اس بل کی حمامت کرتے ہیں جوہم نے پیٹ کیا ہے جس میں

کرسکتے جومرزا قادیا ٹی نے نبوت کے لیے کیے۔ افٹی نے دوشم کی ہا تیں اس لیے جان یو جھ کر کہیں کہ ہر

آپ کواہے سے بن مریم ماننا پڑتا ہے جو تیرہ سوسال رح آپ اور قادیانی گروہ دونوں اس کوسیح موعود کہہ کر لیے کہتے ہیں کہ سلم شریف کی حدیث بیں حضرت سیح نظآ آگیا ہے۔ تو کیا حضور نے بھی نی لفوی ہی استعال ایساعام کردیا ہے کہ سب جگہ استعارہ ہی استعارہ ہوگیا

نیرکا اٹکارکرنا پڑتا ہے۔ ماور دیگرانبیا علیم السلام کی تو بین میں مرز اغلام احمہ

کی خاطر رسول اللہ ﷺ کے جسمانی معراج کا اٹکار

کے اجاع میں مرزا غلام احمد قادیانی کی وجی کوقر آن -

کے اندر سنے کے منکر ہو گئے ہیں۔ ننے ہیں اور سنج مسلمان کہتے ہیں جس کے عقا ند کفریہ

م اقوال کومیچ مانتے ہیں۔جن انگریز کی اطاعت فرض

یالات کی تقدیق اور قطعیات دین کا اٹکار کرتے ہیں۔ ہے ہیں۔

ں کی تقعد بی کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیدالسلام کے دیاتی بھی ایسا کرسکتا تھا) اور حضور کا معراج روحانی ایک معراج ہوئے)

لن آپ حضور کے بعد حتم نبوت کی آٹر لے کرنے اور

مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں قادیانی اور لا ہور ہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیے ، ربوہ کو کھلاشم قرار دیے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے عروم کرنے کا ذکر ہے۔ غلام قوث بزاروی ..... ایم ۔ این ۔ اے عبدالحکیم ایم ۔ این ۔ اے عبدالحق ..... (بلوچتانی) ایم ۔ این ۔ اے

ردقاد



## احساب قاديانية كى ترتيب كى ايب جملك

ردقادیانیت پرشمل اکابرامت کقدیم رسائل کوشائع کرنے کی ایک تحریک!

رده دیا سے پر سن افرانسے کے مدیارس اوران کر کے ایک لیک کیا۔							
تعدادصفحات	تعدا درسائل	معتف	نام کتاب	نمبرشار			
mir	۱۵ عرو	مناظر اسلام مولا نالال حسين اختر"	احتساب قاديا نيت جلداؤل	1			
<u>ል</u> ኖኖ	+ا <i>عر</i> ر	يشخ النعمير مولا بالمحمدا دريس كاندهلوگ	احتساب قاديا نيت جلدروم	٢			
۵۳۳	۱۸ عرو	مناظراسلام مولانا حبيب الله امرتسرگ	اختساب قاديا نيت جلدسوم	p			
*AF	۱۳ عرد	ا مام التصرمول ناسيد محدانورشاه كشميرگ	احساب قاديا نيت جلد چهارم				
		عيم الامت مولانا محداثر ف على تعانوي					
		شيخ الاسلام حضرت مولانا شبير احرّ عناني					
		محدث كبيرمولاناسيدمحمه بدرعالم ميرهي					
۵۲۸	אוץ שננ	يشخ المشائخ مولاناسيد محمطى موتكيري	احتساب قاديا نيت جلد پنجم	۵۵			
<b>644</b>	۵ عرو	حفرت مولانا قاضی محمسلیمان منصور بورگ	اخساب قادیا نیت جلد ششم	Y			
5		حفزت کرم پرونیسر محد یوسف میلیم چشق	Ť				
۰. ۱۹۰۸	+اعرو	شخ الشائخ مولاناسي <i>د محم</i> على موتكيرى	احتساب قاديا نيت جلد مفتم	2			
			,				



ماوما

\rangle \rangl							
027	۱۲ عدو	مناظراسلام مولانا ثناءاللدامرتسري	اختساب قاديا نيت جلد جشتم	<b>\</b>			
רוד	۸ا عزو	مناظراساإم مولانا ثناءالفدامرتسري	اختساب قاديا نيت جلدتم	9			
020	۱۹ <i>عد</i> و	مناظرا ملام بولاة سيدمر تضي حسن جايد بورگ	اخساب قاديا نيت جلدد بم				
		عارف بالله مولا ناغلام دعمير تصوريٌ					
۵۰۳	۹ عدو	جنا <u>ب ہا</u> یو پیر بخش لا ہور گ	احتساب قادما نيت جلد مازد بهم	(1)			
ara	۳ عدد	جناب با بو پیر بخش لا مورگ	اختساب قاديا نيت جلد دواز دجم	Ir			
. ዮሎ	۱۲ عدو	مفتى اعظم حطرت مواا نامفتى تحد شفحاد يوبندي	ا حساب قاد ما نیت جلد میز د ہم	۱۳			
:		مغرقر آن هفرت مولانا حنظ الرشن سيوبارد كي					
		شخ النير دهزت مولانا خش كي افغاني					
rer	ام عدو	ملغ اسلام جناب ابونعبيد ونظام العدينٌ في ا_	اختساب قاديا نيت جلد چهارد جم	16			
ሞትሞ	۲ عدد	هي الإسلام حضرت مواياتا سيد حسين احمرٌ مدني	احتساب قاديانيت جلد بإنز دجم	12			
ZA19	IAF	شخ النغير حفزت مولانا احمرعلى لا بورگ					
:		مفكراسلام حضرت مولا نامفتى محمودة	·				
ý		شیراسلام <sup>د</sup> هنرت مولا ، غلامنوث بزارونگ					
∠^19	۱۸۳		0				